امجد الاحادیث
الجزء الثانی
ترتیب وتخریج
مفتی محمد ابوالحسن قادری مصباحی
ناشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلاۃ والسلام علیک یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم

نام کتاب : امجد الاحادیث (الجزء الثانی)

نام مولف : مفتی محمد ابوالحسن قادری مصباحی بہرائچی، دارالعلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ 0728087863 (0027)

تصحیح و پروف ریڈنگ : حضرت مولانا عبدالمبین خاں مصباحی، بہرائچی و حضرت مولانا حافظ سید محمد ندیم ظفر قادری اعظمی

کمپوزنگ : یزدانی کمپیوٹر سینٹر متصل مدرسہ شمس العلوم گھوسی (فون: ۲۲۲۳۷۴۴)

سن اشاعت : رمضان شریف ۱۴۲۶ھ، نومبر ۲۰۰۵ء

تعداد اشاعت : گیارہ سو (۱۱۰۰)

صفحات :

قیمت :

ناشر : احسن العلماء پبلیکیشنز دارالعلوم قادریہ غریب نواز لیڈی اسمتھ، ساؤتھ افریقہ (Ph:0027-366357863)

تقسیم کار : اسلامک پبلیشر، دہلی

﴿نکاح کا بیان﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۲۱: فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُم مِنَ النِّسَاءِ مَثْنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً .(النساء آیت/۳)

تو نکاح میں لاؤ جو عورتیں تمہیں خوش آئیں دو، دو اور تین، تین اور چار، چار پھر اگر ڈرو کہ دو بیبیوں کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک کرو۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۲۲۲: وَاَنْكِحُوا الْاَيَامٰى مِنْكُمْ وَالصّٰلِحِيْنَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَاِمَائِكُمْ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ . وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ. (النور آیت ۳۲ الی ۳۳)

اور نکاح کر دو اپنوں میں ان کا جو بے نکاح ہوں اور اپنے لائق بندوں اور کنیزوں کا اگر وہ فقیر ہوں تو اللہ انہیں غنی کر دے گا اپنے فضل کے سبب اور اللہ وسعت والا اور علم والا ہے۔ اور چاہئے کہ بچے رہیں وہ جو نکاح کا مقدور نہیں رکھتے یہاں تک کہ اللہ مقدور والا کر دے اپنے فضل سے۔ (کنز الایمان)

احادیث

۱ ۱۳۳۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : يَا مَعْشَرَ الشَّبَابِ! مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمُ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَاِنَّهٗ اَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَاَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ. (السنن لابن ماجه ج۱/۱۳٤ صحيح البخارى ج۲/۷۵۸)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے جوانو! تم میں جو

کوئی نکاح کی استطاعت رکھتا ہے وہ نکاح کرے کہ یہ اجنبی عورت کی طرف نظر کرنے سے نگاہ کو روکنے والا ہے اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والا اور جس میں نکاح کی استطاعت نہیں وہ روزہ رکھے کہ روزہ قاطع شہوت ہے۔ (بہار شریعت ج۷/۲۰۳)

١٣٣١: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ يَقُوْلُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ : مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّلْقَى اللّٰهَ طَاهِرًا مُطَهَّرًا فَلْيَتَزَوَّجِ الْحَرَائِرَ. (السنن لابن ماجه ج١/ص ١٣٥)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جو خدا سے پاک وصاف ہو کر ملنا چاہے وہ آزاد عورتوں سے نکاح کرے۔

١٣٣٢: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ اَحَبَّ فِطْرَتِىْ فَلْيَسْتَنَّ بِسُنَّتِىْ وَاِنَّ مِنْ سُنَّتِىَ النِّكَاحَ. (كنز العمال ج٨ ص٢٣٧ باب فى ترغيب النكاح)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو میرے طریقے کو محبوب رکھے وہ میری سنت پر چلے اور میری سنت سے نکاح ہے۔ (بہار شریعت ج۷/۳)

١٣٣٣: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِنَّ الدُّنْيَا كُلَّهَا مَتَاعٌ وَخَيْرُ مَتَاعِ الدُّنْيَا الْمَرْاَةُ الصَّالِحَةُ.

(السنن للنسائى ج٢ ص ٧١ باب المرأةِ الصالحة)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا دنیا متاع ہے اور دنیا کی بہتر متاع نیک عورت ہے۔ (بہار شریعت ج۷/۳)

١٣٣٤: عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ اِنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ : مَا اسْتَفَادَ الْمُؤْمِنُ بَعْدَ تَقْوَى اللّٰهِ خَيْرًا لَّهُ مِنْ زَوْجَةٍ صَالِحَةٍ اِنْ اَمَرَهَا اَطَاعَتْهُ وَاِنْ نَظَرَ اِلَيْهَا سَرَّتْهُ اِنْ اَقْسَمَ اِلَيْهَا اَبَرَّتْهُ وَاِنْ غَابَ عَنْهَا نَصَحَتْهُ فِىْ نَفْسِهَا وَمَالِهِ. (السنن لابن ماجه ج ١ ص ١٣٥)

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے تھے تقوے کے بعد مومن کے لیے نیک بی بی سے بہتر کوئی چیز نہیں اگر اسے حکم کرتا ہے تو وہ اطاعت کرتی ہے اور اسے دیکھے تو خوش کر دے اور اس پر قسم کھا بیٹھے تو قسم سچی کر دے اور کہیں کو چلا جائے تو اپنے نفس اور شوہر کے مال میں بھلائی کرے۔ (خیانت وضائع نہ کرے) (بہار شریعت ج۷/۳)

۱۳۳۵ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اَرْبَعٌ مَنْ اُعْطِيَهُنَّ فَقَدْ اُعْطِيَ خَيْرَ الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ قَلْبٌ شَاكِرٌ وَلِسَانٌ ذَاكِرٌ وَبَدَنٌ عَلَى الْبَلَاءِ صَابِرٌ وَزَوْجَةٌ لَا تَبْغِيْهِ خَوْنًا فِيْ نَفْسِهَا وَلَا مَالِهٖ . رواہ البیھقی (مشکوۃ ص ۲۸۳ باب عشرۃ النساء)

ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جسے چار چیزیں ملیں اسے دنیا و آخرت کی بھلائی ملی۔ (۱) دل شکر گذار (۲) زبان یاد خدا کرنے والی (۳) اور بدن بلا پر صابر، اور ایسی بی بی کہ اپنے نفس اور مال اور شوہر میں گناہ کی جویاں نہ ہو۔

۱۳۳۶ : عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ ثَلٰثَةٌ وَ مِنْ شِقْوَتِهٖ ثَلٰثَةٌ مِنْ سَعَادَةِ ابْنِ آدَمَ الْمَرْأَةُ الصَّالِحَةُ وَالْمَسْكَنُ الصَّالِحُ وَالْمَرْكَبُ الصَّالِحُ وَمِنْ شِقْوَةِ ابْنِ آدَمَ الْمَرْأَةُ السُّوْءُ وَالْمَسْكَنُ السُّوْءُ وَالْمَرْكَبُ السُّوْءُ . (مسند الامام احمد ج ۱/۱۶۸)

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین چیزیں آدمی کی نیک بختی سے ہیں اور تین چیزیں بدبختی سے، نیک بختی کی چیزوں میں نیک عورت اور اچھا مکان (یعنی وسیع یا اس کے پڑوسی اچھے ہوں) اور اچھی سواری اور بدبختی کی چیزیں بد عورت، برا مکان، بری سواری۔ (بہار شریعت ج ۷/۳)

۱۳۳۷ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ مَنْ رَزَقَهُ اللّٰهُ اِمْرَأَةً صَالِحَةً فَقَدْ اَعَانَهٗ عَلٰى شَطْرِ دِيْنِهٖ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِي الشَّطْرِ الْبَاقِيْ . (کنز العمال ج ۸/۲۳۷)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا جسے اللہ نے نیک بی بی نصیب کی اس کے نصف دین پر اعانت فرمائی تو نصف باقی میں اللہ سے ڈرے (تقوی و پرہیز گاری کرے)

(بہار شریعت ج ۷/۳)

۱۳۳۸ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : تُنْكَحُ النِّسَاءُ لِاَرْبَعٍ لِمَالِهَا وَلِحَسَبِهَا وَلِجَمَالِهَا وَلِدِيْنِهَا فَاظْفُرْ بِذَاتِ الدِّيْنِ تَرِبَتْ يَدَاكَ .

(السنن لابن ماجہ ج ۱ ص ۱۳۵)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت سے نکاح چار باتوں کی وجہ

سے کیا جاتا ہے (نکاح میں اس کا لحاظ رہتا ہے) (۱) مال (۲) حسب (۳) جمال (۴) دین اور تو دین والی کو ترجیح دے۔ (بہار شریعت ج ۷ ر ۳، ۴)

۱۳۳۹ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ثَلَاثَةٌ حَقٌّ عَلَی اللّٰهِ عَوْنُهُمُ الْمُجَاهِدُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالْمَكَاتَبُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْاَدَاءَ وَالنَّاكِحُ الَّذِیْ یُرِیْدُ الْعَفَافَ. (جامع الترمذی ج ۱ ص ۲۹۵)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین شخصوں کی اللہ تعالیٰ مدد فرمائے گا۔ (۱) اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا (۲) اور مکاتب کہ ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے (۳) اور پارسائی کے ارادے سے نکاح کرنے والا۔ (بہار شریعت ج ۷ ر ۴)

۱۳۴۰ : عَنْ مَعْقَلِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : اِنِّیْ اَصَبْتُ اِمْرَأَةً ذَاتَ حَسَبٍ وَّمَنْصَبٍ اِلَّا اَنَّهَا لَا تَلِدُ اَفَاَتَزَوَّجُهَا فَنَهَاهُ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّانِیَةَ فَنَهَاهُ ثُمَّ اَتَاهُ الثَّالِثَةَ فَنَهَاهُ فَقَالَ : تَزَوَّجُوْا الْوَلُوْدَ الْوَدُوْدَ فَاِنِّیْ مُكَاثِرٌ بِكُمْ.

(السنن للنسائی ج ۲ ص ۷۰ کتاب النکاح)

معقل بن یسار رضی اللہ عنہ راوی کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یارسول اللہ! میں نے عزت و منصب و مال والی ایک عورت پائی مگر اس کو بچہ نہیں ہوتا کیا میں اس سے نکاح کرلوں؟ حضور نے منع فرمایا پھر دوبارہ حاضر ہو کر عرض کی حضور نے منع فرمایا تیسری مرتبہ حاضر ہو کر پھر عرض کی ارشاد فرمایا ایسی عورت سے نکاح کرو جو محبت کرنے والی بچہ جننے والی ہو کہ میں تمہارے ساتھ اور امتوں پر کثرت ظاہر کرنے والا ہوں۔

(بہار شریعت ج ۷ ر ۴)

۱۳۴۱ : عَنْ اَبِیْ بَكْرِ نِ الصِّدِّیْقِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اَطِیْعُوْا اللّٰهَ فِیْمَا اَمَرَكُمْ بِهٖ مِنَ النِّكَاحِ یُنْجِزْلَكُمْ مَا وَعَدَكُمْ مِنَ الْغِنَا قَالَ تَعَالٰی : اِنْ یَّكُوْنُوْا فُقَرَاءَ یُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ. (کنز العمال ج ۸ ص ۸۵ حدیث ۴۸۹۴)

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ اللہ نے جو تمہیں نکاح کا حکم فرمایا تم اس کی اطاعت کرو اس نے جو غنی کرنے کا وعدہ کیا ہے پورا فرمائے گا اللہ تعالیٰ نے فرمایا

اگر وہ فقیر ہونگے تو اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی کردے گا۔ (بہار شریعت ج۷/۴)

۱۳۴۲: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا تَزَوَّجَ اَحَدُكُمْ عَجَّ شَيْطَانُهُ يَقُوْلُ: يَا وَيْلَهُ عَصَمَ ابْنُ آدَمَ مِنِّيْ ثُلُثَيْ دِيْنِهٖ. (كنز العمال ج۸ص۲۳۹ كتاب النكاح)

جابر رضی اللہ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں جب تم میں کوئی نکاح کرتا ہے تو شیطان کہتا ہے۔ ہائے افسوس ابن آدم نے مجھ سے اپنا دو تہائی دین بچالیا۔ (بہار شریعت ج۷/۴)

۱۳۴۳: عَنْ مَيْمُوْنِ بْنِ اَبِيْ الْمُغَلَّسِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَانَ مُوْسِرًا لِاَنْ يَّنْكِحَ ثُمَّ لَمْ يَنْكِحْ فَلَيْسَ مِنَّا. (كنز العمال ج۸ص۲۳۹ كتاب النكاح)

میمون بن ابی المغلس سے مروی سرکار ﷺ فرماتے ہیں جو اتنا مال رکھتا ہے کہ نکاح کرے پھر نکاح نہ کرے وہ ہم میں سے نہیں۔ (بہار شریعت ج۷/۴)

۱۳۴۴: عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَزَوَّجَ امْرَاَةً لِعِزِّهَا لَمْ يَزِدْهُ اللّٰهُ اِلَّا ذُلًّا وَمَنْ تَزَوَّجَهَا لِمَالِهَا لَمْ يَزِدْهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا فَقْرًا وَمَنْ تَزَوَّجَهَا لِحَسَبِهَا لَمْ يَزِدْهُ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا دَنَاءَةً وَمَنْ تَزَوَّجَ امْرَاَةً لِيَغُضَّ بَصَرَهٗ وَيُحْصِنَ فَرْجَهٗ وَيَصِلَ رَحِمَهٗ كَانَ ذٰلِكَ مِنْهُ بُوْرِكَ لَهٗ فِيْهَا وَبَارَكَ اللّٰهُ لَهَا فِيْهِ.

(كنز العمال ۲٤٤/۸ باب فى آداب النكاح حديث ۳۹۰۲)

انس رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار نے فرمایا جو کسی عورت سے بوجہ اس کی عزت کے نکاح کرے اللہ اس کی ذلت میں زیادتی کرے گا اور جو کسی عورت سے اس کے مال کے سبب نکاح کرے گا اللہ تعالیٰ اس کی محتاجی ہی بڑھائے گا اور جو اس کے حسب کے سبب نکاح کرے گا تو اس کے کمینہ پن میں زیادتی فرمائے گا اور جو اس لیے نکاح کرے کہ ادھر ادھر نگاہ نہ اٹھے اور پاکدامنی حاصل ہو یا صلہ رحم کرے تو اللہ عزوجل اس مرد کے لیے اس عورت میں برکت دے گا اور عورت کے لیے مرد میں۔ (بہار شریعت ج۷/۶)

﴿محرمات کا بیان﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۲۳: وَلَا تَنْكِحُوْا مَا نَكَحَ آبَاءُ كُمْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً وَّمَقْتًا وَّسَاءَ سَبِيْلًا. حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوَاتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ وَخٰلٰتُكُمْ وَبَنٰتُ الْاَخِ وَبَنٰتُ الْاُخْتِ وَاُمَّهٰتُكُمُ الّٰتِیْ اَرْضَعْنَكُمْ وَاَخَوَاتُكُمْ مِّنَ الرَّضَاعَةِ وَاُمَّهٰتُ نِسَائِكُمْ وَرَبَائِبُكُمُ الّٰتِیْ فِیْ حُجُوْرِكُمْ مِّنْ نِّسَائِكُمُ الّٰتِیْ دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَاِنْ لَّمْ تَكُوْنُوْا دَخَلْتُمْ بِهِنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ وَحَلَائِلُ اَبْنَائِكُمُ الَّذِيْنَ مِنْ اَصْلَابِكُمْ وَاَنْ تَجْمَعُوْا بَيْنَ الْاُخْتَيْنِ اِلَّا مَا قَدْ سَلَفَ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا. وَالْمُحْصَنٰتُ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ كِتٰبَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَاُحِلَّ لَكُمْ مَّا وَرَاءَ ذٰلِكُمْ اَنْ تَبْتَغُوْا بِاَمْوَالِكُمْ مُّحْصِنِيْنَ غَيْرَ مُسَافِحِيْنَ. (النساء آیت ۲۲ الیٰ ۲۴)

اور باپ دادا کی منکوحہ سے نکاح نہ کرو مگر جو ہو گذرا وہ بے شک بے حیائی اور غضب کا کام ہے اور بہت بری راہ، حرام ہوئیں تم پر تمہاری مائیں اور بیٹیاں اور بہنیں اور پھوپھیاں اور خالائیں اور بھتیجیاں اور بھانجیاں اور تمہاری مائیں جنہوں نے دودھ پلایا اور دودھ کی بہنیں اور عورت کی مائیں اور ان کی بیٹیاں جو تمہاری گود میں ہیں اور ان بی بیوں سے جن سے تم صحبت کر چکے ہو پھر اگر تم نے ان سے صحبت نہ کی ہو تو ان کی بیٹیوں میں حرج نہیں اور تمہاری نسلی بیٹوں کی بیویاں اور دو بہنیں اکٹھی کرنا مگر جو گذرا بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور حرام ہیں شوہر دار عورتیں مگر کافروں کی عورتیں جو تمہاری ملک میں آجائیں۔ یہ اللہ کا نوشتہ ہے تم پر اور ان کے سوا جو رہیں وہ تمہیں حلال ہیں کہ اپنے مالوں کے عوض تلاش کرو قید لاتے نہ پانی گراتے

اور فرماتا ہے:

۲۲٤: وَلَا تَنْكِحُوا الْمُشْرِكٰتِ حَتّٰى يُؤْمِنَّ وَلَاَمَةٌ مُّؤْمِنَةٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكَةٍ وَّلَوْ اَعْجَبَتْكُمْ وَلَا تُنْكِحُوا الْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى يُؤْمِنُوْا وَلَعَبْدٌ مُّؤْمِنٌ خَيْرٌ مِّنْ مُّشْرِكٍ وَّلَوْ اَعْجَبَكُمْ اُولٰٓئِكَ يَدْعُوْنَ اِلَى النَّارِ وَاللّٰهُ يَدْعُوْا اِلَى الْجَنَّةِ وَالْمَغْفِرَةِ بِاِذْنِهٖ وَيُبَيِّنُ اٰيٰتِهٖ لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ. (البقرة آیت ۲۲۱)

اور شرک والی عورتوں سے نکاح نہ کرو جب تک مسلمان نہ ہو جائیں اور بیشک مسلمان لونڈی مشرکہ سے اچھی ہے اگر چہ وہ تمہیں بھاتی ہو۔ اور مشرکوں کے نکاح میں نہ دو جب تک وہ ایمان نہ لائیں اور بیشک مسلمان غلام مشرک سے اچھا ہے اگر چہ وہ تمہیں بھاتا ہو وہ دوزخ کی طرف بلاتے ہیں اور اللہ جنت اور بخشش کی طرف بلاتا ہے اپنے حکم سے اور اپنی آیتیں لوگوں کے لیے بیان کرتا ہے کہ کہیں وہ نصیحت مانیں۔ (کنزالایمان)

احادیث

۱۳٤٥: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ: نَهَى النَّبِيُّ ﷺ اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا وَالْمَرْاَةُ وَخَالَتُهَا. (صحیح البخاری ج۲/۷٦٦)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت اور اس کی پھوپھی کو جمع نہ کیا جائے اور نہ عورت اور اس کی خالہ کو۔ (بہار شریعت ج۷/۱۹)

۱۳٤٦: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ تُنْكَحَ الْمَرْاَةُ عَلٰى عَمَّتِهَا اَوِ الْعَمَّةُ عَلٰى بِنْتِ اَخِيْهَا اَوِ الْمَرْاَةُ عَلٰى خَالَتِهَا اَوِ الْخَالَةُ عَلٰى بِنْتِ اُخْتِهَا. (جامع الترمذی ج۱/۲۱٤ باب ماجاء لا تنكح المرأة على عمتها)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ نے اس سے منع فرمایا کہ پھوپھی کے نکاح میں ہوتے اس کی بھتیجی سے نکاح کیا جائے یا بھتیجی کے ہوتے اس کی پھوپھی سے یا خالہ کے ہوتے اس کی بھانجی سے یا بھانجی کے ہوتے اس کی خالہ سے۔ (بہار شریعت ج۷/۱۹)

۱۳٤۷: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: نَعَمِ الرَّضَاعَةُ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ. (صحیح البخاری ج۲/۷٦٤ بَابٌ يُحَرَّمُ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَا يُحَرَّمُ مِنَ النَّسَبِ

والدارمی ج۸۹/۲ والترمذی ج۱۳۷/۱)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورتیں ولادت (نسب) سے حرام ہیں وہ رضاعت سے حرام ہیں۔ (بہار شریعت ج۱۹/۷)

۱۳۴۸: عَنْ عَلِیٍّ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: نَعَمْ اَنَّ الرَّضَاعَةَ تُحَرِّمُ مَا تُحَرِّمُ الْوِلَادَةُ (الصحیح لمسلم ج۴٦٦/۱ کتاب الرضاع)

مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک اللہ تعالیٰ نے رضاعت سے انہیں حرام کردیا جنہیں نسب سے حرام فرمایا۔ (بہار شریعت ج۱۹/۷)

ولی کا بیان

احادیث

۱۳۴۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اَلثَّیِّبُ اَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَلِیِّهَا وَالْبِکْرُ تُسْتَاْمَرُ وَ اِذْنُهَا سُکُوْتُهَا. (الصحیح لمسلم ج۴۵۵/۱ باب استیذان الثیب فی النکاح، مشکوۃ المصابیح ص ۲۷۱)

ابن عباس رضی اللہ عنہما راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ثیب ولی سے زیادہ اپنے نفس کی حقدار ہے اور بکر (کنواری) سے اجازت لی جائے۔ اور چپ رہنا بھی اس کا اذن ہے۔ (بہار شریعت ج۳۴/۷)

۱۳۵۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اِنَّ جَارِیَةً بِکْرًا اَتَتْ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَذَکَرَتْ اَنَّ اَبَاهَا زَوَّجَهَا وَهِیَ کَارِهَةٌ فَخَیَّرَهَا النَّبِیُّ ﷺ

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۷۱ الفصل الثالث باب الولی فی النکاح)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ ایک نوجوان لڑکی رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور عرض کی کہ اس کے باپ نے اس کا نکاح کردیا اور وہ اس نکاح کو ناپسند کرتی ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے اختیار دیا یعنی چاہے تو اس کا نکاح جائز کردے یا رد کردے۔ (بہار شریعت ج۳۴/۷)

کفو کا بیان

احادیث

۱۳۵۱: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِذَا خَطَبَ اِلَيْكُمْ مَنْ تَرْضَوْنَ دِيْنَهٗ وَخُلُقَهٗ فَزَوِّجُوْهُ اِلَّا تَفْعَلُوْهُ تَكُنْ فِتْنَةٌ فِی الْاَرْضِ وَفَسَادٌ عَرِيْضٌ .

(جامع الترمذی ج۱ ۲۰۷ ابواب النکاح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب ایسا شخص پیغام بھیجے جس کے خلق و دین کو پسند کرتے ہو تو نکاح کردو اگر نہ کرو گے تو زمین میں فتنہ اور فساد عظیم ہوگا۔ (بہار شریعت ج ۷/۴۴)

۱۳۵۲: عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : لَهٗ يَا عَلِیُّ! ثَلٰثٌ لَا تُؤَخِّرْهَا الصَّلٰوةُ اِذَا آتَتْ وَالْجَنَازَةُ اِذَا حَضَرَتْ، وَالْاَيِّمُ اِذَا وَجَدْتَّ لَهَا كُفُوًا.

(جامع الترمذی باب ماجاء فی الوقت الاول من الفضل ج۱ ص ۴۳)

مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے مروی نبی ﷺ نے فرمایا اے علی تین چیزوں میں تاخیر نہ کرو نماز کا جب وقت آجائے، جنازہ جب موجود ہو، بے شوہر والی کا جب کفو ملے۔

(بہار شریعت ج ۷/۴۴)
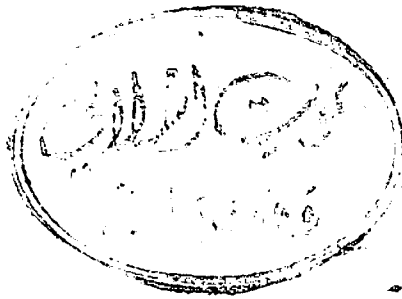
مہر کا بیان

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۲۵: فَمَا اسْتَمْتَعْتُمْ بِهٖ مِنْهُنَّ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ فَرِيْضَةً وَّلَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا تَرٰضَيْتُمْ بِهٖ مِنْۢ بَعْدِ الْفَرِيْضَةِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا .(النساء آیت ۲٤)

تو جن عورتوں کو نکاح میں لانا چاہو ان کے بندھے ہوئے مہر انہیں دو اور قرار داد کے بعد اگر تمہارے آپس میں کچھ رضا مندی ہو جائے تو اس میں گناہ نہیں بیشک اللہ علم و حکمت والا ہے۔ (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

۲۲۶: وَاٰتُوا النِّسَآءَ صَدُقٰتِهِنَّ نِحْلَةً فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓـًٔا مَّرِيْٓـًٔا. (النساء آیت ٤)

اور عورتوں کو ان کے مہر خوشی سے دو پھر اگر وہ اپنے دل کی خوشی سے مہر میں سے تمہیں کچھ دے دیں تو اسے کھاؤ رچتا پچتا۔ (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

۲۲۷: لَا جُنَاحَ عَلَيْكُمْ اِنْ طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ مَا لَمْ تَمَسُّوْهُنَّ اَوْ تَفْرِضُوْا لَهُنَّ فَرِيْضَةً ج وَّمَتِّعُوْهُنَّ عَلَى الْمُوْسِعِ قَدَرُهٗ وَعَلَى الْمُقْتِرِ قَدَرُهٗ مَتَاعًا بِالْمَعْرُوْفِ حَقًّا عَلَى الْمُحْسِنِيْنَ ۝ وَاِنْ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ وَقَدْ فَرَضْتُمْ لَهُنَّ فَرِيْضَةً فَنِصْفُ مَا فَرَضْتُمْ اِلَّآ اَنْ يَّعْفُوْنَ اَوْ يَعْفُوَا الَّذِيْ بِيَدِهٖ عُقْدَةُ النِّكَاحِ. وَاَنْ تَعْفُوْٓا اَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى ط وَلَا تَنْسَوُا الْفَضْلَ بَيْنَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ.

(البقرة آیت ۳۳٦، ۳۳۷)

تم پر کچھ مطالبہ نہیں تم عورتوں کو طلاق دو جب تک تم نے ان کو ہاتھ نہ لگایا ہو یا کوئی مہر مقرر کر لیا ہو اور ان کو کچھ برتنے کو دو قدرت والے پر اس کے لائق اور تنگدست پر اس کے لائق حسب دستور کچھ برتنے کی چیز یہ واجب ہے بھلائی والوں پر اور اگر تم نے عورتوں کو بے چھوئے طلاق دے دی اور ان کے لیے کچھ مہر مقرر کر چکے تھے تو جتنا ٹھہرا تھا اس کا آدھا واجب ہے مگر یہ کہ عورتیں کچھ چھوڑ دیں یا وہ زیادہ دے جس کے ہاتھ میں نکاح کی گرہ ہے اور اے مردو! تمہارا زیادہ دینا پرہیزگاری سے نزدیک تر ہے اور آپس میں ایک دوسرے پر احسان کو بھلا نہ دو بیشک اللہ تعالیٰ تمہارے کام دیکھ رہا ہے۔ (کنزالایمان)

احادیث

1- ١٣٥٣: عَنْ اَبِیْ سَلْمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّهُ قَالَ : سَأَلْتُ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِیِّ ﷺ كَمْ كَانَ صِدَاقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ قَالَتْ : كَانَ صِدَاقُهُ لِاَزْوَاجِهٖ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ اُوْقِيَّةً وَنَشًّا قَالَتْ : اَتَدْرِیْ مَا النَّشُّ ؟ قَالَ : قُلْتُ : لَا قَالَتْ : نِصْفُ اُوْقِيَّةٍ فَتِلْكَ خَمْسُ مِائَةِ دِرْهَمٍ فَهٰذَا صِدَاقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِاَزْوَاجِهٖ. (الصحيح لمسلم ج ١/ ٤٥٨ مشكوة المصابيح ٢٧٧ الترغيب والترهيب ج ٥٩٩/٢)

ابوسلمہ کہتے ہیں میں نے ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوال کیا کہ نبی ﷺ کا مہر کتنا تھا فرمایا حضور کا مہر ازواج مطہرات کے لیے ساڑھے بارہ اوقیہ تھا یعنی پانچ سو درہم۔ (بہار شریعت ج ۷/ ۵۴)

2- ١٣٥٤: عَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ اَنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَحْشٍ فَمَاتَ بِاَرْضِ الْحَبْشَةِ فَزَوَّجَهَا النَّجَاشِیُّ النَّبِیَّ ﷺ وَاَمْهَرَهَا عَنْهُ اَرْبَعَةَ اٰلَافٍ وَفِیْ رِوَايَةٍ اَرْبَعَةَ اٰلَافِ دِرْهَمٍ وَبَعَثَ بِهَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَعَ شُرَحْبِيْلِ بْنِ حَسَنَةَ.

(رواه ابوداؤد) (مشكوة المصابيح ص ٢٧٧ باب الصداق)

ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا سے مروی کہ وہ عبداللہ بن جحش کے عقد میں تھیں وہ حبشہ میں انتقال کر گئے تو نجاشی نے ان کا نکاح نبی ﷺ کے ساتھ کیا اور چار ہزار مہر حضور کی

طرف سے خود ادا کیے اور شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالی عنہ کے ہمراہ انہیں حضور کی خدمت میں بھیجا۔ (بہار شریعت ج۷/۵۴)

۱۳۵۵: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ تَزَوَّجَ اِمْرَأَةً وَلَمْ يَفْرِضْ لَهَا صِدَاقاً وَلَمْ يَدْخُلْ بِهَا حَتّٰى مَاتَ فَقَالَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ : لَهَا مِثْلُ صِدَاقِ نِسَائِهَا لَا وَكْسَ وَلَا شَطَطَ وَعَلَيْهَا الْعِدَّةُ وَلَهَا الْمِيْرَاثُ فَقَامَ مَعْقَلُ بْنُ سِنَانِ الْاَشْجَعِيُّ فَقَالَ : قَضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بِرْوَعَ بِنْتِ وَاشِقٍ اِمْرَأَةٍ مِنَّا مِثْلَ مَا قَضَيْتَ فَفَرِحَ بِهَا ابْنُ مَسْعُوْدٍ

(جامع الترمذی ۱/۲۱۷ باب ماجاء فی الرجل یتزوج المرأة مشکوة ص ۲۷۷)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے سوال ہوا کہ ایک شخص نے نکاح کیا اور مہر کچھ نہیں بندھا اور دخول سے پہلے اس کا انتقال ہو گیا۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا عورت کو مہر کی مثل ملے گا نہ کم نہ زیادہ اور اس پر عدت ہے اور اس کو میراث ملے گی۔ معقل بن سنان اشجعی رضی اللہ عنہ نے کہا بروع بنت واشق کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ایسا ہی حکم فرمایا تھا یہ سن کر ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ خوش ہوئے۔ (بہار شریعت ج۷/۵۴)

۱۳۵۶: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : خَيْرُ الصِّدَاقِ اَيْسَرُهُ

(کنز العمال ج۸/۲۴۸ الفصل الثالث فی الصداق)

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا بہتر وہ مہر ہے جو آسان ہو

(بہار شریعت ج۷/۵۵)

۱۳۵۷: عَنْ صُهَيْبٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ تَزَوَّجَ اِمْرَأَةً ثُمَّ مَاتَ وَهُوَ لَا يَنْوِيْ اَنْ يُّعْطِيَهَا مَهْرَهَا مَاتَ وَهُوَ زَانٍ وَ مَنِ اسْتَقْرَضَ مِنْ رَجُلٍ قَرْضًا ثُمَّ مَاتَ وَهُوَ لَا يَنْوِيْ اَنْ يُّعْطِيَهُ مَاتَ وَهُوَ سَارِقٌ. (کنز العمال ج۸ص۲۴۹ حدیث ۴۰۴۲ الفصل الثالث فی الصداق)

صہیب رضی اللہ عنہ راوی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص نکاح کرے اور نیت یہ ہو کہ عورت کو مہر میں کچھ نہ دے گا تو جس روز مرے گا زانی مرے گا اور جو کسی سے کوئی شی قرض لے اور یہ نیت ہو کہ اسے کچھ نہ دے گا تو جس دن مرے چور مرے گا۔

(بہار شریعت ج۷/۵۵)

لونڈی وغلام کے نکاح کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۲۸: وَمَنۡ لَّمۡ يَسۡتَطِعۡ مِنۡكُمۡ طَوۡلًا اَنۡ يَّنۡكِحَ الۡمُحۡصَنٰتِ الۡمُؤۡمِنٰتِ فَمِنۡ مَّا مَلَـكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ مِّنۡ فَتَيٰتِكُمُ الۡمُؤۡمِنٰتِ ؕ وَاللّٰهُ اَعۡلَمُ بِاِيۡمَانِكُمۡ ؕ بَعۡضُكُمۡ مِّنۡۢ بَعۡضٍ‌ فَانۡكِحُوۡهُنَّ بِاِذۡنِ اَهۡلِهِنَّ وَاٰتُوۡهُنَّ اُجُوۡرَهُنَّ بِالۡمَعۡرُوۡفِ ؕ (النساء آیت/۲۵)

اورتم میں بے معذوری کے باعث جن کے نکاح میں آزاد عورتیں ایمان والیاں نہ ہوں تو ان سے نکاح کرے جو تمہارے ہاتھ کی ملک ہیں ایمان والی کنیزیں اور اللہ تمہارے ایمان کو خوب جانتا ہے تم میں ایک دوسرے سے ہے تو ان سے نکاح کرو ان کے مالکوں کی اجازت سے اور حسب دستور ان کے مہر انہیں دو۔ (بہار شریعت ج۷/۲۷)

احادیث

۱۳۵۸: عَنۡ جَابِرِ بۡنِ عَبۡدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : اَيُّمَا عَبۡدٍ تَزَوَّجَ بِغَيۡرِ اِذۡنِ سَيِّدِهٖ فَهُوَ عَاهِرٌ. (جامع الترمذی ج۱/۲۱۱ باب ماجاء فی نکاح العبد بغیر اذن سیده)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو غلام بغیر مولیٰ کے اجازت کے نکاح کرے وہ زانی ہے۔ (بہار شریعت ج۷/۲۷)

۱۳۵۹: عَنِ ابۡنِ عُمَرَ قَالَ قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ : اِذَا نَكَحَ الۡعَبۡدُ بِغَيۡرِ اِذۡنِ مَوۡلَاهُ فَنِكَاحُهٗ بَاطِلٌ. (کنز العمال ج۸/۲۵۰ حدیث ۴۰۷۲)

ابن عمر رضی اللہ عنہما راوی کہ حضور نے فرمایا جب غلام نے بغیر اجازت مولیٰ نکاح کیا تو اس کا نکاح باطل ہے۔ (بہار شریعت ج۷/۲۷)

۱۳۶۰: عَنۡ عَلِيٍّ قَالَ يَنۡكِحُ اِثۡنَيۡنِ لَا يَزِيۡدُ عَلَيۡهِمَا.

(کنز العمال ج۸/۳۰۰ باب نکاح الرقیق حدیث ۵۱۵۰)

امام شافعی وبیہقی حضرت علی رضی اللہ عنہ سے راوی انہوں نے فرمایا غلام دو عورتوں سے نکاح کرسکتا ہے زیادہ نہیں۔ (بہار شریعت ج۷/۲۷)

﴿نکاح کافر کا بیان﴾

١٣٦١ : عَنِ الزُّهْرِیِّ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ نِسَاءً فِیْ عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ كُنَّ اَسْلَمْنَ بِاَرْضٍ غَیْرَ مُهَاجِرَاتٍ وَاَزْوَاجُهُنَّ حِیْنَ اَسْلَمْنَ كُفَّارٌ مِنْهُنَّ عَاتِكَةُ ابنةُ الْوَلِیْدَةِ بْنِ الْمُغِیْرَةِ كَانَتْ تَحْتَ صَفْوَانَ بْنِ اُمَیَّةَ فَاَسْلَمَتْ یَوْمَ الْفَتْحِ بِمَكَّةَ وَهَرَبَ زَوْجُهَا صَفْوَانُ بْنُ اُمَیَّةَ مِنَ الْاِسْلَامِ فَرَكِبَ الْبَحْرَ فَبَعَثَ رَسُوْلًا اِلَیْهِ ا بْنَ عَمِّهٖ وَهَبَ بْنَ عُمَیْرِ بْنِ وَهَبِ بْنِ خَلَفٍ بِرِدَاءِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَمَانًا لِّصَفْوَانَ فَدَعَاهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْاِسْلَامِ اَنْ یَّقْدِمَ عَلَیْهِ فَاِنْ اَحَبَّ اَنْ یُّسْلِمَ اَسْلَمَ وَاِلَّا سَیَّرَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَهْرَیْنِ فَلَمَّا قَدِمَ صَفْوَانُ بْنُ اُمَیَّةَ عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِرِدَاءٖ نَادَاهُ عَلٰی رُؤُسِ النَّاسِ وَهُوَ عَلٰی فَرَسِهٖ وَ قَالَ : یَا مُحَمَّدُ ! اِنَّ هٰذَا وَهَبُ بْنُ عُمَیْرٍ اَتَانِیْ بِرِدَائِكَ یَزْعُمُ اَنَّكَ دَعَوْتَنِیْ اِلَی الْقُدُوْمِ عَلَیْكَ اِنْ رَضِیْتَ مِنِّیْ اَمْرًا قَبِلْتُهُ وَاِلَّا سَیَّرْتَنِیْ شَهْرَیْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنْزِلْ اَبَا وَهَبٍ قَالَ : لَا . وَاللّٰهِ لَا اَنْزِلُ حَتّٰی تُبَیِّنَ لِیْ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَا. بَلْ لَّكَ سَیْرُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَخَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قِبَلَ هَوَازِنَ بِجَیْشٍ فَاَرْسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلٰی صَفْوَانَ یَسْتَعِیْرُهُ اَدَاةً وَّسَلَاحًا عِنْدَهُ فَقَالَ صَفْوَانُ : اَ طَوْعًا . اَوْ كَرْهًا . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : لَا بَلْ طَوْعًا فَاَعَارَهُ صَفْوَانُ الْاَدَاةَ وَالسَّلَاحَ الَّتِیْ عِنْدَهُ وَسَارَ صَفْوَانُ وَهُوَ كَفَرَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَشَهِدَ حُنَیْنًا وَالطَّائِفَ وَهُوَ كَافِرٌ وَّامْرَاَتُهُ مُسْلِمَةٌ فَلَمْ یُفَرِّقْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بَیْنَهُ وَبَیْنَ اِمْرَاَتِهٖ حَتّٰی اَسْلَمَ صَفْوَانُ وَاسْتَقَرَّتْ اِمْرَاَتُهُ عِنْدَهُ بِذٰلِكَ النِّكَاحِ وَاَسْلَمَتْ اُمُّ حَكِیْمِ بِنْتِ الْحَارِثِ بْنِ هِشَامٍ یَوْمَ الْفَتْحِ بِمَكَّةَ وَهَرَبَ زَوْجُهَا عِكْرِمَةُ بْنُ اَبِیْ جَهْلٍ مِنَ الْاِسْلَامِ حَتّٰی قَدِمَ الْیَمَنَ فَارْتَحَلَتْ اُمُّ حَكِیْمِ بِنْتِ الْحَارِثِ حَتّٰی قَدِمَتِ الْیَمَنَ فَدَعَتْهُ

اِلَی الْاِسْلَامِ فَاَسْلَمَ فَقَدِمَتْ بِهٖ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَثَبَ اِلَيْهِ فَرِحَانًا عَلَيْهِ رِدَاءُهٗ حَتّٰی بَايَعَهٗ ثُمَّ لَمْ يَبْلُغْنَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَّقَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَهُمَا فَاسْتَقَرَّتْ عِنْدَهٗ عَلٰی ذٰلِکَ النِّکَاحِ وَلٰکِنَّهٗ لَمْ يَبْلُغْنَا اَنَّ اِمْرَأَةً هَاجَرَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَزَوْجُهَا کَافِرٌ مُقِيْمٌ بِدَارِ الْکُفَّارِ اِلَّا فَرَّقَتْ هِجْرَتُهَا بَيْنَهَا وَ بَيْنَ زَوْجِهَا الْکَافِرِ اِلَّا اَنْ يَّقْدِمَ مُهَاجِرًا قَبْلَ اَنْ تَنْقَضِیَ عِدَّتُهَا فَاِنَّهٗ لَمْ يَبْلُغْنَا اَنَّ اِمْرَأَةً فُرِّقَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ زَوْجِهَا اِذَا قَدِمَ عَلَيْهَا مُهَاجِرًا وَهِیَ فِیْ عِدَّتِهَا ۔ (کنزالعمال ج٨ ص٣٠١ حدیث ٥١٥٩)

زہری نے مرسلاً روایت کی کہ حضور کے زمانہ میں کچھ عورتیں اسلام لائیں اوران کے شوہر کافر تھے جب شوہر بھی مسلمان ہوگئے تو اسی پہلے نکاح کے ساتھ یہ عورتیں ان کو واپس کی گئیں یعنی جدید نکاح نہ کیا گیا۔ (بہارشریعت ج٧/٧٨)

باری مقرر کرنے کے بیان

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۲۹: فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا تَعْدِلُوْا فَوَاحِدَةً اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَلَّاتَعُوْلُوْا.(سورة النساء آیت ۳)

پھر اگر ڈرو کہ دو بیوی کو برابر نہ رکھ سکو گے تو ایک ہی کر و یا کنیزیں جن کے تم مالک ہو یہ اس سے زیادہ قریب ہے کہ تم سے ظلم نہ ہو۔

اور فرماتا ہے:

۲۳۰: وَلَنْ تَسْتَطِيْعُوْا اَنْ تَعْدِلُوْا بَيْنَ النِّسَاءِ وَلَوْ حَرَصْتُمْ فَلاَ تَمِيْلُوْا كُلَّ الْمَيْلِ فَتَذَرُوْهَا كَالْمُعَلَّقَةِ وَ اِنْ تُصْلِحُوْا وَتَتَّقُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوْرًا رَّحِيْماً.(النساء/۱۲۹)

اور تم سے ہرگز نہ ہو سکے گا کہ عورتوں کو برابر رکھو اور چاہے کتنی ہی حرص کرو تو یہ نہ ہو کہ ایک طرف پورا جھک جاؤ کہ دوسری کو ادھر لٹکتی چھوڑ دو اور اگر تم نیکی اور پرہیزگاری کرو تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

احادیث

۱۳۶۲: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ مَنْ كَانَتْ لَهٗ اِمْرَأَتَانِ فَمَالَ اِلٰى اِحْدَاهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَشِقُّهٗ مَائِلٌ . رواه ابو داؤد (الترغيب والترهيب ج۳ ص ۶۰)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی دو عورتیں ہوں ان میں ایک کی طرف مائل ہو تو قیامت کے دن اس طرح حاضر ہو گا کہ اس کا آدھا دھڑ مائل ہو گا۔

۱۳۶۳: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : اِذَا كَانَتْ عِنْدَ الرَّجُلِ

اِمْرَأَتَانِ فَلَمْ يَعْدِلْ بَيْنَهُمَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهُ سَاقِطٌ .

(مشکوۃ المصابیح ۲۷۹ والجامع الترمذی ج۱ص۲۱۷)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر دونوں میں عدل نہ کرے گا تو قیامت کے دن حاضر ہوگا اس طرح پر کہ آدھا دھڑ ساقط (بیکار) ہوگا۔

(بہار شریعت ج۷/۹۸)

۱۳٦٤: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْسِمُ بَيْنَ نِسَائِهِ فَيَعْدِلُ وَيَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ هٰذَا قَسْمِيْ فِيْمَا اَمْلِكُ فَلَا تَلُمْنِيْ فِيْمَا تَمْلِكُ وَلَا اَمْلِكُ .رواه الترمذی

(مشکوۃ المصابیح ص۲۷۹)

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ باری میں عدل فرماتے اور کہتے الٰہی میں جس کا مالک ہوں اس میں میں نے یہ تقسیم کردی اور جس کا مالک تو ہے میں مالک نہیں (یعنی محبت قلب) اس میں ملامت نہ فرما۔ (بہار شریعت ۷/۸۴)

۱۳٦٥: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ الْمُقْسِطِيْنَ عِنْدَ اللّٰهِ عَلٰى مَنَابِرَ مِنْ نُوْرٍ عَنْ يَمِيْنِ الرَّحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ وَكِلْتَا يَدَيْهِ يَمِيْنُ الَّذِيْنَ يَعْدِلُوْنَ فِيْ حُكْمِهِمْ وَاَهْلِيْهِمْ وَمَاوَلُوْا. (الصحیح لمسلم ج۲/۱۲۱ باب فضیلة الامیر العادل)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیشک عدل کرنے والے اللہ کے نزدیک رحمٰن کی دہنی طرف نور کے منبر پر ہوں گے اور اس کے دونوں ہاتھ دہنے ہیں وہ لوگ جو حکم کرتے اور اپنے گھر والوں میں عدل کرتے ہیں۔ (بہار شریعت ۷/۸۴،۸۵)

۱۳٦٦: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا اَقْرَعَ بَيْنَ نِسَائِهِ فَاَيَّتُهُنَّ خَرَجَ سَهْمُهَا خَرَجَ بِهَا مَعَهُ . رواه البخاری ومسلم

(مشکوۃ المصابیح ص۲۷۹ باب القَسم)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر کا ارادہ فرماتے تو ازواج مطہرات میں قرعہ ڈالتے جن کا قرعہ نکلتا انہیں اپنے ساتھ لے جاتے۔

(بہار شریعت ۷/۸۵)

﴿حقوق الزوجین﴾

١٣٦٧: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ :اِنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : اَعْظَمُ النَّاسِ حَقًّا عَلَی الْمَرْأَةِ زَوْجُهَا وَاَعْظَمُ النَّاسِ حَقًّا عَلَی الرَّجُلِ اُمُّهُ .

(کنز العمال ج٨ص ٢٥١ حدیث٤٠٨٥ باب فی حق الزوج علی المرأة)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت پر سب آدمیوں سے زیادہ حق اس کے شوہر کا ہے اور مرد پر اس کی ماں کا۔ (بہارشریعت ٧/٨٩)

١٣٦٨: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ تَعْلَمُ الْمَرْأَةُ حَقَّ الزَّوْجِ لَمْ تَقْعُدْ مَاحَضَرَ غَدَاؤُهُ وَعَشَاؤُهُ حَتّٰی یَفْرُغَ مِنْهُ. رواه الطبرانی

(کنزالعمال ج٨/٢٥١ حدیث٢)

حضرت معاذ بن جبل سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر عورت اپنے شوہر کا حق جان لیتی تو وہ اس کے صبح وشام کے کھانے سے فارغ ہونے سے پہلے نہیں بیٹھتی۔

١٣٦٩: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ کُنْتُ اٰمِرًا اَحَدًا اَنْ یَّسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا .

(کنزالعمال ج٨/٢٥١ حدیث٣)

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ کسی کے لیے سجدہ کرے تو میں عورت کو ضرور حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

١٣٧٠: عَنْ بُرَیْدَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : لَوْ کُنْتُ آمِرًا اَحَدًاo اَنْ یَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا. (کنز العمال ج٨ص ٢٥١ حدیث٤٠٨٧ باب حقوق الزوجین)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میں کسی شخص کو کسی

مخلوق کے لیے سجدہ کرنے کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔

(بہار شریعت ۷/۸۹،۹۰)

2 ب B ١٣٧١: عَنْ قَيْسِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : لَوْ كُنْتُ امِرًا أَحَدًا أَنْ يَسْجُدَ لِاَحَدٍ لَاَمَرْتُ النِّسَاءَ اَنْ يَسْجُدْنَ لِاَزْوَاجِهِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰهُ لَهُمْ عَلَيْهِنَّ مِنَ الْحَقِّ. رواه الحاكم وابو داؤد

(كنزالعمال ج۸/۲۵۱ باب حق الزوج على المرأة حديث ٤٠٨٨)

قیس بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ (خدا کے سوا) کسی کو سجدہ کرے تو عورتوں کو حکم دیتا کہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں اس لیے کہ اللہ نے شوہروں کا ان پر حق بنایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کا حق عورتوں کے ذمہ کر دیا۔ (بہار شریعت ۷/۹۰)

6 ١٣٧٢: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِىْ اَوْفٰى قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَوْ كُنْتُ آمِرًا اَحَدًا اَنْ يَّسْجُدَ لِغَيْرِ اللّٰهِ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَا تُؤَدِّىْ الْمَرْأَةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتّٰى تُؤَدِّىْ حَقَّ زَوْجِهَا كُلَّهٗ.

(كنز العمال ج۸/۲۵۱ باب فى حق الزوج على المرأة حديث ٤٠٩٠)

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ اگر میں کسی کو حکم کرتا کہ غیر خدا کے لیے سجدہ کرے تو میں حکم دیتا کہ عورت اپنے شوہر کو سجدہ کرے قسم ہے اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں محمد ﷺ کی جان ہے۔ عورت اپنے پروردگار کا حق ادا نہ کرے گی جب تک شوہر کا کل حق ادا نہ کرے۔ (بہار شریعت ۷/۹۰)

7 ١٣٧٣: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ : لَوْ صَلُحَ اَنْ يَّسْجُدَ لِبَشَرٍ لَاَمَرْتُ الْمَرْأَةَ اَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا مِنْ اَعْظَمِ حَقِّهٖ عَلَيْهَا وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَوْ اَنَّ مِنْ قَدَمِهٖ اِلٰى مَفْرَقِ رَاْسِهٖ قُرْحَةً تَنْبَجِسُ بِالْقَيْحِ وَالصَّدِيْدِ ثُمَّ اَقْبَلَتْ تَلْحَسُهٗ مَا اَدَّاتْ حَقَّهٗ.

(كنز العمال ج۸ص۲۵۱ باب فى حق الزوج على المرأة حديث ٤٠٩١)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی فرماتے ہیں ﷺ اگر آدمی کا آدمی کے لیے سجدہ کرنا

درست ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ اس کا اس کے ذمہ بہت بڑا حق ہے قسم ہے اس کی جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اگر قدم سے سر تک شوہر کے تمام جسم میں زخم ہو جس سے پیپ اور کچ لہو بہتا پھر عورت اسے چاٹے تو حق شوہر ادا نہ کیا۔

(بہار شریعت ۷/۹۰)

١٣٧٤: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ. اِذَا دَعَا الرَّجُلُ اِمْرَأَتَهُ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَاَبَتْ فَبَاتَ غَضْبَانُ عَلَيْهَا لَعَنَتْهَا الْمَلٰئِكَةُ حَتّٰى تُصْبِحَ. رواه احمد وابو داؤد والبيهقي (كنز العمال ج۸/۲۵۲ حديث۴١٠٦)

(وَفِیْ رِوَايَةٍ اُخْرٰى عَنْهُ) مَا مِنْ رَجُلٍ يَدْعُوْا اِمْرَأَتَهُ اِلٰى فِرَاشِهٖ فَتَابٰى عَلَيْهِ اِلَّا كَانَ الَّذِیْ فِی السَّمَاءِ سَاخِطًا عَلَيْهَا حَتّٰى يَرْضٰى عَنْهَا. (كنز العمال ج ۸ ص ۲۵۱ باب حقوق الزوجين حديث ۴۰۹۲ ومشكوة المصابيح ص ۲۸۰ باب حقوق الزوجين)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں شوہر نے عورت کو بلایا اس نے انکار کر دیا اور اس غصے میں اس نے رات گذاری تو صبح تک اس عورت پر فرشتے لعنت بھیجتے رہتے ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ جب تک شوہر اس سے راضی نہ ہو اللہ عزوجل اس عورت سے ناراض رہتا ہے۔ (بہار شریعت ۷/۹۰)

١٣٧٥: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا تُؤْذِیْ اِمْرَأَةٌ زَوْجَهَا اِلَّا قَالَتْ زَوْجَتُهُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ : لَا تُؤْذِيْهِ قَاتَلَكِ اللّٰهُ فَاِنَّمَا هُوَ عِنْدَكِ دَخِيْلٌ اَوْشَكَ اَنْ يُّفَارِقَكِ اِلَيْنَا. (سنن ابن ماجه ج١/١٤٦ باب فی المرأة تؤذی زوجها)

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جب عورت اپنے شوہر کو دنیا میں ایذا دیتی ہے تو حور عین کہتی ہے خدا تجھے قتل کرے۔ اسے ایذا نہ دے یہ تو تیرے پاس مہمان ہے۔ عنقریب تجھ سے جدا ہو کر ہمارے پاس آئے گا۔ (بہار شریعت ۷/۹۰)

١٣٧٦: عَنْ مُعَاذٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا تَجِدُ اِمْرَأَةٌ حَلَاوَةَ الْاِيْمَانِ حَتّٰى تُؤَدِّیَ حَقَّ زَوْجِهَا. (كنز العمال ج۸ص۲۵۲ بَابٌ فِیْ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ)

معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت ایمان کا مزہ نہ پائے

گی۔ جب حق شوہر ادا نہ کرے۔ (بہار شریعت ۷/۹۰)

// ۱۳۷۷: عَنْ مَيْمُوْنَةَ قَالَتْ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ اِمْرَأَةٍ اَطَاعَتْ وَاَدَّتْ حَقَّ زَوْجِهَا وَتُذَكِّرُ حَسَنَةً وَلاَ تَخُوْنُهُ فِيْ نَفْسِهَا وَمَالِهِ اِلَّا كَانَ بَيْنَهَا وَ بَيْنَ الشُّهَدَاءِ دَرَجَةٌ وَّاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ فَاِنْ كَانَ زَوْجُهَا مُؤْمِنًا حَسَنَ الْخُلُقِ فَهِيَ زَوْجَتُهُ فِي الْجَنَّةِ وَاِلَّا زَوْجُهَا مِنَ الشُّهَدَاءِ.

(كنزالعمال ج۸/۲۵۳ حديث ٤١١٨ بَابٌ فِيْ حَقِّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ)

میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرمایا جو عورت خدا کی اطاعت کرے اور شوہر کا حق ادا کرے اور اسے نیک کام کی یاد دلائے اور اپنی عصمت اور اس کے مال میں خیانت نہ کرے تو اس کے اور شہیدوں کے درمیان جنت میں ایک درجہ کا فرق ہوگا پھر اس کا شوہر باایمان نیک خو ہے۔ تو جنت میں وہ اس کی بیوی ہے ورنہ شہدا میں کوئی اس کا شوہر ہوگا۔

(بہار شریعت ۷/۹۰، ۹۱)

/ ۱۳۷۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى الزَّوْجَةِ اَنْ لَّا تَمْنَعَهُ نَفْسَهَا وَاِنْ كَانَتْ عَلٰى ظَهْرِ قَتَبٍ وَاَنْ لَّا تَصُوْمَ يَوْمًا وَّاحِدًا اِلَّا بِاِذْنِهِ اِلَّا الْفَرِيْضَةَ فَاِنْ فَعَلَتْ اَثِمَتْ وَ لَا يُتَقَبَّلُ مِنْهَا شَيْئٌ اِلَّا بِاِذْنِهِ فَاِنْ فَعَلَتْ كَانَ لَهُ الْاَجْرُ وَكَانَ عَلَيْهَا الْوِزْرُ وَاَنْ لَّا تَخْرُجَ مِنْ بَيْتِهِ اِلَّا بِاِذْنِهِ فَاِنْ فَعَلَتْ لَعَنَهَا اللّٰهُ وَمَلَائِكَةُ الْغَضَبِ حَتّٰى تَتُوْبَ اَوْ تُرَاجِعَ قِيْلَ : وَاِنْ كَانَ ظَالِمًا قَالَ وَ اِنْ كَانَ ظَالِمًا.

(كنزالعمال ج۸/۳۵۳ حديث ٤١٢٢ باب فى حق الزوج على المرأة)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اپنے نفس کو اس سے نہ روکے اور سوا فرض کے کسی دن بغیر اس کی اجازت کے روزہ نہ رکھے اگر ایسا کیا یعنی بغیر اجازت روزہ رکھ لیا تو گنہگار ہوئی اور بدون اجازت اس کا کوئی عمل مقبول نہیں اگر عورت نے کرلیا تو شوہر کو ثواب ہے اور عورت پر گناہ اور بغیر اجازت اس کے گھر سے نہ جائے اگر ایسا کیا تو جب تک توبہ نہ کرے اللہ اور فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں عرض کی گئی اگرچہ شوہر ظالم ہو فرمایا اگرچہ ظالم ہو۔ (بہار شریعت ۷/۹۱)

۱۳۷۹: عَنْ تَمِيْمِ الدَّارِمِيْ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: حَقُّ الزَّوْجِ عَلَى الْمَرْأَةِ اَنْ لَّا تَجْهَرَ فِرَاشَهُ وَاَنْ تَبَرَّ قَسَمَهُ وَاَنْ تُطِيْعَ اَمْرَهُ وَاَنْ لَّاتَخْرُجَ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَاَنْ لَّاتُدْخِلَ عَلَيْهِ مَنْ يَّكْرَهُ. (كنز العمال ج٨/٢٥٢ حديث ٤١٠١ باب في حق الزوج على المرأة)

تمیم دارمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت پر شوہر کا حق یہ ہے کہ اس کے بچھونے کو نہ چھوڑے اور اس کی قسم کو سچا کرے اور بغیر اس کی اجازت کے باہر نہ جائے اور ایسے شخص کو مکان میں آنے نہ دے جس کا آنا شوہر کو پسند نہ ہو۔ (بہار شریعت ۷/۹۱)

۱۳۸۰: عَنْ عَلِيٍّ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ اِتَّقِيْنَ اللّٰهَ وَالْتَمِسْنَ مَرْضَاةَ اَزْوَاجِكُنَّ فَاِنَّ الْمَرْأَةَ لَوْ تَعْلَمُ مَا حَقُّ زَوْجِهَا لَمْ تَزَلْ قَائِمَةً مَا حَضَرَ غَدَاؤُهُ وَعَشَاؤُهُ.

(كنز العمال ج٨/٢٥٣ باب حقوق الزوجين حديث ٤١٢٩)

علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فرمایا اے عورتو! خدا سے ڈرو اور شوہر کی رضامندی کی تلاش میں رہو اس لیے کہ عورت کو اگر معلوم ہوتا کہ شوہر کا کیا حق ہے؟ تو جب تک اس کے پاس کھانا حاضر رہتا یہ کھڑی رہتی۔ (بہار شریعت ۷/۹۱)

۱۳۸۱: عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمَرْأَةُ اِذَا صَلَّتْ خَمْسَهَا وَصَامَتْ شَهْرَهَا وَاَحْصَنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا فَلْتَدْخُلْ مِنْ اَيِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ. (رواه أبونعيم في الحلية) (مشكوة المصابيح ص ٢٨١ باب عشرة النساء)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے اور ماہ رمضان کے روزے رکھے اور اپنی عفت کی محافظت کرے اور شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو۔ (بہار شریعت ۷/۹۱)

۱۳۸۲: عَنْ اُمِّ سَلْمَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَيُّمَا امْرَأَةٍ وَمَاتَتْ زَوْجُهَا عَنْهَا رَاضٍ دَخَلَتِ الْجَنَّةَ (رواه الترمذی) (مشكوة المصابيح ص ٢٨١ باب عشرة النساء)

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ جو عورت اس حال میں مری کہ شوہر راضی تھا وہ جنت میں داخل ہوگی۔ (بہار شریعت ۷/۹۱)

۱۳۸۳: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثَلَاثَةٌ لَايُقْبَلُ لَهُمْ صَلٰوةٌ وَلَا تَصْعَدُ لَهُمْ حَسَنَةٌ اَلْعَبْدُ الْاٰبِقُ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَوَالِيْهِ فَيَضَعَ يَدَهُ فِيْ اَيْدِيْهِمْ وَالْمَرْأَةُ السَّاخِطُ عَلَيْهَا

زَوْجُهَا وَالسَّكْرَانُ حَتّٰى يَصْحُوَ . (رواه البيهقي) (مشكوة ص ٢٨٣ باب من حق الزوج على الزوجة)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین شخص ہیں جن کی نماز قبول نہیں ہوتی اور ان کی کوئی نیکی بلند نہیں ہوتی (۱) بھاگا ہوا غلام جب تک اپنے آقاؤں کے پاس لوٹ نہ آئے اور اپنے کو ان کے قابو میں نہ دیدے (۲) اور وہ عورت جس کا شوہر اس پر ناراض ہو (۳) اور نشہ والا جب تک ہوش میں نہ آئے۔ (بہار شریعت ۷/۹۱،۹۲)

۱۳۸۴ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَاِذَا شَهِدَ اَمْرًا فَلْيَتَكَلَّمْ بِخَيْرٍ اَوْلِيَسْكُتْ وَاسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَاِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ وَاِنَّ اَعْوَجَ شَيْءٍ فِي الضِّلَعِ اَعْلَاهُ اِنْ ذَهَبْتَ تُقِيْمُهُ كَسَرْتَهُ وَاِنْ تَرَكْتَهُ لَمْ يَزَلْ اَعْوَجَ اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ. (الصحيح لمسلم ج ١/٤٧٥ و صحيح البخاري ج ٢/٧٧٩)

(۱) ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہے جب کسی معاملے میں حاضر ہو تو درست بولے یا خاموش رہے۔ عورتوں کے بارے میں بھلائی کرنے کی وصیت فرماتا ہوں تم میری اس وصیت کو قبول کرو وہ پسلی سے پیدا کی گئیں اور پسلیوں میں سب سے زیادہ ٹیڑھی اوپر والی ہے اگر تو اسے سیدھا کرنے چلے تو توڑ دے گا اور اگر ویسی ہی رہنے دے تو ٹیڑھی باقی رہے گی اور مسلم شریف کی دوسری روایت میں ہے کہ عورت پسلی سے پیدا کی گئی وہ تیرے لئے کبھی سیدھی نہیں ہوسکتی اگر تو اسے برتنا چاہے تو اسی حالت میں برت سکتا ہے اور سیدھا کرنا چاہے گا تو توڑ دے گا اور توڑنا طلاق دینا ہے۔ (بہار شریعت ۷/۹۲)

۱۳۸۵ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا يَفْرَكْ مُؤْمِنٌ مُؤْمِنَةً اِنْ كَرِهَ مِنْهَا خُلُقًا رَضِيَ مِنْهَا اٰخَرَ. (رواه مسلم) (مشكوة المصابيح ص ٢٨١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان مرد عورت مومنہ کو مبغوض نہ رکھے اگر اس کی ایک عادت بری معلوم ہوتی ہے تو دوسری پسند ہوگی۔ (۱)

(بہار شریعت ۷/۹۲)

(۱) تمام عادتیں خراب نہیں ہونگی جب کہ اچھی بری ہر قسم کی باتیں ہوں گی تو مرد کو یہ نہ چاہئے کہ خراب ہی عادت کو دیکھتا رہے بلکہ بری عادت سے چشم پوشی کرے اور اچھی عادت کی طرف نظر کرے۔

١٣٨٦: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خِيَارُكُمْ خِيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ. (سنن ابن ماجه ج ١٤٣/١ باب حسن معاشرة النساء و كنز العمال ج٢٥٩/٨ باب، النكاح)

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں اچھے وہ لوگ ہیں جو عورتوں سے اچھی طرح پیش آئیں۔(بہار شریعت ۹۲/۷)

١٣٨٧: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَمْعَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا يَجْلِدُ اَحَدُكُمْ اِمْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ ثُمَّ يُجَامِعُهَا فِيْ آخِرِ الْيَوْمِ وَفِيْ رِوَايَةٍ يَعْمِدُ اَحَدُكُمْ فَيَجْلِدُ اِمْرَأَتَهُ جَلْدَ الْعَبْدِ فَلَعَلَّهُ يُضَاجِعُهَا فِيْ اٰخِرِ يَوْمِهٖ ثُمَّ وَعَظَهُمْ فِيْ ضَحِكِهِمْ مِنَ الضَّرْطَةِ فَقَالَ : لِمَ يَضْحَكُ اَحَدُكُمْ مِمَّا يَفْعَلُ .

(مشكوة المصابيح ص ٢٨٠ وابن ماجه ج١ ص١٤٣ باب ضرب النساء)

عبداللہ بن زمعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص اپنی عورت کو نہ مارے جیسے غلام کو مارتا ہے پھر دوسرے وقت اس سے مجامعت کرے گا دوسری روایت میں ہے عورت کو غلام کی طرح مارنے کا قصد کرتا ہے (یعنی ایسا نہ کرے) کہ شاید دوسرے وقت اسے اپنا ہم خواب کرے۔(۱) (بہار شریعت ۹۲/۷،۹۳)

١٣٨٨: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا عَبْدَ اللّٰهِ اَلَمْ اُخْبَرْ اَنَّكَ تَصُوْمُ النَّهَارَ وَتَقُوْمُ اللَّيْلَ قُلْتُ : بَلٰى. يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ : فَلَا تَفْعَلْ صُمْ وَاَفْطِرْ وَ قُمْ وَنَمْ فَاِنَّ لِجَسَدِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِرُوْحِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَاِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا. (صحيح البخاري ج٧٨٣/٢ باب لزوجك عليك حق)

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے عبداللہ مجھے خبر ملی ہے کہ دن کو روزہ رکھتے اور رات کو نمازیں پڑھتے ہو کیا صحیح ہے؟ عرض کی ہاں ارشاد فرمایا ایسا نہ کرو کبھی روزہ رکھو کبھی افطار کبھی قیام لیل کرو کبھی سوؤ۔ اس لیے کہ

(۱) زوجیت کے تعلقات اس قسم کے ہیں کہ ہر ایک کو دوسرے کی حاجت اور باہم ایسے مراسم کہ ان کو چھوڑنا دشوار لہذا جوان باتوں کا خیال کرے گا مارنے کا ہرگز قصد نہ کرے گا۔

تمہارے جسم کا تم پر حق ہے اور بے شک تمہاری روح کا تم پر حق ہے اور بے شک تمہاری بی بی کا تم پر حق ہے۔ (بہار شریعت ج ۷/۸۵)

۱۳۸۹: عَنْ عَوْنِ بْنِ اَبِیْ جُحَیْفَةَ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ : اٰخَی النَّبِیُّ ﷺ بَیْنَ سَلْمَانَ وَاَبِی الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ اَبَا الدَّرْدَاءَ فَرَایٰ اُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَاشَانُکِ؟ قَالَتْ : اَخُوْکَ اَبُوْالدَّرْدَاءِ لَیْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِی الدُّنْیَا فَجَاءَ اَبُوْ الدَّرْدَاءُ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ : کُلْ فَاِنِّیْ صَائِمٌ قَالَ : مَا اَنَا بِاٰکِلٍ حَتّٰی تَاکُلَ فَاَکَلَ فَلَمَّا کَانَ اللَّیْلُ ذَهَبَ اَبُوْالدَّرْدَاءِ یَقُوْمُ فَقَالَ : نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ یَقُوْمُ فَقَالَ : نَمْ فَلَمَّا کَانَ اٰخِرَ اللَّیْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمِ الْاٰنَ فَصَلَّیَا فَقَالَ لَهُ سَلْمٰنُ : اِنَّ لِرَبِّکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَلِنَفْسِکَ عَلَیْکَ حَقًّا وَلِاَهْلِکَ عَلَیْکَ حَقًّا فَاَعْطِ کُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهُ فَاَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَذَکَرَ ذٰلِکَ لَهُ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ صَدَقَ سَلْمٰنُ.

(صحیح البخاری ج۲/۹۰۶ باب صنع الطعام والتکلف للضیف)

﴿طلاق کا بیان﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۳۱: "اَلطَّلَاقُ مَرَّتٰنِ فَاِمْسَاکٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِیْحٌ بِاِحْسَانٍ. (البقرۃ آیت/۲۲۹)

یہ طلاق دو بار تک ہے پھر بھلائی کے ساتھ روک لینا ہے یا نکوئی کے ساتھ چھوڑ دینا ہے۔

اور فرماتا ہے:

۲۳۲: فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا تَحِلُّ لَهٗ مِنْ ۢ بَعْدُ حَتّٰی تَنْكِحَ زَوْجًا غَیْرَهٗ فَاِنْ طَلَّقَهَا فَلَا جُنَاحَ عَلَیْهِمَا اَنْ یَّتَرَاجَعَا اِنْ ظَنَّا اَنْ یُّقِیْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ یُبَیِّنُهَا لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ. (البقرۃ آیت/۲۳۰)

پھر اگر تیسری طلاق اسے دی تو اب وہ عورت اسے حلال نہ ہوگی جب تک دوسرے خاوند کے پاس نہ رہے پھر وہ دوسرا اگر طلاق دیدے تو ان دونوں پر گناہ نہیں کہ پھر آپس میں مل جائیں اگر سمجھتے ہوں کہ اللہ کی حدیں بنائیں گے اور یہ اللہ کی حدیں ہیں جنہیں بیان کرتا ہے دانش مندوں کے لیے۔

اور فرماتا ہے:

۲۳۳: وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ سَرِّحُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ وَلَا تُمْسِكُوْهُنَّ ضِرَارًا لِّتَعْتَدُوْا وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ وَلَا تَتَّخِذُوْا اٰیٰتِ اللّٰهِ هُزُوًا وَّاذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَیْكُمْ وَمَا اَنْزَلَ عَلَیْكُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ وَالْحِكْمَةِ یَعِظُكُمْ بِهٖ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ. (البقرۃ آیت/۲۳۱)

اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد آ لگے تو اس وقت تک یا بھلائی کے ساتھ

روک لو یا نکوئی کے ساتھ چھوڑ دو اور انہیں ضرر دینے کے لیے روکنا نہ ہو کہ حد سے بڑھو اور جو ایسا کرے وہ اپنا ہی نقصان کرتا ہے اور اللہ کی آیتوں کو ٹھٹھا نہ بنالو اور یاد کرو اللہ کا احسان جو تم پر ہے اور وہ جو تم پر کتاب اور حکمت اتاری تمہیں نصیحت دینے کو اور اللہ سے ڈرتے رہو اور جان لو کہ اللہ سب کچھ جانتا ہے۔ (بہار شریعت ۲/۸)

اور فرماتا ہے:

۲۳٤: وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلاَتَعْضُلُوْهُنَّ اَنْ يَّنْكِحْنَ اَزْوَاجَهُنَّ اِذَا تَرَاضَوْا بَيْنَهُمْ بِالْمَعْرُوْفِ ذٰلِكَ يُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ذٰلِكُمْ اَزْكٰى لَكُمْ وَاَطْهَرُ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لاَتَعْلَمُوْنَ. (البقرة آیت/۲۳۲)

اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اور ان کی میعاد پوری ہو جائے تو اے عورتوں کے والیو! انہیں نہ روکو اس سے کہ اپنے شوہروں سے نکاح کر لیں جب کہ آپس میں موافق شرع رضا مند ہو جائیں یہ نصیحت اسے دی جاتی ہے جو تم میں سے اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے یہ تمہارے لیے زیادہ ستھرا اور پاکیزہ ہے اور اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ (بہار شریعت ۲/۸، ۳)

احادیث

۱ ۱۳۹۰: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ : قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَا مُعَاذُ ! مَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الْعِتَاقِ وَلاَ خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا عَلٰى وَجْهِ الْاَرْضِ اَبْغَضَ اِلَيْهِ مِنَ الطَّلاَقِ رواه الدار قطني.

(مشكوة المصابيح ص ۲۸٤ باب الخلع والطلاق كنز العمال ج۵/۱۵۹)

معاذ رضی اللہ تعالی عنہ راوی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اے معاذ! کوئی چیز اللہ نے غلام آزاد کرنے سے زیادہ پسندیدہ روئے زمین پر پیدا نہ کی اور کوئی شی روئے زمین پہ طلاق سے زیادہ ناپسندیدہ پیدا نہ کی۔ (بہار شریعت ۳/۸)

۲ ۱۳۹۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : اَبْغَضُ الْحَلاَلِ اِلَى اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ الطَّلاَقُ. (السنن لابی ابوداؤد ج ۱ ص ۲۹٦ باب فی کراهة الطلاق)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمام حلال چیزوں میں خدا کے نزدیک زیادہ پسندیدہ طلاق ہے۔ (بہارشریعت ۴،۳/۸)

٣ ١٣٩٢: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اِبْلِیْسَ یَضَعُ عَرْشَهٗ عَلَی الْمَاءِ ثُمَّ یَبْعَثُ سَرَایَا فَاَدْنَاهُمْ مِنْهُ مَنْزِلَةً اَعْظَمُهُمْ فِتْنَةً یَجِیْءُ اَحَدُهُمْ فَیَقُوْلُ: فَعَلْتُ كَذَا وَكَذَا فَیَقُوْلُ: مَاصَنَعْتَ شَیْئًا وَیَجِیْءُ اَحَدُهُمْ فَیَقُوْلُ: مَا تَرَكْتُهٗ حَتّٰی فَرَّقْتُ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ اَهْلِهٖ فَیُدْنِیْهِ مِنْهُ وَیَقُوْلُ: نَعَمْ اَنْتَ. رواه احمد (کنزالعمال ج ١٠٩/٥ حدیث ٣٢٥٨)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا کہ ابلیس اپنا تخت پانی پر بچھاتا ہے اور اپنے لشکر کو بھیجتا ہے اور سب سے زیادہ مرتبہ والا اس کے نزدیک وہ ہے جس کا فتنہ بڑا ہوتا ہے ان میں ایک آکر کہتا ہے میں نے یہ کیا یہ کیا ابلیس کہتا ہے تو نے کچھ نہ کیا۔ دوسرا آتا ہے اور کہتا ہے میں نے مرد عورت میں جدائی ڈال دی اسے اپنے قریب کر لیتا ہے اور کہتا ہے ہاں تو ہے۔ (بہارشریعت ۴/۸)

٤ ١٣٩٣: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُّ طَلَاقٍ جَائِزٌ اِلَّا طَلَاقَ الْمَعْتُوْهِ الْمَغْلُوْبِ عَلٰی عَقْلِهٖ. (جامع الترمذی ج١ص٢٢٦ باب ماجاء فی طلاق المعتوه)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر طلاق واقع ہے مگر معتوہ (یعنی بوہرے) کی اور اس کی جس کی عقل جاتی رہی یعنی مجنون کی۔

(بہارشریعت ۴/۸)

٥ ١٣٩٤: عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهِ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَیُّمَا امْرَاَةٍ سَاَلَتْ زَوْجَهَا طَلَاقًا مِنْ غَیْرِ بَاْسٍ فَحَرَامٌ عَلَیْهَا رَائِحَةُ الْجَنَّةِ.

(جامع الترمذی ج٢٢٦/١ باب ماجاء فی المختلعات)

ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو عورت بغیر کسی حرج کے شوہر سے طلاق کا سوال کرے اس پر جنت کی خوشبو حرام ہے۔ (بہارشریعت ۴/۸)

6 ١٣٩٥: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: طَلَّقْتُ امْرَاَتِیْ وَهِیَ حَائِضٌ فَذَكَرَ ذٰلِكَ عُمَرُ لِلنَّبِیِّ ﷺ فَتَغَیَّظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ: مُرْهُ فَلْیُرَاجِعْهَا حَتّٰی تَحِیْضَ

حَيْضَةً مُسْتَقْبِلَةً سِوىٰ حَيْضَتِهَا الَّتِيْ طَلَّقَهَا فِيْهَا فَإِنْ بَدَالَهُ اَنْ يُطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا مِنْ حَيْضَتِهَا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا قَالَ : فَذٰلِكَ الطَّلَاقُ لِلْعِدَّةِ. (الجامع الصحيح للمسلم ج١/٤٧٦ كتاب الطلاق، مشكوة المصابيح ص٢٨٣ كتاب الطلاق)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی زوجہ کو حیض کی حالت میں طلاق دیدی تھی حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے اس واقعہ کو ذکر کیا حضور ﷺ نے اس پر غضب فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ اس سے رجعت کرے اور روکے رکھے یہاں تک کہ پاک ہوجائے پھر حیض آئے اور پاک ہوجائے اس کے بعد اگر طلاق دینا چاہے تو طہارت کی حالت میں جماع سے پہلے طلاق دیں۔ (بہار شریعت ۸/۴)

7 ١٣٩٦: عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِيْدٍ قَالَ : اُخْبِرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ رَّجُلٍ طَلَّقَ امْرَأَتَهُ ثَلٰثَ تَطْلِيْقَاتٍ جَمِيْعًا فَقَامَ غَضْبَانُ ثُمَّ قَالَ : اَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَاَنَا بَيْنَ اَظْهُرِكُمْ. حَتّٰى قَامَ رَجُلٌ فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَلَا اَقْتُلُهُ.

رواه النسائي (مشكوة المصابيح ص٢٨٤ كتاب الطلاق)

محمود بن لبید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو یہ خبر پہونچی کہ ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تین طلاقیں ایک ساتھ دیدیں اس کو سن کر غصہ میں کھڑے ہوگئے اور یہ فرمایا کہ کتاب اللہ سے کھیل کرتا ہے حالانکہ میں تمہارے اندر ابھی موجود ہوں۔ ایک صحابی کھڑے ہوئے عرض کی یا رسول اللہ میں اسے قتل نہ کردوں؟ (بہار شریعت ۸/۴)

8 ١٣٩٧: عَنْ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَجُلًا قَالَ : لِابْنِ عَبَّاسٍ اِنِّيْ طَلَّقْتُ اِمْرَأَتِيْ مِائَةَ تَطْلِيْقَةٍ فَمَاذَا تَرىٰ عَلَيَّ ؟ فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ : طُلِّقَتْ مِنْكَ بِثَلَاثٍ وَّسَبْعٌ وَتِسْعُوْنَ اِتَّخَذْتَ بِهَا اٰيَاتِ اللّٰهِ هُزُوًا.

(مؤطا للامام مالك على هامش ابن ماجه ج١/١٤٣ كتاب الطلاق)

امام مالک رضی اللہ عنہ مؤطا میں روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے کہا میں نے اپنی عورت کو سو طلاقیں دیدیں آپ کیا حکم دیتے ہیں فرمایا کہ تیری عورت تین طلاقوں سے بائن ہوگئی اور ستانوے طلاق کے ساتھ تو نے اللہ کی آیتوں سے ٹھٹھا کیا۔ (بہار شریعت ۸ص۴،۵)

طلاق سپرد کرنے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۳۵: یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ اِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَیٰوةَ الدُّنْیَا وَزِیْنَتَهَا فَتَعَالَیْنَ اُمَتِّعْکُنَّ وَاُسَرِّحْکُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا. وَاِنْ کُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ فَاِنَّ اللّٰهَ اَعَدَّ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْکُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا. (سورة الأحزاب)

اے غیب بتانے والے (نبی) اپنی بیبیوں سے فرما دیجیے اگر تم دنیا کی زندگی اور اس کی آرائش چاہتی ہو تو آؤ میں تمہیں مال دوں اور اچھی طرح چھوڑ دوں اور اگر تم اللہ اور اس کے رسول اور آخرت کا گھر چاہتی ہو تو بے شک اللہ نے تمہاری نیکی والیوں کے لیے بڑا اجر تیار کر رکھا ہے۔ (بہار شریعت ج۸/۲۵،۲۶)

احادیث

۱۳۹۸: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : دَخَلَ اَبُوْ بَکْرٍ یَسْتَاذِنُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدَ النَّاسَ جُلُوْسًا بِبَابِهٖ لَمْ یُؤْذَنْ لِاَحَدٍ مِّنْهُمْ قَالَ : فَاَذِنَ لِاَبِیْ بَکْرٍ فَدَخَلَ ثُمَّ اَقْبَلَ عُمَرُ فَاسْتَاذَنَ فَاَذِنَ لَهٗ فَوَجَدَ النَّبِیَّ ﷺ جَالِسًا حَوْلَهٗ نِسَاؤُهٗ وَاجِمًا سَاکِتًا قَالَ : فَقَالَ لَاَقُوْلَنَّ شَیْئًا اُضْحِکُ النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَوْ رَاَیْتَ بِنْتَ خَارِجَةَ سَاَلَتْنِی النَّفَقَةَ فَقُمْتُ اِلَیْهَا فَوَجَاْتُ عُنُقَهَا فَضَحِکَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ هُنَّ حَوْلِیْ کَمَا تَرٰی یَسْاَلْنَنِی النَّفَقَةَ فَقَامَ اَبُوْ بَکْرٍ اِلٰی عَائِشَةَ یَجَاُ عُنُقَهَا وَقَامَ عُمَرُ اِلٰی حَفْصَةَ یَجَاُ عُنُقَهَا کِلَاهُمَا یَقُوْلُ تَسْاَلْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَا لَیْسَ عِنْدَهٗ قُلْنَ : وَاللّٰهِ لَا نَسْاَلُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ شَیْئًا اَبَدًا لَیْسَ عِنْدَهٗ ثُمَّ اعْتَزَلَهُنَّ شَهْرًا اَوْتِسْعًا وَّ عِشْرِیْنَ ثُمَّ نَزَلَتْ عَلَیْهِ هٰذِهِ الْاٰیَةَ "یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ قُلْ لِّاَزْوَاجِکَ حَتّٰی بَلَغَ لِلْمُحْسِنٰتِ مِنْکُنَّ اَجْرًا عَظِیْمًا" قَالَ : فَبَدَاَ بِعَائِشَةَ فَقَالَ : یَا عَائِشَةُ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَعْرِضَ عَلَیْکِ اَمْرًا اُحِبُّ اَنْ لَّا تَعْجَلِیْ فِیْهِ حَتّٰی تَسْتَشِیْرِیْ

اَبَوَیْکِ قَالَتْ: مَا هُوَ؟ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَتَلَا عَلَیْهَا هٰذِهِ الْاٰیَةَ قَالَتْ: أَفِیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْتَشِیْرُ اَبَوَیَّ بَلْ اَخْتَارُ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَالدَّارَ الْاٰخِرَةَ وَاَسْأَلُکَ اَنْ لَّا تُخْبِرَ امْرَأَةً مِّنْ نِسَائِکَ بِالَّذِیْ قُلْتُ: قَالَ لَا تَسْأَلُنِیْ اِمْرَأَةٌ مِنْهُنَّ اِلَّا اَخْبَرْتُهَا اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَمْ یَبْعَثْنِیْ مُعَنِّتًا وَلَا مُتَعَنِّتًا وَّلٰکِنْ بَعَثَنِیْ مُعَلِّمًا مُیَسِّرًا. (الصحیح لمسلم ج۱/۴۸۰)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو سرکار دو عالم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا اے عائشہ میں تجھ پر ایک بات پیش کرتا ہوں اس میں جلدی نہ کرنا جب تک اپنے والدین سے مشورہ نہ کرلینا جواب نہ دینا (اور حضور کو معلوم تھا کہ ان کے والدین جدائی کے لئے مشورہ نہ دیں گے) ام المؤمنین نے عرض کی یارسول اللہ! حضور کے بارے میں مجھے والدین سے مشورہ کی کیا حاجت ہے؟ بلکہ میں اللہ ورسول اور آخرت کے گھر کو اختیار کرتی ہوں اور میں یہ جانتی ہوں کہ ازواج مطہرات میں سے کسی کو میرے جواب کی حضور خبر نہ دیں ارشاد فرمایا جو مجھ سے پوچھے گی کہ عائشہ نے کیا جواب دیا ہے؟ میں اسے خبر کرونگا اللہ نے مجھے مشقت میں ڈالنے والا اور مشقت میں پڑنے والا بنا کر نہیں بھیجا ہے اس نے مجھے معلم اور آسانی کرنے والا بنا کر بھیجا ہے۔ (بہار شریعت ج۸/۲۶)

۱۳۹۹ ۔ ۲: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: خَیَّرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاخْتَرْنَا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَلَمْ یَعُدَّ ذٰلِکَ عَلَیْنَا شَیْئًا. (الصحیح للبخاری ج۲/۷۹۲ باب من خیر نسائه)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں نبی ﷺ نے ہمیں اختیار دیا ہم نے اللہ ورسول کو اختیار کیا اور اس کو کچھ (یعنی طلاق) نہیں شمار کیا۔ (بہار شریعت ج۸/۲۶)

۱۴۰۰ ۔ ۳: عَنْ مَسْرُوْقٍ قَالَ: سَأَلْتُ عَائِشَةَ عَنِ الْخِیَرَةِ فَقَالَتْ خَیَّرَنَا النَّبِیُّ ﷺ أَفَکَانَ طَلَاقًا قَالَ مَسْرُوْقٌ: لَا اُبَالِیْ خَیَّرْتُهَا وَاحِدَةً اَوْ مِائَةً بَعْدَ اَنْ تَخْتَارَنِیْ.

(الصحیح للبخاری ج۲/۷۹۲ باب من خیر نسائه الصحیح لمسلم ج۱/۴۸۰)

حضرت مسروق رضی اللہ عنہ سے مروی وہ کہتے ہیں حضرت عائشہ سے اختیار طلاق کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا کہ ہمیں نبی ﷺ نے اختیار دیا تو کیا طلاق ہوگئی؟ تو حضرت مسروق نے فرمایا مجھے کچھ پرواہ نہیں کہ اس کو ایک دفعہ اختیار دوں یا سو دفعہ جب کہ وہ مجھے اختیار کرے (یعنی اس صورت میں طلاق نہیں ہوئی)۔ (بہار شریعت ج۸/۲۶)

﴿رجعت کا بیان﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

٢٣٦: وَبُعُوْلَتُهُنَّ اَحَقُّ بِرَدِّهِنَّ فِيْ ذٰلِكَ اِنْ اَرَادُوْا اِصْلَاحًا . (سورة البقرة آیت/٢٢٨)

اوران کے شوہروں کو اس مدت کے اندران کے پھیر لینے کا حق پہنچتا ہے اگر ملاپ چاہیں۔

اور فرماتا ہے:

٢٣٧: وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَبَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ (سورة البقرة الأية/٢٣١)

اور جب تم عورتوں کو طلاق دو اوران کی میعاد آ لگے تو اس وقت تک یا بھلائی کے ساتھ روک لو۔

١٤٠١: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهُ طَلَّقَ اِمْرَاَتَهُ وَهِيَ حَائِضٌ فَاسْتَفْتٰى عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : مُرْ عَبْدَ اللّٰهِ فَلْيُرَاجِعْهَا ثُمَّ لِيُمْسِكْهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ثُمَّ تَحِيْضَ فَتَطْهُرَ فَاِنْ بَدَالَهُ اَنْ يُّطَلِّقَهَا فَلْيُطَلِّقْهَا طَاهِرًا قَبْلَ اَنْ يَّمَسَّهَا فَتِلْكَ الْعِدَّةُ الَّتِيْ اَمَرَ اللّٰهُ اَنْ يُّطَلَّقَ لَهَا النِّسَاءُ. (كنز العمال ج٥ ص١٦٢ حديث ٣٣٢٢ باب لحظور الطلاق)

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی زوجہ کو حیض میں طلاق دے دی تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس ﷺ سے استفتا کیا تو سرکار اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ان کو حکم کرو کہ رجعت کرلیں اور اس کو روک رکھیں یہاں تک پاک ہو جائے ثم اسے حیض آئے پھر پاک ہو اس کے بعد اگر مناسب ہو تو اس کی پاکی کی حالت میں جماع سے پہلے طلاق دیں تو جس عدت کا حکم اللہ نے دیا ہے اس کے لیے عورتوں کو آزاد رکھا جائے۔

(بہار شریعت ج٨/٦٣)

﴿ایلا کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۳۸: لِلَّذِيْنَ يُؤْلُوْنَ مِنْ نِّسَآئِهِمْ تَرَبُّصُ اَرْبَعَةِ اَشْهُرٍ فَاِنْ فَآءُوْ فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ٥ وَاِنْ عَزَمُوا الطَّلَاقَ فَاِنَّ اللّٰهَ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ . (سورۃ البقرۃ آیت/۲۲۶، ۲۲۷)

اور وہ جو قسم کھا بیٹھتے ہیں اپنی عورتوں کے پاس جانے کی انہیں چار مہینے کی مہلت ہے پس اگر اس مدت میں پھر آئے تو اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور اگر چھوڑ دینے کا ارادہ پکا کرلیا تو اللہ سنتا جانتا ہے۔ (بہار شریعت ج ۸/۷۴)

﴿خلع کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۳۹: وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَاْخُذُوْا مِمَّآ اٰتَيْتُمُوْهُنَّ شَيْئًا اِلَّآ اَنْ يَّخَافَآ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ ط فَاِنْ خِفْتُمْ اَلَّا يُقِيْمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا فِيْمَا افْتَدَتْ بِهٖ تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَعْتَدُوْهَا وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ.

(سورۃ البقرۃ آیت/۲۲۹)

اور تمہیں روا نہیں کہ جو کچھ عورتوں کو دیا اس میں سے کچھ واپس لو مگر جب دونوں کو اندیشہ ہو کہ اللہ کی حدیں قائم نہ کریں گے پھر اگر تمہیں خوف ہو کہ وہ دونوں ٹھیک انہیں حدوں پر نہ رہیں گے تو ان پر کچھ گناہ نہیں اس میں جو بدلہ دے کر عورت چھٹی لے یہ اللہ کی حدیں ہیں ان سے آگے نہ بڑھو اور جو اللہ کی حدوں سے آگے بڑھے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔ (بہار شریعت ج ۸/۸۵)

۱۴۰۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ امْرَاَةَ ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ اَتَتِ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ثَابِتُ بْنُ قَيْسٍ مَا اَعْتِبُ عَلَيْهِ فِيْ خُلُقٍ وَلَا دِيْنٍ وَّلٰكِنِّيْ اَكْرَهُ الْكُفْرَ

فِیْ الْاِسْلَامِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَتَرُدِّیْنَ عَلَیْهِ قَالَتْ : نَعَمْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهِ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِقْبَلِ الْحَدِیْقَةَ وَطَلِّقْهَا تَطْلِیْقَةً .

(صحیح البخاری ج۲ ص ٧٩٤ باب الخلع و کیفیة الطلاق فیه)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی کہ یا رسول اللہ ثابت بن قیس کے اخلاق و دین کی نسبت مجھے کچھ کلام نہیں۔ (یعنی ان کے اخلاق بھی اچھے ہیں اور دیندار بھی ہیں) مگر اسلام میں کفران نعمت کو میں پسند نہیں کرتی (یعنی بوجہ خوبصورت نہ ہونے کے میری طبیعت ان کی طرف مائل نہیں) ارشاد فرمایا اس کا باغ (جو مہر میں تجھ کو دیا ہے) تو واپس کردے گی عرض کی ہاں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ثابت بن قیس سے فرمایا طلاق دے دو اور باغ لے لو۔ (بہار شریعت ج۸/۸۵،۸۶)

﴿ظہار کا بیان﴾

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

٢٤٠: اَلَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْكُمْ مِنْ نِسَائِهِمْ مَا هُنَّ اُمَّهٰتِهِمْ اِنْ اُمَّهٰتُهُمْ اِلَّا الّٰئِیْ وَلَدْنَهُمْ ط وَاِنَّهُمْ لَيَقُوْلُوْنَ مُنْكَرًا مِّنَ الْقَوْلِ وَزُوْرًا وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَفُوٌّ غَفُوْرٌ.

(سورة المجادلة الأية/٢)

وہ جو تم میں اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہہ بیٹھتے ہیں وہ ان کی مائیں نہیں ان کی مائیں تو وہی ہیں جن سے وہ پیدا ہیں اور وہ بے شک بری اور نری جھوٹ بات کہتے ہیں اور بے شک اللہ ضرور معاف کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔ (بہار شریعت ج٨/٩٧)

﴿کفارۂ ظہار کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

٢٤١: وَالَّذِيْنَ يُظٰهِرُوْنَ مِنْ نِّسَائِهِمْ ثُمَّ يَعُوْدُوْنَ لِمَا قَالُوْا فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مِّنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاسَّا ط ذٰلِكُمْ تُوْعَظُوْنَ بِهٖ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ فَمَنْ لَّمْ يَجِدْ فَصِيَامُ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ مِنْ قَبْلِ اَنْ يَّتَمَاسَّا ط فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَاِطْعَامُ سِتِّيْنَ مِسْكِيْنًا ذٰلِكَ لِتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ اَلِيْمٌ.۝

(سورة المجادلة الأية/٣)

اور وہ جو اپنی بیبیوں کو اپنی ماں کی جگہ کہیں پھر وہی کرنا چاہیں جس پر اتنی بڑی بات کہہ چکے تو ان پر لازم ہے ایک بردہ آزاد کرنا قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں یہ ہے جو نصیحت تمہیں کی جاتی ہے اور اللہ تمہارے کاموں سے خبردار ہے پھر جسے بردہ نہ ملے تو لگاتار دو مہینے کے روزے قبل اس کے کہ ایک دوسرے کو ہاتھ لگائیں پھر جس سے روزے بھی نہ ہو سکیں تو ساٹھ مسکینوں کا پیٹ بھرنا یہ اس لیے کہ تم اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھو اور یہ اللہ کی حدیں

ہیں اور کافروں کے لیے دردناک عذاب ہے۔

/ ۱۴۰۳: عَنْ اَبِیْ سَلْمَةَ وَمُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ اَنَّ سَلْمَانَ بْنِ صَخْرِ الْبَیَاضِیَّ اَلْاَنْصَارِیَّ اَحَدَ بَنِیْ بَیَاضَةَ جَعَلَ اِمْرَأَتَهُ عَلَیْهِ كَظَهْرِ اُمِّهٖ حَتّٰی یَمْضِیَ رَمَضَانُ فَلَمَّا مَضٰی نِصْفٌ مِّنْ رَمَضَانَ وَقَعَ عَلَیْهَا لَیْلًا فَاَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَعْتِقْ رَقَبَةً قَالَ : لَا اَجِدُهَا قَالَ : فَصُمْ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ قَالَ : لَا اَسْتَطِیْعُ قَالَ : اَطْعِمْ سِتِّیْنَ مِسْكِیْنًا قَالَ : لَا اَجِدُ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لِفَرْوَةَ بْنِ عَمْرٍو اَعْطِهٖ ذٰلِكَ الْعَرَقَ. (جامع الترمذی ج۱ ص۲۲۷ وابن ماجه ۱/۱۵۰ باب كفارة الظهار)

سلمہ بن صخر بیاضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زوجہ سے رمضان گزارنے تک کے لیے اظہار کیا تھا اور آدھا رمضان گزرا کہ شب میں انہوں نے جماع کرلیا پھر حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی ارشاد فرمایا ایک غلام آزاد کرو عرض کی مجھے میسر نہیں ارشاد فرمایا تو دو مہینے برابر روزہ رکھو کہا میں اس کی طاقت نہیں رکھتا فرمایا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلاؤ عرض کی میرے پاس اتنا نہیں حضور نے فروہ بن عمرو سے فرمایا کہ وہ زنبیل دیدو کہ مساکین کو کھلاؤ۔ (بہار شریعت ج۸/۱۰۱)

لعان(۱) کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲٤۲: وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ وَلَمْ یَكُنْ لَّهُمْ شُهَدَاءُ اِلَّا اَنْفُسُهُمْ فَشَهَادَةُ اَحَدِهِمْ اَرْبَعُ شَهٰدٰتٍ م بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الصّٰدِقِیْنَ o وَالْخَامِسَةُ اَنَّ لَعْنَةَ اللّٰهِ عَلَیْهِ اِنْ كَانَ مِنَ الْكٰذِبِیْنَ o وَیَدْرَؤُا عَنْهَا الْعَذَابَ اَنْ تَشْهَدَ اَرْبَعَ شَهٰدٰتٍ م بِاللّٰهِ اِنَّهٗ لَمِنَ الْكٰذِبِیْنَ o وَالْخَامِسَةَ اَنَّ غَضَبَ اللّٰهِ عَلَیْهَا اِنْ كَانَ مِنَ الصّٰدِقِیْنَ)

(سورة النور الأية/٦،٧،٨)

اور وہ جو اپنی عورتوں کو عیب لگائیں اور ان کے پاس اپنے بیان کے سوا گواہ نہ ہوں تو ایسے کی گواہی یہ ہے کہ چار بار گواہی دے اللہ کے نام سے کہ وہ سچا ہے اور پانچویں یہ کہ اللہ کی لعنت ہو اس پر اگر جھوٹا ہو اور عورت سے یوں سزا ٹل جائے گی کہ وہ اللہ کا نام لے کر چار بار گواہی دے کہ مرد جھوٹا ہے اور پانچویں یوں کہ عورت پر غضب اللہ کا اگر مرد سچا ہو۔

(بہار شریعت ج۸/۱۰۷،۱۰۸)

احادیث

۱٤۰٤: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ: لَوْ وَجَدْتُ مَعَ اَهْلِیْ رَجُلًا لَمْ اَمَسَّهٗ حَتّٰی اٰتِیَ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: نَعَمْ. قَالَ: كَلَّا

(۱) لعان کا طریقہ یہ ہے کہ قاضی کے سامنے پہلے شوہر قسم کے ساتھ چار مرتبہ شہادت دے یعنی کہے کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ میں نے جو اس عورت کو زنا کی تہمت لگائی اس میں خدا کی قسم میں سچا ہوں پھر پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اس پر خدا کی لعنت اگر اس معاملے میں کہ اس کو زنا کی تہمت لگائی جھوٹ بولنے والوں سے ہو اور ہر بار لفظ "اس" سے عورت کی طرف اشارہ کرے پھر عورت چار مرتبہ یہ کہے کہ میں شہادت دیتی ہوں خدا کی قسم اس نے جو مجھے زنا کی تہمت لگائی ہے اس بات میں جھوٹا ہے اور پانچویں مرتبہ یہ کہے کہ اس پر اللہ کا غضب ہو اگر یہ اس بات میں سچا ہو جو مجھے زنا کی تہمت لگائی۔
☆لعان اس وقت کیا جاتا ہے جب کوئی مرد اپنی بیوی کو اس طور پر زنا کی تہمت لگائے کہ اگر اجنبیہ عورت کو لگاتا تو حد قذف کا مستحق ہوتا ہے۔
☆لعان میں لفظ شہادت بولنا شرط ہے۔۱۲ ملخصا (بہار شریعت ج۸/۱۱۰)

وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ اِنْ کُنْتُ لَاُعَاجِلُهُ بِالسَّیْفِ قَبْلَ ذٰلِکَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِسْمَعُوْا اِلٰی مَا یَقُوْلُ سَیِّدُکُمْ ؟ اِنَّهُ لَغَیُوْرٌ وَاَنَا اَغْیَرُ مِنْهُ وَاللّٰهُ اَغْیَرُ مِنِّیْ. رواه مسلم

(مشکوۃ المصابیح ٢٨٦ باب اللعان)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ کیا کسی مرد کو اپنی بی بی کے ساتھ پاؤں تو اسے چھوؤں بھی نہیں یہاں تک کہ چار گواہ لاؤں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہاں انہوں نے عرض کی ہر گز نہیں قسم ہے اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا ہے میں فوراً تلوار سے کام تمام کر دوں گا حضور نے لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا سنو تمہارا سردار کیا کہتا ہے؟ بیشک وہ بڑا غیرت والا ہے اور میں اس سے زیادہ غیرت والا ہوں اور اللہ مجھ سے زیادہ غیرت والا ہے۔ (بہار شریعت ج ١٠٨/٨)

١٤٠٥ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَتٰی رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : اِنَّ امْرَأَتِیْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ وَ اِنِّیْ اَنْکَرْتُهُ فَقَالَ لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : هَلْ لَکَ مِنْ اِبِلٍ؟ قَالَ : نَعَمْ . قَالَ : فَمَا اَلْوَانُهَا؟ قَالَ : حُمْرٌ قَالَ : هَلْ فِیْهَا مِنْ اَوْرَقَ ؟ قَالَ : اِنَّ فِیْهَا لَوُرْقًا فَاَنّٰی تَرٰی ذٰلِکَ جَاءَ هَا؟ قَالَ : عِرْقٌ نَزَعَهَا قَالَ : فَلَعَلَّ هٰذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ وَلَمْ یُرَخِّصْ لَهُ فِیْ الْاِنْتِفَاءِ مِنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ . (مشکوۃ المصابیح ص ٢٨٦ باب اللعان، الجامع الصحیح للبخاری ج٢/٧٩٩ باب اذا عرض بنفی الولد)

2 حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ایک اعرابی نے حاضر ہو کر حضور سے عرض کی کہ میری عورت کو سیاہ رنگ کا لڑکا پیدا ہوا ہے اور مجھے اس کا اچنبا ہے (یعنی معلوم ہوتا ہے کہ میرا نہیں) حضور نے ارشاد فرمایا تیرے پاس اونٹ ہیں؟ عرض کی ہاں فرمایا ان کے رنگ کیا ہیں؟ عرض کی سرخ فرمایا ان میں کوئی بھورا بھی ہے؟ عرض کی چند بھورے بھی ہیں فرمایا تو سرخ رنگ والوں میں یہ بھورا کہاں سے آ گیا؟ عرض کی شاید رگ نے کھینچا ہو (یعنی اس کے باپ دادا میں کوئی ایسا ہو گا اس کا اثر ہو گا) فرمایا تو یہاں بھی شاید رگ نے کھینچ لیا ہو اتنی بات پر اسے انکار نسب کی اجازت نہ دی۔ (بہار شریعت ج ١٠٨/٨)

3 ١٤٠٦ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ هِلَالَ بْنَ اُمَیَّةَ قَذَفَ اِمْرَأَتَهُ عِنْدَ النَّبِیِّ ﷺ بِشَرِیْکِ بْنِ سَحْمَاءَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ : اَلْبَیِّنَةَ اَوْ حَدًّا فِیْ ظَهْرِکَ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ

اللّٰهِ ﷺ : اِذَا رایٰ اَحَدُنَا عَلٰی اِمْرَأَتِهٖ رَجُلًا یَنْطَلِقُ یَلْتَمِسُ الْبَیِّنَةَ فَجَعَلَ النَّبِیُّ ﷺ یَقُوْلُ الْبَیِّنَةَ وَاِلَّا حَدٌّ فِیْ ظَهْرِکَ فَقَالَ هِلَالٌ : وَالَّذِیْ بَعَثَکَ بِالْحَقِّ اِنِّیْ لَصَادِقٌ فَلَیُنْزِلَنَّ اللّٰهُ مَا یُبَرِّئُ ظَهْرِیْ مِنَ الْحَدِّ فَنَزَلَ جِبْرَئِیْلُ وَاَنْزَلَ عَلَیْهِ. وَالَّذِیْنَ یَرْمُوْنَ اَزْوَاجَهُمْ فَقَرَءَ حَتّٰی بَلَغَ اِنْ کَانَ مِنَ الصَّادِقِیْنَ. فَجَاءَ هِلَالٌ فَشَهِدَ وَالنَّبِیُّ ﷺ یَقُوْلُ : اِنَّ اللّٰهَ یَعْلَمُ اَنَّ اَحَدَکُمَا کَاذِبٌ فَهَلْ مِنْکُمَا تَائِبٌ ثُمَّ قَامَتْ فَشَهِدَتْ فَلَمَّا کَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَفُوْهَا وَقَالُوْا : اِنَّهَا مُوْجِبَةٌ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : فَتَلَکَّأَتْ وَنَکَصَتْ حَتّٰی ظَنَنَّا اَنَّهَا تَرْجِعُ ثُمَّ قَالَتْ : لَا اُفْضِحُ قَوْمِیْ سَائِرَ الْیَوْمِ فَمَضَتْ وَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ : اَبْصِرُوْهَا فَاِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَکْحَلَ الْعَیْنَیْنِ سَابِغَ الْاَلْیَتَیْنِ خَدَلَّجَ السَّاقَیْنِ فَهُوَ لِشَرِیْکِ بْنِ سَحْمَاءَ فَجَاءَتْ بِهٖ کَذٰلِکَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ لَوْلَا مَا مَضٰی مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ لَکَانَ لِیْ وَلَهَا شَاْنٌ . رواه البخاری (مشکوة المصابیح ص ٢٨٦٠ باب اللعان الفصل الاول وصحیح البخاری ج٢/٧٩٩ باب یبدء الرجل بالتلاعن)

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی ہلال بن امیہ رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنی بی بی پر تہمت لگائی حضور نے ارشاد فرمایا گواہ لاؤ ورنہ تمہاری پیٹھ پر حد لگائی جائے گی عرض کی یا رسول اللہ کوئی شخص اپنی عورت پر کسی مرد کو دیکھے تو گواہ ڈھونڈھنے جائے حضور نے وہی جواب دیا پھر ہلال نے کہا قسم ہے اس کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا ہے بیشک میں سچا ہوں اور خدا کوئی ایسا حکم نازل فرمائے گا جو میری پیٹھ کو حد سے بچا دے اس وقت حضرت جبرئیل علیہ السلام اترے اور " الذین یرمون ازواجھم " نازل ہوئی ہلال نے حاضر ہو کر لعان کا مضمون ادا کیا حضور نے ارشاد فرمایا بیشک اللہ جانتا ہے کہ تم میں ایک جھوٹا ہے تو کیا تم دونوں میں کوئی توبہ کرتا ہے پھر عورت کھڑی ہوئی اس نے بھی لعان کیا جب پانچویں بار کی نوبت آئی تو لوگوں نے اسے روک کر کہا اب کہے گی تو ضرور غضب کی مستحق ہو جائے گی اس پر وہ کچھ رکی اور جھجھکی جس سے ہم کو خیال ہوا کہ رجوع کرے گی مگر پھر کھڑی ہو کر کہنے لگی میں تو اپنی قوم کو ہمیشہ کے لیے رسوا نہ کروں گی پھر وہ پانچواں کلمہ بھی اس نے ادا کر دیا۔ (بہار شریعت ج٨/١٠٩)

١٤٠٧: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَاعَنَ بَیْنَ رَجُلٍ وَامْرَأَتِهٖ فَانْتَفٰی مِنْ

وَلَدِهَا فَفَرَّقَ بَيْنَهُمَا وَاَلْحَقَ الْوَلَدَ بِالْمَرْاَةِ. متفق عليه . وَفِيْ حَدِيْثِهٖ لَهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَعَظَهٗ وَذَكَّرَهٗ وَاَخْبَرَهٗ اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ ثُمَّ دَعَاهَا فَوَعَظَهَا وَذَكَّرَهَا وَاَخْبَرَهَا اَنَّ عَذَابَ الدُّنْيَا اَهْوَنُ مِنْ عَذَابِ الْاٰخِرَةِ (مشكوة المصابيح ص٢٨٦ باب اللعان و صحيح البخارى ج٢/١ ٨٠ باب يلحق الولد باالملاعنة)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے مرد وعورت میں لعان کرایا پھر شوہر نے عورت کے لڑکے سے انکار کر دیا حضور نے دونوں میں تفریق کر دی اور بچہ کو عورت کی طرف منسوب کر دیا اور حضور نے لعان کے وقت پہلے مرد کو نصیحت وتذکیر کی اور یہ خبر دی کہ دنیا کا عذاب آخرت کے عذاب سے بہت آسان ہے پھر عورت کو بلا کر نصیحت وتذکیر کی اور اسے بھی یہی خبر دی۔

١٤٠٨: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لِلْمُلَاعِنَيْنِ حِسَابُكُمَا عَلَى اللّٰهِ اَحَدُكُمَا كَاذِبٌ لَا سَبِيْلَ لَكَ عَلَيْهَا قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ا مَالِي . قَالَ : لَا مَالَ لَكَ اِنْ كُنْتَ صَدَقْتَ عَلَيْهَا فَهُوَ بِمَا اسْتَحْلَلْتَ مِنْ فَرْجِهَا وَاِنْ كُنْتَ كَذَبْتَ عَلَيْهَا فَذَاكَ اَبْعَدُ وَ اَبْعَدُ لَكَ مِنْهَا . متفق عليه.

سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے دو لعان کرنے والوں سے فرمایا کہ تمہارا حساب اللہ پر ہے تم میں کا ایک ضرور جھوٹا ہے تیرے لیے بیوی پر کوئی راہ نہیں ہے کہ مرد نے اپنے مال (مہر) کا مطالبہ کیا ارشاد فرمایا کہ تم کو مال نہ ملے گا اگر تم نے سچ کہا ہے تو جو منفعت اس سے اٹھا چکے ہو اس کے بدلے میں ہو گیا اور اگر تم نے جھوٹ کہا ہے تو مطالبہ بہت بعید و بعید تر ہے۔ (بہار شریعت ج۸/۱۰۹)

١٤٠٩: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : اَرْبَعٌ مِنَ النِّسَاءِ لَا مُلَاعَنَةَ بَيْنَهُنَّ النَّصْرَانِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْيَهُوْدِيَّةُ تَحْتَ الْمُسْلِمِ وَالْحُرَّةُ تَحْتَ الْمَمْلُوْكِ وَالْمَمْلُوْكَةُ تَحْتَ الْحُرِّ. (السنن لابن ماجه ص ١٥١ باب اللعان)

بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مروی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ چار عورتوں سے لعان نہیں ہو سکتا نصرانیہ جو مسلمان کی زوجہ ہے اور یہودیہ جو مسلمان کی عورت ہے اور حرہ جو کسی غلام کے نکاح میں ہے اور باندی جو آزاد مرد کے نکاح میں ہے۔

(بہار شریعت ج۸/۱۰۹،۱۱۰)

﴿عدت کا بیان﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

٢٤٣: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعِدَّةَ ج وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ج لَا تُخْرِجُوهُنَّ مِنْ م بُيُوتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ إِلَّا أَنْ يَأْتِينَ بِفَاحِشَةٍ مُبَيِّنَةٍ. (سورة الطلاق الآية/١)

اے نبی جب تم لوگ عورتوں کو طلاق دو تو ان کی عدت کے وقت پر انہیں طلاق دو اور عدت کا شمار رکھو اور اپنے رب اللہ سے ڈرو عدت میں انہیں ان کے گھروں سے نہ نکالو اور نہ وہ آپ نکلیں مگر یہ کہ کوئی صریح بے حیائی کی بات لائیں۔

اور فرماتا ہے:

٢٤٤: وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِأَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ وَلَا يَحِلُّ لَهُنَّ أَنْ يَكْتُمْنَ مَا خَلَقَ اللّٰهُ فِي أَرْحَامِهِنَّ إِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ط

(سورة البقرة الآية/٢٢٨)

اور طلاق والیاں اپنی جانوں کو روکے رہیں تین حیض تک اور انہیں حلال نہیں کہ چھپائیں وہ جو اللہ نے ان کے پیٹ میں پیدا کیا اگر اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتی ہیں۔

اور فرماتا ہے:

٢٤٥: وَالّٰئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِسَائِكُمْ إِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ أَشْهُرٍ وَالّٰئِيْ لَمْ يَحِضْنَ وَأُولَاتُ الْأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ.

(سورة الطلاق الآية/٤)

اور تمہاری عورتوں میں جنہیں حیض کی امید نہ رہی اگر تمہیں کچھ شک ہو تو ان کی

عدت تین مہینے ہے اوران کی جنہیں ابھی حیض نہ آیا اور حمل والیوں کی میعاد یہ ہے کہ وہ اپنا حمل جن لیں۔

اورفرماتا ہے:

۲۴۶: وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا یَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَلَا جُنَاحَ عَلَیْکُمْ فِیْمَا فَعَلْنَ فِیْٓ اَنْفُسِهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِیْرٌ . (سورة البقرة الأية/۲۳۴)

احادیث

۱۴۱۰: وَعَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ اَنَّ سُبَیْعَةَ الْاَسْلَمِیَّةَ نُفِسَتْ بَعْدَ وَفَاةِ زَوْجِهَا بِلَیَالٍ فَجَاءَتِ النَّبِیَّ ﷺ فَاسْتَاْذَنَتْهُ اَنْ تَنْکِحَ فَاَذِنَ لَهَا فَنَکَحَتْ رواه البخاری .

(مشکوة ص۲۸۸ باب العدة ومؤطا للامام مالک علی هامش ابن ماجه ج۱/۱۵۵)

مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ سبیعہ اسلمیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات شوہر کے چند دن بعد بچہ پیدا ہوا نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر نکاح کی اجازت طلب کی حضور نے اجازت دیدی تو نکاح کرلیا۔ (بہارشریعت ج۸/۱۲۲)

۱۴۱۱: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنَ مَسْعُوْدٍ (فِیْ الْمُتَوَفّٰی عَنْهَا زَوْجُهَا وَهِیَ حَامِلٌ اَتَجْعَلُوْنَ عَلَیْهَا التَّغْلِیْظَ وَلَاتَجْعَلُوْنَ لَهَاالرُّخْصَةَ لَنَزَلَتْ سُوْرَةُ النِّسَاءِ الْقُصرٰی (سورةالطلاق) اَیْ وَاُوْلَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ بَعْدَ الطُّوَالِیْ (سُوْرَةُ الْبَقَرَةُ اَیِ الَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًایَّتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا. (صحیح البخاری ج۲ص۶۵)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سورۂ طلاق (جس میں حمل کی عدت کا بیان ہے) سورۂ بقرہ (کہ اس میں عدت وفات چار مہینے دس دن ہے) کے بعد نازل ہوئی یعنی حمل والی کی عدت چار ماہ دس دن کی نہیں بلکہ وضع حمل ہے۔ (بہارشریعت ج۸/۱۲۲)

۱۴۱۲: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَوْ وَضَعَتْ وَزَوْجُهَا عَلٰی

سَرِيْرِهٖ لَمْ يُدْفَنْ بَعْدُ لَحَلَّتْ ..(الموطا للامام مالک علی هامش ابن ماجه ج ١/ص ١٥٥ بَابُ عِدَّةِ الْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا اِذَا كَانَتْ حَامِلًا)

امام مالک اور شافعی وبیہقی حضرت امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی کہ وفات کے بعد اگر بچہ پیدا ہوگیا اور ہنوز مردہ چار پائی پر ہو تو عدت پوری ہوگئی۔

(بہار شریعت ج ۸/۱۲۲)

١٤١٣: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ مَنْ شَاءَ بَاهَلْتُهُ اَنَّ سُوْرَةَ النِّسَاءِ الْقُصْرٰى نَزَلَتْ بَعْدَ الْآيَةِ الَّتِيْ فِيْ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ .

(هداية مع الدراية فى تخريج الهداية ج٢/٤٢٣ بَابُ الْعِدَّةِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں اس پر مباہلہ کر سکتا ہوں کہ سورہ نساء سورہ بقرہ والی آیت کے بعد نازل ہوئی۔

سوگ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲٤٧: وَلاَ جُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيمَا عَرَّضْتُم بِهِ مِنْ خِطْبَةِ النِّسَاءِ اَوْ اَكْنَنتُمْ فِىٓ اَنفُسِكُمْ عَلِمَ اللّٰهُ اَنَّكُمْ سَتَذْكُرُونَهُنَّ وَلٰكِن لَّا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرًّا اِلَّآ اَن تَقُولُوا قَوْلًا مَّعْرُوفًا وَلَا تَعْزِمُوا عُقْدَةَ النِّكَاحِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتٰبُ اَجَلَهٗ ط وَاعْلَمُوٓا اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا فِىٓ اَنفُسِكُمْ فَاحْذَرُوهُ ج وَاعْلَمُوٓا اَنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ حَلِيمٌ ۝

(سورۃ البقرہ آیت/۲۳۵)

اور تم پر گناہ نہیں اس بات میں جو پردہ رکھ کر تم عورتوں کے نکاح کا پیام دو یا اپنے دل میں چھپا رکھو اللہ جانتا ہے کہ اب تم ان کی یاد کرو گے ہاں ان سے خفیہ وعدہ نہ کر رکھو مگر یہ کہ اتنی بات کہو جو شرع میں معروف ہے اور نکاح کی گرہ پکی نہ کرو جب تک لکھا ہوا حکم اپنی میعاد کو نہ پہنچ لے اور جان لو کہ اللہ تمہارے دل کی جانتا ہے تو اس سے ڈرو اور جان لو کہ اللہ بخشنے والا حلم والا ہے۔

(بہار شریعت ج۸/۱۲۸)

احادیث

۱٤۱٤: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : جَاءَتْ اِمْرَأَةٌ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ : يَا رَسُولَ اللّٰهِ! اِنَّ ابْنَتِي تُوُفِّيَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَقَدِ اشْتَكَتْ عَيْنُهَا اَفَنَكْحُلُهَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: لاَ، مَرَّتَيْنِ اَوْ ثَلٰثًا كُلُّ ذٰلِكَ يَقُولُ: لاَ ثُمَّ قَالَ : اِنَّمَا هِيَ اَرْبَعَةُ اَشْهُرٍ وَعَشْرٌ وَ قَدْ كَانَتْ اِحْدَاكُنَّ لٰكِنْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ تَرْمِي بِالْبَعْرَةِ عَلٰى رَأْسِ الْحَوْلِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

(مشکوۃ المصابیح ۲۸۸ بَابُ الْعِدَّة ابوداؤد ج۱ص ۳۱٤)

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ ایک عورت نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بیٹی کے شوہر کی وفات ہوگئی (یعنی وہ عدت میں ہے) اور اس

کی آنکھیں دکھتی ہیں کیا اسے سرمہ لگائیں؟ ارشاد فرمایا نہیں، دو یا تین بار یہی فرمایا کہ نہیں، پھر فرمایا کہ یہ تو یہی چار مہینے دس دن ہیں اور جاہلیت میں تو ایک سال گزرنے پر مینگنی پھینکا کرتی تھی۔ (یہ جاہلیت کی رسم تھی کہ سال بھر کی عدت ایک جھونپڑے میں گزارتی اور نہایت میلے کچیلے کپڑے پہنتی جب سال پورا ہوتا تو وہاں سے مینگنی پھینکتی ہوئی نکلتی اور اب عدت پوری ہوتی)۔

(بہار شریعت ج ۸/ص ۱۲۸)

۱۴۱۵: وَعَنْ اُمِّ حَبِيْبَةَ وَ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا يَحِلُّ لِاِمْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِا للّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ اَنْ تُحِدَّ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلٰثِ لَيَالٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْراً مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (مشکوۃ المصابیح ۲۸۸ بَابُ الْعِدَّةِ وابوداؤد ج ۱/ ۳۱۴ بَابُ اِحْدَادِ الْمُتَوَفّٰی عَنْهَا زَوْجُهَا)

ام المومنین ام حبیبہ وام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی کہ حضور نے ارشاد فرمایا جو عورت اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اسے یہ حلال نہیں کہ کسی میت پر تین راتوں سے زیادہ سوگ کرے مگر شوہر پر کہ چار مہینے دس دن سوگ کرے۔ (بہار شریعت ج ۸/ ۱۲۹)

۱۴۱۶: وَعَنْ اُمِّ عَطِيَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا تُحِدُّ اِمْرَأَةٌ عَلٰى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ اِلَّا عَلٰى زَوْجٍ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَ لَا تَلْبَسُ ثَوْبًا مَصْبُوْغًا اِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَلَا تَكْتَحِلُ وَلَاتَمَسُّ طِيْبًا اِلَّا اِذَا طَهُرَتْ نَبْذَةً مِّنْ قُسْطٍ اَوْ اَظْفَارٍ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ زَادَ اَبُوْ دَاوٗدَ وَلَا تَخْتَضِبُ . (مشکوۃ المصابیح ۲۸۹ بَابُ الْعِدَّةِ وابوداؤد ج ۱/ ۳۱۵ بَابٌ فِيْمَا تَجْتَنِبُ الْمُعْتَدَّةُ فِيْ عِدَّتِهَا)

ام عطیہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی عورت کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرے مگر شوہر پر چار مہینے دس دن سوگ کرے اور رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے مگر وہ کپڑا کہ بننے سے پہلے اس کا سوت جگہ جگہ باندھ کر رنگتے ہیں اور سرمہ نہ لگائے اور نہ خوشبو چھوئے مگر جب حیض سے پاک ہو تو تھوڑا سا عود استعمال کر سکتی ہے اور ابوداؤد کی روایت میں یہ بھی ہے کہ مہندی نہ لگائے۔ (بہار شریعت ج ۸/ ۱۲۹)

١٤١٧ : عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : اَلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا لَا تَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ مِنَ الثِّيَابِ وَلَا الْمُمَشَّقَةَ وَلَا الْحُلِيَّ وَلَا تَخْتَضِبُ وَلَا تَكْتَحِلُ . رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وَالنَّسَائِيُّ . (مشکوۃ المصابیح ص ٢٨٩ بَابُ الْاِسْتِبْرَاءِ وابوداؤد ج ١/ ٣١٥ بَابٌ فِيْمَا تَجْتَنِبُ الْمُعْتَدَّةُ فِيْ عِدَّتِهَا)

ابوداؤد ونسائی نے ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا جس عورت کا شوہر مر گیا ہے وہ نہ کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہنے اور نہ گیرو کا رنگا ہوا اور نہ زیور پہنے اور نہ مہندی لگائے اور نہ سرمہ۔ (بہار شریعت ج ١٢٩/٨)

١٤١٨ : عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حِيْنَ تُوُفِّيَ اَبُوْ سَلَمَةَ وَقَدْ جَعَلْتُ صَبِرًا فَقَالَ : مَا هٰذَا ؟ يَا اُمَّ سَلَمَةَ قُلْتُ : اِنَّمَا هُوَ صَبِرٌ لَيْسَ فِيْهِ طِيْبٌ قَالَ فَقَالَ: اِنَّهُ يَشُبُّ الْوَجْهَ فَلَا تَجْعَلِيْهِ اِلَّا بِاللَّيْلِ وَتَنْزِعِيْهِ بِالنَّهَارِ وَلَا تَمْتَشِطِيْ بِالطِّيْبِ وَلَا بِالْحِنَّاءِ فَاِنَّهُ خِضَابٌ قُلْتُ : بِاَيِّ شَيْئٍ اَمْتَشِطُ ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ: بِالسِّدْرِ تُغَلِّفِيْنَ بِهٖ رَاسَكِ. (السنن لابی داؤد ص ٣١٥ بَابٌ فِيْمَا تَجْتَنِبُ الْمُعْتَدَّةُ فِيْ عِدَّتِهَا ومشکوۃ المصابیح ص ٢٨٩)

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب میرے شوہر ابو سلمہ رضی اللہ عنہ کی وفات ہوئی حضور میرے پاس تشریف لائے اس وقت میں نے مصبر (ایلوہ) لگا رکھا تھا فرمایا ام سلمہ یہ کیا ہے؟ میں نے عرض کی یہ ایلوہ ہے اس میں خوشبو نہیں فرمایا اس سے چہرہ میں خوبصورتی پیدا ہوتی ہے اگر لگانا ہی ہے تو رات میں لگا لیا کرو اور دن میں صاف کر ڈالا کرو اور خوشبو اور مہندی سے بال نہ سنوارو میں نے عرض کی تو کنگھا کرنے کے لئے کیا چیز سر پر لگاؤں؟ فرمایا کہ بیری کے پتے سر پر تھوپ لیا کرو پھر کنگھا کرو۔ (بہار شریعت ج ١٢٩/٨)

١٤١٩ : عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ كَعْبٍ اَنَّ الْفُرَيْعَةَ بِنْتَ مَالِكِ بْنِ سِنَانٍ وَهِيَ اُخْتُ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَخْبَرَتْهَا اَنَّهَا جَاءَتْ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ تَسْأَلُهُ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِهَا فِيْ بَنِيْ خُدْرَةَ فَاِنَّ زَوْجَهَا خَرَجَ فِيْ طَلَبِ عَبْدٍ لَهُ اَبَقُوْا فَقَتَلُوْهُ قَالَتْ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَرْجِعَ اِلٰى اَهْلِيْ فَاِنَّ زَوْجِيْ لَمْ يَتْرُكْنِيْ فِيْ مَنْزِلٍ يَمْلِكُهُ وَلَا نَفَقَةً

فَقَالَتْ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : نَعَمْ . فَانْصَرَفْتُ حَتّٰى اِذَا كُنْتُ فِيْ الْحُجْرَةِ اَوْ فِيْ الْمَسْجِدِ دَعَانِيْ فَقَالَ : اُمْكُثِيْ فِيْ بَيْتِكِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْكِتَابُ اَجَلَهُ قَالَتْ : فَاعْتَدَدْتُّ فِيْهِ اَرْبَعَةَ اَشْهُرٍ وَّعَشْرًا . رواه مالک والترمذی والنسائی وابوداؤد وابن ماجه والدارمی

(مشکوۃ المصابیح ٢٨٩ باب العدة الفصل الثانی)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ کی بہن کے شوہر کوان کے غلاموں نے قتل کرڈالا تھا وہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کرتی ہیں کہ مجھے میکے میں عدت گذارنے کی اجازت دی جائے کہ میرے شوہر نے کوئی اپنا مکان نہیں چھوڑا اور نہ خرچ چھوڑا۔ اجازت دیدی پھر بلاکر فرمایا اسی گھر میں رہو جس میں رہتی ہو جب تک عدت پوری نہ ہو لہذا انہوں نے چار ماہ دس دن اسی مکان میں پورے کئے۔ (بہار شریعت ج ٨/١٣٠)

﴿ثبوت نسب کا بیان﴾

۱۴۲۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ. (جامع الترمذی ج۱/۲۱۹ بَابُ مَاجَاءَ اَنَّ الْوَلَدَ لِلْفِرَاشِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بچہ اس کے لیے ہے جس کا فراش ہے (یعنی عورت جس کی منکوحہ یا کنیز ہو) اور زانی کے لیے پتھر ہے)

(بہار شریعت ج۸/۱۳۵)

﴿بچہ کی پرورش کا بیان﴾

۱۴۲۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اِنَّ ابْنِیْ هٰذَا کَانَ بَطْنِیْ لَهُ وِعَاءً وَثَدْیِیْ لَهُ سِقَاءً وحُجْرِیْ لَهُ حِوَاءً وَ اِنَّ اَبَاهُ طَلَّقَنِیْ وَاَرَادَ اَنْ یَّنْزِعَهُ مِنِّیْ فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَنْتِ اَحَقُّ بِهٖ مَا لَمْ تَنْکِحِیْ.

(السنن لابی داؤد ۳۱۰ باب من احق بالولد)

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ ایک عورت نے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ میرا یہ لڑکا ہے میرا پیٹ اس کے لیے برتن تھا اور میری پستان اس کے لیے مشک اور اور میری گود اس کی محافظ تھی اور اس کے باپ نے مجھے طلاق دیدی اور اب اس کو مجھ سے چھیننا چاہتا ہے حضور نے ارشاد فرمایا تو زیادہ حقدار ہے جب تک تو نکاح نہ کرے۔

(بہار شریعت ج۸/۳۹)

۱۴۲۲: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : صَالَحَ النَّبِیُّ ﷺ یَوْمَ الْحُدَیْبِیَّةِ عَلٰی ثَلٰثَةِ اَشْیَاءَ عَلٰی اَنَّ مَنْ اَتَاهُ مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ رَدَّهُ اِلَیْهِمْ وَ مَنْ اَتَاهُمْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ لَمْ یَرُدُّوْهُ وَعَلٰی اَنْ یَّدْخُلَهَا مَنْ قَابَلَ وَیُقِیْمُ بِهَا ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ فَلَمَّا دَخَلَهَا وَمَضَی الْاَجَلُ خَرَجَ فَتَبِعَتْهُ اِبْنَةُ حَمْزَةَ تُنَادِیْ یَا عَمِّ یَا عَمِّ فَتَنَاوَلَهَا عَلِیٌّ فَاَخَذَ بِیَدِهَا فَاخْتَصَمَ فِیْهَا عَلِیٌّ وَزَیْدٌ

وَجَعْفَرٌ قَالَ عَلِيٌّ : اَنَا اَخَذْتُهَا وَهِيَ بِنْتُ عَمِّيْ وَقَالَ جعفرٌ: بنْتُ عَمّيْ و خالَتُهَا تَحْتِيْ وَقَالَ زَيْدٌ : بِنْتُ اَخِيْ فَقَضىٰ بِهَا النَّبِيُّ ﷺ لِخالتِها وَقَالَ : الْخالَةُ بِمَنْزِلَةِ الْاُمِّ وَقَالَ : لِعَلِيٍّ اَنْتَ مِنِّيْ وَ اَنا منك وقالَ : لجعفرٍ اَشْبهت خلقِيْ وَ خُلُقِيْ وَقَالَ لِزَيْدٍ : اَنْتَ اَخُوْنا وَمَوْلَانَا. متفق علیہ .

(مشکوۃ المصابیح ۲۹۳،۲۹۲ فصل اول باب بلوغ الصغیر وحضانته فی الصغر)

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ صلح حدیبیہ کے بعد دوسرے سال میں جب حضور اقدس ﷺ عمرۂ قضا سے فارغ ہوکر مکہ معظمہ سے روانہ ہوئے تو حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاجزادی چچا چچا کہتی پیچھے ہولیں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے انہیں لے لیا اور ہاتھ پکڑ لیا پھر حضرت علی وزید بن حارثہ وجعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں ہر ایک نے اپنے پاس رکھنا چاہا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میں نے ہی اسے لیا اور میرے چچا کی لڑکی ہے اور حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میرے چچا کی لڑکی ہے اور اس کی خالہ میری بی بی ہے اور حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا میرے (رضاعی) بھائی کی لڑکی ہے حضور اقدس ﷺ نے لڑکی خالہ کو دلوائی اور فرمایا کہ خالہ بمنزلہ ماں کے ہے اور حضرت علی سے فرمایا تم مجھ سے ہو اور میں تم سے اور حضرت جعفر سے فرمایا تم میری صورت اور سیرت میں مشابہ ہو اور حضرت زید سے فرمایا تم ہمارے بھائی اور ہمارے مولیٰ ہو۔ (بہار شریعت ۱۴۰/۸)

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۴۸: لِيُنفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِه ط وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنفِقْ مِمَّا اٰتٰهُ اللّٰهُ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَا اٰتٰهَا سَيَجْعَلُ اللّٰهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُّسْرًا ۝ (الطلاق/۷)

مقدور والا اپنے مقدور کے قابل نفقہ دے اور جس پر اس کا رزق تنگ کیا گیا وہ اس میں سے نفقہ دے جو اسے اللہ نے دیا اللہ کسی جان پر بوجھ نہیں رکھتا مگر اسی قابل جتنا اسے دیا ہے قریب ہے اللہ دشواری کے بعد آسانی فرمادے گا۔

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۴۹: وَعَلَى الْمَوْلُوْدِ لَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ اِلَّا وُسْعَهَا لَا تُضَآرَّ وَالِدَةٌ م بِوَلَدِهَا وَلَا مَوْلُوْدٌ لَّهٗ بِوَلَدِهٖ وَعَلَى الْوَارِثِ مِثْلُ ذٰلِكَ ۔

(سورۃ البقرۃ:۲۳۳)

اور جس کا بچہ ہے اس پر عورتوں کا کھانا اور پہننا ہے حسب دستور کسی جان پر بوجھ نہ رکھا جائے گا مگر اس کے مقدور بھر ماں کو ضرر نہ دیا جائے اس کے بچہ سے اور نہ اولاد والے کو اس کی اولاد سے یا ماں ضرر نہ دے اپنے بچہ کو اور نہ اولاد والا اپنی اولاد کو۔

اور فرماتا ہے:

۲۵۰: اَسْكِنُوْهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ۔ (الطلاق:٥)

عورتوں کو وہاں رکھو جہاں خود رہتے ہو اپنی طاقت بھر اور انہیں ضرر نہ دو کہ ان پر تنگی کرو۔ (بہار شریعت ج۸/۱۰۷)

احادیث

۱۴۲۳: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : فِیْ حَجَّةِ الْوِدَاعِ فَاتَّقُوْا اللّٰهَ فِی النِّسَاءِ فَاِنَّكُمْ اَخَذْتُمُوْهُنَّ بِاَمَانِ اللّٰهِ وَاسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَّا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهٗ فَاِنْ فَعَلْنَ ذٰلِكَ فَاضْرِبُوْهُنَّ ضَرْبًا غَيْرَ مُبَرِّحٍ وَلَهُنَّ عَلَيْكُمْ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ. (مشکوۃ المصابیح ۲۲۵ بَابُ قِصَّةِ حَجَّةِ الْوَدَاعِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ نے حجۃ الوداع کے خطبہ میں ارشاد فرمایا عورتوں کے بارے میں خدا سے ڈرو کہ وہ تمہارے پاس قیدی کی مثل ہیں اللہ کی امانت کے ساتھ تم نے ان کو لیا اور اللہ کے کلمہ کے ساتھ ان کے فروج کو حلال کیا تمہارا ان پر حق ہے کہ تمہارے بچھونوں پر (مکانوں میں) ایسے شخص کو نہ آنے دیں جس کو تم ناپسند رکھتے ہو اور اگر ایسا کریں تو تم اس طرح مار سکتے ہو جس سے ہڈی نہ ٹوٹے اور ان کا تم پر یہ حق ہے کہ انہیں کھانے اور پہننے کو دستور کے موافق دو۔ (بہار شریعت ج۸/۱۴۷)

۱۴۲۴: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : اِنَّ هِنْدَةَ بِنْتَ عُتْبَةَ قَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ شَحِيْحٌ وَلَيْسَ يُعْطِيْنِیْ مَا يَكْفِيْنِیْ وَوَلَدِیْ اِلَّا مَا اَخَذْتُ مِنْهُ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ فَقَالَ خُذِیْ مَا يَكْفِيْكِ وَوَلَدَكِ بِالْمَعْرُوْفِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ . (مشکوۃ المصابیح ۲۹۰ باب النَّفَقَاتِ وحق المملوک، بخاری ج۲/۸۰۷ بَابُ نَفَقَةِ الْمَرْاَةِ اِذَا غَابَ عَنْهَا زَوْجُهَا وَنَفَقَةُ الْوَلَدِ)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ہندہ بنت عتبہ نے عرض کی یارسول اللہ ابوسفیان (میرے شوہر) بخیل ہیں وہ مجھے اتنا نفقہ نہیں دیتے جو مجھے اور میری اولاد کو کافی ہو مگر اس صورت میں کہ ان کی بغیر اطلاع میں کچھ لے لوں (تو آیا اس طرح لینا جائز ہے) فرمایا کہ اس کے مال میں سے اتنا تو لے سکتی ہے جو تجھے اور تیرے بچوں کو دستور کے موافق خرچ کے لئے کافی ہو۔

۱۴۲۵: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِذَا اَعْطَى اللّٰهُ اَحَدَكُمْ خَيْرًا فَلْيَبْدَاْ بِنَفْسِهٖ وَاَهْلِ بَيْتِهٖ. رواه مسلم.

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۹۰ باب النفقات وحق المملوک)

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جب خدا کسی کو مال دے تو خود اپنے اور گھر والوں پر خرچ کرے۔ (بہار شریعت ج۸/۱۴۷)

١٤٢٦: عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِذَا اَنْفَقَ الْمُسْلِمُ نَفَقَةً عَلٰی اَهْلِهٖ وَهُوَ یَحْتَسِبُهَا کَانَتْ لَهٗ صَدَقَةً مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ. (مشکوۃ المصابیح ص ١٧٠ بَابُ اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ وصحیح البخاری ج٢/٨٠٥ بَابُ فَضْلِ النَّفَقَةِ عَلَی الْاَهْلِ)

ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا مسلمان جو کچھ اپنے اہل پر خرچ کرے اور نیت ثواب کی ہو تو یہ اس کے لئے صدقہ ہے۔ (بہار شریعت ج۸/۱۴۷)

١٤٢٧: عَنْ سَعْدٍ قَالَ : کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَعُوْدُنِیْ وَاَنَا مَرِیْضٌ بِمَکَّةَ فَقُلْتُ : لِیْ مَالٌ اُوْصِیْ بِمَالِیْ کُلِّهٖ قَالَ : لَا . قُلْتُ: فَالشَّطْرُ قَالَ: لَا. قُلْتُ: فَالثُّلُثُ، قَالَ : الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ اَنْ تَدَعَ وَرَثَتَکَ اَغْنِیَاءَ خَیْرٌ مِنْ اَنْ تَدَعَهُمْ عَالَةً یَتَکَفَّفُوْنَ النَّاسَ فِیْ اَیْدِیْهِمْ وَمَهْمَا اَنْفَقْتَ فَهُوَ لَکَ صَدَقَةٌ حَتَّی اللُّقْمَةِ تَرْفَعُهَا فِیْ فِیْ امْرَاَتِکَ وَلَعَلَّ اللّٰهَ یَرْفَعُکَ یَنْتَفِعُ بِکَ النَّاسُ وَیَضُرُّ بِکَ اٰخَرُوْنَ

(الجامع الصحیح للبخاری ج٢ ص٨٠٦ باب فضل النفقة)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مکہ میں بیمار تھا سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میری عیادت کو تشریف لائے میں نے عرض کی میرے پاس مال ہے یا رسول اللہ پورے مال کی وصیت کردوں؟ فرمایا نہیں عرض کی آدھے کی؟ فرمایا نہیں، عرض کی تہائی کی؟ فرمایا تہائی کی کرو اور تہائی بہت ہے، اپنے وارثین کو مالدار چھوڑنا بہتر ہے اس سے کہ وہ محتاج ہوں لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں اور جو کچھ تو خرچ کرے گا وہ تیرے لیے صدقہ ہے یہاں تک کہ بی بی کے منہ میں جو اٹھا کر دیدے اور امید کہ اللہ تجھے رفعت دے تجھ سے کچھ کو فائدہ ہوگا کچھ کو نقصان۔

١٤٢٨: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : کَفٰی اِثْمًا اَنْ یَّحْبِسَ عَمَّنْ یَّمْلِکُ قُوْتَهٗ. (الصحیح لمسلم ج١ ص٣٢٢ باب فضل النفقة علی العیال)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کو گنہگار

ہونے کے لئے اتنا کافی ہے کہ جس کا کھانا اس کے ذمہ ہو اسے کھانے کو نہ دے۔

(بہارشریعت ج ۸/ ۱۴۷)

۱۴۲۹: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ : اِنَّ لِيْ مَالًا وَاِنَّ وَالِدِيْ يَحْتَاجُ اِلٰى مَالِيْ قَالَ : اَنْتَ وَمَالُكَ لِوَالِدِكَ اِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ اَطْيَبِ كَسْبِكُمْ كُلُوْا مِنْ كَسْبِ اَوْلَادِكُمْ . رواه ابوداؤد وابن ماجه

(مشكوة المصابيح / ۲۹۱ باب النفقات وحق المملوك)

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ ایک شخص نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میرے پاس مال ہے اور میرے والد کو میرے مال کی حاجت ہے فرمایا تو اور تیرا مال تیرے باپ کے لئے ہیں تمہاری اولاد تمہاری عمدہ کمائی سے ہیں اپنی اولاد کی کمائی کھاؤ۔ (بہارشریعت ج ۸/ ۱۴۷، ۱۴۸)

آزاد کرنے کا بیان

احادیث

١٤٣٠: حَدَّثَنِی سَعِیْدُ بْنُ مَرْجَانَةَ صَاحِبُ عَلِیِّ بْنِ حُسَیْنٍ قَالَ : سَمِعْتُ اَبَا هُرَیْــرَةَ یَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَیُّمَا امْرِءٍ مُسْلِمٍ اَعْتَقَ امْرَأً مُسْلِمًا اِسْتَنْقَذَ اللّٰهُ بِکُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِّنْهُ مِنَ النَّارِ قَالَ : فَانْطَلَقْتُ حِیْنَ سَمِعْتُ الْحَدِیْثَ مِنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ فَذَکَرْتُهُ لِعَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ فَاَعْتَقَ عَبْدًا لَهُ قَدْ اَعْطَاهُ بِهِ ابْنُ جَعْفَرٍ عَشَرَةَ الافٍ اَوْ اَلْفَ دِیْنَارٍ . (الصحیح لمسلم ج١/٤٩٥ باب فصل عتق الوالد)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو شخص مسلمان غلام آزاد کرے گا اس کے ہر عضو کے بدلے میں اللہ تعالیٰ اس کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد فرمائے گا سعید بن مرجانہ کہتے ہیں میں نے یہ حدیث علی بن حسین (امام زین العابدین) رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو سنائی انہوں نے اپنا ایک ایسا غلام آزاد کیا جس کی قیمت عبداللہ بن جعفر دس ہزار دیتے تھے۔

(بہار شریعت ج٩/٢،٣)

١٤٣١: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ : سَاَلْتُ النَّبِیَّ ﷺ، اَیُّ الْعَمَلِ اَفْضَلُ ؟ قَالَ اِیْمَانٌ بِاللّٰهِ وَجِهَادٌ فِیْ سَبِیْلِهِ قُلْتُ : فَاَیُّ الرِّقَابِ اَفْضَلُ؟ قَالَ : اَعْلَاهَا ثَمَنًا وَاَنْفَسُهَا عِنْدَ اَهْلِهَا قُلْتُ : فَاِنْ لَمْ اَفْعَلْ، قَالَ : تُعِیْنُ صَانِعًا اَوْ تَصْنَعُ لِاَخْرَقَ قُلْتُ : فَاِنْ لَّمْ اَفْعَلْ، قَالَ : تَدَعُ النَّاسَ مِنَ الشَّرِّ فَاِنَّهَا صَدَقَةٌ تُصَدَّقُ بِهَا عَلٰی نَفْسِکَ

(صحیح البخاری ج١/٣٤٢ باب فی العتق وفضله)

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں میں نے حضور سے عرض کی کس گردن کو آزاد کرنا زیادہ بہتر ہے فرمایا جس کی قیمت زیادہ ہو اور زیادہ نفیس ہو میں نے کہا اگر یہ نہ کرسکوں فرمایا کہ کام کرنے والے کی مدد کرو یا جو کام کرنا نہ جانتا ہو اس کا کام کردو۔ میں نے کہا اگر یہ نہ کرسکوں، فرمایا لوگوں کو ضرر پہنچانے سے بچو کہ اس سے بھی تم کو صدقہ کا ثواب ملے گا۔ (بہار شریعت ج٩/٣)

۱٤۳۲: عَنْ بَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: جَاءَ اَعْرَابِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : عَلِّمْنِيْ عَمَلًا يُدْخِلُنِيْ الْجَنَّةَ قَالَ : لَئِنْ كُنْتَ اَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ لَقَدْ اَعْرَضْتَ الْمَسْئَلَةَ اَعْتِقِ النَّسْمَةَ وَفُكَّ الرَّقَبَةَ قَالَ : اَوْ لَيْسَا وَاحِدًا ؟ قَالَ لَا عُتِقُ النَّسْمَةِ اَنْ تَفَرَّدَ بِعِتْقِهَا وَفَكُّ الرَّقَبَةِ اَنْ تُعِيْنَ فِيْ ثَمَنِهَا وَالْمِنْحَةُ الْوَكُوْفُ وَالْفَيْئُ عَلٰى ذِى الرَّحِمِ الظَّالِمِ فَاِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَاَطْعِمِ الْجَائِعَ وَاسْقِ الظَّمْآنَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ فَاِنْ لَمْ تُطِقْ ذٰلِكَ فَكُفَّ لِسَانَكَ اِلَّا مِنْ خَيْرٍ (مشکوۃ المصابیح ص ۲۹۳ باب اعتاق العبد المشرک)

براء بن عازب رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی مجھے ایسا عمل تعلیم فرمایئے جو مجھے جنت میں داخل کرے ارشاد فرمایا اگر چہ تمہارے الفاظ کم ہیں مگر جس بات کا سوال کیا ہے وہ بہت بڑی ہے (وہ عمل یہ ہے) کہ جان کو آزاد کرو اور گردن کو چھوڑاؤ عرض کی یہ دونوں ایک ہی ہیں فرمایا ایک نہیں جان کو آزاد کرنا یہ ہے کہ تو اسے تنہا آزاد کرے۔ اور گردن چھوڑانا یہ کہ اس کی قیمت میں مدد کرے۔ (بہار شریعت ج ۹/۳)

۱٤۳۳: عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ : اَتَيْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فِيْ صَاحِبٍ لَنَا اَوْجَبَ يَعْنِيْ النَّارَ بِالْقَتْلِ فَقَالَ : اَعْتِقُوْا عَنْهُ يُعْتِقُ اللّٰهُ بِكُلِّ عُضْوٍ مِنْهُ عُضْوًا مِنْهُ مِنَ النَّارِ

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۹٤ کتاب العتق الفصل الثالث)

واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالٰی عنہ راوی کہتے ہیں کہ ہم حضور کی خدمت میں ایک شخص کے متعلق دریافت کرنے حاضر ہوئے جس نے قتل کی وجہ سے اپنے اوپر جہنم واجب کر لیا تھا ارشاد فرمایا اس کی طرف سے آزاد کرو اس کے ہر عضو کے بدلے میں اللہ تعالٰی اس کے ہر عضو کو جہنم سے آزاد کرے گا۔ (بہار شریعت ج ۹/۳)

۱٤۳٤: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ الشَّفَاعَةُ بِهَا تُفَكُّ الرَّقَبَةُ . (مشکوۃ المصابیح ص ۲۹٤ کتاب العتق الفصل الثالث)

سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالٰی عنہ راوی حضور نے فرمایا افضل صدقہ یہ ہے کہ گردن چھوڑانے میں سفارش کی جائے۔ (بہار شریعت ج ۹/۳)

مدبر ومکاتب وام ولد کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

٢٥١: وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا وَّ اٰتُوْهُمْ مِنْ مَالِ اللّٰهِ الَّذِيْ اٰتٰكُمْ ط (النور آیت/ ٣٣)

اورتمہارے ہاتھ کی ملک باندی غلاموں میں سے جو یہ چاہیں کہ کچھ مال کمانے کی شرط پرانہیں آزادی لکھ دوتو لکھ دو اگران میں کچھ بھلائی جانو اوراس پران کی مدد کرواللہ کے مال سے جوتم کودیا۔

احادیث

١٤٣٥: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اَلْمُكَاتَبُ عَبْدٌ مَا بَقِيَ عَلَيْهِ مِنْ كِتَابَتِهٖ دِرْهَمٌ. (السنن لابی داؤد ٥٤٧/٢ کتاب العتق)

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں مکاتب پر جب تک ایک درہم بھی باقی ہے غلام ہی ہے۔ (بہارشریعت ج٩/ ٨،٩)

١٤٣٦: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّهَا اَخْبَرَتْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ اِذَا كَانَ لِاَحَدَاكُنَّ مُكَاتَبٌ وَكَانَ عِنْدَهٗ مَا يُؤَدِّيْ فَلْتَحْتَجِبْ مِنْهُ (السنن لابن ماجہ ج١٨٤/٢ باب المکاتب)

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ حضور ارشاد فرماتے ہیں جب تم میں سے کسی کے مکاتب کے پاس پورا بدل کتابت جمع ہوجائے تو اس سے پردہ کرے۔ (بہارشریعت ج٩/٩)

١٤٣٧: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَيُّمَا رَجُلٍ وَلَدَتْ اَمَتُهٗ مِنْهُ فَهِيَ مُعْتَقَةٌ عَنْ دُبُرٍ مِّنْهُ. (السنن لابن ماجہ ١٨٣/٢ باب امہات الاولاد)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ فرماتے ہیں کہ جس کنیز کا بچہ اس کے مولی سے پیدا ہو وہ مولی کے مرنے کے بعد آزاد ہے۔ (بہارشریعت٩/٩)

١٤٣٨: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَلْمُدَبَّرُ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوْهَبُ وَهُوَ حُرٌّ مِنَ الثُّلُثِ (سنن الدار قطنی ج٤ ص١٣٨ کتاب المکاتب)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ فرماتے ہیں کہ مدبر نہ بیچا جائے نہ ہبہ کیا جائے وہ تہائی مال سے آزاد ہے۔ (بہارشریعت ج٩/٩)

قسم کا بیان

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۵۲: وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَيْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ؈ (البقرة آیت/۲۲۴)

اور اللہ کو اپنی قسموں کو نشانہ نہ بناؤ کہ احسان اور پرہیزگاری اور لوگوں میں صلح کرنے کی قسم کرلو اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

اور فرماتا ہے:

۲۵۳: اِنَّ الَّذِيْنَ يَشْتَرُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَاَيْمَانِهِمْ ثَمَنًا قَلِيْلًا ط اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ وَلَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ؈ (آل عمران آیت ۷۷)

وہ جو اللہ کے عہد اور اپنی قسموں کے بدلے ذلیل مال لیتے ہیں آخرت میں ان کا کچھ حصہ نہیں اور اللہ نہ ان سے بات کرے نہ ان کی طرف نظر فرمائے قیامت کے دن اور نہ انہیں پاک کرے اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔

اور فرماتا ہے:

۲۵۴: وَاَوْفُوْا بِعَهْدِ اللّٰهِ اِذَا عَاهَدْتُّمْ وَلَا تَنْقُضُوا الْاَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيْدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيْلًا ط اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُوْنَ ؈ (النحل آیت/۹۱)

اور وں کا عہد پورا کرو جب قول باندھو اور قسمیں مضبوط کرکے نہ توڑو اور تم اللہ کو اپنے اوپر ضامن کر چکے ہو بیشک اللہ تمہارے کام جانتا ہے۔

اور فرماتا ہے:

۲۵۵: وَلَا تَتَّخِذُوْا اَيْمَانَكُمْ دَخَلًا م بَيْنَكُمْ فَتَزِلَّ قَدَمٌ بَعْدَ ثُبُوْتِهَا (النحل آیت/۹۴)

اور اپنی قسمیں آپس میں بے اصل بہانہ نہ بنالو کہ کہیں کوئی پاؤں جمنے کے بعد لغزش نہ کرے

اور فرماتا ہے:

۲۵۶: وَلَا يَاْتَلِ اُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ اَنْ يُّؤْتُوْا اُولِی الْقُرْبٰی وَالْمَسٰكِيْنَ وَالْمُهٰجِرِيْنَ فِیْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ط وَلْيَعْفُوْا وَلْيَصْفَحُوْا ط اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ط وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ٥ (النور آیت ۲۲)

اور قسم نہ کھائیں وہ جو تم میں فضیلت والے اور گنجائش والے ہیں قرابت والوں اور مسکینوں اور اللہ کے راہ میں ہجرت کرنے والوں کو دینے کی اور چاہئے کہ معاف کریں اور درگزر کریں کیا تم اسے دوست نہیں رکھتے کہ اللہ تمہاری بخشش کرے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

احادیث

۱۴۳۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَنَّهُ اَدْرَكَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ فِیْ رَكْبٍ وَعُمَرُ يَحْلِفُ بِاَبِيْهِ فَنَادَاهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَلَا اِنَّ اللّٰهَ يَنْهَاكُمْ اَنْ تَحْلِفُوْا بِاٰبَائِكُمْ فَمَنْ كَانَ حَالِفًا فَلْيَحْلِفْ بِاللّٰهِ اَوْ لِيَصْمُتْ۔

(الصحیح لمسلم ۲/۴۶ بَابُ النَّهْیِ عَنِ الْحَلَفِ بِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالٰی)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ تم کو باپ کی قسم کھانے سے منع کرتا ہے جو شخص قسم کھائے تو اللہ کی قسم کھائے یا چپ رہے۔ (بہار شریعت ۹/۱۴)

۱۴۴۰: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَحْلِفُوْا بِالطَّوَاغِیْ وَلَا بِاٰبَائِكُمْ۔ (الصحیح لمسلم ج۲/۴۶ باب من حلف یمینا الخ)

عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بتوں کی اور اپنے باپ دادا کی قسم نہ کھاؤ۔ (بہار شریعت ج۹/۱۴)

۱۴۴۱: عَنِ ابْنِ شِهَابٍ قَالَ: اَخْبَرَنِیْ حُمَيْدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ

اَنَّ اَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ حَلَفَ مِنْكُمْ فَقَالَ : فِيْ حَلْفِهٖ بِاللَّاتِ فَلْيَقُلْ: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَمَنْ قَالَ : لِصَاحِبِهٖ تَعَالَ . اُقَامِرْكَ فَلْيَتَصَدَّقْ

(الصحيح لمسلم ج ٤٦/٢ باب ندب من حلف يمينا الخ)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جو شخص لات و عزّیٰ کی قسم کھائے (یعنی جاہلیت کی عادت کی وجہ سے یہ لفظ اس کی زبان پر جاری ہو جائے) وہ لاالٰہ الا اللہ کہہ لے اور جو اپنے ساتھی سے کہے آ ؤ جوا کھیلیں وہ صدقہ کرے۔ (بہار شریعت ج۹ ۱۴)

۱۴۴۲: عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ اَخْبَرَهُ اَنَّهٗ بَايَعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ تَحْتَ الشَّجَرَةِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ مِلَّةِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ : وَمَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِشَيْئٍ عُذِّبَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَيْسَ عَلٰى رُجلٍ نَذْرٌ فِيْمَا لَا يَمْلِكُهٗ وَمَنْ لَعَنَ مُؤْمِنًا فَهُوَ كَقَتْلِهٖ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهٖ وَمَنِ ادَّعٰى دَعْوَةً كَاذِبَةً لِيَتَكَثَّرَ بِهَا لَمْ يَزِدْهُ اِلَّا قِلَّةً . (السنن لابی داؤد ٤٦٤/٢ بَابُ مَاجَاءَ فِي الْحَلْفِ بِالْبَرَاءِ مِنْ مِلَّةِ غَيْرِ الْاِسْلَامِ و صحيح البخاری ج٩٨٤/٢ ومشكوة المصابيح٢٩٦)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص غیر ملت اسلام پر جھوٹی قسم کھائے (یعنی یہ کہے کہ اگر یہ کام کرے تو یہودی یا نصرانی ہو جائے یا یوں کہے کہ اگر یہ کام کیا ہو تو یہودی یا نصرانی ہے) تو وہ ایسا ہی ہے جیسا اس نے کہا (یعنی کافر ہے) اور ابن آدم پر اس چیز کی نذر نہیں جس کا وہ مالک نہیں۔ اور جو شخص اپنے کو جس چیز سے قتل کرے گا اسی کے ساتھ قیامت کے دن عذاب دیا جائے گا اور مسلمان پر لعنت کرنا ایسا ہے جیسا اسے قتل کر دینا اور جو شخص جھوٹا دعوی اس لیے کرتا ہے کہ اپنے مال کو زیادہ کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے قلت میں اضافہ کرے گا۔ (بہار شریعت ج۹ ۱۴)

۱۴۴۳: عَنْ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ حَلَفَ فَقَالَ : اِنِّيْ بَرِيْئٌ مِّنَ الْاِسْلَامِ فَاِنْ كَانَ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ : وَاِنْ كَانَ صَادِقًا فَلَنْ يَّرْجِعَ اِلَى الْاِسْلَامِ سَالِمًا. (ابوداؤد ج٤٦٤/٢ بَابُ مَاجَاءَ فِي الْحَلْفِ بِالْبَرَاءَةِ مِنْ مِّلَّةِ غَيْرِ الْاِسْلَامِ)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص یہ کہے (کہ اگر

اس نے یہ کام کیا ہے یا کروں) تو اسلام سے بری ہو جاؤں وہ اگر جھوٹا ہے تو جیسا کہا ویسا ہی ہے اور اگر سچا ہے جب بھی اسلام کی طرف سلامت نہ لوٹے گا۔ (بہار شریعت ج۹ ۱۴/)

۱۴۴۴: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ يَقُوْلُ الْحَلِفُ، مَنْفَقَةٌ لِّلسِلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلْكَسْبِ. (الترغیب والترهیب ۵۹۰/۲ الحلف منفقة للسلعة ممحقة الکسب)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جھوٹی قسم سے سودا فروخت ہو جاتا ہے اور برکت مٹ جاتی ہے۔ (بہار شریعت نہم ص ۱۵)

۱۴۴۵: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَيْسَ مِمَّا عُصِیَ اللّٰهُ بِهِ هُوَ اَعْجَلُ عِقَابًا مِنَ الْبَغْیِ، وَمَامِنْ شَيْئٍ اُطِيْعَ اللّٰهُ فِيْهِ اَسْرَعُ ثَوَابًا مِنَ الصِّلَةِ وَالْيَمِيْنُ الْفَاجِرَةُ تَدَعُ الدِّيَارَ بَلَاقِعَ .

(الترغیب ج۲ ص ۶۲۲ لیمین الفاجرة تدع الدیار بلاقع)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ فرمایا یمین غموس مال کو زائل کر دیتی ہے اور آبادی کو ویرانہ کر دیتی ہے۔ (بہار شریعت ۱۵/۹)

عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ الْيَمِيْنُ الْفَاجِرَةُ تُذْهِبُ الْمَالَ، اَوْ تَذْهَبُ بِالْمَالِ.

(الترغیب ص ۶۲۲/۲ الیمین الفاجرة تدع الدیار بلاقع)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا کہ یمین غموس مال کو زائل کر دیتی ہے۔ (مرتب)

۱۴۴۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : مَنْ حَلَفَ عَلٰی يَمِيْنٍ فَقَالَ : اِنْ شَاءَ اللّٰهُ فَقَدِ اسْتَثْنٰی (مشکوۃ المصابیح ۲۹۷ ابوداؤد ج۲ /۴۶۴ بالاستثناء فی الیمین)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قسم کھائے اور اس کے ساتھ انشاء اللہ کہہ لے تو حانث نہ ہوگا۔ (بہار شریعت ج۹ /۱۵)

۱۴۴۷: عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ : اِنِّیْ وَاللّٰهِ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ لَا اَحْلِفُ عَلٰی يَمِيْنٍ ثُمَّ اَرٰی خَيْرًا مِّنْهَا اِلَّا كَفَّرْتُ عَنْ يَمِيْنِیْ وَاَتَيْتُ الَّذِیْ هُوَ خَيْرٌ.

(الصحیح لمسلم ۴۷/۲ باب ندب من حلف یمینا الخ)

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں خدا کی قسم انشاءاللہ تعالیٰ میں کوئی قسم کھاؤں اوراس کے غیر میں بھلائی میں دیکھوتو وہ کام کروں گا جو بہتر ہے اور قسم کا کفارہ دیدونگا۔(بہارشریعت ج۹ر۱۵)

۱۴۴۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ : قَالَ مَنْ حَلَفَ عَلٰی یَمِیْنٍ فَرَاٰی خَیْراً مِّنْهَا فَلْیُكَفِّرْ عَنْ یَمِیْنِهٖ وَلْیَفْعَلْ. (الصحیح لمسلم ج۲ر۴۸ باب ندب من حلف یمینا الخ)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو شخص قسم کھائے اوردوسری چیز اس سے بہتر پائے تو قسم کا کفارہ دیدے اوروہ کام کرے۔ (بہارشریعت ج۹ر۱۵)

۱۴۴۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ اَحَادِیْثَ مِنْهَا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : وَاللّٰهِ لَاَنْ یَّلِجَّ اَحَدُكُمْ بِیَمِیْنِهٖ فِیْ اَهْلِهٖ اٰثَمٌ لَّهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ اَنْ یُّعْطِیَ كَفَّارَتَهُ الَّتِیْ فَرَضَ اللّٰهُ. (الصحیح لمسلم ج۲ر۵۰ بَابُ النَّهْیِ عَنِ الْاِصْرَارِ عَلَی الْیَمِیْنِ الخ)

ابوہریرہ سے مروی حضور نے ارشادفرمایا خدا کی قسم جو شخص اپنے اہل کے بارے میں قسم کھائے اوراس پرقائم رہے تو اللہ کے نزدیک زیادہ گنہگار ہے بہ نسبت اس کے کہ قسم توڑ کر کفارہ دیدے۔ (بہارشریعت ج۹ر۱۵)

۱۴۵۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْیَمِیْنُ عَلٰی نِیَّةِ الْمُسْتَحْلِفِ. (کنزالعمال)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی سرکار نے فرمایا قسم اس پر محمول ہوگی جو قسم کھلانے والے کی نیت میں ہو۔ (بہارشریعت ۹ر۱۵)

کفارہ کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۵۷: لَا یُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْ اَیْمَانِکُمْ وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ بِمَا کَسَبَتْ قُلُوْبُکُمْ ط وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ حَلِیْمٌ O (البقرۃ آیت/۲۲۵)

اللہ ایسی قسموں میں تم سے مواخذہ نہیں کرتا جو غلط فہمی سے ہو جائیں ہاں ان پر گرفت کرتا ہے جو تمہارے دلوں نے کام کیے اور اللہ بخشنے والا حلم والا ہے۔

اور اللہ فرماتا ہے:

۲۵۸: قَدْ فَرَضَ اللّٰہُ لَکُمْ تَحِلَّۃَ اَیْمَانِکُمْ ج وَاللّٰہُ مَوْلٰکُمْ ج وَھُوَ الْعَلِیْمُ الْحَکِیْمُ O (التحریم آیت/۲)

بیشک اللہ نے تمہارے قسموں کا کفارہ مقرر کیا اور اللہ تمہارا مولیٰ ہے اور وہ علم والا اور حکمت والا ہے۔

اور اللہ فرماتا ہے:

۲۵۹: لَایُؤَاخِذُکُمُ اللّٰہُ بِاللَّغْوِ فِیْ اَیْمَانِکُمْ وَلٰکِنْ یُّؤَاخِذُکُمْ بِمَا عَقَّدْتُّمُ الْاَیْمَانَ فَکَفَّارَتُہٗ اِطْعَامُ عَشَرَۃِ مَسٰکِیْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَھْلِیْکُمْ اَوْ کِسْوَتُھُمْ اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَۃٍ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ ط ذٰلِکَ کَفَّارَۃُ اَیْمَانِکُمْ اِذَا حَلَفْتُمْ ط وَاحْفَظُوْا اَیْمَانَکُمْ کَذٰلِکَ یُبَیِّنُ اللّٰہُ لَکُمْ اٰیٰتِہٖ لَعَلَّکُمْ تَشْکُرُوْنَ O (المائدۃ آیت/۸۹)

اللہ تمہاری غلط فہمی کی قسموں پر تم سے مواخذہ نہیں کرتا ہاں ان قسموں پر گرفت فرماتا ہے جنہیں تم نے مضبوط کیا تو ایسی قسموں کا کفارہ دس مسکین کو کھانا دینا ہے اپنے گھر والوں کو جو کھلاتے ہو اس کے اوسط میں سے یا انہیں کپڑا دینا یا ایک غلام آزاد کرنا تو جو ان میں سے کچھ نہ پائے تو تین دن کے روزے یہ بدلہ تمہاری قسموں کا جب قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو اسی طرح اللہ تعالیٰ تم سے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے کہ کہیں تم احسان مانو۔

منت کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۶۰: وَمَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ اَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ نَذْرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُهُ ط وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ. (البقرة آیت ۲۷۰/)

اور جو تم خرچ کرو یا منت مانو اللہ کو اس کی خبر ہے اور ظالموں کا کوئی مددگار نہیں۔

اور فرماتا ہے:

۲۶۱: يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا O (الدھر آیت ۷/)

اپنی منتیں پوری کرتے ہیں اور اس دن سے ڈرتے ہیں جس کی برائی پھیلی ہوئی ہے۔

احادیث

۱۴۵۱: عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ نَذَرَ اَنْ يُّطِيْعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ وَمَنْ نَذَرَ اَنْ يَّعْصِيَهُ فَلَا يَعْصِهِ . (صحيح البخاري ج۲/۹۹۱ باب النذر فی الطاعة)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو یہ منت مانے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرے گا تو اس کی اطاعت کرے (یعنی منت پوری کرے اور جو اس کی نافرمانی کرے کی منت مانے تو اس کی نافرمانی نہ کرے یعنی اس منت کو پورا نہ کرے)۔ (بہار شریعت ۹/۲۸)

۱۴۵۲: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُ الْعَبْدُ.

(مشكوة المصابيح ۲۹۷ بَابٌ فِي النَّذْرِ والصحيح لمسلم ج۲/۴۴ كتاب النذر)

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا اس منت کو پورا نہ کرے جو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے متعلق ہو اور نہ اس کو جس کا بندہ مالک نہیں۔ (بہار شریعت ۹/۲۸)

۱۴۵۳: عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاکِ قَالَ: نَذَرَ رَجُلٌ عَلٰی عَهْدِ النَّبِیِّ ﷺ اَنْ یَّنْحَرَ اِبِلًا بِبُوَانَةَ فَاَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: اِنِّیْ نَذَرْتُ اَنْ اَنْحَرَ اِبِلًا بِبُوَانَةَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: هَلْ کَانَ فِیْهَا وَثَنٌ مِنْ اَوْثَانِ الْجَاهِلِیَّةِ یُعْبَدُ؟ قَالُوْا: لَا. قَالَ: هَلْ کَانَ فِیْهَا عِیْدٌ مِنْ اَعْیَادِهِمْ؟ قَالُوْا: لَا. قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اَوْفِ بِنَذْرِکَ فَاِنَّهٗ لَا وَفَاءَ لِنَذْرٍ فِیْ مَعْصِیَةِ اللّٰهِ وَلَا فِیْمَا لَا یَمْلِکُ ابْنُ اٰدَمَ. (السنن لابی داؤد ۴۶۹/۲)

ابوداؤد ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں منت مانی تھی کہ بوانہ میں ایک اونٹ کی قربانی کرے گا حضور کی خدمت میں حاضر ہوکر اس نے دریافت کیا ارشاد فرمایا کیا وہاں جاہلیت کے بتوں میں سے کوئی بت ہے جس کی پرستش کی جاتی ہے؟ لوگوں نے عرض کی نہیں، ارشاد فرمایا کیا وہاں جاہلیت کی عیدوں میں سے کوئی عید ہے؟ لوگوں نے عرض کی نہیں، ارشاد فرمایا اپنی منت پوری کر، اس لیے کہ معصیت کے متعلق جو منت ہے اس کو پورا نہ کیا جائے اور نہ وہ منت جس کا انسان مالک نہیں۔ (بہار شریعت ۲۹/۹)

۱۴۵۴: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: یَقُوْلُ: النَّذْرُ نَذْرَانِ فَمَنْ کَانَ نَذَرَ فِیْ طَاعَةٍ فَذٰلِکَ لِلّٰهِ فِیْهِ الْوَفَاءُ وَمَنْ کَانَ نَذَرَ فِیْ مَعْصِیَةٍ فَذٰلِکَ لِلشَّیْطَانِ وَلَا وَفَاءَ فِیْهِ وَیُکَفِّرُهٗ مَا یُکَفِّرُ الْیَمِیْنُ. رواه النسائی

(مشکوۃ المصابیح ۲۹۹ باب فی النذور)

عمران بن حصین رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ منت دو قسم پر ہے جس نے طاعت کی منت مانی وہ اللہ کے لیے ہے اور اسے پورا کیا جائے اور جس نے گناہ کرنے کی منت مانی وہ شیطان کے سبب سے ہے اور اسے پورا نہ کیا جائے۔ (بہار شریعت ۲۹/۹)

۱۴۵۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: بَیْنَا النَّبِیُّ ﷺ یَخْطُبُ اِذَا هُوَ بِرَجُلٍ قَائِمٍ فَسَاَلَ عَنْهُ فَقَالُوْا: اَبُوْ اِسْرَائِیْلَ نَذَرَ اَنْ یَّقُوْمَ وَلَا یَقْعُدَ وَلَا یَسْتَظِلَّ وَلَا یَتَکَلَّمَ وَیَصُوْمَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: مُرْهُ فَلْیَتَکَلَّمْ وَلْیَسْتَظِلَّ وَلْیَقْعُدْ وَلْیُتِمَّ صَوْمَهٗ. (صحیح

البخاری ج۲/۹۹۱ بَابُ النَّذرِ فِیْمَا لَایَمْلِکُ وَفِیْ مَعْصِیَةٍ ابوداؤد ج۲ ص۴٦۷)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ خطبہ فرمارہے تھے کہ ایک شخص کو کھڑا ہوا دیکھا اس کے متعلق دریافت کیا لوگوں نے عرض کی یہ ابواسرائیل ہے اس نے منت مانی ہے کہ کھڑا رہے گا بیٹھے گا نہیں اور اپنے اوپر سایہ نہ کرے گا اور کلام نہ کرے گا اور روزہ رکھے گا۔ ارشاد فرمایا کہ اسے حکم کردو کہ کلام کرے اور سایہ میں جائے اور بیٹھے اور اپنے روزہ کو پورا کرے۔ (بہارشریعت ۹/۲۹)

۱۴۵٦: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَةٍ وَکَفَّارَتُهٗ کَفَّارَةُ یَمِیْنٍ (ابوداؤد ج۲ ص۴٦۷ باب من رأی علیه کفارة اذا کان فی معصیة)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ گناہ کی منت نہیں (یعنی اس کا پورا کرنا نہیں) اور اس کا کفارہ وہی ہے جو قسم کا کفارہ ہے۔ (بہارشریعت ۹/۲۹)

۱۴۵۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : مَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَمْ یُسَمِّهٖ فَکَفَّارَتُهٗ کَفَّارَةُ یَمِیْنٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا فِیْ مَعْصِیَةٍ فَکَفَّارَتُهٗ کَفَّارَةُ یَمِیْنٍ لَمْ یُطِقْهُ فَکَفَّارَتُهٗ کَفَّارَةُ یَمِیْنٍ وَمَنْ نَذَرَ نَذْرًا لَایُطِیْقُهٗ فَکَفَّارَتُهٗ کَفَّارَةُ یَمِیْنٍ اَطَاقَهٗ فَلْیَفِ بِهٖ. (السنن لابن ماجه ج۱/۱۵۵ باب من نذر نذرا ولم یسمه، مشکوة المصابیح ۲۹۸ النذر)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کوئی منت مانی اور اسے ذکر نہ کیا (یعنی فقط اتنا کہا کہ مجھ پر نذر ہے اور کسی چیز کو معین نہ کیا مثلاً یہ نہ کہا کہ اتنے روزے رکھوں گا یا اتنی نماز پڑھوں گا یا اتنے فقیر کھلاؤں گا وغیرہ وغیر) تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جس نے گناہ کی منت مانی تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جس نے ایسی منت مانی جس کی طاقت نہیں رکھتا تو اس کا کفارہ قسم کا کفارہ ہے اور جس نے ایسی منت مانی جس کی طاقت رکھتا ہے تو اسے پورا کرے۔ (بہارشریعت ۹/۲۹،۳۰)

۱۴۵۸: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَخْبَرَهٗ اَنَّ سَعْدَ بْنَ عُبَادَةَ الْاَنْصَارِیَّ اِسْتَفْتَی النَّبِیَّ ﷺ فِیْ نَذْرٍ کَانَ عَلٰی اُمِّهٖ فَتُوُفِّیَتْ قَبْلَ اَنْ تَقْضِیَهٗ فَاَفْتَاهُ اَنْ یَّقْضِیَهٗ عَنْهَا فَکَانَتْ

سُنَّةٌ بَعْدُ. (صحیح البخاری ج۹۹۱/۲ باب من مات وعلیه نذر)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی ﷺ سے فتویٰ پوچھا کہ ان کی ماں کے ذمہ منت تھی اور پوری کرنے سے پہلے ان کا انتقال ہوگیا حضور نے فتویٰ دیا کہ یہ اسے پورا کرے۔ (بہار شریعت ۳۰/۹)

١٤٥٩: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلًا قَامَ يَوْمَ الْفَتْحِ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلّٰهِ اِنْ فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْکَ مَكَّةَ اَنْ اُصَلِّیَ فِیْ بَيْتِ الْمُقَدَّسِ رَكْعَتَيْنِ قَالَ : صَلِّ هٰهُنَا ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ : هٰهُنَا ثُمَّ اَعَادَ عَلَيْهِ فَقَالَ : شَأْنُکَ اِذًا.

(ابو داؤد ج۴٦٨/۲ باب من نذر ان یصلی فی بیت المقدس)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے فتح مکہ کے دن حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ میں نے منت مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ کے لیے مکہ کو فتح کرے گا تو میں بیت المقدس میں دو رکعت نماز پڑھوں گا انہوں نے ارشاد فرمایا کہ یہیں پڑھ لو دوبارہ پھر اس نے وہی سوال کیا فرمایا یہیں پڑھ لو پھر سوال کا اعادہ کیا حضور نے جواب دیا اب تم جو چاہو کرو۔ (بہار شریعت ۳۰/۹)

١٤٦٠: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ (عُقْبَةُ ابْنُ عَامِرٍ) اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّ اُخْتِیْ نَذَرَتْ اَنْ تَحُجَّ مَاشِيَةً فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ : اِنَّ اللّٰهَ لَا يَصْنَعُ بِشِقَاءِ اُخْتِکَ شَيْئًا فَلْتَحُجَّ رَاكِبَةً وَلْتُكَفِّرْ يَمِيْنَهَا.

(السنن لابی داؤد ج۴٦٨/۲ باب من رای علیه کفارة اذا کان فی معصية)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن نے منت مانی تھی کہ پیدل حج کرے گی اور اس میں اس کی طاقت نہ تھی حضور نے ارشاد فرمایا کہ تیری بہن کی تکلیف سے اللہ کو کیا فائدہ ہے؟ وہ سواری پر حج کرے اور قسم کا کفارہ دیدے۔ (بہار شریعت ۳۰/۹)

١٤٦١: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْمُنْتَشِرِ قَالَ : اِنَّ رَجُلًا نَذَرَ اَنْ يَّنْحَرَ نَفْسَهُ اِنْ نَجَاهُ اللّٰهُ مِنْ عَدُوِّهٖ فَسُئِلَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقَالَ : لَهُ سَلْ مَسْرُوْقًا فَسَأَلَهُ فَقَالَ : لَهُ

لاَ تَنْحَرْ نَفْسَکَ فَاِنَّکَ اِنْ کُنْتَ مُؤْمِنًا قَتَلْتُ نَفْسًا مُؤْمِنَةً وَاِنْ کُنْتَ کَافِرًا تَعَجَّلْتَ اِلَی النَّارِ وَاشْتَرِ کَبْشًا فَاذْبَحْهُ لِلْمَسَاکِیْنَ . رواه رزین

(مشکوة المصابیح ص۲۹۹ باب فی النذور الفصل الثالث)

محمد بن منتشر سے روایت ہے کہ ایک شخص نے یہ منت مانی تھی کہ اگر خدا نے دشمن سے نجات دی تو میں اپنے کو قربان کردوں گا یہ سوال حضرت عبداللہ بن عباس کے پاس پیش ہوا انہوں نے فرمایا کہ مسروق سے پوچھو مسروق سے دریافت کیا تو یہ جواب دیا کہ اپنے کو ذبح نہ کر اس لیے کہ اگر تو مومن ہے تو مومن کو قتل کرنا لازم آئے گا اور اگر تو کافر ہے تو جہنم کو جانے میں جلدی کیوں کرتا ہے؟ ایک مینڈھا خرید کر ذبح کر کے مساکین کو دے دے۔ (بہار شریعت ۹/۳۱)

حدود کا بیان

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۶۲: وَالَّذِیْنَ لَا یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا اٰخَرَ وَلَا یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا یَزْنُوْنَ ج وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا ہ یُضٰعَفْ لَہُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَیَخْلُدْ فِیْہٖ مُھَانًا اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِھِمْ حَسَنٰتٍ وَّکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا ہ (سورۃ الفرقان آیت/۶۸،۶۹،۷۰)

اور اللہ کے بندے وہ کہ خدا کے ساتھ دوسرے معبود کو شریک نہیں کرتے اور اس جان کو قتل نہیں کرتے جسے خدا نے حرام کیا اور زنا نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا قیامت کے دن اس پر عذاب بڑھایا جائے گا اور ہمیشہ ذلت کے ساتھ اس میں رہے گا مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو اللہ ان کی برائیوں کو نیکیوں کے ساتھ بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اور فرماتا ہے:

۲۶۳: وَالَّذِیْنَ ھُمْ لِفُرُوْجِھِمْ حٰفِظُوْنَ اِلَّا عَلٰٓی اَزْوَاجِھِمْ اَوْ مَا مَلَکَتْ اَیْمَانُھُمْ فَاِنَّھُمْ غَیْرُ مَلُوْمِیْنَ فَمَنِ ابْتَغٰی وَرَآءَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ھُمُ الْعٰدُوْنَ ۔

(سورۃ المعارج آیت/۲۹،۳۱)

جو لوگ اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں مگر اپنی بی بیوں یا باندیوں سے ان پر ملامت نہیں اور جو اس کے سوا کچھ اور چاہے تو وہ حد سے گزرنے والے ہیں۔

اور فرماتا ہے:

۲۶۴: وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓی اِنَّہٗ کَانَ فَاحِشَۃً وَسَآءَ سَبِیْلًا ۔(الاسراء/۳۲)

زنا کے قریب نہ جاؤ کہ وہ بے حیائی ہے اور برائی ہے۔

اور فرماتا ہے:

۲٦٥: اَلزَّانِيَةُ وَالزَّانِيْ فَاجْلِدُوْا كُلَّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِائَةَ جَلْدَةٍ وَّلَا تَاْخُذْكُمْ بِهِمَا رَاْفَةٌ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ج وَلْيَشْهَدْ عَذَابَهُمَا طَائِفَةٌ مِّنَ الْمُؤْمِنِيْنَ . (سورۃ النور آیت ۲)

عورت زانیہ اور مرد زانی ان میں ہر ایک کو سو کوڑے مارو اور تمہیں ان پر ترس نہ آئے اللہ کے دین میں اگر تم اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان رکھتے ہو اور چاہیے کہ ان کی سزا کے وقت مسلمانوں کا ایک گروہ حاضر ہو۔

اور فرماتا ہے:

۲٦٦: وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ط وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْ م بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. (سورۃ النور آیت ۳۳)

اپنی باندیوں کو زنا پر مجبور نہ کرو اور وہ پارسائی چاہیں (اس لیے مجبور کرتے ہو) کہ دنیا کی زندگی کا کچھ سامان حاصل کرو اور جو ان کو مجبور کرے تو بعد اس کے کہ مجبور کی گئیں اللہ ان کو بخشنے والا مہربان ہے۔

احادیث

۱٤٦۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِقَامَةُ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ مَّطَرِ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً فِيْ بِلَادِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ . (مشکوۃ المصابیح ص ۳۱۳)

عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: حَدٌّ يُّعْمَلُ بِهِ فِي الْاَرْضِ خَيْرٌ لِّاَهْلِ الْاَرْضِ مِنْ اَنْ يُّمْطَرُوْا اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا . (السنن لابن ماجہ ج۲/۱۸۵ باب اقامۃ الحدود)

عبداللہ ابن عمر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کی حدود میں سے کسی حد کا قائم کرنا چالیس رات کی بارش سے بہتر ہے۔ (بہار شریعت ۹/۷۵)

۱٤٦۳: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَقِيْمُوْا حُدُوْدَ

اللّٰہِ فِی الْقَرِیْبِ وَالْبَعِیْدِ وَلَاتَاخُذُکُمْ فِی اللّٰہِ لَوْمَۃُ لَائِمٍ .

(السنن لابن ماجه ج۲/۱۸۵ باب اقامة الحدود)

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی حدود کو قریب وبعید سب میں قائم کرو اور اللہ کے حکم بجالانے میں ملامت کرنے والے کی ملامت تمہیں نہ روکے۔ (بہار شریعت ۹/۷۵)

۱۴۶۴: عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ قُرَیْشًا اَھَمَّھُمْ شَأْنُ الْمَرْأَۃِ الْمَخْزُوْمِیَّۃِ الَّتِیْ سَرَقَتْ فَقَالُوْا: مَنْ یُکَلِّمُ فِیْھَا یَعْنِیْ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالُوْا : وَمَنْ یَّجْتَرِیْ اِلَّا اُسَامَۃُ بْنُ زَیْدٍ حِبُّ النَّبِیِّ ﷺ اُسَامَۃُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : یَا اُسَامَۃُ أَ تَشْفَعُ فِیْ حَدٍّ مِنْ حُدُوْدِ اللّٰہِ تَعَالٰی؟ ثُمَّ قَامَ فَاخْتَطَبَ فَقَالَ : اِنَّمَا ھَلَکَ الَّذِیْنَ مَنْ قَبْلَکُمْ اَنَّھُمْ کَانُوْا اِذَا سَرَقَ فِیْھِمُ الشَّرِیْفُ تَرَکُوْہُ وَاِذَا سَرَقَ فِیْھِمُ الضَّعِیْفُ اَقَامُوْا عَلَیْہِ الْحَدَّ وَایْمُ اللّٰہِ لَوْ اَنَّ فَاطِمَۃَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ یَدَھَا.

(السنن لابی داؤد ج۲/۶۰۱ باب فی الحد یشفع فیه)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک مخزومیہ عورت نے چوری کی تھی جس کی وجہ سے قریش کو فکر پیدا ہوگئی (کہ اس کو کس طرح حد سے بچایا جائے) آپس میں لوگوں نے کہا کہ اس کے بارے میں کون شخص رسول اللہ ﷺ سے سفارش کرے گا پھر لوگوں نے کہا سوا اسامہ بن زید (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کے جو رسول اللہ ﷺ کے محبوب ہیں کوئی شخص سفارش کرنے کی جرأت نہیں کرسکتا الغرض اسامہ نے سفارش کی اس پر حضور نے ارشاد فرمایا کہ تو حد کے بارے میں سفارش کرتا ہے؟ پھر حضور خطبہ کے لیے کھڑے ہوئے اور اس خطبہ میں یہ فرمایا کہ اگلے لوگوں کو اس بات نے ہلاک کیا اگر ان میں کوئی شریف چوری کرتا تو اسے چھوڑ دیتے اور جب کمزور چوری کرتا تو اس پر حد قائم کرتے قسم ہے خدا کی اگر فاطمہ بنت محمد ﷺ (والعیاذ باللہ تعالیٰ) چوری کرتیں تو اس کا بھی ہاتھ کاٹ دیتا۔

۱۴۶۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ : مَنْ حَالَتْ شَفَاعَتُہُ دُوْنَ حَدٍّ مِّنْ حُدُوْدِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ فَقَدْ ضَادَّ اللّٰہَ

عَزَّوَجَلَّ وَمَنْ خَاصَمَ فِيْ بَاطِلٍ وَهُوَ يَعْلَمُ لَمْ يَزَلْ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ وَمَنْ قَالَ : فِيْ مُؤْمِنٍ مَّا لَيْسَ فِيْهِ اَسْكَنَهُ اللّٰهُ رَدْغَةَ الْخِبَالِ حَتّٰى يَخْرُجَ مِمَّا قَالَ . (الترغيب والترهيب ج۳/۱۹۷/۱۹۸ اذا حضرثم عند ذی سلطان فاحسنو المحضر)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس کی سفارش حد قائم کرنے میں حائل ہوجائے اس نے اللہ کی مخالفت کی اور جو جان کر باطل کے بارے میں جھگڑے وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی میں ہے جب تک اس سے جدا نہ ہوجائے اور جو شخص مومن کے متعلق ایسی چیز کہے جو اس میں نہ ہو اللہ تعالیٰ اسے ردغۃ الخبال میں اس وقت تک رکھے گا جب تک اس کے گناہ کی سزا پوری نہ ہولے۔ (ردغۃ الخبال جہنم میں ایک جگہ ہے جہاں جہنمیوں کا خون اور پیپ جمع ہوگا)۔

١٤٦٦ : عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : تَعَافُوْا الْحُدُوْدَ بَيْنَكُمْ وَمَا بَلَغَنِيْ مِنْ حَدٍّ فَقَدْ وَجَبَ . (السنن لابی داؤد ج۲/۱/۶۰ باب العضو عن الحدود مالم تبغ السلطان)

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حد کو تم آپس میں معاف کر سکتے ہو (یعنی جب تک اس کا مقدمہ میرے پاس پیش نہ ہو تمہیں در گذر کرنے کا اختیار ہے) اور میری خدمت میں پہونچنے کے بعد واجب ہوجائے گی یعنی اب ضرور حد قائم ہوگی۔ (بہار شریعت ۹/۷۶)

١٤٦٧ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَقِيْلُوْا ذَوِی الْهَيْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ اِلَّا الْحُدُوْدَ . (السنن لابی داؤد ج۲/۱/۶۰ باب فی الحد یشفع فیه)

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ حضور نے فرمایا (اے ائمہ) عزت داروں کی لغزشیں دفع کردو مگر حدود کہ ان کو دفع نہیں کر سکتے۔ (بہار شریعت ۹/۷۶)

١٤٦٨، ١٤٦٩ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ وَزَيْدِ بْنِ خَالِدٍ اَنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَعْرَابِ جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ وَهُوَ جَالِسٌ فَقَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ : اِقْضِ بَيْنَنَا بِكِتَابِ اللّٰهِ فَقَامَ خَصْمُهُ فَقَالَ: صَدَقَ، اِقْضِ لَنَا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! بِكِتَابِ اللّٰهِ اِنَّ ابْنِیْ كَانَ عَسِيْفًا عَلٰی

هٰذَا فَزَنٰى بِامْرَأَتِهٖ فَاَخْبَرُوْنِىْ اَنَّ عَلَى ابْنِىْ الرَّجْمَ فَافْتَدَيْتُ بِمِائَةٍ مِّنَ الْغَنَمِ وَوَلِيْدَةٍ ثُمَّ سَأَلْتُ اَهْلَ الْعِلْمِ فَزَعَمُوْا اَنَّ عَلَى ابْنِىْ جَلْدَ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبَ عَامٍ فَقَالَ : وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ اَمَّا الْغَنَمُ وَالْوَلِيْدَةُ فَرُدٌّ عَلَيْكَ وَعَلَى ابْنِكَ جَلْدُ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبُ عَامٍ وَاَمَّا اَنْتَ يَا اُنَيْسُ فَاغْدُوْ عَلٰى اِمْرَأَةِ هٰذَا فَارْجُمْهَا فَغَدَا اُنَيْسُ فَرَجَمَهَا.

(صحيح البخارى ج ۱۰۱۰/۲ /۱۰۱۱/ ۱۰۰۸/ ۱۰۱۳ باب من امر غير الامام باقامة الحد غائبا عنه)

ابو ہریرہ وزید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں مقدمہ پیش کیا ایک نے کہا ہمارے درمیان کتاب اللہ کے موافق فیصلہ کیجئے اور مجھے عرض کرنے کی اجازت دیجئے۔ ارشاد فرمایا عرض کرو اس نے کہا میرا لڑکا اس کے یہاں مزدور تھا اس نے اس کی عورت سے زنا کیا لوگوں نے مجھے خبر دی کہ میرے لڑکے پر رجم ہے میں نے سو بکریاں اور ایک کنیز اپنے لڑکے کے فدیہ میں دی پھر جب میں نے اہل علم سے سوال کیا تو انہوں نے خبر دی کہ میرے لڑکے پر سو کوڑے مارے جائیں اور ایک سال کے لئے جلا وطن کیا جائے گا اور اس کی عورت پر رجم ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے میں تم دونوں میں کتاب اللہ سے فیصلہ کرونگا۔ بکریاں اور کنیز واپس کی جائیں اور تیرے لڑکے کو سو کوڑے مارے جائیں گے اور ایک سال شہر بدر کیا جائے (اس کے بعد انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مخاطب ہو کر فرمایا) اے انیس صبح کو تم اس کی عورت کے پاس جاؤ وہ اقرار کرے تو رجم کردو۔ عورت نے اقرار کیا اور اس کو رجم کیا۔ (بہار شریعت ۹/۷۶/ ۷۷)

۱۴۷۰: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدِ نِ الْجُهَنِىِّ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِىَّ ﷺ يَأْمُرُ فِيْمَنْ زَنٰى وَلَمْ يُحْصِنْ جَلْدَ مِائَةٍ وَّتَغْرِيْبَ عَامٍ. (صحيح البخارى ج ۱۰۱۰/۲ باب اهل الذمة واحصانهم اذا زنوا ورفعوا الى الامام)

زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو شخص زنا کرے اور محصن نہ ہوا سے سو کوڑے مارے جائیں اور ایک برس کے لئے شہر بدر کردیا جائے۔ (بہار شریعت ۹/ ۷۷)

۱۴۷۱: عَنْ عُمَرَ قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَ مُحَمَّدًا بِالْحَقِّ وَاَنْزَلَ عَلَيْهِ الْكِتَابَ فَكَانَ مِمَّا اَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى اٰيَةَ الرَّجْمِ رَجَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَرَجَمْنَا بَعْدَهُ وَالرَّجْمُ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ حَقٌّ عَلٰى مَنْ زَنٰى اِذَا اَحْصَنَ مِنَ الرِّجَالِ وَالنِّسَاءِ اِذَا قَامَتِ الْبَيِّنَةُ اَوْ كَانَ الْحَبْلُ اَوِ الْاِعْتِرَافُ. (مشکوۃ المصابیح باب الحدود ۳۰۹)

امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے محمد مصطفے ﷺ کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا اور ان پر کتاب نازل فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے جو کتاب نازل فرمائی اس میں آیت رجم بھی ہے خود رسول اللہ ﷺ نے بھی رجم کیا اور حضور کے بعد ہم نے رجم کیا اور رجم کتاب اللہ میں ہے اور یہ حق ہے رجم اس پر ہے جو زنا کرے اور محصن ہو خواہ وہ مرد ہو یا عورت بشرطیکہ گواہوں سے زنا ثابت ہو یا حمل ہو یا اقرار ہو۔

۱۴۷۲: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّهُ قَالَ : اِنَّ الْيَهُوْدَ جَاءُوْا اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرُوْا لَهُ اَنَّ رَجُلًا مِّنْهُمْ وَامْرَاَةً زَنَيَا فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَا تَجِدُوْنَ فِي التَّوْرَاةِ فِيْ شَانِ الرَّجْمِ فَقَالُوْا نَفْضَحُهُمْ وَيُجْلَدُوْنَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ كَذَبْتُمْ اِنَّ فِيْهَا الرَّجْمَ بِالتَّوْرَاةِ فَنَشَرُوْهَا فَوَضَعَ اَحَدُهُمْ يَدَهُ عَلٰى آيَةِ الرَّجْمِ فَقَرَأَ مَا قَبْلَهَا وَمَا بَعْدَهَا فَقَالَ لَهُ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ سَلَامٍ : اِرْفَعْ يَدَكَ فَرَفَعَ يَدَهُ فَاِذَا فِيْهَا آيَةُ الرَّجْمِ قَالُوْا : صَدَقَ يَا مُحَمَّدُ فِيْهَا آيَةُ الرَّجْمِ فَاَمَرَ بِهِمَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَرُجِمَا. (الصحیح للبخاری ج۲/باب الحدود ص ۱۰۱۱)

عبداللہ بن عمر سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ یہودیوں میں سے ایک مرد وعورت نے زنا کیا تھا یہ لوگ حضور کی خدمت میں مقدمہ لائے (شاید اس خیال سے کہ ممکن ہے کہ کوئی معمولی اور ہلکی سزا حضور تجویز فرمائیں تو قیامت کے دن کہنے کو ہو جائے گا کہ یہ فیصلہ تیرے ایک نبی نے کیا تھا ہم اس میں بے قصور ہیں) حضور نے ارشاد فرمایا کہ توریت میں رجم کے متعلق کیا ہے؟ یہودیوں نے کہا ہم زانیوں کو فضیحت اور رسوا کرتے ہیں اور کوڑے مارتے ہیں (یعنی توریت میں رجم کا حکم نہیں ہے)

عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا تم جھوٹے ہو توریت میں بلا شبہ رجم ہے۔

توریت لاؤ یہودی توریت لائے اور کھول کر ایک شخص پڑھنے لگا اس نے آیت رجم پر ہاتھ رکھ کر ماقبل ومابعد کو پڑھنا شروع کیا (اور آیت رجم کو چھپالیا اور اس کو نہیں پڑھا) عبداللہ بن سلام نے فرمایا اپنا ہاتھ اٹھا اس نے ہاتھ اٹھایا تو آیت رجم اس کے نیچے چمک رہی تھی حضور نے زانی اورزانیہ کے متعلق حکم فرمایا وہ دونوں رجم کیے گئے۔ (بہارشریعت ج۹ ر۷۷، ۷۸)

۱۴۷۳: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لاَ یَزْنِیْ الزَّانِیْ حِیْنَ یَزْنِیْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلاَیَشْرَبُ الْخَمْرَ حِیْنَ یَشْرَبُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلاَیَسْرِقُ حِیْنَ یَسْرِقُ وَهُوَ مُؤْمِنٌ وَلاَ یَنْتَهِبُ نُهْبَةً یَرْفَعُ النَّاسُ اِلَیْهِ فِیْهَا اَبْصَارَهُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ.

(الصحیح للبخاری ج۲/۱۰۰۲،۱ باب حد الزنا)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا زنا کرنے والا جس وقت زنا کرتا ہے مومن نہیں رہتا اور چور جس وقت چوری کرتا ہے مومن نہیں رہتا اور شرابی جس وقت شراب پیتا ہے مومن نہیں رہتا (اور نسائی کی روایت میں یہ بھی ہے کہ جب ان افعال کو کرتا ہے تو اسلام کا پٹہ اپنی گردن سے نکال دیتا ہے پھر اگر توبہ کرے تو اللہ تعالی اس کی توبہ قبول فرماتا ہے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا کہ اس شخص سے نور ایمان جدا ہوجاتا ہے)۔ (بہارشریعت ۹/۷۸)

۱۴۷۴: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا زَنَی الْعَبْدُ خَرَجَ مِنْهُ الْاِیْمَانُ فَكَانَ عَلٰی رَاْسِهٖ كَالظُّلَّةِ فَاِذَا اَقْلَعَ رَجَعَ اِلَیْهِ .

(کنزالعمال ج۳/۶۶ کتاب الحدود من قسم الاقوال)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا جب مرد زنا کرتا ہے تو اس سے ایمان نکل کر سر پر مثل سائبان کے ہوجاتا ہے جب اس فعل سے جدا ہوتا ہے تو اس کی طرف ایمان لوٹ آتا ہے۔ (بہارشریعت ۹/۷۸)

۱۴۷۵: عَنِ ابْنِ الْعَاصِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَا مِنْ قَوْمٍ یَظْهَرُ فِیْهِمُ الرِّبٰوا اِلَّا اُخِذُوْا بِالسَّنَةِ وَمَا مِنْ قَوْمٍ یَظْهَرُ فِیْهِمُ الرِّشَا اِلَّا اُخِذُوْا بِالرُّعْبِ. (الترغیب والترهیب ج۳/۱۸۰)

عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جس قوم میں زنا ظاہر ہوگا وہ قحط میں گرفتار ہوگی اور جس قوم میں رشوت کا ظہور ہوگا وہ رعب میں گرفتار ہوگی۔ (بہار شریعت ۷۸/۹)

۱۴۷۶: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِيْ فَاَخْرَجَانِيْ اِلٰى اَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ اِلٰى اَنْ قَالَ: فَانْطَلَقْنَا اِلٰى ثُقْبٍ مِثْلِ التَّنُّوْرِ اَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَاَسْفَلُهُ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارٌ فَاِذَا ارْتَفَعَتِ ارْتَفَعُوْا حَتّٰى كَادُوْا اَنْ يَّخْرُجُوْا وَاِذَا اُخْمِدَتْ رَجَعُوْا فِيْهَا وَفِيْهَا رِجَالٌ وَنِسَاءٌ عُرَاةٌ.

(الترغیب والترهیب ج۳/۲۷۱/۲۷۲ ان الزناة تشتعل وجوههم نارا)

سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں کہ رات میں نے دیکھا کہ دو شخص میرے پاس آئے اور مجھے زمین مقدس کی طرف لے گئے (اس حدیث میں چند مشاہدات بیان فرمائے ان میں ایک یہ بات بھی ہے) ہم ایک سوراخ کے پاس پہنچے جو تنور کی طرح اوپر تنگ ہے اور نیچے کشادہ ہے اس میں آگ جل رہی ہے اور اس آگ میں کچھ مرد اور عورتیں برہنہ ہیں جب آگ کا شعلہ بلند ہوتا ہے تو وہ لوگ اوپر آجاتے ہیں اور جب شعلے کم ہوجاتے ہیں تو شعلے کے ساتھ وہ بھی اندر چلے جاتے ہیں (یہ کون لوگ ہیں ان کے متعلق بیان فرمایا) یہ زانی مرد اور عورتیں ہیں۔ (بہار شریعت ۷۸/۹،۷۹)

۱۴۷۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا ظَهَرَ الزِّنَا وَالرِّبَا فِيْ قَرْيَةٍ فَقَدْ اَحَلُّوْا بِاَنْفُسِهِمْ عَذَابَ اللّٰهِ. (الترغيب والترهيب ۲۷۸/۲ باب ما ظهر في قوم الزنا)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس بستی میں زنا اور سود ظاہر ہوجائے تو انہوں نے اپنے لیے اللہ کے عذاب کو حلال کرلیا۔ (بہار شریعت ۷۹/۹)

۱۴۷۸: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: حِيْنَ نَزَلَتْ آيَةُ الْمُلَاعَنَةِ اَيُّمَا امْرَأَةٍ اَدْخَلَتْ عَلٰى قَوْمٍ مَنْ لَيْسَ مِنْهُمْ فَلَيْسَتْ مِنَ

اللّٰهِ فِيْ شَيْئٍ وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللّٰهُ فِيْ شَيْئٍ وَلَنْ يُدْخِلَهَا اللّٰهُ جَنَّتَهُ وَاَيُّمَا رَجُلٍ جَحَدَ وَلَدَهُ وَهُوَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ احْتَجَبَ اللّٰهُ مِنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَفَضَحَهُ عَلٰى رُؤُوْسِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ. (الترغيب والترهيب ج٣/٢٧٨ ماظهر فى قوم الزنا اوالربا)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جو عورت کسی قوم میں اس کو داخل کردے جو اس قوم سے نہ ہو (یعنی زنا کرایا اور اس سے اولاد ہوئی) تو اسے اللہ کی رحمت کا حصہ نہیں اور اسے جنت میں داخل نہ فرمائے گا اور جو شخص اپنی اولاد سے دیدہ دانستہ انکار کرتا ہے اللہ تعالیٰ بروز قیامت اس سے حجاب فرمائے گا اور اسے اگلوں پچھلوں میں رسوا فرمائے گا۔ (بہار شریعت ۹/۷۹)

١٤٧٩: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ. (الترغيب والترهيب ج٣ ص٢٧٥)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ بروز قیامت کلام فرمائے گا نہ ان کو پاک فرمائے گا نہ ان کی طرف ظرف رحمت فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (۱) زنا کرنے والا بوڑھا (۲) جھوٹ بولنے والا بادشاہ (۳) متکبر فقیر۔ (بہار شریعت ۹/۷۹)

١٤٨٠: عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعَ وَالْاَرَضِيْنَ السَّبْعَ لَيَلْعَنَّ، الشَّيْخَ الزَّانِيَ وَاِنَّ فُرُوْجَ الزُّنَاةِ لَيُؤْذِيْ اَهْلَ النَّارِ نَتْنُ رِيْحِهَا. (الترغيب والترهيب ج٣/٢٧٦ لايدخل الجنة مسكين متكبر ولاشيخ زان)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں بوڑھے زانی پر لعنت کرتی ہیں اور زانیوں کی شرمگاہ کی بدبو جہنم والوں کو ایذا دے گی۔ (بہار شریعت ۹/۷۹)

١٤٨١: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ الذَّنْبِ

اَعْظَمُ؟ قَالَ : اَنْ تَجْعَلَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَکَ قُلْتُ : ثُمَّ اَیٌّ؟ قَالَ : اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَکَ اَجْلَ اَنْ یَطْعَمَ مَعَکَ قُلْتُ : ثُمَّ اَیٌّ ؟ قَالَ اَنْ تُزَانِیَ بِحَلِیْلَةِ جَارِکَ.

(الصحیح للبخاری ج۲ص۱۰۰۶ باب إثمُ الزُّنَاۃِ)

ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ کون سا گناہ سب میں بڑا ہے؟ فرمایا یہ کہ تو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک کرے حالانکہ تجھے اس نے پیدا کیا میں نے عرض کی بے شک یہ بہت بڑا ہے پھر اس کے بعد کونسا گناہ؟ فرمایا یہ کہ تو اپنی اولاد کو اس لیے قتل کر ڈالے کہ وہ تیرے ساتھ کھائے گی میں نے عرض کی پھر کونسا فرمایا یہ کہ تو اپنے پڑوسی کی عورت سے زنا کرے۔ (بہار شریعت ۸۰/۹)

۱۴۸۲ : عَنْ مِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لِاَصْحَابِهٖ مَاتَقُوْلُوْنَ فِیْ الزِّنَا؟ قَالُوْا :حَرَامٌ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُهٗ فَهُوَ حَرَامٌ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لِاَصْحَابِهٖ لَاَنْ یَّزْنِیَ الرَّجُلُ بِعَشْرِ نِسْوَةٍ اَیْسَرُ عَلَیْهِ مِنْ اَنْ یَّزْنِیَ بِامْرَاَةِ جَارِهٖ. (الترغیب والترھیب ج ۲۷۹،۲۷۸/۳ الزانی بِحَلِیْلَةِ جاره لاینظر الله الیه یوم القیامة)

مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضور نے صحابہ سے ارشاد فرمایا زنا کے بارے میں تم کیا کہتے ہو؟ لوگوں نے عرض کی وہ حرام ہے اللہ ورسول نے اسے حرام کیا وہ قیامت تک حرام رہے گا رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دس عورتوں کے ساتھ زنا کرنا اپنے پڑوسی کی عورت کے ساتھ زنا کرنے سے آسان ہے۔ (بہار شریعت ۸۰/۹)

۱۴۸۳ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: یَا شَبَابَ قُرَیْشٍ! اِحْفَظُوْا فُرُوْجَکُمْ لَا تَزْنُوْا عَلٰی مَنْ حَفِظَ فَرْجَهٗ فَلَهُ الْجَنَّةُ .

(ترغیب وترھیب ۲۸۲/۳ الامن حفظ فرجه فله الجنة)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے جوانان قریش اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو زنا نہ کرو جو شرمگاہوں کی حفاظت کرے گا اس کے لیے جنت ہے۔ (بہار شریعت ۸۰/۹)

۱۴۸۴ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا صَلَّتِ الْمَرْأَةُ خَمْسَهَا وَحَصَّنَتْ فَرْجَهَا وَاَطَاعَتْ بَعْلَهَا دَخَلَتْ مِنْ اَیِّ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ شَاءَتْ.

(الترغیب والترھیب ج۳/۲۸۲ اَلاٰمَنْ حَفِظَ فَرْجَهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت جب پانچوں نمازیں پڑھے اور پارسائی کرے اور شوہر کی اطاعت کرے تو جنت کے جس دروازے سے چاہیے داخل ہو۔ (بہارشریعت ۹/۸۰)

۱۴۸۵ : عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ یَضْمَنُ لِیْ مَا بَیْنَ لِحْیَیْهِ وَمَا بَیْنَ رِجْلَیْهِ تَضَمَّنْتُ لَهُ بِالْجَنَّةِ.

(ترغیب وترھیب ۳/۲۸۲ الامن حفظ فرجه له الجنة)

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا جو شخص اس چیز کا جو جبڑوں کے درمیان ہے (زبان) اور اس چیز کا جو دونوں پاؤں کے درمیان ہے (شرمگاہ) ضامن ہو (کہ ان سے خلاف شرع بات نہ کرے) میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں۔ (بہارشریعت ۹/۸۰)

۱۴۸۶ : عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : اِضْمَنُوْا لِیْ سِتًّا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَضْمَنُ لَكُمُ الْجَنَّةَ اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُّمْ وَاَدُّوْا اِذَا ائْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوْا اَیْدِیَكُمْ. (الترغیب والترھیب ج۳/۵۸۷/۵۸۸ اضمنوا لی ستا من انفسکم اضمن لکم الجنة)

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا میرے لئے چھ چیز کے ضامن ہو جاؤ میں تمہارے لیے جنت کا ضامن ہوں (۱) بات بولو تو سچ بولو (۲) وعدہ کرو تو پورا کرو (۳) تمہارے پاس امانت رکھی جائے تو ادا کرو (۴) اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو (۵) اور اپنی نگاہوں کو پست کرو (۶) اور اپنے ہاتھوں کو روکو۔ (بہارشریعت ۹/۸۰)

۱۴۸۷ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ

وَجَدْتُّمُوْهُ يَعْمَلُ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ فَاقْتُلُوا الْفَاعِلَ وَالْمَفْعُوْلَ بِهٖ.

(ترغیب وترهیب ۲۸۸/۳ اقتلوا الفاعل والمفعول به والذی یأتی البهیمة)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کو قوم لوط کا عمل کرتے پاؤ تو فاعل اور مفعول بہ دونوں کو قتل کر ڈالو۔ (بہار شریعت ۸۱/۹)

۱۴۸۸: عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلٰى اُمَّتِيْ مِنْ عَمَلِ قَوْمِ لُوْطٍ .

(ترغیب وترهیب ۲۸۵/۳ ان اخوف ما اخاف علی امتی من عمل قوم لوط)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی امت پر سب سے زیادہ جس چیز کا مجھے خوف ہے وہ عمل قوم لوط ہے۔ (بہار شریعت ۸۱/۹)

۱۴۸۹، ۱۴۹۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَلْعُوْنٌ مَنْ عَمِلَ عَمَلَ قَوْمِ لُوْطٍ رَوَاهُ رُزَيْنٌ وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ عَلِيًّا اَحْرَقَهُمَا وَاَبَا بَكْرٍ هَدَمَ عَلَيْهِمَا حَائِطًا.

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۱۳ کتاب الحدود)

ابن عباس وابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ملعون ہے وہ جو قوم لوط کا عمل کرے اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دونوں کو جلا دیا اور ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان پر دیوار ڈھا دی۔ (بہار شریعت ۸۱/۹)

۱۴۹۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اِلٰى رَجُلٍ اَتٰى رَجُلًا اَوْ اِمْرَأَةً فِيْ دُبُرِهَا.

(ترغیب وترهیب ۲۸۹/۳ لاینظر الله الی رجل اتی رجلا او امرأة فی دبرها)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس مرد کی طرف نظر رحمت نہیں فرمائے گا جو مرد کے ساتھ جماع کرے یا عورت کے پیچھے کے مقام میں جماع کرے۔ (بہار شریعت ۸۱/۹)

۱۴۹۲: عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :

اِسۡتَحۡيُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ لاَ يَسۡتَحۡيِ مِنَ الۡحَقِّ وَلاَ تَاۡتُوۡا النِّسَاءَ فِيۡ اَدۡبَارِهِنَّ.

(ترغیب وترهیب ۲۸۹/۳ لاینظر الله رجل الی رجلا الخ)

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا حیا کرو کہ اللہ تعالیٰ حق بات بیان کرنے سے باز نہ رہے گا اور عورتوں کے پیچھے کے مقام میں جماع نہ کرو۔ (بہار شریعت ۸۱/۹)

۱۴۹۳ : عَنۡ اَبِيۡ هُرَيۡرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنۡهُ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَلۡعُوۡنٌ مَنۡ اَتٰى امۡرَأَةً فِيۡ دُبُرِهَا. (ترغیب وترهیب ۲۹۰/۳ لعن الله الذین یاتون النساء فی محاشهن)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور فرماتے ہیں جو شخص عورت کے پیچھے میں جماع کرے وہ ملعون ہے۔ (بہار شریعت ۸۱/۹)

حد کہاں واجب ہے

احادیث

١٤٩٤: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِدْرَؤُا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ فَاِنْ كَانَ لَهُ مَخْرَجٌ فَخَلُّوْا سَبِيْلَهُ فَاِنَّ الْاِمَامَ اَنْ يُّخْطِئَ فِیْ الْعَفْوِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يُّخْطِئَ فِیْ الْعُقُوْبَةِ. (جامع الترمذی ج١ ابواب الحدود ٢٦٣)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جہاں تک ہو سکے مسلمانوں سے حدود دفع کرو یعنی اگر حدود کے ثبوت میں کوئی شبہہ ہو تو قائم نہ کرو اگر کوئی راہ نکل سکتی ہو تو اس کو چھوڑ دو امام معاف کرنے میں خطا کرے یہ اس سے بہتر ہے کہ سزا دینے میں غلطی کرے۔ (بہار شریعت ۹/۸۹)

١٤٩٥: عَنْ عَبْدِ الْجَبَّارِ بْنِ وَائِلِ بْنِ حَجَرٍ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : اُسْتُكْرِهَتْ اِمْرَاَةٌ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَدَرَاَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْهَا الْحَدَّ وَاَقَامَهُ عَلَى الَّذِیْ اَصَابَهَا.

(جامع الترمذی ج١ ص٢٦٩ باب ماجاء فی المرأة اذا استکرهت علی الزنا)

وائل بن حجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ایک عورت سے جبراً زنا کیا گیا حضور نے اس عورت پر حد نہیں لگائی اس مرد پر حد قائم کی جس نے اس کے ساتھ کیا تھا۔ (بہار شریعت ۹/۸۹)

شراب پینے کی حد کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۶۷: یـاَیُّهَـاالَّـذِیْنَ اٰمَنُوْا اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطٰنِ فَاجْتَنِبُوْهُ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ وَیَصُدَّکُمْ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ وَعَنِ الصَّلٰوةِ فَهَلْ اَنْتُمْ مُّنْتَهُوْنَ ٥ وَاَطِیْعُوا اللّٰهَ وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاحْذَرُوْا فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاعْلَمُوْا اِنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ. (سورة المائدة: الأیة ۸۹/)

اے ایمان والو! شراب اور جوا اور بت اور پانسے ناپاک ہی ہیں شیطانی کام تو ان سے بچتے رہنا کی تم فلاح پاؤ شیطان یہی چاہتا ہے کہ تم میں بیر اور دشمنی ڈلوادے شراب اور جوئے میں اور تمہیں اللہ کی یاد اور نماز سے روکے تو کیا تم باز آئے اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا اور ہوشیار رہو پھر اگر تم پھر جاؤ تو جان لو کہ ہمارے رسول کا ذمہ صرف واضح طور پر حکم پہنچا دینا ہے۔

احادیث

۱۴۹۶: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَا اَسْکَرَ کَثِیْرُهُ فَقَلِیْلُهُ حَرَامٌ. (السنن لابی داؤد ۵۱۸/۲ باب ماجاء فی السکر)

جابر رضی اللہ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا جو چیز زیادہ مقدار میں نشہ لائے وہ تھوڑی بھی حرام ہے۔ (بہارشریعت ۹۶/۹)

۱۴۹۷: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ کُلِّ مُسْکِرٍ وَمُفْتِرٍ. (مشکوة المصابیح ۳۱۸ کتاب الامارة)

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ حضور نے مسکر اور مفتر (یعنی اعضاء کوست

کرنے والی حواس کو کند کرنے والی مثلا افیون سے منع فرمایا) (بہار شریعت ۹/۹۶)

۱۴۹۸: عَنْ نَافِعٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : كُلُّ مُسْكِرٍ خَمْرٌ وَكُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ يَشْرَبُ الْخَمْرَ يُدْمِنُهَا لَمْ يَشْرَبْهَا فِي الْاٰخِرَةِ .(السنن لابی داؤد ۵۱۸/۲ باب ماجاء فی السکر)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر نشہ والی چیز خمر ہے (یعنی خمر کے حکم میں ہے) اور ہر نشہ والی چیز حرام ہے اور جو شخص دنیا میں شراب پیئے اور اس کی مداومت کرتا ہوا مرے اور توبہ نہ کرے وہ آخرت کی شراب نہیں پیئے گا۔ (بہار شریعت ۹/۹۶)

۱۴۹۹: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا قَدِمَ مِنَ الْيَمَنِ فَسَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ شَرَابٍ يَشْرَبُوْنَهُ بِاَرْضِهِمْ مِنَ الذُّرَةِ يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : اَوَ مُسْكِرٌ هُوَ قَالَ : نَعَمْ . قَالَ: رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ اِنَّ عَلَى اللّٰهِ عَهْدًا لِمَنْ يَشْرَبُ الْمُسْكِرَ اَنْ يَسْقِيَهُ مِنْ طِيْنَةِ الْخَبَالِ قَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَمَا طِيْنَةُ الْخَبَالِ قَالَ : عَرَقُ اَهْلِ النَّارِ اَوْعُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ .(الصحیح لمسلم ۱۶۷/۲ باب بیان ان کل مسکر خمر وان کل خمر حرام . (مشکوۃ المصابیح ۳۱۷)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر نشہ والی چیز حرام ہے بیشک اللہ تعالیٰ نے عہد کیا ہے کہ جو شخص نشہ پیئے گا اسے طینۃ الخبال سے پلائے گا لوگوں نے عرض کہ طینۃ الخبال کیا چیز ہے؟ فرمایا کہ جہنمیوں کا پسینہ یا ان کا عصارہ (نچوڑ) (بہار شریعت ۹/۹۶)

۱۵۰۰: عَنْ طَارِقِ بْنِ سُوَيْدِ الْجُعْفِيِّ اَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْخَمْرِ فَنَهَاهُ اَوْكَرِهَ اَنْ يَّصْنَعَهَا : فَقَالَ : اِنَّمَا اَصْنَعُهَا لِلدَّوَاءِ فَقَالَ : اِنَّهُ لَيْسَ بِدَوَاءٍ وَلٰكِنَّهُ دَاءٌ. (الصحیح لمسلم ج۱۶۳/۲ باب تحریم التداوی بالخمر)

طارق بن سوید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شراب کے متعلق سوال کیا حضور نے منع فرمایا انہوں نے عرض کی ہم تو اسے دوا کے لیے بناتے ہیں فرمایا یہ دوا نہیں ہے یہ تو خود بیماری ہے۔

(بہار شریعت ۹/۹۶)

۱۵۰۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ شَرِبَ

الْخَمْرَ وَسَكِرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةُ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا وَاِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاِنْ عَادَ فَشَرِبَ فَسَكِرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةُ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاِنْ عَادَ فَشَرِبَ فَسَكِرَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةُ اَرْبَعِيْنَ صَبَاحًا فَاِنْ مَاتَ دَخَلَ النَّارَ فَاِنْ تَابَ تَابَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاِنْ عَادَ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَّسْقِيَهُ مِنْ رُدْغَةِ الْخُبَالِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَمَا رُدْغَةُ الْخُبَالِ قَالَ : عُصَارَةُ اَهْلِ النَّارِ .

(السنن لابن ماجه ۲/ ۲۵۰ باب من شرب الخمر لم ت قبل له صلوة)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص شراب پئے گا اس کی چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی پھر اگر توبہ کرلے تو اللہ اس کی توبہ قبول فرمائے گا پھر اگر پئے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اس کے بعد توبہ کرے تو قبول ہے پھر اگر پئے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اس کے بعد توبہ کرے تو اللہ قبول فرمائے گا پھر اگر چوتھی مرتبہ پئے تو چالیس روز کی نماز قبول نہ ہوگی اب اگر توبہ کرے تو اللہ اس کی توبہ قبول نہیں فرمائے گا اور نہر خبال سے اسے پلائے گا۔ (بہار شریعت ۹/۴۷)

۱۵۰۲ : عَنْ دَيْلَمِ الْحُمَيْرِيِّ قَالَ : سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَنَا بِاَرْضٍ بَارِدَةٍ نُعَالِجُ فِيْهَا عَمَلًا شَدِيْدًا وَاَنَا نَتَّخِذُ شَرَابًا مِنْ هٰذَا الْقُمْحِ نَتَقَوّٰى بِهٖ عَلٰى اَعْمَالِنَا وَعَلٰى بَرْدِ بِلَادِنَا قَالَ : هَلْ يُسْكِرُ قُلْتُ : نَعَمْ . قَالَ : فَاجْتَنِبُوْهُ فَقُلْتُ : فَاِنَّ النَّاسَ غَيْرُ تَارِكِيْهِ قَالَ : فَاِنْ لَّمْ يَتْرُكُوْهُ فَقَاتِلُوْهُمْ .

(السنن لابی داؤد ۲/ ۵۱۸ باب ماجاء فی السکر)

دیلم حمیری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ ہم سرد ملک کے رہنے والے ہیں اور سخت کام کرنے والے ہیں اور ہم گیہوں کی شراب بناتے ہیں جس وجہ سے ہمیں کام کرنے کی قوت حاصل ہوتی ہے اور سردی کا اثر نہیں ہوتا ارشاد فرمایا کیا اس میں نشہ ہوتا ہے؟ عرض کی ہاں فرمایا تو اس سے پرہیز کرو میں نے عرض کی لوگ اسے نہیں چھوڑیں گے فرمایا اگر نہ چھوڑیں تو ان سے قتال کرو۔ (بہار شریعت ۹/۴۷)

۱۵۰۳: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَاقٌ وَّلَاقَمَّارٌ وَّلَامَنَّانٌ وَّلَامُدْمِنُ خَمْرٍ. (مشکوۃ المصابیح ۳۱۸ کتاب الامارۃ)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا والدین کی نافرمانی کرنے والا اور جوا کھیلنے والا اور احسان جتانے والا اور شراب کی مداومت کرنے والا جنت میں داخل نہ ہوگا۔ (بہارشریعت ۹۷/۹)

۱۵۰۴: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ اِنَّ اللّٰهَ بَعَثَنِیْ رَحْمَةً وَّهُدًی لِّلْعَالَمِیْنَ وَاَمَرَنِیْ اَنْ اَمْحَقَ الْمَزَامِیْرَ وَالْكُبَّارَاتِ یَعْنِیْ الْبَرَابِطَ وَالْمَعَازِفَ وَالْاَوْثَانَ الَّتِیْ كَانَتْ تُعْبَدُ فِی الْجَاهِلِیَّةِ اَقْسَمَ رَبِّیْ بِعِزَّتِهٖ لَایَشْرَبُ عَبْدٌ مِّنْ عَبِیْدِیْ جَرْعَةً مِنْ خَمْرٍ اِلَّاسَقَیْتُهٗ مَكَانَهَا مِنْ حَمِیْمِ جَهَنَّمَ مُعَذَّبًا اَوْ مَغْفُوْرًا لَهٗ وَلَایَسْقِیْهَا صَبِیًّا صَغِیْرًا اِلَّاسَقَیْتُهٗ مَكَانَهَا مِنْ حَمِیْمِ جَهَنَّمَ مُعَذَّبًا اَوْ مَغْفُوْرًا لَهٗ وَلَا یَدَعُهَا عَبْدٌ مِنْ عَبِیْدِیْ مِنْ مَخَافَتِیْ اِلَّاسَقَیْتُهَا اِیَّاهُ مِنْ حَظِیْرَةِ الْقُدْسِ. (الترغیب والترهیب ج۲۶۱/۳، ۲۶۲)

ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے قسم ہے میری عزت کی میرا جو بندہ شراب کی ایک گھونٹ بھی پیئے گا میں اس کو اتنی ہی پیپ پلاؤنگا اور جو بندہ میرے خوف سے چھوڑ دے گا میں اس کو حوض قدس سے پلاؤنگا۔

(بہارشریعت ۹۷/۹)

۱۵۰۵: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَةٌ حَرَّمَ اللّٰهُ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی عَلَیْهِمُ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَالْعَاقُّ وَالدَّیُّوْثُ الَّذِیْ یُقِرُّ فِیْ اَهْلِهِ الْخَبَثَ. (الترغیب والترهیب ج۲۵۶/۳)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا تین شخصوں پر اللہ نے جنت حرام کردی شراب کی مداومت کرنے والا اور والدین کی نافرمانی کرنے والا اور دیوث جو اپنے اہل میں بے حیائی کی بات دیکھے اور منع نہ کرے۔ (بہارشریعت ۹۷/۹)

۱۵۰۶: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: ثَلَاثَةٌ لَا یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ مُدْمِنُ الْخَمْرِ وَقَاطِعُ الرَّحِمِ وَمُصَدِّقٌ بِالسِّحْرِ وَمَنْ مَاتَ مُدْمِنَ الْخَمْرِ سَقَاهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مِنْ نَهْرِ الْغُوْطَةِ قِیْلَ: وَمَا نَهْرُ الْغُوْطَةِ؟ قَالَ: نَهْرٌ یَجْرِیْ

مِنْ فُرُوْجِ الْمُوْمِسَاتِ یُوْذِیْ اَهْلَ النَّارِ رِیْحُ فُرُوْجِهِمْ. (الترغیب والترہیب ج۳/۲۵۳)

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا تین شخص جنت میں داخل نہ ہونگے شراب کی مداومت کرنے والا اور قاطع رحم اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔ (بہارشریعت ۹/۹۸)

۱۵۰۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مُدْمِنُ الْخَمْرِ اِنْ مَاتَ لَقِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی کَعَابِدِ وَثَنٍ. (مشکوۃ المصابیح ۳۱۸ کتاب الامارۃ)

ابن عباس سے حضور نے فرمایا شراب کی مداومت کرنے والا مرے گا تو خدا اس سے ایسے ملے گا جیسا بت پرست۔ (بہارشریعت ۹/۹۸)

۱۵۰۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: حَدٌّ مِّنَ الْخَمْرِ کَعَابِدِ وَثَنٍ. (السنن لابن ماجہ ج۱ ص۲۵۰ باب مد من الخمر)

حضرت ابوہریرہ سے مروی فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ شراب کی مداومت کرنے والا بت پرست کی طرح ہے۔

۱۵۰۹: عَنْ شَبِیْبٍ سَمِعْتُ اَنَسَ بْنَ مَالِكٍ اَوْ حَدَّثَنِیْ اَنَسٌ قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الْخَمْرِ عَشَرَةً عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَالْمَعْصُوْرَةَ لَهُ وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ لَهُ وَبَائِعَهَا وَالْمَبِیْوْعَةَ لَهُ وَسَاقِیَهَا وَالْمُسْتَقَاةَ لَهُ حَتّٰی عَدَّ عَشَرَةً مِنْ هٰذَا الضَّرْبِ.

(السنن لابن ماجہ ۲/۲۵۰ باب لعنت الخمر علی عشرۃ اوجہ)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب کے بارے میں دس شخصوں پر لعنت کی بنانے والا اور بنوانے والا اور پینے والا اور اٹھانے والا اور جس کے پاس اٹھا کر لائی گئی اور پلانے والا اور بیچنے والا اور اس کے دام کھانے والا اور خریدنے والا اور جس کے لیے خریدی گئی۔ (بہارشریعت ۹/۹۸)

۱۵۱۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَشْرَبِ الْخَمْرَ مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَجْلِسْ عَلٰی مَائِدَةٍ یُشْرَبُ عَلَیْهَا الْخَمْرُ. (الترغیب والترہیب ۳/۲۵۳)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ حضور نے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر

ایمان لاتا ہے وہ شراب نہ پیئے اور جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان لاتا ہے وہ ایسے دسترخوان پر نہ بیٹھیں جس پر شراب پی جاتی ہے۔ (بہار شریعت ۹۸/۹)

۱۵۱۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِجْتَنِبُوْا الْخَمْرَ فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ. (الترغيب والترهيب ج۳/۲۵۷)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا شراب سے بچو کہ وہ برائی کی کنجی ہے۔(بہار شریعت ۹۸/۹)

۱۵۱۲: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : أَوْصَانِیْ خَلِیْلِیْ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا تُشْرِکْ بِاللّٰهِ شَیْئًا وَاِنْ قُطِعْتَ وَاِنْ حُرِّقْتَ وَلَا تَتْرُکْ صَلَاةً مَکْتُوْبَةً مُتَعَمِّدًا فَمَنْ تَرَکَهَا مُتَعَمِّدًا فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ وَلَاتَشْرَبِ الْخَمْرَ فَاِنَّهَا مِفْتَاحُ كُلِّ شَرٍّ. (السنن لابن ماجه ج۲/۲۵۰ والترغيب والترهيب ج۳/۲۵۷)

ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں مجھے میرے خلیل ﷺ نے وصیت فرمائی کہ خدا کے ساتھ شرک نہ کرنا اگرچہ ٹکڑے ٹکڑے کردیئے جاؤ اگرچہ جلا دیئے جاؤ اور نماز فرض کو قصداً ترک نہ کرنا کہ جو شخص اسے قصدا چھوڑے اس سے ذمہ بری ہے اور شراب نہ پینا کہ وہ ہر برائی کی کنجی ہے۔ (بہار شریعت ۹۸/۹)

۱۵۱۳: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ اِجْتَنِبُوْا اُمَّ الْخَبَائِثِ فَاِنَّهُ کَانَ رَجُلٌ مِّمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ یَتَعَبَّدُ وَیَعْتَزِلُ النَّاسَ فَعَلِقَتْهُ اِمْرَأَةٌ فَاَرْسَلَتْ اِلَیْهِ خَادِمًا اِنَّا نَدْعُوْکَ لِشَهَادَةٍ فَدَخَلَ فَطَفِقَتْ کُلَّمَا یَدْخُلُ بَابًا اَغْلَقَتْهُ دُوْنَهُ حَتّٰی اِذَا اَفْضٰی اِلٰی اِمْرَأَةٍ وَضِیْئَةٍ جَالِسَةٍ وَعِنْدَهَا غُلَامٌ وَبَاطِیَةٌ فِیْهَا خَمْرٌ فَقَالَتْ : اِنَّا لَمْ نَدْعُکَ لِشَهَادَةٍ وَلٰکِنْ دَعَوْتُکَ لِقَتْلِ هٰذَا الْغُلَامِ اَوْتَقَعُ عَلَیَّ اَوْ تَشْرَبُ کَأْسًا مِنَ الْخَمْرِ فَاِنْ اَبَیْتَ صِحْتُ بِکَ وَفَضَحْتُکَ قَالَ : فَلَمَّا رَاٰی اَنَّهُ لَا بُدَّ لَهُ مِنْ ذٰلِکَ قَالَ : أَسْقِیْنِیْ کَأْسًا مِنَ الْخَمْرِ فَسَقَتْهُ کَأْسًا مِنَ الْخَمْرِ فَقَالَ : زِیْدِیْنِیْ فَلَمْ تَزَلْ حَتّٰی وَقَعَ عَلَیْهَا وَقَتَلَ النَّفْسَ فَاجْتَنِبُوْا الْخَمْرَ فَاِنَّهُ وَاللّٰهِ لَا یَجْتَمِعُ اِیْمَانٌ وَاِدْمَانُ الْخَمْرِ فِیْ صَدْرِ رَجُلٍ اَبَدًا. وَلَیُوْشِکَنَّ اَحَدُهُمَا یُخْرِجُ صَاحِبَهُ . (الترغيب والترهيب ج۳/ ۲۵۸)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ام الخبائث (شراب) سے بچو کہ گزشتہ زمانہ میں ایک شخص عابد تھا اور لوگوں سے الگ رہتا تھا ایک عورت اس پر فریفتہ ہوگئی اس نے اس کے پاس ایک خادمہ کو بھیجا کہ گواہی کے لئے اسے بلاکر لا وہ بلاکر لاتی جب مکان کے دروازوں میں داخل ہوتا گیا خادمہ بند کرتی گئی جب اندر کے مکان میں پہنچا برتن میں شراب ہے اس عورت نے کہا میں نے تجھے گواہی کے لئے نہیں بلایا ہے بلکہ اس لئے بلایا ہے کہ یا تو اس لڑکے کو قتل کر یا مجھ سے زنا کر یا شراب کا ایک پیالہ پی اگر تو ان باتوں سے انکار کرتا ہے تو میں شور کروں گی اور تجھے رسوا کردونگی جب اس نے دیکھا کہ مجھے ناچار کچھ کرنا ہی پڑے گا کہا ایک پیالہ شراب کا مجھے پلادے جب ایک پیالہ پی چکا تو کہنے لگا اور دے جب خوب پی چکا تو زنا بھی کیا اور لڑکے کو قتل بھی کیا لہذا شراب سے بچو خدا کی قسم ایمان اور شراب کی مداومت مرد کے سینے میں جمع نہیں ہوتے قریب ہے کہ ان میں کا ایک دوسرے کو نکال دے۔ (بہار شریعت ۹۸/۹)

۱۵۱۴: عَنْ مَالِکِ بْنِ اَبِیْ مَرْیَمَ قَالَ حَدَّثَنِیْ اَبُوْ مَالِکِ الْاَشْعَرِیُّ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ لَیَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ اُمَّتِیْ الْخَمْرَ یُسَمُّوْنَهَا بِغَیْرِ اِسْمِهَا۔ (السنن لابی داؤد ۱۶۳/۲ باب فی الداذی)

ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میری امت میں کچھ لوگ شراب پئیں گے اور اس کا نام بدل کر کچھ اور رکھیں گے اور ان کے سروں پر باجے بجائیں گے اور گانے والیاں گائیں گی یہ لوگ زمین وفسا دل لیئے جائیں گے اور ان میں کے کچھ لوگ بندر اور سور بنادیئے جائیں گے۔ (بہار شریعت ۹۹/۹)

۱۵۱۵: عَنْ مُعَاوِیَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فِیْ الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ۔ (جامع الترمذی ج۱ ص ۱۷۴ باب ماجاء من شرب الخمر فاجلدوه)

معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شراب پیئے اسے کوڑے مارو اور اگر چوتھی مرتبہ پھر پیئے تو اسے قتل کر ڈالو۔ (بہار شریعت ۹۹/۹)

۱۵۱۶: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَاجْلِدُوْهُ فَاِنْ عَادَ فِیْ الرَّابِعَةِ فَاقْتُلُوْهُ قَالَ: ثُمَّ اَتَی النَّبِیُّ ﷺ بَعْدَ

ذٰلِکَ بِرَجُلٍ قَدْشَرِبَ فِی الرَّابِعَةِ فَضَرَبَهٗ وَلَمْ یَقْتُلْهُ ۔

(جامع الترمذی ج۱/۲٦۷من شرب الخمر فاجلدوہ فان عاد فی الرابعة فاقتلوه)

اور جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا شراب پینے والے کو کوڑے مارو اور چوتھی مرتبہ پھر پئے تو اس کو قتل کردو چوتھی بار حضور کی خدمت میں شراب خوار لایا گیا اسے کوڑے مارے اور قتل نہ کیا یعنی قتل کرنا منسوخ ہے۔ (بہارشریعت ۹/۹۹)

۱۵۱۷: عَنْ اَنَسٍ قَالَ : جَلَدَ النَّبِیُّ ﷺ فِی الْخَمْرِ بِالْجَرِیْدِ وَالنِّعَالِ

(صحیح البخاری ج۲/۱۰۰۲باب من امر بضرب الحد فی البیت)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب کے متعلق شاخوں اور جوتیوں سے مارنے کا حکم دیا۔ (بہارشریعت ۹/۹۹)

۱۵۱۸: عَنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ قَالَ: کُنَّا نُوْتٰی بِالشَّارِبِ عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاِمْرَةِ اَبِیْ بَکْرٍ وَصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ فَنَقُوْمُ اِلَیْهِ بِاَیْدِیْنَا وَنِعَالِنَا وَاَرْدِیَتِنَا حَتّٰی کَانَ اٰخِرُ اِمْرَةِ عُمَرَ فَجَلَدَ اَرْبَعِیْنَ حَتّٰی اِذَا عَتَوْا وَفَسَقُوْا جَلَدَ ثَمَانِیْنَ.(صحیح البخاری ج۲/۱۰۰۲ باب من امر بضرب الحد فی البیت)

سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں کہ حضور کے زمانہ اور حضرت ابوبکر کے زمانۂ خلافت میں اور حضرت عمر کے ابتدائی زمانۂ خلافت میں شرابی لایا جاتا ہم اپنے ہاتھوں اور جوتوں اور چادروں اور سے مارتے پھر حضرت عمر نے چالیس کوڑے کا حکم دیا پھر جب لوگوں میں سرکشی ہوگئی تو اسی کوڑے کا حکم دیا۔ (بہارشریعت ۹/۹۹)

۱۵۱۹: عَنْ مَالِکٍ عَنْ ثَوْرِبْنِ زَیْدِ الدِّیْلِمِیِّ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ اِسْتَشَارَ فِی الْخَمْرِ یَشْرَبُهَا الرَّجُلُ فَقَالَ لَهٗ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ : نَرٰی اَنْ تَجْلِدَهٗ ثَمَانِیْنَ فَاِنَّهٗ اِذَا شَرِبَ سَکِرَ وَاِذَا سَکِرَ هَذَا وَاِذَا هَذَا افْتَرٰی اَوْ کَمَا قَالَ : فَجَلَدَ عُمَرُ فِی الْخَمْرِ ثَمَانِیْنَ. (مؤطا للامام مالک ۲/۲۰۲ باب ماجاء فی الحد الخمر)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حد خمر کے متعلق صحابہ سے مشورہ کیا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میری رائے یہ ہے کہ اسے اسی کوڑے مارے جائیں کیونکہ جب پیئے گا نشہ ہوگا اور جب نشہ ہوگا بیہودہ بکے گا اور جب بیہودہ بکے گا افترا کرے گا لہذا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کوڑے کا حکم دیا۔(بہارشریعت ۹/۱۰۰)

﴿حد قذف کا بیان﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۶۸: وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا فَقَدِ احْتَمَلُوْا بُهْتَانًا وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا. (سورۃ الاحزاب/۵۷)

اور فرماتا ہے۔

۲۶۹: وَالَّذِيْنَ يَرْمُوْنَ الْمُحْصَنٰتِ ثُمَّ لَمْ يَاْتُوْا بِاَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ فَاجْلِدُوْهُمْ ثَمٰنِيْنَ جَلْدَةً وَّلَا تَقْبَلُوْا لَهُمْ شَهَادَةً اَبَدًا وَاُولٰئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ٥ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ وَاَصْلَحُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. (سورۃ النور آیت/۳۱)

اور جو ایمان والے مردوں اور عورتوں کو بے کیے ستاتے ہیں انہوں نے بہتان اور کھلا گناہ اپنے سر لیا۔

اور جو پارسا عورتوں کو عیب لگائیں پھر چار گواہ نہ لائیں تو انہیں اسی کوڑے لگاؤ اور ان کی کوئی گواہی نہ مانو، اور وہی فاسق ہیں مگر جو اس کے بعد توبہ کرلیں اور سنور جائیں، تو بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

احادیث

۱۵۲۰: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ قَذَفَ مَمْلُوْكَهُ بِالزِّنَا يُقَامُ عَلَيْهِ الْحَدُّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ كَمَا قَالَ.

(کنز العمال ج۳/۸۰ کتاب الحدود حدیث ۱۵۵۰)

صحیح مسلم شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے مملوک پر زنا کی تہمت لگائے قیامت کے دن اس پر حد لگائی جائے گی مگر جب کہ واقع میں وہ غلام ویسا ہی ہے جیسا اس نے کہا۔ (بہار شریعت ۹/۱۰۴)

۱۵۲۱: عَنْ عِكْرَمَةَ اَنَّ اِمْرَأَةً قَذَفَتْ وَلِيْدَتَهَا فَقَالَتْ : لَهَا يَا زَانِيَةُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ : اَرَأَيْتِهَا تَزْنِيْ قَالَتْ : لاَ . قَالَ : وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتُجْلَدَنَّ لَهَا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثَمَانِيْنَ سَوْطًا بِسَوْطٍ مِّنْ حَدِيْدٍ. (کنز العمال ج۳/ ۱۲۱)

عبدالرزاق عکرمہ سے روایت کرتے ہیں وہ کہتے ہیں ایک عورت نے اپنی باندی کو زانیہ کہا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا تو نے زنا کرتے دیکھا ہے اس نے کہا نہیں، فرمایا قسم ہے اس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے قیامت کے دن اس کی وجہ سے لوہے کے اسی کوڑے تجھے مارے جائیں گے۔ (بہار شریعت ۹/۱۰۴)

﴿تعزیر کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۷۰: یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا یَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤی اَنْ یَّكُوْنُوْا خَیْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤی اَنْ یَّكُنَّ خَیْرًا مِّنْهُنَّ وَلَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِیْمَانِ وَمَنْ لَّمْ یَتُبْ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ. (حجرات ۱۰/)

اے ایمان والو نہ مرد مردوں سے ہنسیں، عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں، اور عورتیں عورتوں سے دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں، اور آپس میں طعنہ نہ کرو اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو، کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلانا اور جو توبہ نہ کرے تو وہی ظالم ہے۔ (بہار شریعت ۹/۹۹)

احادیث

۱۵۲۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِذَا قَالَ الرَّجُلُ: لِلرَّجُلِ یَا یَهُوْدِیُّ! فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِیْنَ وَاِذَا قَالَ: یَا مُخَنَّثُ فَاضْرِبُوْهُ عِشْرِیْنَ وَمَنْ وَقَعَ عَلٰی ذَاتِ مَحْرَمٍ فَاقْتُلُوْهُ. (الجامع للترمذی ج۱ ص ۲۷۱ باب ماجاء فیمن یقول للآخر یا مخنث)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جب ایک شخص دوسرے کو یہودی کہہ کر پکارے تو اسے بیس کوڑے مارو اور مخنث کہہ کر پکارے تو بیس مارو اور اگر کوئی اپنے محارم سے زنا کرے تو اسے قتل کر ڈالو۔ (بہار شریعت ۹/۱۱۲)

۱۵۲۳: عَنْ عَلِیٍّ فِی الرَّجُلِ یَقُوْلُ: لِلرَّجُلِ یَا كَافِرُ! یَا خَبِیْثُ! یَا فَاسِقُ! یَا حِمَارُ! قَالَ: لَیْسَ عَلَیْهِ حَدٌّ مَّعْلُوْمٌ یُعَزِّرُ الْوَالِیْ بِمَا رَاٰی. (کنز العمال ج۳/۱۲۱)

بیہقی نے روایت کی کہ امیر المؤمنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر ایک

شخص دوسرے کو کہے اے کافر! اے خبیث! اے فاسق! اے گدھے! تو اس میں کوئی حد مقرر نہیں حاکم کو اختیار ہے جو مناسب سمجھے سزا دے۔ (بہار شریعت ۹/۱۱۲)

١٥٢٤: عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيْرٍ مَّنْ بَلَغَ حَدًّا فِيْ غَيْرِ حَدٍّ فَهُوَ مِنَ الْمُعْتَدِيْنَ .

(کنز العمال ج۳/۸۰ باب فی محظورات الحدود)

نعمان بن بشر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو شخص غیر حد کو حد تک پہنچا دے (یعنی وہ سزا دے جو حد میں ہے) وہ حد سے گزرنے والوں میں ہے۔ (بہار شریعت ۹/۱۱۲)

چوری کی حد کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۷۱: وَالسَّارِقُ وَالسَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْا اَيْدِيَهُمَا جَزَاءً بِمَا كَسَبَا نَكَالًا مِّنَ اللّٰهِ ط وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ حَكِيْمٌ ۝ فَمَنْ تَابَ مِنْ م بَعْدِ ظُلْمِهِ وَاَصْلَحَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَتُوْبُ عَلَيْهِ ط اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ (سورة المائدة ۳۸،۳۹)

اور جو مرد یا عورت چور ہو تو ان کا ہاتھ کاٹ ڈالو ان کے کیے ظلم کا بدلہ اللہ کی طرف سے سزا اور اللہ غالب حکمت والا ہے تو جو اپنے ظلم کے بعد توبہ کرے اور سنور جائے تو اللہ اپنی مہر سے اس پر رجوع فرمائے گا بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

احادیث

۱۰۲۵: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَعَنَ اللّٰهُ السَّارِقَ يَسْرِقُ الْبَيْضَةَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ وَيَسْرِقُ الْحَبْلَ فَتُقْطَعُ يَدُهٗ.

(السنن لابن ماجه ج۱۸۹/۲ باب حدالسارق)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا چور پر اللہ کی لعنت کہ بیضہ (خود) چُراتا ہے جس پر اس کا ہاتھ کاٹا جاتا ہے اور رسی چُراتا ہے اس پر ہاتھ کاٹا جاتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۲۱/۹)

۱۰۲۶: عَنْ فَضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ قَالَ: اُتِیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِسَارِقٍ فَقُطِعَتْ يَدُهٗ ثُمَّ اَمَرَ بِهَا فَعُلِّقَتْ فِیْ عُنُقِهٖ. رواه الترمذی (مشكوة المصابيح ج ص۳۱٤ باب قطع السرقة والسنن لابن ماجه ج۲/ ۱۸۹ باب تعليق اليد فی العنق)

فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک چور لایا گیا اس کا ہاتھ کاٹا گیا پھر حضور نے فرمایا وہ کٹا ہوا ہاتھ اس کی گردن پر لٹکا دیا جائے۔ (بہار شریعت ۱۲۱/۹)

۱۵۲۷: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ صَفْوَانَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ نَامَ فِي الْمَسْجِدِ وَتَوَسَّدَ رِدَاءَهُ فَاَخَذَ مِنْ تَحْتِ رَاسِهٖ فَجَاءَ بِسَارِقِهٖ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاَمَرَ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ يُّقْطَعَ فَقَالَ صَفْوَانُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ لَمْ اُرِدْ هٰذَا رِدَائِيْ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: فَهَلَّا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِيْ بِهٖ. (السنن لابن ماجه ج۲/ ۱۸۹ باب من سرق من الحرز)

صفوان بن امیہ راوی کہ صفوان بن امیہ مدینہ میں آئے اور اپنی چادر کا تکیہ لگا کر مسجد میں سو گئے چور آیا ان کی چادر لے بھاگا انہوں نے اسے پکڑا اور رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر لائے حضور نے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا صفوان نے عرض کی میرا یہ مطلب نہ تھا یہ چادر اس پر صدقہ ہے ارشاد فرمایا میرے پاس حاضر کرنے سے پہلے تم نے ایسا کیوں نہ کیا؟ (بہار شریعت ۹/ ۱۲۱)

۱۵۲۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَاَتَاهُ رَجُلٌ وَهُوَ نَائِمٌ فَاسْتَلَّ رِدَائَهُ مِنْ تَحْتِ رَاسِهٖ فَتَنَبَّهَ بِهٖ فَلَحِقَهُ فَاَخَذَهُ فَانْطَلَقَ بِهٖ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كُنْتُ نَائِمًا فِي الْمَسْجِدِ فَاَتَانِيْ هٰذَا فَاسْتَلَّ رِدَائِيْ مِنْ تَحْتِ رَاسِيْ فَلَحِقْتُهُ فَاَخَذْتُهُ فَاَمَرَ بِقَطْعِهٖ فَقَالَ صَفْوَانُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ رِدَائِيْ لَمْ يَبْلُغْ اَنْ يُّقْطَعَ فِيْهِ هٰذَا قَالَ: فَهَلَّا قَبْلَ اَنْ تَاْتِيَنِيْ بِهٖ.

(سنن الدارمی ۲/ ۹۳، ۹٤ باب السارق يوهب من السرقة ارسله)

حضرت ابن عباس سے مروی کہ صفوان بن امیہ مدینہ میں آئے اور مسجد میں اپنی چادر کا تکیہ لگا کر سو گئے چور آیا اور ان کی چادر لے بھاگا، انہوں نے اسے پکڑ لیا اور رسول اللہ کی خدمت میں حاضر لائے اور عرض کی یا رسول اللہ میں مسجد میں سو رہا تھا اتنے میں یہ آیا اور میری چادر لے بھاگا میں نے اس کو پکڑ لیا تو سرکار نے اس کا ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا تو صفوان نے کہا یا رسول اللہ میری چادر ہاتھ کاٹنے بھر قیمت کو نہ پہونچے گی ارشاد فرمایا میرے پاس حاضر کرنے سے پہلے تم نے ایسا کیوں نہ کیا؟

۱۵۲۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْحَضْرَمِيِّ جَاءَ بِغُلَامٍ لَّهُ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَقَالَ لَهُ اِقْطَعْ يَدَ غُلَامِيْ هٰذَا فَاِنَّهُ سَرَقَ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ: مَاذَا سَرَقَ؟ فَقَالَ: سَرَقَ مِرْاٰةً لِاِمْرَاَتِيْ ثَمَنُهُ سِتُّوْنَ دِرْهَمًا فَقَالَ عُمَرُ: اَرْسِلْهُ فَلَيْسَ عَلَيْهِ قَطْعٌ خَادِمُكُمْ سَرَقَ مَتَاعَكُمْ. (مؤطا امام مالک ص ۲۵۲)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص اپنے غلام کو حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر لایا اور کہا اس کا ہاتھ کاٹئے کہ اس نے میری بی بی کا آئینہ چرایا ہے امیر المؤمنین نے فرمایا اس کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا کہ یہ تمہارا خادم ہے جس نے تمہارا مال لیا ہے۔ (بہارشریعت۹/۱۲۱)

١٥٣٠: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لاَ يُقْطَعُ الْخَائِنُ وَلاَ الْمُنْتَهِبُ وَلاَ الْمَخْتَلِسُ . (سنن لابن ماجه ج٢/ ١٨٩ باب الخامس والمنتهب والمختلس)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خائن اور لوٹنے والے اور اچک لے جانے والے کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔ (بہارشریعت۹/۱۲۱)

١٥٣١: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :لاَ قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ وَ لاَ كَثَرٍ (السنن لابن ماجه ج٢/١٨٩)

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا پھل اور گابھے کے چرانے میں ہاتھ کاٹنا نہیں یعنی جب کہ پیڑ میں لگے ہوں اور کوئی چورائے۔ (بہارشریعت۹/۱۲۱)

١٥٣٢: عَنْ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لاَ قَطْعَ فِيْ ثَمَرٍ مُعَلَّقٍ وَلاَ فِيْ حَرِيْسَةِ جَبَلٍ فَاِذَا اَوَاهُ الْمُرَاحَ اَوِالْجَرِيْنِ فَالْقَطْعُ فِيْهَا بَلَغَ ثَمَنَ الْمِجَنِّ.
(مؤطا امام مالک ٢٤٩)

امام مالک سے روایت ہے حضور نے فرمایا درختوں پر پھل لگے ہوں ان میں قطع نہیں ان بکریوں کے چُرانے میں جو پہاڑ پر ہوں ہاں جب مکان میں آجائیں اور پھل خرمن میں جمع کر لیے جائیں اور سپر (ڈھال) کی قیمت کو پہونچیں تو قطع ہے۔ (بہارشریعت۹/۱۲۲)

١٥٣٣: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَطَعَ فِيْ مِجَنٍّ ثَمَنُهُ ثَلٰثَةُ دَرَاهِمَ . (مؤطا امام مالک ص٢٤٩)

عبداللہ بن عمرو دیگر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ نے سپر (ڈھال) کی قیمت میں ہاتھ کاٹنے کا حکم دیا ہے۔ (بہارشریعت۹/۱۲۲)

راہزنی کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

٢٧٢: اِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِیْنَ یُحَارِبُوْنَ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ وَیَسْعَوْنَ فِی الْاَرْضِ فَسَادًا اَنْ یُّقَتَّلُوْا اَوْ یُصَلَّبُوْا وَتُقَطَّعَ اَیْدِیْھِمْ وَاَرْجُلُھُمْ مِنْ خِلَافٍ اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ ذٰلِکَ لَھُمْ خِزْیٌ فِی الدُّنْیَا وَلَھُمْ فِی الْاٰخِرَۃِ عَذَابٌ عَظِیْمٌ اِلَّا الَّذِیْنَ تَابُوْا مِنْ قَبْلِ اَنْ تَقْدِرُوْا عَلَیْھِمْ فَاعْلَمُوْا اَنَّ اللّٰہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ.

جو لوگ اللہ و رسول سے لڑتے ہیں اور زمین میں فساد کرنے کی کوشش کرتے ہیں ان کی سزا یہی ہے کہ قتل کر ڈالے جائیں یا انہیں سولی دی جائے یا ان کے ہاتھ پاؤں مقابل کے کاٹ دیئے جائیں یا جلاوطن کر دیئے جائیں یہ ان کے لیے دنیا میں رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لیے بڑا عذاب ہے مگر وہ کہ تمہارے قابو پانے سے قبل توبہ کر لیں تو جان لو کہ اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔ (بہار شریعت ٩/١٢٩، ١٣٠)

احادیث

١٥٣٤: عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: لَا یَحِلُّ دَمُ اِمْرَئٍ مُّسْلِمٍ یَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلَاثٍ زِنًا بَعْدَ اِحْصَانٍ فَاِنَّہٗ یُرْجَمُ وَرَجُلٌ خَرَجَ مُحَارِبًا لِلّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَاِنَّہٗ یُقْتَلُ اَوْ یُصَلَّبُ اَوْ یُنْفٰی مِنَ الْاَرْضِ اَوْ یَقْتُلُ نَفْسًا فَیُقْتَلُ بِھَا. رواہ ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ج٢ ص ٢٠٨)

ام المؤمنین حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مرد مسلمان اس امر کی شہادت دے کہ اللہ ایک ہے اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اس کا خون حلال نہیں مگر تین وجہ سے (١) محصن ہو کر زنا کرے تو وہ رجم کیا جائے گا (٢) اور جو شخص اللہ و رسول یعنی مسلمانوں سے لڑنے کو نکلا تو وہ قتل کیا جائے گا یا اسے سولی دی جائے گی یا جلاوطن کر دیا جائے گا (٣) اور جو شخص کسی کو قتل کرے گا تو اس کے بدلے میں قتل کیا جائے گا۔ (بہار شریعت ٩/١٣٠)

١٥٣٥ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَهْطًا مِنْ عُكْلٍ ثَمَانِيَةً قَدِمُوْا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَاجْتَوَوُا الْمَدِيْنَةَ فَقَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَبْغِنَا رِسْلًا فَقَالَ : مَا اَجِدُ لَكُمْ اِلَّا اَنْ تَلْحَقُوْا بِالذَّوْدِ فَانْطَلَقُوْا فَشَرِبُوْا مِنْ اَبْوَالِهَا وَاَلْبَانِهَا حَتّٰى صَحُّوْا وَسَمِنُوْا وَقَتَلُوْا الرَّاعِيَ وَاسْتَاقُوْا الذَّوْدَ وَكَفَرُوْا بَعْدَ اِسْلَامِهِمْ فَاَتَى الصَّرِيْخُ النَّبِيَّ ﷺ فَبَعَثَ الطَّلَبَ فَمَا تَرَجَّلَ النَّهَارُ حَتّٰى اُتِيَ بِهِمْ فَقَطَعَ اَيْدِيَهُمْ وَاَرْجُلَهُمْ ثُمَّ اَمَرَ بِمَسَامِيْرَ فَاُحْمِيَتْ فَكَحَلَهُمْ بِهَا وَطَرَحَهُمْ بِالْحَرَّةِ يَسْتَسْقُوْنَ فَمَا يُسْقَوْنَ حَتّٰى مَاتُوْا. (صحیح البخاری ج ۱/۲۳ ٤۲)

حضور اقدس ﷺ کے زمانے میں قبیلہ عکل وعرینہ کے آٹھ لوگ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے تو انہیں مدینہ کی آب وہوا ناسازگار ہوئی تو عرض کی اے اللہ کے رسول! ہمارے لیے اونٹنی کے دودھ کا انتظام فرمائیں سرکار نے فرمایا اونٹوں سے جا لگو وہ چلے گئے اور اونٹنیوں کا پیشاب اور دودھ پیا یہاں تک کہ وہ صحت منداور موٹے ہوگئے اور چرواہے کو قتل کر ڈالا اور اونٹ ہانک لے گئے اور اسلام لانے کے بعد کافر ہوگئے تو مخبر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس آیا تو سرکار نے متعاقبین کو بھیجا تو دن نکلتے نکلتے پکڑ لیے گئے سرکار نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوائے اور لوہے کی سلائیاں منگوائیں پھر گرم کی گئیں اور ان کی آنکھوں میں پھیر دیا پھر انہیں سنگستان میں ڈلوادیا پانی مانگتے تو نہ دیا جاتا یہاں تک کہ مر گئے۔ (بہار شریعت ۹/۱۳۰)

کتاب السیر

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

٢٧٣: أُذِنَ لِلَّذِيْنَ يُقَاتَلُوْنَ بِاَنَّهُمْ ظُلِمُوْا وَاِنَّ اللّٰهَ عَلٰى نَصْرِهِمْ لَقَدِيْرٌ ن الَّذِيْنَ اُخْرِجُوْا مِنْ دِيَارِهِمْ بِغَيْرِ حَقٍّ اِلَّا اَنْ يَّقُوْلُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ بَعْضَهُمْ بِبَعْضٍ لَّهُدِّمَتْ صَوَامِعُ وَبِيَعٌ وَّصَلٰوتٌ وَّمَسَاجِدُ يُذْكَرُ فِيْهَا اسْمُ اللّٰهِ كَثِيْرًا وَّلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ اِنَّ اللّٰهَ لَقَوِيٌّ عَزِيْزٌ.(سورة الحج آيت ٣٩، ٤٠)

ان لوگوں کو جہاد کی اجازت دی گئی جن سے لوگ لڑتے ہیں اس وجہ سے کہ ان پر ظلم کیا گیا اور بے شک ان کے مدد کرنے پر قادر ہے وہ جن کو ناحق ان کے گھروں سے نکالا گیا محض اس وجہ سے کہ کہتے تھے ہمارا رب اللہ ہے اور اگر اللہ لوگوں کو ایک دوسرے سے دفع نہ کیا کرتا تو خانقاہیں اور مدرسے اور عبادت خانے اور مسجدیں ڈھادی جاتیں جن میں اللہ کے نام کی کثرت سے یاد ہوتی ہے اور ضرور اللہ اس کی مدد کرے گا جو اس کے دین کی مدد کرتا ہے بے شک اللہ قوی غالب ہے۔

اور فرماتا ہے:

٢٧٤: وَقَاتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ الَّذِيْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ وَاَخْرِجُوْهُمْ مِنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ وَالْفِتْنَةُ اَشَدُّ مِنَ الْقَتْلِ وَلَا تُقَاتِلُوْهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ حَتّٰى يُقَاتِلُوْكُمْ فِيْهِ فَاِنْ قَاتَلُوْكُمْ فَاقْتُلُوْهُمْ كَذٰلِكَ جَزَاءُ الْكَافِرِيْنَ فَاِنِ انْتَهَوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ وَقَاتِلُوْهُمْ حَتّٰى لَا تَكُوْنَ فِتْنَةٌ وَّيَكُوْنَ الدِّيْنُ لِلّٰهِ فَاِنِ انْتَهَوْا فَلَا عُدْوَانَ اِلَّا عَلَى الظّٰلِمِيْنَ.

(سورة البقرة الآية / ١٨٩، ١٩٣)

اور اللہ کی راہ میں ان سے لڑو جو تم سے لڑتے ہیں اور زیادتی نہ کرو بے شک اللہ زیادتی کرنے والوں کو درست نہیں رکھتا اور ایسوں کو جہاں پاؤ مارو اور جہاں سے انہوں نے تمہیں نکالا تم بھی نکال دو اور فتنہ قتل سے زیادہ سخت ہے اور ان سے مسجد حرام کے پاس نہ لڑو جب تک وہ تم

سے وہاں نہ لڑیں اگر وہ تم سے لڑیں تو انہیں قتل کرو کافروں کی یہی سزا ہے اور اگر وہ بعض آجائیں تو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے اور ان سے لڑو یہاں تک کہ فتنہ نہ رہے اور دین اللہ کے لیے ہو جائے اور اگر وہ بعض آجائیں تو زیادتی نہیں مگر ظالموں پر۔ (بہار شریعت ۹/۱۳۲)

احادیث

۱۵۳۶: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَغَدْوَةٌ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَوْ رَوْحَةٌ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا.

(ترغيب ج۲/۲٦٨ باب الترغيب في الغدوه في سبيل الله والروحة وماجاء بفضل)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں اللہ کی راہ میں صبح کو جانا یا شام کو جانا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ (بہار شریعت ۹/۱۳۳)

۱۵۳۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مِنْ خَيْرِ مَعَاشِ النَّاسِ لَهُمْ رَجُلٌ يُّمْسِكُ بِعِنَانِ فَرَسِهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ يَطِيْرُ عَلٰى مَتْنِهٖ كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً اَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلٰى مَتْنِهٖ يَبْتَغِي الْقَتْلَ اَوِ الْمَوْتَ مَظَانَّهٗ وَرَجُلٌ فِيْ غُنَيْمَةٍ فِيْ شَعْفَةٍ مِّنْ هٰذِهِ الشَّعْفَاءِ وَبَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الْاَوْدِيَةِ يُقِيْمُ الصَّلٰوةَ وَيُؤْتِي الزَّكٰوةَ وَيَعْبُدُ رَبَّهٗ حَتّٰى يَاتِيَهُ الْيَقِيْنُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ اِلَّا فِيْ خَيْرٍ.

(ترغيب وترهيب ج۲/۲٤٧ باب طوبىٰ لعبد اخذ بعنان فرسه في سبيل الله)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرماتے ہیں ﷺ سب سے بہتر اس کی زندگی ہے جو اللہ کی راہ میں اپنے گھوڑے کی باگ پکڑے ہوئے ہے جب کوئی خوفناک آواز سنتا ہے یا خوف میں اسے کوئی بلاتا ہے تو اڑ کر پہونچتا ہے (یعنی نہایت جلد) قتل و موت کو اس کی جگہوں میں تلاش کرتا ہے یعنی مرنے کی جگہ سے ڈرتا نہیں ہے یا اس کی زندگی بہتر ہے جو چند بکریاں لے کر پہاڑ کی چوٹی پر یا کسی وادی میں رہتا ہے وہاں نماز پڑھتا ہے اور زکوٰۃ دیتا ہے اور مرتے دم تک اپنے رب کی عبادت کرتا ہے۔ (بہار شریعت ج۹/۱۳۳)

۱۵۳۸: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَاَنْفُسِكُمْ وَاَلْسِنَتِكُمْ. (سنن دارمي ج۲/۱۳۲ باب في جهاد المشركين باللسان واليد)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا مشرکین سے جہاد کرو اپنے مال اور جان اور زبان سے یعنی دین حق کی اشاعت میں ہر قسم کی قربانی کے لیے تیار ہو جاؤ۔ (بہارشریعت ج۹/۱۳۳)

۱۰۳۹: عَنْ فُضَالَةَ بْنِ عُبَيْدٍ رَّضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : كُلُّ مَيِّتٍ يُخْتَمُ عَلٰى عَمَلِهٖ اِلَّا الْمُرَابِطُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَاِنَّهٗ يُنَمّٰى لَهٗ عَمَلُهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَيُؤْمَنُ فِيْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ. (الترغيب والترهيب ج۲/۲٤۳)

ترمذی وابوداؤد فضالہ بن عبید سے ودارمی عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی فرماتے ہیں ﷺ جو مرتا ہے اس کے عمل پر مہر لگادی جاتی ہے یعنی عمل ختم ہو جاتے ہیں مگر وہ جو سرحد پر گھوڑا باندھے ہوئے ہے اگر مر جائے تو اس کا عمل قیامت تک بڑھایا جاتا ہے اور فتنۂ قبر سے محفوظ رہتا ہے (بہارشریعت ج۹/۱۳۳)

۱۰٤۰: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا. (صحيح البخاری ج۱/٤۰۵)

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں اللہ کی راہ میں ایک دن سرحد پر گھوڑا باندھنا دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ (بہارشریعت ج۹/۱۳۳،۱۳٤)

۱۰٤۱: عَنْ سَلْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ رِبَاطُ يَوْمٍ وَلَيْلَةٍ خَيْرٌ مِّنْ صِيَامِ شَهْرٍ وَقِيَامِهٖ وَاِنْ مَاتَ فِيْهِ جَرٰى عَلَيْهِ عَمَلُهُ الَّذِيْ كَانَ يَعْمَلُ وَاُجْرِيَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ وَاَمِنَ مِنَ الْفَتَّانِ . (الترغيب ج۲/۲٤۳)

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں ایک دن اور رات اللہ کی راہ میں سرحد پر گھوڑا باندھنا ایک مہینہ کے روزے اور قیام سے بہتر ہے اور مر جائے تو جو عمل کرتا تھا جاری رہے گا اور اس کا رزق برابر جاری رہے گا اور فتنہ قبر سے محفوظ رہے گا۔ (بہارشریعت ۹/۱۳٤)

۱۰٤۲: عَنْ عُثْمَانَ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ رِبَاطُ يَوْمٍ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ يَوْمٍ فِيْمَا سِوَاهُ مِنَ الْمَنَازِلِ . (الترغيب ج۲/۲٤۳)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے کہ حضور نے فرمایا ایک دن سرحد پر گھوڑا باندھنا دوسری جگہ کے ہزار دنوں سے بہتر ہے۔ (بہارشریعت ۹/۱۳٤)

﴿غنیمت کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۷۵: يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الْاَنْفَالِ قُلِ الْاَنْفَالُ لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاَصْلِحُوْا ذَاتَ بَيْنِكُمْ وَاَطِيْعُوْا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ. (سورة الانفال آیت/۱)

نفل کے بارے میں تم سے سوال کرتے ہیں تم فرمادو نفل اللہ ورسول کے لئے ہیں اللہ سے ڈرو اور آپس میں صلح کرو اور اللہ ورسول کی اطاعت کرو اگر تم ایمان رکھتے ہو۔

اور فرماتا ہے:

۲۷۶: وَاعْلَمُوْا اَنَّمَا غَنِمْتُمْ مِنْ شَيْئٍ فَاَنَّ لِلّٰهِ خُمُسَهٗ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِی الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسَاكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ .(سورة الانفال آیت/۴۱)

اور جان لو کہ جو کچھ تم نے غنیمت حاصل کی ہے اس میں سے پانچواں حصہ اللہ ورسول کے لیے ہے اور قرابت والے یتیموں اور مسکینوں اور مسافر کے لیے۔ (بہار شریعت ج۹/۱۳۹)

احادیث

۱۰۴۳: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : فَلَمْ تَحِلَّ الْغَنَائِمُ لِاَحَدٍ مِنْ قَبْلِنَا ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ رَاٰى ضُعْفَنَا وَعِجْزَنَا فَطِيْبُهَا لَنَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(مشكوة المصابيح ص۳۴۸ باب قسمة الغنائم)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہم سے پہلے کسی کے لیے غنیمت حلال نہیں ہوئی اللہ تعالیٰ نے ہمارا ضعف و عجز دیکھ کر اسے ہمارے لیے حلال کر دیا۔ (بہار شریعت ج۴/۱۳۹)

۱۰۴۴: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ فَضَّلَنِیْ عَلٰى

الْاَنْبِيَاءِ اَوْ قَالَ : فَضَّلَ اُمَّتِیْ عَلَى الْاُمَمِ وَاَحَلَّ لَنَا الْغَنَائِمَ.

رواه الترمذی (مشکوۃ المصابیح ص ٣٤٩ باب قسمة الغنائم)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اللہ نے مجھے تمام انبیا سے افضل کیا یا فرمایا میری امت کو تمام امتوں سے افضل کیا اور ہمارے لیے غنیمت حلال کی۔

(بہار شریعت ج٩/١٣٩)

١٠٤٥ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : غَزَا نَبِیٌّ مِّنَ الْاَنْبِيَاءِ فَقَالَ: لِقَوْمِهٖ : لَا يَتْبَعْنِیْ رَجُلٌ مَلَکَ بُضْعَ اِمْرَاَةٍ وَهُوَ يَرىٰ اَنْ يَّبْنِیَ بِهَا وَلَمَّا يَبْنِ بِهَا وَلَا اَحَدٌ بَنىٰ بُيُوْتًا وَلَمْ يَرْفَعْ سُقُوْفَهَا وَلَا اَحَدٌ اِشْتَرىٰ غَنَمًا اَوْ خَلِفَاتٍ وَهُوَ يَنْتَظِرُ وِلَادَهَا فَغَزَا فَدَنَا مِنَ الْقَرْيَةِ صَلوٰةَ الْعَصْرِ اَوْ قَرِيْبًا مِّنْ ذٰلِکَ فَقَالَ : لِلشَّمْسِ اِنَّکِ مَامُوْرَةٌ وَاَنَا مَامُوْرٌ اَللّٰهُمَّ اَحْبِسْهَا عَلَيْنَا فَحُبِسَتْ حَتّٰى فَتَحَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فَجَمَعَ الْغَنَائِمَ فَجَاءَ تْ يَعْنِیْ النَّارَ لِتَاكُلَهَا فَلَمْ تَطْعَمْهَا فَقَالَ: اِنَّ فِيْكُمْ غُلُوْلًا فَلْيُبَايِعْنِیْ مِنْ كُلِّ قَبِيْلَةٍ رَجُلٌ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ : فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ فَلْيَتَبَايَعْنِیْ قَبِيْلَتُکَ فَلَزِقَتْ يَدُ رَجُلَيْنِ اَوْ ثَلٰثَةٍ بِيَدِهٖ فَقَالَ : فِيْكُمُ الْغُلُوْلُ فَجَاؤُا بِرَاسٍ مِثْلَ: رَاسِ بَقَرَةٍ مِّنَ الذَّهَبِ فَوَضَعُوْهَا فَجَاءَ تِ النَّارُ فَاَكَلَتْهَا ثُمَّ اَحَلَّ اللّٰهُ لَنَا الْغَنَائِمَ رَاىٰ ضُعْفَنَا وَعِجْزَنَا فَاَحَلَّهَا لَنَا . (الجامع الصحیح للبخاری ج١/٤٤٠ باب قول النبی صلی اللہ علیہ وسلم احلت لکم الغنائم)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ایک نبی (یوشع بن نون علیہ السلام) غزوہ کے لیے تشریف لے گیے اور اپنی قوم سے فرمایا کہ ایسا شخص میرے ساتھ نہ چلے جس نے نکاح کیا ہے اور ابھی زفاف نہیں کیا ہے اور کرنا چاہتا ہے اور نہ وہ شخص جس نے مکان بنایا ہے اور اس کی چھتیں ابھی تیار نہیں ہوئی ہیں اور نہ وہ شخص جس نے گابھن جانور خریدے ہیں اور بچہ جننے کا منتظر ہے (یعنی جن کے دل کسی کام میں مشغول ہوں وہ نہ چلیں صرف وہ لوگ چلیں جن کو ادھر کا خیال نہ ہو) جب اپنے لشکر کو لے کر قریہ بیت المقدس کے قریب پہونچے وقت عصر آ گیا وہ جمعہ کا دن تھا اور اب ہفتہ کی رات آنے والی ہے جس میں قتال بنی اسرائیل پر حرام تھا انہوں نے آفتاب کو مخاطب کر کے فرمایا تو مامور ہے اور میں مامور ہوں اے

اللہ آفتاب کو روک دے آفتاب رک گیا اور اللہ نے فتح دی اب غنیمتیں جمع کی گئیں اسے کھانے کے لیے آگ آئی مگر اس نے نہیں کھایا (یعنی زمانے میں حکم یہ تھا کہ غنیمت جمع کی جائے پھر آسمان سے آگ اترتی اور سب کو جلا دیتی اگر ایسا نہ ہوتا تو یہ سمجھا جاتا کہ کسی نے کوئی خیانت کی ہے اور یہاں بھی یہی ہوا) نبی نے فرمایا کہ تم نے خیانت کی ہے لہذا ہر قبیلہ میں سے ایک شخص بیعت کرے بیعت ہوئی ایک شخص کا ہاتھ ان کے ہاتھ سے چپک گیا فرمایا تمہارے قبیلہ میں سے کسی نے خیانت کی ہے اس کے بعد وہ لوگ سونے کا ایک سر لائے جو گائے کے سر کے برابر تھا اس کو اس غنیمت میں شامل کر دیا پھر حسب دستور آگ آئی اور کھا گئی حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ہم سے قبل کسی کے لیے غنیمت حلال نہیں تھی اللہ نے ہمارے ضعف و عجز کی وجہ سے اسے حلال کر دیا۔ (بہار شریعت ج۹/۱۴۰)

۱۵٤٦: عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ : قَدِمْنَا فَوَافَقْنَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ حِیْنَ افْتَتَحَ خَیْبَرَ فَاَسْهَمَ لَنَا اَوْ قَالَ : فَاَعْطَانَا مِنْهَا وَمَا قَسَّمَ لِاَحَدٍ غَابَ عَنْ فَتْحِ خَیْبَرَ مِنْهَا شَیْئًا اِلَّا لِمَنْ شَهِدَ مَعَهُ اِلَّا اَصْحَابَ سَفِیْنَتِنَا جَعْفَرٌ اَوْ اَصْحَابُهُ اَسْهَمَ لَهُمْ مَعَهُمْ . رواہ ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ۳۵۰ باب قسمة الغنائم)

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں ہم حبشہ سے واپس ہوئے اس وقت پہونچے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابھی خیبر کو فتح کیا تھا حضور نے ہمارے لیے حصہ مقرر فرمایا اور ہمیں بھی عطا فرمایا جو لوگ فتح خیبر میں موجود نہ تھے ان میں ہمارے سوا کسی کو حصہ نہ دیا صرف ہماری کشتی والے جتنے تھے حضرت جعفر اور ان کے رفقا نے انہیں کو حصہ دیا۔ (بہار شریعت ج۹/۱۴۰)

۱۵٤۷: عَنْ یَزِیْدَ بْنِ هُرْمُزٍ قَالَ : کَتَبَ نَجْدَةُ الْحَرُوْرِیُّ اِلٰی ابْنِ عَبَّاسٍ یَسْأَلُهُ عَنِ الْعَبْدِ وَالْمَرْأَةِ یَحْضُرَانِ الْمَغْنَمَ هَلْ یُقَسَّمُ لَهُمَا؟ فَقَالَ : لِیَزِیْدَ اُکْتُبْ اِلَیْهِ اَنَّهُ لَیْسَ لَهُمَا سَهْمٌ اِلَّا اَنْ یُّحْذَیَا . (مشکوۃ المصابیح ص۳٤۸ باب قسمة الغنائم)

صحیح مسلم یزید بن ہرمز سے مروی کہ نجدہ حروری نے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس لکھ کر دریافت کیا کہ غلام اور عورت غنیمت میں حاضر ہوں تو آیا ان کو حصہ ملے گا یزید سے فرمایا کہ لکھ دو کہ ان کے لیے (سہم) نہیں ہے مگر کچھ دیدیا جائے۔ (بہار شریعت ج۹/۱۴۰، ۱۴۱)

۱۰۴۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُنَفِّلُ بَعْضَ مَنْ يَّبْعَثُ مِنَ السَّرَايَا لِاَنْفُسِهِمْ خَاصَّةً سِوٰى قَسْمَةِ عَامَّةِ الْجَيْشِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (مشكوة المصابيح ۳۴۸)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ اگر لشکر میں سے کچھ لوگوں کو لڑنے کے لئے کہیں بھیجتے تو انہیں علاوہ حصہ کے کچھ نفل (انعام) عطا فرماتے۔ (بہار شریعت ج۹/۱۴۱)

۱۰۴۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: نَفَّلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ نَفْلًا سِوٰى نَصِيْبِنَا مِنَ الْخُمُسِ فَاَصَابَنِيْ شَارِفٌ وَالشَّارِفُ الْمُسِنُّ الْكَبِيْرُ متفق عليه.

(مشكوة المصابيح ۳۴۸ باب قسمة الغنائم)

حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی کہتے ہیں حضور ﷺ نے ہمیں حصہ کے علاوہ خمس میں سے نفل دیا تھا مجھے ایک بڑا اونٹ ملا تھا۔ (بہار شریعت ج۹/۱۴۱)

۱۰۵۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَنَفَّلَ سَيْفَهُ ذَالْفِقَارِ يَوْمَ بَدْرٍ. رواه ابن ماجه

(مشكوة المصابيح ۳۵۱)

ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما راوی کہ حضور اقدس ﷺ کی تلوار ذوالفقار بدر کے دن نفل میں ملی ہوتی تھی۔ (بہار شریعت ج۹/۱۴۱)

۱۰۵۱: عَنْ خَوْلَةَ الْاَنْصَارِيَةِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ رِجَالًا يَتَخَوَّضُوْنَ فِيْ مَالِ اللّٰهِ بِغَيْرِ حَقٍّ فَلَهُمُ النَّارُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.

(الصحيح للبخاري ج۱/۴۳۹ باب قول الله تعالىٰ فان لله خمسه والرسول)

خولہ انصاریہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ کچھ لوگ اللہ کے مال میں ناحق گھس پڑتے ہیں ان کے لیے قیامت کے دن آگ ہے۔ (بہار شریعت ج۹/۱۴۱)

۱۰۵۲: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: دَنَا النَّبِيُّ ﷺ مِنْ بَعِيْرٍ فَاَخَذَ وَبْرَةً مِّنْ سِنَامِهٖ ثُمَّ قَالَ: يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّهٗ لَيْسَ لِيْ مِنْ هٰذَا الْفَيْئِ شَيْئٌ وَلَا هٰذَا وَرَفَعَ اِصْبَعَهٗ اِلَّا الْخُمُسَ وَالْخُمُسُ مَرْدُوْدٌ عَلَيْكُمْ فَاَدُّوا الْخِيَاطَ وَالْمُخِيْطَ فَقَامَ رَجُلٌ فِيْ يَدِهٖ كُبَّةٌ مِنْ شَعْرٍ فَقَالَ: اَخَذْتُ هٰذِهٖ لِاُصْلِحَ بِهَا بَرْدَعَةً

فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَمَّا مَا كَانَ لِيَ وَلِبَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَهُوَ لَكَ فَقَالَ : اَمَّا اِذَا بَلَغَتْ مَا اَرٰى فَلاَ اَرَبَ لِيَ فِيْهَا وَنَبَذَهَا. رواه ابوداؤد (مشكوة المصابيح ۳۵۱)

ابوداؤد بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی حضور اقدس ﷺ ایک شتر کے پاس تشریف لائے اس کے کوہان سے ایک بال لے کر فرمایا اے لوگو! اس غنیمت میں سے میرے لیے کچھ نہیں ہے (بال کی طرف اشارہ کر کے) اور یہ بھی سوائے خمس کے (کہ یہ میں لونگا) وہ بھی تمہارے ہی اوپر رد ہو جائے گا لہذا سوئی اور تاگا جو کچھ تم نے لیا ہے حاضر کرو ایک شخص اپنے ہاتھ میں بالوں کا گچھا لے کر کھڑا ہوا اور عرض کہ میں نے پالان درست کرنے کے لیے یہ بال لیے تھے حضور نے فرمایا اس میں میرا اور بنی عبدالمطلب کا جو کچھ حصہ وہ جو تمہیں دیا اس شخص نے کہا جب اس کا معاملہ اتنا بڑا ہے تو مجھے ضرورت نہیں یہ کہہ کر واپس کر دیا۔ (بہار شریعت ج۹/۱۴۱)

۱۵۵۳ : عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ شَرْيِ الْمَغَانِمِ حَتّٰى تُقَسَّمَ . رواه الدارمي (مشكوة المصابيح ۳۵۱)

ابو سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے قبل تقسیم غنیمت کو خریدنے سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ج۹/۱۴۱)

﴿جزیہ کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۷۷: وَمَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْهُمْ فَمَا اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ وَّلٰكِنَّ اللّٰهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهٗ عَلٰى مَنْ يَّشَاءُ وَاللّٰهُ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ مَا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهٖ مِنْ اَهْلِ الْقُرٰى فَلِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ وَلِذِى الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةً بَيْنَ الْاَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ وَمَا اٰتٰكُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ. (سورة الحشر آیت ۷،۶)

اللہ نے کافروں سے جو کچھ اپنے رسول کو دلایا اس پر نہ تم نے گھوڑے دوڑائے اور نہ اونٹ لیکن اللہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے مسلط فرمادیتا ہے اور اللہ ہر شئی پر قادر ہے جو کچھ اللہ نے اپنے رسول کو بستیوں والوں سے دلایا وہ اللہ و رسول کے لیے ہے اور قرابت والے اور یتیموں اور مسکینوں اور مسافر کے لیے (یہ اس لئے بیان کیا گیا کہ) تم میں کے مالدار لوگ لینے دینے نہ لگیں اور جو کچھ رسول تم کو دیں اسے لو اور جس چیز سے منع کریں اس سے باز آجاؤ اور اللہ سے ڈرو بے شک اللہ سخت عذاب والا ہے۔ (بہار شریعت ج۹/۱۵۴،۱۵۵)

احادیث

۱۵۵۴: عَنْ مُعَاذٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا وَجَّهَهٗ اِلَى الْيَمَنِ اَمَرَهٗ اَنْ يَّاْخُذَ مِنْ كُلِّ حَالِمٍ يَعْنِى مُحْتَلِمٍ دِيْنَارًا اَوْ عَدْلَهٗ مِنَ الْمُعَافِرِيِّ ثِيَابٌ تَكُوْنُ بِالْيَمَنِ.

رواہ ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ۳۵۳)

معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ان کو یمن (کا حاکم بنا کر) بھیجا تو یہ فرمادیا کہ ہر بالغ سے ایک دینار وصول کریں یا اس قیمت کا معافری یہ ایک کپڑا ہے جو یمن میں ہوتا ہے۔ (بہار شریعت ج۹/۱۵۵)

۱۰۵۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لَا تَصْلُحُ قِبْلَتَانِ فِیْ اَرْضٍ وَّاحِدَۃٍ وَلَیْسَ عَلَی الْمُسْلِمِ جِزْیَۃٌ. رواہ احمد والترمذی وابوداود

(مشکوۃ المصابیح ۳۵۳)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ایک زمین میں دو قبیلے درست نہیں اور مسلمان پر جزیہ نہیں۔ (بہار شریعت ج۹/۱۵۵)

۱۰۵۶: عَنْ عُقْبَۃَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنَّا نَمُرُّ بِقَوْمٍ فَلَاھُمْ یُضَیِّفُوْنَا وَلَاھُمْ یُؤَدُّوْنَ مَالَنَا عَلَیْھِمْ مِنَ الْحَقِّ وَلَانَحْنُ نَاْخُذُ مِنْھُمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنْ اَبَوْا اِلَّا اَنْ تَاْخُذُوْا کُرْھًا فَخُذُوْا. رواہ الترمذی (مشکوۃ المصابیح ۳۵۳)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ ہم کافروں کے ملک میں جاتے ہیں وہ نہ ہماری مہمانی کرتے ہیں اور نہ ہمارے حقوق ادا کرتے ہیں اور ہم خود جبراً لینا اچھا نہیں سمجھتے (اور اس کی وجہ سے ہم کو بہت ضرر ہوتا ہے) ارشاد فرمایا کہ اگر تمہارے حقوق خوشی سے نہ دیں تو جبراً وصول کرو۔ (بہار شریعت ج۹/۱۵۵)

۱۰۵۷: عَنْ اَسْلَمَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ضَرَبَ الْجِزْیَۃَ عَلٰی اَھْلِ الذَّھَبِ اَرْبَعَۃَ دَنَانِیْرَ وَعَلٰی اَھْلِ الْوَرِقِ اَرْبَعِیْنَ دِرْھَمًا مَعَ ذٰلِکَ اَرْزَاقُ الْمُسْلِمِیْنَ وَضِیَافَۃُ ثَلٰثَۃِ اَیَّامٍ. رواہ مالک (مشکوۃ المصابیح ۳۵۳)

اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ جزیہ مقرر کیا سونے والوں پر چار دینار اور چاندی والوں پر چالیس درہم اور اس کے علاوہ مسلمانوں کی خوراک اور تین دن کی مہمانی ان کے ذمہ تھی۔ (بہار شریعت ج۹/۱۵۵)

﴿مرتد کا بیان﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۷۸: وَمَنْ یَّرْتَدِدْ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَیَمُتْ وَهُوَ کَافِرٌ فَاُولٰٓئِکَ حَبِطَتْ اَعْمَالُهُمْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِیْهَا خٰلِدُوْنَ.(سورة البقرة آیت/۲۱۷)

تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہوجائے اور کفر کی حالت میں مرے اس کے تمام اعمال دنیا اور آخرت میں رائیگاں ہیں اور وہ لوگ جہنمی ہیں اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

اور فرماتا ہے:

۲۷۹: یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مَنْ یَّرْتَدِدْ مِنْکُمْ عَنْ دِیْنِهٖ فَسَوْفَ یَاْتِی اللّٰهُ بِقَوْمٍ یُّحِبُّهُمْ وَ یُحِبُّوْنَهٗ اَذِلَّةٍ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اَعِزَّةٍ عَلَی الْکَافِرِیْنَ یُجَاهِدُوْنَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَلَا یَخَافُوْنَ لَوْمَةَ لَائِمٍ ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ .

(سورة المائدة آیت/٥٤)

اے ایمان والو! تم میں سے جو کوئی اپنے دین سے مرتد ہوجائے تو عنقریب اللہ ایک ایسی قوم لائے گا جو اللہ کو محبوب ہوگی اور وہ اللہ کو محبوب رکھے گی مسلمانوں کے سامنے ذلیل اور کافروں پر سخت ہوگی وہ لوگ اللہ کی راہ میں جہاد کریں گے کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈریں گے یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے دیتا ہے اور اللہ وسعت والا علم والا ہے۔

اور فرماتا ہے:

۲۸۰: قُلْ اَبِاللّٰهِ وَآیَاتِهٖ وَرَسُوْلِهٖ کُنْتُمْ تَسْتَهْزِءُوْنَ ٥ لَا تَعْتَذِرُوْا قَدْ کَفَرْتُمْ بَعْدَ اِیْمَانِکُمْ .(سورة التوبة آیت/٦٥)

تم فرمادو کیا اللہ اور اس کی آیتوں اور اس کے رسول کے ساتھ تم مسخرہ پن کرتے تھے بہانے نہ بناؤ تم ایمان لانے کے بعد کافر ہو گئے۔ (بہار شریعت ج ۹/۱۶۱)

احادیث

۱۵۵۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا یُلْقِیْ لَهَا بَالًا یَّرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَیَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَایُلْقِیْ لَهَا بَالًا یَهْوِیْ بِهَا فِیْ جَهَنَّمَ. رواه البخاری وفی روایة لَّهُمَا یَهْوِی بِهَا فِی النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ. (مشکوة المصابیح ص ۴۱۱ باب حفظ اللسان)

امام بخاری نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا بندہ کبھی اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی بات کہتا ہے اور اس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا (یعنی اپنے نزدیک ایک معمولی بات کہتا ہے) اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے بہت درجے بلند کرتا ہے اور کبھی اللہ کی ناراضی کی بات کرتا ہے اور اس کا خیال بھی نہیں کرتا اس کی وجہ سے جہنم میں گرتا ہے اور ایک روایت میں ہے کہ مشرق و مغرب کے درمیان میں جو فاصلہ ہے اس سے بھی فاصلہ پر جہنم میں گرتا ہے۔ (بہار شریعت ج ۹/۱۶۱)

۱۵۵۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا یَحِلُّ دَمُ امْرَئٍ مُسْلِمٍ یَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدیٰ ثَلٰثٍ النَّفْسِ بِالنَّفْسِ وَالثَّیِّبِ الزَّانِیْ وَالْمُفَارِقِ لِدِیْنِهِ التَّارِكِ الْجَمَاعَةَ.

(صحیح البخاری ۲/۱۰۱۶ باب قول اللہ ان ا لنفس بالنفس)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان اللہ کی وحدانیت اور میری رسالت کی شہادت دیتا ہے اس کا خون حلال نہیں مگر تین وجہ سے وہ کسی کو قتل کرے اور شیب زانی اور دین سے نکل جانے والا جو جماعت مسلمین چھوڑ دیتا ہے۔

(بہار شریعت ج ۹/۱۶۱،۱۶۲)

١٥٦٠: عَنْ عِكْرَمَةَ قَالَ: اُتِیَ عَلِیٌّ بِزَنَادِقَةٍ فَاَحْرَقَهُمْ فَبَلَغَ ذٰلِکَ ابْنَ عَبَّاسٍ فَقَالَ: لَوْ کُنْتُ اَنَا لَمْ اُحْرِقْهُمْ لِنَهْیِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لَا تُعَذِّبُوْا بِعَذَابِ اللّٰهِ وَلَقَتَلْتُهُمْ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مَنْ بَدَّلَ دِیْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ. (صحیح البخاری ج۲/۱۰۲۳ باب حکم المرتد)

عکرمہ سے مروی کہتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں چند زندیق پیش کیے گیے انہوں نے ان کو جلا دیا جب یہ خبر عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو پہونچی تو یہ فرمایا کہ میں ہوتا تو نہیں جلاتا کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے منع کیا فرمایا کہ اللہ کے عذاب کے ساتھ تم عذاب مت دو اور میں انہیں قتل کرتا اس لیے کہ حضور نے ارشاد فرمایا ہے جو شخص اپنے دین کو بدل دے اسے قتل کر ڈالو۔ (بہار شریعت ج۹/۱۶۲)

لقیط کا بیان

احادیث

۱۵۶۱: عَنْ مَالِکٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ اَبِیْ جَمِیْلَةَ اَنَّهُ وَجَدَ مَنْبُوْذًا فِیْ عَهْدِ عُمَرَ فَجِئْتُ بِهٖ فَقَالَ: مَاحَمَلَکَ عَلٰی اَخْذِ هٰذِهِ النَّسَمَةِ؟ قَالَ: وَجَدْتُهَا ضَائِعَةً فَاَخَذْتُهَا فَقَالَ عَرِیْفُهُ اِنَّهُ رَجُلٌ صَالِحٌ قَالَ اذْهَبْ بِهٖ فَهُوَ حُرٌّ وَعَلَیْنَا نَفَقَتُهُ وَاَخْرَجَهُ الشَّافِعِیُّ عَنْهُ وَرَوَاهُ عَبْدُالرَّزَّاقِ عَنْ مَالِکٍ فِیْ اٰخِرِهٖ هُوَ حُرٌّ وَ لَاؤُهُ لَکَ وَنَفَقَتُهُ مِنْ بَیْتِ الْمَالِ. (کنزالعمال ج۳۲۸/۷ بَابُ اللَّقِیْطِ مِنْ قِسْمِ الْاَفْعَالِ حدیث ۳۸۵۱ والدرایة فی تخریج احادیث الهدایة علی هامش الهدایة ج۶۱۱/۲ کتاب اللقیط و مؤطا للامام مالک علی هامش ابن ماجة ج۲۱۹/۲)

امام مالک نے ابو جمیلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں ایک پڑا ہوا بچہ پایا کہتے ہیں میں اسے اٹھالایا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لے گیا انہوں نے فرمایا تم نے اسے کیوں اٹھایا جواب دیا کہ میں نہ اٹھاتا تو ضائع ہو جاتا پھر ان کی قوم کے سردار نے کہا اے امیر المومنین یہ مرد صالح ہے یعنی یہ غلط نہیں کہا فرمایا اسے لے جاؤ یہ آزاد ہے اس کا نفقہ ہمارے ذمہ ہے یعنی بیت المال سے دیا جائے گا۔ (بہار شریعت ۲/۱۰)

۱۵۶۲: عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیَّبِ قَالَ: کَانَ عُمَرُ اِذَا اُتِیَ بِاللَّقِیْطِ فَرَضَ لَهُ مَا یَصْلُحُهُ رِزْقًا یَاْخُذُهُ وَلِیُّهُ کُلَّ شَهْرٍ وَیُوْصِیْ بِهٖ خَیْرًا وَیَجْعَلُ لَهُ رِضَاعَهُ فِیْ بَیْتِ الْمَالِ وَنَفَقَتَهُ. (الدرایة فی تخریج احادیث الهدایة علی هامش الهدایة ج۶۱۱/۲ باب اللقیط)

سعید بن المسیب کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لقیط لایا جاتا تو اس کے مناسب حال کچھ مقرر فرما دیتے کہ اس کا ولی (ملتقط) ماہ بماہ لے جایا کرے اور اس کے متعلق بھلائی کرنے کی وصیت فرماتے اور اس کی رضاعت کے مصارف اور دیگر اخراجات بیت

المال سے مقرر کرتے۔ (بہارشریعت ۲/۱۰)

۱۵٦۳: عَنْ تَمِيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ اَنَّهُ وَجَدَ لَقِيْطًا فَاَتٰى بِهٖ اِلٰى عَلِيٍّ فَاَلْحَقَهُ عَلِيٌّ عَلٰى مَائَةٍ) (الدراية فى تخريج احاديث الهداية على هامش الهداية ج۲/۱۱٦ كتاب اللقيط)

تمیم رضی اللہ عنہ نے ایک لقیط پایا اسے حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ کے پاس لائے انہوں نے اسے اپنے ذمہ لیا۔ (بہارشریعت ۲/۱۰)

۱۵٦٤: اَنَّ رَجُلًا اِلْتَقَطَ لَقِيْطًا فَجَاءَ بِهٖ اِلٰى عَلِيٍّ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهُ فَقَالَ: هُوَ حُرٌّ وَ لَاَنْ اَكُوْنَ وَلِيْتُ مِنْ اَمْرِهٖ مِثْلَ الَّذِىْ وَلِيْتَ اَنْتَ كَانَ اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ كَذَا وَ كَذَا.

(الجوهرة النيرة شرح مختصر القدورى ج ۲ ص ۳۷ كتاب اللقيط و البدائع الصنائع من ترتيب الشرائع ج٦/۱۹۸)

امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ ایک شخص نے لقیط پایا اسے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا انہوں نے فرمایا یہ آزاد ہے اور اگر میں اس کا متولی ہوتا تو مجھے فلاں فلاں چیز سے یہ زیادہ محبوب ہوتا۔ (بہارشریعت ۱۰/۳۰۲)

لقطہ(۱) کا بیان

۱۵۶۵ : عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ نِ الْجُهَنِیِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ آوىٰ ضَالَّةً فَهُوَ ضَالٌّ مَا لَمْ یُعَرِّفْهَا . (مسند الامام احمد بن حنبل ج ۱۱۷/٤ حدیث زید بن خالد جهنی رضی الله عنه وشرح معانی الآثار ج۲۷٤/۲ باب اللقیط)

زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اکرم ﷺ فرماتے ہیں جو شخص کسی کی گم شدہ چیز کو پناہ دے (اٹھائے) وہ خود گمراہ ہے اگر تشہیر کا ارادہ نہ رکھتا ہو۔ (بہار شریعت ۵/۱۰)

۱۵۶۶ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ سُئِلَ عَنِ اللُّقْطَةِ فَقَالَ : لَا تَحِلُّ اللُّقْطَةُ فَمَنْ الْتَقَطَ شَیْئًا فَلْیُعَرِّفْهُ سَنَةً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهُ فَلْیَرُدَّ اِلَیْهِ وَاِنْ لَّمْ یَاتِ فَلْیَتَصَدَّقْ بِهٖ.

(الدرایة فی تخریج احادیث الهدایة علی هامش الهدایة ج۲/٦١٤)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے لقطہ کے متعلق سوال ہوا ارشاد فرمایا لقطہ حلال نہیں اور جو شخص پڑا مال اٹھائے اس کی ایک سال تک تشہیر کرے اگر مالک آجائے تو اسے دیدے اور نہ آئے تو صدقہ کردے۔ (بہار شریعت ۶/۱۰)

۱۵۶۷ : عَنِ الْجَارُوْدِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ضَالَّةُ الْمُسْلِمِ حَرَقُ النَّارِ.

(سنن الدارمی ج۲/۱۷۹ باب فی الضالة)

دارمی نے جارود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کی گمشدہ چیز آگ کا شعلہ ہے یعنی اس کا اٹھالینا سبب عذاب ہے اگر یہ مقصود ہو کہ خود مالک بن بیٹھے۔ (بہار شریعت ۵/۱۰،۶)

۱۵۶۸ : عَنْ عَیَاضِ بْنِ حِمَارٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ وَجَدَ لُقَطَةً فَلْیُشْهِدْ ذَوَا عَدْلٍ اَوْ ذَوِیْ عَدْلٍ وَلَا یَكْتُمْ وَلَا یُغَیِّبْ فَاِنْ وَجَدَ صَاحِبَهَا فَلْیَرُدَّ عَلَیْهِ وَاِلَّا فَهُوَ مَالُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ . (مشکوة المصابیح ص ۲٦۲ والدرایة فی تخریج

(۱) لقطہ اس مال کو کہتے ہیں جو پڑا ہوا کہیں مل جائے۔ ۱۲

احادیث الهدایة علی هامش الهدایة ج ٦١٢/٢ و مسند الامام احمد بن حنبل ج ١٦٢/٤

حدیث عیاض بن حمار المجاشعی رضی الله عنه)

عیاض بن حمار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جو شخص پڑی ہوئی چیز پائے تو ایک یا دو عادل کو اٹھاتے وقت گواہ کرے اور اسے نہ چھپائے اور نہ غائب کرے پھر اگر مالک مل جائے تو اسے دیدے ورنہ اللہ تعالیٰ کا مال ہے وہ جس کو چاہتا ہے دیتا ہے۔ (بہار شریعت ٦/١٠)

١٥٦٩: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ عَلِیَّ بْنَ اَبِیْ طَالِبٍ وَجَدَ دِیْنَارًا فَاَتٰی بِهٖ فَاطِمَةَ فَسَاَلَ عَنْهُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : هٰذَا رِزْقُ اللّٰهِ فَاَکَلَ مِنْهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَکَلَ عَلِیٌّ وَفَاطِمَةُ فَلَمَّا کَانَ بَعْدَ ذٰلِکَ اَتَتْ اِمْرَاَةٌ تَنْشُدُ الدِّیْنَارَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : یَا عَلِیُّ اَدِّ الدِّیْنَارَ. رواه ابوداؤد

(مشکوة المصابیح ص ٢٦٢ باب اللقیط)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ ایک دینار پایا اسے فاطمہ زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس لائے اور رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا (یعنی اس وقت ان کو ضرورت تھی یہ پوچھا کہ صرف کرسکتا ہوں یا نہیں؟) ارشاد فرمایا یہ اللہ نے رزق دیا ہے خود رسول اللہ ﷺ نے بھی اس سے کھایا اور علی و فاطمہ رضی اللہ عنہما نے بھی کھایا پھر ایک عورت دینار ڈھونڈتی آئی حضور نے ارشاد فرمایا اے علی وہ دینار اسے دیدو۔

(بہار شریعت ٦/١٠)

١٥٧٠: عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلَهٗ عَنِ اللُّقْطَةِ فَقَالَ : اَعْرِفْ عِفَاصَهَا وَوِکَاءَ هَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً فَاِنْ جَاءَ صَاحِبُهَا وَاِلَّا فَشَانُکَ بِهَا قَالَ : فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ : هِیَ لَکَ اَوْ لِاَخِیْکَ اَوْ لِلذِّئْبِ قَالَ : فَضَالَّةُ الْاِبِلِ قَالَ مَالَکَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَاکُلُ الشَّجَرَ حَتّٰی یَلْقَاهَا رَبُّهَا .

(صحیح البخاری ج١ ص٣٢٨)

زید بن خالد رضی اللہ عنہ سے مروی ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور اس نے لقطہ کے متعلق سوال کیا ارشاد فرمایا اس ظرف یعنی تھیلی اور بندش کو شناخت کرلو پھر

ایک سال اس کی تشہیر کرو اگر مالک مل جائے تو دیدو ورنہ تم جو چاہو کرو اس نے دریافت کیا گم شدہ بکری کا کیا حکم ہے؟ ارشاد فرمایا وہ تمہارے لیے ہے یا تمہارے بھائی کے لیے یا بھیڑیئے کے لیے (یعنی اس کا لینا جائز ہے کہ کوئی نہیں لے گا تو بھیڑیا لے جائے گا) اس نے دریافت کیا گم شدہ اونٹ کا کیا حکم ہے؟ ارشاد فرمایا تم اسے کیا کرو گے؟ اس کے ساتھ اس کی مشک اور جوتا ہے وہ پانی کے پاس آکر پانی پے لے گا اور درخت کھاتا رہے گا یہاں تک کہ اس کا مالک پالے گا یعنی اس کے لینے کی اجازت نہیں۔ (بہار شریعت ۱۰/۶،۷)

۱۵۷۱: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : رَخَّصَ لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الْعَصَا وَالسَّوْطِ وَالْحَبْلِ وَاَشْبَاهِهٖ يَلْتَقِطُهُ الرَّجُلُ يَنْتَفِعُ بِهٖ. رواه ابوداؤد (مشكوة المصابيح باب اللقطة ۲۶۲)

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں ہمیں رسول اللہ ﷺ نے عصا اور کوڑے اور رسی اور اس جیسی چیزوں کو اٹھا کر اسے کام میں لانے کی رخصت دی ہے۔

(بہار شریعت ۱۰/۷)

۱۵۷۲: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ : اَنَّهٗ ذَكَرَ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ سَأَلَ بَعْضَ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ اَنْ يُّسْلِفَهٗ اَلْفَ دِيْنَارٍ فَقَالَ : ائْتِنِیْ بِالشُّهَدَاءِ اُشْهِدُهُمْ فَقَالَ: كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا فَقَالَ: فَأْتِنِیْ بِالْكَفِيْلِ قَالَ : كَفٰى بِاللّٰهِ كَفِيْلًا قَالَ : صَدَقْتَ فَدَفَعَهَا اِلَيْهِ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَخَرَجَ فِی الْبَحْرِ فَقَضٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ الْتَمَسَ مَرْكَبًا يَرْكَبُهَا يَقْدَمُ عَلَيْهِ لِلْاَجَلِ الَّذِیْ اَجَّلَهٗ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَاَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَاَدْخَلَ فِيْهَا اَلْفَ دِيْنَارٍ وَصَحِيْفَةً مِّنْهُ اِلٰى صَاحِبِهٖ ثُمَّ زَجَّجَ مَوْضَعَهَا ثُمَّ اَتٰى بِهَا اِلَى الْبَحْرِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ اِنَّكَ تَعْلَمُ اَنِّیْ كُنْتُ تَسَلَّفْتُ فُلَانًا اَلْفَ دِيْنَارٍ فَسَأَلَنِیْ كَفِيْلًا فَقُلْتُ : كَفٰى بِاللّٰهِ كَفِيْلًا فَرَضِیَ بِكَ فَسَأَلَنِیْ شَهِيْدًا فَقُلْتُ: كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا فَرَضِیَ بِكَ وَاِنِّیْ جَهَدْتُ اَنْ اَجِدَ مَرْكَبًا اَبْعَثُ اِلَيْهِ الَّذِیْ لَهٗ فَلَمْ اَقْدِرْ وَاِنِّیْ اِسْتَوْدَعْتُكَهَا فَرَمٰى بِهَا فِی الْبَحْرِ وَلَجَتْ فِيْهِ ثُمَّ انْصَرَفَ وَهُوَ فِیْ ذٰلِكَ يَلْتَمِسُ مَرْكَبًا يَخْرُجُ اِلٰى بَلَدِهٖ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِیْ كَانَ اَسْلَفَهٗ يَنْظُرُ لَعَلَّ مَرْكَبًا جَاءَ بِمَالِهٖ فَاِذَا بِالْخَشَبَةِ الَّتِیْ فِيْهَا الْمَالُ فَاَخَذَهَا لِاَهْلِهٖ حَطَبًا فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ وَالصَّحِيْفَةَ ثُمَّ قَدِمَ الَّذِیْ كَانَ اَسْلَفَهٗ فَاَتٰى بِاَلْفِ دِيْنَارٍ وَقَالَ : وَاللّٰهِ مَازِلْتُ جَاهِدًا فِیْ طَلَبِ مَرْكَبٍ لِاٰتِيَكَ بِمَالِكَ فَمَا وَجَدْتُ مَرْكَبًا قَبْلَ الَّذِیْ

اَتَیْتُ فِیْهِ قَالَ: هَلْ کُنْتَ بَعَثْتَ اِلَیَّ شَیْئًا ؟ قَالَ : اُخْبِرُکَ اَنِّیْ لَمْ اَجِدْ مَرْکَبًا قَبْلَ الَّذِیْ جِئْتُ بِهٖ قَالَ : فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَدّٰی عَنْکَ الَّذِیْ بَعَثْتَ فِی الْخَشَبَةِ فَانْصَرِفْ بِالْاَلْفِ دِیْنَارٍ رَاشِدًا. (صحیح البخاری ج۱/۳۰۶)

صحیح بخاری شریف میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں سے ایک شخص نے دوسرے سے ایک ہزار دینار قرض مانگے اس نے کہا گواہ لاؤ جن کو گواہ بنالو اس نے کہا کَفٰی بِاللّٰهِ شَهِیْدًا اللہ کی گواہی کافی ہے اس نے کہا کسی کو ضامن لاؤ اس نے کہا کَفٰی بِاللّٰهِ کَفِیْلاً اللہ کی ضمانت کافی ہے اس نے کہا تو نے سچ کہا اور ایک ہزار دینار اسے دے اور ادا کی ایک میعاد مقرر کردی اس شخص نے سمندر کا سفر کیا اور جو کام کرنا تھا انجام کو پہنچا پھر جب میعاد پوری ہونے کا وقت آیا تو اس نے کشتی تلاش کی کہ جا کر اس کا دین ادا کرے مگر کوئی کشتی نہ ملی ناچار اس نے ایک لکڑی میں سوراخ کر کے ہزار اشرفیاں بھر دیں اور ایک خط لکھ کر اس میں رکھا اور خوب اچھی طرح بند کردیا پھر اس لکڑی کو دریا کے پاس لایا اور یہ کہا اے اللہ تو جانتا ہے کہ میں نے فلاں شخص سے قرض طلب کیا اس نے کفیل مانگا میں نے کہا کفی باللہ کفیلا ۔ وہ تیری کفالت پر راضی ہو گیا پھر اس نے گواہ مانگا میں نے کہا کفی باللہ شہیدا وہ تیری گواہی پر راضی ہو گیا اور میں نے پوری کوشش کی کہ کوئی کشتی مل جائے تو اس کا دین پہنچادوں مگر میسر نہ آئی اور اب یہ اشرفیاں میں تجھ کو سپرد کرتا ہوں (یہ کہہ کر) وہ لکڑی دریا میں پھینک دی اور واپس آیا مگر برابر کشتی تلاش کرتا رہا کہ اس شہر کو جائے اور دین ادا کرے اب وہ شخص جس نے قرض دیا تھا ایک دن دریا کی طرف گیا کہ شاید کسی کشتی پر اس کا مال آتا ہو کہ دفعۃً وہی لکڑی ملی جس میں اشرفیاں بھری تھیں اس نے یہ خیال کر کے کہ گھر میں جلانے کے کام آئے گی اس کو لے لیا جب اس کو چیرا تو اشرفیاں اور خط ملا پھر کچھ دنوں بعد وہ شخص جس نے قرض لیا تھا ہزار دینار لے کر آیا اور کہنے لگا خدا کی قسم میں برابر کوشش کرتا رہا کہ کوئی کشتی مل جائے تو تمہارا مال تم کو پہنچادوں مگر آج سے پہلے کوئی کشتی نہ ملی اس نے کہا تم نے میرے پاس کوئی چیز بھیجی تھی اس نے کہا میں کہہ تو رہا ہوں کہ آج سے پہلے مجھے کوئی کشتی نہیں ملی اس نے کہا جو کچھ تم نے لکڑی میں بھیجا تھا خدا نے اس کو تمہاری طرف سے پہنچادیا اپنی ایک ہزار اشرفیاں لے کر بامراد واپس ہوا۔ (بہار شریعت ۱۰/۷،۸)

مفقود (۱) کا بیان

۱۵٦٣ : عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : اِمْرَأَةُ الْمَفْقُوْدِ هِيَ اِمْرَأَتُهُ حَتّٰى يَاتِيَهَا الْبَيَانُ . رواه الدار قطني

(الدراية في تخريج احاديث الهداية على هامش الهداية ج٢/٦٢٢ كتاب المفقود)

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مفقود کی عورت جب تک بیان نہ آجائے (یعنی اس کی موت یا طلاق نہ معلوم ہو) اس کی عورت ہے۔

۱۵٧٤ : اَخْرَجَ عَبْدُ الرَّزَّاقِ مِنْ طَرِيْقِ الْحَكَمِ بْنِ عُتَيْبَةَ اَنَّ عَلِيًّا قَالَ : فِيْ اِمْرَأَةِ الْمَفْقُوْدِ هِيَ اِمْرَأَةٌ اُبْتُلِيَتْ فَلْتَصْبِرْ حَتّٰى يَاتِيَهَا مَوْتٌ اَوْ طَلَاقٌ .

(الدراية في تخريج احاديث الهداية ج٢/٦٢٢ كتاب المفقود)

عبدالرزاق نے اپنے مصنف میں روایت کی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مفقود کی عورت کے متعلق فرمایا کہ وہ ایک عورت ہے جو مصیبت میں مبتلا کی گئی اس کو صبر کرنا چاہئے جب تک موت یا طلاق کی خبر نہ آئے۔ (بہار شریعت ١٠/١٧)

۱۵٧٥ : عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ اِمْرَأَةَ الْمَفْقُوْدِ مُنْتَظِرَةٌ اَبَدًا اَخْرَجَ ابْنُ اَبِيْ شَيْبَةَ عَنْ اَبِيْ قِلَابَةَ وَجَابِرِ بْنِ زَيْدٍ وَالشَّعْبِيِّ وَالنَّخْعِيِّ كُلُّهُمْ قَالُوْا : لَيْسَ لَهَا اَنْ تَزَوَّجَ حَتّٰى تَتَبَيَّنَ مَوْتُهُ. (حاشية مختصر القدوری كتاب المفقود و الدراية في تخريج احاديث الهداية ج٢/٦٢٢)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے بھی ایسا ہی مروی ہے کہ اس کو ہمیشہ انتظار کرنا چاہئے اور ابو قلابہ و جابر بن یزید و شعبی و ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالی عنہم کا بھی یہی مذہب ہے۔

(بہار شریعت ١٠/١٧)

---

(۱) مفقود اسے کہتے ہیں جس کا کوئی پتہ نہ ہو اور یہ بھی معلوم نہ ہو کہ زندہ ہے یا مر گیا۔ ۱۲

شرکت (۱) کا بیان

۱۵۷٦ : عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ خَفَّتْ اَزْوَادُ الْقَوْمِ وَاَمْلَقُوْا فَاَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فِي نَحْرِ اِبِلِهِمْ فَاَذِنَ لَهُمْ فَلَقِيَهُمْ عُمَرُ فَاَخْبَرُوْهُ فَقَالَ : مَابَقَاءُ كُمْ بَعْدَ اِبِلِكُمْ؟ فَدَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَا بَقَاءُ هُمْ بَعْدَ اِبِلِهِمْ ؟ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: نَادِ فِي النَّاسِ يَأْتُوْنَ بِفَضْلِ اَزْوَادِهِمْ فَبُسِطَ لِذٰلِكَ نِطْعٌ وَجَعَلُوْهُ عَلَى النِّطْعِ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَدَعَا وَبَرَّكَ عَلَيْهِ ثُمَّ دَعَاهُمْ بِاَوْعِيَتِهِمْ فَاحْتَثَى النَّاسُ حَتّٰى فَرَغُوْا ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ .

(صحیح البخاری ج۱/۳۳۷/۳۳۸ باب الشرکة فی الطعام الخ ومسلم ج۱/۴۲)

صحیح بخاری میں سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے مروی کہتے ہیں ایک غزوہ میں لوگوں کے توشہ میں کمی پڑ گئی لوگوں نے حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر اونٹ ذبح کرنے کی اجازت طلب کی (کہ اسی کو ذبح کر کے کھالیں گے) حضور نے اجازت دیدی پھر لوگوں سے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ملاقات ہوئی انہوں نے خبر دی (کہ اونٹ ذبح کرنے کی ہم نے اجازت حاصل کرلی ہے) حضرت عمر نے فرمایا اونٹ ذبح کرڈالنے کے بعد تمہاری بقا کی کیا صورت ہوگی؟ یعنی جب سواری نہ رہے گی اور پیدل چلوگے تو تھک جاؤ گے اور کمزور ہو جاؤ گے پھر دشمنوں سے جہاد کیوں کرسکو گے اور یہ ہلاکت کا سبب ہوگا پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یارسول اللہ اونٹ ذبح ہوجانے کے بعد لوگوں کی بقا کی کیا صورت ہوگی؟ حضور نے ارشاد فرمایا کہ اعلان کردو کہ جو کچھ توشہ لوگوں کے پاس بچا ہے وہ حاضر لائیں ایک دسترخوان بچھا دیا گیا لوگوں کے پاس جو کچھ توشہ بچا ہوا تھا لاکر اس دسترخوان پر جمع کردیا رسول اکرم ﷺ کھڑے ہوگئے اور دعا کی پھر لوگوں سے فرمایا اپنے

(۱) شرکت کی دو قسمیں ہیں (۱) شرکت ملک (۲) شرکت عقد
شرکت ملک کی تعریف یہ ہے کہ چند شخص ایک شی کے مالک ہوں اور باہم عقد شرکت نہ ہوا ہو اور شرکت عقد یہ ہے کہ باہم شرکت عقد کیا ہو ۱۲

اپنے برتن لاؤ سب نے اپنے اپنے برتن بھر لیے پھر حضور نے فرمایا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور بے شک میں اللہ کا رسول ہوں۔ (بہار شریعت ۱۰/۱۹)

۱۵۷۷: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : اِنَّ الْاَشْعَرِیِّیْنَ اِذَا اَرْمَلُوْا فِی الْغَزْوِ وَقَلَّ طَعَامُ عَیَالِهِمْ بِالْمَدِیْنَةِ جَمَعُوْا مَا کَانَ عِنْدَهُمْ فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ اقْتَسَمُوْا بَیْنَهُمْ فِیْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ بِالسَّوِیَّةِ فَهُمْ مِنِّیْ وَاَنَا مِنْهُمْ.

(صحیح البخاری ج۱/۳۳۸ باب الشرکة فی الطعام)

ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ قبیلہ اشعری کے لوگوں کا جب غزوہ میں توشہ کم ہو جاتا ہے یا مدینہ ہی میں ان کے اہل و عیال کے کھانے میں کمی ہو جاتی ہے تو جو کچھ ان کے پاس ہوتا ہے تو سب کو ایک کپڑے میں اکٹھا کر لیتے ہیں پھر برابر برابر بانٹ لیتے ہیں (اس اچھی خصلت کی وجہ سے) وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہوں۔

(بہار شریعت ۱۰/۲۰)

۱۵۷۸: اَخْبَرَنِیْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ وَهْبٍ اَخْبَرَنِیْ سَعِیْدٌ عَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ عَنْ جَدِّهٖ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ هِشَامٍ وَکَانَ قَدْ اَدْرَکَ النَّبِیَّ ﷺ وَذَهَبَتْ بِهٖ اُمُّهٗ زَیْنَبُ بِنْتُ حُمَیْدٍ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! بَایِعْهُ فَقَالَ : هُوَ صَغِیْرٌ فَمَسَحَ رَاْسَهٗ وَدَعَا لَهٗ وَعَنْ زُهْرَةَ بْنِ مَعْبَدٍ اَنَّهٗ کَانَ یَخْرُجُ بِهٖ جَدُّهٗ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ هِشَامٍ اِلَی السُّوْقِ فَیَشْتَرِی الطَّعَامَ فَیَلْقَاهُ ابْنُ عُمَرَ وَابْنُ الزُّبَیْرِ فَیَقُوْلَانِ لَهٗ اَشْرِکْنَا فَاِنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَدْ دَعَا لَکَ بِالْبَرَکَةِ فَیُشْرِکُهُمْ فَرُبَّمَا اَصَابَ الرَّاحِلَةَ کَمَا هِیَ فَیَبْعَثُ بِهَا اِلَی الْمَنْزِلِ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ: اِذَا قَالَ الرَّجُلُ : لِلرَّجُلِ اَشْرِکْنِیْ فَاِذَا سَکَتَ فَیَکُوْنُ شَرِیْکَهٗ بِالنِّصْفِ .

(صحیح البخاری ۱/۳٤۰ باب الشرکة فی الطعام وغیرہ)

عبداللہ بن ہشام رضی اللہ عنہ کو ان کی والدہ زینب بنت حمید رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر لائیں اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اس کو بیعت فرما لیجئے فرمایا یہ چھوٹا بچہ ہے پھر ان کے سر پر حضور نے ہاتھ پھیرا اور ان کے لیے دعا کی ان کے پوتے زہرہ بن معبد کہتے ہیں کہ میرے دادا عبداللہ بن ہشام مجھے بازار لے جاتے اور وہاں غلہ خریدتے تو ابن عمر و ابن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہم ان سے ملتے اور کہتے ہمیں بھی شریک کر لو کیوں کہ رسول اللہ نے تمہارے لیے دعائے برکت کی ہے اور وہ انہیں بھی شریک کر لیتے اور بسا اوقات ایک مسلم اونٹ نفع میں مل جاتا اور

اسے گھر بھیج دیا کرتے۔ (بہارشریعت ۱۰/۲۰)

۱۵۷۹: يُذْكَرُ اَنَّ رَجُلًا سَاوَمَ شَيْئًا فَغَمَزَهُ اٰخَرُ فَرَاٰى عُمَرُ اَنَّ لَهُ شِرْكَةً.

(الجامع الصحیح للبخاری ج۱ ص ۳٤۰ باب الشرکة فی الطعام)

صحیح بخاری شریف میں ہے کہ اگر ایک شخص دام ٹھہرا رہا ہے دوسرے نے اشارہ کر دیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ان کے متعلق یہ حکم دیا کہ یہ اس کا شریک ہو گیا۔ (یعنی شرکت کے لیے اشارہ کافی ہے زبان سے کہنے کی ضرورت نہیں ہے)۔ (بہارشریعت ۱۰/۲۰)

۱۵۸۰: عَنْ سَائِبِ بْنِ اَبِى السَّائِبِ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّهُ قَالَ : لِلنَّبِىِّ ﷺ كُنْتَ شَرِيْكِىْ فِى الْجَاهِلِيَّةِ فَكُنْتَ خَيْرَ شَرِيْكٍ لَا تُدَارِىْ وَلَا تُمَارِىْ.

(الدرایة فی تخریج احادیث الهدایة علی هامش الهدایة ج۲/٦۲٤ کتاب الشرکة)

سائب بن ابی السائب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کی زمانۂ جاہلیت میں حضور میرے شریک تھے اور حضور بہتر شریک تھے کہ نہ مجھ سے مدافعت کرتے اور نہ جھگڑا کرتے۔ (بہارشریعت ۱۰/۲۰)

۱۵۸۱: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ رَفَعَهُ قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَقُوْلُ: اَنَا ثَالِثُ الشَّرِيْكَيْنِ مَالَمْ يَخُنْ اَحَدُهُمَا صَاحِبَهُ فَاِذَا خَانَهُ خَرَجْتُ مِنْ بَيْنِهِمْ. (سنن ابی داؤد ج۲/٤۸۰ باب فی الشرکة)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ دو شریکوں کا میں ثالث رہتا ہوں جب تک ان میں کوئی اپنے ساتھی کے ساتھ خیانت نہ کرے اور جب خیانت کرتا ہے تو ان سے جدا ہو جاتا ہوں۔ (بہارشریعت ۱۰/۲۰)

۱۵۸۲: اَخْبَرَنِىْ سُلَيْمٰنُ بْنُ اَبِىْ مُسْلِمٍ قَالَ : سَاَلْتُ اَبَا الْمِنْهَالِ عَنِ الصَّرْفِ يَدًا بِيَدٍ فَقَالَ : اِشْتَرَيْتُ اَنَا وَشَرِيْكٌ لِىْ شَيْئًا يَدًا بِيَدٍ وَنَسِيْئَةً فَجَاءَ نَا الْبَرَاءُ بْنُ عَازِبٍ فَسَاَلْنَاهُ فَقَالَ : فَعَلْتُ اَنَا وَشَرِيْكِىْ زَيْدُ بْنُ اَرْقَمَ فَسَاَلْنَا النَّبِىَّ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ مَاكَانَ يَدًا بِيَدٍ فَخُذُوْهُ وَمَا كَانَ نَسِيْئَةً فَرُدُّوْهُ.

(صحیح البخاری ج۱/۳٤۰ باب الاشتراک فی الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ الخ)

امام بخاری وامام احمد نے روایت کی کہ زید بن ارقم وبراء بن عازب رضی اللہ عنہما دونوں شریک تھے اور انہوں نے چاندی خریدی تھی کچھ نقد اور کچھ ادھار حضور اقدس ﷺ کو خبر پہنچی تو فرمایا کہ جو نقد خریدی ہے وہ جائز ہے اور جو ادھار خریدی ہے اسے واپس کر دو (بہارشریعت ۱۰/۲۱)

﴿وقف کا بیان﴾

احادیث

۱۵۸۳ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ اِنْقَطَعَ عَمَلُهُ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةِ اَشْیَاءٍ مِنْ صَدَقَةٍ جَارِیَةٍ اَوْعِلْمٍ یُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ یَدْعُوْ لَهٗ .

(صحیح البخاری ج۲/۴۱ وابو داؤد ۲/۳۹۸ باب ماجاء فی الصدقة عن المیت)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں جب انسان مرجاتا ہے اس کے عمل ختم ہوجاتے ہیں مگر تین چیزوں سے (کہ مرنے کے بعد ان کے ثواب اعمال نامہ میں درج ہوتے رہتے ہیں) (۱) صدقہ جاریہ، (مثلاً مسجد بنادی، مدرسہ بنایا کہ اس کا ثواب برابر ملتا رہے گا) (۲) یا علم جس سے اس کے مرنے کے بعد لوگوں کو نفع پہونچتا رہتا ہے (۳) یا نیک اولاد چھوڑ جائے جو مرنے کے بعد اپنے والدین کے لیے دعا کرتی رہے۔ (بہار شریعت ۱۰/۴۹)

۱۵۸۴ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : اَصَابَ عُمَرُ بِخَیْبَرَ اَرْضًا فَاَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: اَصَبْتُ اَرْضًا لَمْ اُصِبْ مَالًا قَطُّ اَنْفَسَ مِنْهُ فَکَیْفَ تَامُرُنِیْ بِهٖ ؟ قَالَ : اِنْ شِئْتَ حَبَّسْتَ اَصْلَهَا وَتَصَدَّقْتَ بِهَا فَتَصَدَّقَ عُمَرُ اَنَّهٗ لَا یُبَاعُ اَصْلُهَا وَلَا یُوْهَبُ وَلَا یُوْرَثُ فِی الْفُقَرَاءِ وَالْقُرْبٰی وَالرِّقَابِ وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَالضَّیْفِ وَابْنِ السَّبِیْلِ لَا جُنَاحَ عَلٰی مَنْ وَلِیَهَا اَنْ یَّاْکُلَ مِنْهَا بِالْمَعْرُوْفِ اَوْ یُطْعِمَ صَدِیْقًا غَیْرَ مُتَمَوِّلٍ فِیْهِ .

(صحیح البخاری ۱/۳۸۸، ۳۸۹ ومسلم ج۲/۴۱ باب الوقف و کیف یکتب)

میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو خیبر میں ایک زمین ملی انہوں نے حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھ کو ایک زمین خیبر میں ملی ہے کہ اس سے زیادہ نفیس کوئی مال مجھ کو کبھی نہیں ملا حضور اس کے متعلق کیا حکم دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا اگر تم چاہو تو اصل کو روک لو (وقف کردو) اور اس کے منافع کو تصدق

کردو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اس کو اس طور پر وقف کیا کہ اصل نہ بیچی جائے نہ ہبہ کی جائے نہ اس میں وراثت جاری ہو اور اس کے منافع فقرا اور رشتہ والوں اور اللہ کی راہ میں اور مسافر و مہمان میں خرچ کیے جائیں اور خود متولی اس میں سے معروف کے ساتھ کھائے یا دوسرے کو کھلائے تو حرج نہیں بشرطیکہ اس میں سے مال جمع نہ کرے۔ (بہار شریعت ۱۰/۴۹، ۵۰)

١٥٨٥: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقُرَشِيِّ قَالَ: حَبَّسَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ وَالزُّبَيْرُ بْنُ الْعَوَامِ وَطَلْحَةُ بْنُ عُبَيْدِ اللّٰهِ دُوْرَهُمْ.

(كنز العمال ج٨ص٣٢٣ حديث ٤٦٢ ٥ كتاب الوقف)

محمد بن عبد الرحمٰن قرشی راوی کہ حضرت عثمان بن عفان و زبیر بن عوام و طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہم نے اپنے مکانات وقف کئے تھے۔ (بہار شریعت ۱۰/۵۰)

١٥٨٦: عَنْ اَبِيْ مَعْشَرٍ قَالَ كَانَ عَلِيُّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ اِشْتَرَطَ فِيْ صَدَقَتِهٖ اَنَّهَا لِذِيْ الدِّيْنِ وَالْفَضْلِ مِنْ اَكَابِرِ وَلَدِهٖ.

(كنز العمال ج٨ ص ٣٢٣ حديث٤٦٣ ٥ كتاب الوقف)

ابن عساکر نے ابی معشر سے روایت کی کہ حضرت علی رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے وقف میں یہ شرط کی تھی کہ ان کے اکابر اولاد سے جو دیندار اور صاحب فضل ہو اس کو دیا جائے۔ (بہار شریعت ۱۰/۵۰)

١٥٨٧: عَنْ سَعْدِ بْنِ عُبَادَةَ اَنَّهُ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ اُمَّ سَعْدٍ مَاتَتْ فَاَيُّ صَدَقَةٍ اَفْضَلُ؟ قَالَ: اَلْمَاءُ قَالَ: فَحَفَرَ بِيْرًا وَقَالَ: هٰذِهٖ لِاُمِّ سَعْدٍ.

(السنن لابی داؤد ج١/٢٣٦ باب فی فضل سقی الماء)

سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ راوی انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ سعد کی ماں کا انتقال ہو گیا تھا (میں ایصال ثواب کے لیے کچھ صدقہ کرنا چاہتا ہوں) تو کونسا صدقہ افضل ہے؟ ارشاد فرمایا پانی (کہ پانی کی وہاں کمی تھی اور اس کی زیادہ حاجت تھی) انہوں نے ایک کنواں کھودوایا اور کہدیا کہ یہ سعد کی ماں کے لیے ہے یعنی اس کا ثواب میری ماں کو پہنچے۔

(بہار شریعت ۱۰/۵۰)

١٥٨٨: عَنْ ثُمَامَةِ بْنِ حَزْنِ الْقُشَيْرِيّ قَالَ: شَهِدْتُ الدَّارَ حِيْنَ اَشْرَفَ عَلَيْهِمْ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ فَقَالَ: اُنْشِدُكُمْ بِاللّٰهِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ؟ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ وَلَيْسَ بِهَا مَاءٌ يُسْتَعْذَبُ غَيْرَ بِئْرِ رُوْمَةَ فَقَالَ: مَنْ يَّشْتَرِيْ بِئْرَ رُوْمَةَ فَيَجْعَلُ دَلْوَهُ فِيْهَا مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ بِخَيْرٍ لَّهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ فَجَعَلْتُ دَلْوِيْ فِيْهَا مَعَ دِلَاءِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاِنَّهُمُ الْيَوْمَ يَمْنَعُوْنِيْ اَنْ اَشْرَبَ مِنْهَا حَتّٰى اَشْرَبَ مِنْ مَاءِ الْبَحْرِ قَالُوْا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: اُنْشِدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ؟ اَنِّيْ جَهَّزْتُ جَيْشَ الْعُسْرَةِ مِنْ صُلْبِ مَالِيْ قَالَ: قَالُوْا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: اُنْشِدُكُمُ اللّٰهَ وَالْاِسْلَامَ هَلْ تَعْلَمُوْنَ؟ اَنَّ الْمَسْجِدَ ضَاقَ بِاَهْلِهِ. فَقَالَ رَسُوْلُ ﷺ: مَنْ يَّشْتَرِيْ بُقْعَةَ آلِ فُلَانٍ فَيَزِيْدُهَا فِي الْمَسْجِدِ بِخَيْرٍ لَّهُ مِنْهَا فِي الْجَنَّةِ فَاشْتَرَيْتُهَا مِنْ صُلْبِ مَالِيْ فَزِدْتُّهَا فِي الْمَسْجِدِ وَاَنْتُمُ الْيَوْمَ تَمْنَعُوْنِيْ اَنْ اُصَلِّيَ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ قَالُوْا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ. فَقَالَ: اُنْشِدُكُمْ بِاللّٰهِ وَالْاِسْلَامِ هَلْ تَعْلَمُوْنَ؟ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ عَلٰى ثَبِيْرِ مَكَّةَ وَمَعَهُ اَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ وَ اَنَا فَتَحَرَّكَ الْجَبَلُ حَتّٰى سَقَطَتْ حِجَارَةٌ بِالْحَضِيْضِ فَرَكَضَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ: اسْكُنْ فَاِنَّمَا عَلَيْكَ نَبِيٌّ وَصِدِّيْقٌ وَشَهِيْدَانِ قَالُوْا: اَللّٰهُمَّ نَعَمْ. قَالَ: اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ شَهِدُوْا لِيْ وَرَبِّ الْكَعْبَةِ اِنِّيْ شَهِيْدٌ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مُتَقَارِبَانِ فِيْهِ.

(سنن الدارقطني ج٤/١٩٦ باب وقف المساجد والسقايات)

ثمامہ بن حزن قشیری راوی کہتے ہیں میں واقعہ دار میں حاضر تھا (یعنی جب باغیوں نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکان کا محاصرہ کیا تھا جس میں وہ شہید ہوئے) حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے بالاخانہ سے سر نکال کر لوگوں سے فرمایا میں تم کو اللہ اور اسلام کے حق کا واسطہ دے کر دریافت کرتا ہوں کیا تم کو معلوم ہے؟ جب رسول اللہ ﷺ ہجرت کر کے مدینہ میں تشریف لائے تو مدینہ میں سوا بیر رومہ کے شیریں پانی نہ تھا۔ حضور نے ارشاد فرمایا کون ہے جو بیر رومہ کو خرید کر اس میں اپنا ڈول مسلمانوں کے ڈول کے ساتھ کر دے یعنی وقف کر دے کہ تمام مسلمان اس سے پانی بھریں اور اس کو اس کے بدلے جنت میں بھلائی ملے گی تو میں نے اسے

اپنے خاص مال سے خریدا اور آج تم نے اسی کوئیں کا پانی مجھ پر بند کردیا ہے یہاں تک کہ میں کھاری پانی پی رہا ہوں لوگوں نے کہا ہاں ہم جانتے ہیں یہ بات صحیح ہے پھر حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے فرمایا میں تم کو اللہ اور اسلام کے حق کا واسطہ دے کر پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو؟ کہ مسجد تنگ تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کون ہے جو فلاں شخص کی زمین خرید کر مسجد میں اضافہ کرے اس کے بدلے میں اسے جنت میں بھلائی ملے گی میں نے خاص اسے اپنے مال سے خریدا۔ آج اسی مسجد میں دو رکعت نماز پڑھنے سے تم مجھے منع کرتے ہو لوگوں نے جواب میں کہا، ہاں ہم جانتے ہیں پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اللہ اور اسلام کے حق کا واسطہ دے کر تم سے پوچھتا ہوں کیا تم جانتے ہو؟ کہ رسول اللہ ﷺ شبیر پر تھے اور حضور کے ہمراہ ابو بکر و عمر تھے اور فرمایا اے شبیر ٹھہر جا اس لیے کہ تجھ پر نبی اور صدیق اور دو شہید ہیں لوگوں نے کہا ہاں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے تکبیر کہی اور کہا کہ کعبہ کے رب کی قسم ان لوگوں نے گواہی دی کہ میں شہید ہوں۔ (بہار شریعت ۱۰/۵۰، ۵۱)

۱۵۸۹: عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ بَنٰى مَسْجِدًا بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ. (الصحیح لمسلم ج ۱ ص ۲۰۱ باب فضل بناء المساجد والحث علیها و صحیح البخاری ج ۱/ ٦٤ باب من بنی مسجدا)

عثمان رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو اللہ کے لئے مسجد بنائے گا اللہ اس کے لئے جنت میں ایک گھر بنائے گا۔ (بہار شریعت ۱۰/۵۱)

۱۵۹۰: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَتَبَاهَى النَّاسُ فِي الْمَسَاجِدِ. (السنن لابی داؤد ج ۱ ص ٦٥ باب فی بناء المسجد)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کی علامات میں سے یہ ہے کہ لوگ مساجد کے متعلق تفاخر کریں گے۔ (بہار شریعت ۱۰/۵۱)

۱۵۹۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُمَرَ عَلَى الصَّدَقَةِ فَقِيْلَ: مَنَعَ ابْنُ جَمِيْلٍ وَخَالِدُ بْنُ الْوَلِيْدِ وَالْعَبَّاسُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَاَمَّا خَالِدٌ فَاِنَّكُمْ تَظْلِمُوْنَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ اَدْرَاعَهٗ

وَاَعْتَدَّهٗ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ وَاَمَّا الْعَبَّاسُ فَهِیَ عَلَیَّ وَمِثْلُهَا مَعَهَا ثُمَّ قَالَ : یَا عُمَرُ اَمَا شَعَرْتَ اَنَّ عَمَّ الرَّجُلِ صِنْوُ اَبِیْهِ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ. (مشکوۃ المصابیح ص۱۵٦ کتاب الزکوۃ)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو زکوۃ وصول کرنے کے لیے بھیجا پھر حضور سے کسی نے عرض کی کہ ابن جمیل و خالد بن ولید و عباس رضی اللہ عنہم نے زکوۃ نہیں دی ارشاد فرمایا کہ ابن جمیل کا انکار صرف اس وجہ سے ہے کہ وہ فقیر تھا اللہ اور اس کے رسول نے اسے غنی کر دیا (یعنی اس کا انکار بلا سبب ہے اور قابل قبول نہیں) اور خالد پر تم ظلم کرتے ہو (کہ اس سے زکوۃ مانگتے ہو) اس نے اپنی زرہیں اور تمام سامانِ حرب اللہ کی راہ میں واقف کر دیا ہے یعنی واقف کے سوا کیا ہے؟ جس کی زکوۃ تم مانگتے ہو اور عباس کا صدقہ میرے ذمہ ہے اور اتنا ہی اور یعنی دو سال کی زکوۃ ان کی طرف سے میں ادا کروں گا پھر فرمایا اے عمر تمہیں معلوم نہیں کہ چچا بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۰/۵۱،۵۲)

﴿خرید وفروخت کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۸۱: لَا تَاكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ وَتُدْلُوْا بِهَا اِلَى الْحُكَّامِ لِتَاكُلُوْا فَرِيْقًا مِنْ اَمْوَالِ النَّاسِ بِالْاِثْمِ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ . (سورة البقرة : الأية/۱۸۸)

آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق مت کھاؤ اور حکام کے پاس اس کے معاملہ کو اس لیے نہ جاؤ کہ لوگوں کے مال کا کچھ حصہ گناہ کے ساتھ جانتے ہوئے کھا جاؤ۔

اور فرماتا ہے:

۲۸۲: يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاكُلُوْا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ اِلَّا اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً عَنْ تَرَاضٍ مِّنْكُمْ . (سورة النساء/۲۹)

اے ایمان والو! آپس میں ایک دوسرے کے مال ناحق نہ کھاؤ ہاں اگر باہمی رضا مندی سے تجارت ہو تو حرج نہیں۔

اور فرماتا ہے:

۲۸۳: يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَيِّبٰتِ مَا اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَلَا تَعْتَدُوْا اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ وَكُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَيِّبًا وَّاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِىْ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ . (سورة المائدة/۸۷،۸۸)

اے ایمان والو! اللہ نے جس چیز کو حلال کیا ہے ان پاکیزہ چیزوں کو حرام نہ کہو اور حد سے تجاوز نہ کرو حد سے گزرنے والوں کو اللہ دوست نہیں رکھتا اور اللہ جو تمہیں روزی دی ان میں سے حلال طیب کو کھاؤ اور اللہ سے ڈرو جس پر تم ایمان لائے ہو۔

احادیث

۱۵۹۲: عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَا اَكَلَ اَحَدٌ

طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ اَنْ يَّاْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوٗدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَاْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدَيْهِ. (مشكوة المصابيح ص ۲۴۱، الترغيب والترهيب ج۲/۵۲۱ فی الاکتساب بالبیع)

مقداد بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا اس کھانے سے بہتر کوئی کھانا نہیں جس کو کسی نے اپنے ہاتھوں سے کام کر کے حاصل کیا ہو اور بے شک اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنی دستکاری سے کھاتے تھے۔ (بہار شریعت ۱۱/۴)

۱۵۹۳: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ لَايَقْبَلُ اِلَّاطَيِّبًا وَاِنَّ اللّٰهَ اَمَرَ الْمُؤْمِنِيْنَ بِمَا اَمَرَ بِهِ الْمُرْسَلِيْنَ فَقَالَ : يَا اَيُّهَا الرُّسُلُ ! كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا وَقَالَ تَعَالٰى : يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ ثُمَّ ذُكِرَ الرَّجُلُ يُطِيْلُ السَّفَرَ اَشْعَثَ اَغْبَرَ يَمُدُّ يَدَيْهِ اِلَى السَّمَاءِ يَا رَبِّ يَارَبِّ وَمَطْعَمُهٗ حَرَامٌ وَمَشْرَبُهٗ حَرَامٌ وَمَلْبَسُهٗ حَرَامٌ وَغُذِیَ بِالْحَرَامِ فَاَنّٰى يُسْتَجَابُ لِذٰلِكَ.

(مشكوة المصابيح ص ۲۴۱، الترغيب والترهيب ۲/۵۴۵ كتاب البيوع)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور ارشاد فرماتے ہیں اللہ پاک ہے اور پاک ہی کو دوست رکھتا ہے اور اللہ تعالیٰ نے مومنین کو بھی اسی کا حکم دیا جس کا رسولوں کو حکم دیا اس نے رسولوں سے فرمایا يٰۤاَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوْا مِنَ الطَّيِّبٰتِ وَاعْمَلُوْا صَالِحًا اے رسول پاک چیزوں سے کھاؤ اور اچھے کام کرو اور مومنین سے فرمایا۔ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ اے ایمان والو جو کچھ ہم نے تم کو دیا ان میں پاک چیزوں سے کھاؤ پھر بیان فرمایا کہ ایک شخص طویل سفر کرتا ہے جس کے حال پریشان ہیں اور بدن گرد آلود ہے (یعنی اس کی حالت ایسی ہے کہ جو دعا کرے وہ قبول ہو) وہ آسمان کی طرف ہاتھ اٹھا کر یارب یارب کہتا ہے (دعا کرتا ہے) مگر حالت یہ ہے کہ اس کا کھانا حرام پینا حرام لباس حرام اور غذا حرام پھر اس کی دعا کیونکر مقبول ہو؟ (یعنی اگر قبول کی خواہش ہو تو کسب حلال اختیار کرو کہ بغیر اس کے قبول دعا کے اسباب بیکار ہیں) (بہار شریعت ۱۱/۴)

۱۵۹۴: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : يَأْتِیْ عَلَى النَّاسِ

زَمَانٌ لاَ يُبَالِي الْمَرْءُ مَا اَخَذَ مِنْهُ اَ مِنَ الْحَلاَلِ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ .

(مشكوة المصابيح ۲٤۱، الترغيب والترهيب ۲/ ۵۵۰ كتاب البيوع)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ آدمی پرواہ بھی نہ کرے گا کہ اس چیز کو کہاں سے حاصل کیا ہے؟ حلال سے یا حرام سے۔ (بہار شریعت ۱۱/۴)

۱۰۹۵ :عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : اِنَّ اَطْيَبَ مَا اَكَلْتُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ وَاِنَّ اَوْلاَدَكُمْ مِنْ كَسْبِكُمْ . (مشكوة المصابيح ۲٤۲)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو تم کھاتے ہو ان میں سب سے زیادہ پاکیزہ وہ ہے جو تمہارے کسب سے حاصل ہے اور تمہاری اولاد بھی منجملہ کسب کے ہے (یعنی بوقت حاجت اولاد کی کمائی سے کھا سکتا ہے) (بہار شریعت ۱۱/۴)

۱۰۹٦ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لاَ يَكْسِبُ عَبْدٌ مَالَ حَرَامٍ فَيَتَصَدَّقُ مِنْهُ فَيُقْبَلُ مِنْهُ وَلاَ يُنْفِقُ مِنْهُ فَيُبَارَكُ لَهُ فِيْهِ وَلاَ يَتْرُكُهُ خَلْفَ ظَهْرِهٖ اِلَّا كَانَ زَادَهُ اِلَى النَّارِ اِنَّ اللّٰهَ لاَ يَمْحُوْ السَّيِّئَ بِالسَّيِّئِ وَلٰكِنْ يَمْحُوْ السَّيِّئَ بِالْحَسَنِ اِنَّ الْخَبِيْثَ لاَ يَمْحُوْ الْخَبِيْثَ .

(مشكوة المصابيح ۲٤۲، الترغيب والترهيب ۲/ ٥٤٩، ٥٥٠ كتاب البيوع)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو بندہ مال حرام حاصل کرتا ہے اگر اس کو صدقہ کرے تو مقبول نہیں اور خرچ کرے تو اس کے لیے اس میں برکت نہیں اور اپنے بعد چھوڑ مرے تو جہنم کو جانے کا سامان ہے (یعنی مال کی تین حالتیں ہیں اور حرام مال کی تینوں حالتیں خراب) اللہ تعالیٰ برائی سے برائی کو نہیں مٹاتا ہاں نیکی سے برائی کو محو فرماتا ہے۔ بیشک خبیث کو خبیث نہیں مٹاتا۔ (بہار شریعت ۱۱/۵)

۱۰۹۷ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ لَحْمٌ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ وَكُلُّ لَحْمٍ نَبَتَ مِنَ السُّحْتِ كَانَتِ النَّارُ اَوْلٰى بِهٖ (مشكوة المصابيح ۲٤۲)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا جو گوشت حرام سے اگا ہے جنت میں داخل نہ ہوگا (یعنی ابتداء) اور جو گوشت حرام سے اگا ہے اس کے لیے آگ زیادہ بہتر

ہے۔ (بہار شریعت ۱۱/۵)

۱۵۹۸: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : طَلَبُ كَسْبِ الْحَلَالِ فَرِيْضَةٌ بَعْدَ الْفَرِيْضَةِ (مشكوة المصابيح ۲٤۲ باب الكسب)

عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے ارشاد فرمایا حلال کمائی کی تلاش بھی فرائض کے بعد ایک فریضہ ہے۔ (بہار شریعت ۱۱/۵)

۱۵۹۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَيُّ الْكَسْبِ اَفْضَلُ؟ قَالَ: عَمَلُ الرَّجُلِ بِيَدِهٖ وَكُلُّ بَيْعٍ مَبْرُوْرٍ. رواه الطبراني

(الترغيب والترهيب ۲/۵۲۳)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کسی نے عرض کی یا رسول اللہ کونسا کسب زیادہ پاکیزہ ہے؟ فرمایا آدمی کا اپنے ہاتھ سے کام کرنا اور اچھی بیع (یعنی جس میں خیانت اور دھوکا نہ ہو یا یہ کہ وہ بیع فاسد نہ ہو)۔ (بہار شریعت ۱۱/۵)

۱۶۰۰: رُوِيَ عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُؤْمِنَ الْمُحْتَرِفَ . رواه الطبراني (الترغيب والترهيب ۵۲٤ باب البيوع وغيرها)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ بندۂ مومن پیشہ کرنے والوں کو محبوب رکھتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۱/۵)

۱۶۰۱: عَنْ اَبِيْ بَكْرِ بْنِ اَبِيْ مَرْيَمَ قَالَ: كَانَتْ لِمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ جَارِيَةٌ تَبِيْعُ اللَّبَنَ وَيَقْبِضُ الْمِقْدَامُ ثَمَنَهٗ فَقِيْلَ لَهٗ سُبْحَانَ اللّٰهِ اَتَبِيْعُ اللَّبَنَ وَتَقْبِضُ الثَّمَنَ فَقَالَ: نَعَمْ . وَمَا بَاْسَ بِذٰلِكَ ؟ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَايَنْفَعُ فِيْهِ اِلَّا الدِّيْنَارُ وَالدِّرْهَمُ . (مشكوة المصابيح ۲٤۲، ۲٤۳ باب الكسب وطلب الحلال)

ابوبکر بن ابی مریم سے روایت ہے وہ کہتے ہیں مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیز دودھ بیچا کرتی تھیں اور اس کا ثمن مقدام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لیا کرتے تھے ان سے کسی نے کہا سبحان اللہ آپ دودھ بیچتے ہیں اور اس کا ثمن لیتے ہیں (گویا اس نے اس تجارت کو نظر حقارت سے دیکھا) انہوں نے جواب دیا ہاں میں یہ کام کرتا ہوں اور اس میں حرج ہی کیا ہے؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ سوا روپے اور اشرفی کے

کوئی چیز نفع نہیں دے گی۔ (بہارشریعت ۱۱/۵)

۱۶۰۲: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اَلتَّاجِرُ الصَّدُوْقُ الْاَمِیْنُ مَعَ النَّبِیِّیْنَ وَالصِّدِّیْقِیْنَ وَالشُّھَدَاءِ. رواہ ابن ماجہ

(مشکوۃ المصابیح ۲۴۳ بالمساھلۃ فی المعاملۃ)

ابی سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تاجر راست گو امانت دار انبیا وصدیقین وشہداء کے ساتھ ہوگا۔ (بہارشریعت ۱۱/۵،۶)

۱۶۰۳: عَنْ عُبَیْدِ بْنِ رِفَاعَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : اَلتُّجَّارُ یُحْشَرُوْنَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقٰی وَبَرَّ وَصَدَقَ .رواہ الترمذی وابن ماجۃ والدارمی وروی البیھقی فی شعب الایمان عن البراء. (مشکوۃ المصابیح ۲۴۴ بَابُ الْمُسَاھَلَۃِ فِی الْمُعَامَلَۃِ، الترغیب والترھیب ج۲/۵۸۶،۵۸۷ کتاب البیوع)

رفاعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور بیہقی شعب الایمان میں براء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا تجار قیامت کے دن فجار (بدکار) اٹھائے جائیں گے مگر جو تاجر متقی ہو اور لوگوں کے ساتھ احسان کرے اور سچ بولے۔

(بہارشریعت ۱۱/۶)

۱۶۰۴: عَنِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ التُّجَّارَ ھُمُ الْفُجَّارُ، قَالُوْا: یَارَسُوْلَ ﷺ اَلَیْسَ قَدْ اَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ ؟ قَالَ: بَلٰی. وَلٰکِنَّھُمْ یَحْلِفُوْنَ فَیَاثِمُوْنَ وَیُحَدِّثُوْنَ فَیَکْذِبُوْنَ.

(الترغیب والترھیب ۲/۵۸۷ التجار فی الصدق)

عبدالرحمٰن بن شبل روایت کرتے ہیں کہ حضور نے ارشاد فرمایا تجار بدکار ہیں لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ کیا اللہ تعالی نے بیع حلال نہیں کی ہے؟ فرمایا ہاں بیع حلال ہے اور لیکن یہ لوگ بات کرنے میں جھوٹ بولتے ہیں اور قسم کھاتے ہیں اس میں جھوٹے ہوتے ہیں

(بہارشریعت ۱۱/۶)

۱۶۰۵: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اِنَّ اَطْیَبَ الْکَسْبِ کَسْبُ التُّجَّارِ الَّذِیْنَ اِذْ حَدَّثُوْا لَمْ یَکْذِبُوْا وَاِذَا ئْتُمِنُوْا لَمْ یَخُوْنُوْا وَاِذَا وَعَدُوْا لَمْ یُخْلِفُوْا وَاِذَا

اشۡتَرَوۡا لَمۡ یَذُمُّوۡا وَاِذَا بَاعُوۡا لَمۡ یَمۡدَحُوۡا وَاِذَا کَانَ عَلَیۡهِمۡ لَمۡ یَمۡطُلُوۡا وَاِذَا کَانَ لَهُمۡ لَمۡ یُعَسِّرُوۡا. (الترغیب والترهیب ج۲/۵۸۶، التجار فی الصدق)

معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ راوی کہ ارشاد فرمایا تمام کمائیوں میں زیادہ پاکیزہ ان تاجروں کی کمائی ہے کہ جب وہ بات کریں جھوٹ نہ بولیں اور جب ان کے پاس امانت رکھی جائے خیانت نہ کریں اور جب وعدہ کریں اس کے خلاف نہ کریں اور جب کسی چیز کو خریدیں تو اس کی مذمت (برائی) نہ کریں اور جب اپنی چیزیں بیچیں تو ان کی تعریف میں مبالغہ نہ کریں اور ان پر کسی کا آتا ہو تو دینے میں ڈھیل نہ ڈالیں اور جب ان کا کسی پر آتا ہو تو سختی نہ کریں۔ (بہار شریعت ۱۱/۶)

۱۶۰۶: عَنۡ اَبِیۡ قَتَادَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوۡلُ اللّٰهِ ﷺ : اِیَّاکُمۡ وَکَثۡرَةَ الۡحَلۡفِ فِی الۡبَیۡعِ فَاِنَّهٗ یُنَفِّقُ ثُمَّ یَمۡحَقُ . رواہ مسلم (مشکوۃ المصابیح ۲۴۳)

ابوقتادہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ بیع میں حلف کی کثرت سے پرہیز کرو کہ یہ اگرچہ چیز کو بکوا دیتا ہے مگر برکت کو مٹا دیتا ہے اسی کے مثل صحیحین میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی۔ (بہار شریعت ۱۱/۶)

۱۶۰۷: عَنۡ اَبِیۡ هُرَیۡرَةَ قَالَ سَمِعۡتُ رَسُوۡلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَسَلَّمَ یَقُوۡلُ : اَلۡحِلۡفُ مَنۡفَقَةٌ لِلسِّلۡعَةِ مُمۡحَقَةٌ لِلۡبَرَکَةِ . (مشکوۃ المصابیح ص۲۴۳)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا حلف سامان کو زیادہ بکوانے والا اور برکت کو ختم کرنے والا ہے۔

۱۶۰۸: عَنۡ اَبِیۡ ذَرٍّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : ثَلٰثَةٌ لَا یُکَلِّمُهُمُ اللّٰهُ یَوۡمَ الۡقِیٰمَةِ وَلَا یَنۡظُرُ اِلَیۡهِمۡ وَلَا یُزَکِّیۡهِمۡ لَهُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ قَالَ اَبُوۡذَرٍّ :خَابُوۡا وَخَسِرُوۡا مَنۡ هُمۡ؟ یَا رَسُوۡلَ اللّٰهِ ! قَالَ الۡمُسۡبِلُ وَالۡمَنَّانُ وَالۡمُنۡفِقُ سِلۡعَتَهٗ بِالۡحَلۡفِ الۡکَاذِبِ .

(مشکوۃ المصابیح ۲۴۳ باب المساهلة فی المعاملة)

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور نے فرمایا تین شخصوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کلام نہیں فرمائے گا اور نہ ان کی طرف نظر کرے گا اور نہ ان کو پاک کرے گا اور ان کے

لیے تکلیف اور عذاب ہوگا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی وہ خائب وخاسر ہیں یارسول اللہ وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا کہ کپڑا لٹکانے والا اور دے کر احسان جتانے والا اور جھوٹی قسم کے ساتھ اپنا سودا چلانے والا۔ (بہارشریعت ۱۱/۶،۷)

۱۶۰۹: عَنْ اَبِیْ قَیْسِ بْنِ غَـــزْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : یَامَعْشَرَ التُّجَّارِ ! اِنَّ هٰذَا الْبَیْعَ یَحْضُرُهُ اللَّغْوُ وَالْحَلْفُ فَشُوْرُوْهُ بِالصَّدَقَةِ .

(مسند الامام احمد بن حنبل ۴/۲۸۰)

قیس ابن ابی غزرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا اے گروہ تجار بیع میں لغو اور قسم ہوجاتی ہے اس کے ساتھ صدقہ کو ملالیا کرو۔ (بہارشریعت ۱۱/۷)

۱۶۱۰: قَالَ قَتَادَةُ کَانَ الْقَــوْمُ یَتَبَایَعُوْنَ یَتَّجِرُوْنَ وَلٰکِنَّهُمْ اِذَا نَابَهُمْ حَقٌّ مِنْ حُقُوْقِ اللّٰهِ لَمْ تُلْهِهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَیْعٌ عَنْ ذِکْرِ اللّٰهِ حَتّٰی یُؤَدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ .

(صحیح البخاری ۱/۲۷۷ باب التجارة فی البز وغیره)

قتادہ کہتے ہیں صحابہ کرام خرید وفروخت تجارت کرتے تھے مگر جب حقوق اللہ میں سے کوئی حق پیش آجاتا تو تجارت وبیع ان کو ذکر اللہ سے نہیں روکتی وہ اس حق کو ادا کرتے۔

(بہارشریعت ۱۱/۷)

۱۶۱۱: عَنْ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنْ دَخَلَ السُّوْقَ فَقَالَ : لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِیْکَ لَهٗ لَهُ الْمُلْکُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِ وَیُمِیْتُ وَهُوَ حَیٌّ لَا یَمُوْتُ بِیَدِهِ الْخَیْرُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ قَدِیْرٌ کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ حَسَنَةٍ وَمَحَا عَنْهُ اَلْفَ اَلْفِ سَیِّئَةٍ وَرَفَعَ لَهٗ اَلْفَ اَلْفِ دَرَجَةٍ وَبَنٰی لَهٗ بَیْتًا فِی الْجَنَّةِ . (مشکوة المصابیح ص ۲۱۴ بَابُ الدَّعْوَاتِ فِی الْاَوْقَاتِ، جامع الترمذی ۲/۱۸۰، الترغیب والترهیب ۲/۵۳۱)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جو بازار میں داخل ہوتے وقت یہ دعا پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس کے لیے ایک لاکھ نیکی لکھے گا اور ایک لاکھ گناہ مٹادے گا اور ایک لاکھ درجہ بلند فرمائے گا اور اس کے لیے ایک گھر جنت میں بنائے گا۔ (بہارشریعت ۱۱/۷،۸)

۱۶۱۲: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا اِذَا بَاعَ وَاِذَا اشْتَرٰى وَاِذَا اقْتَضٰى (مشکوۃ المصابیح۲۴۳ باب المساھلة فی المعاملة)

حضرت جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالی اس شخص پر رحم کرے جو بیچنے اور خریدنے اور تقاضے میں آسانی کرے۔ (بہار شریعت ۱۱/۸)

۱۶۱۳: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ كَانَ هَیِّنًا لَیِّنًا قَرِیْبًا حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَی النَّارِ.

(الترغیب والترھیب ج۲ ص۵۶۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم فرماتے ہیں جو شخص آسانی اور نرمی برتے اللہ اسے جہنم پر حرام کردے گا۔

۱۶۱۴: عَنْ عُثْمَانَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اَدْخَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ رَجُلًا كَانَ سَهْلًا مُشْتَرِیًا وَبَائِعًا وَقَاضِیًا وَمُقْتَضِیًا الْجَنَّةَ. (الترغیب والترھیب ج۲ ص۵۶۲ باب الترغیب فی السماحة فی البیع والشراء)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ اس شخص کو جنت میں داخل فرمائے گا جو آسانی کرے وہ خریدار ہو یا بائع، فیصلہ کرنے والا ہو یا فیصلہ لینے والا۔

۱۶۱۵: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ وَاَبِیْ مَسْعُوْدِ نِالْاَنْصَارِیِّ فَقَالَ اللّٰهُ: اَنَا اَحَقُّ بِذَا مِنْكَ تَجَاوَزُوْا عَنْ عَبْدِیْ. (مشکوۃ المصابیح۲۴۳/بَابُ الْمُسَاهَلَةِ فِی الْمُعَامَلَةِ)

عقبہ بن عامر وابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تجھ سے زیادہ معاف کرنے کا حقدار ہوں اے فرشتو! میرے اس بندے سے درگزر کرو۔ (بہار شریعت ۱۱/۸)

۱۶۱۶: عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ رَجُلًا كَانَ فِیْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ اَتَاهُ الْمَلَكُ لِیَقْبِضَ رُوْحَهُ فَقِیْلَ لَهُ هَلْ عَمِلْتَ مِنْ خَیْرٍ؟ قَالَ: مَا اَعْلَمُ قِیْلَ لَهُ اُنْظُرْ قَالَ: مَا اَعْلَمُ شَیْئًا غَیْرَ اَنِّیْ كُنْتُ اُبَایِعُ النَّاسَ فِی الدُّنْیَا وَاُجَازِیْهِمْ فَاُنْظِرُ

الْمُوْسِرَ وَاَتَجَاوَزُ عَنِ الْمُعْسِرِ فَاَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّـــةَ.

(مشکوۃ المصـــابیح۲۴۳باب المساهلة فی المعاملة)

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اکرم ﷺ فرماتے ہیں زمانہ گذشتہ میں ایک شخص کی روح قبض کرنے جب فرشتہ آیا اس سے کہا گیا تجھے معلوم ہے؟ کہ تو نے کچھ اچھا کام کیا ہے۔ اس نے کہا میرے علم میں کوئی اچھا کام نہیں ہے۔ اس سے کہا گیا غور کر کے بتا اس نے کہا اس کے سوا کچھ نہیں ہے کہ میں دنیا میں لوگوں سے بیع کرتا تھا اور ان کے ساتھ اچھی طرح پیش آتا تھا اگر مالدار بھی مہلت مانگتا تو اسے مہلت دیدیتا تھا اور تنگ دست سے درگزر کرتا تھا۔ یعنی معاف کردیتا تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسے جنت میں داخل کردیا۔ (بہار شریعت ۸/۱۱)

بیع فاسد کا بیان

احادیث

۱۶۱۷ : عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِیْجٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : ثَمَنُ الْكَلْبِ خَبِيْثٌ وَمَهْرُ الْبَغِي خَبِيْثٌ وَكَسْبُ الْحَجَّامِ خَبِيْثٌ.

(مشکوۃالمصابیح ص۲٤ کتاب البیوع باب الکسب وطلب الحلال)

رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کتے کا ثمن خبیث ہے اور زانیہ کی اجرت خبیث ہے اور پچھنا لگانے والے کی اجرت خبیث ہے۔(۱)

(بہار شریعت ۱۱/۷۶)

۱۶۱۸ : عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدِ نِ الْاَنْصَارِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَمَهْرِ الْبَغِي وَحَلْوَانِ الْكَاهِنِ .

(مشکوۃ المصابیح ۲٤۱ کتاب البیوع بال الکسب وطلب الحلال)

ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے کتے کا ثمن اور زانیہ کی اجرت اور کاہن کی اجرت سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۱۱/۷۶)

۱۶۱۹ : عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَهٰى عَنْ ثَمَنِ الدَّمِ وَثَمَنِ الْكَلْبِ وَكَسْبِ الْبَغِي وَلَعَنَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَمُوْكِلَهٗ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ وَالْمُصَوِّرَ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۲٤۱ باب الکسب وطلب الحلال)

ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نبی کریم ﷺ نے خون کے ثمن اور کتے کے ثمن اور زانیہ کی اجرت سے منع فرمایا اور سود کھانے والے اور کھلانے والے (یعنی سود دینے والے) گودنے اور گودوانے والی اور تصویر بنانے والے پر لعنت فرمائی۔ (بہار شریعت ۱۱/۷۶،۷۷)

۱۶۲۰ : عَنْ جَابِرٍ اَنَّهٗ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ يَقُوْلُ : عَامَ الْفَتْحِ وَهُوَ بِمَكَّةَ

---

(۱) یعنی مکروہ ہے کیونکہ اس کو نجاست میں آلودہ ہونا پڑتا ہے اس کو حرام نہیں کہہ سکتے اس لیے کہ خود حضور اقدس ﷺ نے پچھنے لگوائے اور اس کی اجرت عطا فرمائی ہے)۔

اَنَّ اللّٰـهَ وَرَسُوْلَـهُ حَرَّمَ بَيْعَ الْخَمرِ وَالْمَيْتَةِ وَالْخِنْزِيْرِ وَالْاَصْنَامِ فَقِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَأَيْتَ شُحُوْمَ الْمَيْتَةِ فَاِنَّهُ تُطْلٰى بِهَا السُّفُنُ وَيُدَّهَنُ بِهَا الْجُلُوْدُ وَيَسْتَصْبِحُ بِهَا النَّاسُ فَقَالَ: لاَ هُوَ حَرَامٌ ثُمَّ قَالَ : عِنْدَ ذٰلِكَ قَاتَلَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ اِنَّ اللّٰهَ لَمَّا حَرَّمَ شُحُوْمَهَا اَجْمَلُوْهُ ثُمَّ بَاعُوْهُ فَاَكَلُوْا ثَمَنَهُ. (مشکوۃ المصابیح ۲۴۱، باب الکسب و طلب الحلال)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ سے سال فتح مکہ میں جب مکہ معظمہ میں تشریف فرماتھے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اللہ و رسول نے شراب و مردار و خنزیر اور بتوں کی بیع کو حرام قرار دیا کسی نے عرض کی یا رسول اللہ مردہ کی چربی کی نسبت کیا ارشاد ہے؟ کیونکہ کشتی میں لگائی جاتی ہے اور کھال میں لگاتے ہیں اور لوگ چراغ میں جلاتے ہیں (یعنی کھانے کے علاوہ دوسرے طریقہ پر اس کا استعمال جائز ہے یا نہیں) فرمایا نہیں وہ حرام ہے پھر فرمایا اللہ تعالیٰ یہودیوں کو قتل کرے۔ اللہ تعالیٰ نے جب چربیوں کو ان پر حرام فرمادیا تو انہوں نے پگھلا کر بیچ ڈالی اور ثمن کھالیا۔ (بہار شریعت ۱۱/۷۷)

۱۶۲۱: عَنْ اَنَسٍ قَالَ : لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي الْخَمْرِ عَشَرَةً عَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَشَارِبَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُوْلَةَ اِلَيْهِ وَسَاقِيَهَا وَبَائِعَهَا وَآكِلَ ثَمَنِهَا وَالْمُشْتَرِيَ لَهَا وَالْمُشْتَرىٰ لَهُ. (مشکوۃ المصابیح ص ۲۴۲ باب الکسب و طلب الحلال)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے شراب کے بارے میں دس شخصوں پر لعنت فرمائی نچوڑنے والے نچوڑوانے والے اور پینے والے اور اٹھانے والے پر اور جس کے پاس اٹھا کر لائی گئی اس پر اور پلانے والے اور بیچنے والے اور اس کا ثمن کھانے والے اور خریدنے والے پر اور اس پر جس کے لیے خریدی گئی۔ (بہار شریعت ۱۱/۷۷)

۱۶۲۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ شُرْبَ الْخَمْرِ وَثَمَنَهَا وَحَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَ ثَمَنَهَا وَحَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْخَنَازِيْرَ وَاَكْلَهَا وَثَمَنَهَا قُصُّوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحىٰ وَلَا تَمْشُوْا فِي الْاَسْوَاقِ اِلَّا وَعَلَيْكُمُ الْاُزُرُ اِنَّهُ لَيْسَ مِنَّا مَنْ عَمِلَ سُنَّةَ غَيْرِنَا. رواه الطبرانی .

(کنزالعمال ج۳ ص۷۴ باب الخمر حدیث ۱۳۹۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے شراب اور اس کے ثمن کو حرام کیا اور مردہ کو حرام کیا اور اس کے ثمن کو اور خنزیر کو اور اس کے ثمن کو اور مونچھیں ترشواؤ داڑھی بڑھاؤ اور بے ازار بازاروں میں نہ چلو وہ ہم سے نہیں جو ہماری سنت کے علاوہ پر چلے۔ (بہار شریعت ۱۱/۷۷)

۱۶۲۳: عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لاَ تَمْنَعُوْا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوْا بِهٖ فَضْلَ الْكَلَاءِ. (مشكوة المصابيح ص ۲۵۹ بَابُ اِحْيَاءِ الْمَوَاتِ وَالشرب، جامع الترمذى ص ۱/۲۴۰)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا بچے ہوئے پانی کو منع نہ کرو تا کہ اس کے ذریعہ سے گھاس کو منع کرو۔ (بہار شریعت ۱۱/۷۷)

۱۶۲۴: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الشَّيْئُ الَّذِیْ لَا يَحِلُّ مَنْعُهٗ قَالَ: اَلْمَاءُ وَالْمِلْحُ وَالنَّارُ قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هٰذَا الْمَاءُ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا بَالُ الْمِلْحِ وَالنَّارِ قَالَ: يَا حُمَيْرَاءُ مَنْ اَعْطٰى نَارًا فَكَاَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيْعِ مَا اَنْضَجَتْ تِلْكَ النَّارُ وَمَنْ اَعْطٰى مِلْحًا فَكَاَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِيْعِ مَا طَيَّبَتْ تِلْكَ الْمِلْحُ وَمَنْ سَقٰى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِّنْ مَّاءٍ حَيْثُ يُوْجَدُ الْمَاءُ فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَ رَقَبَةً وَمَنْ سَقٰى مُسْلِمًا شَرْبَةً مِّنْ مَّاءٍ حَيْثُ لَا يُوْجَدُ الْمَاءُ فَكَاَنَّمَا اَحْيَاهَا . رواه ابن ماجة

(مشكوة المصابيح ص ۲۶۰ باب احياء الاموات)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رایت ہے انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ کس چیز کا منع کرنا حلال نہیں؟ فرمایا پانی، نمک، آگ فرماتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ پانی (کی وجہ) ہمیں معلوم ہے مگر نمک اور آگ کی کیا وجہ ہے؟ فرمایا اے حمیراء جس نے آگ دی تو اس نے اس سے پکی ہوئی پوری چیز صدقہ کیا اور جس نے نمک دیا تو نمک نے جتنی چیز کو لذیذ کیا اس نے سب کو صدقہ کیا اور جس نے کسی مسلمان کو پانی ملنے کی جگہ ایک گھونٹ پانی پلایا تو ایک گردن آزاد کی اور ایسی جگہ کسی مسلمان کو پانی کا ایک گھونٹ پلایا جہاں پانی نہ ملے تو گویا اس کو زندگی عطا کی۔

١٦٢٥: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْمُسْلِمُوْنَ شُرَكَاءُ فِيْ ثَلَاثٍ فِيْ الْمَاءِ وَالْكَلَاءِ وَالنَّارِ . (مشكوة المصابيح ص ٢٥٩ باب احياء الموات والشرب)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ حضور نے ارشاد فرمایا تمام مسلمان تین چیز میں شریک ہیں۔ پانی اور گھاس اور آگ اور اس کا ثمن حرام ہے۔ (بہار شریعت ۱۱/۷۷،۷۸)

١٦٢٦: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : عَنِ الْمُزَابَنَةِ اَنْ يَّبِيْعَ ثَمَرَ حَائِطِهٖ اَنَّ اِنْ كَانَ نَخْلًا بِتَمَرٍ كَيْلًا وَاِنْ كَانَ كَرَمًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِزَبِيْبٍ كَيْلًا اَوْ كَانَ وَعِنْدَ مُسْلِمٍ وَ اِنْ كَانَ زَرْعًا اَنْ يَّبِيْعَهٗ بِكَيْلِ طَعَامٍ نَهٰى عَنْ ذَالِكَ كُلِّهٖ . (مشكوة المصابيح ص٢٤٦ باب النهى عنها من البيوع)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے مزابنہ سے منع فرمایا مزابنہ یہ ہے کہ کھجور کا باغ ہو تو جو کھجوریں درخت میں ہیں ان کو خشک کھجوروں کے بدلے میں بیع کرے اور انگور کا باغ ہو تو درخت کے انگور منقے کے بدلے میں ناپ سے بیع کرے اور کھیت میں جو غلہ ہے اسے غلے کے بدلے میں ناپ سے بیچے ان سب سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۱۱/۷۸)

١٦٢٧: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ حَتّٰى يَبْدُوَ صَلَاحُهَا نَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى تَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ وَيَامَنَ الْعَاهَةَ . (مشكوة المصابيح ص٢٤٦،٢٤٧ والصحيح لمسلم ٢/٧ بَابُ نَهْيٍ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِهَا)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے پھلوں کی بیع سے منع فرمایا جب تک کام کے قابل نہ ہو، بائع و مشتری دونوں کو منع فرمایا۔

١٦٢٨: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يَزْهُوَ وَعَنِ السُّنْبُلِ حَتّٰى يَبْيَضَّ وَيَامَنَ الْعَاهَةَ وَنَهَى الْبَائِعَ وَالْمُشْتَرِيَ .

(الجامع الصحيح لمسلم ج٢ ص٧ بَابُ النَّهْيِ عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ بُدُوِّ صَلَاحِهَا)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ کھجوروں کی بیع سے منع فرمایا

جب تک سرخ یا زرد نہ ہو جائیں اور کھیت میں بالوں کے اندر جو غلہ ہے اس کی بیع سے منع کیا جب تک سپید نہ ہو جائے اور آفت پہنچنے سے امن نہ ہو جائے۔ (بہارشریعت ۱۱/۷۸)

۱۶۲۹ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَوْ بِعْتَ مِنْ اَخِیْکَ ثَمَرًا فَاَصَابَتْهُ جَائِحَةٌ فَلَا یَحِلُّ لَکَ اَنْ تَاخُذَ مِنْهُ شَیْئًا بِمَ تَاخُذُ مَالَ اَخِیْکَ بِغَیْرِ حَقٍّ .

(مشکوۃ المصابیح ص۲٤۷ باب المنهی عنها من البیوع)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا اگر تو نے اپنے بھائی کے ہاتھ پھل بیچ دیا اور آفت پہنچ گئی تجھے اس سے کچھ لینا حلال نہیں، اپنے بھائی کا مال ناحق کس چیز کے بدلے میں لے گا؟۔ (بہارشریعت ۱۱/۷۸)

۱۶۳۰ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ : نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : عَنْ لِبْسَتَیْنِ وَعَنْ بَیْعَتَیْنِ نَهٰی عَنِ الْمُلَامَسَةِ وَالْمُنَابَذَةِ فِی الْبَیْعِ وَالْمُلَامَسَةُ لَمْسُ الرَّجُلِ ثَوْبَ الْاٰخَرِ بِیَدِهٖ بِاللَّیْلِ اَوْبِالنَّهَارِ وَلَا یُقَلِّبُهٗ اِلَّا بِذٰلِکَ وَالْمُنَابَذَةُ اَنْ یَّنْبِذَ الرَّجُلُ اِلَی الرَّجُلِ بِثَوْبِهٖ وَیَنْبِذُ الْاٰخَرُ ثَوْبَهٗ وَیَکُوْنُ ذٰلِکَ بَیْعَهُمَا عَنْ غَیْرِ نَظْرٍ وَلَا تَرَاضٍ .

(الصحیح لمسلم ج ۲/۲ کتاب البیوع مشکوۃ المصابیح ص ۲٤۷ باب المنهی عنها من البیوع)

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے بیع ملامسہ اور بیع منابذہ سے منع فرمایا بیع ملامسہ یہ ہے کہ ایک شخص نے دوسرے کا کپڑا چھو دیا الٹ پلٹ کر دیکھا بھی نہیں اور منابذہ یہ ہے کہ ایک نے اپنا کپڑا دوسرے کی طرف پھینک دیا اور دوسرے نے اس کی طرف پھینک دیا یہی بیع ہوگئی، نہ دیکھا بھالا نہ دونوں کی رضا مندی ہوئی۔ (بہارشریعت ۱۱/۷۸)

۱۶۳۱ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَیْعِ الْحَصَاةِ وَعَنْ بَیْعِ الْغَرَرِ . (الصحیح لمسلم ج۲/۲ کتاب البیوع، مشکوۃ المصابیح ص۲٤۷ باب المنهی من البیوع)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور نے بیع الحصاۃ (کنکری پھینک دینے سے جاہلیت میں بیع ہو جاتی تھی) اور بیع غرر سے منع فرمایا (جس میں دھوکہ ہو)۔

۱۶۳۲ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ الثُّنْیَا اِلَّا اَنْ یُّعْلَمَ.

(مشکوۃ المصابیح ص۲٤٨ باب المنهی عنها من البیوع)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے استثنا سے منع فرمایا مگر جب کہ معلوم شے کا استثنا ہو۔ (بہار شریعت ۱۱/۷۹)

١٦٣٣: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْه عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ الْعُرْبَانِ. رواه مالک وابوداؤد وابن ماجه.

(مشکوۃ المصابیح ص۲٤٨ باب المنهی عنها من البیوع)

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے بیعانہ سے منع فرمایا۔

(بہار شریعت ۱۱/۷۸/۷۹)

١٦٣٤: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: عَنْ بَيْعِ الْمُضْطَرِّ وَعَنْ بَيْعِ الْغَرَرِ وَعَنْ بَيْعِ الثَّمَرَةِ قَبْلَ اَنْ تُدْرَكَ. رواه ابوداؤد

(مشکوۃ المصابیح ص۲٤٨ باب المنهی عنها من ا لبیوع)

مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مضطر کی بیع سے منع فرمایا۔ (یعنی جبریہ کسی کی چیز نہ خریدی جائے اور خریدنے پر مجبور نہ کیا جائے) اور دھوکہ والی بیع اور پھل کی بیع سے اس کے پکنے سے پہلے۔ (بہار شریعت ۱۱/۷۹)

١٦٣٥: عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ: نَهَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اَنْ اَبِيْعَ مَا لَيْسَ عِنْدِيْ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ فِيْ رِوَايَةٍ لَهٗ وَلِاَبِيْ دَاوٗدَ وَالنَّسَائِيُّ قَالَ: قُلْتُ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! يَاْتِيْنِيْ الرَّجُلُ فَيُرِيْدُ مِنِّيْ الْبَيْعَ وَلَيْس عِنْدِيْ فَاَبْتَاعُ لَهٗ مِنَ السُّوْقِ قَالَ: لَا تَبِعْ مَا لَيْسَ عِنْدَكَ. (مشکوۃ المصابیح ص۲٤٨ باب المنهی عنها من البیوع)

حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ایسی چیز کے بیچنے سے منع فرمایا جو میرے پاس نہ ہو اور ترمذی کی دوسری روایت اور ابوداؤد و نسائی کی روایت میں یہ ہے کہ کہتے ہیں یارسول اللہ میرے پاس کوئی شخص آتا ہے اور مجھ سے کوئی چیز خریدنا چاہتا ہے وہ چیز میرے پاس نہیں ہوتی (میں بیع کر دیتا ہوں) پھر بازار سے خرید کر اسے دیدیتا ہوں فرمایا جو تمہارے پاس نہ ہو اسے بیع نہ کرو۔ (بہار شریعت ۱۱/۷۹)

۱۶۳۶ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَیْعَتَیْنِ فِیْ بَیْعَةٍ رَوَاهُ مَالِکٌ وَالتِّرْمِذِیُّ وَاَبُوْدَاوٗدَ وَالنَّسَائِیُّ.

(مشکوٰۃ المصابیح ص۲٤۸ باب المنهی عنها من البیوع)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک بیع میں دو بیع سے منع فرمایا۔(۱)

(بہار شریعت ۱۱/۷۹)

۱۶۳۷ : عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ! لَا یَحِلُّ سَلَفٌ وَبَیْعٌ وَلَاشَرْطَانِ فِیْ بَیْعٍ وَلَا رِبْحِ مَالَمْ یَضْمَنْ وَلَا بَیْعُ مَالَیْسَ عِنْدَکَ. رواہ الترمذی وابوداؤد والنسائی (مشکوٰۃ المصابیح ص۲٤۸ باب المنهی عنها من البیوع)

بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قرض وبیع حلال نہیں۔(۲) اور بیع میں دو شرطیں حلال نہیں اور اس چیز کو نفع حلال نہیں جو ضمان میں نہ ہو اور جو چیز تیرے پاس نہ ہو اس کا بیچنا حلال نہیں۔ (بہار شریعت ۱۱/۷۹)

۱۶۳۸ : عَنِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَهٰی عَنْ بَیْعِ الْعِرْبَانِ.

(السنن لابن ماجة ج۱ ص۱۵۸ والسنن لأبی داؤد ج۲ ص۱۳۸ باب بیع العربان)

حضرت عمر بن شعیب سے مروی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بیعانہ سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۱۱/۷۹)

---

(۱) اس کی صورت یہ ہے کہ یہ چیز نقد اتنے کی اور ادھار اتنے کی یا یہ کہ میں نے یہ چیز تمہارے ہاتھ اتنے میں بیع کی اس شرط پر کہ تم اپنی فلاں چیز میرے ہاتھ اتنے میں بیچو۔

(۲) (یعنی یہ چیز تمہارے ہاتھ بیچتا ہوں اس شرط پر کہ تم مجھے قرض دو یا یہ کہ کسی کو قرض دے پھر اس کے ہاتھ زیادہ داموں میں چیز بیع کرے)

﴿بیع مکروہ کا بیان﴾

احادیث

١٦٣٩: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه ﷺ قَالَ : لَا تَلَقَّوُا الرُّکْبَانَ لِبَیْعٍ وَّلَا یَبِیْعُ بَعْضُکُمْ عَلٰی بَیْعِ بَعْضٍ وَّلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا یَبِعْ حَاضِرٌ لِبَادٍ.

(مشکوۃ المصابیح ص٢٤٧، والجامع الصحیح لمسلم ج٣/٢ کتاب البیوع)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ غلہ لانے والے قافلہ کا بیع کے لیے بازار میں پہنچنے سے پہلے استقبال نہ کرو اور ایک شخص دوسرے کی بیع پر بیع نہ کرے اور بخشش نہ کرو اور شہری آدمی دیہاتی کو بیع نہ کرے۔ (بہار شریعت ١٠٠/١١)

١٦٤٠: عَنْ اَبِیْ هُرَیْــرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا تَلَقَّوُا الْجَلَبَ فَمَنْ تَلَقَّاهُ فَاشْتَرٰی مِنْهُ فَاِذَا اَتٰی سَیِّدُهُ السُّوْقَ فَهُوَ بِالْخِیَارِ . رواہ مسلم (مشکوۃ المصابیح ٢٤٧)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ غلہ والے قافلہ کا استقبال نہ کریں اور اگر کسی نے استقبال کر کے اس سے خرید لیا پھر وہ مالک بائع بازار میں آیا تو اسے اختیار ہے یعنی اگر خریدنے والے نے بازار کا غلط نرخ بتا کر اس سے خرید لیا ہے تو مالک بیع کو فسخ کر سکتا ہے۔ (بہار شریعت ١٠٠/١١)

١٦٤١: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا یَبِیْعُ الرَّجُلُ عَلٰی بَیْعِ اَخِیْهِ وَلَا یَخْطُبُ عَلٰی خِطْبَةِ اَخِیْهِ اِلَّا اَنْ یَّأْذَنَ لَهٗ . رواہ المسلم

(مشکوۃ المصابیح ص٢٤٧، الصحیح لمسلم ج٣/٢)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی شخص اپنے بھائی کی بیع پر بیع نہ کرے اور اس کے پیغام پر پیغام نہ دے مگر اس صورت میں کہ اس نے اجازت دے دی ہو۔ (بہار شریعت ١٠١/١١)

۱٦٤٢ : عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لاَ یَسُمِ الرَّجُلُ عَلٰی سَوْمِ اَخِیْهِ الْمُسْلِمِ. (مشکوۃ المصابیح ص۲٤۷ والصحیح لمسلم ج۲/۳)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا کوئی شخص اپنے مسلمان بھائی کے نرخ پر نرخ نہ کرے یعنی ایک نے دام چکالیا ہوتو دوسرا اس کا دام نہ لگائے۔ (بہارشریعت ۱۰۱/۱۱)

۱٦٤۳ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لاَ یَبِیْعُ حَاضِرٌ لِبَادٍ دَعُوْا النَّاسَ یَرْزُقُ اللّٰهُ بَعْضَهُمْ مِنْ بَعْضٍ. رواہ مسلم.

(مشکوۃ المصابیح ص۲٤۷ والصحیح لمسلم ج۲/٤)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شہری آدمی دیہاتی کے لیے بیع نہ کرے لوگوں کو چھوڑو ایک سے دوسرے کو اللہ تعالیٰ روزی پہنچاتا ہے۔ (بہارشریعت ۱۰۱/۱۱)

۱٦٤٤ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَاعَ حِلْسًا وَقَدَحًا فَقَالَ : مَنْ یَّشْتَرِیْ هٰذَا الْحِلْسَ وَالْقَدَحَ فَقَالَ رَجُلٌ : اٰخُذُهُمَا بِدِرْهَمٍ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ مَنْ یَّزِیْدُ عَلٰی دِرْهَمٍ؟ فَاَعْطَاهُ رَجُلٌ دِرْهَمَیْنِ فَبَاعَهَا مِنْهُ. رواہ الترمذی (مشکوۃ المصابیح ص۲٤۹)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کا ٹاٹ اور پیالہ بیع کیا ارشاد فرمایا کہ ان دونوں کو کون خریدتا ہے؟ ایک صاحب بولے میں ایک درہم میں خریدتا ہوں ارشاد فرمایا ایک درہم سے زیادہ کون دیتا ہے؟ دوسرے صاحب بولے میں دو درہم میں لینا چاہتا ہوں ان کے ہاتھ دونوں کو بیع کردیا۔ (بہارشریعت ۱۰۱/۱۱)

۱٦٤٥ : عَنْ مَعْمَرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنِ احْتَکَرَ فَهُوَ خَاطِئٌ. رواہ مسلم . (مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۰)

معمر سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا احتکار کرنے والا خاطی ہے۔(بہارشریعت ۱۰۱/۱۱)

۱٦٤٦ : عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : اَلْجَالِبُ مَرْزُوْقٌ وَالْمُحْتَکِرُ مَلْعُوْنٌ.

رواہ ابن ماجہ والدارمی . (مشکوۃ المصابیح ۲۵۱)

امیر المؤمنین عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا باہر سے غلہ

لانے والا مرزوق ہے اور احتکار کرنے والا (غلہ روکنے والا) ملعون ہے۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۰۱)

۱۶۴۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا يُرِيْدُ بِهِ الْغَلَاءَ فَقَدْ بَرِئَ مِنَ اللّٰهِ وَ بَرِئَ اللّٰهُ مِنْهُ . رواه رزين (مشكوة المصابيح ۲۵۱)

ابن عمر رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے چالیس دن غلہ روکا گراں کرنے کا ارادہ ہے وہ اللہ سے بری ہے اور اللہ اس سے بری ہے۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۰۱)

۱۶۴۸: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَنِ احْتَكَرَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ طَعَامَهُمْ ضَرَبَهُ اللّٰهُ بِالْجُذَامِ وَالْإِفْلَاسِ . رواه رزين (مشكوة ۲۵۱)

حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مسلمان پر غلہ روک دیا اللہ تعالٰی اسے جذام، کوڑھ افلاس میں مبتلا فرمائے گا۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۰۱)

۱۶۴۹: عَنْ مُعَاذٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : بِئْسَ الْعَبْدُ الْمُحْتَكِرُ اِنْ اَرْخَصَ اللّٰهُ الْاَسْعَارَ حَزِنَ وَاِنْ اَغْلَاهَا فَرِحَ . رواه البيهقي ورزين (مشكوة ۲۵۱)

حضرت معاذ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا غلہ روکنے والا برا بندہ ہے کہ اگر اللہ تعالٰی نرخ سستا کرتا ہے وہ غمگین ہوتا ہے اور اگر گراں کرتا ہے تو خوش ہوتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۰۲)

۱۶۵۰: عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنِ احْتَكَرَ طَعَامًا اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهِ لَمْ يَكُنْ لَهُ كَفَّارَةً. رواه رزين (مشكوة المصابيح ص ۲۵۱)

ابو امامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے چالیس روز غلہ روکا پھر وہ سب خیرات کر دیا تو بھی کفارہ ادا نہ ہوا۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۰۲)

۱۶۵۱: عَنْ اَنَسٍ قَالَ : غَلَا السِّعْرُ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَسْعِرْ لَنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمُسَعِّرُ الْقَابِضُ الْبَاسِطُ الرَّازِقُ وَاِنِّيْ لَاَرْجُوْ اَنْ اَلْقٰى رَبِّيْ وَلَيْسَ اَحَدٌ مِّنْكُمْ يَطْلُبُنِيْ بِمَظْلِمَةٍ بِدَمٍ وَّلَا مَالٍ. رواه الترمذى (مشكوة المصابيح ص ۲۵۱ باب الاحتكار)

حضرت انس رضی اللہ تعالٰی عنہ روایت کرتے ہیں کہتے ہیں حضور ﷺ کے زمانہ

میں غلہ گراں ہو گیا لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ نرخ مقرر فرما دیجئے ارشاد فرمایا کہ نرخ مقرر کرنے والا، تنگی کرنے والا کشادگی کرنے والا، اللہ ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں کہ خدا سے اس حال میں ملوں کہ کوئی مجھ سے کسی حق کا مطالبہ نہ کرے نہ خون کے متعلق نہ مال کے متعلق۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۰۲)

۱۶۵۲: عَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ عُمَرَ اِذَا سَمِعَ صَائِحَةً فَقَالَ: يَا يَرْفَا اُنْظُرْ مَا هٰذَا الصَّوْتُ؟ فَنَظَرَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ: جَارِيَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ تُبَاعُ اُمُّهَا فَقَالَ عُمَرُ: اُدْعُ لِيَ الْمُهَاجِرِيْنَ وَالْاَنْصَارَ فَلَمْ يَمْكُثْ اِلَّا سَاعَةً حَتّٰى امْتَلَأَ الدَّارُ وَالْحُجْرَةُ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ اَمَّا بَعْدُ فَهَلْ تَعْلَمُوْنَهُ كَانَ فِيْمَا جَاءَ بِهِ مُحَمَّدٌ ﷺ قَالُوْا: لَا. قَالَ: فَاِنَّهَا قَدْ اَصْبَحَتْ فِيْكُمْ فَاشِيَةً ثُمَّ قَرَءَ فَهَلْ عَسَيْتُمْ اَنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْا اَرْحَامَكُمْ ثُمَّ قَالَ وَاَيُّ قَطِيْعَةٍ اَقْطَعُ مِنْ اَنْ تُبَاعَ. (كنز العمال ج۲/۲۲۶ كتاب البيوع)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہتے ہیں میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بیٹھا تھا کہ انہوں نے رونے کی آواز سنی اپنے غلام یرفا سے فرمایا دیکھو یہ کیسی آواز ہے؟ وہ دیکھ کر آئے اور یہ کہا کہ ایک لڑکی ہے جس کی ماں بیچی جارہی ہے فرمایا مہاجرین اور انصار کو بلا لاؤ ایک گھڑی گزری تھی کہ تمام مکان و حجرہ لوگوں سے بھر گیا پھر حضرت عمر نے حمد و ثنا کے بعد فرمایا کیا تم کو معلوم ہے؟ کہ جس چیز کو رسول اللہ ﷺ لائے ہیں اس میں قطع رحم بھی ہے سب نے عرض کی نہیں فرمایا اس سے بڑھ کر کیا قطع رحم ہوگا کہ کسی کی ماں بیچ کی جائے۔

(بہار شریعت ۱۱/۱۰۲)

۱۶۵۳: عَنْ عُمَرَ اَنَّهُ كَتَبَ اَنْ لَّا يُفَرَّقَ بَيْنَ اَخَوَيْنِ اِذَا بِيْعَا.

(كنز العمال ج۲/۲۲۶ كتاب البيوع)

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے عاملوں کے پاس لکھ بھیجا کہ دو بھائیوں کو بیچا جائے تو تفریق نہ کی جائے۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۰۲)

﴿خیار شرط کا بیان﴾

١٦٥٤: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْمُتَبَايِعَانِ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا بِالْخِيَارِ عَلٰى صَاحِبِهٖ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا بَيْعَ الْخِيَارِ . (مشكوة المصابيح ص ٢٤٤/باب الخيار)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا بائع و مشتری میں سے ہر ایک کو اختیار حاصل ہے جب تک جدا نہ ہوں (یعنی جب تک عقد میں مشغول ہو عقد تمام نہ ہوا ہو) مگر بیع خیار۔ (کہ اس میں بعد عقد بھی اختیار رہتا ہے) (بہار شریعت ۳۶/۲)

١٦٥٥: عَنْ حَكِيْمِ بْنِ حِزَامٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا فَاِنْ صَدَقَا وَبَيَّنَا بُوْرِكَ لَهُمَا فِيْ بَيْعِهِمَا وَاِنْ كَتَمَا وَكَذِبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا.

(مشكوة المصابيح ص ٢٤٤ باب الخيار، الترغيب والترهيب ج ٥٨٦/٢ صدق البيعان)

حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بائع و مشتری کو اختیار حاصل ہے جب تک جدا نہ ہوں اگر وہ دونوں سچ بولیں اور عیب کو ظاہر کردیں ان کے لیے بیع میں برکت ہوگی اور اگر عیب کو چھپائیں اور جھوٹ بولیں بیع کی برکت مٹادی جائے گی۔ (بہار شریعت ۳۶/۱۱)

١٦٥٦: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اَلْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَفَرَّقَا اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ صَفْقَةُ خِيَارٍ وَلَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يُّفَارِقَ صَاحِبَهٗ خَشْيَةَ اَنْ يَّسْتَقِيْلَهٗ. رواه الترمذى وابوداؤد والنسائى (مشكوة المصابيح ص ٢٤٤ باب الخيار)

عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بائع و مشتری کو خیار ہے جب تک جدا نہ ہوں مگر جب کہ عقد میں خیار ہو اور ان میں کسی کو یہ درست نہیں کہ دوسرے کے پاس سے اس خوف سے چلا جائے کہ اقالہ کی درخواست کرے گا۔ (بہار شریعت ۳۶/۱۱)

١٦٥٧: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : لَا يَتَفَرَّقَنَّ اِثْنَانِ اِلَّا عَنْ تَرَاضٍ. رواه الترمذى. (مشكوة المصابيح ص ٢٤٤ باب الخيار)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بغیر رضا مندی دونوں جدا نہ ہوں۔ (بہار شریعت ۳۶/۲)

١٦٥٨: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : اَلْخِيَارُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ . (كنز العمال ج ٢١١/٢ فى بيع الخيار)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ارشاد فرمایا کہ خیار تین دن تک ہے۔ (بہار شریعت ۳۶/۱۱)

﴿خیار رویت کا بیان﴾

احادیث

۱۶۵۹ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : مَنِ اشْتَرٰی شَیْئًا لَمْ یَرَهُ فَهُوَ بِالْخِیَارِ اِذْ رَاٰهُ اِنْ شَاءَ اَخَذَهُ وَاِنْ شَاءَ تَرَکَهُ . (کنز العمال ج۲ ص ۲۱۱ باب فی بیع الخیار)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرمایا جس نے ایسی چیز خریدی جس کو دیکھا نہ ہو تو دیکھنے کے بعد اسے اختیار ہے لے یا چھوڑ دے۔ (بہار شریعت ۴۹/۱۱)

۱۶۶۰ : عَنْ عَلْقَمَةَ اَنَّ عُثْمَانَ بَاعَ اَرْضًا بِالْبَصْرَةِ مِنْ طَلْحَةَ فَقِیْلَ لِطَلْحَةَ اِنَّکَ قَدْ غُبِنْتَ فَقَالَ لِیَ الْخِیَارُ لِاَنِّیْ اشْتَرَیْتُ مَالَمْ اَرَهُ فَقِیْلَ لِعُثْمَانَ فَقَالَ مِثْلَ ذٰلِکَ فَحَکَّمَا بَیْنَهُمَا جُبَیْرَ بْنَ مُطْعَمٍ فَقَضٰی بِالْخِیَارِ لِطَلْحَةَ وَکَانَ ذٰلِکَ بِمَحْضَرٍ مِّنَ الصَّحَابَةِ . رواه الطحاوی والبیهقی

(الدرایة فی تخریج أحایث الهدایة علی هامش الهدایة باب خیار الرویة ج۳ ص۳۶)

حضرت علقمہ سے مروی کہ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ اپنی زمین جو بصرہ میں تھی بیع کی تھی کسی نے طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا آپ کو اس بیع میں نقصان ہے انہوں نے کہا مجھے اس بیع میں خیار ہے کہ بغیر دیکھے میں نے خریدی ہے اور حضرت عثمان سے بھی کسی نے کہا آپ کو اس بیع میں ٹوٹا ہے انہوں نے بھی فرمایا مجھے خیار ہے کیوں کہ میں نے بغیر دیکھے بیع کر دی ہے اس معاملے میں دونوں صاحبوں نے جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حکم بنایا انہوں نے طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے موافق فیصلہ کیا یہ واقعہ گروہ صحابہ کے سامنے ہوا۔ (بہار شریعت ۴۹/۱۱، ۵۰)

﴿خیار عیب کا بیان﴾

احادیث

۱۶۶۱: عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : مَنْ بَاعَ عَيْبًا لَمْ يُنَبِّهْ لَمْ يَزَلْ فِيْ مَقْتِ اللّٰهِ اَوْ لَمْ تَزَلِ الْمَلٰئِكَةُ تَلْعَنُهُ . رواه ابن ماجه (مشكوة المصابيح ص۲٤۹ باب المنهى عنها من البيوع ،الترغيب والترهيب ج۲/۵۷٤،۵۷۵)

واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا جس نے عیب والی چیز بیع کی اور اس کو ظاہر نہ کیا وہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی ناراضی میں ہے یا فرمایا کہ ہمیشہ فرشتے اس پر لعنت کرتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۱/۵۸)

۱۶۶۲: عَنْ عُقْبَةَ بْنَ عَامِرٍ رَضِىَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ اَلْمُسْلِمُ اَخُوالْمُسْلِمِ وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اِذَا بَاعَ مِنْ اَخِيْهِ بَيْعًا فِيْهِ عَيْبٌ اَنْ لَّا يُبَيِّنَهُ . رواه احمد وابن ماجه. (الترغيب والترهيب ج۲/۵۷۵ باب فى النصيحة البيع)

حاکم نے عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ سے روایت کی کہ حضور نے ارشاد فرمایا ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے اور جب مسلمان اپنے بھائی کے ہاتھ کوئی چیز بیچے جس میں عیب ہو تو جب تک بیان نہ کرے اسے بیچنا حلال نہیں۔ (بہار شریعت ۱۱/۵۸)

۱۶۶۳: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ عَلٰى صُبْرَةِ طَعَامٍ فَاَدْخَلَ يَدَهُ فِيْهَا فَنَالَتْ اَصَابِعُهُ بَلَلاً فَقَالَ : مَاهٰذَا ؟ يَا صَاحِبَ الطَّعَامِ ! قَالَ اَصَابَتْهُ السَّمَاءُ يَارَسُوْلَ اللّٰه ! قَالَ : اَفَلَا جَعَلْتَهُ فَوْقَ الطَّعَامِ؟ حَتّٰى يَرَاهُ النَّاسُ مَنْ غَشَّ فَلَيْسَ مِنِّىْ . رواه المسلم (مشكوة المصابيح ۲٤۸ الترغيب والترهيب ج۲/۵۷۱ باب فى النصيحة فى البيع)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ غلہ کی ڈھیر کے پاس سے گزرے اس میں ہاتھ ڈال دیا حضور کی انگلیوں میں تری محسوس ہوئی ارشاد فرمایا اے غلہ والے یہ

کیا ہے؟اس نے عرض کی یارسول اللہ! اس پر بارش کا پانی پڑ گیا ہے ارشاد فرمایا کہ تو نے بھیگے ہوئے کو اوپر کیوں نہیں کر دیا؟ کہ لوگ دیکھتے، جو دھوکہ دے وہ ہم میں سے نہیں۔ (بہارشریعت ۵۹/۱۱)

١٦٦٤: عَنْ مُخَلَّدِ بْنِ خُفَافٍ قَالَ : اِبْتَعْتُ غُلَامًا فَاسْتَغْلَلْتُهُ ثُمَّ ظَهَرْتُ مِنْهُ عَلٰى عَيْبٍ فَخَاصَمْتُ فِيْهِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِيْزِ فَقَضٰى لِيْ بِرَدِّهٖ وَقَضٰى عَلَيَّ بَرَدَّ غَلَّتِهٖ فَاَتَيْتُ عُرْوَةَ فَاَخْبَرْتُهُ فَقَالَ : اَرُوْحُ اِلَيْهِ الْعَشِيَّةَ فَاُخْبِرَهُ اَنَّ عَائِشَةَ اَخْبَرَتْنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضٰى فِيْ مِثْلِ هٰذَا اَنَّ الْخِرَاجَ بِالضَّمَانِ فَرَاحَ اِلَيْهِ عُرْوَةُ فَقَضٰى لِيْ اَنْ اٰخُذَ الْخِرَاجَ مِنَ الَّذِيْ قَضٰى بِهٖ عَلَيَّ لَهُ . رواه في شرح السنة . (مشکوة المصابيح ص ۲۴۹)

شرح سنہ میں مخلد بن خفاف سے مروی ہے کہ وہ کہتے ہیں میں نے ایک غلام خریدا تھا اور اس کو کسی کام میں لگا دیا تھا پھر مجھے اس کے عیب پر اطلاع ہوئی اس کا مقدمہ میں نے عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس پیش کیا انہوں نے یہ فیصلہ کیا کہ غلام کو میں واپس کر دوں اور جو کچھ آمدنی ہوئی ہے وہ بھی واپس کر دوں پھر میں عروہ سے ملا اور ان کو واقعہ سنایا انہوں نے کہا شام کو میں عمر بن العزیز کے پاس جاؤں گا ان سے جا کر یہ کہا کہ مجھ کو عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے یہ خبر دی ہے کہ ایسے معاملے میں رسول اللہ ﷺ نے یہ فیصلہ فرمایا ہے کہ آمدنی ضمان کے ساتھ ہے (یعنی جس کی ضمان میں چیز ہو وہی آمدنی کا مستحق ہے) یہ سن کر عمر بن عبدالعزیز نے یہ فیصلہ کیا کہ آمدنی مجھے واپس ملے۔ (بہارشریعت ۵۹/۱۱)

١٦٦٥: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : لَا ضَرَرَ وَلَا ضِرَارَ مَنْ ضَارَّ ضَارَّهُ اللّٰهُ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ. (كنز العمال ۱۰۵/۲ كتاب البيوع)

ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ حضور نے فرمایا نہ خود کو ضرر پہنچے دے نہ دوسرے کو ضرر پہنچائے جو دوسرے کو ضرر پہنچائے گا اللہ تعالیٰ اس کو ضرر دے گا اور جو دوسرے پر مشقت ڈالے گا اللہ تعالیٰ اس پر مشقت ڈالے گا۔ (بہارشریعت ۵۹/۱۱)

١٦٦٦: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَاتَشُوْبُوا اللَّبَنَ لِلْبَيْعِ ثُمَّ ذَكَرَ حَدِيْثَ الْمُحَفَّلَةِ ثُمَّ قَالَ : مَوْصُوْلًا بِالْحَدِيْثِ اَلَا وَاِنَّ رَجُلًا مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ جَلَبَ خَمْرًا اِلٰى قَرْيَةٍ فَشَابَهَا بِالْمَاءِ فَاَضْعَفَ اَضْعَافًا

فَاشْتَرىٰ قِرْدًا فَرَكِبَ الْبَحْرَ حَتّٰى اِذْ لَجَجَ فِيْهِ اَلْهَمَ اللّٰهُ الْقِرْدَ صُرَّةَ الدَّنَانِيْرِ فَاَخَذَهَا فَصَعِدَ الدَّقَلَ فَفَتَحَ الصُّرَّةَ وَصَاحِبُهَا يَنْظُرُ اِلَيْهِ فَاَخَذَ دِيْنَارًا فَرَمٰى بِهٖ فِيْ الْبَحْرِ وَدِيْنَارًا فِيْ السَّفِيْنَةِ حَتّٰى قَسَّمَهَا نِصْفَيْنِ .

(الترغيب والترهيب ج٢/٥٧٣، ٥٧٤ باب فی النصيحة فی البيع)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ راوی کہ ارشاد فرمایا بیچنے کے لیے جو دودھ ہو اس میں پانی نہ ملاؤ (ایک شخص امم سابقہ میں سے جب کہ شراب حرام تھی) ایک ایسی بستی میں شراب لے گیا پانی ملا کر اسے دوچند کر دیا پھر اس نے ایک بندر خریدا اور دریا کا سفر کیا جب پانی کی گیرائی میں پہنچا بندر اشرفیوں کی تھیلی اٹھا کر مستول پر چڑھ گیا اور تھیلی کھول کر ایک اشرفی پانی میں پھینکتا اور ایک کشتی میں اس طرح اس نے اشرفیوں کی نصف نصف تقسیم کر دی۔ (بہار شریعت ۱۱/۵۹، ٦٠)

﴿بیع فضولی(۱) کا بیان﴾

۱۶۶۷ : عَنْ عُرْوَةَ بْنِ اَبِی الْجَعْدِ الْبَارِقِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَعْطَاهُ دِیْنَارًا لِیَشْتَرِیَ لَهُ شَاةً فَاشْتَرٰی لَهُ شَاتَیْنِ فَبَاعَ اِحْدٰهُمَا بِدِیْنَارٍ وَاَتَاهُ بِشَاةٍ وَدِیْنَارٍ فَدَعَا لَهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِیْ بَیْعِهٖ بِالْبَرَکَةِ فَکَانَ لَوِاشْتَرٰی تُرَابًا لَرَبِحَ فِیْهِ . رواہ البخاری (مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۴)

عروہ بن ابی الجعد بارقی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایک دینار دیا تھا کہ حضور کے لیے بکری خرید لائیں انہوں نے ایک دینار کی دو بکریاں خرید کر ایک کو ایک دینار میں بیچ ڈالا اور حضور کی خدمت میں ایک بکری اور ایک دینار لا کر پیش کیا ان کے لیے حضور نے دعا کی ان کی بیع میں برکت ہو اس دعا کا اثر تھا کہ مٹی بھی خریدتے تو اس میں نفع ہوتا۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۰۶)

۱۶۶۸ : عَنْ حَکِیْمِ بْنِ حِزَامٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ مَعَهٗ بِدِیْنَارٍ لِیَشْتَرِیَ لَهٗ بِهٖ اُضْحِیَةً فَاشْتَرٰی کَبْشًا بِدِیْنَارٍ وَبَاعَهٗ بِدِیْنَارَیْنِ فَرَجَعَ فَاشْتَرٰی اُضْحِیَةً بِدِیْنَارٍ فَجَاءَ بِهَا وَبِالدِّیْنَارِ الَّذِی اسْتَفْضَلَ مِنَ الْاُخْرٰی فَتَصَدَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالدِّیْنَارِ فَدَعَا لَهٗ اَنْ یُّبَارَکَ لَهٗ فِیْ تِجَارَتِهٖ. رواہ الترمذی (مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۴)

حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو ایک دینار دے کر بھیجا کہ حضور کے لیے قربانی کا جانور خرید لائیں انہوں نے ایک دینار میں مینڈھا خرید کر دو دینار میں بیچ ڈالا پھر ایک دینار میں ایک جانور خرید کر یہ جانور اور ایک دینار لا کر پیش کیا دینار کو حضور نے صدقہ کرنے کا حکم دیا (کیونکہ یہ ان کے جانور کی قیمت تھی) اور ان کی تجارت میں برکت کی دعا کی۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۰۶، ۱۰۷)

(۱) فضولی اس شخص کو کہتے جو دوسرے کس حق میں بغیر اجازت تصرف کرے۔ ۱۲

اقالہ (۱) کا بیان

۱۶۶۹ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ اَقَالَ مُسْلِمًا اَقَالَهُ اللّٰهُ عَثْرَتَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ. رواه ابو داؤد وابن ماجه

(مشكوة المصابيح ص ۲۴۹، ۲۵۰، كنز العمال ج ۲/۲۱۱ والترغيب والترهيب ج۲/۵۶۶)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے کسی مسلمان سے اقالہ کیا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی لغزش دفع کرے گا۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۱۳)

(۱) دو شخصوں کے درمیان جو عقد ہوا ہے اسے اٹھا دینے یعنی ختم کر دینے کو اقالہ کہتے ہیں مثلاً یہ کہنا کہ میں نے اقالہ کیا، فسخ کیا، چھوڑ دیا یا دوسرے کے کہنے پر مبیع یا ثمن کا پھیر دینا اور دوسرے کا لے لینا اقالہ ہے۔ ۱۲

مرابحہ (۱) کا بیان

۱۶۷۰ : قَدْ صَحَّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ لَمَّا اَرَادَ الْھِجْرَۃَ ابْتَاعَ اَبُوْ بَکْرٍ بَعِیْرَیْنِ فَقَالَ لَہُ النَّبِیُّ ﷺ وَلِّنِیْ اَحَدَھُمَا قَالَ ھُوَ لَکَ بِغَیْرِ شَیْئٍ قَالَ اَمَّا بِغَیْرِ ثَمَنٍ فَلاَ .

(الدراية فی تخريج الهداية علی هامش الهداية ج۳/۷۱ باب المرابحة والتولية)

حضور اقدس ﷺ نے ہجرت کا ارادہ فرمایا حضرت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو اونٹ خریدے حضور نے ارشاد فرمایا ایک کا میرے ہاتھ تولیہ کردو انہوں نے عرض کی حضور کے لیے بغیر دام کے حاضر ہیں ارشاد فرمایا بغیر دام کے نہیں۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۱۸)

۱۶۷۱ : عَنِ ابْنِ الْمُسَیِّبِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : اَلتَّوْلِیَۃُ وَالْاِقَالَۃُ وَالشَّرِکَۃُ سَوَاءٌ لَا بَأْسَ بِہٖ. (کنز العمال ج۲/۲۲٤ باب بیع مالم یقبض کتاب البیوع)

سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا تولیہ و اقالہ و شرکت سب برابر ہیں ان میں حرج نہیں۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۱۸)

---

(۱) چیز جس قیمت پر خریدی گئی اس کے ساتھ اس کے مصارف ظاہر کر کے نفع کی ایک معین مقدار بڑھا کر بیچنے کو مرابحہ کہتے ہیں مثلاً یہ کہنا کہ میں نے یہ سامان دس روپے میں خریدا ہے اور اس پر خرچ دو روپے ہوئے اس طرح ۱۲/ روپے کا سامان پڑا اس پر میں نے ۲/ روپے نفع کے طور پر بڑھا کر ۱۴/ روپے میں بیچا دوسرا کہے میں نے خریدا تو مرابحہ ہوا اور اگر نفع کچھ نہ لے تو تولیہ ہے ۱۲

مبیع وثمن میں تصرف کا بیان

احادیث

۱۶۷۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنْ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَسْتَوْفِيَهُ. (الصحيح لمسلم ج۲/۵، مشكوة المصابيح ص۲۴۷)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں بازار میں غلہ خرید کر اس جگہ (بغیر قبضہ کئے) لوگ بیچ ڈالتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی جگہ بیع کرنے سے منع فرمایا جب تک منتقل نہ کرلیں۔ (بہار شریعت ۱۲۵/۱۱)

۱۶۷۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم: مَنِ ابْتَاعَ طَعَامًا فَلَا يَبِعْهُ حَتّٰى يَقْبِضَهُ وَعَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: اَمَّا الَّذِىْ نَهٰى عَنْهُ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم فَهُوَ اَنْ يُّبَاعَ حَتّٰى يُقْبَضَ قَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ وَلَا اَحْسِبُ كُلَّ شَيْئٍ اِلَّا مِثْلَهُ.

(صحيح البخاری ج۲۸۶/۱ باب ما يذكر في بيع الطعام)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص غلہ خریدے جب تک قبضہ نہ کرلے اسے بیع نہ کرے عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قبضہ سے پہلے بیچنا منع کیا وہ غلہ ہے مگر میرا گمان ہے کہ ہر چیز کا یہی حکم ہے۔ (بہار شریعت ۱۲۵/۱۱)

﴿قرض کا بیان﴾

احادیث

١٦٧٤ : عَنْ اَبِیْ بُرْدَةَ بْنِ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ:قَدِمْتُ الْمَدِیْنَةَ فَلَقِیْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ سَلَامٍ فَقَالَ : اِنَّکَ بِاَرْضٍ فِیْهَا الرِّبٰوا فَاشٍ فَاِذَا کَانَ لَکَ عَلٰی رَجُلٍ حَقٌّ فَاَهْدیٰ اِلَیْکَ حَمْلَ تِبْنٍ اَوْ حَمْلَ شَعِیْرٍ اَوْحَبْلَ قِتٍّ فَلَا تَاخُذْهُ فَاِنَّهٗ رِبوا . رواه البخاری (مشکوة المصابیح ٢٤٦)

ابو بردہ بن ابی موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں مدینہ آیا اور عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوا انہوں نے فرمایا تم ایسی جگہ میں رہتے ہو جہاں سود کی کثرت ہے لہذا اگر کسی شخص کے ذمہ تمہارا کوئی حق ہو اور وہ تمہیں ایک بوجھ بھوسہ یا جو یا گھاس ہدیہ میں دے تو ہرگز نہ لینا کہ وہ سود ہے۔ (بہارشریعت ۱۱/۱۳۳)

١٦٧٥ : عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : اِذَا اَقْرَضَ الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلَا یَاخُذْ هَدْیَةً. رواه البخاری (مشکوة المصابیح ص٢٤٦ باب الربوا)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب ایک شخص دوسرے کو قرض دے تو اس کا ہدیہ قبول نہ کرے۔ (بہارشریعت ۱۱/۱۳۳)

١٦٧٦ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِذَا اَقْرَضَ اَحَدُکُمْ قَرْضًا فَاَهْدیٰ اِلَیْهِ اَوْ حَمَلَهٗ عَلَی الدَّابَّةِ فَلَا یَرْکَبْهُ وَلَا یَقْبَلْهَا اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ جَرٰی بَیْنَهٗ وَبَیْنَهٗ قَبْلَ ذٰلِکَ. رواه ابن ماجه والبیهقی (مشکوة المصابیح ص٢٤٦ باب الربوا)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی قرض دے اور اس کے پاس وہ ہدیہ کرے تو قبول نہ کرے اور اپنی سواری پر سوار کرے تو سوار نہ ہو ہاں اگر پہلے سے ان دونوں میں۔(ہدیہ وغیرہ) جاری تھا تو اب حرج نہیں۔ (بہارشریعت ۱۱/۱۳۳)

۱۶۷۷: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ رَبِیْعَةَ قَالَ: اسْتَقْرَضَ مِنِّی النَّبِیُّ ﷺ اَرْبَعِیْنَ اَلْفًا فَجَاءَهُ مَالٌ فَدَفَعَهُ اِلَیَّ وَقَالَ: بَارَکَ اللّٰهُ تَعَالٰی فِیْ اَهْلِکَ وَمَالِکَ اِنَّمَا جَزَاءُ السَّلَفِ الْحَمْدُ وَالْاَدَاءُ. رواه النسائی (مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۳)

عبداللہ بن ابی ربیعہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں مجھ سے حضور اقدس ﷺ نے قرض لیا تھا جب حضور کے پاس مال آیا اورادا فرمایا اور دعا دی کہ اللہ تعالی تیرے اہل وعیال میں برکت کرے اور فرمایا قرض کا بدلہ شکریہ ہے اور ادا کردینا۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۳۳)

۱۶۷۸: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ کَانَ لَهُ عَلٰی رَجُلٍ حَقٌّ فَمَنْ اَخَّرَهُ کَانَ لَهُ بِکُلِّ یَوْمٍ صَدَقَةٌ. (مشکوۃ المصابیح ج ۱/۲۵۳)

عمران بن حصین رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کا دوسرے پر حق ہواوروہ ادا کرنے میں تاخیر کرے تو ہر روز اتنا مال صدقہ کردینے کا ثواب پائے گا۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۳۳)

۱۶۷۹: عَنْ سَعْدِ بْنِ الْاَطْوَلِ قَالَ: مَاتَ اَخِیْ وَتَرَکَ ثَلٰثَمِائَةِ دِیْنَارٍ وَ تَرَکَ وُلْدًا صِغَارًا فَاَرَدْتُ اَنْ اُنْفِقَ عَلَیْهِمْ فَقَالَ: لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اَخَاکَ مَحْبُوْسٌ بِدَیْنِهٖ فَاقْضِ عَنْهُ قَالَ: فَذَهَبْتُ فَقَضَیْتُ عَنْهُ ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَدْ قَضَیْتُ عَنْهُ وَلَمْ تَبْقَ اِلَّا امْرَاَةٌ تَدَّعِیْ دِیْنَارَیْنِ وَلَیْسَتْ لَهَا بَیِّنَةٌ قَالَ: اَعْطِهَا فَاِنَّهَا صَادِقَةٌ. رواه احمد (مشکوۃ المصابیح ۲۵۳)

سعد بن اطول رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں میرے بھائی کا انتقال ہوا اور تین سو دینار اور چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑے میں نے یہ ارادہ کیا کہ یہ دینار بچوں پر صرف کرونگا رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا تیرا بھائی دین میں مقید ہے اس کا دین ادا کردے میں نے جاکر ادا کردیا پھر حضور کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا یارسول اللہ میں نے ادا کردیا صرف ایک عورت باقی ہے جو دو دینار کا دعوی کرتی ہے مگر اس کے پاس گواہ نہیں ہے فرمایا اسے دیدے وہ سچی ہے۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۳۳،۱۳۴)

۱۶۸۰: عَنْ مَالِکٍ اَنَّهُ بَلَغَهُ اَنَّ رَجُلًا اَتٰی عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ فَقَالَ: یَا اَبَا عَبْدِ

الرَّحْمٰنِ اِنِّیْ اَسْلَفْتُ رَجُلًا سَلْفًا وَاشْتَرَطْتُ عَلَیْهِ اَفْضَلَ مِمَّا اَسْلَفْتُهُ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ : اَلسَّلْفُ عَلٰی ثَلَاثَةِ اَوْجُهٍ سَلْفٌ تُسْلِفُهُ تُرِیْدُ بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ فَلَکَ وَجْهُ اللّٰهِ وَسَلْفٌ تُسْلِفُهُ تُرِیْدُ بِهٖ وَجْهَ صَاحِبِکَ فَلَکَ وَجْهُ صَاحِبِکَ وَسَلْفٌ تُسْلِفُهُ لِتَاخُذَ خَبِیْثًا بِطَیِّبٍ فَذٰلِکَ الرِّبَا قَالَ : فَکَیْفَ تَامُرُنِیْ؟ یَا اَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ! قَالَ : اَرٰی اَنْ تَشُقَّ الصَّحِیْفَةَ فَاِنْ اَعْطَاکَ مِثْلَ الَّذِیْ اَسْلَفْتَهُ قَبِلْتَهُ وَاِنْ اَعْطَاکَ دُوْنَ الَّذِیْ اَسْلَفْتَهُ فَاَخَذْتَهُ اُجِرْتَ وَاِنْ اَعْطَاکَ اَفْضَلَ مِمَّا اَسْلَفْتَهُ طَیِّبَةً بِهٖ نَفْسُهُ فَذٰلِکَ شُکْرٌ شَکَرَهُ لَکَ وَلَکَ اَجْرُ مَا اَنْظَرْتَهُ . (الموطا للامام مالک علی هامش السنن لابن ماجه ج۲ ص۲۰۲ باب ما لایجوز من السلف)

امام مالک نے روایت کی کہ ایک شخص نے عبداللہ بن عمر کے پاس آکر عرض کی کہ میں نے ایک شخص کو قرض دیا ہے اور وہ شرط کرلی ہے کہ جو دیا ہے اس سے بہتر ادا کرنا انہوں نے کہا یہ سود ہے اس نے پوچھا تو آپ مجھ کو کیا حکم دیتے ہیں فرمایا قرض کی تین صورتیں ہیں ایک وہ قرض ہے جس سے مقصود اللہ کی رضا حاصل کرنا ہے اس میں تیرے لیے اللہ کی رضا ملے گی اور ایک وہ قرض جس سے مقصود کسی شخص کی خوشنودی ہے اس قرض میں صرف اس کی خوشنودی حاصل ہوگی اور ایک وہ قرض ہے جو تو نے اس لیے دیا ہے کہ عیب دے کر خبیث حاصل کرے اس شخص نے عرض کی تو اب مجھے کیا حکم دیتے ہیں فرمایا دستاویز پھاڑ ڈال پھر اگر وہ قرضدار ویسا ہی ادا کرے جیسا تو نے اسے دیا تو قبول کر اور اگر اس سے کم ادا کرے اور تو نے لے لیا تو تجھے ثواب ملے گا اور اگر اس نے اپنی خوشی سے بہتر ادا کیا تو یہ ایک شکریہ ہے جو اس نے کیا۔

(بہار شریعت ۱۳۲/۱۱)

﴿تنگ دست کو مہلت دینے کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۸٤: وَ اِنْ كَانَ ذُوْ عُسْــــرَةٍ فَنظِرَةٌ اِلٰى مَيْسَرَةٍ وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ . (سورة البقرة آيت ۲۸۰)

اور اگر مدیون تنگ دست ہے تو وسعت آنے تک اسے مہلت دو اور صدقہ کردو تو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

احادیث

۱٦۸۱: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ يُدَايِنُ النَّاسَ فَكَانَ يَقُوْلُ لِفَتَاهُ اِذَا اَتَيْتَ مُعْسِرًا تَجَاوَزْ عَنْهُ لَعَلَّ اللّٰهَ اَنْ يَّتَجَاوَزَ عَنَّا قَالَ : فَلَقِیَ اللّٰهُ فَتَجَاوَزَ عَنْهُ . (مشكوة المصابيح ص ۲٥۱ باب الافلاس والانظار)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ایک شخص زمانہ گزشتہ میں لوگوں کو ادھار دیا کرتا تھا اپنے غلام سے کہا کرتا جب کسی تنگ دست مدیون کے پاس جانا اس کو معاف کر دینا اس امید پر کہ خدا ہم کو معاف کر دے جب اس کا انتقال ہوا اللہ تعالیٰ نے معاف فرما دیا۔ (بہار شریعت ج ۱۱/۱۴۰)

۱٦۸۲: عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّنَجِّيَهُ اللّٰهُ مِنْ كُرَبِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ فَلْيُنَفِّسْ عَنْ مُعْسِرٍ اَوْ يَضَعْ عَنْهُ . رواه مسلم (مشكوة المصابيح ص ۲٥۱ باب الافلاس والانظار)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو یہ بات پسند ہو کہ قیامت کی سختیوں سے اللہ تعالیٰ اسے نجات بخشے وہ تنگ دست کو مہلت دے یا معاف کر دے۔ (بہار شریعت ج ۱۱ ص ۱۵۰)

١٦٨٣ : عَنْ اَبِی الْیُسْرِ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْہُ اَظَلَّہُ اللّٰہُ فِیْ ظِلِّہٖ . روہ مسلم .

(مشکوۃ المصابیح ص ٢٥١ باب الافلاس والانظار)

حضرت ابو یسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو شخص تنگ دست کو مہلت دے گا اسے معاف کردے گا اللہ تعالیٰ اس کو اپنے سائے میں رکھے گا۔

١٦٨٤ :عَنْ کَعْبِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّہٗ تَقَاضیٰ ابْنَ اَبِیْ حَدْرَدٍ دَیْنًا لَّہٗ عَلَیْہِ فِیْ عَھْدِ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُھُمَا حَتّٰی سَمِعَھَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِیْ بَیْتِہٖ فَخَرَجَ اِلَیْھِمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی کَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِہٖ وَنَادیٰ کَعْبَ بْنَ مَالِکٍ قَالَ : یَا کَعْبُ قَالَ : لَبَّیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! فَاَشَارَ بِیَدِہٖ اَنْ ضَعِ الشَّطْرَ مِنْ دَیْنِکَ قَالَ کَعْبٌ : قَدْ فَعَلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! قَالَ : قُمْ .فَاقْضِہٖ .(مشکوۃ المصابیح ص٢٥٢)

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ابن ابی حدرد رضی اللہ عنہ سے اپنے دین کا تقاضہ کیا اور دونوں کی آوازیں بلند ہوگئیں حضور نے اپنے حجرے سے ان کی آوازیں سنیں تشریف لائے اور حجرہ کا پردہ ہٹا کر مسجد نبوی میں کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پکارا انہون نے جواب دیا لبیک یا رسول اللہ حضور نے ہاتھ سے اشارہ کیا کہ آدھا دین معاف کردو انہوں نے کہا میں نے کیا یعنی معاف کردیا دوسرے صاحب سے فرمایا اٹھو ادا کرو۔(بہار شریعت ج١١/١٤٠)

١٦٨٥ : عَنْ سَلْمَۃَ بْنِ الْاَکْوَعِ قَالَ : کُنَّا جُلُوْسًا عِنْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا اُتِیَ بِجَنَازَۃٍ فَقَالُوْا : صَلِّ عَلَیْھَا فَقَالَ : ھَلْ عَلَیْہِ دَیْنٌ؟ قَالُوْا : لَا. فَصَلّٰی عَلَیْھَا ثُمَّ اُتِیَ بِجَنَازَۃٍ اُخْریٰ فَقَالَ : ھَلْ عَلَیْہِ دَیْنٌ ؟ قِیْلَ نَعَمْ . فَھَلْ تَرَکَ شَیْئًا؟ قَالُوْا : ثَلٰثَۃُ دَنَانِیْرَ فَصَلّٰی عَلَیْھَا ثُمَّ اُتِیَ بِالثَّالِثَۃِ فَقَالَ ھَلْ عَلَیْہِ دَیْنٌ ؟ قَالُوْا : ثَلٰثَۃُ دَنَانِیْرَ قَالَ : ھَلْ تَرَکَ شَیْئًا؟ قَالُوْا : لَا . قَالَ : صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ قَالَ اَبُوْقَتَادَۃَ : صَلِّ عَلَیْہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ وَسَلَّمَ وَعَلَیَّ دَیْنُہٗ فَصَلّٰی عَلَیْہِ . رواہ البخاری

(مشکوۃ المصابیح ص ٢٥٢ باب الافلاس والانظار)

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم حضور کی خدمت میں حاضر تھے ایک جنازہ لایا گیا لوگوں نے عرض کی اس کی نماز پڑھایئے فرمایا اس پر کچھ دین ہے؟ عرض کی نہیں اس کی نماز پڑھا دی۔ پھر دوسرا جنازہ آیا ارشاد فرمایا اس پر دین ہے؟ عرض کی ہاں۔ فرمایا کچھ اس نے مال چھوڑا ہے لوگوں نے عرض کی تین دینار چھوڑے ہیں اس کی نماز بھی پڑھا دی۔ پھر تیسرا جنازہ حاضر لایا گیا ارشاد فرمایا اس پر دین ہے؟ لوگوں نے کہا تین دینار، فرمایا اس نے کچھ چھوڑا ہے؟ لوگوں نے کہا نہیں۔ فرمایا تم لوگ اس کی نماز پڑھ لو۔ ابوقتادہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ حضور نماز پڑھا دیں دین کا ادا کر دینا میرے ذمہ ہے حضور نے نماز پڑھا دی۔ (بہار شریعت ج۱۱ص۴۲،۱۴۰)

١٦٨٦: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ : اُتِیَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِجَنَازَةٍ لِیُصَلِّیْ عَلَیْهَا فَقَالَ : هَلْ عَلٰی صَاحِبِکُمْ دَیْنٌ ؟ قَالُوْا : نَعَمْ. قَالَ : هَلْ تَرَکَ لَهُ مِنْ وَفَاءٍ ؟ قَالُوْا : لَا: قَالَ : صَلُّوْا عَلٰی صَاحِبِکُمْ قَالَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ : عَلَیَّ دَیْنُهُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَتَقَدَّمَ فَصَلّٰی عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ مَعْنَاهُ وَقَالَ : فَکَّ اللّٰهُ رِهَانَکَ مِنَ النَّارِ کَمَا فَکَکْتَ رِهَانَ اَخِیْکَ الْمُسْلِمِ لَیْسَ مِنْ عَبْدٍ مُّسْلِمٍ یَقْضِیْ عَنْ اَخِیْهِ دَیْنَهُ اِلَّا فَکَّ اللّٰهُ رِهَانَهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ .

(مشکوۃ المصابیح ص۲۵۳ باب الافلاس والانظار)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی کہ حضور کی خدمت میں جنازہ لایا گیا ارشاد فرمایا اس پر دین ہے لوگوں نے کہا ہاں فرمایا دین ادا کرنے کے لیے کچھ چھوڑا ہے عرض کی نہیں ارشاد فرمایا تم لوگ اس کی نماز پڑھ لو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی اس کا دین میرے ذمہ ہے حضور نے نماز پڑھا دی اور ایک روایت میں ہے کہ فرمایا اللہ تعالیٰ تمہاری بندش کو توڑے جس طرح تم نے اپنے مسلمان بھائی کی بندش توڑی جو بندہ مسلم اپنے بھائی کا دین ادا کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی بندش توڑ دے گا۔ (بہار شریعت ج۱۱ص۱۴۱)

١٦٨٧: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ اَخَذَ اَمْوَالَ النَّاسِ یُرِیْدُ اَدَاءَ هَا اَدَّی اللّٰهُ عَنْهُ وَمَنْ اَخَذَ یُرِیْدُ اِتْلَافَهَا اَتْلَفَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ .

(الترغیب والترهیب ج۲ص۵۹۷،۵۹۸ ومشکوۃ المصابیح ص۲۵۲ باب الافلاس والانظار)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص لوگوں کے مال لیتا ہے اور ادا کرنے کا ارادہ رکھتا ہے اللہ اس سے ادا کردے گا۔ (یعنی ادا کرنے کی توفیق دے گا یا قیامت کے دن دائن کو راضی کردے گا) اور جو شخص تلف کرنے کے ارادہ سے لیتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر تلف کرے گا۔ (یعنی نہ ادا کی توفیق ہوگی نہ دائن راضی ہوگا)

(بہار شریعت ج۱۱ ص۱۴۱)

۱۶۸۸: عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرَأَيْتَ اِنْ قُتِلْتُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ صَابِرًا مُحْتَسِبًا مُقْبِلًا غَيْرُ مُدْبِرٍ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنِّیْ خَطَايَایَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَعَمْ. فَلَمَّا اَدْبَرَنَا رَاهُ فَقَالَ: نَعَمْ. اِلَّا الدَّيْنَ كَذٰلِكَ قَالَ جِبْرَئِيْلُ: . (مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۲ باب الافلاس والانظار)

حضرت ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یہ فرمایئے کہ اگر میں جہاد میں اس طرح قتل کیا جاؤں کہ صابر ہوں ثواب کا طالب ہوں آگے بڑھ رہا ہوں پیٹھ نہ پھیروں تو اللہ تعالیٰ میرے گناہ مٹا دے گا ارشاد فرمایا ہاں جب وہ شخص چلا گیا اسے بلا کر فرمایا ہاں مگر دین جبرئیل علیہ السلام نے ایسے ہی کہا یعنی دین معاف نہ ہوگا۔ (بہار شریعت ج۱۱ ص۱۴۱، ۱۴۲)

۱۶۸۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: يُغْفَرُ لِلشَّهِيْدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّيْنَ. (مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۲ باب الافلاس والانظار)

حضرت عبداللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ دین کے علاوہ شہید کے تمام گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بہار شریعت ۱۱ ص۱۴۲)

۱۶۹۰: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: نَفْسُ الْمُؤْمِنِ مُعَلَّقَةٌ بِدَيْنِهٖ حَتّٰى يُقْضٰى عَنْهُ. رواه الترمذی (الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۶۰۶ باب نفس المومن معلقة بدينه ومشكوة المصابيح ص ۲۵۲ باب الافلاس والانظار)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مومن کا نفس دین کی وجہ سے معلق ہے جب تک ادا نہ کیا جائے۔ (بہار شریعت ۱۱ ص۱۴۲)

۱۶۹۱: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: صَاحِبُ الدَّيْنِ مَأْسُوْرٌ بِدَيْنِهٖ يَشْكُوْ اِلَى اللّٰهِ الْوَحْدَةَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.

(الترغيب والترهيب ج۲ص ۶۰۵ ومشكوة المصابيح ص ۲۵۲ باب الافلاس والانظار)

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا صاحب دین اپنے دین میں مقید ہے قیامت کے دن خدا سے اپنی تنہائی کی شکایت کرے گا۔ (بہار شریعت ۱۱ص ۱۴۲)

۱۶۹۲: عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ مَاتَ وَهُوَ بَرِیْءٌ مِنَ الْكِبْرِ وَالْغُلُوْلِ وَالدَّيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ.

(مشكوة المصابيح ص۲۵۳ باب الافلاس والانظار)

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو اس طرح مرا کہ تکبر اور غنیمت میں خیانت اور دین سے بری ہے وہ جنت میں داخل ہوگا۔

(بہار شریعت ۱۱ص ۱۴۲)

۱۶۹۳: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّمَا اَعْظَمُ الذُّنُوْبِ عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ يَلْقَاهُ بِهَا عَبْدٌ بَعْدَ الْكَبَائِرِ الَّتِیْ نَهَى اللّٰهُ عَنْهَا اَنْ يَمُوْتَهُ رَجُلٌ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ لَا يَدَعُ لَهُ قَضَاءً. (الترغيب والترهيب ج ۲ ص ۶۰۵ ومشكوة المصابيح ص۲۵۳ باب الافلاس والانظار)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کبیرہ گناہ جن سے اللہ تعالیٰ نے ممانعت فرمائی ہے ان کے بعد اللہ کے نزدیک سب گناہوں سے بڑا یہ ہے کہ آدمی اپنے اوپر دین چھوڑ کر مرے اور اس کے ادا کے لیے کچھ نہ چھوڑا ہو۔

(بہار شریعت ج ۱۱ص ۱۴۲)

۱۶۹۴: عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ عَبْدِ اللّٰهِ ابْنِ جَحْشٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: كُنَّا جُلُوْسًا لِفَنَاءِ الْمَسْجِدِ حَيْثُ يُوْضَعُ الْجَنَائِزُ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَالِسٌ بَيْنَ ظَهْرَيْنَا فَرَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَصَرَهُ قِبَلَ السَّمَاءِ فَنَظَرَ ثُمَّ طَأْطَأَ بَصَرَهُ وَوَضَعَ يَدَهُ عَلٰى جَبْهَتِهٖ قَالَ: سُبْحَانَ اللّٰهِ. سُبْحَانَ اللّٰهِ مَاذَا نَزَلَ مِنَ

التَّشْدِيْدِ قَالَ : فَسَكَتْنَا يَوْمَنَا وَلَيْلَتَنَا فَلَمْ نَرَ اِلَّا خَيْرًا حَتّٰى اَصْبَحْنَا قَالَ مُحَمَّدٌ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا التَّشْدِيْدُ الَّذِىْ نَزَلَ قَالَ فِى الدَّيْنِ وَالَّذِىْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَوْاَنَّ رَجُلًا قُتِلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ ثُمَّ قُتِلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ عَاشَ وَعَلَيْهِ دَيْنٌ مَا دَخَلَ الْجَنَّةَ حَتّٰى يَقْضِىَ دَيْنَهٗ . (الترغيب والترهيب ج۲ص ۶۰۰ ومشكوة المصابيح ص ۲۵۳،۵۴ باب الافلاس والانظار)

حضرت محمد بن عبداللہ بن جحش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں ہم صحنِ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما تھے حضور نے اپنی نگاہ آسمان کی طرف اٹھائی اور دیکھتے رہے پھر نگاہ نیچی کرلی اور پیشانی پر ہاتھ رکھ کر فرمایا سبحان اللہ کتنی سختی اتاری گئی کہتے ہیں ہم لوگ ایک دن ایک رات خاموش رہے جب دن رات خیر سے گذر گئے اور صبح ہوئی تو میں نے عرض کی کہ وہ کیا سختی ہے جو نازل ہوئی ارشاد فرمایا کہ دین کے متعلق ہے قسم ہے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جان ہے اگر کوئی شخص اللہ کی راہ میں قتل کیا جائے پھر زندہ ہو پھر قتل کیا جائے پھر زندہ ہو پھر قتل کیا جائے پھر زندہ ہو اور اس پر دین تو جنت میں داخل نہ ہوگا جب تک ادا نہ کر دیا جائے۔ (بہار شریعت ۱۱ص ۱۴۲،۴۳)

۱۶۹۵ : عَنِ الشَّرِيْدِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَىُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عِرْضَهٗ وَعُقُوْبَتَهٗ قَالَ ابْنُ الْمُبَارَكِ يُحِلُّ عِرْضَهٗ يُغَلَّظُ لَهٗ وَعُقُوْبَتَهٗ يُحْبَسُ لَهٗ .

(مشكوة المصابيح ص ۲۵۳ باب الافلاس والانظار)

حضرت شرید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا مالدار کا دین ادا کرنے میں تاخیر کرنا اس کی آبرو اور سزا کو حلال کر دیتا ہے عبداللہ بن مبارک رضی اللہ عنہ نے اس کی تفسیر میں فرمایا کہ آبرو کو حلال کرنا یہ ہے کہ اس پر سختی کی جائے گی اور سزا کو حلال کرنا یہ ہے کہ قید کیا جائے گا۔ (بہار شریعت ج ۱۱ص ۱۴۳)

﴿سود کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۸۵: اَلَّذِیْنَ یَاْکُلُوْنَ الرِّبٰوا لَا یَقُوْمُوْنَ اِلَّا کَمَا یَقُوْمُ الَّذِیْ یَتَخَبَّطُہُ الشَّیْطٰنُ مِنَ الْمَسِّ ط ذٰلِکَ بِاَنَّھُمْ قَالُوْٓا : اِنَّمَا الْبَیْعُ مِثْلُ الرِّبٰوا ط وَاَحَلَّ اللّٰہُ الْبَیْعَ وَحَرَّمَ الرِّبٰوا فَمَنْ جَآءَہٗ مَوْعِظَۃٌ مِّنْ رَّبِّہٖ فَانْتَھٰی فَلَہٗ مَا سَلَفَ ط وَاَمْرُہٗٓ اِلَی اللّٰہِ وَمَنْ عَادَ فَاُولٰٓئِکَ اَصْحٰبُ النَّارِ ج ھُمْ فِیْھَا خٰلِدُوْنَ o یَمْحَقُ اللّٰہُ الرِّبٰوا وَیُرْبِی الصَّدَقٰتِ ط وَاللّٰہُ لَا یُحِبُّ کُلَّ کَفَّارٍ اَثِیْمٍ o (سورۃ البقرۃ الأیۃ ۲۷۵،۲۷۶)

جولوگ سود کھاتے ہیں وہ (اپنی قبروں سے) ایسے اٹھیں گے جس طرح وہ شخص اٹھتا ہے جس کو شیطان (آسیب) نے چھوکر باولا کردیا ہے یہ اس وجہ سے ہے کہ انہوں نے کہا کہ بیع مثل سود کے ہے اور ہے یہ کہ اللہ نے بیع کو حلال کیا ہے اور سود کو حرام۔ پس جس کو خدا کی طرف سے نصیحت پہنچ گئی اور باز آیا تو جو کچھ پہلے کر چکا ہے اس کے لیے معاف ہے اور اس کا معاملہ اللہ کے سپرد ہے اور جو پھر ایسا ہی کریں وہ جہنمی ہیں وہ اس میں ہمیشہ رہیں گے اللہ سود کو مٹاتا ہے اور صدقات کو بڑھاتا ہے اور ناشکرے گنہگار کو اللہ دوست نہیں رکھتا۔

اور فرماتا ہے:

۲۸۶: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَذَرُوْا مَا بَقِیَ مِنَ الرِّبٰوٓا اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ o فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا فَاْذَنُوْا بِحَرْبٍ مِّنَ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ ط وَاِنْ تُبْتُمْ فَلَکُمْ رُءُوْسُ اَمْوَالِکُمْ ج لَا تَظْلِمُوْنَ وَلَا تُظْلَمُوْنَ o (سورۃ البقرۃ الأیۃ ۲۷۸،۲۷۹)

اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور جو کچھ تمہارا سود باقی رہ گیا ہے چھوڑ دو اگر تم مومن ہو۔ اور اگر تم نے ایسا نہ کیا تو تم کو اللہ ورسول کی طرف سے لڑائی کا اعلان ہے اور اگر تم توبہ کرلو تو تمہیں تمہارا اصل مال ملے گا نہ دوسروں پر تم ظلم کرو اور نہ دوسرا تم پر ظلم کرے۔

اور فرماتا ہے:

۲۸۷: یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَاْکُلُوا الرِّبٰوٓا اَضْعَافًا مُّضٰعَفَۃً ص وَّاتَّقُوا اللّٰہَ

لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ٥ وَاتَّقُوْا النَّارَ الَّتِيْ اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ٥ وَاَطِيْعُوْا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ٥ (سورة ال عمران الأية ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲)

اے ایمان والو! دونا دوں سود مت کھاؤ اور اللہ سے ڈرو تاکہ فلاح پاؤ اور اس آگ سے بچو جو کافروں کے لیے تیار رکھی گئی ہے اور اللہ و رسول کی اطاعت کرو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

اور فرماتا ہے:

۲۸۸: وَمَا اٰتَيْتُمْ مِنْ رِّبًا لِّيَرْبُوَ فِيْ اَمْوَالِ النَّاسِ فَلَا يَرْبُوْ عِنْدَ اللّٰهِ ج وَمَا اٰتَيْتُمْ مِّنْ زَكٰوةٍ تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ ز فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ٥ (سورة الروم الأية ۳۹)

جو کچھ تم نے سود پر دیا کہ لوگوں کے مال میں بڑھتا رہے وہ اللہ کے نزدیک نہیں بڑھتا اور جو کچھ تم نے زکوۃ دی جس سے اللہ کی خوشنودی چاہتے ہو وہ اپنا مال دونا کرنے والے ہیں۔

احادیث

۱۶۹۶: عَنْ سَمُـرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ اَتَيَانِيْ، فَاَخْرَجَانِيْ اِلٰى اَرْضٍ مُقَدَّسَةٍ فَانْطَلَقْنَا حَتّٰى اَتَيْنَا عَلٰى نَهْرٍ مِنْ دَمٍ فِيْهِ رَجُلٌ قَائِمٌ وَعَلٰى شَطِّ النَّهْرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَاَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِيْ فِي النَّهْرِ، فَاِذَا اَرَادَ اَنْ يَّخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِيْ فِيْهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمٰى فِيْ فِيْهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ : مَا هٰذَا الَّذِيْ رَأَيْتُهُ فِي النَّهْرِ؟ قَالَ اٰكِلُ الرِّبَا . رواه البخاری

(الترغيب والترهيب ج۳/۳ باب الترهيب من الربا)

سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آج رات میں نے دیکھا کہ میرے پاس دو شخص آئے اور مجھے زمین مقدس (بیت المقدس) میں لے گئے پھر ہم چلے یہاں تک کہ خون کے دریا پر پہنچے یہاں ایک شخص کنارہ پر کھڑا ہے جس کے سامنے پتھر پڑے ہوئے ہیں اور ایک شخص بیچ دریا میں ہے یہ کنارہ کی طرف بڑھا اور نکلنا چاہتا تھا کہ کنارہ والے شخص نے ایک پتھر ایسے زور سے اس کے منھ پہ مارا کہ جہاں تھا وہیں پہنچا دیا پھر جتنی بار وہ نکلنا چاہتا ہے کنارہ والا منھ میں پتھر مار کر وہیں لوٹا دیتا ہے میں نے اپنے

ساتھیوں سے پوچھا یہ کون شخص ہے کہا یہ شخص جو نہر میں ہے سود خوار ہے۔ (بہار شریعت ج۱۱/۱۴۴)

۱۶۹۷: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهِ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اٰكِلَ الرِّبٰوا وَ مُوْكِلَهٗ وَكَاتِبَهٗ وَشَاهِدَيْهِ وَقَالَ : هُمْ سَوَاءٌ . (مشكوة المصابيح ص ۲۴٤ باب الربٰوا)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود لینے والے اور سود دینے والے اور سود کا کاغذ لکھنے والے اور اس کے گواہوں پر لعنت فرمائی اور یہ فرمایا کہ وہ سب برابر ہیں۔ (بہار شریعت ج۱۱/۱۴۴، ۱۴۵)

۱۶۹۸: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَيَاْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَبْقٰى اَحَدٌ اِلَّا اٰكِلَ الرِّبٰوا فَاِنْ لَمْ يَاْكُلْهُ اَصَابَهٗ مِنْ بُخَارِهٖ .

(مشكوة المصابيح ص ۲٤٥ باب الربوا)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ سود کھانے سے کوئی نہیں بچے گا اور اگر سود نہ کھائے گا تو اس کے بخارات پہنچیں گے (یعنی سود دیگا یا اس کی گواہی کرے گا یا دستاویز لکھے گا یا سودی روپیہ کسی کو دلانے کی کوشش کرے گا یا سود خوار کے یہاں دعوت کھائے گا یا اس کا ہدیہ قبول کرے گا)۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۴۵)

۱۶۹۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ حَنْظَلَةَ غَسِيْلِ الْمَلَائِكَةِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : دِرْهَمُ رِبٰوا يَاْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ اَشَدُّ مِنْ سِتَّةٍ وَّثَلٰثِيْنَ زِنْيَةً . رواه احمد و دار قطنی وروی البیهقی عن ابن عباس وزاد وقال من نبت لَحْمُهٗ من السحت فَالنَّارُ اَوْلٰى بِهٖ. (مشكوة المصابيح ص ۲٤٥، ۲٤٦ باب الربوا)

عبداللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سود کا ایک درہم جس کو جان کر کوئی کھائے وہ چھتیس مرتبہ زنا سے بھی سخت ہے۔ اسی کی مثل بیہقی نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی۔ (بہار شریعت ج۱۱ ص ۱۴۵)

۱۷۰۰: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَلرِّبٰوا سَبْعُوْنَ جُزْءًا اَيْسَرُهَا اَنْ يَّنْكِحَ الرَّجُلُ اُمَّهٗ . (مشكوة المصابيح ص ۲٤٦ باب الربٰوا)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سود

(کا گناہ) ستر حصہ ہے ان میں سب سے کم درجہ یہ ہے کہ کوئی شخص اپنی ماں سے زنا کرے۔

(بہار شریعت ج۱۱ص۱۴۵)

۱۷۰۱ : عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ الرِّبٰوا وَاِنْ كَثُرَ فَاِنَّ عَاقِبَتَهٗ تَصِيْرُ اِلٰى قُلٍّ. (مشكوة المصابيح ص٢٤٦ باب الربوا)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا (سود سے بظاہر) اگرچہ مال زیادہ ہو مگر نتیجہ یہ ہے کہ مال کم ہوگا۔ (بہار شریعت ج۱۱ص۱۴۵)

۱۷۰۲ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَتَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِيَ بِيْ عَلٰى قَوْمٍ بُطُوْنُهُمْ كَالْبُيُوْتِ فِيْهَا الْحَيَّاتُ تُرٰى مِنْ خَارِجِ بُطُوْنِهِمْ فَقُلْتُ : مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرَئِيْلُ ! قَالَ : هٰؤُلَاءِ اَكَلَةُ الرِّبٰوا . رواه احمد وابن ماجة

(مشكوة المصابيح ص٢٤٦ باب الربوا)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شب معراج میرا گزر ایک قوم پر ہوا جس کے پیٹ گھر کی طرح (بڑے بڑے) ہیں ان پیٹوں میں سانپ ہیں جو باہر سے دکھائی دیتے ہیں میں نے پوچھا اے جبرئیل یہ کون لوگ ہیں انہوں نے کہا یہ سود خوار ہیں۔ (بہار شریعت ج۱۱ص۱۴۵)

۱۷۰۳ : عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمْرُ بِالتَّمْرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلاً بِمِثْلٍ سَوَاءً بِسَوَاءٍ يَدًا بِيَدٍ فَاِذَا اخْتَلَفَتْ هٰذِهِ الْاَصْنَافُ فَبِيْعُوْا كَيْفَ شِئْتُمْ اِذَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ . (مشكوة المصابيح ص ٢٤٤ باب الربوٰا)

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا بدلے میں سونے کے اور چاندی بدلے میں چاندی کے اور گیہوں بدلے میں گیہوں کے اور جو بدلے میں جو کے اور کھجور بدلے میں کھجور کے اور نمک بدلے میں نمک کے برابر برابر اور دست بدست بیع کرو اور جب اصناف میں اختلاف ہو تو جیسے چاہو بیچو (یعنی کم وبیش میں اختیار ہے) جب کہ دست بدست ہوں۔ (بہار شریعت ج۱۱ص۱۴۵،۱۴۶)

۱۷۰۴ : عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

وَسَلَّمَ الذَّهَبُ بِالذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ بِالْفِضَّةِ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ وَالتَّمَرُ بِالتَّمَرِ وَالْمِلْحُ بِالْمِلْحِ مِثْلاً بِمِثْلٍ يَدًا بِيَدٍ فَمَنْ زَادَ اَوِ اسْتَزَادَ فَقَدْ اَرْبٰی اَلْاٰخِذُ وَالْمُعْطِیْ فِیْهِ سَوَاءٌ . رواه مسلم (مشکوۃ المصابیح ص ٢٤٤ باب الربٰوا)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سونا بدلے میں سونے کے اور چاندی بدلے میں چاندی کے اور گیہوں بدلے میں گیہوں کے اور جو بدلے میں جو کے کھجور بدلے میں کھجور کے اور نمک بدلے میں نمک کے برابر برابر بیچو، دست بدست، تو جس نے زیادہ دیا یا زیادہ لیا اس نے سودی معاملہ کیا لینے اور دینے والا دونوں برابر ہیں۔

١٧٠٥: عَنْ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلذَّهَبُ بِالذَّهَبِ رِبٰوًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْوَرِقُ بِالْوَرِقِ رِبٰوًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبٰوًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالشَّعِيْرُ بِالشَّعِيْرِ رِبٰوًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ وَالتَّمَرُ بِالتَّمَرِ رِبٰوًا اِلَّا هَاءَ وَهَاءَ متفق علیه .

(مشکوۃ المصابیح ٢٤٤، ٢٤٥ باب الربوا)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سونا بدلے میں سونے کے سود ہے مگر دست بدست اور چاندی بدلے میں چاندی کے سود ہے مگر دست بدست اور جَو بدلے میں جَو کے سود ہے مگر دست بدست کھجور بدلے میں کھجور کے سود مگر دست بدست۔

١٧٠٦: عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اَلرِّبٰوا فِی النَّسِيْئَةِ وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ : لَا رِبٰوا فِیْ مَا كَانَ يَدًا بِيَدٍ .

(مشکوۃ المصابیح ص ٢٤٥ باب الربوا)

اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ادھار میں سود ہے اور ایک روایت میں ہے کہ دست بدست ہو تو سود نہیں یعنی جب کہ جنس مختلف ہو۔ (بہار شریعت ج ١١/١٤٦)

١٧٠٧: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّ اٰخِرَ مَا نَزَلَتْ اٰيَةُ الرِّبٰوا وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُبِضَ وَلَمْ يُفَسِّرْهَا لَنَا فَدَعُوا الرِّبٰوا وَالرِّيْبَةَ . رواه ابن ماجة

(مشکوۃ المصابیح ص ٢٤٦ باب الربوا)

امیر المومنین رضی عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی فرمایا کہ آخری آیت، ربوا کی ہے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وصال ہوگیا۔ انہوں نے اس کی تفسیر نہ کی لہذا سود کو چھوڑ و اور جس میں سود کا شبہہ ہو اسے بھی چھوڑ و۔ (بہار شریعت ج۱۱ص۱۴۶)

۱۷۰۸: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلٰی خَیْبَرَ فَجَاءَهُ بِتَمْرٍ جَنِیْبٍ فَقَالَ: اَکُلُّ تَمْرِ خَیْبَرَ هٰکَذَا قَالَ: لَا. وَاللّٰهِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّا لَنَاْخُذُ الصَّاعَ مِنْ هٰذَا بِالصَّاعَیْنِ وَالصَّاعَیْنِ بِالثَّلَاثِ فَقَالَ: لَا تَفْعَلْ! بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِیْبًا وَقَالَ: فِی الْمِیْزَانِ مِثْلَ ذٰلِکَ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۲٤٥ باب الربوا)

ابوسعید خدری وابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک شخص کو خیبر کا حاکم بنا کر بھیجا تھا وہ وہاں سے حضور کی خدمت میں عمدہ کھجوریں لائے ارشاد فرمایا کیا خیبر کی سب کھجوریں ایسی ہی ہوتی ہیں؟ عرض کی نہیں یارسول اللہ۔ ہم دو صاع کے بدلے ان کھجوروں کا ایک صاع لیتے ہیں اور تین صاع کے بدلے دو صاع لیتے ہیں فرمایا ایسا نہ کرو معمولی کھجوروں کو روپیہ سے بیچو پھر روپیہ سے اس قسم کی کھجوریں خریدا کرو۔ اور تول کی چیزوں میں بھی ایسا ہی فرمایا۔ (بہار شریعت ج۱۱ص۱۵۵)

۱۷۰۹: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ: جَاءَ بِلَالٌ اِلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرٍ بَرْنِیٍّ فَقَالَ لَهُ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مِنْ اَیْنَ هٰذَا؟ قَالَ: کَانَ عِنْدَنَا تَمْرٌ رَدِیٌّ فَبِعْتُ مِنْهُ صَاعَیْنِ بِصَاعٍ قَالَ: اَوَّهْ عَیْنُ الرِّبٰوا، عَیْنُ الرِّبٰوا لَا تَفْعَلْ وَلٰکِنْ اِذَا اَرَدْتَّ اَنْ تَشْتَرِیَ فَبِعِ التَّمْرَ بِبَیْعٍ اٰخَرَ ثُمَّ اشْتَرِ بِهٖ. (مشکوۃ المصابیح ص ۲٤٥ باب الربوا)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں برنی کھجوریں لائے ارشاد فرمایا کہاں سے لائے؟ عرض کی ہمارے یہاں خراب کھجوریں تھیں ان کے دو صاع کو ان کے ایک صاع کے عوض میں بیچ ڈالو ارشاد فرمایا افسوس یہ تو بالکل سود ہے یہ تو بالکل سود ہے ایسا نہ کرنا ہاں اگر ان کے خریدنے کا ارادہ ہو تو اپنی کھجوریں بیچ کر پھر ان کو خریدو۔ (بہار شریعت ج۱۱ص۱۵۵)

﴿بیع سلم (۱) کا بیان﴾

احادیث

۱۷۱۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِيْنَةَ وَهُمْ يُسْلِفُوْنَ فِي الثِّمَارِ السَّنَةَ وَالسَّنَتَيْنِ وَالثَّلَاثَ فَقَالَ: مَنْ اَسْلَفَ فِيْ شَيْئٍ فَلْيُسْلِفْ فِيْ كَيْلٍ مَعْلُوْمٍ وَوَزْنٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰى اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ. (الجامع الصحيح للبخارى ج۱ ص۲۹۸ كتاب السلم والجامع الترمذى ج۱ ص۱۵۷ والسنن لابى داؤد ج۲ ص۴۹۰ ومشكوة المصابيح ص۲۵۰ باب السلم)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ میں تشریف لائے ملاحظہ فرمایا کہ اہل مدینہ ایک سال دو سال تین سال تک پھلوں میں سلم کرتے ہیں فرمایا جو بیع کرے وہ کیل معلوم اور وزن معلوم میں مدت معلوم کے لیے سلم کرے۔

(بہار شریعت ج۱۱ ص۱۷۲)

۱۷۱۱: عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ اَسْلَفَ فِيْ شَيْئٍ فَلَا يُصْرِفْهُ اِلٰى غَيْرِهٖ قَبْلَ اَنْ يَقْبِضَهُ.

(مشكوة المصابيح ص۲۵۰ باب السلم الفصل الثالث)

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو کسی چیز میں سلم کرے وہ قبضہ کرنے سے پہلے تصرف نہ کرے۔ (بہار شریعت ج۱۱ ص۱۷۲)

۱۷۱۲: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِى الْمُجَالِدِ قَالَ: بَعَثَنِىْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ شَدَّادٍ وَاَبُوْ

---

(۱) بیع سلم وہ بیع ہے جس میں ایک طرف عین ہو دوسری طرف ثمن اور یہ قرار پایا کہ ثمن یعنی قیمت فی الحال ادا کی جائے اور مبیع بعد میں دیا جائے گا۔ اس بیع میں جس کو خریدا جاتا ہے وہ بائع کے ذمہ دین ہوتا ہے اور مشتری ثمن کو فی الحال ادا کرتا ہے جو روپیہ دیتا ہے اس کو رب السلم اور مسلم اور دوسرے کو مسلم الیہ اور مبیع کو مسلم فیہ اور ثمن کو راس المال کہتے ہیں ۱۲

بُرْدَةَ اِلٰی عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی فَقَالَ : سَلْهُ هَلْ کَانَ اَصْحَابُ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ عَهْدِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُسْلِفُوْنَ فِیْ الْحِنْطَةِ فَقَالَ عَبْدُ اللّٰهِ : کُنَّا نُسْلِفُ نَبِیْطَ اَهْلِ الشَّامِ فِیْ الْحِنْطَةِ وَالشَّعِیْرِ وَالزَّبِیْبِ فِیْ کَیْلٍ مَعْلُوْمٍ اِلٰی اَجَلٍ مَعْلُوْمٍ قُلْتُ : اِلٰی مَنْ کَانَ اَصْلُهُ عِنْدَهُ قَالَ : مَا کُنَّا نَسْئَلُهُمْ عَنْ ذٰلِکَ.

(الجامع الصحیح للبخاری ج ۱ ص ۲۹۹ باب السلم ای من لیس عنده اصل)

محمد بن ابی مجالد سے مروی کہتے ہیں کہ عبداللہ بن شداد اور ابو ہریرہ نے مجھے عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے پاس بھیجا کہ جا کر ان سے پوچھو کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں صحابۂ کرام گیہوں میں سلم کرتے تھے یا نہیں میں نے جا کر پوچھا انہوں نے جواب دیا کہ ہم ملک شام کے کاشتکاروں سے گیہوں اور جو اور منقے میں سلم کرتے تھے جس کا پیمانہ معلوم ہوتا اور مدت بھی معلوم ہوتی میں نے کہا ان سے کرتے ہوں گے جن کے پاس اصل ہوتی یعنی کھیت یا باغ ہوتا انہوں نے کہا ہم یہ نہیں پوچھتے تھے کہ اصل اس کے پاس ہے یا نہیں۔

(بہار شریعت ج ۱۱ ص ۱۷۲)

بیع صرف (۱)

احادیث

۱۷۱۳: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ لَا تَبِیْعُوْا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ وَلَا تَبِیْعُوْا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا مِثْلًا بِمِثْلٍ وَلَا تُشِفُّوْا بَعْضَهَا عَلٰی بَعْضٍ وَلَا تَبِیْعُوْا مِنْهَا غَائِبًا بِنَاجِزٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ لَا تَبِیْعُوْا الذَّهَبَ بِالذَّهَبِ وَلَا الْوَرِقَ بِالْوَرِقِ اِلَّا وَزْنًا بِوَزْنٍ . (مشکوۃ المصابیح ص ۲۴۴ باب الربوا)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سونے کو سونے کے بدلے میں نہ بیچو مگر برابر اور بعض کو بعض پر زیادہ نہ کرو اور چاندی کو چاندی کے بدلے میں نہ بیچو مگر برابر برابر اور بعض کو بعض پر زیادہ نہ کرو اور ان میں ادھار کو نقد کے ساتھ نہ بیچو اور ایک روایت میں ہے کہ سونے کو سونے کے بدلے میں اور چاندی کو بدلے میں نہ بیچو مگر وزن کے ساتھ برابر کر کے۔ (بہار شریعت ۱۱/۱۹۵)

۱۷۱۴: عَنْ فُضَالَةَ بْنِ اَبِیْ عُبَیْدٍ قَالَ : اِشْتَرَیْتُ یَوْمَ خَیْبَرَ قِلَادَةً بِاِثْنَیْ عَشَرَ دِیْنَارًا فِیْهَا ذَهَبٌ وَخَرَزٌ فَفَصَلْتُهَا فَوَجَدْتُ فِیْهَا اَکْثَرَ مِنْ اِثْنَیْ عَشَرَ دِیْنَارًا فَذَکَرْتُ ذٰلِکَ لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا تُبَاعُ حَتّٰی تُفْصَلَ .

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۴۵ باب الروا والسنن لابی داؤد ج ۲ ص ۴۷۶)

فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں میں نے خیبر کے دن بارہ دینار کو ایک ہار خریدا تھا جس میں سونا تھا اور پوت، میں نے دونوں چیزیں جدا کیں تو بارہ دینار سے زیادہ سونا نکلا اس

---

(۱) بیع صرف یہ ہے کہ ثمن کو ثمن کے بدلے بیچنا مثلاً روپیہ سے چاندی خریدنا یا چاندی کی ریگزاریاں خریدنا، یا روپے سے اشرفی خریدنا ۱۲

کو میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ذکر کیا ارشاد فرمایا جب تک جدا نہ کرلیا جائے بیچا نہ جائے۔(بہار شریعت ۱۱/۱۹۵)

۱۷۱۵ : عَنْ اَبِی الْحَدْثَانِ اَلْتَمِسُ صَرْفًا بِمِائَةِ دِیْنَارٍ قَالَ : فَدَعَانِیْ طَلْحَةُ بْنُ عُبَیْدِ اللّٰهِ فَتَرَاضَیْنَا حَتّٰی اصْطَرَفَ مِنِّیْ وَاَخَذَ الذَّهَبَ فَقَلَّبَهَا فِیْ یَدِهٖ ثُمَّ قَالَ : حَتّٰی یَاتِیَ خَازِنِیْ مِنَ الْغَابَةِ وَعُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ یَسْمَعُ فَقَالَ عُمَر لاَ تُفَارِقُهُ حَتّٰی تَاخُذَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اَلذَّهَبُ بِالْوَرِقِ رِبًا اِلَّا هَا وَهَا وَالْبُرُّ بِالْبُرِّ رِبًا اِلَّا هَا وَهَا وَالشَّعِیْرُ بِالشَّعِیْرِ رِبًا اِلَّا هَا وَهَا وَالتَّمَرُ بِالتَّمَرِ رِبًا اِلَّا هَا وَهَا .

(کنز العمال ج۲ ص ۲۳۳ حدیث ٤٩٨٩ باب الربوا)

ابی الحدثان راوی کہتے ہیں کہ میں سو اشرفیاں توڑانا چاہتا تھا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بلایا اور ہم دونوں کی رضامندی ہوگئی اور بیع صرف ہوگئی انہوں نے سونا مجھ سے لے لیا اور الٹ پلٹ کر دیکھا اور کہا اس کے روپے اس وقت ملیں گے جب میرا خازن غابہ سے آجائے حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سن رہے تھے انہوں نے فرمایا اس سے جدا نہ ہونا جب تک روپیہ وصول نہ کرلینا پھر کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہے سونا چاندی کے بدلے میں بیچنا سود ہے مگر جب کہ دست بدست ہو۔(بہار شریعت ۱۱/۱۹۵)

کفالت کا بیان(۱)

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۸۹: وَاَنَا بِهٖ زَعِيْمٌ . (سورة يوسف الأية/ ۷۲)

اور میں اس کا کفیل اور ضامن ہوں۔

۱۷۱۶: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : اَلزَّعِيْمُ غَارِمٌ .

(الدراية فى تخريج أحاديث الهداية هامش على الهداية ج۳/ ۱۱۱)

ابوداؤد وترمذی نے روایت کیا ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کفیل ضامن ہے

(بہار شریعت ج۱۲/ ۳)

(۱) اصطلاح شرع میں کفالت کا معنی یہ ہے ایک شخص اپنے ذمہ کو دوسرے کے ذمہ کے ساتھ مطالبہ میں ضم کردے یعنی مطالبہ ایک شخص کے ذمہ تھا دوسرے نے بھی مطالبہ اپنے ذمہ لے لیا خواہ وہ مطالبہ نفس کا ہو یا دین کا یا عین کا ۱۲

قضا(۱) کا بیان

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۹۰: اِنَّا اَنْزَلْنَا التَّوْرَاةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ يَّحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ. (المائدة/ ٤٤)

بیشک ہم نے توریت اتاری اس میں ہدایت اور نور ہے اس کے مطابق انبیا کرتے رہے۔

اور فرمایا:

۲۹۱: "وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ" (المائدة/٤٤)

اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے وہی لوگ کافر ہیں۔

پھر فرماتا ہے:

۲۹۲: "وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (المائدة/٤٥)

اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں۔

پھر فرماتا ہے:

۲۹۳: "وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ (المائدة/٤٧)

اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کریں تو وہی لوگ فاسق ہیں۔

پھر فرماتا ہے:

۲۹٤: "وَاَنِ احْكُمْ بَيْنَهُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ وَلَا تَتَّبِعْ اَهْوَآءَهُمْ وَاحْذَرْهُمْ اَنْ يَّفْتِنُوْكَ عَنْ بَعْضِ مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اِلَيْكَ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَاعْلَمْ اَنَّمَا يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ

(۱) لوگوں کے جھگڑوں اور منازعات کے فیصلہ کرنے کو قضا کہتے ہیں (درمختار) قضا فرض کفایہ ہے کیوں کہ اس کے بغیر نہ لوگوں کے حقوق کی محافظت ہو سکتی ہے نہ امن عامہ قائم رہ سکتا ہے، قاضی جامع شرائط شہادت ہی ہو سکتا ہے یعنی عاقل، بالغ، آزاد ہو، اندھا نہ ہو، گونگا نہ ہو، بالکل بہرہ نہ ہو، محدود فی القذف نہ ہو۔ ۱۲

يُصِيبَهُمْ بِبَعْضِ ذُنُوبِهِمْ وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ لَفٰسِقُوْنَ. (المائدة/۴۹)

اور یہ کہ اے مسلمان اللہ کے اتارے پر حکم کر اور ان کی خواہشوں پر نہ چل اور ان سے بچتا رہ کہ کہیں تجھے لغزش نہ دیدیں کسی حکم میں جو تیری طرف اترا پھر اگر وہ منہ پھیریں تو جان لو کہ اللہ ان کے بعض گناہوں کی سزا ان کو پہونچانا چاہتا ہے اور بیشک بہت آدمی بے حکم ہیں۔

اور فرماتا ہے:

۲۹۵: اَفَحُكْمَ الْجَاهِلِيَّةِ يَبْغُوْنَ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ حُكْمًا لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ

(المائدة/۵۰ پ۶)

تو کیا جاہلیت کا حکم چاہتے ہیں اور اللہ سے بہتر کس کا حکم یقین والوں کے لیے۔

اور فرماتا ہے:

۲۹۶: فَلَا وَرَبِّكَ لَا يُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى يُحَكِّمُوْكَ فِيْمَا شَجَرَ بَيْنَهُمْ ثُمَّ لَا يَجِدُوْا فِيْ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَيْتَ وَيُسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا (النساء/۶۵)

تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرمادو اپنے دلوں میں اس سے رکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔

اور فرماتا ہے:

۲۹۷: اِنَّا اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا اَرٰكَ اللّٰهُ وَلَا تَكُنْ لِّلْخَائِنِيْنَ خَصِيْمًا (النساء/۱۰۴ پ۵)

اے محبوب! بیشک ہم نے تمہاری طرف سچی کتاب اُتاری کہ تم لوگوں میں فیصلہ کرو جس طرح تمہیں اللہ دکھائے اور دغا والوں کی طرف سے نہ جھگڑو۔

احادیث

۱۷۱۷: عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: قَالَ لِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: سِتَّةَ اَيَّامٍ اَعْقِلْ يَا اَبَا ذَرٍّ مَا يُقَالُ لَكَ بَعْدُ فَلَمَّا كَانَ الْيَوْمُ السَّابِعُ قَالَ: اُوْصِيْكَ بِتَقْوَى اللّٰهِ فِيْ سِرِّ اَمْرِكَ وَعَلَانِيَتِهٖ وَاِذَا اَسَأْتَ فَاَحْسِنْ وَلَا تَسْأَلَنَّ اَحَدًا شَيْئًا

وَاِنْ سَقَطَ سَوْطُکَ وَلا تَقْبِضْ اَمَانَۃً وَلا تَقْضِ بَیْنَ اِثْنَیْنِ .

(مشکوۃ المصابیح ج۲ص ۳۲۲،۳۲۳ کتاب الطہارۃ)

حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا کہ چھ دن بعد تم سے جو کچھ کہا جائے اسے اپنے ذہن میں رکھنا، ساتویں دن یہ ارشاد فرمایا کہ میں تم کو وصیت کرتا ہوں کہ (۱) باطن وظاہر میں اللہ سے ڈرتے رہنا (۲) اور جب تم سے کوئی برا کام ہو جائے تو نیکی کرنا (۳) اور کسی سے کوئی چیز طلب نہ کرنا اگرچہ تمہارا کوڑا اگر جائے (یعنی تم سواری پر ہو اور کوڑا گر جائے تو یہ بھی کسی سے نہ کہنا کہ اٹھادے) (۴) کسی کی امانت اپنے پاس نہ رکھنا (۵) اور دو شخصوں کے مابین فیصلہ نہ کرنا۔

(بہار شریعت ج ۱۲ص ۴۸)

۱۷۱۸ : عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : مَا مِنْ حَاکِمٍ یَحْکُمُ بَیْنَ النَّاسِ اِلَّا جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ وَمَلَکٌ آخِذٌ بِقَفَاہُ ثُمَّ یَرْفَعُ رَاسَہٗ اِلَی السَّمَاءِ فَاِنْ قَالَ اَلْقِہٖ اَلْقَاہُ فِیْ مَھْوَاۃٍ اَرْبَعِیْنَ خَرِیْفًا. رواہ احمد وابن ماجۃ والبیھقی فی شعب الایمان

(مشکوۃ المصابیح۔الفصل الثالث باب العمل فی القضاء والخوف منہ ص ۳۲۵)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص لوگوں کے مابین حکم کرتا ہے وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ فرشتہ اس کی گدی پکڑے ہوگا پھر وہ فرشتہ اپنا سر آسمان کی طرف اٹھائے گا (اس انتظار میں کہ اس کے لیے کیا حکم ہوتا ہے) اگر یہ حکم ہوگا کہ ڈال دے تو ایسے گڈھے میں ڈالے گا کہ چالیس برس تک گرتا ہی رہے گا یعنی چالیس برس میں تہہ تک پہونچے گا۔ (بہار شریعت ج ۱۲/۴۸)

۱۷۱۹ : عَنْ عَائِشَۃَ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : لَیَاتِیَنَّ عَلَی الْقَاضِی الْعَدْلِ یَوْمُ الْقِیَامَۃِ یَتَمَنّٰی اَنَّہٗ لَمْ یَقْضِ بَیْنَ اثْنَیْنِ فِیْ ثَمْرَۃٍ قَطُّ. رواہ احمد

(مشکوۃ المصابیح باب العمل فی القضا والخوف منہ الفصل الثالث ۳۲۵/)

ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قاضی عادل قیامت کے دن تمنا کرے گا کہ دو شخصوں کے درمیان ایک پھل کے متعلق بھی فیصلہ

نہ کئے ہوتا۔(بہارشریعت۱۲/۴۸)

۱۷۲۰: عَنِ ابْنِ مَوْهَبٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ قَالَ : لِابْنِ عُمَرَ. اِقْضِ بَيْنَ النَّاسِ قَالَ: اَوْ تُعَافِيْنِيْ يَااَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ! قَالَ : وَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ كَانَ اَبُوْكَ يَقْضِيْ؟ قَالَ: لِاَنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضٰى بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِيِّ اَنْ يَّنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا فَمَا رَاجَعَهُ بَعْدَ ذٰلِكَ. رواه الترمذی (مشکوة المصابیح باب العمل فی القضاء الفصل الثالث/۳۲۵ وجامع الترمذی ج ۱/۲٤٧)

ابن موہب سے مروی کہ عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا کرو (عہدۂ قضا کو قبول کرو) انہوں نے عرض کی امیر المومنین آپ مجھے معافی دیں فرمایا کہ اس کو ناپسند کیوں رکھتے ہو؟ تمہارے والد فیصلہ کیا کرتے تھے عرض کی اس لیے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ فرماتے تھے جو قاضی ہو اور عدل کے ساتھ فیصلہ کرے اس کے لئے لائق یہ ہے کہ برابر واپس ہو یعنی جس حالت میں تھا ویسا ہی رہ جائے یہی غنیمت ہے۔ (بہارشریعت ج۱۲/۴۹)

۱۷۲۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ جُعِلَ قَاضِيًا بَيْنَ النَّاسِ فَقَدْ ذُبِحَ بِغَيْرِ سِكِّيْنٍ. (ابو داؤد ۲/۳ ۵۰ باب فی طلب القضاء و ابن ماجه ۲/۲٤٧)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو لوگوں کے مابین قاضی بنایا گیا وہ بغیر چھری کے ذبح کر دیا گیا۔ (بہارشریعت۱۲/۴۹)

۱۷۲۲: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : مَنْ طَلَبَ الْقَضَاءَ وَاسْتَعَانَ عَلَيْهِ وُكِّلَ اِلَيْهِ وَمَنْ لَمْ يَطْلُبْهُ وَلَمْ يَسْتَعِنْ عَلَيْهِ اَنْزَلَ اللّٰهُ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ. (السنن لابی داؤد ۳/٤/۵۰۰ باب فی طلب القضاء والتسرع الیه)

انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو قضا کا طالب ہو اور اس کی درخواست کرے وہ اپنے نفس کی طرف سپرد کر دیا جائے گا اور جس کو مجبور کر کے قاضی بنایا جائے اللہ تعالیٰ اس کے پاس فرشتہ بھیجے گا جو ٹھیک چلائے گا۔ (بہارشریعت ج۱۲/۴۹)

۱۷۲۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ طَلَبَ قَضَاءَ

الْمُسْلِمِيْنَ حَتّٰى يَنَالَهُ ثُمَّ غَلَبَ عَدْلُهُ جَوْرَهُ فَلَهُ الْجَنَّةُ وَمَنْ غَلَبَ جَوْرُهُ عَدْلَهُ فَلَهُ النَّارُ .

(مشكوة المصابيح ص ٣٢٤ باب العمل فى القضاء والخوف منه)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے قضا طلب کی اور اسے مل گئی پھر اس کا عدل اس کے جور پر غالب رہا یعنی عدل نے ظلم کرنے سے روکا اس کے لیے جنت ہے اور جس کا جور عدل پر غالب آیا اس کے لیے جہنم ہے۔ (بہار شریعت ج۱۲/۴۹)

۱۷۲۴ : عَنْ اَبِىْ مُوْسَى الْاَشْعَرِىِّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلَى النَّبِىِّ ﷺ اَنَا وَرَجُلَيْنِ مِنْ قَوْمِىْ فَقَالَ اَحَدُالرَّجُلَيْنِ : اَمِّرْنَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَقَالَ الْآخِرُ : مِثْلَهُ فَقَالَ : اَنَا لَانُوَلِّىْ هٰذَا مَنْ سَأَلَهُ وَلَا مَنْ حَرَصَ عَلَيْهِ .

(صحيح البخارى ج۲/۱۰۵۸ باب ما يكره من الحرص على الامارة)

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں اور میری قوم کے دو شخص حضور کے پاس حاضر ہوئے ایک نے کہا یا رسول اللہ مجھے حاکم کر دیجئے اور دوسرے نے بھی ایسا ہی کہا ارشاد فرمایا ہم اس کو حاکم نہیں بناتے جو اس کا سوال کرے اور نہ اس کو جو اس کی حرص کرے۔ (بہار شریعت ج۱۲/۴۹)

۱۷۲۵ : عَنْ عَمْرِو بْنِ مُرَّةَ اَنَّهُ قَالَ : لِمُعَاوِيَةَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : مَنْ وَلَّاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِنْ اَمْرِ الْمُسْلِمِيْنَ فَاحْتَجَبَ دُوْنَ حَاجَتِهِمْ وَخَلَّتِهِمْ وَفَقْرِهِمْ اِحْتَجَبَ اللّٰهُ دُوْنَ حَاجَتِهِ وَخَلَّتِهِ وَفَقْرِهِ فَجَعَلَ مُعَاوِيَةُ رَجُلًا عَلٰى حَوَائِجِ النَّاسِ وَفِىْ رِوَايَةٍ لَهُ وَلِاَحْمَدَ اَغْلَقَ اللّٰهُ لَهُ اَبْوَابَ السَّمَاءِ دُوْنَ خَلَّتِهِ وَحَاجَتِهِ وَمَسْكَنَتِهِ . (مشكوة ص ٣٢٤ بَابُ مَا عَلَى الْوَلَاةِ مِنَ التَّيْسِيْرِ)

عمرو بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تعالیٰ امور مسلمین میں کوئی کام کسی کو سپرد فرمائے (یعنی اسے حاکم بنائے) وہ لوگوں کے حوائج وضرورت واحتیاج میں پردے کے اندر رہے (یعنی اہل حاجت کی اس تک رسائی نہ ہو سکے اپنے پاس ارباب حاجت کو آنے نہ دے) تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت وضرورت واحتیاج میں حجاب فرمائے گا (یعنی اس کو اپنی رحمت سے دور فرمادے گا) اور ایک روایت

میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کے وقت میں آسمان کے دروازے بند فرمادے گا اسی کی مثل ابوداؤد وابن سعد وبغوی وطبرانی وبیہقی وابن عساکر ابی مریم سے واحمد وطبرانی معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی۔ (بہار شریعت ۱۲/۴۹، ۵۰)

۱۷۲۶: عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهُ كَانَ اِذَا بَعَثَ عُمَّالَهُ شَرَطَ عَلَيْهِمْ اَنْ لَّا تَرْكَبُوْا بِرْذَوْنًا وَلَا تَاكُلُوْا نَقِيًّا وَلَا تَلْبَسُوْا رَقِيْقًا وَلَا تُغْلِقُوْا اَبْوَابَكُمْ دُوْنَ حَوَائِجِ النَّاسِ فَاِنْ فَعَلْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَقَدْ حَلَّتْ بِكُمُ الْعُقُوْبَةُ ثُمَّ يُشَيِّعُهُمْ.

(مشکوۃ المصابیح ۳۲۴ باب ما علی الولاۃ من التیسیر)

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے عمال (حکام) کو بھیجتے ان پر یہ شرط کرتے کہ ترکی گھوڑے پر سوار نہ ہونا اور باریک آٹا یعنی میدانہ کھانا اور باریک کپڑے نہ پہننا اور لوگوں کے حوائج کے وقت اپنے دروازے بند نہ کرنا اگر تم نے اس میں سے کسی امر کو کیا تو سزا کے مستحق ہو گے۔ (بہار شریعت ۱۲/۵۰)

۱۷۲۷: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّبْعَثَ مُعَاذًا اِلَى الْيَمَنِ قَالَ: كَيْفَ تَقْضِيْ؟ اِذَا عُرِضَ لَكَ قَضَاءٌ قَالَ: اَقْضِيْ بِكِتَابِ اللّٰهِ قَالَ: فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ: فَبِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَاِنْ لَّمْ تَجِدْ فِيْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ؟ وَلَا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ قَالَ: اَجْتَهِدُ بِرَائِيْ وَلَا اٰلُوْ فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَدْرَهُ فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ وَفَّقَ رَسُوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ لِمَا يَرْضٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ. (السنن لابی داؤد ج۲/۵۰۰ بَابُ اِجْتِهَادِ الرَّاْيِ فِي الْقَضَاءِ وَجَامِعُ التِّرْمِذِيّ ۱/۲۴۷)

معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جب ان کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجنا چاہا فرمایا کہ جب تمہارے سامنے کوئی معاملہ پیش آئے گا تو کس طرح فیصلہ کرو گے؟ عرض کی کتاب اللہ سے فیصلہ کروں گا فرمایا اگر کتاب اللہ میں نہ پاؤ تو کیا کرو گے؟ عرض کی رسول اللہ ﷺ کی سنت کے ساتھ فیصلہ کروں گا فرمایا اگر سنت رسول اللہ میں بھی نہ پاؤ تو کیا کرو گے؟ عرض کی اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور اجتہاد کرنے میں کمی نہ کروں گا حضور

اقدس ﷺ نے ان کے سینے پر ہاتھ مارا اور یہ کہا کہ حمد ہے اللہ کے لیے جس نے رسول اللہ کے فرستادہ کو اس چیز کی توفیق دی جس سے رسول اللہ راضی ہیں۔ (بہار شریعت ج۱۲/۵۰)

۱۷۲۸: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ: بَعَثَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْيَمَنِ قَاضِيًا فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللّٰهِ! تُرْسِلُنِي وَأَنَا حَدِيثُ السِّنِّ وَلَا عِلْمَ لِي بِالْقَضَاءِ فَقَالَ: إِنَّ اللّٰهَ سَيَهْدِي قَلْبَكَ وَيُثَبِّتُ لِسَانَكَ إِذَا تَقَاضَى إِلَيْكَ رَجُلَانِ فَلَا تَقْضِ لِلْأَوَّلِ حَتّٰى تَسْمَعَ كَلَامَ الْآخَرِ فَإِنَّهُ أَحْرٰى أَنْ يَتَبَيَّنَ لَكَ الْقَضَاءُ قَالَ: فَمَا شَكَكْتُ فِي قَضَاءٍ بَعْدُ. (مشکوۃ المصابیح ۳۲۵ بَابُ الْعَمَلِ فِي الْقَضَاءِ وَالْخَوْفِ مِنْهُ وابو داؤد ۵۰۴/۲ وجامع الترمذی ج۱/۲۴۸)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ جب مجھ کو رسول اللہ ﷺ نے یمن کی طرف قاضی بنا کر بھیجنا چاہا میں نے عرض کی یا رسول اللہ حضور مجھے بھیجتے ہیں اور میں نوعمر شخص ہوں اور مجھے فیصلہ کرنا آتا بھی نہیں (یعنی میں نے اس کام کو کبھی نہیں کیا ہے) ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے قلب کی رہنمائی کرے گا اور تمہاری زبان کو حق پر ثابت رکھے گا جب تمہارے پاس دو شخص معاملہ پیش کریں تو صرف پہلے کی بات سن کر فیصلہ نہ کرنا جب تک دوسرے کی بات نہ سن لو اس صورت میں یہ ہوگا کہ فیصلہ کی نوعیت تمہارے لیے ظاہر ہو جائے گی فرماتے ہیں کہ اس کے بعد کبھی مجھے فیصلہ کرنے میں شک و تردد نہ ہوا۔ (بہار شریعت ۱۲/۵۰، ۵۱)

۱۷۲۹: قَالَ الْحَسَنُ: أَخَذَ اللّٰهُ عَلَى الْحُكَّامِ أَنْ لَّا يَتَّبِعُوا الْهَوٰى وَلَا يَخْشَوُا النَّاسَ وَلَا يَشْتَرُوا بِآيَاتِهِ ثَمَنًا قَلِيلًا ثُمَّ قَرَأَ يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنٰكَ خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ بِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ . ٥

قَالَ لَنَا عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيزِ: خَمْسٌ إِذَا أَخْطَأَ الْقَاضِي مِنْهُنَّ خَصْلَةً كَانَتْ فِيهِ وَصْمَةٌ أَنْ يَّكُونَ فَهِمًا حَلِيمًا، عَفِيفًا، صَلِيبًا، عَالِمًا سَؤُولًا عَنِ الْعِلْمِ

(صحیح البخاری ۱۰۶۱/۲ بَابُ مَتٰى يَسْتَوْجِبُ الرَّجُلُ الْقَضَاءَ)

حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حکام کے ذمہ یہ بات رکھی ہے کہ خواہش نفسانی کی پیروی نہ کریں اور لوگوں سے خوف نہ کریں اور اللہ کی آیت کو تھوڑے دام

کے بدلے میں نہ خریدیں اس کے بعد یہ آیت پڑھی۔

یَا دَاوٗدُ اِنَّا جَعَلْنٰکَ خَلِیْفَةً فِی الْاَرْضِ فَاحْکُمْ بَیْنَ النَّاسِ بِالْحَقِّ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰی فَیُضِلَّکَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اِنَّ الَّذِیْنَ یُضِلُّوْنَ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ لَهُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ بِمَا نَسُوْا یَوْمَ الْحِسَابِ.(صٓ ٢٦)

اے داؤد! بیشک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا تو اے داؤد بے شک ہم نے تجھے زمین میں نائب کیا تو لوگوں میں سچا حکم کر اور خواہش کے پیچھے نہ جانا کہ تجھے اللہ کی راہ سے بہکا دے گی بے شک وہ جو اللہ کی راہ سے بہکتے ہیں ان کے لیے سخت عذاب ہے اس پر کہ وہ حساب کے دن کو بھول بیٹھے۔

۱۷۳۰: عَنْ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : رُدُّوا الْخُصُوْمَ حَتّٰی یَصْطَلِحُوْا فَاِنَّ فَصْلَ الْقَضَاءِ یُوْرِثُ الضَّغَائِنَ بَیْنَ النَّاسِ .

(کنز العمال کتاب الخلافة مع الامارة ادب القضاء ج۳/ص ۱۷۳)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ فریقین کے مقدمہ کو واپس کردو تا کہ وہ آپس میں صلح کرلیں کیونکہ معاملہ کا فیصلہ کردینا لوگوں کے درمیان عداوت پیدا کرتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۲/۵۱)

۱۷۳۱: عَنِ الشَّعْبِیِّ قَالَ : کَانَ بَیْنَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَبَیْنَ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا تَدَارِیٌ فِیْ شَیْئٍ وَادَّعٰی اُبَیٌّ عَلٰی عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَاَنْکَرَ ذٰلِکَ فَجَعَلَا بَیْنَهُمَا زَیْدَ بْنَ ثَابِتٍ فَاَتَیَاهُ فِیْ مَنْزِلِهٖ فَلَمَّا دَخَلَا عَلَیْهِ قَالَ : لَهٗ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَتَیْنَاکَ لِتَحْکُمَ بَیْنَنَا وَفِیْ بَیْتِهٖ یُؤْتَی الْحُکْمُ فَوَسَّعَ لَهٗ زَیْدٌ عَنْ صَدْرِ فِرَاشِهٖ فَقَالَ : هٰهُنَا یَا اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ ا فَقَالَ : لَهٗ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ لَقَدْ جُرْتَ فِی الْفُتْیَا وَلٰکِنْ اَجْلِسُ مَعَ خَصْمِیْ فَجَلَسَا بَیْنَ یَدَیْهِ فَادَّعٰی اُبَیٌّ وَاَنْکَرَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ زَیْدٌ: لِاُبَیٍّ اُعْفُ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ مِنَ الْیَمِیْنِ وَمَا کُنْتُ لِاَسْأَلَهَا لِاَحَدٍ غَیْرَهٗ فَحَلَفَ عُمَرُ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ ثُمَّ اَقْسَمَ لَایُدْرِکُ زَیْدُ بْنُ ثَابِتٍ الْقَضَاءَ حَتّٰی یَکُوْنَ عُمَرُ وَ رَجُلٌ مِنْ عَرْضِ الْمُسْلِمِیْنَ عِنْدَهٗ سَوَاءً . (السنن الکبری مع الجوهر النقی ۱۰/۱۳۶)

حضرت شعبی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حضرت عمر اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہما کے مابین

ایک معاملہ میں خصومت تھی حضرت عمر نے فرمایا میرے اور اپنے درمیان کسی کو حکم کرلو دونوں صاحبوں نے زید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ کو حکم بنایا اور دونوں ان کے پاس آئے حضرت عمر نے کہا ہم اس لیے تمہارے پاس آئے ہیں کہ ہمارے مابین فیصلہ کردو جب دونوں ان کے پاس فیصلہ کے لیے پہونچے تو حضرت زید صدر مجلس سے ہٹ گئے اور عرض کی امیر المومنین یہاں تشریف لائیے حضرت عمر نے فرمایا یہ تمہارا پہلا ظلم ہے جو فیصلہ تم نے کیا لیکن میں اپنے فریق کے ساتھ بیٹھوں گا دونوں صاحب ان کے سامنے بیٹھ گئے ابی بن کعب نے دعویٰ کیا اور حضرت عمر نے ان کے دعوے سے انکار کیا حضرت زید نے ابی بن کعب سے کہا کہ امیر المؤمنین کو حلف سے معافی دے دو حضرت عمر نے قسم کھائی اس کے بعد قسم کھا کر کہا کہ زید کو کبھی فیصلہ سپرد نہ کیا جائے جب تک ان کے نزدیک عمر اور دوسرا مسلمان برابر نہ ہو یعنی جو شخص مدعی ومدعیٰ علیہ میں اس قسم کی تفریق کرے وہ فیصلہ کا اہل نہیں۔ (بہار شریعت ۱۲/۵۱، ۵۲)

۱۷۳۲: عَنْ اَبِیْ بُکْـرَةَ قَـالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : لَا يَقْضِيَنَّ حَكَمٌ بَيْنَ اثْنَيْنِ وَهُوَ غَضْبَانُ.

(مشکوۃ المصابیح ٣٢٤ باب العمل فی القضاء والخوف منه و ابوداؤد ٥٠٥)

ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ حاکم غصہ کی حالت میں دو شخصوں کے مابین فیصلہ نہ کرے۔ (بہار شریعت ۱۲/۵۲)

۱۷۳۳: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَاَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا حَكَمَ الْحَاكِمُ فَاجْتَهَدَ وَاَصَابَ فَلَهُ اَجْرَانِ وَاِذَا حَكَمَ فَاجْتَهِدُ وَاَخْطَأَ فَلَهُ اَجْرٌ وَّاحِدٌ.

(مشکوۃ المصابیح ٣٢٤ باب العمل فی القضاء والخوف منه ابن ماجه ا ص ١١٨)

عبد اللہ بن عمرو اور ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی حضور اقدس ﷺ نے فرمایا حاکم نے فیصلہ کرنے میں کوشش کی اور ٹھیک فیصلہ کیا اس کے لیے دو ثواب اور اگر کوشش کرکے (غور وخوض کرکے) فیصلہ کیا اور غلطی ہوگئی اس کو ایک ثواب۔ (بہار شریعت ج ۱۲/۵۲)

۱۷۳٤: عَنْ بُـرَيْـدَةَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اَلْقُضَاةُ ثَلٰثَةٌ . اِثْنَانِ فِي النَّـارِ وَوَاحِدٌ فِي الْجَنَّةِ رَجُلٌ عَلِمَ الْحَقَّ فَقَضٰى بِهٖ فَهُوَ فِي الْجَنَّةِ وَرَجُلٌ قَضٰى لِلنَّاسِ عَلٰى

جَهْلٍ فَهُوَ فِی النَّارِ وَرَجُلٌ جَارَ فِی الْحُکْمِ فَهُوَ فِی النَّارِ لَقُلْنَا اِنَّ الْقَاضِیَ اِذَا اجْتَهَدَ فَهُوَ فِی الْجَنَّةِ. (السنن لابن ماجة ۱٦۸/۲ باب الحاکم یجتهد فیصیب الحق ابو داؤد ۵۰۳/۲)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قاضی تین ہیں ایک جنت میں اور دو جہنم میں جو قاضی جنت میں جائے گا وہ ہے جس نے حق کو پہچانا اور حق کے ساتھ فیصلہ کیا اور جس نے حق کو پہچانا مگر فیصلہ حق کے خلاف کیا وہ جہنم میں ہے اور جس نے بغیر جانے بوجھے فیصلہ کردیا وہ جہنم میں ہے۔ (بہار شریعت ۵۲/۱۲)

۱۷۳۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْقَضَاةُ ثَلٰثَةٌ قَاضِیَانِ فِی النَّارِ وَقَاضٍ فِی الْجَنَّةِ قَاضٍ قَضٰی بِالْهَوٰی فَهُوَ فِی النَّارِ وَقَاضٍ قَضٰی بِغَیْرِ عِلْمٍ فَهُوَ فِی النَّارِ وَقَاضٍ قَضٰی بِالْحَقِّ فَهُوَ فِی الْجَنَّةِ.

(کنز العمال، الباب الشافی فی القضاء ج۳/۲۰٦)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قاضی تین ہیں دو جہنم میں اور ایک جنت میں جس نے من مانی فیصلہ کیا وہ جہنم میں ہے اور وہ قاضی جس نے بے جانے فیصلہ کیا وہ جہنم میں ہے اور جس نے حق فیصلہ کیا وہ جنت میں ہے۔ (مرتب)

۱۷۳٦: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الْقَاضِیْ مَا لَمْ یَجُرْ فَاِذَا جَارَ تَخَلّٰی عَنْهُ وَلَزِمَهُ الشَّیْطَانُ. (الجامع للترمذی ۲۴۸/۱ ومشکوة المصابیح ۳۲۵ باب العمل فی القضاء والخوف منه)

عبد اللہ بن اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قاضی کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہے جب تک وہ ظلم نہ کرے اور جب وہ ظلم کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس سے جدا ہوجاتا ہے اور شیطان اس کے ساتھ ہوجاتا ہے۔ (بہار شریعت ۵۲/۱۲)

۱۷۳۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تعالیٰ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا جَلَسَ الْقَاضِیْ فِیْ مَکَانِهٖ هَبَطَ عَلَیْهِ مَلَکَانِ یُسَدِّدَانِهٖ وَیُوَفِّقَانِهٖ وَیُرْشِدَانِهٖ مَالَمْ یَجُرْ فَاِذَا جَارَ عَرَجَا وَتَرَکَاهُ. (السنن الکبری مع الجوهر النقی ج۱۰/۸۸)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ فرمایا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ قاضی اپنے

اجلاس میں بیٹھتا ہے دو فرشتے اترتے ہیں جو اسے ٹھیک راستے پر لے چلنا چاہتے ہیں اور توفیق دیتے ہیں اور رہنمائی کرتے ہیں جب تک وہ ظلم نہ کرے اور جب وہ ظلم کرتا ہے تو چلے جاتے ہیں اور اسے چھوڑ دیتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۲/۵۲)

۱۷۳۸: عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُؤْتیٰ بِالْوُلَاةِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَادِلُهُمْ وَجَائِرُهُمْ حَتّٰی یَقِفُوْا عَلیٰ جِسْرِ جَهَنَّمَ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: فِیْكُمْ طَلْبَتِیْ فَلا یَبْقٰی جَائِرٌ فِیْ حُكْمِهٖ مُرْتَشٍ فِیْ قَضَائِهٖ مُمِیْلُ سَمْعِهٖ اَحَدًا لِّخَصْمَیْنِ اِلَّا هَوٰی فِی النَّارِ سَبْعِیْنَ خَرِیْفًا وَیُؤْتٰی بِالرَّجُلِ الَّذِیْ ضَرَبَ فَوْقَ الْحَدِّ فَیَقُوْلُ اللّٰهُ لِمَا ضَرَبْتَ فَوْقَ مَا اَمَرْتُكَ فَیَقُوْلُ یَا رَبِّ غَضِبْتُ لَكَ فَیَقُوْلُ: اَكَانَ لِغَضَبِكَ اَنْ یَّكُوْنَ اَشَدَّ مِنْ غَضَبِیْ وَیُؤْتیٰ بِالَّذِیْ قَصَّرَ فَیَقُوْلُ عَبْدِیْ لِمَ قَصَّرْتَ فَیَقُوْلُ رَحِمْتُهٗ فَیَقُوْلُ: اَكَانَ لِرَحْمَتِكَ اَنْ یَّكُوْنَ اَشَدَّ مِنْ رَّحْمَتِیْ۔ حدیث 14769

(کنز العمال ج۳/۱۹۶ باب الترھیب من الامارۃ حدیث۲۹۶)

ابو یعلیٰ حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ حکام عادل وظالم سب کو قیامت کے دن پل صراط پر روکا جائے گا پھر اللہ عزوجل فرمائے گا تم سے میرا مطالبہ ہے جس حاکم نے فیصلہ میں ظلم کیا ہوگا اور رشوت لی ہوگی صرف ایک فریق کی بات غور سے سنی ہوگی وہ جہنم کی اتنی گہرائی میں ڈالا جائے گا جس کی مسافت ستر سال ہے اور جس نے حد (مقرر) سے زیادہ مارا ہے اس سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جتنا میں نے حکم دیا تھا اس سے زیادہ تو نے کیوں مارا؟ وہ کہے گا اے پروردگار میں نے تیرے لیے غضب کیا اللہ فرمائے گا تیرا غصہ میرے غضب سے بھی زیادہ ہو گیا اور وہ شخص لایا جائے گا جس نے سزا میں کمی کی ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے میرا بندہ تو نے کمی کیوں کی؟ کہے گا میں نے اس پر رحم کیا فرمائے گا کیا تیری رحمت میری رحمت سے بھی زیادہ ہو گئی؟۔ (بہار شریعت ۱۲/۵۳)

۱۷۳۹: عَنْ بُرَیْدَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلیٰ عَمَلٍ فَرَزَقْنَاهُ رِزْقًا فَمَا اَخَذَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ غُلُوْلٌ۔ رواہ ابو داؤد

(مشکوۃ المصابیح باب رزق الولاۃ وھدایاھم الفصل الثانی ۳۲۶)

بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو ہم کسی کام پر مقرر کریں اور اس کو روزی دیں اب اس کے بعد وہ کچھ لے گا خیانت ہے۔ (بہار شریعت ۱۲/۵۳)

۱۷۴۰: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ : بَعَثَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِلَی الْیَمَنِ فَلَمَّا سِرْتُ اَرْسَلَ فِیْ اِثْرِیْ فَرُدِدْتُّ فَقَالَ : اَتَدْرِیْ لِمَ بَعَثْتُ اِلَیْکَ ؟ قَالَ لَا تُصِیْبَنَّ شَیْئًا بِغَیْرِ اِذْنِیْ فَاِنَّهٗ غُلُوْلٌ وَمَنْ یَّغْلُلْ یَاتِ بِمَا غَلَّ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لِهٰذَا دَعَوْتُکَ وَامْضِ لِعَمَلِکَ. (جامع الترمذی ۲۴۸/۱ باب ماجاء فی هدایا الامراء)

معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے مجھے یمن کی طرف حاکم بنا کر بھیجا جب میں چلا تو میرے پیچھے آدمی بھیج کر واپس بلا لیا اور فرمایا تمہیں معلوم ہے کیوں میں نے آدمی بھیج کر بلایا؟ اس لیے کہ کوئی چیز بغیر میری اجازت نہ لینا کہ وہ خیانت ہوگی اور جو خیانت کرے گا اس چیز کو قیامت کے دن لے کر آنا ہوگا اسی کہنے کے لیے بلایا تھا اب اپنے کام پر جاؤ۔ (بہار شریعت ۱۲/۵۳)

۱۷۴۱: عَنْ عَدِیِّ بْنِ عُمَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : یَا اَیُّهَا النَّاسُ ! مَنْ عُمِّلَ مِنْکُمْ لَنَا عَلٰی عَمَلٍ فَکَتَمَنَا مِنْهُ مَخِیْطًا فَمَا فَوْقَهٗ فَهُوَ غَالٌّ یَّاتِیْ بِهٖ یَوْمَ الْقِیَامَةِ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَقْبِلْ عَنِّیْ عَمَلَکَ وَقَالَ : وَمَا ذٰلِکَ قَالَ : سَمِعْتُکَ تَقُوْلُ : کَذَا وَکَذَا قَالَ : وَاَنَا اَقُوْلُ : ذٰلِکَ مَنِ اسْتَعْمَلْنَاهُ عَلٰی عَمَلٍ فَلْیَاْتِ بِقَلِیْلِهٖ وَکَثِیْرِهٖ فَمَا اُوْتِیَ مِنْهُ اَخَذَهٗ وَمَا نُهِیَ عَنْهُ انْتَهٰی. رواه مسلم (مشکوة المصابیح الفصل الاول باب رزق الولاة وهدایاهم ص ۳۲۶)

عدی بن عمیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! تم میں جو کوئی ہمارے کسی کام پر مقرر ہو اور وہ ایک سوئی یا اس سے بھی کم کوئی چیز ہم سے چھپائے گا وہ خائن ہے قیامت کے دن اسے لے کر آئے گا انصار میں سے ایک شخص کھڑا ہوا اور یہ کہا یا رسول اللہ! اپنا یہ کام مجھ سے واپس لیجئے فرمایا کیا وجہ ہے؟ عرض کی میں نے حضور کو ایسا ایسا فرماتے سنا فرمایا میں یہ کہتا ہوں جس کو ہم عامل بنائیں وہ تھوڑا یا زیادہ جو کچھ ہو ہمارے پاس لائے پھر جو کچھ ہم دیں اسے لے اور جس سے منع کیا جائے باز رہے۔ (بہار شریعت ۱۲/۵۳،۵۴)

۱۷۴۲: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّاشِيَ وَالْمُرْتَشِيَ رواه ابو داؤد وابن ماجة ورواه الترمذی عنه وعن ابی هريرة ورواه احمد والبيهقی فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ عَنْ ثَوْبَانَ وَزَادَ وَالرَّائِشَ يَعْنِيْ الَّذِيْ يَمْشِيْ بَيْنَهُمَا.

(مشکوة المصابيح باب رزق الولاة وهداياهم الفصل الثانی ۳۲۶)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور ترمذی ان سے اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور امام احمد وبیہقی ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے رشوت دینے والے اور رشت لینے والے پر لعنت فرمائی اور ایک روایت میں اس پر بھی لعنت فرمائی جو رشوت کا دلال ہے۔ (بہار شریعت ۱۲/۵۴)

۱۷۴۳: عَنْ اَبِیْ حُمَيْدَةَ السَّاعِدِيِّ قَالَ: اسْتَعْمَلَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلًا مِنْ بَنِيْ اَسَدٍ يُقَالُ لَهٗ ابْنُ اللُّتْبِيَّةَ: عَلٰى صَدَقَةٍ فَلَمَّا قَدِمَ قَالَ: هٰذَا لَكُمْ وَهٰذَا اُهْدِيَ لِيْ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى الْمِنْبَرِ قَالَ سُفْيَانُ اَيْضًا فَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَاَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ: مَا بَالُ الْعَامِلِ؟ نَبْعَثُهٗ فَيَاتِيْ فَيَقُوْلُ هٰذَا لَکَ وَهٰذَا لِيْ فَهَلَّا جَلَسَ فِيْ بَيْتِ اَبِيْهِ اَوْ اُمِّهٖ فَيَنْظُرُ اَيُهْدٰى لَهٗ اَمْ لَا وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَا يَاتِيْ بِشَيْئٍ اِلَّا جَاءَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَحْمِلُهٗ عَلٰى رَقَبَتِهٖ اِنْ كَانَ بَعِيْرًا لَهٗ رُغَاءٌ اَوْ بَقَرَةٌ لَهَا خُوَارٌ اَوْشَاةٌ تَيْعَرُ ثُمَّ رَفَعَ يَدَيْهِ حَتّٰى رَاَيْنَا عُفْرَتَيْ اِبْطَيْهِ اَلَا هَلْ بَلَّغْتُ ثَلٰثًا. (صحيح البخاری ۲/۱۰۶۴ باب هدايا العمال)

ابو حمیدہ ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے بنی اسد میں سے ایک شخص کو جس کو ابن اللتبیہ کہا جاتا تھا عامل بنا کر بھیجا جب وہ واپس آئے تو کہا یہ (مال) تمہارے لیے ہے اور یہ میرے لیے ہدیہ ہوا ہے رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف لے گئے اور حمد الٰہی اور ثنا کے بعد فرمایا کیا حال ہے؟ اس عامل کا جس کو ہم بھیجتے ہیں اور وہ آکر یہ کہتا ہے کہ یہ آپ کے لیے ہے اور یہ میرے لیے ہے وہ اپنے باپ یا ماں کے گھر میں کیوں نہیں بیٹھا رہا؟ دیکھتا کہ اسے ہدیہ کیا جاتا ہے یا نہیں قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میرا نفس ہے ایسا شخص قیامت کے دن اس چیز کو اپنی گردن پر لاد کر لائے گا اگر اونٹ ہے تو وہ چلائے گا اور گائے ہے تو وہ بان بان کرے گی اور بکری ہے وہ تو میں میں کرے گی اس کے بعد حضور

نے اپنے ہاتھوں کواتنا بلند فرمایا کہ بغل مبارک کی سپیدی ظاہر ہونے لگی اور اس کلمہ کو تین بار فرمایا آگاہ میں نے پہنچادیا۔ (بہار شریعت۱۲/۵۴)

۱۷۴٤: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنْ شَفَعَ لِاَحَدٍ شَفَاعَةً فَاَهْدیٰ لَهُ هَدِيَّةً عَلَيْهَا فَقَبِلَهَا فَقَدْ اَتیٰ بَابًا عَظِيْمًا مِنْ اَبْوَابِ الرِّبَا .

رواه ابو داؤد (مشكوة المصابيح باب رزق الولاة وهداياهم الفصل الاول ٣٢٦)

ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی کے لیے سفارش کرے اور وہ اس کے لیے کچھ ہدیہ قبول کرلے وہ سود کے دروازوں میں سے ایک بڑے دروازے پر آ گیا۔ (بہار شریعت۱۲/۵۴)

گواہی کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۲۹۸: وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِيْدَيْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ج فَاِنْ لَّمْ يَكُوْنَا رَجُلَيْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى وَلَا يَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا وَلَا تَسْئَمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰٓى اَلَّا تَرْتَابُوْٓا اِلَّآ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِيْرُوْنَهَا بَيْنَكُمْ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ط وَاَشْهِدُوْٓا اِذَا تَبَايَعْتُمْ وَلَا يُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِيْدٌ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌ م بِكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ وَيُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ. (البقرة پ۳ /۲۸۲)

اور دو گواہ کرلو اپنے مردوں میں سے پھر اگر دو مرد نہ ہوں تو ایک مرد اور دو عورتیں ایسے گواہ جن کو پسند کرو کہ کہیں ان میں ایک عورت بھولے تو اس ایک کو دوسری یاد دلاوے اور گواہ جب بلائے جائیں تو آنے سے انکار نہ کریں اور اسے بھاری نہ جانو کہ دین چھوٹا ہو یا بڑا اس کی میعاد تک لکھت کرلو یہ اللہ کے نزدیک زیادہ انصاف کی بات ہے اور اس میں گواہی خوب ٹھیک رہے گی اور یہ اس سے قریب ہے کہ تمہیں شبہ نہ پڑے مگر یہ کوئی سر دست کا سودا دست بدست ہو تو اس کے نہ لکھنے کا تم پر گناہ نہیں اور جب خرید وفروخت کرو تو گواہ کرلو۔ اور نہ کسی لکھنے والے کو ضرر دیا جائے نہ گواہ کو۔ (یا نہ لکھنے والا ضرر دے نہ گواہ) اور جو تم ایسا کرو تو یہ تمہارا فسق ہوگا اور اللہ سے ڈرو اور اللہ تمہیں سکھاتا ہے اور اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

اور فرماتا ہے:

۲۹۹: "وَلَا تَكْتُمُوا الشَّهَادَةَ وَمَنْ يَّكْتُمْهَا فَاِنَّهٗٓ اٰثِمٌ قَلْبُهٗ ط وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ" (البقرة/۲۸۳)

اور گواہی نہ چھپاؤ اور جو گواہی چھپائے گا تو اندر سے اس کا دل گنہگار ہے۔ اور اللہ تعالیٰ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔ (کنز الایمان)

احادیث

۱۷۴۵: عَنْ زَیْدِ بْنِ خَالِدِ نِ الْجُهَنِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اَلَا اُخْبِرُکُمْ؟ بِخَیْرِ الشُّهَدَاءِ الَّذِیْ یَاتِیْ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّسْأَلَهَا اَوْ یُخْبِرَ بِشَهَادَتِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّسْأَلَهَا.

(مؤطا للامام مالک علی هامش ابن ماجه باب الشهادات ج۲/۲۱٤ وابو داؤد ج۲/۵۰٦)

زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم کو یہ خبر نہ دوں کہ بہتر گواہ کون ہے؟ وہ جو گواہی دیتا ہے اس سے قبل کہ اس سے گواہی کے لیے کہا جائے۔ (بہار شریعت۱۲/۸۵)

۱۷۴٦: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : لَوْ یُعْطَی النَّاسُ بِدَعْوٰهُمْ لَادَّعٰی نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَّاَمْوَالِهِمْ وَلٰکِنَّ الْبَیِّنَةَ عَلَی الْمُدَّعِیْ وَالْیَمِیْنَ عَلٰی مَنْ اَنْکَرَ.

رواه البیهقی. (مشکوۃ المصابیح باب الاقضیة والشهادات الفصل الاول ص۳۲٦)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر لوگوں کو محض ان کے دعوے پر چیز دلا دی جائے تو بہت سے لوگ خون اور مال کے دعوے کر ڈالیں گے لیکن مدعی کے ذمہ بینہ (گواہ) ہے اور منکر پر قسم (بہار شریعت۱۲/۸٦)

۱۷۴۷: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ رَجُلَیْنِ اخْتَصَمَا فِیْ مَوَارِیْثَ لَمْ تَکُنْ لَهُمَا بَیِّنَةٌ اِلَّا دَعْوٰیهُمَا فَقَالَ : مَنْ قَضَیْتُ لَهٗ بِشَیْئٍ مِنْ حَقِّ اَخِیْهِ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ فَقَالَ الرَّجُلَانِ : کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! حَقِّیْ هٰذَا لِصَاحِبِیْ فَقَالَ : لَا وَلٰکِنِ اذْهَبَا فَاقْتَسِمَا وَتَوَخَّیَا الْحَقَّ ثُمَّ اسْتَهِمَا ثُمَّ لِیَحْلِلْ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْکُمَا صَاحِبَهٗ.

رواه ابوداؤد (مشکوۃ المصابیح باب الاقضیة والشهادات ۳۲۷)

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے میراث کے متعلق حضور کی خدمت میں دعویٰ کیا اور گواہ کسی کے پاس نہ تھے ارشاد فرمایا کہ اگر کسی کے موافق اس کے بھائی کی چیز کا فیصلہ کر دیا جائے تو وہ آگ کا ٹکڑا ہے یہ سن کر دونوں نے عرض کی یا رسول اللہ! میں اپنا حق اپنے فریق کو دیتا ہوں فرمایا یوں نہیں بلکہ تم دونوں جا کر اسے تقسیم کرو اور ٹھیک ٹھیک تقسیم کرو

پھر قرعہ اندازی کر کے اپنا اپنا حصہ لے لو اور ہر ایک دوسرے سے (اگر اس کے حصے میں اس کا حق پہونچ گیا ہو) معافی کرا لے۔ (بہار شریعت ۱۲/۸۶)

۱۷۴۸: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ اَنَّ رَجُلَیْنِ تَدَاعَیَا دَابَّةً فَاَقَامَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا الْبَیِّنَةَ اَنَّهَا دابَّتُهُ نَتَجَهَا فَقَضٰی بِهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِلَّذِیْ فِیْ یَدِهٖ . رواه فی شرح السنة

(مشکوۃ المصابیح ۳۲۷ باب الاقضیة والشهادات)

جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ دو شخصوں نے ایک جانور کے متعلق دعویٰ کیا ہر ایک نے اس بات پر گواہ قائم کیے کہ میرے گھر کا بچہ ہے رسول اللہ ﷺ نے اس کے موافق فیصلہ کیا جس کے قبضہ میں تھا (بہار شریعت ۱۲/۸۶)

۱۷۴۹: عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ رَجُلَیْنِ ادَّعَیَا بَعِیْرًا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَبَعَثَ کُلُّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا شَاهِدَیْنَ فَقَسَّمَهُ النَّبِیُّ ﷺ بَیْنَهُمَا نِصْفَیْنِ.

(السنن لابی داؤد ج۲/۵۰۹ باب الرجلین یدعیان شیئا ولیست لهما بینة، ومشکوة المصابیح ۳۲۷ الفصل الثانی)

ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور کے زمانۂ اقدس میں دو شخصوں نے ایک اونٹ کے متعلق دعویٰ کیا اور ہر ایک نے گواہ پیش کیے حضور نے دونوں کے مابین نصف نصف تقسیم فرما دیا۔ (بہار شریعت ۱۲/۸۶)

۱۷۵۰: عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ مِنْ حَضَرَمَوْتَ وَرَجُلٌ مِنْ کِنْدَةَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ الْحَضْرَمِیُّ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ هٰذَا غَلَبَنِیْ عَلٰی اَرْضٍ لِّیْ فَقَالَ الْکِنْدِیُّ: هِیَ اَرْضِیْ وَفِیْ یَدِیْ لَیْسَ لَهُ فِیْهَا حَقٌّ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: لِلْحَضْرَمِیِّ اَلَکَ بَیِّنَةٌ؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَلَکَ یَمِیْنُهُ؟ قَالَ: یَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ الرَّجُلَ فَاجِرٌ لَّا یُبَالِیْ عَلٰی مَاحَلَفَ عَلَیْهِ وَلَیْسَ یَتَوَرَّعُ مِنْ شَیْءٍ قَالَ: لَیْسَ لَکَ مِنْهُ اِلَّا ذٰلِکَ فَانْطَلَقَ لِیَحْلِفَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَمَّا اَدْبَرَ لَئِنْ حَلَفَ عَلٰی مَالِهٖ لِیَاْکُلَهُ ظُلْمًا لَّیَلْقَیَنَّ اللّٰهَ وَهُوَ عَنْهُ مُعْرِضٌ . رواه مسلم (مشکوۃ المصابیح باب الاقضیة والشهادات الفصل الاول ۳۲۷ وابو داؤد ج۲ص ۵۱۰)

علقمہ بن وائل اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص حضر موت کا اور ایک قبیلۂ کندی کا دونوں حاضر ہوئے حضر موت والے نے کہا یا رسول اللہ اس نے میری زمین زبردستی لے لی کندی نے کہا وہ میری زمین ہے اور میرے قبضہ میں ہے اس میں اس شخص کا کوئی حق نہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضر موت والے سے فرمایا کیا تمہارے پاس گواہ ہیں؟ عرض کی نہیں فرمایا تو اب اس پر حلف دے سکتے ہو عرض کی یا رسول اللہ! یہ شخص فاجر ہے اس کی پرواہ بھی نہ کرے گا کہ کس چیز پر قسم کھاتا ہے ایسی باتوں سے پرہیز نہیں کرتا ارشاد فرمایا اس کے سوا دوسری بات نہیں جب وہ شخص قسم کے لیے آمادہ ہوا ارشاد فرمایا اگر یہ دوسرے کے مال پر قسم کھائے گا کہ بطور ظلم اس کا مال کھا جائے تو خدا سے اس حال میں ملے گا کہ اس سے اعراض فرمانے والا ہے۔ (بہار شریعت ج ۱۲/۸۶،۸۷)

۱۷۵۱: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا تَجُوْزُ شَهَادَةُ خَائِنٍ وَلَاخَائِنَةٍ وَلَا مَجْلُوْدٍ حَدًّا وَلَاذِیْ غَمْرٍ عَلٰی اَخِیْهِ وَلَا ظَنِیْنٍ فِیْ وَلَاءٍ وَلَا قَرَابَةٍ وَلَا الْقَانِعِ مَعَ اَهْلِ الْبَیْتِ . رواه الترمذی . (مشکوۃ المصابیح باب الاقضیة والشهادات ص ۳۲۸)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ نہ خیانت کرنے والے مرد اور خیانت کرنے والی عورت کی گواہی جائز اور نہ اس مرد کی جس پر حد لگائی گئی اور نہ ایسی عورت کی اور نہ اس کی جس کو اس سے عداوت ہے جس کے خلاف گواہی دیتا ہے اور نہ اس کی جس کی جھوٹی گواہی کا تجربہ ہو چکا ہو اور نہ اس کے موافق جس کا یہ تابع ہے (یعنی اس کا کھانا پینا جس کے ساتھ ہو) اور نہ اس کی جو ولا یا قرابت میں متہم ہو۔ (بہار شریعت ج ۱۲/۸۷)

۱۷۵۲: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَکْبَرُ الْکَبَائِرِ الْاِشْرَاکُ بِاللّٰهِ وَقَتْلُ النَّفْسِ وَعُقُوْقُ الْوَالِدَیْنِ وَقَوْلُ الزُّوْرِ اَوْ قَالَ : وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ

(صحیح البخاری ج ۲/۱۰۱۵ کتاب الدیات)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کبیرہ گناہ یہ ہیں (۱) اللہ کے ساتھ شریک کرنا (۲) ماں باپ کی نافرمانی کرنا (۳) کسی کو ناحق قتل کرنا (۴) اور جھوٹی گواہی دینا۔ (بہار شریعت ج ۱۲/۸۷)

۱۷۵۳: عَنْ خُرَيْمِ بْنِ فَاتِكٍ قَالَ : صَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَامَ قَائِمًا فَقَالَ : عُدِّلَتْ شَهَادَةُ الزُّوْرِ بِالْإِشْرَاكِ بِاللّٰهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ قَرَأَ فَاجْتَنِبُوْا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ .
رواه ابو داؤد وابن ماجة ورواه احمد والترمذی عن ایمن بن خریم .
(مشکوة المصابیح باب الاقضیة والشهادات ص ۳۲۸)

خریم بن فاتک اور امام احمد اور ترمذی نے ایمن بن خریم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی رسول اللہ ﷺ نے نماز صبح پڑھ کر قیام کیا اور یہ فرمایا کہ جھوٹی گواہی شرک کے ساتھ برابر کردی گئی پھر اس آیت کی تلاوت فرمائی "فَاجْتَنِبُوْا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ وَاجْتَنِبُوْا قَوْلَ الزُّوْرِ حُنَفَاءَ لِلّٰهِ غَيْرَ مُشْرِكِيْنَ بِهٖ" بتوں کی ناپاکیوں سے بچو اور جھوٹی بات سے بچو اللہ کے لیے باطل سے حق کی طرف مائل ہوجاؤ اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو۔ (بہار شریعت ج۱۲/۸۷)

۱۷۵۴: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : خَيْرُ النَّاسِ قَرْنِيْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ الَّذِيْنَ يَلُوْنَهُمْ ثُمَّ يَجِيْئُ قَوْمٌ تَسْبِقُ شَهَادَةُ اَحَدِهِمْ يَمِيْنَهٗ وَيَمِيْنُهٗ شَهَادَتَهٗ . رواه البخاری والمسلم . (مشکوة المصابیح باب الاقضیة والشهادات ۳۲۷)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے بہتر میرے زمانہ کے لوگ ہیں پھر جو ان کے بعد ہیں پھر وہ جو ان کے بعد ہیں پھر ایسی قوم آئے گی کہ ان کی گواہی قسم پر سبقت کرے گی اور قسم گواہی پر (یعنی گواہی دینے اور قسم کھانے میں بے باک ہوں گے)۔ (بہار شریعت ج۱۲/۸۷)

۱۷۵۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَنْ تَزُوْلَ قَدَمَا شَاهِدِ الزُّوْرِ حَتّٰى يُوْجِبَ اللّٰهُ لَهُ النَّارَ . (السنن لابن ماجة ج۲ص ۱۷۳ باب شهادة الزور)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جھوٹے گواہ کے قدم ہٹنے بھی نہ پائیں گے کہ اللہ تعالیٰ اس کے لیے جہنم واجب کردے گا۔

(بہار شریعت ج۱۲/۸۷، ۸۸)

۱۷۵۶: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ شَهِدَ

شَهَادَةً يُسْتَبَاحُ بِهَا مَالُ اِمْرِئٍ مُّسْلِمٍ اَوْ يُسْفَكُ بِهَا دَمًا فَقَدْ اَوْجَبَ النَّارَ.

(کنزالعمال ج ٤/٤ بَابُ تَرْهِيْبٍ عَنْ شَهَادَةِ الزُّوْرِ حدیث ٥٨)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے ایسی گواہی دی جس سے کسی مرد مسلم کا مال حلال ہوجائے یا کسی کا خون بہایا جائے اس نے جہنم واجب کرلیا۔ (بہار شریعت ج ۱۲/۸۸)

١٧٥٧: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَنْ مَّشٰى مَعَ قَوْمٍ يُرىٰ اَنَّهُ شَاهِدٌ وَّلَيْسَ بَشَاهِدٍ فَهُوَ شَاهِدٌ زُوْرٌ وَ مَنْ اَعَانَ عَلٰى خُصُوْمَةٍ بِغَيْرِ عِلْمٍ كَانَ فِيْ سَخَطِ اللّٰهِ حَتّٰى يَنْزِعَ وَقِتَالُ الْمُؤْمِنِ كُفْرٌ وَسِبَابُهُ فُسُوْقٌ.

(کنز العمال ج٤ ص٥ باب شهادة الزور حدیث ٧٩)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرمایا جو شخص لوگوں کے ساتھ یہ ظاہر کرتے ہوئے چلا کہ یہ بھی گواہ ہے حالانکہ یہ گواہ نہیں وہ بھی جھوٹے گواہ کے حکم میں ہے اور جو بغیر جانے ہوئے کسی کے مقدمہ کی پیروی کرے وہ اللہ کی ناخوشی میں ہے جب تک اس سے جدا نہ ہوجائے۔

(بہار شریعت ۱۲/۸۸)

١٧٥٨: عَنْ اَبِيْ مُوْسىٰ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ كَتَمَ شَهَادَةً اِذَا دُعِيَ اِلَيْهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَ بِالزُّوْرِ. (کنزالعمال ج٤/ص٤ حدیث ٥٩)

ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جو گواہی کے لیے بلایا گیا اور اس نے گواہی چھپائی (یعنی ادا کرنے سے گریز کی) وہ ویسا ہی ہے جیسا جھوٹی گواہی دینے والا۔ (بہار شریعت ج ۱۲/۸۸)

﴿وکالت (۱) کا بیان﴾

اللہ تعالیٰ نے اصحاب کہف کا قول ذکر فرمایا:

۳۰۰: فَابْعَثُوْا اَحَدَكُمْ بِوَرِقِكُمْ هٰذِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ فَلْيَنْظُرْ اَيُّهَا اَزْكٰى طَعَامًا فَلْيَاْتِكُمْ بِرِزْقٍ مِّنْهُ" (سورة الكهف : الأية/١٩)

تو اپنے میں ایک کو یہ چاندی دے کر شہر میں بھیجو پھر وہ غور کرے کہ وہاں کون سا کھانا زیادہ ستھرا ہے کہ تمہارے لیے اس میں سے کھانے کو لائے۔

(۱) وکالت کا معنی یہ ہے کہ جو تصرف خود کرتا اس میں دوسرے کو اپنے قائم مقام کر دے۔ ۱۲

دعوے(۱) کا بیان

۱۷۵۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوَاهُمْ لَادَّعٰى نَاسٌ دِمَاءَ رِجَالٍ وَاَمْوَالِهِمْ وَلٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ. فِيْ رِوَايَةِ الْبَيْهَقِيِّ عَنْهُ مَرْفُوْعًا لٰكِنَّ الْبَيِّنَةَ عَلَى الْمُدَّعِيْ وَالْيَمِيْنَ عَلٰى مَنْ اَنْكَرَ. (الجامع الصحيح للمسلم ج۲/ص۷٤ ومشکوۃ المصابیح ص۳۲٦ باب الاقضیة والشهادات)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر لوگوں کو محض دعوے کی وجہ سے دیدیا جایا کرے تو کتنے لوگ خون اور مال کا دعوی کر ڈالیں گے۔ اور لیکن مدعی علیہ پر حلف ہے اور بیہقی کی روایت میں یہ ہے لیکن مدعی کے ذمہ بینہ (گواہ) ہے اور منکر پر قسم۔ (بہار شریعت ۲/۱۳)

۱۷٦۰: عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : مَنِ ادَّعٰى مَالَيْسَ لَهُ فَلَيْسَ مِنَّا وَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ. رواہ مسلم (مشکوۃ المصابیح باب الاقضیة ص۳۲۷)

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں جو شخص اس چیز کا دعوی کرے جو اس کی نہ ہو وہ ہم میں سے نہیں اور وہ جہنم کو اپنا ٹھکانہ بنائے۔ (بہار شریعت ۲/۱۳)

۱۷٦۱: عَنْ وَاثِلَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : اِنَّ مِنْ اَكْبَرِ الْكَبَائِرِ اَنْ يَّنْتَفِيَ الرَّجُلُ مِنْ وَلَدِهٖ. (منتخب کنز العمال علی هامش الجزء الثانی من مسند الامام احمد بن حنبل ص ٤۷۰)

واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ فرماتے ہیں ﷺ بہت بڑا کبیرہ گناہ یہ ہے کہ مرد اپنی اولاد سے انکار کردے۔ (بہار شریعت ۲/۱۳)

۱۷٦۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : مَنِ انْتَفٰى وَلَدَهُ لِيُفْضِحَهُ فِي الدُّنْيَا فَضَحَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى رُؤُسِ الْاَشْهَادِ قِصَاصٌ بِقِصَاصٍ

(منتخب کنز العمال علی هامش مسند الامام ابن حنبل ج۲/۴۷۰)

(۱) دعوی اس قول کو کہتے ہیں جو قاضی کے سامنے اس لیے پیش کیا گیا جس سے مقصود دوسرے شخص سے حق طلب کرنا ہے ۱۲

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی فرماتے ہیں ﷺ جو اپنی اولاد سے انکار کرے کہ اسے دنیا میں رسوا کرے قیامت کے دن علی رؤس الاشہاد اس کو اللہ تعالیٰ رسوا کرے گا یہ اس کا بدلہ ہے۔ (بہار شریعت ۲/۱۳)

۱۷۶۳: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ اَعْرَابِیًّا اَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ : اِنَّ امْرَأَتِیْ وَلَدَتْ غُلَامًا اَسْوَدَ وَاِنِّیْ اَنْکَرْتُ فَقَالَ : لَهُ هَلْ لَکَ مِنْ اِبِلٍ؟ قَالَ : نَعَمْ . قَالَ : مَا اَلْوَانُهَا ؟ قَالَ : حُمْرٌ قَالَ : هَلْ فِیْهَا مِنْ وَرِقٍ قَالَ : اِنَّ فِیْهَا لَوَرِقًا قَالَ : فَاِنّٰی تَرٰی ذٰلِکَ جَاءَ هَا قَالَ : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ عِرْقٌ نَزَعَهَا قَالَ : فَلَعَلَّ هٰذَا عِرْقٌ نَزَعَهُ .

(شرح معانی الأثار ج۲/ ٦٠ باب نفی الحمل وعدم اللعان به)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی میری عورت کے سیاہ بچہ پیدا ہوا ہے (یہ شخص اشارۃ اس بچہ سے انکار کرنا چاہتا ہے) حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تیرے یہاں اونٹ ہیں؟ عرض کی ہاں! فرمایا ان کے رنگ کیا ہیں؟ عرض کی سب سرخ ہیں فرمایا ان میں کوئی بھورے رنگ کا بھی ہے عرض کی چند اونٹ بھورے بھی ہیں فرمایا سرخ اونٹوں میں بھورے کہاں سے پیدا ہوگئے؟ عرض کی مجھے معلوم نہیں شاید رگ نے کھینچ لیا ہو یعنی ان کی اوپر کی پشت میں کوئی بھورا ہوگا اس کا یہ اثر ہوگا فرمایا تیرے بیٹے کو بھی شاید رگ نے کھینچ لیا ہو (یعنی تیرے آبا اجداد میں کوئی سیاہ ہوا اس کا یہ اثر ہوا اس شخص کو نسب سے انکار کی اجازت نہیں دی)۔ (بہار شریعت ۲/۱۳)

اقرار کا بیان

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۰۱: وَلْيُمْلِلِ الَّذِیْ عَلَيْهِ الْحَقُّ وَلْيَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئًا . (سورة البقرة : الأية)

اور جس کے ذمہ حق ہے املا کرے اور اللہ سے ڈرے جو اس کا رب ہے اور حق میں کچھ کم نہ کرے۔

اور فرماتا ہے:

۳۰۲: ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِكُمْ اِصْرِیْ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا . (سورة ال عمران)

کیا تم نے اقرار کیا؟ اور اس پر میرا بھاری ذمہ لیا؟ سب نے عرض کی ہم نے اقرار کیا۔

اور فرماتا ہے:

۳۰۳: كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلٰٓى اَنْفُسِكُمْ (سورة النساء)

عدل کے ساتھ قائم ہونے والے ہو جاؤ اللہ کے لیے گواہ بن جاؤ اگر چہ وہ گواہی خود تمہارے ہی خلاف ہو۔

احادیث

۱۷٦٤: عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ : جَاءَ مَاعِزُ بْنُ مَالِكٍ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! طَهِّرْنِيْ فَقَالَ : وَيْحَكَ ارْجِعْ فَاسْتَغْفِرِ اللّٰهَ وَتُبْ اِلَيْهِ قَالَ : فَرَجَعَ غَيْرَ بَعِيْدٍ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! طَهِّرْنِيْ فَقَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم : مِثْلَ ذٰلِكَ حَتّٰى اِذَا كَانَتِ الرَّابِعَةُ قَالَ : لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْمَ اُطَهِّرُكَ ؟ قَالَ : مِنَ الزِّنَا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم : اَبِهٖ جُنُوْنٌ؟ فَاُخْبِرَ اَنَّهٗ لَيْسَ بِمَجْنُوْنٍ فَقَالَ : اَشَرِبَ خَمْرًا ؟ فَقَامَ رَجُلٌ فَاسْتَنْكَهَهٗ فَلَمْ يَجِدْ مِنْهُ رِيْحَ خَمْرٍ فَقَالَ : اَزَنَيْتَ قَالَ : نَعَمْ . فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ فَلَبِثُوْا يَوْمَيْنِ اَوْ ثَلَاثَةً ثُمَّ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فَقَالَ : اسْتَغْفِرُوْا لِمَاعِزِ بْنِ مَالِكٍ لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْ قُسِمَتْ بَيْنَ اُمَّةٍ لَوَسِعَتْهُمْ ثُمَّ جَاءَتْهُ اِمْرَاَةٌ مِّنْ غَامِدٍ مِّنَ الْاَزْدِ فَقَالَتْ : يَا

رَسُوْلَ اللّٰهِ ! طَهِّرْنِیْ فَقَالَ: وَیْحَکِ ارْجِعِیْ فَاسْتَغْفِرِی اللّٰهَ وَتُوْبِی اِلَیْهِ فَقَالَتْ: تُرِیْدُ اَنْ تُرَدِّدَنِیْ کَمَا رَدَدْتَّ مَاعِزَ بْنَ مَالِکٍ اَنَّهَا حُبْلٰی مِنَ الزِّنَا فَقَالَ : اَنْتِ؟ قَالَتْ : نَعَمْ . قَالَ لَهَا حَتّٰی تَضَعِیْ مَا فِیْ بَطْنِکِ قَالَ : فَکَفَلَهَا رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ حَتّٰی وَضَعَتْ فَاَتَی النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ : قَدْ وَضَعَتِ الْغَامِدِیَّةُ فَقَالَ : اِذًا لَا نَرْجُمُهَا وَنَدَعُ وَلَدَهَا صَغِیْرًا لَّیْسَ لَهٗ مَنْ یُّرْضِعُهٗ فَقَامَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ : اِلَیَّ رِضَاعُهٗ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ ! قَالَ : فَرَجَمَهَا.

(مشکوۃ المصابیح باب الحدود الفصل الاول ۳۱۰)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ ماعز بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ کے پاس آئے اور عرض کی یارسول اللہ مجھے پاک کیجئے سرکار نے فرمایا تباہی ہو واپس جا اور اللہ کی مغفرت مانگ توبہ کر (راوی نے کہا) تو ماعز تھوڑی دور واپس ہوئے پھر آئے اور عرض کی اے اللہ کے رسول! مجھے پاک کیجئے سرکار ﷺ نے اسی طرح فرمایا یہاں تک کہ جب چوتھی بار آئے تو ارشاد فرمایا کس چیز سے پاک کروں؟ ماعز نے عرض کیا زنا سے سرکار نے فرمایا کیا اسے جنون ہے؟ لوگوں نے بتایا کہ انہیں جنون نہیں ہے پھر فرمایا کیا شراب پیا ہے؟ تو ایک صاحب کھڑے ہوئے اور سونگھا تو شراب کی بو نہ پائی پھر فرمایا کیا تو نے زنا کیا ہے؟ عرض کیا ہاں تو سنگسار کا حکم دیا اور سنگسار کیا گیا پھر دو، تین روز بعد رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ ماعز بن مالک کے لیے مغفرت کی دعا کرو بلاشبہ اس نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر امت کے درمیان تقسیم کردی جائے تو بھاری پڑ جائے پھر ازد سے قبیلۂ غامد کی ایک عورت آئی اور عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھے پاک کیجئے سرکار نے فرمایا تباہی ہو، واپس جا اللہ سے معافی مانگ اور توبہ کر تو عرض کی کیا آپ مجھے ماعز بن مالک کی طرح واپس کرنا چاہتے ہیں؟ میں زنا سے حاملہ ہوں۔ سرکار نے فرمایا تو زنا سے حاملہ ہے؟ عرض کیا ہاں! ارشاد فرمایا (جا) یہاں تک کہ تیرے پیٹ کا بچہ پیدا ہو جائے (راوی نے) کہا تو ایک انصاری شخص نے اس کی کفالت کی حتی کہ اس نے بچہ جنا تو سرکار کے پاس حاضر ہو کر عرض کی قبیلۂ غامد والی عورت نے بچہ جنا ہے۔ سرکار نے فرمایا ہم اس کو یوں سنگسار نہ کریں گے اور اس طرح اس کے چھوٹے بچے کو نہ چھوڑیں گے کہ کوئی اس کی رضاعت و پرورش کا ذمہ دار نہ ہو جائے ایک انصاری شخص کھڑے ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ہم اس کی رضاعت کے ذمہ دار ہیں پھر سرکار نے اس کی سنگساری کا حکم دیا۔

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

٣٠٤: لَا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّنْ نَّجْوٰىهُمْ اِلَّا مَنْ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَوْ مَعْرُوْفٍ اَوْ اِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ . (سورة النساء آیت ١١٤)

ان کی بہتیری سرگوشیوں میں بھلائی نہیں ہے مگر اس کی سرگوشی جو صدقہ یا اچھی بات یا لوگوں کے مابین صلح کا حکم کرے۔

اور فرماتا ہے:

٣٠٥: وَاِنِ امْرَاَةٌ خَافَتْ مِنْ بَعْلِهَا نُشُوْزًا اَوْ اِعْرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِمَا اَنْ يُّصْلِحَا بَيْنَهُمَا صُلْحًا وَالصُّلْحُ خَيْرٌ ط (سورة النساء آیت ١٢٨)

اگر کسی عورت کو اپنے خاوند سے بدخلقی اور بے توجہی کا اندیشہ ہو تو ان دونوں پر یہ گناہ نہیں کہ آپس میں صلح کرلیں اور صلح اچھی چیز ہے۔

اور فرماتا ہے:

٣٠٦: وَاِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ اقْتَتَلُوْا فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا فَاِنْ م بَغَتْ اِحْدٰهُمَا عَلَى الْاُخْرٰى فَقَاتِلُوا الَّتِيْ تَبْغِيْ حَتّٰى تَفِيْٓءَ اِلٰٓى اَمْرِ اللّٰهِ فَاِنْ فَآءَتْ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَاَقْسِطُوْا اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ فَاَصْلِحُوْا بَيْنَ اَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ . (سورة الحجرات آیت ٩، ١٠)

اور اگر مسلمانوں کے دو گروہ لڑ جائیں تو ان میں صلح کرادو پھر اگر ایک گروہ دوسرے پر بغاوت کرے تو اس بغاوت کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف لوٹ آئے

پھر جب وہ لوٹ آیا تو دونوں میں عدل کے ساتھ صلح کرادو اور انصاف کرو بے شک انصاف کرنے والوں کو اللہ دوست رکھتا ہے۔ مسلمان بھائی بھائی ہیں تو اپنے دو بھائیوں میں صلح کراؤ اور اللہ سے ڈرو تا کہ تم پر رحم کیا جائے۔

١٧٦٥: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ قَالَ: كَانَ قِتَالٌ بَيْنَ بَنِيْ عَمْرٍو فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ اَتَاهُمْ يُصْلِحُ بَيْنَهُمْ فَقَالَ: يَا بِلَالُ! اِنْ حَضَرَتِ الصَّلٰوةُ وَلَمْ اٰتِكَ فَمُرْ اَبَابَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَلَمَّا حَضَرَتْ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَاَذَّنَ بِلَالٌ وَاَقَامَ وَاَمَرَ اَبَا بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ وَجَاءَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَبُوْ بَكْرٍ فِي الصَّلٰوةِ فَشَقَّ النَّاسَ حَتّٰى قَامَ خَلْفَ اَبِيْ بَكْرٍ فَتَقَدَّمَ فِي الصَّفِّ الَّذِيْ يَلِيْهِ قَالَ: وَصَفَّحَ الْقَوْمُ قَالَ: وَاَبُوْ بَكْرٍ اِذَا دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ لَمْ يَلْتَفِتْ حَتّٰى يَفْرُغَ فَلَمَّا رَاَى التَّصْفِيْحَ لَا يُمْسِكُ عَلَيْهِ اِلْتَفَتَ فَرَاَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَلْفَهُ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِيَدِهٖ اَنِ امْضِهْ وَاَوْمٰى بِيَدِهٖ هٰكَذَا وَلَبِثَ اَبُوْ بَكْرٍ هُنَيَّةً يَحْمَدُ اللّٰهَ عَلٰى قَوْلِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ مَشَى الْقَهْقَرٰى فَلَمَّا رَاَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذٰلِكَ تَقَدَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهٗ قَالَ: يَا اَبَا بَكْرٍ! مَا مَنَعَكَ اِذْ اَوْمَاْتُ اِلَيْكَ اَلَّا تَكُوْنُ مَضَيْتَ قَالَ: لَمْ يَكُنْ لِابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ اَنْ يَؤُمَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (الصحيح للبخاري ج٢ص١٠٦٦)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنی عمرو بن عوف کے مابین کچھ مناقشہ تھا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چند اصحاب کے ساتھ ان میں صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے تھے نماز کا وقت آگیا اور حضور تشریف نہیں لائے حضرت بلال نے اذان کہی اور اب بھی تشریف نہیں لائے حضرت بلال نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آکر یہ کہا حضور وہاں رک گئے اور نماز تیار ہے کیا آپ امامت کریں گے فرمایا اگر تم کہو تو پڑھا دوں گا حضرت بلال نے اقامت کہی اور حضرت ابو بکر آگے گئے کچھ دیر بعد حضور تشریف لائے اور صفوں سے گزر کر صف اول میں تشریف لے جا کر قیام فرمایا لوگوں نے ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کیا کہ حضرت ابو بکر ادھر متوجہ ہوں مگر وہ جب نماز میں کھڑے ہوتے تو کسی طرف متوجہ نہ ہوتے

مگر جب لوگوں نے بکثرت ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کیا حضرت ابو بکر نے ادھر توجہ کی دیکھا کہ حضوران کے پیچھے تشریف فرما ہیں حضور کے لیے آگے تشریف لے جانے کا اشارہ کیا حضور نے فرمایا کہ تم نماز جیسے پڑھا رہے ہو پڑھاؤ حضرت ابو بکر نے ہاتھ اٹھا کر اللہ کی حمد کی اور الٹے پاؤں چل کر صف میں شامل ہو گئے۔ حضور آگے بڑھے اور نماز پڑھائی نماز سے فارغ ہو کر لوگوں سے فرمایا اے لوگو نماز میں کوئی بات پیش آجائے تو تم نے ہاتھ پر ہاتھ مارنا شروع کر دیا یہ کام عورتوں کے لیے ہے اگر کوئی چیز نماز میں کسی کو پیش آجائے تو سبحٰن اللہ کہے امام جب اس کو سنے گا متوجہ ہو جائے گا اور ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا اے ابو بکر جب میں نے اشارہ کر دیا تھا پھر تمہیں نماز پڑھانے سے کون سا امر مانع آیا عرض کی ابو قحافہ۔ (بہار شریعت ج ۳ ا/ص ۱۷۴)

﴾ودیعت کا بیان﴿

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۰۷: اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمٰنٰتِ اِلٰى اَهْلِهَا. (النساء: ۵۸)

بیشک اللہ تمہیں حکم دیتا ہے کہ امانتیں جن کی ہیں انہیں سپرد کرو۔

وَالَّذِيْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ. (سورۃ المعارج آیت/۳۲)

اور وہ جو اپنی امانتوں اور اپنے عہد کی حفاظت کرتے ہیں

۳۰۸: يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَخُوْنُوا اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ وَتَخُوْنُوْۤا اَمٰنٰتِكُمْ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ .(انفال آیت/۲۷)

اے ایمان والو اللہ اور رسول سے دغا نہ کرو اور نہ اپنی امانتوں میں دانستہ خیانت۔

(بہار شریعت ۱۴/۲۹،۳۰)

۱۷۶۶: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ اِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَاِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ وَاِذَا ائْتُمِنَ خَانَ . (جامع الترمذی ج۲ ص۹۱ باب ماجاء فی علامة المنافق)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا منافق کی علامتیں تین ہیں ایک کہ جب بولے جھوٹ بولے دوسری یہ کہ جب وعدہ کرے تو اس کے خلاف کرے تیسری یہ کہ جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔ (بہار شریعت ۱۴/۲۹)

﴿ہبہ(۱) کا بیان﴾

۱۷۶۷: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ یَقُوْلُ تَهَادَوْا تَحَابُّوْا.

(الادب المفرد للبخاری ص ۸۷ باب قبول الهدیة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ فرماتے ہیں باہم ہدیہ کرو اس سے آپس میں محبت ہوگی۔ (بہار شریعت ۱۴/۶۱)

۱۷۶۸: عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: تَهَادَوْا فَإِنَّ الْهَدِیَّةَ تُذْهِبُ الضَّغَائِنَ (مشکوة المصابیح ص ۲۶۱ الفصل الثانی)

ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہدیہ کرو کہ اس سے حسد دور ہو جاتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۴/۶۲)

۱۷۶۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: تَهَادَوْا فَإِنَّ الْهَدِیَّةَ تُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ وَلَا تَحْقِرَنَّ جَارَةٌ لِجَارَتِهَا وَلَوْ شِقُّ فِرْسَنِ شَاةٍ.

(جامع الترمذی ص ۲/۳۴ باب ماجاء فی حث النبی ﷺ علی الهدیة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں ہدیہ کرو اس سے سینہ کا کھوٹ دور ہوتا ہے اور پڑوس والی عورت پڑوسن کے لیے کوئی چیز حقیر نہ سمجھے اگرچہ بکری کا کھر ہو(۲)۔ (بہار شریعت ۱۴/۶۲)

۱۷۷۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْــــرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَوْ دُعِیْتُ اِلٰی ذِرَاعٍ اَوْ

---

(۱) کسی چیز کا دوسرے کو بلا عوض مالک بنا دینا ہبہ ہے۔ ۱۲

(۲)(ا) مطلب حدیث کا یہ ہے کہ اگر تھوڑی چیز میسر آئے تو وہی ہدیہ کرے یہ نہ سمجھے کہ ذرا سی چیز کیا ہدیہ کی جائے یا یہ کہ کسی نے تھوڑی چیز ہدیہ کی تو اسے نظر حقارت سے نہ دیکھے یہ نہ سمجھے کہ یہ کیا ذرا سی چیز بھیجی ہے اس حکم میں خاص عورتوں کو ممانعت فرمانے کی وجہ یہ ہے کہ ان میں یہ مادہ بہت پایا جاتا ہے بات بات پر اسی قسم کی نقطہ چینی کیا کرتی ہیں اور عموماً جو چیزیں بھیجی جاتی ہیں وہ عورتوں ہی کے قبضے میں ہوتی ہیں لہذا حکم دیا جاتا ہے کہ پڑوس والی کو چیز بھیجنے میں یہ خیال نہ کرے کہ کم ہے۔

كُرَاعٍ لَاَجَبْتُ وَلَوْاُهْدِيَ اِلَيَّ ذِرَاعٌ اَوْ كُرَاعٌ لَقَبِلْتُ.

(صحیح البخاری ج۱ ص۳۴۹ باب القلیل من الهبة)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں اگر مجھے دست یا پائے کے لیے بلایا جائے تو اس دعوت کو قبول کرونگا اور اگر یہ چیزیں میرے پاس ہدیہ کی جائیں تو انہیں قبول کرونگا۔(۱)(بہار شریعت۱۴/۶۲)

۱۷۷۱: اِنَّ مَيْمُوْنَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ اِعْتَقَتْ وَلِيْدَةً لَّهَا فَقَالَ: لَهَا لَوْ وَصَلْتِ بَعْضَ اَخْوَالِكِ كَانَ اَعْظَمَ لِاَجْرِكِ (صحیح البخاری ج۱ ص۳۵۳ باب بمن یبدأ بالهدية)

ام المؤمنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہتی ہیں کہ میں نے ایک کنیز آزاد کردی تھی جب حضور اقدس ﷺ میرے پاس تشریف لائے تو میں نے حضور کو اس کی اطلاع دی فرمایا اگر تم نے اپنے ماموں کو دے دی ہوتی تو تمہیں زیادہ ثواب ملتا۔ (بہار شریعت ج۱۴/۶۲)

۱۷۷۲: عَنْ اَنَسٍ قَالَ: لَمَّا قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَلْمَدِيْنَةَ اَتَاهُ الْمُهَاجِرُوْنَ فَقَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا رَاَيْنَا قَوْمًا اَبْذَلَ مِنْ كَثِيْرٍ وَلَا اَحْسَنَ مُوَاسَاةً مِنْ قَلِيْلٍ مِنْ قَوْمٍ نَزَلْنَا بَيْنَ اَظْهُرِهِمْ لَقَدْ كَفَوْنَا الْمُؤْنَةَ وَاَشْرَكُوْنَا فِي الْمَهْنَاَ لَقَدْ خِفْنَا اَنْ يَّذْهَبُوْا بِالْاَجْرِ كُلِّهٖ فَقَالَ: لَا مَا دَعَوْتُمُ اللّٰهَ لَهُمْ وَاَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِمْ. رواه الترمذی وصححه

(مشکوة المصابيح ص ۲۶۱ الفصل الثانی)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ مدینہ میں تشریف لائے مہاجرین نے خدمت اقدس میں حاضر ہوکر یہ عرض کی یارسول اللہ! جن کے یہاں ہم ٹھہرے ہیں (یعنی انصار) ان سے بڑھ کر ہم نے کسی کو زیادہ خرچ کرنے والا نہیں دیکھا اور تھوڑا ہو تو اسی سے مواساۃ کرتے ہیں انہوں نے کام کی ہم سے کفایت کی اور منافع میں ہمیں شریک کرلیا یعنی باغات کے کام یہ کرتے ہیں اور جو کچھ پیداوار ہوتی ہے اس میں ہمیں شریک کرلیتے ہیں ہم کو اندیشہ ہے کہ سارا ثواب یہی لوگ لے لیں گے ارشاد فرمایا نہیں جب تک تم ان کے لیے دعا کرتے رہو گے اور ان کی ثنا کرتے رہو گے تم بھی اجر کے مستحق ہو گے۔(بہار شریعت۱۴/۶۲، ۶۳)

۱۷۷۳: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ اُعْطِيَ عَطَاءً فَوَجَدَ فَلْيَجْزِ بِهٖ وَمَنْ لَّمْ

يَجِدْ فَلْيُثْنِ فَإِنَّ مَنْ اَثْنٰى فَقَدْ شَكَرَ. (جامع الترمذی ج۲/۲۳ باب ماجاء فی المتشبع بما لم يعطه)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جس کو کوئی چیز دی گئی اور اس کے پاس کچھ ہے تو اس کا بدلہ دے اور بدلہ دینے پر قادر نہ ہو تو اس کی ثنا کرے۔ (بہار شریعت ۱۴/۶۳)

۱۷۷۴: عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ صُنِعَ اِلَيْهِ مَعْرُوْفٌ فَقَالَ: لِفَاعِلِهٖ جَزَاكَ اللّٰهُ خَيْرًا فَقَدْ اَبْلَغَ فِي الثَّنَاءِ هٰذَا.

(جامع الترمذی ج۲/۲۳ باب ماجاء فی الثناء بالمعروف)

اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے ساتھ احسان کیا گیا اور اس نے احسان کرنے والے کے لیے یہ کہا جزاک اللہ خیرا تو پوری ثنا کردی۔ (بہار شریعت ۱۴/۶۳)

۱۷۷۵: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُتِيَ بِطَعَامٍ سَأَلَ عَنْهُ اَهَدِيَّةٌ ؟ اَمْ صَدَقَةٌ فَاِنْ قِيْلَ: صَدَقَةٌ قَالَ: لِاَصْحَابِهٖ . كُلُوْا وَلَمْ يَأْكُلْ وَاِنْ قِيْلَ: هَدِيَّةٌ ضَرَبَ بِيَدِهٖ فَاَكَلَ مَعَهُمْ. (صحيح البخاری ج۱/۳۵۰ باب قبول الهدية)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کسی قسم کا کھانا کہیں سے آتا تو دریافت فرماتے صدقہ ہے یا ہدیہ؟ اگر کہا جاتا صدقہ ہے تو فقرائے صحابہ سے فرماتے تم لوگ اسے کھالو اور اگر کہا جاتا ہدیہ ہے تو صحابہ کے ساتھ خود بھی تناول فرماتے۔ (بہار شریعت ۱۴/۶۳)

۱۷۷۶: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَرُدُّ الطِّيْبَ (مشكوة المصابيح ص ۲۶۰، صحيح البخاری ج۱/۱، باب مالا يرد من الهدية)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ خوشبو کو واپس نہیں فرماتے۔ (بہار شریعت ۱۴/۶۳)

۱۷۷۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: مَنْ عُرِضَ عَلَيْهِ رَيْحَانٌ فَلَا يَرُدُّهٗ فَاِنَّهٗ خَفِيْفُ الْمَحْمَلِ طَيِّبُ الرِّيْحِ . رواه مسلم (مشكوة المصابيح ص ۲۶۰، صحيح البخاری ج۱/۳۵۱ باب مالا يرد من الهدية)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے پاس پھول

پیش کیا جائے تو واپس نہ کرے کہ اٹھانے میں ہلکا اور بو اچھی ہے۔(ا)(بہار شریعت ۱۴/۶۳)

۱۷۷۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثَلٰثٌ لَّاتُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ. (مشکوۃ المصابیح ص ۲۶۱ الفصل الثانی)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں تین چیزیں واپس نہ کی جائیں تکیہ اور تیل اور دودھ بعض نے کہا تیل سے مراد خوشبو ہے۔ (بہار شریعت ۱۴/۶۳)

۱۷۷۹: عَنْ اَبِیْ عُثْمَانَ النَّهْدِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا اُعْطِیَ اَحَدُكُمُ الرَّیْحَانَ فَلَایَرُدُّهُ فَاِنَّهُ خَرَجَ مِنَ الْجَنَّةِ. (مشکوۃ المصابیح ص ۲۶۱ الفصل الثانی)

ابوعثمان نہدی سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی کو پھول دیا جائے تو واپس نہ کرے کہ وہ جنت سے نکلا ہے۔ (بہار شریعت ۱۴/۶۳،۶۴)

۱۷۸۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُتِیَ بِبَاكُوْرَةِ الْفَاكِهَةِ وَضَعَهَا عَلٰی عَیْنَیْهِ وَعَلٰی شَفَتَیْهِ وَقَالَ: اَللّٰهُمَّ. كَمَا اَرَیْتَنَا اَوَّلَهُ فَاَرِنَا آخِرَهُ ثُمَّ یُعْطِیْهَا مَنْ یَّكُوْنُ عِنْدَهُ مِنَ الصِّبْیَانِ. (مشکوۃ المصابیح ص ۲۶۲ باب العطایا)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب نیا پھل حضور کی خدمت میں پیش کیا جاتا اسے آنکھوں اور ہونٹوں پہ رکھتے اور یہ دعا پڑھتے "اَللّٰهُمَّ كَمَا اَرَیْتَنَا اَوَّلَهُ فَاَرِنَا آخِرَهُ" اے اللہ جس طرح تو نے اول دکھایا ہے اس کا آخر دکھا اس کے بعد جو چھوٹا بچہ حاضر ہوتا اسے دے دیتے۔ (بہار شریعت ج ۱۴/۶۴)

۱۷۸۱: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قُلْتُ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ لِیْ جَارَیْنِ فَاِلٰی اَیِّهِمَا اُهْدِیْ؟ قَالَ: اِلٰی اَقْرَبِهِمَا مِنْكَ بَابًا. (صحیح البخاری ج ۱/۳۵۳ باب بمن یبدأ بالهدیة)

ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یارسول اللہ میرے دو پڑوسی ہیں ان میں کس کو ہدیہ کروں؟ ارشاد فرمایا جس کا دروازہ تم سے زیادہ قریب ہو۔ (بہار شریعت ۱۴/۶۴)

۱۷۸۲: قَالَ عُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِیْزِ كَانَتِ الْهَدِیَّةُ فِیْ زَمَنِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ هَدِیَّةً وَالْیَوْمَ رِشْوَةٌ (صحیح البخاری ج ۱ ص ۳۵۳ باب من لم یقبل الهدیة)

حضرت عمر بن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں ہدیہ ہدیہ تھا اور اس زمانہ میں رشوت ہے یعنی حکام کو جو ہدیہ دیا جاتا ہے وہ رشوت ہے۔ (بہار شریعت ۱۴/۶۴)

﴿ہبہ واپس لینے کا بیان﴾

١٧٨٣: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَثَلُ الَّذِیْ یُعْطِیْ الْعَطِیَّةَ ثُمَّ یَرْجِعُ فِیْهَا كَالْكَلْبِ اَكَلَ حَتّٰی اِذَا شَبِعَ قَاءَ ثُمَّ عَادَ فَرَجَعَ فِیْ قَیْئِهٖ

(جامع الترمذی ج۲/٣٤ بَابُ مَاجَاءَ فِیْ كَرَاهِیَةِ الرُّجُوْعِ فِیْ الْهِبَةِ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار نے فرمایا اس کی (ہدیہ واپس لینے) مثال ایسی ہے جس طرح کتا قے کر کے پھر چاٹ جاتا ہے۔ (بہار شریعت ج۱۴/۷۸)

اجارہ(۱) کا بیان

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

۳۰۹: قَالَتْ اِحْدٰهُمَا يٰاَبَتِ اسْتَاْجِرْهُ اِنَّ خَيْرَ مَنِ اسْتَاْجَرْتَ الْقَوِيُّ الْاَمِيْنُ قَالَ اِنِّيْٓ اُرِيْدُ اَنْ اُنْكِحَكَ اِحْدَى ابْنَتَيَّ هٰتَيْنِ عَلٰٓى اَنْ تَاْجُرَنِيْ ثَمٰنِيَ حِجَجٍ فَاِنْ اَتْمَمْتَ عَشْرًا فَمِنْ عِنْدِكَ وَمَآ اُرِيْدُ اَنْ اَشُقَّ عَلَيْكَ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰلِحِيْنَ. (القصص آیت ۲۷/۲۷)

ان میں کی ایک بولی اے میرے باپ ان کو نوکر رکھ لو بے شک بہتر نوکر وہ جو طاقت ور امانت دار ہو کہا میں چاہتا ہوں کہ اپنی دونوں بیٹیوں میں سے ایک تمہیں بیاہ دوں اس مہر پر کہ تم آٹھ برس میری ملازمت کرو پھر اگر پورے دس برس کر لو تو تمہاری طرف سے ہے اور میں تمہیں مشقت میں ڈالنا نہیں چاہتا قریب ہے انشاء اللہ تم مجھے نیکوں میں پاؤ گے۔ (پارہ ۲۰ سورہ قصص رکوع ۶ آیت ۲۷)

احادیث

۱۷۸۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ: قَالَ اللّٰهُ: ثَلٰثَةٌ اَنَا خَصْمُهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ رَجُلٌ اَعْطٰى بِيْ ثُمَّ غَدَرَ وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فَاَكَلَ ثَمَنَهُ وَرَجُلٌ نِ اسْتَاْجَرَ اَجِيْرًا فَاسْتَوْفٰى مِنْهُ وَلَمْ يُعْطِهٖ اَجْرَهُ. (صحیح البخاری ج ۱/۲ ۳۰ باب اثم من منع اجر الاجیر)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تین شخص وہ ہیں جن کا قیامت کے دن میں خصم ہوں (ان سے میں مطالبہ کرونگا) (۱) وہ جس نے میرا نام لے کر معاہدہ کیا پھر اس عہد کو توڑ دیا اور (۲) وہ جس نے آزاد کو بیچا

(۱) کسی شی کے نفع کا عوض کے مقابل کسی شخص کو مالک کر دینا اجارہ ہے ۱۲

اوراس کا ثمن کھایا اور (۳) وہ جس نے مزدور رکھا اور اس سے کام پورا لیا اور اس کی مزدوری نہیں دی۔ (بہار شریعت ج۱۴/۹۶)

۱۷۸۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَعْطُوْا الْاَجِيْرَ اَجْرَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّجُفَّ عَرَقُهٗ (السنن لابن ماجه ج۲/۱۷۸ باب اجراء الاجراء)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مزدور کی مزدوری پسینہ سوکھنے سے پہلے دیدو۔ (بہار شریعت ج۱۴/۹۶)

۱۷۸۶: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدٍ قَالَ : اِنْطَلَقَ نَفَرٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ فِیْ سَفْرَةٍ سَافَرُوْهَا حَتّٰی نَزَلُوْا عَلٰی حَیٍّ مِّنْ اَحْيَاءِ الْعَرَبِ فَاسْتَضَافُوْهُمْ فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمْ فَلُدِغَ سَيِّدُ ذٰلِکَ الْحَیِّ فَسَعَوْا لَهٗ لِکُلِّ شَیْئٍ لَا يَنْفَعُهٗ شَیْئٌ فَقَالَ بَعْضُهُمْ : لَوْ اَتَيْتُمْ هٰؤُلَاءِ الرَّهْطَ اَلَّذِيْنَ نَزَلُوْا لَعَلَّهٗ اَنْ يَّکُوْنَ عِنْدَ بَعْضِهِمْ شَیْئٌ فَاَتَوْهُمْ فَقَالُوْا : يَا اَيُّهَا الرَّهْطُ ! اِنَّ سَيِّدَنَا لُدِغَ وَسَعَيْنَا لَهٗ بِکُلِّ شَیْئٍ لَا يَنْفَعُهٗ فَهَلْ عِنْدَ اَحَدٍ مِّنْکُمْ مِّنْ شَیْئٍ؟ فَقَالَ بَعْضُهُمْ : نَعَمْ . وَاللّٰهِ اِنِّیْ لَاَرْقِیْ وَلٰکِنْ وَاللّٰهِ لَقَدِ اسْتَضَفْنَاکُمْ فَلَمْ تُضَيِّفُوْنَا فَمَا اَنَا بِرَاقٍ لَّکُمْ حَتّٰی تَجْعَلُوْا لَنَا جُعْلًا فَصَالَحُوْهُمْ عَلٰی قَطِيْعٍ مِّنَ الْغَنَمِ فَانْطَلَقَ يَتْفُلُ عَلَيْهِ وَيَقْرَأُ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ فَکَاَنَّمَا نُشِطَ مِنْ عِقَالٍ فَانْطَلَقَ يَمْشِیْ وَمَا بِهٖ قَلَبَةٌ قَالَ : فَاَوْفُوْهُمْ جُعْلَهُمُ الَّذِیْ صَالَحُوْهُمْ عَلَيْهِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اِقْسِمُوْا فَقَالَ الَّذِیْ رَقٰی لَا تَفْعَلُوْا حَتّٰی نَاْتِیَ النَّبِیَّ ﷺ فَنَذْکُرَ لَهُ الَّذِیْ کَانَ فَنَنْظُرَ مَا يَاْمُرُنَا فَقَدِمُوْا عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَکَرُوْا لَهٗ فَقَالَ : وَمَا يُدْرِيْکَ اَنَّهَا رُقْيَةٌ ثُمَّ قَالَ : قَدْ اَصَبْتُمْ اِقْسِمُوْا وَاضْرِبُوْا لِیْ مَعَکُمْ سَهْمًا فَضَحِکَ النَّبِیُّ ﷺ قَالَ اَبُوْ عَبْدِ اللّٰهِ : وَقَالَ شُعْبَةُ : ثَنَا اَبُوْ بِشْرٍ سَمِعْتُ اَبَا الْمُتَوَکِّلِ بِهٰذَا. (صحيح البخاری ج۱/۳۰۴ باب مايعطی فی الرقية علی احياء العرب بفاتحة الکتاب)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں صحابہ میں کچھ لوگ سفر میں تھے ان کا گزر قبائل عرب میں سے ایک قبیلہ پر ہوا انہوں نے ضیافت کا مطالبہ کیا انہوں نے ان کی مہمانی کرنے سے انکار کردیا اس قبیلہ کے سردار کو سانپ یا بچھو نے کاٹ لیا اس کے علاج میں انہوں نے ہر قسم کی کوشش کی مگر کوئی کارگر نہ ہوئی پھر انہیں میں سے کسی نے کہا یہ جماعت جو

یہاں آئی ہے (صحابہ) ان کے پاس چلو شاید ان میں سے کسی کے پاس اس کا علاج ہو وہ لوگ صحابہ کے پاس حاضر ہو کر کہنے لگے کہ ہمارے سردار کو سانپ یا بچھو نے ڈس لیا اور ہم نے ہر قسم کی کوشش کی مگر کچھ نفع نہ ہوا کیا تمہارے پاس اس کا علاج ہے؟ ایک صاحب بولے ہاں میں جھاڑتا ہوں مگر ہم نے تم سے مہمانی طلب کی اور تم نے ہماری مہمانی نہیں کی تو اب اس وقت میں جھاڑوں گا کہ تم اس کی اجرت دو اجرت میں بکریوں کا ریوڑ دینا طے پایا (ایک روایت میں ہے تیس بکریاں دینا طے ہوا) انہوں نے الحمد للہ رب العلمین یعنی سورۂ فاتحہ پڑھ کر دم کرنا شروع کیا وہ شخص بالکل اچھا ہو گیا اور وہاں سے ایسا ہو کر گیا کہ اس پر زہر کا کچھ اثر نہ تھا اجرت جو مقرر ہوئی تھی انہوں نے پوری دیدی ان میں بعض نے کہا کہ اس کو آپس میں تقسیم کر لیا جائے مگر جنہوں نے جھاڑا تھا یہ کہا کہ ایسا نہ کرو جب ہم نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہولیں گے اور حضور سے تمام واقعات عرض کریں گے پھر حضور اس کے متعلق کچھ حکم دیں گے وہ کیا جائے گا (یعنی انہوں نے خیال کیا کہ قرآن پڑھ کر دم کیا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی اجرت حرام ہو) جب یہ لوگ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اس واقعہ کو ذکر کیا ارشاد فرمایا کہ تمہیں اس کا رقیہ (جھاڑ) ہونا کیسے معلوم ہوا؟ اور یہ فرمایا کہ تم نے ٹھیک کیا آپس میں اسے تقسیم کر لو اور (اس لیے کہ اس کے جواز کے متعلق ان کے دل میں کوئی خدشہ نہ رہے اور یہ فرمایا کہ) میرا بھی ایک حصہ مقرر کرو۔ (بہار شریعت ۱۴/۹۶، ۹۷)

۱۷۸۷: اِنَّ عَبْدَ اللّٰہِ بْنَ عُمَرَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنْطَلَقَ ثَلٰثَۃُ رَھْطٍ مِمَّنْ کَانَ قَبْلَکُمْ حَتّٰی اَوَوُا الْمَبِیْتَ اِلٰی غَارٍ فَدَخَلُوْہُ فَانْحَدَرَتْ صَخْرَۃٌ مِّنَ الْجَبَلِ فَسَدَّتْ عَلَیْھِمُ الْغَارَ فَقَالُوْا: اِنَّہٗ لَا یُنْجِیْکُمْ مِنْ ھٰذِہِ الصَّخْرَۃِ اِلَّا اَنْ تَدْعُوا اللّٰہَ بِصَالِحِ اَعْمَالِکُمْ فَقَالَ رَجُلٌ مِّنْھُمْ: اَللّٰھُمَّ! کَانَ لِیْ اَبَوَانِ شَیْخَانِ کَبِیْرَانِ وَکُنْتُ لَا اَغْبِقُ قَبْلَھُمَا اَھْلًا وَلَا مَالًا فَنَاٰی بِیْ طَلَبُ شَیْئٍ یَوْمًا فَلَمْ اُرِحْ عَلَیْھِمَا حَتّٰی نَامَا فَحَلَبْتُ لَھُمَا غَبُوْقَھُمَا فَوَجَدْتُھُمَا نَائِمَیْنِ فَکَرِھْتُ اَنْ اَغْبِقَ قَبْلَھُمَا اَھْلًا مَالًا فَلَبِثْتُ وَالْقَدَحُ عَلٰی یَدَیَّ اَنْتَظِرُ اِسْتِیْقَاظَھُمَا حَتّٰی بَرَقَ الْفَجْرُ فَاسْتَیْقَظَا فَشَرِبَا غَبُوْقَھُمَا اَللّٰھُمَّ! اِنْ کُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِکَ ابْتِغَاءَ وَجْھِکَ فَفَرِّجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِیْہِ مِنْ ھٰذِہِ الصَّخْرَۃِ فَانْفَرَجَتْ شَیْئًا لَا یَسْتَطِیْعُوْنَ

الْخُرُوْجَ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : وَقَالَ الْاٰخِرُ : اَللّٰهُمَّ ! كَانَتْ لِیْ بِنْتُ عَمٍّ كَانَتْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَیَّ فَاَرَدْتُّهَا عَلٰی نَفْسِهَا فَامْتَنَعَتْ مِنِّیْ حَتّٰی اَلَمَّتْ بِهَا سَنَةٌ مِنَ السِّنِیْنَ فَجَاءَتْنِیْ فَاَعْطَیْتُهَا عِشْرِیْنَ وَ مِائَةَ دِیْنَارٍ عَلٰی اَنْ تُخَلِّیَ بَیْنِیْ وَبَیْنَ نَفْسِهَا فَفَعَلَتْ حَتّٰی اِذَا قَدَرْتُ عَلَیْهَا قَالَتْ : لاَ اُحِلُّ لَکَ اَنْ تَفُضَّ الْخَاتَمَ اِلَّا بِحَقِّهٖ فَتَحَرَّجْتُ مِنَ الْوُقُوْعِ عَلَیْهَا فَانْصَرَفْتُ عَنْهَا وَهِیَ اَحَبُّ النَّاسِ اِلَیَّ وَتَرَكْتُ الذَّهَبَ الَّذِیْ اَعْطَیْتُهَا اَللّٰهُمَّ ! اِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِکَ ابْتِغَاءَ وَجْهِکَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِیْهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ غَیْرَ اَنَّهُمْ لاَیَسْتَطِیْعُوْنَ الْخُرُوْجَ مِنْهَا قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : وَقَالَ الثَّالِثُ : اَللّٰهُمَّ ! اِسْتَاْجَرْتُ اُجَرَاءَ فَاَعْطَیْتُهُمْ اَجْرَهُمْ غَیْرَ رَجُلٍ وَاحِدٍ تَرَکَ الَّذِیْ لَهٗ وَ ذَهَبَ فَثَمَّرْتُ اَجْرَهٗ حَتّٰی كَثُرَتْ مِنْهُ الْاَمْوَالُ فَجَاءَنِیْ بَعْدَ حِیْنٍ فَقَالَ: یَا عَبْدَ اللّٰهِ ! اَدِّ اِلَیَّ اَجْرِیْ فَقُلْتُ لَهٗ : كُلُّ مَا تَرٰی مِنْ اَجْرِکَ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالرَّقِیْقِ فَقَالَ : یَا عَبْدَ اللّٰهِ لَا تَسْتَهْزِئْ بِیْ فَقُلْتُ : اِنِّیْ لاَ اَسْتَهْزِئُ بِکَ فَاَخَذَ كُلَّهٗ فَاسْتَاقَهٗ فَلَمْ یَتْرُکْ مِنْهُ شَیْئًا اَللّٰهُمَّ فَاِنْ كُنْتُ فَعَلْتُ ذٰلِکَ ابْتِغَاءَ وَجْهِکَ فَافْرُجْ عَنَّا مَا نَحْنُ فِیْهِ فَانْفَرَجَتِ الصَّخْرَةُ فَخَرَجُوْا یَمْشُوْنَ. (صحیح البخاری ۳۰۳/۱ باب من استاجر اجیرا فترک اجره الخ)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ فرماتے ہیں اگلے زمانہ کے تین شخص کہیں جارہے تھے سونے کے وقت ایک غار کے پاس پہنچے اس میں یہ تینوں شخص داخل ہوگئے پہاڑ کی ایک چٹان اوپر گری جس نے غار کو بند کردیا انہوں نے کہا اب اس سے نجات کی کوئی صورت نہیں بجز اس کے کہ تم نے جو کچھ نیک کام کیا ہو اس کے ذریعہ سے دعا کرو ایک نے کہا اے اللہ میرے والدین بہت بوڑھے تھے جب میں جنگل سے بکریاں چرا کر لاتا تو دودھ دوہ کر سب سے پہلے ان کو پلاتا ان سے پہلے نہ اپنے بال بچے کو پلاتا نہ لونڈی غلام کو دیتا ایک دن میں جنگل میں دور چلا گیا رات میں جانوروں کو لے کر ایسے وقت آیا کہ والدین سوگئے تھے میں دودھ لے کر ان کے پاس پہنچا تو وہ سوئے ہوئے تھے بچے بھوک سے چلا رہے تھے مگر میں نے والدین سے پہلے بچوں کو پلانا پسند نہ کیا اور یہ بھی پسند نہ کیا کہ انہیں سونے سے جگادوں دودھ کا پیالہ ہاتھ پر رکھے ہوئے ان کے جاگنے کے انتظار میں

رہا یہاں تک کہ صبح چمک گئی اب وہ جاگے اور دودھ پیا اے اللہ اگر میں نے یہ کام تیری خوشنودی کے لیے کیا ہے تو اس چٹان کو کچھ ہٹا دے اس کا کہنا تھا کہ چٹان کچھ سرک گئی مگر اتنی نہیں ہٹی کہ یہ لوگ غار سے نکل سکیں دوسرے نے کہا اے اللہ میرے چچا کی ایک لڑکی تھی جس کو میں بہت محبوب رکھتا تھا میں نے اس کے ساتھ برے کام کا ارادہ کیا اس نے انکار کر دیا وہ قحط کی مصیبت میں مبتلا ہوئی میرے پاس کچھ مانگنے کو آئی میں نے اسے ایک سو بیس اشرفیاں دیں کہ میرے ساتھ خلوت کرے وہ راضی ہوگئی جب مجھے اس پر قابو ملا تو بولی کہ ناجائز طور پر اس کا مہر توڑنا تیرے لیے حلال نہیں کرتی اس کام کو گناہ سمجھ کر میں ہٹ گیا اور اشرفیاں جو دے چکا تھا وہ بھی چھوڑ دیں الٰہی اگر یہ کام تیری رضا جوئی کے لیے میں نے کیا ہے تو اس کو ہٹا دے اس کے کہتے ہی چٹان کچھ سرک گئی مگر اتنی نہیں ہٹی کہ نکل سکیں تیسرے نے کہا اے اللہ میں نے چند شخصوں کو مزدوری پر رکھا تھا ان سب کو مزدوریاں دیدیں ایک شخص اپنی مزدوری چھوڑ کر چلا گیا اس کی مزدوری کو میں نے بڑھایا یعنی اس سے تجارت وغیرہ کوئی ایسا کام کیا جس سے اس میں اضافہ ہوا اس کو بڑھا کر میں نے بہت کچھ کر لیا وہ ایک زمانہ کے بعد آیا اور کہنے لگا اے خدا کے بندہ میری مزدوری مجھے دیدے۔ میں نے کہا یہ جو کچھ اونٹ گائے، بیل، بکریاں، غلام تو دیکھ رہا ہے یہ سب تیری ہی مزدوری کا ہے سب لے لے بولا اے بندۂ خدا مجھ سے مذاق نہ کر میں نے کہا مذاق نہیں کرتا ہوں یہ سب تیرا ہی ہے لے جا وہ سب کچھ لے کر چلا گیا الٰہی اگر یہ کام میں نے تیری رضا کے لیے کیا ہے تو اسے ہٹا دے وہ پتھر ہٹ گیا یہ تینوں اس غار سے نکل کر چلے گیے۔ (بہار شریعت ۱۴/ ۹۷، ۹۸)

۱۷۸۸: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ قَالَ: عَلَّمْتُ نَاسًا مِنْ اَهْلِ الصُّفَّةِ الْقُرْآنِ وَالْكِتَابَةَ فَاَهْدىٰ اِلَيَّ رَجُلٌ مِّنْهُمْ قَوْسًا فَقُلْتُ: لَيْسَتْ بِمَالٍ وَاَرْمِيْ عَنْهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَسَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْهَا فَقَالَ: اِنْ سَرَّكَ اَنْ تُطَوَّقَ بِهَا طَوْقًا مِّنْ نَارٍ فَاقْبَلْهَا

(السنن لابن ماجه ج۱/۱۵۷ باب الاجر علی تعليم القرآن)

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ! ایک شخص کو میں قرآن اور کتابت سکھاتا تھا اس نے کمان ہدیۃً دی ہے یہ کوئی مال نہیں ہے یعنی ایسی چیز نہیں ہے جسے اجرت کہا جائے جہاد میں اس سے تیر اندازی کرونگا ارشاد فرمایا اگر تمہیں یہ پسند ہو کہ تمہارے گلے میں آگ کا طوق ڈالا جائے تو اسے قبول کرلو۔ (بہار شریعت ۱۴/ ۹۸۔۹۹)

﴿ولا کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۱۰: اَلَّذِیْ عَقَدَتْ اَیْمَانُکُمْ فَاٰتُوْهُمْ نَصِیْبَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ کَانَ عَلٰی کُلِّ شَیْئٍ شَهِیْدًا. (النساء: ۳۳)

اور وہ جن سے تمہارا حلف بندھ چکا انہیں ان کا حصہ دو بے شک ہر چیز اللہ کے سامنے ہے۔ (سورۂ نساء رکوع ۲/ آیت ۱)

احادیث

۱۷۸۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَوَلّٰی قَوْمًا بِغَیْرِ اِذْنِ مَوَالِیْهِ فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلٰئِکَةِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ لَا یُقْبَلُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ.

(السنن لابی داؤد ۶۹۷/۲ بَابُ الرَّجُلِ یَنْتَمِیْ اِلٰی غَیْرِ مَوَالِیْهِ)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جس نے بغیر اجازت اپنے مولیٰ کے کسی قوم سے موالاۃ کی اس پر اللہ کی اور فرشتوں اور تمام انسانوں کی لعنت قیامت کے دن اللہ تعالی نہ اس کے فرض قبول کرے گا نہ نفل۔ (بہار شریعت ۱۴/۱۷۱)

۱۷۹۰: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَوَلّٰی غَیْرَ مَوَالِیْهِ فَقَدْ خَلَعَ رِبْقَةَ الْاِسْلَامِ مِنْ عُنُقِهٖ. رواہ الامام احمد (کنز العمال ج۵/۲۴۷ باب الولا)

جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا نبی ﷺ نے جس شخص نے اپنے مولیٰ کے سوا دوسرے سے موالاۃ کی اس نے اسلام کا پٹا اپنے گلے سے نکال دیا۔ (بہار شریعت ج۱۴/۱۷۱)

۱۷۹۱: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: مَنْ اَسْلَمَ

عَلٰی یَدَیْ رَجُلٍ فَلَهٗ وَلَاؤُهٗ. (رواه الطبرانی) (کنزالعمال ج۵/۲۴۷ باب الولاء)

ابوامامہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا ﷺ نے جو شخص کسی کے ہاتھ پر اسلام لائے اس کی ولا اسی کے لیے ہے۔ (بہارشریعت ۱۴/۱۷۱)

۱۷۹۲: عَنْ تَمِیْمِ الدَّارِیْ قَالَ: سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرَّجُلِ یُسْلِمُ عَلٰی یَدَیِ الرَّجُلِ فَقَالَ: هُوَ اَوْلَی النَّاسِ بِمَحْیَاهُ وَمَمَاتِهٖ. (مسند الامام احمد ۱۰۲/٤)

تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ سے اس کے متعلق سوال ہوا کہ ایک شخص نے دوسرے کے ہاتھ اسلام قبول کیا ہے فرمایا کہ وہ سب سے زیادہ حقدار ہے زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔ (بہارشریعت ۱۴/۱۷۱)

اکراہ(۱)کا بیان

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۱۱: مَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ مِنْ بَعْدِ اِيْمَانِهٖٓ اِلَّا مَنْ اُكْرِهَ وَقَلْبُهٗ مُطْمَئِنٌّۢ بِالْاِيْمَانِ وَلٰكِنْ مَّنْ شَرَحَ بِالْكُفْرِ صَدْرًا فَعَلَيْهِمْ غَضَبٌ مِّنَ اللّٰهِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ. (سورة النحل آیت ۱۰۶)

جس نے ایمان کے بعد کفر کیا (اس پر اللہ کا غضب ہو) مگر جو شخص مجبور کیا گیا اور اس کا دل ایمان پر مطمئن ہے وہ عذاب سے بری ہے اور لیکن جس نے کفر کے لیے سینہ کھول دیا ان پر اللہ کا غضب ہے اور ان کے لیے بہت بڑا عذاب ہے۔

اور فرماتا ہے:

۳۱۲: لَا يَتَّخِذِ الْمُؤْمِنُوْنَ الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَلَيْسَ مِنَ اللّٰهِ فِيْ شَيْءٍ اِلَّآ اَنْ تَتَّقُوْا مِنْهُمْ تُقٰىةً وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ وَاِلَى اللّٰهِ الْمَصِيْرُ. (سورة آل عمران آیت ۲۸)

مسلمان مسلمانوں کے سوا کافروں کو دوست نہ بنائیں اور جو ایسا کرے گا وہ اللہ کے دین سے کسی شی میں نہیں مگر یہ کہ بچاؤ کے طور پر (اکراہ کی صورت میں زبانی دوستی کا اظہار کر سکتے ہو) اور اللہ تم کو اپنی ذات سے ڈراتا ہے اور اللہ ہی کی طرف لوٹنا ہے۔

اور فرماتا ہے:

۳۱۳: وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ عَلَى الْبِغَآءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ. (سورة النور آیت ۳۳)

اور اپنی باندیوں کو زنا پر مجبور نہ کرو اگر وہ پارسائی کا ارادہ کریں تا کہ زندگی دنیا کی متاع حاصل کرو اور جس نے انہیں مجبور کیا تو اس کے بعد کہ وہ مجبور کی گئیں اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

(۱) اکراہ کے شرعی معنی یہ ہیں کہ کسی کے ساتھ ناحق ایسا فعل کرنا کہ وہ شخص ایسا کام کرے جس کو وہ کرنا نہیں چاہتا ۱۲

حجر (۱) کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۱۴: وَلَا تُؤْتُوا السُّفَهَاءَ اَمْوَالَكُمُ الَّتِیْ جَعَلَ اللّٰهُ لَكُمْ قِیَامًا وَّارْزُقُوْهُمْ فِیْهَا وَاكْسُوْهُمْ وَقُوْلُوْا لَهُمْ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا وَابْتَلُوا الْیَتٰمٰى حَتّٰۤى اِذَا بَلَغُوا النِّكَاحَ فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِّنْهُمْ رُشْدًا فَادْفَعُوْۤا اِلَیْهِمْ اَمْوَالَهُمْ . (سورة النساء آیت ٥،٦)

اور بے عقلوں کو ان کے مال نہ دو جو تمہارے پاس ہیں جن کو اللہ نے تمہاری بسر اوقات کیا ہے اور انہیں اسی میں سے کھلاؤ اور پہناؤ اور ان سے اچھی بات کہو اور یتیموں کو آزماتے رہو یہاں تک کہ جب وہ نکاح کے قابل ہوں تو اگر تم ان کی سمجھ ٹھیک دیکھو تو ان کے مال انہیں سپرد کردو۔

احادیث

۱۷۹۳: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا كَانَ فِیْ عُقْدَتِهٖ ضُعْفٌ وَّكَانَ یُبَایِعُ وَاَنَّ اَهْلَهٗ اَتَوُا النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالُوْا : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اُحْجُرْ عَلَیْهِ فَدَعَاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَنَهَاهُ فَقَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّیْ لَا اَصْبِرُ عَنِ الْبَیْعِ فَقُلْ : هَاءَ وَهَاءَ وَلَا خِلَابَةَ . (الجامع للترمذی ج۱ ص۲۳٦ باب ماجاء فی من یخدع فی البیع والسنن لابن ماجة ج۱ ص۱۷۱)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص خرید وفروخت میں دھوکہ

---

(۱) کسی شخص کے تصرفات تولیہ روک دینے کو حجر کہتے ہیں انسان کو اللہ تعالیٰ نے مختلف مراتب پر پیدا فرمایا ہے کسی کو سمجھ بوجھ اور دانائی وہوشیاری عطا فرمائی اور بعض کی عقلوں میں فتور اور کمزوری رکھی جیسے مجنون اور بچے کہ ان کی فہم وعقل میں جو کچھ قصور ہے وہ مخفی نہیں ہے اگر ان کے تصرفات نافذ ہو جایا کریں اور بسا اوقات یہ اپنی کم فہمی سے ایسے تصرفات کر جاتے ہیں جو خود ان کے لیے مضر ہیں تو انہیں کو نقصان اٹھانا پڑے گا لہذا اس کی رحمت کاملہ نے ان کے تصرفات کو روک دیا کہ ان کو ضرر نہ پہنچنے پائے۔ حجر کے اسباب تین ہیں (۱) نابالغی (۲) جنون (۳) رقیت۔ نتیجہ یہ کہ کسی آزاد عاقل بالغ کو قاضی مجحور نہیں کرسکتا جب تک اس سے عام لوگوں کو ضرر نہ پہونچے۔ ۱۲

کھا جاتے تھے ان کے گھر والوں نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ ان کو مجور کر دیجئے ان کو بلا کر حضور نے بیع سے منع فرمایا انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ میں بیع سے صبر نہیں کر سکتا حضور نے فرمایا اگر بیع کو تم نہیں چھوڑتے تو جب بیع کرو تو یہ کہد یا کرو کہ دھوکہ نہیں ہے۔

١٧٩٤: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : اَلَمْ تَعْلَمْ؟ اَنَّ الْقَلَمَ رُفِعَ عَنْ ثَلاثٍ عَنِ الْمَجْنُوْنِ حَتّٰى يُفِيْقَ وَعَنِ الصَّبِيِّ حَتّٰى يُدْرِكَ وَعَنِ النَّائِمِ حَتّٰى يَسْتَيْقِظَ .

(الجامع الصحیح للبخاری ج۲ ص ٧٩٤ باب الطلاق فی الاغلاق والکرہ والکسران والمجنون والسنن للدارمی ج۲ ص ۹۳)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ کیا تمہیں نہیں معلوم؟ کہ تین شخصوں سے قلم اٹھالیا گیا (۱) پاگل یہاں تک کہ ٹھیک ہو جائے (۲) بچہ یہاں تک کہ بالغ ہو جائے (۳) سونے والا یہاں تک کہ بیدار ہو جائے۔

غصب کا بیان

١٧٩٥: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ ظَلَمَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا طَوَّقَهُ مِنْ سَبْعِ اَرَضِيْنَ .

(الجامع الصحيح للبخاری ج١ ص ٣٣٢،٣٣١ بَابُ اِثْمِ مَنْ ظَلَمَ شَيْئًا مِّنَ الْاَرْضِ)

سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں جس نے ایک بالشت زمین ظلم کے طور پر لے لی قیامت کے دن ساتوں زمینوں سے اتنا حصہ طوق بنا کر اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا۔ (بہارشریعت ۲۱/۱۵)

١٧٩٦: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ اَخَذَ مِنَ الْاَرْضِ شَيْئًا لِغَيْرِ حَقِّهٖ خُسِفَ بِهٖ يَوْمَ الْقِيَامَةِ اِلٰى سَبْعِ اَرَضِيْنَ . (کنزالعمال ج٢ص ١٠٢ حديث ٢٤٨٩)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کسی کی زمین میں سے کچھ بھی ناحق لے لیا قیامت کے دن سات زمینوں تک دھنسا دیا جائے گا۔ (بہارشریعت ۲۱/۱۵)

١٧٩٧: عَنْ يَعْلَى بْنِ مُرَّةَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ اَخَذَ اَرْضًا بِغَيْرِ حَقِّهَا كُلِّفَ اَنْ يَّحْمِلَ تُرَابَهَا الْمَحْشَرَ . رواه احمد

(مشكوة المصابيح ص٢٥٦ باب الغصب والعارية)

یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے ناحق زمین لی قیامت کے دن اسے یہ تکلیف دی جائے گی کہ اس کی مٹی اٹھا کر میدان حشر میں لائے۔ (بہارشریعت ۲۱/۱۵)

١٧٩٨: عَنْ يَعْلَى ابْنِ مُرَّةَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ اَيُّمَا رَجُلٍ ظَلَمَ شِبْرًا مِنَ الْاَرْضِ كَلَّفَهُ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَحْفِرَهٗ حَتّٰى يَبْلُغَ اٰخِرَ سَبْعِ اَرَضِيْنَ ثُمَّ يُطَوَّقُهٗ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ النَّاسِ . رواه احمد

(مشكوة المصابيح ص٢٥٦)

یعلی بن مرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ حضور نے فرمایا جس نے ایک بالشت زمین ظلم کے طور پر لی اللہ عزوجل اسے یہ تکلیف دے گا کہ اس حصۂ زمین کو کھودتا ہوا سات زمین تک پہونچے پھر یہ سب اس کے گلے میں طوق بنا کر ڈالدیا جائے گا اور یہ طوق اس وقت تک اس کے گلے میں رہے گا کہ تمام لوگوں کے مابین فیصلہ ہو جائے۔ (بہار شریعت ۲۱/۱۵)

۱۷۹۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَا يَحْلِبَنَّ اَحَدٌ مَا شِيَةَ امْرَئٍ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ يُّؤْتٰى مَشْرَبَتَهٗ فَتُكْسَرَ خِزَانَتُهٗ فَيُنْتَقَلَ طَعَامُهٗ وَاِنَّمَا يَخْزُنُ لَهُمْ ضُرُوْعَ مَوَاشِيْهِمْ اَطْعِمَاتِهِمْ. رواه مسلم

(باب الغصب والعارية مشكوة المصابيح ٥٥،٢٥٤)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص دوسرے کا جانور بغیر اجازت نہ دوہے کیا تم میں کوئی شخص یہ پسند کرتا ہے کہ اس کے بالا خانہ پر کوئی آکر خزانہ کی کوٹھری توڑ کر جو کچھ اس میں کھانے کی چیزیں ہیں اٹھالے جائے۔ ان لوگوں (یعنی اعراب اور بدویوں کے کھانے کے خزانے جانوروں کے تھن ہیں یعنی جانوروں کا دودھ ہی ان کی غذا ہے)۔ (بہار شریعت ۲۱/۱۵)

۱۸۰۰: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فِيْ عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ مَاتَ اِبْرَاهِيْمُ بْنُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ النَّاسُ: اِنَّمَا انْكَسَفَتْ لِمَوْتِ اِبْرَاهِيْمَ فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَصَلّٰى بِالنَّاسِ سِتَّ رَكَعَاتٍ بِاَرْبَعِ سَجَدَاتٍ بَدَأَ فَكَبَّرَ ثُمَّ قَرَأَ فَاَطَالَ الْقِرَاءَةَ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَرَأَ قِرَاءَةً دُوْنَ الْقِرَاءَةِ الْاُوْلٰى ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ فَقَرَأَ قِرَاءَةً دُوْنَ الْقِرَاءَةِ الثَّانِيَةِ ثُمَّ رَكَعَ نَحْوًا مِمَّا قَامَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهٗ مِنَ الرُّكُوْعِ ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ قَامَ فَرَكَعَ اَيْضًا ثَلَاثَ رَكَعَاتٍ لَيْسَ فِيْهَا رَكْعَةٌ اِلَّا الَّتِيْ قَبْلَهَا اَطْوَلُ مِنَ الَّتِيْ بَعْدَهَا وَرُكُوْعُهٗ نَحْوًا مِّنْ سُجُوْدِهٖ ثُمَّ تَاَخَّرَ وَتَاَخَّرَتِ الصُّفُوْفُ خَلْفَهٗ حَتّٰى انْتَهَيْنَا وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ: حَتّٰى انْتَهٰى اِلَى النِّسَاءِ ثُمَّ تَقَدَّمَ وَتَقَدَّمَ النَّاسُ مَعَهٗ حَتّٰى قَامَ فِيْ مَقَامِهٖ فَانْصَرَفَ حِيْنَ انْصَرَفَ وَقَدْ اٰضَتِ

الشَّمْسُ فَقَالَ : يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّمَا الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ اِنَّهُمَا لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ مِّنَ النَّاسِ وَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ لِمَوْتِ بَشَرٍ فَاِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَصَلُّوْا حَتّٰى تَنْجَلِيَ مَا مِنْ شَيْئٍ تُوْعَدُوْنَهُ اِلَّا وَقَدْ رَأَيْتُهُ فِيْ صَلَاتِيْ هٰذِهٖ لَقَدْ جِيْئَ بِالنَّارِ وَذٰلِكُمْ حِيْنَ رَأَيْتُمُوْنِيْ تَأَخَّرْتُ مَخَافَةَ اَنْ يُّصِيْبَنِيْ مِنْ لَفْحِهَا وَحَتّٰى رَأَيْتُ فِيْهَا صَاحِبَ الْمِحْجَنِ يَجُرُّ قُصْبَهُ فِي النَّارِ كَانَ يَسْرُقُ الْحَاجَّ بِمِحْجَنِهٖ فَاِنْ فُطِنَ لَهُ قَالَ اِنَّمَا تَعَلَّقَ بِمِحْجَنِيْ وَاِنْ غُفِلَ عَنْهُ ذَهَبَ بِهٖ وَحَتّٰى رَأَيْتُ صَاحِبَةَ الْهِرَّةِ الَّتِيْ رَبَطَتْهَا فَلَمْ تُطْعِمْهَا وَلَمْ تَدَعْهَا تَأْكُلُ مِنْ خَشَاشِ الْاَرْضِ حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا ثُمَّ جِيْئَ بِالْجَنَّةِ وَذٰلِكُمْ حِيْنَ رَأَيْتُمُوْنِيْ تَقَدَّمْتُ حَتّٰى قُمْتُ فِيْ مَقَامِيْ وَلَقَدْ مَدَدْتُ يَدِيْ وَاَنَا اُرِيْدُ اَنْ اَتَنَاوَلَ مِنْ ثَمَرِهَا لِتَنْظُرُوْا اِلَيْهِ ثُمَّ بَدَأَ لِيْ اَنْ لَّا اَفْعَلَ فَمَا مِنْ شَيْئٍ تُوْعَدُوْنَهُ اِلَّا قَدْ رَأَيْتُهُ فِيْ صَلَاتِيْ هٰذِهٖ (الجامع الصحیح لمسلم ج١ ص٢٩٧، ٢٩٨)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانہ میں آفتاب میں گہن لگا اور اسی روز حضور کے صاحبزادہ حضرت ابراہیم کی وفات ہوئی تھی حضور نے گہن کی نماز پڑھائی اور اس کے بعد یہ فرمایا تمہیں دو چیزیں جن کی تمہیں خبر دی جاتی ہے سب کو میں نے اپنی اس نماز میں دیکھا میرے سامنے دوزخ پیش کی گئی اور یہ اس وقت کہ تم نے مجھے پیچھے ہٹتے ہوئے دیکھا کہ کہیں اس کی لپٹ نہ لگ جائے میں نے اس میں صاحب محجن کو دیکھا کہ وہ اپنی آنتیں جہنم میں گھسیٹ رہا ہے (محجن اس چھڑی کو کہتے ہیں جس کی مونٹھ ٹیڑی ہوتی ہے جاہلیت میں ایک شخص عمرو ن بحی نامی تھا، جو اسی قسم کی چھڑی رکھتا اس کو صاحب محجن کہتے تھے) وہ حاجیوں کی چیز چھڑی کی مونٹھ سے کھینچ لیا کرتا تھا اگر حاجی کو پتا چل جاتا کہ میری چیز کسی نے کھینچ لی تو کہہ دیتا کہ تمہاری چیز میری چھڑی کی مونٹھ سے لگ گئی اور اسے پتا نہ چلتا تو یہ چیز اٹھا لے جاتا اور میں نے جہنم میں بلی والی عورت کو دیکھا جس نے بلی پکڑ کر باندھ رکھی تھی نہ اسے کچھ کھلایا نہ چھوڑا کہ وہ کچھ کھا لیتی وہ بلی اسی حالت میں بھوک سے مرگئی پھر اس کے بعد جنت میرے سامنے پیش کی گئی۔ یہ اس وقت کہ تم نے مجھے آگے بڑھتے دیکھا یہاں تک کہ اپنی جگہ پر جاکر کھڑا ہو گیا اور میں نے ہاتھ بڑھایا تھا اور میں نے ارادہ کیا تھا کہ جنت کے پھلوں میں سے

کچھ لے لوں کہ تم بھی انہیں دیکھ لو پھر میری سمجھ میں آیا کہ ایسا نہ کروں۔ (بہار شریعت ۱۵/۲۱، ۲۲)

۱۸۰۱: عَــنْ اَبِــیْ حَــرَّةَ الرَّقَاشِیِّ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْـهِ وَسَلَّـمَ : اَلاَ لاَ تَظْلِمُوْا اَلاَ لاَ یَحِلُّ مَا اِمْرَئٍ اِلَّا بِطَیْبِ نَفْسِهٖ مِنْهُ . رواہ البیهقی والدار قطنی فی المجتبیٰ (مشکوۃ المصابصح ص ۲۵۵ باب الغصب)

دار قطنی نے مجتبیٰ میں ابو حرہ رقاشی سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا خبردار تم لوگ ظلم نہ کرنا سن لو کسی کا مال بغیر اس کی خوشی کے حلال نہیں۔ (بہار شریعت ۱۵/۲۲)

۱۸۰۲: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ السَّائِبِ بْنِ یَزِیْدَ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّهٗ سَمِعَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : لاَ یَأْخُذَنَّ اَحَدُکُمْ عَصَا اَخِیْهِ لاَعِبًا جَادًّا وَقَالَ سُلَیْمٰنُ لَعِبًا وَلاَ جِدًّا وَمَنْ اَخَذَ عَصَا اَخِیْهِ فَلْیَرُدَّهَا . (السنن لابی داؤد ج۲ ص ۶۸۳)

سائب بن یزید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص اپنے بھائی (مسلمان) کی چھڑی ہنسی مذاق میں واقعی طور پر نہ لے لے یعنی ظاہر تو یہ ہے کہ مذاق کر رہا ہے اور حقیقت یہ ہے کہ لینا ہی چاہتا ہے اور جس نے اس طرح لی ہو وہ واپس کر دے (بہار شریعت ۱۵/۲۲)

۱۸۰۳: عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ وَجَدَ عَیْنَ مَالِهٖ عِنْدَ رَجُلٍ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ وَیَتَّبِعُ الْبَیِّعَ مَنْ بَاعَهٗ . رواہ احمد وابو داؤد والنسائی

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۵ باب الغصب والعاریة)

سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنا بعینہ مال کسی کے پاس پائے تو وہی حقدار ہے اور وہ شخص جس کے پاس مال تھا اگر اس نے کسی سے خریدا ہے تو وہ اپنے بائع سے مطالبہ کرے۔ (بہار شریعت ۱۵/۲۲)

۱۸۰۴: عَنْ سَمُـرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا اَتٰی اَحَدُکُمْ عَلٰی مَاشِیَةٍ فَاِنْ کَانَ فِیْهَا صَاحِبُهَا فَلْیَسْتَأْذِنْهُ وَاِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْهَا فَلْیُصَوِّتْ ثَلٰثًا فَاِنْ اَجَابَهٗ اَحَدٌ فَلْیَسْتَأْذِنْهُ وَاِنْ لَمْ یُجِبْهُ اَحَدٌ فَلْیَحْتَلِبْ وَلْیَشْرَبْ وَلاَ یَحْمِلْ . رواہ ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۵ باب الغصب والعاریة)

سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص جانوروں میں پہنچے (اور دودھ دوہنا چاہے) اگر مالک وہاں ہو تو اس سے اجازت لے لے اور وہاں نہ ہو تو تین مرتبہ مالک کو آواز دے اگر کوئی جواب دے تو اس سے اجازت لے کر دوہے اور جواب نہ آئے تو دوہ کر پی لے وہاں سے لے نہ جائے (یہ حکم اس وقت ہے کہ یہ شخص مضطر ہو) (بہار شریعت ۲۲/۱۵)

١٨٠٥ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ دَخَلَ حَائِطًا فَلْيَاْكُلْ وَلَا يَتَّخِذْ خُبْنَةً . رواه الترمذی و ابن ماجة (مشكوة المصابيح ص٢٥٦ باب الغصب و العارية)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص باغ میں جائے تو کھائے، جھولی میں رکھ کر لے نہ جائے (یہ بھی اضطرار کی صورت میں ہے یا وہاں کا ایسا عرف ہو)۔ (بہار شریعت ۲۳/۱۵)

١٨٠٦ : عَنْ رَافِعِ بْنِ عَمْرٍو الْغِفَارِيِّ قَالَ : كُنْتُ غُلَامًا اَرْمِيْ نَخْلَ الْاَنْصَارِ فَاَتِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : يَا غُلَامُ لِمَ تَرْمِيْ النَّخْلَ قُلْتُ : اٰكُلُ قَالَ : فَلَا تَرْمِ وَكُلْ مِمَّا سَقَطَ فِيْ اَسْفَلِهَا ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ فَقَالَ : اَللّٰهُمَّ اَشْبِعْ بَطْنَهُ . رواه الترمذی و ابو داؤد و ابن ماجة (مشكوة المصابيح ص٢٥٦ باب الغصب و العارية)

رافع بن عمرو غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں میں لڑکا تھا انصار کے پیڑوں سے کھجوریں جھاڑ رہا تھا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا اے لڑکے! پیڑوں پر کیوں ڈھیلے پھینکتا ہے؟ میں نے عرض کی جھاڑ کر کھاتا ہوں فرمایا جھاڑو مت جو نیچے گری ہیں انہیں کھالو پھر ان کے سر پر ہاتھ پھیر کر دعا کی الٰہی تو اسے آسودہ کردے۔ (بہار شریعت ۲۳/۱۵)

١٨٠٧ : عَنْ اَشْعَثَ بْنِ قَيْسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّهُ لَا يَقْتَطِعُ رَجُلٌ مَالًا اِلَّا لَقِيَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَهُوَ اَجْذَمُ .

(كنز العمال ج٥/٣٢٧ حديث ٥٧١٣ باب الغصب)

اشعث بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی کہ فرمایا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جو شخص پرایا مال لے لے گا وہ قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے کوڑھی ہو کر ملے گا۔ (بہار شریعت ۲۳/۱۵)

شفعہ کا بیان

احادیث

۱۸۰۸: عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقَبِہٖ.

(الجامع الصحیح للبخاری ج ۲ ص ۱۰۳۳ باب إحتیال العامل لیهدیٰ له والجامع للترمذی ج۱ ص ۲۵۵)

ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پڑوسی کو شفع کرنے کا حق ہے۔ (بہار شریعت ۴۶/۱۵)

۱۸۰۹: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَلْجَارُ اَحَقُّ بِشُفْعَةِ جَارِہٖ یُنْتَظَرُ بِهَا وَاِنْ کَانَ غَائِبًا اِذَا کَانَ طَرِیْقُهُمَا وَاحِدًا .

(السنن لابن ماجة ج ۱۸۲/۱ باب الشفعهة والسنن للدارمی ج ۲ ص ۱۸۶ والسنن للترمذی ج۱ ص ۲۵۳ باب ماجاء فی الشفعة)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا پڑوسی کو شفعہ کرنے کا حق ہے اس کا انتظار کیا جائے گا اگر چہ وہ غائب ہو جب کہ دونوں کا راستہ ایک ہو۔ (بہار شریعت ۴۶/۱۵)

۱۸۱۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اَلشَّرِیْکُ شَفِیْعٌ وَالشُّفْعَةُ فِیْ کُلِّ شَیْئٍ (الجامع للترمذی ج۱ ص ۲۵۵ باب ماجاء فی الشفعة)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا شریک شفیع ہے اور شفعہ ہر شی میں ہے۔ (بہار شریعت ۱۵/۶۰)

۱۸۱۱: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَضٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِیْ کُلِّ شِرْکَةٍ لَمْ تُقْسَمْ رَبْعَةٌ اَوْ حَائِطٌ لَایَحِلُّ لَہٗ اَنْ یَّبِیْعَ حَتّٰی یُؤْذِنَ شَرِیْکَہٗ فَاِنْ شَاءَ اَخَذَ

وَاِنْ شَاءَ تَرَکَ فَاِذَا بَاعَ وَلَمْ یُوْذِنْهُ فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ . رواہ مسلم

(مشکوۃ المصابیح ٢٥٦ باب الشفعة الفصل الاول)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمادیا کہ شفعہ ہر شرکت کی چیز میں ہے جو تقسیم نہ کی گئی ہو مکان ہو یا باغ ہو۔ اُسے یہ حلال نہیں کہ شریک کو بغیر خبر کیے بیچ ڈالے خبر کرنے پر وہ چاہے تو لے لے اور چاہے چھوڑ دے اور اگر بغیر خبر کیے اس نے بیچ ڈالا تو وہ حقدار ہے۔ (بہار شریعت ۴۶/۱۵)

١٨١٢ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : قَضَى النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالشُّفْعَةِ فِیْ كُلِّ مَا لَمْ يُقْسَمْ فَاِذَا وَقَعَتِ الْحُدُوْدُ وَصُرِفَتِ الطُّرُقُ فَلَا شُفْعَةَ.

(الجامع الصحيح للبخاری، ج ٣٣٩/١ باب اذا اقتسم الشركاء الدور والجامع للترمذی ج١ص ٢٥٥ ومشكوة المصابیح ص٢٥٦)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فیصلہ کیا کہ شفعہ ہر غیر منقسم چیز میں ہے اور جب حدود واقع ہو گئے اور راستے پھیر دیے گئے یعنی تقسیم کر کے ہر ایک کا راستہ جدا کر دیا تو اب شفعہ نہیں یعنی شرکت کی وجہ سے جو شفعہ تھا وہ اب نہیں۔

(بہار شریعت ۴۶/۱۵)

١٨١٣ : عَنْ عَمْرِو بْنِ الشَّرِيْدِ يَقُوْلُ : جَاءَ الْمِسْوَرُ بْنُ مَخْرَمَةَ فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى مَنْكِبِیْ فَانْطَلَقْتُ مَعَهٗ اِلٰى سَعْدٍ فَقَالَ اَبُوْرَافِعٍ : لِلْمِسْوَرِ . اَلَا تَامُرُ هٰذَا اَنْ يَّشْتَرِیَ مِنِّیْ بَيْتِیَ الَّذِیْ فِیْ دَارِهٖ فَقَالَ : لَا اَزِيْدُهٗ عَلٰى اَرْبَعِ مِائَةٍ اِمَّا مُقَطَّعَةً وَاِمَّا مُنَجَّمَةً قَالَ : اُعْطِيْتُ خَمْسَ مِائَةٍ نَقْدًا فَمَنَعْتُهٗ وَلَوْ لَا اَنِّیْ سَمِعْتُ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اَلْجَارُ اَحَقُّ بِسَقْبِهٖ مَا بِعْتُكَهٗ اَوْ قَالَ : مَا اَعْطَيْتُكَهٗ . (الصحيح للبخاری ج٢ص ١٠٣٢)

عمرو بن شرید سے مروی ہے کہتے ہیں سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس کھڑا تھا اتنے میں ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ آئے اور یہ کہا کہ سعد تمہارے دار میں جو میرے دو مکان ہیں انہیں خرید لو انہوں نے کہا میں نہیں خریدوں گا مسور بن مخرمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا واللہ تم کو خریدنا ہوگا سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا واللہ میں چار سو سے زیادہ نہیں دوں گا اور وہ بھی باقساط ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا۔ (بہار شریعت ۴۶/۱۵)

﴿مزارعت کا بیان﴾

احادیث

۱۸۱۴: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : كُنَّا نُخَابِرُ وَلَا نَرٰى بِذٰلِكَ بَاسًا حَتّٰى زَعَمَ رَافِعُ بْنُ خَدِيْجٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهَا فَتَرَكْنَا مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ .

(مشكوة المصابيح ص ۲۵۷ باب المزارعة)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں ہم مزارعت کیا کرتے تھے اس میں حرج نہیں جانتے تھے یہاں تک کہ رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ کہا کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے تو ہم نے اسے چھوڑ دیا۔ (بہار شریعت ۹۳/۱۵)

۱۸۱۵: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ : كُنَّا اَكْثَرَ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ حَقْلًا وَكَانَ اَحَدُنَا يُكْرِىْ اَرْضَهُ فَيَقُوْلُ : هٰذِهِ الْقِطْعَةُ لِىْ وَهٰذِهٖ لَكَ فَرُبَّمَا اَخْرَجَتْ ذِهٖ وَ لَمْ تُخْرِجْ ذِهٖ فَنَهَاهُمُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (مشكوة المصابيح ص ۲۵۷ باب المزارعة الجامع الصحيح للبخارى ج ۱ ص ۳۱۳ باب ما يكره من الشروط فى المزارعة)

رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں مدینہ میں سب سے زیادہ ہمارے کھیت تھے اور ہم میں کوئی شخص زمین کو اس طرح کرایہ پر دیتا کہ اس ٹکڑے کی پیداوار میری ہے اور اس کی تمہاری تو کبھی ایسا ہوتا کہ ایک میں پیداوار ہوتی اور دوسرے میں نہیں ہوتی لہذا نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو منع فرمادیا۔ (بہار شریعت ۹۳/۱۵)

۱۸۱۶: عَنْ حَنْظَلَةَ بْنِ قَيْسٍ عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ : اَخْبَرَنِىْ عَمَّاىَ اَنَّهُمْ كَانُوْا يُكْرُوْنَ الْاَرْضَ عَلٰى عَهْدِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَا يُنْبِتُ عَلَى الْاَرْبِعَاءِ اَوْ شَيْئٍ يَسْتَثْنِيْهِ صَاحِبُ الْاَرْضِ فَنَهَانَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِكَ فَقُلْتُ

لِرَافِعٍ فَكَيْفَ هِيَ بِالدَّرَاهِمِ وَالدَّنَانِيْرِ؟ فَقَالَ: لَيْسَ بِهَا بَاسٌ وَكَانَ الَّذِيْ نُهِيَ عَنْ ذٰلِكَ مَالَوْ نَظَرَ فِيْهِ ذَوُوا الْفَهْمِ بِالْحَلَالِ وَالْحَرَامِ لَمْ يُجِيْزُوْهُ لِمَا فِيْهِ مِنَ الْمُخَاطَرَةِ

(الجامع الصحيح للبخاری ج ۱ ص ۳۱۵ باب کراء الارض بالذھب والفضة ومشکوۃ المصابیح ص ۲۰۷ باب المزارعة)

حنظلہ بن قیس رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں میرے دو چچاؤں نے مجھے خبر دی کہ حضور کے زمانہ میں کچھ لوگ زمین کو اس طرح دیتے کہ جو کچھ نالیوں کے آس پاس پیداوار ہوگی وہ مالک زمین کی ہے یا مالک زمین پیدوار میں سے کسی مخصوص شی کو اپنے لیے مستثنیٰ کر لیتا لہذا نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمادیا کہتے ہیں میں نے رافع سے پوچھا کہ روپیہ اشرفی سے زمین کو دینا کیا ہے؟ تو کہا اس میں حرج نہیں بعض راوی یہ کہتے ہیں کہ جس صورت میں ممانعت ہے اس کو جب وہ شخص دیکھے گا جسے حلال وحرام کی سمجھ ہے تو جائز نہیں کہہ سکتا۔ (بہار شریعت ۱۵/۹۳)

۱۸۱۷: قَالَ عَمْرٌو (بن دینار): قُلْتُ: بِطَاوُسٍ لَوْ تَرَكْتَ الْمُخَابَرَةَ فَإِنَّهُمْ يَزْعُمُوْنَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْهُ قَالَ: أَيْ عَمْرُو! فَإِنِّيْ أُعْطِيْهِمْ وَأُعِيْنُهُمْ وَإِنَّ اَعْلَمَهُمْ اَخْبَرَنِيْ يَعْنِيْ ابْنَ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَنْهَ عَنْهُ وَلٰكِنْ قَالَ: اِنْ يَمْنَحْ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ يَّاخُذَ عَلَيْهِ خَرْجًا مَعْلُوْمًا.

(الجامع الصحیح للبخاری ج ۱/۳۱۳)

عمرو بن دینار سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں نے طاؤس سے کہا کہ آپ مزارعت چھوڑ دیتے تو اچھا تھا کیوں کہ لوگ یہ کہتے ہیں اس سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ممانعت فرمائی ہے انہوں نے فرمایا اے عمرو! اس ذریعہ سے لوگوں کو میں دیتا ہوں اور لوگوں کی اعانت کرتا ہوں اور مجھے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے خبر دی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کو منع نہیں فرمایا اور حضور نے یہ فرمایا کہ کوئی شخص اپنے بھائی کو زمین مفت دیدے یہ اس سے بہتر ہے کہ اس پر اجرت لے۔ (بہار شریعت ۱۵/۹۳، ۹۴)

۱۸۱۸: عَنْ اَبِيْ جَعْفَرٍ مَا بِالْمَدِيْنَةِ اَهْلُ بَيْتِ هِجْرَةٍ اِلَّا يَزْرَعُوْنَ عَلَى الثُّلُثِ

وَالرُّبُعِ وَزَارَعَ عَلِيٌّ وَسَعْدُ بْنُ مَالِكٍ وَعَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَسْعُوْدٍ وَعُمَرُ بْنُ عَبْدِ الْعَزِيْزِ وَالْقَاسِمُ وَعُرْوَةُ وَاٰلُ اَبِیْ بَكْرٍ وَاٰلُ عُمَرَ وَاٰلُ عَلِيٍّ وَابْنُ سِيْرِيْنَ .

(الجامع الصحیح للبخاری ج۱ ص ۳۱۳ باب المزارعة بالشطر)

ابو جعفر یعنی امام محمد باقر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ مدینہ میں مہاجرین کا کوئی گھرانہ ایسا نہیں جو تہائی اور چوتھائی پر مزارعت نہ کرتا ہو اور حضرت علی وسعد بن مالک و عبداللہ بن مسعود و عمر بن عبدالعزیز وقاسم و عروہ وآل ابی بکر وآل عمر وآل علی وابن سیرین سب نے مزارعت کی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔ (بہار شریعت ۹۴/۱۵)

﴿ذبح کا بیان﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۱۵: حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيرِ وَمَا أُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالْمُنْخَنِقَةُ وَالْمَوْقُوذَةُ وَالْمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيحَةُ وَمَا أَكَلَ السَّبُعُ إِلَّا مَا ذَكَّيْتُمْ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَأَنْ تَسْتَقْسِمُوا بِالْأَزْلَامِ ذٰلِكُمْ فِسْقٌ . (سورۃ المائدۃ الآیۃ۳)

تم پر حرام ہے مردار اور خون اور سور کا گوشت اور جس کے ذبح میں غیر خدا کا نام پکارا گیا اور جو گلا گھونٹنے سے مرجائے اور دب کر مرا ہو یعنی بے دھار کی چیز سے مارا ہوا اور جو گر کر مرا ہو اور جس کو کسی جانور نے سینگ مارا ہو اور جس کو درندہ نے کچھ کھالیا ہو مگر وہ جنہیں تم ذبح کرلو اور جو کسی تھان پر ذبح کیا گیا ہو اور تیروں سے تقدیر کو معلوم کرنا یہ گناہ کا کام ہے۔

اور فرماتا ہے:

۳۱۶: اَلْيَوْمَ أُحِلَّ لَكُمُ الطَّيِّبٰتُ وَطَعَامُ الَّذِيْنَ أُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ وَطَعَامُكُمْ حِلٌّ لَّهُمْ . (سورۃ المائدۃ الآیۃ ۵)

آج تمہارے لیے پاک چیزیں حلال ہوئیں اور کتابیوں کا کھانا (ذبیحہ) تمہارے لیے حلال ہے اور تمہارا کھانا ان کے لیے حلال ہے۔

اور فرماتا ہے:

۳۱۷: وَكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ إِنْ كُنْتُمْ بِاٰيٰتِهٖ مُؤْمِنِيْنَ ۝ وَمَا لَكُمْ أَلَّا تَاْكُلُوْا مِمَّا ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَقَدْ فَصَّلَ لَكُمْ مَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ .

(سورۃ الانعام الآیۃ ۱۱۸)

کھاؤ اس میں سے جس پر اللہ کا نام لیا گیا اگر تم اس کی آیتوں پر ایمان رکھتے ہو

اور تمہیں کیا ہوا کہ اس میں سے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام لیا گیا اور اس نے تو مفصل بیان کر دیا جو کچھ تم پر حرام ہے مگر جب تم اس کی طرف مجبور ہو۔

اور فرماتا ہے:

۳۱۸: وَلَا تَاْكُلُوْا مِمَّا لَمْ يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ لَفِسْقٌ . (سورة الانعام الأية ۱۲۱)

اور اسے نہ کھاؤ جس پر اللہ کا نام نہیں لیا گیا اور وہ بے شک حکم عدولی ہے۔

احادیث

۱۸۱۹: عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ : سُئِلَ عَلِيٌّ اَخَصَّكُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْئٍ ؟ فَقَالَ : مَا خَصَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْئٍ لَمْ يَعُمَّ بِهِ النَّاسَ كَافَّةً اِلَّا مَا كَانَ فِيْ قِرَابِ سَيْفِيْ هٰذَا قَالَ: فَاَخْرَجَ صَحِيْفَةً مَكْتُوْبٌ فِيْهَا لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ سَرَقَ مِنَارَ الْاَرْضِ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ لَعَنَ وَالِدَهٗ وَلَعَنَ اللّٰهُ مَنْ اٰوىٰ مُحْدِثًا (الجامع الصحيح لمسلم ج۲/۱٦۱ باب تحريم الذبح لغير الله تعالىٰ)

حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا گیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ لوگوں کو کوئی خاص بات ایسی بتائی ہے جو عام لوگوں کو نہ بتائی ہو فرمایا کہ نہیں مگر صرف وہ باتیں جو میری تلوار کی میان میں ہیں پھر میان میں سے ایک پرچہ نکالا جس میں یہ تھا اللہ کی لعنت اس پر جو غیر خدا کے نام پر ذبح کرے اور اللہ کی لعنت اس پر جو زمین کی مینڈھ بدل دے (جیسا کہ بعض کاشتکار کرتے ہیں کہ کھیت کی مینڈھ جگہ سے ہٹا دیتے ہیں) اور اللہ کی لعنت اس پر جو اپنے باپ پر لعنت کرے اور اللہ کی لعنت اس پر جو بد مذہب کو پناہ دے۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۱۳)

۱۸۲۰: عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيْجٍ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ غَدًا وَلَيْسَتْ مَعَنَا مُدىً قَالَ : اِعْجَلْ. اَوْ اَرِنْ مَا اَنْهَرَ الدَّمَ وَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ فَكُلْ لَيْسَ السِّنُّ وَالظُّفْرُ وَسَاُحَدِّثُكَ اَمَّا السِّنُّ فَعَظْمٌ وَاَمَّا الظُّفْرُ فَمُدَى الْحَبَشِ قَالَ : اَصَبْنَا نُهْبَ اِبِلٍ وَغَنَمٍ فَنَدَّ مِنْهَا بَعِيْرٌ فَرَمَاهُ رَجُلٌ بِسَهْمٍ فَحَبَسَهٗ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ لِهٰذِهِ الْاِبِلِ اَوَابِدُ كَاَوَابِدِ الْوَحْشِ فَاِذَا غَلَبَكُمْ مِنْهَا شَيْئٌ فَاصْنَعُوْا بِهٖ هٰكَذَا . (الجامع الصحيح لمسلم ج۲/۱۵۷ باب جواز الذبح بكل ما انهر الدم)

رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ ہمیں کل دشمن سے لڑنا ہے اور ہمارے پاس چھری نہیں ہے کیا ہم کھپچی سے ذبح کر سکتے ہیں فرمایا جو چیز خون بہادے اور اللہ کا نام لیا گیا ہو اسے کھاؤ سوا دانت اور ناخن کے (جو جدا ہوں) اور اسے میں بتاتا ہوں دانت تو ہڈی ہے اور ناخن حبشیوں کی چھری ہے اور غنیمت میں ہم کو اونٹ اور بکریاں ملی تھیں ان میں سے ایک اونٹ بھاگ گیا ایک شخص نے اسے تیر مار کر گرادیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اونٹوں میں بعض اونٹ وحشی جانوروں کی طرح ہو جاتے ہیں جب تم کو اس پر قابو نہ ملے تو اس کے ساتھ یہی کرو۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۱۳)

۱۸۲۱: عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ جَارِيَةً لَّهُمْ كَانَتْ تَرْعىٰ غَنَمًا بِسَلْعٍ فَاَبْصَرَتْ بِشَاةٍ مِنْ غَنَمِهَا مَوْتَهَا فَكَسَرَتْ حَجَرًا فَذَبَحَتْهَا فَقَالَ لِاَهْلِهِ: لَا تَاكُلُوْا حَتّٰى اٰتِيَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْاَلَهُ اَوْ حَتّٰى اُرْسِلَ اِلَيْهِ مَنْ يَسْاَلُهُ فَاَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ بَعَثَ اِلَيْهِ فَاَمَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِاَكْلِهَا. (الجامع الصحیح للبخاری ج ۸۲۷/۲ باب ماجاء انہر ادلم من القصب والمروۃ والحدید)

کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ان کی بکریاں سلع (مدینہ منورہ میں ایک پہاڑی کا نام ہے) میں چرتی تھی لونڈی (جو بکریاں چراتی تھی) اس نے دیکھا کہ ایک بکری مرنا چاہتی ہے اس نے پتھر توڑ کر اس سے ذبح کر دی انہوں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دریافت کیا حضور نے اس کے کھانے کا حکم دیا۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۱۴)

۱۸۲۲: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَاَيْتَ بِالْمَرْوَةِ وَشِقَّةِ الْعَصَا فَقَالَ: اَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ.

(السنن لابی داؤد ج۲ ص ۳۹۰ باب الذبیحۃ بالمروۃ)

عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ یہ فرمایئے کسی کو شکار ملے اور اس کے پاس چھری نہ ہو تو کیا پتھر اور لاٹھی کی کھپچی سے ذبح کر سکتا ہے فرمایا جس چیز سے چاہو خون بہادو اور اللہ کا نام ذکر کرو۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۱۴)

۱۸۲۳: عَنْ اَبِي الْعُشَرَاءِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّهُ قَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! اَمَا تَكُوْنُ الذَّكَاةُ اِلَّا مِنَ اللَّبَّةِ اَوِ الْحَلْقِ قَالَ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: لَوْ طَعَنْتَ فِيْ

فَخِذِهَا لَاَجْزَأَ عَنْکَ قَالَ اَبُوْدَاوُدُ : لَایَصْلُحُ هٰذَا اِلَّا فِی الْمُتَرَدِّیَةِ وَالْمُتَوَحِّشِ.

(السنن لابی داؤد ج۲ص ۳۹۰ باب ماجاء فی ذبیحة المتردیة)

ابوالعشر اءاپنے والد سے راوی انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ کیا ذکاد (ذبح شرعی) حلق اور لبہ ہی میں ہوتی ہے فرمایا اگر تم اس کی ران میں نیزہ بھونک دو تو بھی کافی ہے۔ ذبح کی یہ صورت مجبوری اور ضرورت کی حالت میں جیسا کہ ابو داؤد و ترمذی نے بھی اس کی تصریح کی ہے۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۱۴)

۱۸۲۴: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْمُجَثَّمَةِ وَهِیَ الَّتِیْ تُصْبَرُ بِالنَّبْلِ . (الجامع للترمذی ج۱/۱۷۲ باب ماجاء فی کراهیة اکل المصبورة)

ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجثمہ کے کھانے سے منع فرمایا۔ مجثمہ وہ جانور ہے جس کو باندھ کر تیر مارا جائے اور وہ مر جائے۔

(بہار شریعت ۱۵/۱۱۴)

۱۸۲۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَاَبِی هُرَیْرَةَ قَالَا : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ شَرِیْطَةِ الشَّیْطٰنِ وَهِیَ الَّتِیْ تُذْبَحُ فَیُقْطَعُ الْجِلْدُ وَلَا تُفْرَی الْاَوْدَاجُ ثُمَّ تُتْرَکُ حَتّٰی تَمُوْتَ . (السنن لابی داؤد ج۲/۳۹۰)

ابن عباس وابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شریطۃ الشیطان سے ممانعت فرمائی یہ وہ ذبیحہ ہے جس کی کھال کاٹی جائے اور رگیں نہ کاٹی جائیں اور چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ مر جائے۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۱۴)

۱۸۲۶: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ قَوْمًا قَالُوْا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اِنَّ قَوْمًا یَاْتُوْنَنَا بِاللَّحْمِ لَانَدْرِیْ اَذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَیْهِ اَمْ لَا فَقَالَ : سَمُّوْا عَلَیْهِ اَنْتُمْ وَكُلُوْهُ .

(الجامع الصحیح للبخاری ج۲ص۸۲۸ باب ذبیحة الاعراب)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یہاں کچھ لوگ ابھی نئے مسلمان ہوئے ہیں اور وہ ہمارے پاس گوشت لاتے ہیں ہمیں معلوم نہیں کہ اللہ کا نام انہوں نے ذکر کیا ہے یا نہیں۔ فرمایا کہ تم بسم اللہ کہو اور کھاؤ یعنی مسلم کے ذبیحہ میں اس قسم کے احتمالات نہ کیے جائیں۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۱۴)

۱۸۲۷ : عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ : ثِنْتَانِ حَفِظْتُهُمَا عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى كَتَبَ الْاِحْسَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ فَاِذَا قَتَلْتُمْ فَاَحْسِنُوْا الْقِتْلَةَ وَاِذَا ذَبَحْتُمْ فَاَحْسِنُوْا الذِّبْحَ وَلْيُحِدَّ اَحَدُكُمْ شَفْرَتَهُ فَلْيُرِحْ ذَبِيْحَتَهُ .

(الجامع الصحیح لمسلم ج۲/۱۵۲ باب الامر باحسان الذبح)

شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر چیز میں خوبی کرنا لکھ دیا ہے لہذا قتل کرو تو اس میں بھی خوبی کا لحاظ رکھو (یعنی بے سبب اس کو ایذا مت پہنچاؤ) اور ذبح کرو تو ذبح میں خوبی کرو اور اپنی چھری کو تیز کر لے اور ذبیحہ کو تکلیف نہ پہنچائے۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۱۴، ۱۱۵)

۱۸۲۸ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْهٰى اَنْ تُصْبَرَ بَهِيْمَةٌ اَوْ غَيْرُهَا لِلْقَتْلِ . (الجامع الصحیح لمسلم ج۲ص ۵۳ ومشکوۃ المصابیح ص۳۵۷ کتاب الصید والذبائح)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چوپایہ یا اس کے سوا دوسرے جانور کو باندھ کر اس کو تیر سے قتل کرنے کی ممانعت فرمائی۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۱۵)

۱۸۲۹ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَعَنَ مَنِ اتَّخَذَ شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا . (الجامع الصحیح لمسلم ج ۲ص۱۵۳ باب النهی عن صبر البهائم ومشکوۃ المصابیح ص۲۵۷ باب الصید والذبائح)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس پر لعنت کی جس نے ذی روح کو نشانہ بنایا۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۱۵)

۱۸۳۰ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا تَتَّخِذُوْا شَيْئًا فِيْهِ الرُّوْحُ غَرَضًا . (الجامع الصحیح لمسلم ج ۲ص۱۵۳ باب النهی عن صبر البهائم والجامع للترمذی ج۱ ص ۲۷۲ ومشکوۃ المصابیح ص۳۵۷ باب الصید والذبائح)

ابن عبا رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس میں روح ہو اس کو نشانہ نہ بناؤ۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۱۵)

﴿حلال وحرام جانوروں کا بیان﴾

۱۸۳۱: عَنِ الْعِرْبَاضِ بْنِ سَارِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى يَوْمَ خَيْبَرَ عَنْ كُلِّ ذِىْ نَابٍ مِنَ السِّبَاعِ وَعَنْ كُلِّ ذِىْ مِخْلَبٍ مِّنَ الطَّيْرِ وَعَنْ لُحُوْمِ الْحُمُرِ الْاَهْلِيَّةِ وَعَنِ الْمُجَثَّمَةِ وَعَنِ الْخَلِيْسَةِ وَاَنْ تُوْطَأَ الْحُبَالٰى حَتّٰى يَضَعْنَ مَا فِىْ بُطُوْنِهِنَّ.

(مشكوة المصابيح ص۳۵۸ باب الصيد والذبائح والجامع للترمذى ج۱ ص۲۷۳)

عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے خیبر کے دن کیلے والے درندہ سے اور پنجہ والے پرندہ سے اور گھریلو گدھے اور مجثمہ اور خلیسہ سے ممانعت فرمائی اور حاملہ عورت جب تک وضع حمل نہ کرلے اس کی وطی سے ممانعت فرمائی۔ یعنی حاملہ لونڈی کا مالک ہوا یا زانیہ عورت حاملہ سے نکاح کیا تو جب تک وضع حمل نہ ہو اس سے وطی نہ کرے۔ مجثمہ یہ ہے کہ پرند یا کسی جانور کو باندھ کر اس پر تیر مارا جائے۔ خلیسہ یہ ہے کہ بھیڑیے یا کسی درندہ نے جانور پکڑا اس سے کسی نے چھین لیا اور ذبح سے پہلے وہ مر گیا۔

(بہار شریعت ۱۵/۱۲۳)

۱۸۳۲: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: ذَكٰوةُ الْجَنِيْنِ ذَكٰوةُ اُمِّهٖ. (السنن لابى داؤد ج۲ ص۳۹۱ باب ماجاء فى ذكوة الجنين والجامع للترمذى ج۱ ص۲۷۲ باب فى ذكوة الجنين)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جنین (پیٹ کے بچہ) کا ذبح اس کی ماں کے مثل ہے۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۳)

۱۸۳۳: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ قَتَلَ عُصْفُوْرًا فَمَا فَوْقَهَا بِغَيْرِ حَقِّهَا سَأَلَهُ اللّٰهُ عَنْ قَتْلِهٖ قِيْلَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا حَقُّهَا؟ قَالَ: اَنْ يُذْبَحَهَا فَيَاْكُلَهَا وَلَا يُقْطَعُ رَاْسَهَا فَيُرْمٰى بِهَا. رواه النسائى والدارمى (مشكوة المصابيح ص۳۵۹ باب الصيد والذبائح)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے چڑیا یا کسی جانور کو ناحق قتل دیا اس سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن سوال کرے گا عرض کیا گیا یا رسول اللہ! اس کا حق کیا ہے؟ فرمایا اس کا حق یہ ہے کہ ذبح کرے اور کھائے یہ نہیں کہ سر کاٹے اور پھینک دے۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۳)

۱۸۳٤ : عَنْ اَبِیْ وَاقِدِنِ اللَّیْثِیْ قَالَ : قَدِمَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَهُمْ یُحِبُّوْنَ اَسْنِمَةَ الْاِبِلِ وَیَقْطَعُوْنَ اَلْیَاتِ الْغَنَمِ فَقَالَ مَایُقْطَعُ مِنَ الْبَهِیْمَةِ وَهِیَ حَیَّةٌ فَهُوَ مَیْتَةٌ .

(الجامع للترمذی ج۱ ص۲۷۳ باب ماجاء ما قطع من الحی فهو میت والسنن لابی داؤد ج۲ ص۳۹۵)

ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ میں تشریف لائے اس زمانہ میں یہاں کے لوگ زندہ اونٹ کا کوہان کاٹ لیتے اور زندہ دنبہ کی چکی کاٹ لیتے حضور نے فرمایا زندہ جانور کا جو ٹکڑا کاٹ لیا جائے وہ مردار ہے کھایا نہ جائے۔

(بہار شریعت ۱۵/۱۲۳)

۱۸۳۵ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مَا مِنْ دَابَّةٍ فِیْ الْبَحْرِ اِلَّا وَقَدْ ذَكَاهَا اللّٰهُ لِبَنِیْ آدَمَ . رواه الدار قطنی

(مشکوۃ المصابیح ص۳۵۹ کتاب الصید والذبائح)

دار قطنی جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا دریا کے جانور (مچھلی) کو خدا نے حلال کر دیا ہے۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۳)

۱۸۳٦ : عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّهُ رَاٰی حِمَارًا وَحْشِیًّا فَعَقَرَهُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : هَلْ مَعَكُمْ مِنْ لَحْمِهٖ شَیْئٌ قَالَ : مَعَنَا رِجْلُهُ فَاَخَذَهَا فَاَكَلَهَا . متفق علیه.

(مشکوۃ المصابیح ص۳۵۹ باب ما یحل اکله وما یحرم و الصحیح للبخاری ج۲ ص۸۲۵)

ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے حمار وحشی (گورخر) دیکھا اس کا شکار کیا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا تمہارے پاس اس کے گوشت میں کا کچھ ہے عرض کی ہاں اس کی ران ہے اس کو حضور نے قبول فرمایا اور کھایا۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۳)

۱۸۳۷ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ : اَنْفَجْنَا اَرْنَبًا بِمَرِّ الظَّهْرَانِ فَاَخَذْتُهَا فَاَتَیْتُ اَبَا طَلْحَةَ

فَذَبَحَهَا وَبَعَثَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِوَرِکِھَا وَفَخِذَیْھَا فَقَبِلَهٗ .
(الجامع الصحیح للبخاری ج۲ ص ۸۲۵ ومشکوۃ المصابیح ص ۳۵۹ باب ما یحل اکله)

حضرت انس سے روایت ہے آپ فرماتے ہیں ہم نے مرالظہر ان میں خرگوش بھگا کر پکڑا اس کو ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس لایا انہوں نے ذبح کیا اور اس کی پٹھ اور رانیں حضور کی خدمت میں بھیجیں حضور نے قبول فرمائیں۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۳، ۱۲۴)

۱۸۳۸: عَنْ اَبِیْ مُوْسیٰ قَالَ : رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَاکُلُ لَحْمَ الدَّجَاجِ (الجامع الصحیح للبخاری ج۲ ص ۸۲۹ ومشکوۃ المصابیح ص ۳۶۰ باب ما یحل اکله)

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مرغی کا گوشت کھاتے دیکھا ہے۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۴)

۱۸۳۹: عَنِ ابْنِ اَبِیْ اَوْفیٰ یَقُوْلُ : غَزَوْنَا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ سَبْعَ غَزَوَاتٍ اَوْ سِتًّا نَاکُلُ الْجَرَادَ مَعَهٗ .
(الجامع الصحیح للبخاری ج۲ ص ۸۲۶ باب اکل الجراد)

عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوے میں تھے ہم حضور کی موجودگی میں ٹڈی کھاتے تھے۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۴)

۱۸۴۰: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : غَزَوْتُ جَیْشَ الْخَبَطِ وَاُمِّرَ اَبُوْ عُبَیْدَةَ فَجُعْنَا جُوْعًا شَدِیْدًا فَاَلْقَی الْبَحْرُ حُوْتًا مَیِّتًا لَمْ نَرَ مِثْلَهٗ یُقَالُ لَهُ الْعَنْبَرُ : فَاَکَلْنَا مِنْهُ نِصْفَ شَهْرٍ فَاَخَذَ اَبُوْعُبَیْدَةَ عَظْمًا مِنْ عِظَامِهٖ فَمَرَّ الرَّاکِبُ تَحْتَهٗ فَلَمَّا قَدِمْنَا ذَکَرْنَا لِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : کُلُوْا رِزْقًا اَخْرَجَهُ اللّٰہُ اِلَیْکُمْ وَاَطْعِمُوْنَا اِنْ کَانَ مَعَکُمْ قَالَ: فَاَرْسَلْنَا اِلیٰ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْهُ فَاَکَلَهٗ . متفق علیه (مشکوۃ المصابیح ص ۳۶۰ باب ما یحل اکله الجامع الصحیح للبخاری ج۲ ص ۸۲۶)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں جیش الخبط (۱) میں گیا تھا اور امیر لشکر ابو

(۱) اس لشکر میں جب توشہ کی کمی ہوئی تو سب کے پاس جو کچھ تھا اکٹھا کر لیا گیا روزانہ فی کس ایک مٹھی کھجور ملتی جب اور کمی ہوئی تو روزانہ ایک کھجور ملتی جس کو صحابۂ کرام مونھ میں رکھ کر کچھ چوس کر نکال لیتے اور رکھ لیتے پھر اوپر سے پانی پی لیتے اسی ایک

عبیدہ بن الجراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے ہمیں بہت سخت بھوک لگی تھی دریا نے مری ہوئی ایک مچھلی پھینکی کہ ویسی مچھلی ہم نہیں دیکھی اس کا نام عنبر ہے ہم نے آدھے مہینے تک اسے کھایا ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی ایک ہڈی کھڑی کی بعض روایت میں ہے پسلی کی ہڈی تھی اس کی کجی اتنی تھی کہ اس کے نیچے سے اونٹ مع سوار گزر گیا جب ہم واپس آئے تو حضور سے ذکر کیا فرمایا کھاؤ اللہ نے تمہارے لیے رزق بھیجا ہے اور تمہارے پاس ہو تو ہمیں بھی کھلاؤ ہم نے اس میں سے حضور کے پاس بھیجا حضور نے تناول فرمایا۔

۱۸۴۱ : عَنْ اُمِّ شَرِیْکٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزْغِ وَقَالَ : کَانَ یَنْفُخُ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ (مشکوۃ المصابیح ص ۳٦١ باب ما یحل اکلہ وما یحرم والسنن للدارمی ج۲ ص ٦١)

ام شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وزغ (چھپکلی اور گرگٹ) کے قتل کا حکم دیا اور فرمایا کہ ابراہیم علیہ الصلاۃ والسلام کے لیے کافروں نے جو آگ جلائی تھی اسے یہ پھونکتا تھا۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۴)

۱۸۴۲ : عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزْغِ وَسَمَّاہُ فُوَیْسِقًا . رواہ مسلم (مشکوۃ المصابیح ص ۳٦١ باب ما یحل اکلہ وما یحرم)

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چھپکلی، گرگٹ کے قتل کا حکم دیا اور اس کا نام حضور نے فویسق رکھا یعنی چھوٹا فاسق یا بڑا فاسق۔ اس لفظ میں دونوں معنی کا احتمال ہے۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۴، ۱۲۵)

۱۸۴۳ : عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قال : مَنْ قَتَلَ

کھجور کو چوس چوس کر ایک دن رات گزارتے اور شدت گرسنگی سے درختوں کے پتے جھاڑ کر کھاتے جس سے ان کے منہ چھل گئے اور زخمی ہو گئے اسی وجہ سے اس کا نام جیش الخبط ہے کہ خبط درختوں کے پتوں کو کہتے ہیں جو جھاڑ لیے جاتے ہیں اور پتوں کے کھانے کی وجہ سے اونٹ اور بکری کی مینگنی کی طرح ان کو اجابت ہوتی خدا نے اپنا کرم کیا کہ ساحل ٹیلے برابر کی یہ عنبر مچھلی ان کو ملی جس کی آنکھوں کے حلقے سے مٹکے برابر چربی نکلی اس کو پندرہ دن تک یا ایک ماہ تک جیسا کہ دوسری روایت میں ہے ان حضرات نے کھایا۔ اس واقعہ کو مختصر طور پر بیان کرنے کا یہ مقصد بھی ہے کہ مسلمان دیکھیں اور غور کریں کہ حضرات صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اسلام کی تبلیغ واشاعت میں کیسی کیسی تکالیف برداشت کیں انہیں حضرات کی کوششوں کا نتیجہ ہے کہ اسلام اپنی کمال تابانی سے تمام عالم کو منور کر رہا ہے۔ ۱۲

وَزْغًا فِي اَوَّلِ ضَرْبَةٍ كُتِبَتْ لَهُ مِائَةُ حَسَنَةٍ وَفِي الثَّانِيَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ وَفِي الثَّالِثَةِ دُوْنَ ذٰلِكَ . رواه مسلم (مشكوة المصابيح ص ١٢٥)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو چھپکلی یا گرگٹ کو پہلی ضرب میں مارے اس کے لیے سو نیکیاں اور دوسری میں اس سے کم اور تیسری میں اس سے بھی کم۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۵)

١٨٤٤: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اَكْلِ الْجَلَّالَةِ وَاَلْبَانِهَا .رواه الترمذی (مشكوة المصابيح ص ٣٦١ باب ما يحل اكله وما يحرم)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جلالہ اور اس کا دودھ کھانے سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۵)

١٨٤٥: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ شِبْلٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ الضَّبِّ . (السنن لابی داؤد ج٢ ص ٥٣٢ ومشكود المصابيح ص ٣٦١ باب ما يحل اكله ومايحرم)

عبدالرحمٰن بن شبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے گوہ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۵)

١٨٤٦: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ اَكْلِ الْهِرَّةِ وَاَكْلِ ثَمَنِهَا (السنن لابی داؤد ج٢ص ٥٣٢ ومشكوة المصابيح ص ٣٦١ باب ما يحل اكله وما يحرم)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلی کھانے سے اور اس کا ثمن کھانے سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۵)

١٨٤٧: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اُحِلَّتْ لَنَا مَيْتَتَانِ وَدَمَانِ الْمَيْتَتَانِ الْحُوْتُ وَالْجَرَادُ وَالدَّمَانِ الْكَبِدُ وَالطِّحَالُ . رواه احمد وابن ماجة والدار قطنی (مشكوة المصابيح ص ٣٦١)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہمارے لیے دو مرے ہوئے جانور اور دو خون حلال ہیں۔ دو مردے مچھلی اور ٹڈی اور دو خون کلیجی اور تلی ہیں۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۵)

۱۸۴۸: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا اَلْقَاهُ الْبَحْرُ وَجَزَرَ عَنْهُ الْمَاءُ فَكُلُوْهُ وَمَا مَاتَ فِيْهِ وَطَفَا فَلَا تَاكُلُوْهُ . (السنن لابی داؤد ج۲ص٥٣٤ ومشکوۃ المصابیح ص ٣٦١ باب ما یحل اکله ومایحرم)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ دریا نے جس مچھلی کو پھینک دیا ہو اور وہاں سے پانی جاتا رہا اسے کھاؤ اور جو پانی میں مر کر تیر جائے اسے نہ کھاؤ۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۵)

۱۸۴۹: عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ سَبِّ الدِّيْكِ وَقَالَ : اِنَّهُ يُؤَذِّنُ لِلصَّلَاةِ. رواه فی شرح السنة

(مشکوۃ المصابیح ص ٣٦١ باب ما یحل اکله)

زید بن خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرغ کو بُرا کہنے سے منع فرمایا کیوں کہ وہ نماز کے لیے اذان کہتا ہے یا خبردار کرتا ہے اور ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ وہ نماز کے لیے جگاتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۵)

﴿قربانی کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۱۹: فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ (سورۃ الکوثر: ۲)

تم اپنے رب کے لیے نماز پڑھواور قربانی کرو۔

احادیث

۱۸۵۰: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا عَمِلَ ابْنُ اٰدَمَ مِنْ عَمَلٍ يَوْمَ النَّحْرِ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ اِهْرَاقِ الدَّمِ وَاِنَّهُ لَيَأْتِيْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِقُرُوْنِهَا وَاَشْعَارِهَا وَاَظْلَافِهَا وَاِنَّ الدَّمَ لَيَقَعُ مِنَ اللّٰهِ بِمَكَانٍ قَبْلَ اَنْ يَّقَعَ بِالْاَرْضِ فَطِيْبُوْا بِهَا نَفْسًا (الجامع للترمذی ج ۱ ص ۲۷۵ والسنن لابن ماجة ج ۱ ص ۲۳۳ ومشکوۃ المصابیح ص ۱۲۸ باب الأضحية)

حضرت عائشہ سے مروی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یوم النحر (دسویں ذی الحجہ) میں ابن آدم کا کوئی عمل خدا کے نزدیک خون بہانے (قربانی کرنے) سے زیادہ پیارا نہیں اور وہ جانور قیامت کے دن اپنی سینگ اور بال اور کھروں کے ساتھ آئیگا اور قربانی کا خون زمین پر گرنے سے قبل خدا کے نزدیک مقام قبول میں پہنچ جاتا ہے لہذا اس کو خوش دلی سے کرو۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۸، ۱۲۹)

۱۸۵۱: عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ ضَحّٰى طَيِّبَةً نَفْسُهُ مُحْتَسِبًا لِاُضْحِيَتِهٖ كَانَتْ حِجَابًا مِنَ النَّارِ . رواه الطبرانی

(کنز العمال ج ۳ ص ۱۷ الفصل السابع فی الاضاحی حدیث ۳۵۷)

حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی کہ حضور نے فرمایا جس نے خوش دلی سے طالب ثواب ہو کر قربانی کی وہ آتش جہنم سے حجاب (روک) ہو جائے گی۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۹)

۱۸۵۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا اُنْفِقَتِ الْوَرَقُ فِيْ شَيْئٍ اَحَبُّ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى مِنْ نَحِيْرٍ يُنْحَرُ فِيْ يَوْمِ عِيْدٍ . رواه الطبراني

(كنز العمال ج۳ص ۱۷ الفصل السابع في الاضاحي حديث ۳۵۸)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ حضور نے ارشاد فرمایا جو روپیہ عید کے دن قربانی میں خرچ کیا گیا اس سے زیادہ کوئی روپیہ پیارا نہیں۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۹)

۱۸۵۳: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ كَانَ لَهُ سِعَةٌ وَلَمْ يُضَحِّ فَلا يَقْرَبَنَّ مُصَلَّانَا . (السنن لابن ماجة ج۲ص ۲۳۲ باب الاضاحي واجبة أم لا)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس میں وسعت ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۹)

۱۸۵٤: عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ :مَا هٰذِهِ الْاَضَاحِيْ قَالَ : سُنَّةُ اَبِيْكُمْ اِبْرَاهِيْمَ قَالُوْا: فَمَا لَنَا فِيْهَا؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ : بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ، قَالُوْا: فَالصُّوْفُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ : بِكُلِّ شَعْرَةٍ مِّنَ الصُّوْفِ حَسَنَةٌ

(السنن لابن ماجة ج۲ ص ۲۳۳ باب ثواب الاضحية)

زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ نے عرض کی یا رسول اللہ یہ قربانیاں کیا ہیں؟ فرمایا کہ تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ہمارے لیے اس میں کیا ثواب ہے؟ فرمایا ہر بال کے مقابل نیکی ہے عرض کی اُون کا کیا حکم ہے فرمایا اُون کے ہر بال کے بدلے میں نیکی ہے۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۹)

۱۸۵۵: عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ فَقَالَ : اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَأُ مِنْ يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ نَحَرَ فَاِنَّمَا هُوَ لَحْمٌ يُقَدِّمُهُ لِاَهْلِهٖ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْئٍ فَقَالَ اَبُوْ بُرْدَةَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! ذَبَحْتُ قَبْلَ اَنْ اُصَلِّيَ وَعِنْدِيْ جَذَعَةٌ خَيْرٌ مِنْ مُسِنَّةٍ فَقَالَ : اجْعَلْهَا مَكَانَهَا وَلَنْ تُجْزِيَ اَوْ تُوَفِّيَ عَنْ اَحَدٍ بَعْدَكَ .

(الجامع الصحيح للبخاري ج۲ ص ۸۳٤ باب الذبح بعد الصلاة)

براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے

پہلے جو کام آج ہم کریں گے وہ یہ ہے کہ نماز پڑھیں گے پھر اس کے بعد قربانی کریں گے جس نے ایسا کیا اس نے ہماری سنت (طریقہ) کو پالیا اور جس نے پہلے ذبح کرلیا وہ گوشت ہے جو اس نے پہلے سے اپنے گھر والوں کے لیے تیار کرلیا قربانی سے اسے کچھ تعلق نہیں۔ ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھڑے ہوئے اور یہ پہلے ہی ذبح کر چکے تھے (اس خیال سے کہ پڑوس کے لوگ غریب تھے انہوں نے چاہا کہ ان کو گوشت مل جائے) اور عرض کی یا رسول اللہ میرے پاس بکری کا چھ ماہا ایک بچہ ہے فرمایا تم اسے ذبح کرلو اور تمہارے سوا کسی کے لیے چھ ماہا بچہ کفایت نہیں کرے گا۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۹)

۱۸۵۶: عَنِ الْبَرَاءِ: قَالَ: خَطَبَنَا النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ النَّحْرِ فَقَالَ: اِنَّ اَوَّلَ مَا نَبْدَأُ بِهٖ فِيْ يَوْمِنَا هٰذَا اَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ فَقَدْ اَصَابَ سُنَّتَنَا وَمَنْ ذَبَحَ قَبْلَ اَنْ نُصَلِّيَ فَاِنَّمَا هُوَ شَاةُ لَحْمٍ عَجَّلَهُ لِاَهْلِهٖ لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ فِيْ شَيْئٍ (مشكوة المصابيح ص ۱۲٦ باب صلاة العيدين)

براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ آج کے دن جو کام ہم کو پہلے کرنا ہے وہ نماز ہے اس کے بعد قربانی کرنا ہے جس نے ایسا کیا وہ ہماری سنت کو پہنچا اور جس نے پہلے ذبح کرڈالا وہ گوشت ہے جو اس نے اپنے گھر والوں کے لیے پہلے ہی سے کرلیا نسک یعنی قربانی سے اس کو کچھ تعلق نہیں۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۲۹، ۱۳۰)

۱۸۵۷: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَرَ بِكَبْشٍ اَقْرَنَ يَطَأُ فِيْ سَوَادٍ وَيَبْرُكُ فِيْ سَوَادٍ وَيَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ فَاُتِيَ بِهٖ لِيُضَحِّيَ بِهٖ قَالَ: يَا عَائِشَةُ! هَلُمِّيْ الْمُدْيَةَ ثُمَّ قَالَ: اشْحَذِيْهَا بِحَجَرٍ فَفَعَلْتُ ثُمَّ اَخَذَهَا وَاَخَذَ الْكَبْشَ فَاَضْجَعَهُ ثُمَّ ذَبَحَهُ ثُمَّ قَالَ: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ ضَحّٰى بِهٖ. رواه مسلم (مشكوة المصابيح ص ۱۲۷ باب الأضحية)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ سینگ والا مینڈھا لایا جائے جو سیاہی میں چلتا ہو اور سیاہی میں بیٹھتا ہو اور سیاہی میں نظر کرتا ہو یعنی اس کے پاؤں سیاہ ہوں اور پیٹ سیاہ ہو اور آنکھیں سیاہ ہوں وہ قربانی کے لیے حاضر کیا گیا، حضور نے فرمایا عائشہ چھری لاؤ پھر فرمایا اسے پتھر پر تیز کرلو پھر حضور نے چھری لی

اور مینڈھے کو لٹایا اور اسے ذبح کیا پھر فرمایا بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلْ مِنْ مُحَمَّدٍ وَمِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ الٰہی تو اس کو محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے اور ان کی آل اور امت کی طرف سے قبول فرما۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۳۰)

۱۸۵۸: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: ذَبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ الذَّبْحِ كَبْشَيْنِ اَقْرَنَيْنِ اَمْلَحَيْنِ مَوْجُوْئَيْنِ فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا قَالَ: اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَاُمَّتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ ثُمَّ ذَبَحَ.

(السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۳۸۶ باب ما یستحب من الضحایا والسنن لابن ماجة ج ۲ ص ۲۳۲ باب اضاحی رسول الله صلی الله علیه وسلم)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ذبح کے دن دو مینڈھے سینگ والے چت کبرے خصی کیے ہوئے ذبح کیے جب ان کا مونھ قبلہ کو کیا یہ پڑھا اِنِّيْ وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ عَلٰى مِلَّةِ اِبْرَاهِيْمَ حَنِيْفًا وَّمَا اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ اِنَّ صَلَاتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَاُمَّتِهٖ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ اس کو پڑھ کر ذبح فرمایا اور ایک روایت میں ہے کہ حضور نے یہ فرمایا کہ الٰہی یہ میری طرف سے ہے اور میری امت میں اس کی طرف سے ہے جس نے قربانی نہیں کی۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۳۰)

۱۸۵۹: عَنْ اَنَسٍ قَالَ: ضَحّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ اَقْرَنَيْنِ ذَبَحَهُمَا بِيَدِهٖ وَسَمّٰى وَكَبَّرَ قَالَ رَاَيْتُهٗ وَاضِعًا قَدَمَهٗ عَلٰى صِفَاحِهِمَا وَيَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ وَاللّٰهُ اَكْبَرُ. (الجامع الصحیح للبخاری ج ۲ ص ۸۳۵ ومشکوۃ المصابیح ص ۱۲۷ باب الاضحیة)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو مینڈھے چت کبرے سینگ والوں کی قربانی کی انھیں اپنے دست مبارک سے ذبح کیا اور بسم

اللہ واللہ اکبر کہا کہتے ہیں میں نے حضور کو دیکھا کہ اپنا پاؤں ان کے پہلوؤں پر رکھا اور بسم اللہ واللہ اکبر کہا۔(بہار شریعت ۱۵/۱۳۰)

۱۸۶۰: عَنْ حَنْشٍ قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيًّا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُضَحِّيْ بِكَبْشَيْنِ فَقُلْتُ لَهُ: مَا هٰذَا؟ فَقَالَ: اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْصَانِيْ اَنْ اُضَحِّيَ عَنْهُ فَاَنَا اُضَحِّيْ عَنْهُ (السنن لابی داؤد ج۲ ص۳۸۵ باب الاضحیة عن المیة والسنن للترمذی ج۱ ص۲۷۵)

حنش سے مروی وہ کہتے ہیں میں نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھا کہ دو مینڈھے کی قربانی کرتے ہیں میں نے کہا یہ کیا؟ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے وصیت فرمائی کہ میں حضور کی طرف سے قربانی کروں لہذا میں حضور کی طرف سے قربانی کرتا ہوں۔(بہار شریعت ۱۵/۱۳۰)

۱۸۶۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اُمِرْتُ بِيَوْمِ الْاَضْحٰى عِيْدًا جَعَلَهُ اللّٰهُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ قَالَ الرَّجُلُ: اَرَاَيْتَ اِنْ لَمْ اَجِدْ اِلَّا مَنِيْحَةً اُنْثٰى اَفَاُضَحِّيْ بِهَا قَالَ: لَا. وَلٰكِنْ نَاخُذُ مِنْ شَعْرِكَ وَاَظْفَارِكَ وَتَقُصُّ شَارِبَكَ وَتَحْلِقُ عَانَتَكَ فَتِلْكَ تَمَامُ اُضْحِيَتِكَ عِنْدَ اللّٰهِ.

(السنن لأبی داؤد ج۲ ص۳۸۵ باب فی ایجاب الأضاحی)

حضرت عبداللہ بن عمر بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مجھے یوم اضحیٰ کا حکم دیا گیا اس دن کو خدا نے اس امت کے لیے عید بنایا ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ یہ بتائیے اگر میرے پاس منیحہ کے سوا کوئی جانور نہ ہو تو کیا اسی کی قربانی کردوں فرمایا نہیں۔ ہاں تم اپنے بال اور ناخن ترشواؤ اور مونچھیں ترشواؤ اور اپنے موئے زیر ناف کو مونڈو اسی میں تمہاری قربانی خدا کے نزدیک پوری ہو جائے گی یعنی جس کو قربانی کی توفیق نہ ہو اسے ان چیزوں کے کرنے سے قربانی کا ثواب حاصل ہو جائے گا۔(بہار شریعت ۱۵/۱۳۰،۱۳۱)

۱۸۶۲: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ تَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ كَانَ لَهُ ذِبْحٌ يَذْبَحُهُ فَاِذَا اَهَلَّ هِلَالَ ذِي الْحِجَّةِ فَلَا يَاخُذَنَّ مِنْ شَعْرِهِ وَلَا مِنْ اَظْفَارِهِ شَيْئًا حَتّٰى يُضَحِّيَ. (السنن لابی داؤد ج ۲ ص۳۸۶ باب الرجل یاخذ من شعره فی العشر والسنن لابن ماجة ج۲ ص۲۳۴)

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتی ہیں کہ حضور نے فرمایا جس نے ذی الحجہ کا چاند دیکھ لیا اور اس کا ارادہ قربانی کرنے کا ہے تو جب تک قربانی نہ کرلے بال اور ناخنوں سے نہ لے یعنی نہ ترشوائے۔ (بہارشریعت ۱۵/۱۳۱)

۱۸۶۳: روی الطبرانی عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَلْبَقَرَةُ عَنْ سَبْعَةٍ وَالْجَزُوْرُ عَنْ سَبْعَةٍ فِيْ الْاَضَاحِيْ.
(کنزالعمال ج۳ ص۱۷ الفصل السابع فی الأضاحی)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا قربانی میں گائے سات کی طرف سے اور اونٹ سات کی طرف سے۔ (بہارشریعت ۱۵/۱۳۱)

۱۸۶۴: عَنْ مُجَاشِعٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ الْجَذَعَ يُوْفِيْ مِنْهُ الثَّنِيُّ. (السنن لابی داؤد ج۲ ص۳۸۷ باب ما یجوز من السن فی الضحایا)

مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور نے فرمایا بھیڑ کا جذع (چھ مہینے کا بچہ) سال بھر والی بکری کے قائم مقام ہے۔

۱۸۶۵: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَصَابِعِيْ اَقْصَرُ مِنْ اَصَابِعِهٖ وَاَنَامِلِيْ اَقْصَرُ مِنْ اَنَامِلِهٖ فَقَالَ: اَرْبَعٌ لَا تَجُوْزُ فِيْ الْاَضَاحِيْ الْعَوْرَاءُ بَيِّنٌ عَوَرُهَا وَالْمَرِيْضَةُ بَيِّنٌ مَرَضُهَا وَالْعَرْجَاءُ بَيِّنٌ ظَلْعُهَا وَالْكَبِيْرَةُ الَّتِيْ لَا تَنْقِيْ قَالَ: قُلْتُ: فَاِنِّيْ اَكْرَهُ اَنْ يَكُوْنَ فِي السِّنِّ نَقْصٌ فَقَالَ: مَا كَرِهْتَهُ فَدَعْهُ وَلَا تُحَرِّمْهُ عَلٰى اَحَدٍ. (السنن لابی داؤد ج ۲ ص۳۸۷ باب ما یکرہ من الضحایا السنن لابن ماجة ج۲ ص ۲۳٤ والجامع للترمذی ج۱ ۲۷۵)

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا چار قسم کے جانور قربانی کے لیے درست نہیں (۱) کانا جس کا کانا پن ظاہر ہے اور (۲) بیمار جس کی بیماری ظاہر ہو اور (۳) لنگڑا جس کا لنگ ظاہر ہے اور (۴) ایسا لاغر جس کی ہڈیوں میں مغز نہ ہو۔
(بہارشریعت ۱۵/۱۳۱)

۱۸۶۶: روی الامام احمد عَنْ رَجُلٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اِنَّ اَفْضَلَ الضَّحَايَا اَغْلَاهَا وَاَسْمَنُهَا.

(کنزالعمال ج۳ ص۱۸ الفصل السابع فی الاضاحی حدیث ۳۷۷)

امام احمد نے روایت کی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ افضل قربانی وہ ہے جو باعتبار قیمت اعلیٰ ہو اور خوب فربہ ہو۔(بہار شریعت ۱۳۱/۱۵)

۱۸٦٧ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُضَحّٰى لَيْلًا . رواه الطبراني (كنزالعمال ج ٣ ١٨٣ الفرع الرابع فى وقت الذبح من الفصل السابع فى الاضاحى حديث ٣٨٩)

عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نے رات میں قربانی کرنے سے منع فرمایا(بہار شریعت ۱۳۱/۱۵)

۱۸٦٨ : عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى اَنْ يُّضَحّٰى بِعَضْبَاءِ الْاُذُنِ وَالْقَرْنِ (السنن لابى داؤد ج٢ص٣٨٨ باب ما يكره من الضحايا والسنن للترمذى ج١ص٢٧٦)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کان کٹے ہوئے اور سینگ ٹوٹے ہوئے کی قربانی سے منع فرمایا۔(بہار شریعت ۱۳۱/۱۵)

۱۸٦٩ : عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : اَمَرَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ نَسْتَشْرِفَ الْعَيْنَ وَالْاُذُنَ وَلَا نُضَحِّيَ بِعَوْرَاءَ وَلَا مُقَابَلَةَ وَلَا مُدَابَرَةٌ وَلَا خَرْقَاءَ وَلَا شَرْقَاءَ . (السنن لابى داؤد ج ٢ ص٣٨٨ باب ما يكره من الضحايا والسنن للترمذى ج١ص ٢٧٥ والسنن لابن ماجة ج٢ص٢٣٤)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہم جانوروں کے کان اور آنکھیں غور سے دیکھ لیں اور اس کی قربانی نہ کریں جس کے کان کا اگلا حصہ کٹا ہو اور نہ اس کے جس کے کان کا پچھلا حصہ کٹا ہو نہ اس کی جس کا کان پھٹا ہو یا کان میں سوراخ ہو۔(بہار شریعت ۱۳۲/۱۵)

۱۸٧٠ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَذْبَحُ وَيَنْحَرُ بِالْمُصَلّٰى (الجامع الصحيح للبخارى ج٢/٨٣٣ باب الاضحى والمنحر بالمصلى)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عیدگاہ مین نحر وذبح فرماتے تھے۔(بہار شریعت ۱۳۲/۱۵)

عقیقہ کا بیان

احادیث

۱۸۷۱: عَنْ سَلْمَانَ بْنِ عَامِرِ نِ الضَّبِّیِّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : مَعَ الْغُلَامِ عَقِيْقَةٌ فَاهْرِيْقُوْا عَنْهُ دَمًا وَاَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰی

(الجامع الصحیح للبخاری ج ۲ ص ۸۲۲ باب العقیقة والسنن لابی داؤد ج ۲ ص ۳۹۲ باب العقیقة ومشکوۃ المصابیح ص ۳۶۲ باب العقیقیة)

سلمان عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ لڑکے کے ساتھ عقیقہ ہے اس کی طرف سے خون بہاؤ (یعنی جانور ذبح کرو) اور اس سے اذیت کو دور کرو یعنی اس کا سر مونڈا دو۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۵۱،۱۵۲)

۱۸۷۲: عَنْ اُمِّ كُرْزٍ قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ وَعَنِ الْجَارِيَةِ شَاةٌ وَلَا يَضُرُّكُمْ ذُكْرَانًا كُنَّ اَوْ اِنَاثًا . رواہ ابو داؤد

(السنن لابی داؤد ج۲ ص ۳۹۲ باب العقیقة)

ام کرز رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کہتی ہیں میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ لڑکے کی طرف سے دو بکریاں اور لڑکی کی طرف سے ایک اس میں حرج نہیں کہ نر ہوں یا مادہ۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۵۲)

۱۸۷۳: عَنِ الْحَسَنِ عَنْ سَمُرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْغُلَامُ مُرْتَهِنٌ بِعَقِيْقَتِهٖ تُذْبَحُ عَنْهُ يَوْمَ السَّابِعِ وَيُسَمّٰی وَيُحْلَقُ رَاْسُهٗ .

(السنن لأبی داؤد ج۲ ص ۳۹۲ باب العقیقة ومشکوۃ المصابیح ص ۳۶۲ باب العقیقة)

سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکا اپنے عقیقہ میں گروی ہے ساتویں دن اس کی طرف سے جانور ذبح کیا جائے اور اس کا نام رکھا جائے

اور سر مونڈا جائے۔ گروی ہونے کا یہ مطلب یہ ہے کہ اس سے پورا نفع حاصل نہ ہوگا جب تک عقیقہ نہ کیا جائے اور بعض نے کہا بچہ کی سلامتی اور اس کی نشو ونما اور اس میں اچھے اوصاف ہونا عقیقہ کے ساتھ وابستہ ہیں۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۵۲)

۱۸۷٤: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حُسَيْنٍ عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ: عَقَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الْحَسَنِ بِشَاةٍ وَقَالَ: يَا فَاطِمَةُ اِحْلِقِيْ رَاسَهُ وَتَصَدَّقِيْ بِزِنَةِ شَعْرِهٖ فِضَّةً فَوَزَنَّاهُ فَكَانَ وَزْنُهُ دِرْهَمًا اَوْ بَعْضَ دِرْهَمٍ. رواه الترمذی

(مشکوۃ المصابیح ص ۳٦۲ باب العقیقۃ)

امیر المومنین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے عقیقہ میں بکری ذبح کی اور یہ فرمایا کہ اے فاطمہ اس کا سر مونڈ وادو اور بال کے وزن کی چاندی صدقہ کرو ہم نے بالوں کو وزن کیا تو ایک درہم یا کچھ کم تھے۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۵۲)

۱۸۷۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَقَّ عَنِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ كَبْشًا كَبْشًا (السنن لابی داؤد ج۲ ص ۳۹۲)

وَعِنْدَ النَّسَائِيِّ كَبْشَيْنِ كَبْشَيْنِ (مشکوۃ المصابیح ص ۳٦۳ باب العقیقۃ)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے امام حسن وامام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی طرف سے ایک ایک مینڈھے کا عقیقہ کیا اور نسائی کی روایت میں ہے کہ دو دو مینڈھے۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۵۲)

۱۸۷٦: عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ: كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ اِذَا وُلِدَ لِاَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاةً وَلَطَخَ رَاسَهُ بِدَمِهَا فَلَمَّا جَاءَ الْاِسْلَامُ كُنَّا نَذْبَحُ الشَّاةَ يَوْمَ السَّابِعِ وَنَحْلِقُ رَاسَهُ نُلَطِّخُهُ بِزَعْفَرَانٍ.

(السنن لابی داؤد ج۲ ص ۳۹۳ باب العقیقۃ ومشکوۃ المصابیح ص ۳٦۳ باب ال عقیقۃ)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہتے ہیں کہ زمانۂ جاہلیت میں جب ہم میں کسی کے بچہ پیدا ہوتا تو بکری ذبح کرتا اور اس کا خون بچہ کے سر پر پوت دیتا اب جب کہ اسلام آیا تو ساتویں دین ہم بکری ذبح کرتے ہیں اور بچہ کا سر مونڈاتے ہیں اور سر پر زعفران لگا دیتے ہیں۔

(بہار شریعت ۱۵/۱۵۲)

۱۸۷۷ : عَنْ اَبِیْ رَافِعٍ قَالَ : رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَذَّنَ فِیْ اُذُنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِیٍّ حِیْنَ وَلَدَتْہُ فَاطِمَۃُ بِالصَّلاۃِ ۔ رواہ الترمذی

(مشکوۃ المصابیح ص۳۶۳ باب العقیقۃ)

ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہتے ہیں کہ جب حضرت امام حسن بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما پیدا ہوئے تو میں نے دیکھا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے کان میں وہی اذان کہی جو نماز کے لیے کہی جاتی ہے۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۵۲)

۱۸۷۸ : عَنْ عَائِشَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُؤْتٰی بِالصِّبْیَانِ فَیُبَرِّکُ عَلَیْہِمْ وَیُحَنِّکُھُمْ ۔ رواہ مسلم (مشکوۃ المصابیح ص ۳۶۲ باب العقیقۃ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کہتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بچے لائے جاتے حضور ان کے لیے برکت کی دعا کرتے اور تحنیک کوئی چیز مثلاً کھجور چبا کر اس بچہ کے تالو میں لگا دیتے کہ سب سے پہلے اس کے شکم میں حضور کا لعاب دہن پہنچے۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۵۲)

۱۸۷۹ : عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِیْ بَکْرٍ اَنَّھَا حَمَلَتْ بِعَبْدِ اللّٰہِ بْنِ الزُّبَیْرِ بِمَکَّۃَ قَالَتْ فَوَلَدَتْ بِقُبَاءَ ثُمَّ اَتَیْتُ بِہٖ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَوَضَعْتُہُ فِیْ حِجْرِہٖ ثُمَّ دَعَا بِتَمْرَۃٍ فَمَضَغَھَا ثُمَّ تَفَلَ فِیْ فِیْہِ ثُمَّ حَنَّکَہُ ثُمَّ دَعَا لَہُ وَبَرَّکَ عَلَیْہِ وَکَانَ اَوَّلُ مَوْلُوْدٍ وُلِدَ فِی الْاِسْلَامِ ۔ (الجامع الصحیح للبخاری ج۲ ۸۲۱ ومشکوۃ المصابیح ص ۳۶۲ باب العقیقۃ)

حضرت اسما بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کہتی ہیں کہ عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ ہی میں ہجرت سے قبل میرے پیٹ میں تھے بعد ہجرت قبا میں یہ پیدا ہوئے میں ان کو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں لائی اور حضور کی گود میں ان کو رکھ دیا پھر حضور نے کھجور منگائی اور چبا کر ان کے منھ میں ڈال دی اور ان کے لیے دعائے برکت کی اور بعد ہجرت مسلمان مہاجرین کے یہاں یہ سب سے پہلے بچہ ہیں۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۵۳)

☆☆☆

﴿حظر واباحت کا بیان﴾

قرآن مجید میں ارشاد ہوتا ہے:

۳۲۰: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُحَرِّمُوْا طَیِّبٰتِ مَاۤ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكُمْ وَ لَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ الْمُعْتَدِیْنَ ۝ وَ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ حَلٰلًا طَیِّبًا ۪ وَّ اتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِیْۤ اَنْتُمْ بِهٖ مُؤْمِنُوْنَ ۝ (سورۃ المائدۃ آیت ۸۷،۸۸)

اے ایمان والو! حرام نہ ٹھہراؤ وہ ستھری چیزیں کہ اللہ نے تمہارے لیے حلال کیں اور حد سے نہ بڑھو بیشک حد سے بڑھنے والے اللہ کو ناپسند ہیں۔ اور کھاؤ جو کچھ تمہیں اللہ نے روزی دی حلال پاکیزہ اور ڈرو اللہ سے جس پر تمہیں ایمان ہے۔ (المائدہ آیت ۸۷،۸۸)

اور فرماتا ہے:

۳۲۱: وَ كُلُوْا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ وَ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّیْطٰنِ ؕ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِیْنٌ ۝

(سورۃ الانعام الآیۃ ۱۴۲)

اور فرماتا ہے:

۳۲۲: یٰبَنِیْۤ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ وَّ كُلُوْا وَ اشْرَبُوْا وَ لَا تُسْرِفُوْا ۚ اِنَّهٗ لَا یُحِبُّ الْمُسْرِفِیْنَ ۝ قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَةَ اللّٰهِ الَّتِیْۤ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَ الطَّیِّبٰتِ مِنَ الرِّزْقِ ؕ قُلْ هِیَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا خَالِصَةً یَّوْمَ الْقِیٰمَةِ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یَّعْلَمُوْنَ ۝ قُلْ اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَ مَا بَطَنَ وَ الْاِثْمَ وَ الْبَغْیَ بِغَیْرِ الْحَقِّ وَ اَنْ تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ مَا لَمْ یُنَزِّلْ بِهٖ سُلْطٰنًا وَّ اَنْ تَقُوْلُوْا عَلَى اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ (سورۃ الاعراف الآیۃ ۳۱،۳۲،۳۳)

اے آدم کی اولاد اپنی زینت لو جب مسجد میں جاؤ اور کھاؤ اور پیو اور حد سے نہ بڑھو بے شک حد سے بڑھنے والے اسے پسند نہیں تم فرماؤ کس نے حرام کی اللہ کی وہ زینت جو اس نے اپنے بندوں کے لیے نکالی اور پاک رزق تم فرماؤ کہ وہ ایمان والوں کے لیے ہے دنیا میں

اور قیامت میں تو خاص انہیں کی ہے ہم یونہی مفصل آیتیں بیان کرتے ہیں علم والوں کے لیے تم فرماؤ میرے رب نے تو بے حیائیاں حرام فرمائی ہیں جو ان میں کھلی ہیں اور جو چھپی اور گناہ اور ناحق زیادتی اور یہ کہ اللہ کا شریک کرو جس کی اس نے سند نہ اتاری اور یہ کہ اللہ پر وہ بات کہو جس کا علم نہیں رکھتے۔ (سورۃ الاعراف ۳۱، ۳۲، ۳۳)

اور فرماتا ہے:

۳۲۳: لَيْسَ عَلَى الْاَعْمٰى حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْاَعْرَجِ حَرَجٌ وَّلَا عَلَى الْمَرِيْضِ حَرَجٌ وَّلَا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ اَنْ تَاْكُلُوْا مِنْ بُيُوْتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اٰبَآئِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اُمَّهٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اِخْوَانِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخَوٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَعْمَامِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ عَمّٰتِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ اَخْوَالِكُمْ اَوْ بُيُوْتِ خٰلٰتِكُمْ اَوْ مَا مَلَكْتُمْ مَفَاتِحَه اَوْ صَدِيْقِكُمْ ط لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَاْكُلُوْا جَمِيْعًا اَوْ اَشْتَاتًا ط (سورة النور الأية ٦١)

نہ اندھے پر تنگی اور نہ لنگڑے پر مضائقہ اور نہ بیمار پر روک اور نہ تم میں کسی پر کہ کھاؤ اپنی اولاد کے گھر یا اپنے باپ کے گھر یا اپنی ماں کے گھر یا اپنے بھائیوں کے یہاں یا اپنی بہنوں کے گھر یا اپنے چچاؤں کے یہاں یا اپنی پھوپھیوں کے گھر یا اپنے ماموؤں کے یہاں یا اپنی خالاؤں کے گھر یا جہاں کی کنجیاں تمہارے قبضہ میں ہیں یا اپنے دوستوں کے یہاں تم پر کوئی الزام نہیں کہ مل کر کھاؤ یا الگ الگ۔

احادیث

۱۸۸۰: عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: فَقَالَ: اِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَّا يُذْكَرِ اسْمُ اللّٰهِ.

(والصحيح لمسلم ج/٢ ص ١٧١، ١٧٢ وباب اداب الطعام والشراب و احكامها)

حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کھانے پر بسم اللہ نہ پڑھی جائے شیطان کے لیے وہ کھانا حلال ہو جاتا ہے۔(۱) (بہار شریعت ۱۶/۴)

(۱) یعنی بسم اللہ نہ پڑھنے کی صورت میں شیطان اس کھانے میں شریک ہو جاتا ہے۔

۱۸۸۱: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یقول : إِذَا دَخَلَ الرَّجُلُ بَیْتَہٗ فَذَکَرَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ وَعِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ الشَّیْطَانُ : لَا بَیْتَ لَکُمْ وَلَا عَشَاءَ وَإِذَا دَخَلَ فَلَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ دُخُوْلِہٖ قَالَ الشَّیْطَانُ : اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَإِذَا لَمْ یَذْکُرِ اللّٰہَ عِنْدَ طَعَامِہٖ قَالَ : اَدْرَکْتُمُ الْمَبِیْتَ وَالْعَشَاءَ.

(الصحیح لمسلم ج۲/ ص ۱۷۲ بَابُ اٰدابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَاَحْکَامِھَا)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص مکان میں آیا اور داخل ہوتے وقت اور کھانے کے وقت اس نے بسم اللہ پڑھ لی تو شیطان ذریت سے کہتا ہے کہ اس گھر میں نہ تمہیں رہنا ملے گا نہ کھانا۔ اور اگر داخل ہوتے وقت بسم اللہ نہ پڑھی کہتا ہے اب تمہیں رہنے کی جگہ مل گئی اور کھانے کے وقت بھی بسم اللہ نہ پڑھی تو کہتا ہے کہ رہنے کی جگہ بھی ملی اور کھانا بھی ملا۔ (بہار شریعت ۱۶/۴)

۱۸۸۲: عَنْ عُمَرَ بْنِ اَبِیْ سَلَمَۃَ قَالَ : کُنْتُ فِیْ حِجْرِ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ وَکَانَتْ یَدِیْ تَطِیْشُ فِی الصَّحْفَۃِ فَقَالَ لِیْ : یَا غُلَامُ! سَمِّ اللّٰہَ وَکُلْ بِیَمِیْنِکَ وَکُلْ مِمَّا یَلِیْکَ. (الصحیح لمسلم ج۲/ ص ۱۷۲ بَابُ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَاَحْکَامِھَا)

عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں کہ میں بچہ تھا رسول اللہ ﷺ کی پرورش میں تھا (یعنی یہ حضور ﷺ کے ربیب اور ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے فرزند ہیں) کھاتے وقت برتن میں ہر طرف ہاتھ ڈال دیتا حضور نے ارشاد فرمایا بسم اللہ پڑھو اور داہنے ہاتھ سے کھاؤ اور برتن کی اس جانب سے کھاؤ جو تمہارے قریب ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۴)

۱۸۸۳: عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اَمَا اَنَّہٗ لَوْ کَانَ قَالَ : بِسْمِ اللّٰہِ لَکَفَاکُمْ فَإِذَا اَکَلَ اَحَدُکُمْ طَعَامًا فَلْیَقُلْ : بِسْمِ اللّٰہِ فَإِنْ نَسِیَ اَنْ یَّقُوْلَ : بِسْمِ اللّٰہِ فِیْ اَوَّلِہٖ فَلْیَقُلْ : بِسْمِ اللّٰہِ فِیْ اَوَّلِہٖ وَآخِرِہٖ.

(السنن لابن ماجہ ۲/ ۲۴۲، والسنن لابی داؤد ۲/ ۵۲۹ باب التسمیۃ عند الطعام)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا جب کوئی شخص کھانا کھائے تو اللہ کا نام ذکر کرے یعنی بسم اللہ پڑھے اور اگر شروع میں بسم اللہ پڑھنا بھول

جائے تو یوں کہے "بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ"(۱)(بہار شریعت ۱۶/۴)

۱۸۸٤ : عَنْ وَحْشِيِّ بْنِ حَرْبٍ قَالَ : قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّا نَاكُلُ وَلاَ نَشْبَعُ قَالَ تَجْتَمِعُوْنَ عَلٰى طَعَامِكُمْ اَوْ تَتَفَرَّقُوْنَ؟ قَالُوْا نَتَفَرَّقُ قَالَ : اِجْتَمِعُوْا عَلٰى طَعَامِكُمْ وَاذْكُرُوْا اسْمَ اللّٰهِ تَعَالٰى يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ .

(الترغيب والترهيب ج۳ ص۱۳۳ الترغيب في الاجتماع على الطعام)

وحشی بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ ارشاد فرمایا مجتمع ہو کر کھانا کھاؤ اور بسم اللہ پڑھو تمہارے لیے اس میں برکت ہوگی۔ ابن ماجہ کی روایت میں یہ بھی ہے کہ لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ہم کھاتے ہیں اور پیٹ نہیں بھرتا ہے۔ ارشاد فرمایا کہ شاید تم لوگ الگ الگ کھاتے ہوگے عرض کی ہاں فرمایا اکٹھے ہو کر کھاؤ اور بسم اللہ پڑھو برکت ہوگی۔ (بہار شریعت ۱۶/۴،۵)

۱۸۸۵ : عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ قَالَ : كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقُرِّبَ طَعَامٌ فَلَمْ اَرَ طَعَامًا كَانَ اَعْظَمَ بَرَكَةً مِنْهُ اَوَّلَ مَا اَكَلْنَا وَلاَ اَقَلَّ بَرَكَةً فِيْ آخِرِهٖ قُلْنَا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ هٰذَا ! قَالَ : اَنَا ذَكَرْنَا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ حِيْنَ اَكَلْنَا ثُمَّ قَعَدَ مَنْ اَكَلَ وَلَمْ يُسَمِّ اللّٰهَ فَاَكَلَ مَعَهُ الشَّيْطَانُ رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ (مشكوة المصابيح ص۳٦٥ باب الاطعمة)

ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کھانا پیش کیا گیا ابتدا میں اتنی برکت ہم نے کسی کھانے میں نہیں دیکھا مگر آخر میں بڑی بے برکتی دیکھی ہم نے عرض کی یارسول اللہ ایسا کیوں ہوا؟ ارشاد فرمایا ہم سب نے کھاتے وقت بسم اللہ پڑھی تھی پھر ایک شخص بغیر بسم اللہ پڑھے کھانے کو بیٹھ گیا اس کے ساتھ شیطان نے کھانا کھالیا۔ (بہار شریعت ۱۶/۵)

۱۸۸٦ : عَنْ اُمَيَّةَ بْنِ فَخْشِيٍّ وَكَانَ مِنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسًا وَرَجُلٌ يَّاكُلُ فَلَمْ يُسَمِّ حَتّٰى لَمْ يَبْقَ مِنْ طَعَامِهٖ اِلَّا لُقْمَةٌ فَلَمَّا رَفَعَهَا اِلٰى فِيْهِ قَالَ : بِسْمِ اللّٰهِ اَوَّلَهُ وَاٰخِرَهُ فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ قَالَ : مَا زَالَ الشَّيْطَانُ يَاكُلُ مَعَهُ فَلَمَّا ذَكَرَ اسْمَ اللّٰهِ اسْتَقَاءَ مَا فِيْ بَطْنِهٖ.

(السنن لابي داؤد ج۲ ص۵۲۹ باب التسمية على الطعام)

(۱) اور امام احمد و ابن ماجہ و ابن حبان و بیہقی کی روایت میں یوں ہے بسم الله في اوله واخره۔

امیہ بن مخشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں ایک شخص بغیر بسم اللہ پڑھے کھانا کھا رہا تھا جب کھا چکا صرف ایک لقمہ باقی رہ گیا یہ لقمہ اٹھایا اور یہ کہا بِسْمِ اللّٰہِ اَوَّلَہٗ وَاٰخِرَہٗ رسول اللہ ﷺ نے تبسم کیا اور یہ فرمایا کہ شیطان اس کے ساتھ کھا رہا تھا جب اس نے اللہ کا نام ذکر کیا جو کچھ اس کے پیٹ میں تھا اگل دیا۔ (۱) (بہار شریعت ۵/۱۶)

۱۸۸۷: عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كُنَّا إِذَا حَضَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا لَمْ نَضَعْ اَيْدِيَنَا حَتّٰى يَبْدَأَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَيَضَعُ يَدَهُ وَاَنَّا حَضَرْنَا مَعَهُ مَرَّةً طَعَامًا فَجَاءَتْ جَارِيَةٌ كَاَنَّهَا تُدْفَعُ فَذَهَبَ لِتَضَعَ يَدَهَا فِي الطَّعَامِ فَاَخَذَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهَا ثُمَّ جَاءَ اَعْرَابِيٌّ كَاَنَّمَا يُدْفَعُ فَاَخَذَ بِيَدِهِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الشَّيْطَانَ يَسْتَحِلُّ الطَّعَامَ اَنْ لَا يُذْكَرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ وَاِنَّهُ جَاءَ بِهٰذِهِ الْجَارِيَةِ لِيَسْتَحِلَّ بِهَا فَاَخَذْتُ بِيَدِهَا فَجَاءَ بِهٰذَا الْاَعْرَابِيِّ لِيَسْتَحِلَّ بِهٖ فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ اَنَّ يَدَهُ فِيْ يَدِيْ مَعَ يَدِهَا. (صحيح المسلم ج۲/۱۷۱، ۱۷۲ باب آداب الطعام والشرب واحكامهما)

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں جب ہم لوگ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ کھانے میں حاضر ہوتے تو جب تک حضور شروع نہ کرتے کھانے میں ہم ہاتھ نہیں ڈالتے ایک مرتبہ کا واقعہ ہے کہ ہم حضور کے پاس حاضر تھے ایک لڑکی دوڑتی ہوئی آئی جیسے اسے کوئی ڈھکیل رہا ہے اس نے کھانے میں ہاتھ ڈالنا چاہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر ایک اعرابی دوڑتا ہوا آیا جیسے اسے کوئی ڈھکیل رہا ہے (اس نے ہاتھ کھانے میں ڈالنا چاہا) حضور نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور یہ فرمایا کہ جب کھانے پر اللہ کا نام نہیں لیا جاتا ہے وہ کھانا شیطان کے لیے حلال ہوجاتا ہے شیطان اس لڑکی کے ساتھ آیا کہ اس کے ساتھ کھائے میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا پھر اس اعرابی کے ساتھ آیا کہ اس کے ساتھ کھائے میں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا قسم ہے اس کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے اس کا ہاتھ ان کے ہاتھ کے ساتھ میرے ہاتھ میں ہے اس کے بعد حضور نے اللہ کا نام ذکر کیا یعنی بسم اللہ کہی اور کھانا کھایا۔ اسی کے مثل امام احمد

(۱) اس کے یہ معنی بھی ہوسکتے ہیں کہ بسم اللہ نہ کہنے سے کھانے کی برکت جو چلی گئی تھی واپس آگئی۔

وابوداؤدونسائی وحاکم نے بھی روایت کی ہے۔(بہارشریعت ۵/۶)

۱۸۸۸: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : كُلُّ طَعَامٍ لاَ يُذْكَرُ اسْمُ اللّٰهِ تَعَالیٰ عَلَيْهِ فَاِنَّمَا هُوَ دَاءٌ وَلاَ بَرْكَةَ فِيْهِ وَكَفَّارَةُ ذٰلِكَ اِنْ كَانَتِ الْمَائِدَةُ مَوْضُوْعَةً اَنْ تُسَمِّىَ وَتُعِيْدَ يَدَكَ وَاِنْ كَانَتْ قَدْ رُفِعَتْ اَنْ تُسَمِّىَ اللّٰهَ وَتَلْعَقَ اَصَابِعَكَ . (كنز العمال ج۸/۳ الفصل الاول فى اداب الاكل حديث ۳۵)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جس کھانے پر اللہ کا نام ذکر نہ کیا ہو وہ بیماری ہے اس میں برکت نہیں اور اس کا کفارہ یہ ہے کہ اگر ابھی دسترخوان نہ اٹھایا گیا ہو تو بسم اللہ پڑھ کر کچھ کھالے اور دسترخوان اٹھایا گیا ہو تو بسم اللہ پڑھ کر انگلیاں چاٹ لے۔(بہارشریعت ۱۶/۵،۶)

۱۸۸۹: عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِذَا اَكَلْتَ طَعَامًا اَوْشَرِبْتَ شَرَابًا فَقُلْ : بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ الَّذِىْ لاَ يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْئٌ فِى الْاَرْضِ وَلاَ فِى السَّمَاءِ يَا حَىُّ يَا قَيُّوْمُ اَلاَّ لَمْ يُصِبْكَ مِنْهُ دَاءٌ وَلَوْ كَانَ فِيْهِ سَمٌّ.

(كنز العمال ج۸/۵ الفصل الاول فى اداب الاكل حديث ۹۳)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کھائے یا پئے تو یہ کہہ لے "بِسْمِ اللّٰهِ وَبِاللّٰهِ الَّذِىْ لاَ يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ شَيْئٌ فِى الْاَرْضِ وَلاَ فِى السَّمَاءِ يَا حَىُّ يَا قَيُّوْمُ" پھر اس سے کوئی بیماری نہ ہوگی اگرچہ اس میں زہر ہو۔

(بہارشریعت ۱۶/۶)

۱۸۹۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَاْكُلْ بِيَمِيْنِهٖ وَاِذَا شَرِبَ فَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَاْكُلُ بِشِمَالِهٖ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهٖ .

(الصحيح لمسلم ج۲ ص ۱۷۲ باب اٰدَابِ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ وَاَحْكَامِهَا)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کھانا کھائے تو داہنے ہاتھ سے کھائے اور پانی پئے تو داہنے ہاتھ سے پئے۔ (بہارشریعت ۱۶/۶)

۱۸۹۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لاَ يَاْكُلَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ بِشِمَالِهٖ

وَلَا يَشْرَبَنَّ بِهَا فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَاكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِهَا.

(الصحيح لمسلم ۲/۱۷۲ باب آداب الطعام والشراب واحكامها)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کوئی شخص نہ بائیں ہاتھ سے کھانا کھائے نہ پانی پیئے کہ بائیں ہاتھ سے کھانا پینا شیطان کا طریقہ ہے۔

(بہار شریعت ۱۶/۶)

۱۸۹۲: عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: لِيَاكُلْ اَحَدُكُمْ بِيَمِينِهِ وَلْيَشْرَبْ بِيَمِيْنِهِ وَلْيَاخُذْ بِيَمِيْنِهِ وَلْيُعْطِ بِيَمِيْنِهِ فَإِنَّ الشَّيْطَانَ يَاكُلُ بِشِمَالِهِ وَيَشْرَبُ بِشِمَالِهِ وَيُعْطِي بِشِمَالِهِ وَيَاخُذُ بِشِمَالِهِ. (السنن لابن ماجه ج۲/۲۴۳ باب الاكل باليمين)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ داہنے ہاتھ سے کھاؤ داہنے ہاتھ سے پیو اور داہنے ہاتھ سے لو اور داہنے ہاتھ سے دو کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے پیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے لیتا ہے اور بائیں ہاتھ سے دیتا ہے۔

(بہار شریعت ۱۶/۶)

۱۸۹۳: عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْاَكْلُ بِاِصْبَعٍ وَاحِدَةٍ اَكْلُ الشَّيْطَانِ وَبِاثْنَيْنِ اَكْلُ الْجَبَابِرَةِ وَبِالثَّلَاثِ اَكْلُ الْاَنْبِيَا.

(کنز العمال ۸/۸ حدیث ۱٦٠)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین انگلیوں سے کھانا انبیا علیہم السلام کا طریقہ ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۶)

۱۸۹۴: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَاكُلُوْا بِهَاتَيْنِ وَاَشَارَ بِالْاِبْهَامِ وَالْمُشِيْرَةِ كُلُوْا بِثَلَاثٍ فَإِنَّهَا سُنَّةٌ وَلَا تَاكُلُوْا بِالْخَمْسِ فَإِنَّهَا اَكْلَةُ الْاَعْرَابِ.

(کنز العمال ۸/۹ حدث ۱۷۳)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین انگلیوں سے کھاؤ کہ یہ سنت ہے اور پانچ انگلیوں سے نہ کھاؤ کہ یہ اعراب (گنواروں) کا طریقہ ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۶)

۱۸۹۵ : عَنْ كَعْبِ ابْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَاكُلُ بِثَلَاثِ اَصَابِعَ فَاِذَا فَرَغَ لَعِقَهَا . (الصحيح لمسلم ۱۷۵/۲ باب استحباب لعق الاصابع)

کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ تین انگلیوں سے کھانا تناول فرماتے اور پونچھنے سے پہلے ہاتھ چاٹ لیتے۔ (بہار شریعت ۶/۱۶)

۱۸۹۶ : عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَمَرَ بِلَعْقِ الْاَصَابِعِ وَالصَّحْفَةِ وَقَالَ : اِنَّكُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِيْ اَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةَ . (الترغيب ج۱۴٦/۳ باب لعق الاصابع)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم ﷺ نے انگلیوں اور برتن کے چاٹنے کا حکم دیا اور یہ فرمایا کہ تمہیں معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔

(بہار شریعت ۶/۱۶)

۱۸۹۷ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِذَا اَكَلَ اَحَدُكُمْ طَعَامًا فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا . (الصحيح لمسلم ج۱۷۵/۲ باب استحباب لعق الاصابع)

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ کھانے کے بعد ہاتھ کو نہ پونچھے جب تک چاٹ نہ لے یا دوسرے کو چٹا نہ دے۔ یعنی ایسے شخص کو چٹا دے جو کراہت و نفرت نہ کرتا ہو۔ مثلا تلامذہ و مریدین کہ یہ استاذ و شیخ کے جھوٹے کو تبرک جانتے ہیں اور بڑی خوشی سے استعمال کرتے ہیں۔ (بہار شریعت ۷/۱۶)

۱۸۹۸ : عَنْ نُبَيْشَةَ مَوْلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَاكُلُ فِيْ قَصْعَةٍ فَقَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : مَنْ اَكَلَ فِيْ قَصْعَةٍ فَلَحِسَهَا اسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ . (السنن لابن ماجة ج۲۴۳/۲ باب تنقيع الصحفة ، مشكوة المصابيح ص۳٦٦ باب الاطعمة)

نبیشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کھانے کے بعد برتن کو چاٹ لے گا وہ برتن اس کے لیے استغفار کرے گا۔ (۱) (بہار شریعت ۷/۱۶)

۱۸۹۹ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

(۱) رزین کی روایت میں یہ بھی ہے کہ وہ برتن یہ کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو جہنم سے آزاد کردے جس طرح تو نے مجھے شیطان سے نجات دی۔

عَنِ النَّفْخِ فِیْ الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ . (کنز العمال ج۸/۱۶ حدیث۳۶۶)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے اور پانی میں پھونکنے سے ممانعت فرمائی۔ (بہار شریعت ۱۶/۷)

۱۹۰۰ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ : اِنَّ الشَّیْطَانَ یَحْضُرُ اَحَدَکُمْ عِنْدَ کُلِّ شَیْئٍ مِّنْ شَانِہٖ حَتّٰی یَحْضُرَہٗ عِنْدَ طَعَامِہٖ فَاِذَا سَقَطَتْ مِنْ اَحَدِکُمُ اللُّقْمَۃُ فَلْیُمِطْ مَا کَانَ بِھَا مِنْ اَذًی ثُمَّ لِیَاکُلْھَا وَ لاَ یَدَعْھَا لِلشَّیْطَانِ فَاِذَا فَرَغَ فَلْیَلْعَقْ اَصَابِعَہٗ فَاِنَّہٗ لاَ یَدْرِیْ فِیْ اَیِّ طَعَامِہٖ تَکُوْنُ الْبَرَکَۃُ .

(الصحیح لمسلم ج۲/۱۷۶ باب لعق الاصابع)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شیطان تمہارے ہر کام میں حاضر ہوتا ہے کھانے کے وقت بھی حاضر ہوتا ہے لہذا اگر لقمہ گر جائے اور اس میں کچھ لگ جائے تو صاف کر کے کھالے اسے شیطان کے لیے چھوڑ نہ دے اور جب کھانے سے فارغ ہوجائے تو انگلیاں چاٹ لے کیونکہ یہ معلوم نہیں کہ کھانے کے کس حصے میں برکت ہے۔

(بہار شریعت ۱۶/۷)

۱۹۰۱ : عَنْ حَسَنٍ عَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ قَالَ : بَیْنَمَا ھُوَ یَتَغَدّٰی اِذَا سَقَطَ مِنْہُ لُقْمَۃٌ فَتَنَاوَلَھَا فَاَمَاطَ مَاکَانَ فِیْھَا مِنْ اَذًی فَاَکَلَھَا فَتَغَامَزَ بِہِ الدَّھَاقِیْنُ فَقِیْلَ : اَصْلَحَ اللّٰہُ الْاَمِیْرَ اِنَّ ھٰؤُلاَءِ الدَّھَاقِیْنَ یَتَغَامَزُوْنَ مِنْ اَخْذِکَ اللُّقْمَۃَ وَبَیْنَ یَدَیْکَ ھٰذَاالطَّعَامُ قَالَ: اِنِّیْ لَمْ اَکُنْ لِاَ دَعَ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ لِھٰذِہِ الْاَعَاجِمِ اِنَّا کُنَّا نَامُرُ اَحَدُنَا اِذَا سَقَطَتْ لُقْمَتُہٗ اَنْ یَّاخُذَھَا فَیُمِیْطَ مَا کَانَ فِیْھَا مِنْ اَذًی وَیَاکُلْھَا وَلاَیَدَعُھَا لِلشَّیْطٰنِ. (السنن لابن ماجہ ج۲/۲۴۳ باب اللقمۃ اذا سقطت)

حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کھانا کھارہے تھے ان کے ہاتھ سے لقمہ گر گیا انہوں نے اٹھالیا اور صاف کر کے کھالیا یہ دیکھ کر گنواروں نے آنکھوں سے اشارہ کیا کہ یہ کتنی حقیر ذلیل بات ہے کہ گرے ہوئے لقمہ کو انہوں نے کھالیا کسی نے ان سے کہا خدا امیر کا بھلا کرے (معقل بن یسار وہاں امیر و سردار کی حیثیت

سے تھے) یہ گنوار کنکھیوں سے اشارہ کرتے ہیں کہ آپ نے گرا ہوا لقمہ کھالیا اور آپ کے سامنے یہ کھانا موجود ہے انہوں نے فرمایا ان عجمیوں کی وجہ سے اس چیز کو نہیں چھوڑ سکتا ہوں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے ہم کو حکم تھا کہ جب لقمہ گر جائے اسے صاف کر کے کھا جائے شیطان کے لیے نہ چھوڑ دے۔ (بہار شریعت ١٦/٧، ٨)

١٩٠٢: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْبَيْتَ فَرَاٰى كِسْرَةً مُلْقَاةً فَاَخَذَهَا فَمَسَحَهَا ثُمَّ اَكَلَهَا وَقَالَ: يَا عَائِشَةُ اَكْرِمْ كَرِيْمًا فَاِنَّهَا مَانَفَرَتْ عَنْ قَوْمٍ قَطُّ فَعَادَتْ اِلَيْهِمْ (السنن لابن ماجة ج٢/٢٨٤ باب من الاسراف عن تاكل كلما اشتهيت)

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مکان میں تشریف لائے روٹی کا ٹکڑا پڑا ہوا دیکھا اس کو لے کر پونچھا پھر کھالیا اور فرمایا عائشہ اچھی چیز کا احترام کرو کہ یہ چیز جب کسی قوم سے بھاگی ہے (یعنی روٹی) تو لوٹ کر نہیں آئی۔ یعنی اگر ناشکری کی وجہ سے کسی قوم سے رزق چلا جاتا ہے تو پھر واپس نہیں آتا۔ (بہار شریعت ٨/١٦)

١٩٠٣: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُمِّ حَرَامٍ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَكْرِمُوْا الْخُبْزَ فَاِنَّهُ مِنْ بَرَكَاتِ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ مَنْ اَكَلَ مَا سَقَطَ مِنَ السُّفْرَةِ غُفِرَ لَهُ.

(کنز العمال ٨/٥ فی آداب الاکل حدیث ٧١)

عبداللہ بن ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ روٹی کا احترام کرو کہ وہ آسمان وزمین کی برکات سے ہے جو شخص دسترخوان سے گری ہوئی روٹی کھالے گا اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ (بہار شریعت ٨/١٦)

١٩٠٤: عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا كَانَتْ اِذَا اُتِيَتْ بِثَرِيْدٍ اَمَرَتْ بِهٖ فَغُطِّيَ حَتّٰى تَذْهَبَ فَوْرَةُ دُخَانِهٖ وَتَقُوْلُ: اِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: هُوَ اَعْظَمُ لِلْبَرَكَةِ. (مشكوة باب الاطعمة ص/٣٦٨)

اسما رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب ان کے پاس ثرید لایا جاتا تو حکم کرتیں کہ چھپا دیا جائے کہ اس کی بھاپ کا جوش ختم ہو جائے اور فرماتیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ اس سے برکت زیادہ ہوتی ہے۔ (بہار شریعت ٨/١٦)

١٩٠٥: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَبْرِدُوْا بِالطَّعَامِ فَاِنَّ الطَّعَامَ الْحَارَّ غَيْرُ ذِیْ بَرَكَةٍ .

(كنزالعمال٨/٦ الفصل الاول فی اداب الاكل حديث٩٦)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ارشاد فرمایا کھانے کو ٹھنڈا کرلیا کرو کہ گرم کھانے میں برکت نہیں ہے۔(بہارشریعت١٦/٨)

١٩٠٦: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ الْبَاهِلِیِّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ : اِذَا رُفِعَ طَعَامُهُ اَوْ مَا بَيْنَ يَدَيْهِ قَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا غَيْرَ مَكْفِیٍّ وَلَا مُوْدَعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا (السنن لابن ماجه ٢٤٤/٢ بَابُ مَا يُقَالُ اِذَا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ)

ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب دسترخوان اٹھایا جاتا ہے اس وقت نبی کریم ﷺ پڑھتے۔ "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ حَمْدًا كَثِيْرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيْهِ غَيْرَ مَكْفِیٍّ وَلَا مُوْدَعٍ وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا" (بہارشریعت١٦/٨)

١٩٠٧: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ اللّٰهُ يَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ اَنْ يَّاْكُلَ الْاُكْلَةَ اَوْ يَشْرَبَ الشُّرْبَةَ فَيَحْمَدُهُ عَلَيْهَا .

(جامع الترمذی ج٣/٢ بَابُ مَاجَاءَ فِی الْحَمْدِ عَلَى الطَّعَامِ اِذَا فَرَغَ مِنْهُ)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ اس بندہ سے راضی ہوتا ہے کہ جب لقمہ کھاتا ہے تو اس پر اللہ کی حمد کرتا ہے اور پانی پیتا ہے تو اس پر اس کی حمد کرتا ہے۔(بہارشریعت١٦/٨)

١٩٠٨: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ اِذَا فَرَغَ مِنْ طَعَامِهٖ قَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ .

(السنن لابی داؤد ج٥٣٨/٢ باب ما يقول الرجل اذا طعم)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ کھانے سے فارغ ہوتے یہ پڑھتے "اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَجَعَلَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ".

١٩٠٩: وَعَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلطَّاعِمُ الشَّاكِرُ

كَالصَّائِمِ الصَّابِرِ. (مشكوة المصابيح ٣٦٥ باب الاطعمة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ کھانے والا شکر گزار ویسا ہی ہے جیسا روزہ دار صبر کرنے والا۔ (بہار شریعت ۸/۱۶)

۱۹۱۰: عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ الْاَنْصَارِیِّ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اَکَلَ اَوْشَرِبَ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَہٗ وَجَعَلَ لَہٗ مَخْرَجًا.

(السنن لابی داؤد ج۲/۵۳۸ باب ما یقول الرجل اذا طعم)

ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب کھاتے یا پیتے یہ پڑھتے " اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّغَہٗ وَجَعَلَ لَہٗ مَخْرَجًا"

(بہار شریعت ۱۶/۸،۹)

۱۹۱۱: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اِنَّ الرَّجُلَ لَیُوْضَعُ الطَّعَامُ بَیْنَ یَدَیْہِ فَمَا یُرْفَعُ حَتّٰی یُغْفَرَ لَہٗ یَقُوْلُ: بِسْمِ اللّٰہِ اِذَا وُضِعَ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ اِذَا رُفِعَ.

(کنزالعمال ج۸/۳ حدیث ۳٤ الفصل فی اٰداب الاکل)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا آدمی کے سامنے کھانا رکھا جاتا ہے اور اٹھانے سے پہلے مغفرت ہوجاتی ہے اس کی صورت یہ ہے کہ جب رکھا جائے بسم اللہ کہے اور جب اٹھایا جانے لگے الحمد للہ کہے۔ (بہار شریعت ۹/۱۶)

۱۹۱۲: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْـرَۃَ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُطْعِمُ وَلاَ یُطْعَمُ وَمَنَّ عَلَیْنَا فَھَدَانَا وَاَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکُلَّ بَلاَءٍ حَسَنٍ اَبْلاَنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ غَیْرَ مُوْدَعٍ رَبِّیْ وَلاَ مُکَافِیٍ وَلاَ مَکْفُوْرٍ وَلاَ مُسْتَغْنًی عَنْہُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا مِنَ الطَّعَامِ وَسَقَانَا مِنَ الشَّرَابِ وَکَسَانَا مِنَ الْعُرٰی وَھَدَانَا مِنَ الضَّلاَلِ وَبَصَّرَنَا مِنَ الْعَمٰی وَفَضَّلَنَا عَلٰی کَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَہٗ تَفْضِیْلًا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ (کنزالعمال ج۸ص۸ وحدیث ١٤٤)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کھانے کے بعد یہ دعا پڑھے:
اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ یُطْعِمُ وَلاَ یُطْعَمُ وَمَنَّ عَلَیْنَا فَھَدَانَا وَاَطْعَمَنَا وَسَقَانَا وَکُلَّ بَلاَءٍ حَسَنٍ اَبْلاَنَا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ غَیْرَ مُوْدَعٍ رَبِّیْ وَلاَ مُکَافِیٍ وَلاَ مَکْفُوْرٍ وَلاَ مُسْتَغْنًی عَنْہُ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَطْعَمَنَا مِنَ الطَّعَامِ وَسَقَانَا مِنَ الشَّرَابِ وَكَسَانَا مِنَ الْعُرٰی وَهَدَانَا مِنَ الضَّلَالِ وَبَصَّرَنَا مِنَ الْعَمٰی وَفَضَّلَنَا عَلٰی كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَهٗ تَفْضِيْلًا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ. (بہار شریعت ۹/۱۶)

۱۹۱۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْفُخُ فِيْ طَعَامٍ وَّلَا شَرَابٍ وَّلَا يَتَنَفَّسُ فِي الْاِنَاءِ. (السنن لابن ماجة ۲ ص ۲۴۴ باب النفخ فی الطعام)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھانے کی چیز میں پھونک مارتے نہ پینے کی اور برتن میں سانس نہ لیتے۔

۱۹۱٤: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی اَنْ يُّقَامَ عَنِ الطَّعَامِ حَتّٰی يُرْفَعَ.

(السنن لابن ماجه ۲/۲٤۵ باب النهی ان یقام قبل القوم)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھانے پر سے اٹھنے کی ممانعت کی جب تک کھانا اٹھا نہ لیا جائے۔ (بہار شریعت ۹/۱۶)

۱۹۱۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ فَلَا يَقُوْمُ رَجُلٌ حَتّٰی تُرْفَعَ الْمَائِدَةُ وَلَا يَرْفَعُ يَدَهٗ وَاِنْ شَبِعَ حَتّٰی يَفْرُغَ الْقَوْمُ وَلْيُعْذِرْ فَاِنَّ الرَّجُلَ يُخْجِلُ جَلِيْسَهٗ فَيَقْبِضُ يَدَهٗ وَعَسٰی اَنْ يَّكُوْنَ لَهٗ فِي الطَّعَامِ حَاجَةٌ.

(السنن لابن ماجه ج۲ ص ۲٤۵ بَابُ النَّهْيِ اَنْ يُّقَامَ عَنِ الطَّعَامِ حَتّٰی يَرْفَعَ الْقَوْمُ)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب دستر خوان چنا جائے تو کوئی شخص دستر خوان سے نہ اٹھے جب تک دستر خوان نہ اٹھا لیا جائے اور کھانے سے ہاتھ نہ کھینچے اگرچہ کھا چکا ہو جب تک سب لوگ فارغ نہ ہو جائیں اور اگر ہاتھ روکنا ہی چاہتا ہے تو معذرت پیش کرے کیونکہ اگر بغیر معذرت کے ہاتھ روک لے گا تو اس کے ساتھ دوسرا شخص جو کھانا کھا رہا ہے شرمندہ ہوگا وہ بھی ہاتھ کھینچ لے گا اور شاید ابھی اس کو کھانے کی حاجت باقی ہو۔(۱)(بہار شریعت ۹/۱۶)

(۱) اسی حدیث کی بنا پر علماء یہ فرماتے ہیں کہ اگر کوئی شخص کم خوراک ہو تو آہستہ آہستہ تھوڑا تھوڑا کھائے اور اس کے باوجود بھی اگر جماعت کا ساتھ نہ دے سکے تو معذرت پیش کرے تاکہ دوسروں کو شرمندگی نہ ہو۔

۱۹۱٦: عَنْ سَلْمَانَ قَالَ: قَرَأْتُ فِي التَّوْرٰةِ إِنَّ بَرَكَةَ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهُ فَذَكَرْتُ ذٰلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ: بَرَكَةُ الطَّعَامِ الْوُضُوْءُ قَبْلَهُ وَالْوُضُوْءُ بَعْدَهُ.

(السنن لابی داود ج۲ ص۵۲۸ بَابُ غَسْلِ الْيَدِ قَبْلَ الطَّعَامِ)

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے توارت میں پڑھا تھا کہ کھانے کے بعد وضو کرنا یعنی ہاتھ دھونا اور کلی کرنا برکت ہے اس کو میں نے نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کھانے کی برکت اس کے پہلے وضو کرنا اور اس کے بعد وضو کرنا ہے۔(۱) (بہار شریعت ۱۶/۱۰)

۱۹۱۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْوُضُوْءُ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهُ يَنْفِيْ الْفَقْرَ وَهُوَ مِنْ سُنَنِ الْمُرْسَلِيْنَ.

(کنز العمال ۸/٤ الفصل الاول فی اداب الاکل حدیث ۵۵)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ ارشاد فرمایا کھانے سے پہلے اور بعد میں وضو کرنا ہاتھ مونھ دھونا محتاجی کو دور کرتا ہے اور یہ مرسلین کی سنتوں میں سے ہے۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۰)

۱۹۱۸: عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّكْثِرَ اللّٰهُ خَيْرَ بَيْتِهٖ فَلْيَتَوَضَّأْ اِذَا حَضَرَ غَدَاؤُهٗ وَاِذَا رُفِعَ. (السنن لابن ماجة ج۲ ص۲۴۲ باب الوضوء عندالطعام)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جو یہ پسند کرے کہ اللہ تعالیٰ اس کے گھر میں خیر زیادہ کرے تو جب کھانا حاضر کیا جائے وضو کرے اور جب اٹھایا جائے اس وقت وضو کرے یعنی ہاتھ مونھ دھوئے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۰)

۱۹۱۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُوْا جَمِيْعًا وَلَا تَفَرَّقُوْا فَاِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ. (السنن لابن ماجة ج۲ ص۲٤٤ باب الاجتماع علی الطعام)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا کہ اکٹھے ہو کر کھاؤ الگ الگ نہ کھاؤ کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۰)

(۱) اس حدیث میں وضو سے مراد ہاتھ دھونا ہے۔

۱۹۲۰: عَنْ عِكْرَاشِ بْنِ ذُوَيْبٍ قَالَ : اُوْتِيْنَا بِجَفْنَةٍ كَثِيْرَةِ الثَّرِيْدِ وَالْوَذْرِ فَخَبَطْتُ بِيَدَيَّ فِيْ نَوَاحِيْهَا وَاَكَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ فَقَبَضَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى عَلٰى يَدِيَ الْيُمْنٰى ثُمَّ قَالَ: يَا عِكْرَاشُ كُلْ مِنْ مَوْضِعٍ وَاحِدٍ فَاِنَّهُ طَعَامٌ وَاحِدٌ ثُمَّ اُوْتِيْنَا بِطَبَقٍ فِيْهِ اَلْوَانُ التَّمْرِ فَجَعَلْتُ اٰكُلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَجَالَتْ يَدُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي الطَّبَقِ فَقَالَ : يَا عِكْرَاشُ ! كُلْ مِنْ حَيْثُ شِئْتَ فَاِنَّهُ غَيْرُ لَوْنٍ وَّاحِدٍ ثُمَّ اُوْتِيْنَا بِمَاءٍ فَغَسَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَيْهِ وَمَسَحَ بِبَلَلِ كَفَّيْهِ وَجْهَهُ وَذِرَاعَيْهِ وَرَاْسَهٗ وَقَالَ: يَا عِكْرَاشُ ! هٰذَا الْوُضُوْءُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ .(مشکوة المصابیح ص ۳٦۷ باب الاطعمة)

عکراش بن ذویب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں ہمارے پاس ایک برتن میں بہت سی ثرید اور بوٹیاں لائی گئیں۔ میرا ہاتھ برتن میں ہر طرف پڑنے لگا اور رسول اللہ ﷺ نے اپنے سامنے سے تناول فرمایا پھر حضور نے بائیں ہاتھ سے میرا داہنا ہاتھ پکڑ لیا اور فرمایا کہ عکراش ایک جگہ سے کھاؤ کہ یہ ایک ہی قسم کا کھانا ہے اس کے بعد طبق میں طرح طرح کی کھجوریں لائی گئیں میں نے اپنے سامنے سے کھانا شروع کیا اور رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ مختلف جگہ طباق میں پڑتا پھر فرمایا عکراش جہاں سے چاہو کھاؤ کہ یہ ایک قسم کی چیز نہیں ہے پھر پانی لایا گیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہاتھ دھوئے اور ہاتھوں کی تری سے مونھ اور کلائیوں اور سر پر مسح کرلیا اور فرمایا عکراش جس چیز کو آگ نے چھوا یعنی جو آگ سے پکائی گئی ہو اس کے کھانے کے بعد یہ وضو ہے۔(بہار شریعت ۱۰/۱٦)

۱۹۲۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : اِذَا نَامَ اَحَدُكُمْ وَفِيْ يَدِهٖ رِيْحُ غَمَرٍ فَلَمْ يَغْسِلْ يَدَهٗ فَاَصَابَهٗ شَيْئٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ .

(السنن لابن ماجة ج ۲ ص ۲٤٥ باب من بات فی یده ریح غمر)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کسی کے ہاتھ میں چکنائی کی بو ہو اور بغیر ہاتھ دھوئے سو جائے اور اس کو کچھ تکلیف پہنچ جائے تو وہ خود اپنے ہی کو ملامت کرے اسی کی مثل حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بھی مروی ہے۔

(بہار شریعت ۱۱/۱٦)

۱۹۲۲: عَنْ اَبِيْ عَبْسِ بْنِ جَبْرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَخْلِعُوْا نِعَالَكُمْ

عِنْدَ الطَّعَامِ فَإِنَّهَا سُنَّةٌ جَمِيْلَةٌ إِذَا اَكَلْتُمُ الطَّعَامَ فَاخْلِعُوْا نِعَالَكُمْ فَإِنَّهُ رَوْحٌ لِّاَقْدَامِكُمْ

(کنزالعمال ۳/۸ الفصل الاول فی اداب الاکل حدیث ۲۰۰۱۹)

ابوعبس بن جبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا کھانے کے وقت جوتے اتارلو کہ یہ سنت جمیلہ (اچھا طریقہ) ہے اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے کہ کھانا رکھا جائے تو جوتے اتارلو کہ اس سے تمہارے پاؤں کے لیے راحت ہے۔

(بہارشریعت ۱۶/۱۱)

۱۹۲۳: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا تَقْطَعُوْا اللَّحْمَ بِالسِّكِّيْنِ فَإِنَّهُ صَنِيْعُ الْاَعَاجِمِ وَانْهَشُوْهُ نَهْشًا، فَإِنَّهُ اَهْنَأُ وَاَمْرَأُ.

(الترغیب ۱۳۲/۳ بَابُ نَهْشِ اللَّحْمِ دُوْنَ تَقْطِيْعِهِ بِالسِّكِّيْنِ إِنْ صَحَّ الْخَبَرُ)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ (کھاتے وقت) گوشت کو چھری سے نہ کاٹو یہ عجمیوں کا طریقہ ہے اس کو دانت سے نوچ کر کھاؤ کہ یہ خوشگوار اور زود ہضم ہے۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۱)

۱۹۲۴: عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا آكُلُ وَاَنَا مُتَّكِئٌ.

(کنزالعمال ج ۸/۸ فی مخطورات الاکل)

ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں تکیہ لگا کر کھانا نہیں کھاتا۔ (بہارشریعت ۶/۱۱)

۱۹۲۵: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: مَا اَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى خِوَانٍ وَلَا فِيْ سُكُرُّجَةٍ قَالَ: فَعَلٰى مَا كَانُوْا يَاكُلُوْنَ قَالَ: عَلَى السُّفَرِ.

(السنن لابن ماجہ ج۲ ص ۲۴۴ بَابُ الْاَكْلِ عَلَى الْخِوَانِ وَالسُّفْرَةِ)

۱۹۲۶: عَنْ قَتَادَةَ عَنْ اَنَسٍ قَالَ: مَا اَكَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى خِوَانٍ وَلَا فِيْ سُكُرُّجَةٍ وَلَاخُبِزَ لَهُ مُرَقَّقٌ قِيْلَ: لِقَتَادَةَ عَلٰى مَا يَاكُلُوْنَ؟ قَالَ: عَلَى السُّفَرِ. وَعَنْ اَنَسٍ قَالَ: مَا اَعْلَمُ النَّبِيَّ ﷺ رَاٰى رَغِيْفًا مُرَقَّقًا حَتّٰى لَحِقَ بِاللّٰهِ وَلَا رَاٰى شَاةً سَمِيْطًا بِعَيْنِهِ قَطُّ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۶۳ الفصل الاول باب کتاب الاطعمة)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے دستر خوان پر کھانا نہیں تناول فرمایا نہ چھوٹی چھوٹی پیالیوں میں کھایا اور نہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لیے پتلی چپاتیاں پکائی گئیں۔ دوسری روایت میں یہ ہے کہ حضور نے پتلی چپاتی دیکھی بھی نہیں، قتادہ سے پوچھا گیا کہ کس چیز پر وہ لوگ کھانا کھایا کرتے تھے؟ کہا کہ دستر خوان پر۔(۱)(بہار شریعت ۱۶/۱۲،۱۱)

۱۹۲۷: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ مَاعَابَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ طَعَامًا قَطُّ كَانَ اِذَا اشْتَهٰى شَيْئًا اَكَلَهُ وَاِنْ كَرِهَهُ تَرَكَهُ. (الصحيح لمسلم ج۳ص۱۸۷ باب لا یعیب الطعام)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے کھانے کو کبھی عیب نہیں لگایا (یعنی برا نہیں کیا) اگر خواہش ہوئی کھایا ورنہ چھوڑ دیا۔(بہار شریعت ۱۶/۱۲)

۱۹۲۸: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: طَعَامُ الرَّجُلِ يَكْفِيْ الرَّجُلَيْنِ وَطَعَامُ الرَّجُلَيْنِ يَكْفِيْ اَرْبَعَةً وَطَعَامُ اَرْبَعَةٍ يَكْفِيْ ثَمَانِيَةً.

(الصحيح لمسلم ۱۸۶/۲ بَابُ فَضِيْلَةِ الْمُوَاسَاةِ فِي الطَّعَامِ الْقَلِيْلِ)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں ایک شخص کا کھانا دو کے لیے کفایت کرتا ہے اور دو کا کھانا چار کے لیے کفایت کرتا ہے اور چار کا کھانا آٹھ کو کفایت کرتا ہے۔(بہار شریعت ۱۶/۱۲)

۱۹۲۹: عَنْ مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرَبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: كِيْلُوْا طَعَامَكُمْ يُبَارِكْ لَكُمْ فِيْهِ. (مشكوة المصابيح ۳۶۵ باب الاطعمة)

مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے اپنے کھانے کو ناپ لیا کرو تمہارے لیے اس میں برکت ہوگی۔(بہار شریعت ۱۶/۱۲)

۱۹۳۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا وُضِعَ الطَّعَامُ فَخُذُوْا مِنْ حَافَتِهِ وَذَرُوْا وَسْطَهُ فَاِنَّ الْبَرَكَةَ تَنْزِلُ فِيْ وَسْطِهِ.

(السنن لابن ماجه ج۲ص۲۴۳ بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاَكْلِ مِنْ ذُرْوَةِ الثَّرِيْدِ)

(۱) خوان تپائی کی طرح اونچی چیز ہوتی ہے جس پر امرا کے یہاں کھانا چنا جاتا ہے تاکہ کھاتے وقت جھکنا نہ پڑے اس پر کھانا کھانا متکبرین کا طریقہ تھا جس طرح بعض لوگ اس زمانہ میں میز پر کھاتے ہیں چھوٹی چھوٹی پیالیوں میں کھانا کھانا بھی امراء کا طریقہ ہے کہ ان کے یہاں مختلف قسم کے کھانے ہوتے ہیں چھوٹے چھوٹے برتنوں میں رکھے جاتے ہیں۔۱۲

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک برتن میں ثرید پیش کیا گیا۔ ارشاد فرمایا کہ کناروں سے کھاؤ کہ بیچ میں نہ کھاؤ کہ بیچ میں برکت اترتی ہے۔(۱) (بہار شریعت ۱۶/۱۲)

۱۹۳۱: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَوْقِعٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قال: اِنَّهُ لَا وِعَاءَ اِذَ مُلِئَى شَرٌّ مِّنْ بَطْنٍ فَاِنْ كُنْتُمْ لَا بُدَّ فَاعِلِيْنَ فَاجْعَلُوْهُ ثُلُثًا لِلطَّعَامِ وَثُلُثًا لِلشَّرَابِ وَثُلُثًا لِلرِّيْحِ وَالنَّفَسِ. (کنز العمال ج۸ ص۶ الفصل الاول فی اداب الاکل حدیث ۱۱٤)

عبدالرحمٰن بن موقع سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی ظرف جو بھرا جائے پیٹ سے زیادہ برا نہیں اگر تمہیں پیٹ میں کچھ ڈالنا ہی ہے تو ایک تہائی میں کھانا ڈالو اور ایک تہائی میں پانی اور ایک تہائی ہوا اور سانس کے لیے رکھو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲)

۱۹۳۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: تَجَشّٰى رَجُلٌ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: كُفَّ عَنَّا جُشَاءَكَ، فَاِنَّ اَكْثَرَهُمْ شِبْعًا فِي الدُّنْيَا اَطْوَلُهُمْ جُوْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ. (الترغیب و الترہیب ج۳ ص۱۳۷)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کی ڈکار کی آواز سنی فرمایا اپنی ڈکار کم کر اس لیے کہ قیامت کے دن سب سے زیادہ بھوکا وہ ہوگا جو دنیا میں زیادہ پیٹ بھرتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳)

۱۹۳۳: عَنْ مِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرَبَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مَلَاَ اٰدَمِيٌّ وِعَاءً شَرًّا مِنْ بَطْنٍ حَسْبُ الْاٰدَمِيِّ لُقَيْمَاتٌ يُقِمْنَ صُلْبَهٗ فَاِنْ غَلَبَتِ الْاٰدَمِيَّ نَفْسُهٗ فَثُلُثٌ لِلطَّعَامِ وَثُلُثٌ لِلشَّرَابِ وَثُلُثٌ لِلنَّفَسِ.

(السنن لابن ماجه ج۲ ص۲٤۸ باب الاقتصاد فی الاکل و کراهه الشبع)

مقدام بن معدیکرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ آدمی نے پیٹ سے زیادہ برا کوئی برتن نہیں بھرا۔ ابن آدم کو چند لقمے کافی ہیں جو اس کی پیٹھ کو سیدھا کریں اگر زیادہ کھانا ضروری ہو تو تہائی پیٹ کھانے کے لیے اور تہائی

(۱) ثرید ایک قسم کا کھانا ہے روٹی موڑ کر شوربے میں مل دیتے ہیں حضور اقدس ﷺ کو یہ کھانا پسند تھا۔

پانی کے لیے اور تہائی سانس کے لیے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲)

۱۹۳٤: عَنْ اَنَسٍ قَالَ : رَاَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ مُقْعِياً يَاكُلُ تَمَرًا .

(مشكوة المصابيح ص ٣٦٤ باب الاطعمة)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے نبی کریم ﷺ کو کھجور کھاتے دیکھا اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سرین پر اس طرح بیٹھے تھے کہ دونوں گھٹنے کھڑے تھے۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۳)

۱۹۳٥: عَنِ ابْنِ عُمَرَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْاَقْرَانِ اِلَّا اَنْ يَسْتَاذِنَ الرَّجُلُ اَخَاهُ . (الصحيح لمسلم ج٢ ص ١٨١ بَابُ نَهْيِ الْاَكْلِ مَعَ الْجَمَاعَةِ عَنْ قِرَانِ التَّمْرِيْنِ)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دو کھجوریں ملا کر کھانے سے منع فرمایا جب تک ساتھ والے سے اجازت نہ لے لے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳)

۱۹۳٦: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : لَا يَجُوْعُ اَهْلُ بَيْتٍ عِنْدَهُمُ التَّمْرُ .

(الصحيح لمسلم ج٢ ص ١٨١ بَابٌ فِيْ اِدْخَارِ التَّمْرِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جن کے یہاں کھجوریں ہیں اس گھر والے بھوکے نہیں۔ دوسری روایت میں یہ ہے کہ جس گھر میں کھجوریں نہ ہوں اس گھر والے بھوکے ہیں۔ (۱) (بہار شریعت ۱۶/۱۳)

۱۹۳۷: عَنْ اَبِيْ اَيُّوْبَ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اُتِيَ بِطَعَامٍ اَكَلَ مِنْهُ وَبَعَثَ بِفُضْلَةٍ اِلَيَّ وانَّهُ بَعَثَ اِلَيَّ يَوْمًا بِفُضْلَةٍ لَّمْ يَاكُلْ مِنْهَا لِاَنَّ فِيْهَا ثُوْمًا فَسَاَلْتُهُ اَحَرَامٌ هُوَ؟ قَالَ : لَا وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُهُ مِنْ اَجْلِ رِيْحِهٖ قَالَ : فَاِنِّيْ اَكْرَهُ مَا كَرِهْتَ. (الصحيح لمسلم ج٢ ص ١٨٣ باب اباحة اكل الثوم)

ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جب کھانا حاضر کیا جاتا تو تناول فرمانے کے بعد اس کا بقیہ (اولش) میرے پاس بھیج دیتے ایک دن کھانے

(۱) یہ اس زمانے اور اس ملک کے لحاظ سے ہے کہ وہاں کھجوریں بکثرت ہوتی ہیں اور جب گھر میں کھجوریں ہیں تو بال بچوں اور گھر والوں کے لیے اطمینان کی صورت ہے کہ بھوک لگے گی تو انہیں کھالیں گے بھوکے نہیں رہیں گے۔

کا برتن میرے پاس بھیجد یا اس میں سے کچھ نہیں تناول فرمایا تھا کیونکہ اس میں لہسن پڑا ہوا تھا میں نے دریافت کیا کیا یہ حرام ہے؟ فرمایا نہیں مگر میں بو کی وجہ سے اسے ناپسند کرتا ہوں، میں نے عرض کی جس کو حضور ناپسند فرماتے ہیں میں بھی ناپسند کرتا ہوں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳)

۱۹۳۸ : عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَكَلَ ثُوْمًا اَوْ بَصَلاً فَلْيَعْتَزِ لْنَا اَوْ قَالَ: فَلْيَسْتَعْزِلِ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِيْ بَيْتِهٖ وَاَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اُتِيَ بِقِدْرٍ فِيْهِ خَضُرَاتٌ مِّنْ بُقُوْلٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيْحًا فَقَالَ : قَرِّبُوْهَا اِلٰى بَعْضِ اَصْحَابِهٖ وَقَالَ : كُلْ فَاِنِّيْ اُنَاجِيْ مَنْ لَا تُنَاجِيْ .(مشكوة المصابيح ص ٣٦٥ باب الاطعمة)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے علیحدہ رہے یا فرمایا وہ ہماری مسجد سے علیحدہ رہے یا اپنے گھر میں بیٹھ جائے اور حضور کی خدمت میں ایک ہانڈی پیش کی گئی جس میں سبز ترکاریاں تھیں حضور نے فرمایا کہ بعض صحابہ کو پیش کر دو اور ان سے فرمایا کہ تم کھالو اس لیے کہ میں ان سے باتیں کرتا ہوں کہ تم ان سے باتیں نہیں کرتے یعنی ملائکہ سے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳)

۱۹۳۹ : عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَكْلِ الثَّوْمِ اِلَّا مَطْبُوْخًا .

(مشكوة المصابيح ص٣٦٧ باب الاطعمة)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے لہسن کھانے سے منع فرمایا مگر یہ کہ پکا ہوا ہو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳،۱۴)

۱۹۴۰ : عَنْ اُمِّ هَانِيْ بِنْتِ اَبِيْ طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : هَلْ عِنْدَكُمْ مِنْ شَيْءٍ ؟ فَقُلْتُ: لَا اِلَّا كِسْرَةٌ يَابِسَةٌ وَخَلٌّ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : قَرِّبِيْهِ فَمَا افْتَقَرَ بَيْتٌ مِّنْ اِدَامٍ فِيْهِ خَلٌّ. (الترغيب والترهيب ج ٣/ص ١٣١ ونهش اللحم دون تقطيعه بالسكين ان صح الخبر)

ام ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں میرے یہاں حضور تشریف لائے فرمایا کچھ تمہارے یہاں ہے میں نے عرض کی سوکھی روٹی اور سرکہ کے سوا کچھ نہیں فرمایا لاؤ جس گھر میں سرکہ ہے اس گھر والے سالن سے محتاج نہیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴)

١٩٤١ : عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ سَأَلَ اَهْلَهُ الْاُدُمَ فَقَالُوْا : مَا عِنْدَنَا اِلَّا خَلٌّ فَدَعَا بِهٖ فَجَعَلَ یَاکُلُ بِهٖ وَیَقُوْلُ نِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ نِعْمَ الْاُدُمُ الْخَلُّ ۔

(الصحیح لمسلم ج٢ص ١٨٢ باب فضیلة الخل والتادم به)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے گھر والوں سے سالن کو دریافت کیا لوگوں نے کہا ہمارے یہاں سرکہ کے سوا کچھ نہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسے طلب فرمایا اور اس سے کھانا شروع کیا اور بار بار فرمایا کہ سرکہ اچھا سالن ہے۔ (بہار شریعت ١٦/١٤)

١٩٤٢ : عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ قَالَتْ : اُتِیَ النَّبِیُّ ﷺ بِطَعَامٍ فَعَرَضَ عَلَیْنَا فَقُلْنَا: لَا نَشْتَهِیْهِ فَقَالَ : لَا تَجْمَعْنَّ جُوْعًا وَکِذْبًا (السنن لابن ماجه ج٢ص ٢٤٥ بَابُ عَرْضِ الطَّعَامِ)

اسما بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں کھانا حاضر ہوگیا۔ حضور نے ہم پر پیش فرمایا ہم نے کہا ہمیں خواہش نہیں ہے فرمایا بھوک اور جھوٹ دونوں چیزوں کو اکٹھا مت کرو۔ (١) (بہار شریعت ١٦/١٤)

١٩٤٣ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ ذَاتَ یَوْمٍ اَوْ لَیْلَةٍ فَاِذَا هُوَ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَعُمَرَ فَقَالَ : مَا اَخْرَجَکُمَا مِنْ بُیُوْتِکُمَا هٰذِهِ السَّاعَةَ؟ قَالَ : الْجُوْعُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ : وَاَنَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِیْ لَاَخْرَجَنِی الَّذِیْ اَخْرَجَکُمَا قُوْمُوْا فَقَامُوْا مَعَهٗ فَاَتٰی رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاِذَا هُوَ لَیْسَ فِیْ بَیْتِهٖ فَلَمَّا رَاَتْهُ الْمَرْاَةُ قَالَتْ : مَرْحَبًا وَاَهْلًا قَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَیْنَ فُلَانٌ ؟ قَالَتْ : ذَهَبَ یَسْتَعْذِبُ لَنَا مِنَ الْمَاءِ اِذْ جَاءَ الْاَنْصَارِیُّ فَنَظَرَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَصَاحِبَیْهِ ثُمَّ قَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَا اَحَدٌ نِ الْیَوْمَ اَکْرَمَ اَضْیَافًا مِّنِّیْ قَالَ : فَانْطَلَقَ فَجَاءَ هُمْ بِعِذْقٍ فِیْهِ بُسْرٌ وَتَمْرٌ وَرُطَبٌ فَقَالَ : کُلُوْا مِنْ هٰذِهٖ وَاَخَذَ الْمُدْیَةَ فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِیَّاکَ وَالْحَلُوْبَ فَذَبَحَ لَهُمْ فَاَکَلُوْا مِنَ الشَّاةِ وَمِنْ ذٰلِکَ الْعِذْقِ وَشَرِبُوْا فَلَمَّا اَنْ شَبِعُوْا وَرَوُوْا وَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ

(١) یعنی بھوک کے وقت کوئی کھانا کھلائے تو کھائے یہ نہ کہے کہ بھوک نہیں ہے کہ کھانا بھی نہ کھانا اور جھوٹ بھی بولنا دنیا و آخرت دونوں کا خسارہ ہے بعض تکلف کرنے والے ایسا کیا کرتے ہیں اور بہت سے دیہاتی اس قسم کی عادت رکھتے ہیں کہ جب تک ان سے بار بار نہ کہا جائے کھانے سے انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں خواہش نہیں ہے۔ جھوٹ بولنے سے بچنا ضروری ہے۔١٢

ﷺ: لِاَبِیْ بَکْرٍ وَّعُمَرَ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَتُسْئَلُنَّ عَنْ ھٰذِہِ النَّعِیْمِ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَخْرَجَکُمْ مِنْ بُیُوْتِکُمُ الْجُوْعُ ثُمَّ لَمْ تَرْجِعُوْا حَتّٰی اَصَابَکُمْ ھٰذَا النَّعِیْمُ. (الصحیح لمسلم ج۲ص۱۷۶،۱۷۷ باب السباطة غیرہ الی دار من یثق برضاہ بذٰلک)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک روز رسول اللہ ﷺ باہر تشریف لائے اور ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ملے ارشاد فرمایا کیا چیز تمہیں اس وقت گھر سے باہر لائی؟ عرض کی بھوک فرمایا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جو چیز تمہیں گھر سے باہر لائی وہی مجھے بھی لائی ارشاد فرمایا اٹھو وہ لوگ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کھڑے ہوگئے اور ایک انصاری کے یہاں تشریف لے گئے دیکھا تو وہ گھر میں نہیں ہیں انصاری کی بی بی نے جوں ہی ان حضرات کو دیکھا مرحبا واہلا کہا حضور نے دریافت فرمایا کہ فلاں شخص کہاں ہے؟ کہا کہ میٹھا پانی لینے گئے ہیں اتنے میں انصاری آگئے حضور کو اور شیخین کو دیکھ کر کہا الحمدللہ! آج مجھ سے بڑھ کر کوئی نہیں جس کے یہاں ایسے معزز مہمان آئے ہوں پھر وہ کھجور کا ایک خوشہ لائے جس میں ادھ پکی اور خشک کھجوریں بھی تھیں اور رطب بھی تھے اور ان حضرات سے کہا کہ کھایئے اور خود چھری نکالی (یعنی بکری ذبح کرنے کا ارادہ کیا) حضور نے فرمایا دودھ والی کو ذبح نہ کرنا انصاری نے بکری ذبح کی ان حضرات نے بکری کا گوشت کھایا اور کھجوریں کھائیں پانی پیا۔ جب کھا پی کر فارغ ہوئے ابوبکر وعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمایا کہ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے قیامت کے دن اس نعمت کا سوال ہوگا تمہیں بھوک گھر سے لائی اور واپس ہونے سے پہلے یہ نعمت تم کو ملی۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴)

۱۹۴۴: عَنْ اُمِّ سَلَمَۃَ زَوْجِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: اَلَّذِیْ یَشْرَبُ فِیْ اٰنِیَۃِ الْفِضَّۃِ اِنَّمَا یُجَرْجِرُ فِیْ بَطْنِہٖ نَارَ جَھَنَّمَ. (الصحیح لمسلم ج۲ ۱۸۷ باب تحریم استعمال اوانی الذھب والفضة فی غیرہ)

ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا جو شخص چاندی یا سونے کے برتن میں کھاتا یا پیتا ہے وہ اپنے پیٹ میں جہنم کی آگ اتارتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۵)

۱۹۴۵: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِیْ

اَنَـاءِ اَحَـدِكُـمْ فَـامْـلِقُوْهُ فَإِنَّ فِيْ اَحَدِ جَنَاحَيْهِ دَاءً وَفِيْ الْآخَرِ شِفَاءً وَإِنَّهُ يَتَّقِيْ بِجَنَاحِهِ الَّذِيْ فِيْهِ الدَّاءُ فَلْيَغْمِسْهُ كُلَّهُ. (السنن لابی داؤد ۵۳۷/۲ باب فی الذباب یقع فی الطعام)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا جب کھانے میں مکھی گر جائے تو اسے غوطہ دیدو اور پھینک دو کیونکہ اس کے ایک بازو میں بیماری ہے اور دوسرے میں شفا ہے اور اسی بازو سے اپنے کو بچاتی ہے جس میں بیماری ہے وہی بازو کھانے میں پہلے ڈالتی ہے جس میں بیماری ہے لہذا پوری کو غوطہ دیدو۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۶)

۱۹۴۶: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ اَكَلَ طَعَامًا فَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ وَمَالَاكَ بِلِسَانِهِ فَلْيَبْلَعْ مَنْ فَعَلَ فَقَدْ اَحْسَنَ مَنْ لَا فَلَا حَرَجَ .

(کنز العمال ج۸/ص۷ حدیث ۱۲۹)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کھانا کھائے (اور دانتوں میں کچھ رہ جائے) اسے اگر خلال سے نکالے تو تھوک دے اور زبان سے نکالے تو نگل جائے جس نے ایسا کیا اچھا کیا اور نہ کیا تو بھی حرج نہیں۔ (بہار شریعت ۱۵/۱۶)

﴿پانی پینے کا بیان﴾

احادیث

۱۹۴۷: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ کَانَ یَتَنَفَّسُ فِی الْاِنَاءِ ثَلٰثًا۔

(الصحیح لمسلم ج۲/۱۷۴ بَابُ کَرَاھِیَۃِ یَتَنَفَّسُ فِیْ نَفْسِ الْاِنَاءِ)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پانی پینے میں تین بار سانس لیتے تھے اور مسلم کی روایت میں یہ بھی ہے کہ فرماتے تھے کہ اس طرح پینے میں زیادہ سیرابی ہوتی ہے اور صحت کے لیے مفید اور خوشگوار ہے۔ (بہارشریعت ۱۶/۲۲)

۱۹۴۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لَا تَشْرَبُوا وَاحِدًا کَشُرْبِ الْبَعِیْرِ وَلٰکِنِ اشْرَبُوْا مَثْنٰی وَثُلٰثَ وَسَمُّوْا اِذَا اَنْتُمْ شَرِبْتُمْ وَاحْمَدُوْا اِذَا اَنْتُمْ رَفَعْتُمْ۔

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۱ باب الاشربۃ)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک سانس میں پانی نہ پیو جیسے اونٹ پیتا ہے بلکہ دو اور تین مرتبہ میں پیو اور جب پیو تو بسم اللہ کہہ لو اور جب برتن کو منہ سے ہٹاؤ تو اللہ کی حمد کرو۔

۱۹۴۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَھٰی رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اَنْ یُّتَنَفَّسَ فِی الْاِنَاءِ اَوْیُنْفَخَ فِیْہِ۔ (مشکوۃ المصابیح ۳۷۱ باب الاشربۃ)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے برتن میں سانس لینے اور پھونکنے سے منع فرمایا۔ (بہارشریعت ۱۶/۲۳)

۱۹۵۰: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَھٰی عَنِ النَّفْخِ فِی الشَّرَابِ فَقَالَ رَجُلٌ: اَلْقَذَاۃُ اَرَاھَا فِی الْاِنَاءِ قَالَ: اَھْرِقْھَا فَقَالَ: اِنِّیْ لَا اَرْوٰی مِنْ نَفْسٍ وَاحِدٍ قَالَ: فَاَبِنِ الْقَدَحَ عَنْ فِیْکَ ثُمَّ تَنَفَّسْ۔ (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۱ باب الاشربۃ)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے پینے کی چیز میں

پھونکنے سے منع فرمایا۔ایک شخص نے عرض کی کہ برتن میں کوڑا دکھائی دیتا ہے فرمایا اسے گرادو اس نے عرض کی کہ ایک سانس میں سیراب نہیں ہوتا ہوں فرمایا برتن کو مونھ سے جدا کر کے سانس لو۔(بہار شریعت ۲۳/۱۶)

۱۹۵۱ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ وَاَنْ یُّنْفَخَ فِیْ الشَّرَابِ .(مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۱ باب الاشربة)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے پیالے میں جو جگہ ٹوٹی ہوئی ہے وہاں سے پینے کی اور پینے کی چیز میں پھونکنے کی ممانعت فرمائی۔

(بہار شریعت ۲۳/۱۶)

۱۹۵۲ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الشُّرْبِ مِنْ فِیْ السِّقَاءِ .

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۱ باب الاشربة)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے مشک کے دہانے سے پینے کو منع فرمایا۔(بہار شریعت ۲۳/۱۶)

۱۹۵۳ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِنِ الْخُدْرِیِّ اَنَّهٗ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اِخْتِنَاثِ الْاَسْقِیَةِ اَنْ یُّشْرَبَ مِنْ اَفْوَاهِهَا.

(الصحیح لمسلم ج۲ ص۱۷۳ باب فی الشرب قائما)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے مشک کے دہانے کو موڑ کر اس سے پانی پینے کو منع فرمایا۔(بہار شریعت ۲۳/۱۶)

۱۹۵۴ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ اِخْتِنَاثِ الْاَسْقِیَةِ وَاَنَّ رَجُلًا بَعْدَ مَا نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ ذٰلِکَ قَامَ مِنَ اللَّیْلِ اِلٰی سِقَاءٍ فَاخْتَنَثَهٗ فَخَرَجَتْ عَلَیْهِ مِنْهُ حَیَّةٌ . (السنن لابن ماجة ج۲ ص۲۵۲)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور کے منع فرمانے کے بعد ایک شخص رات میں اٹھا اور مشک کا دہانہ پانی پینے کے لیے موڑا اس میں سے سانپ نکلا۔(بہار شریعت ۲۳/۱۶)

۱۹۵۵ : عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ زَجَرَ عَنِ الشُّرْبِ قَائِمًا .

(الصحیح لمسلم ج۲ ص۱۷۳ باب فی الشرب قائما)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کھڑے ہوکر پانی پینے سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۳)

۱۹۵۶ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لاَ يَشْرَبَنَّ اَحَدٌ مِّنْكُمْ قَائِمًا فَمَنْ نَسِيَ فَلْيَسْتَقِيْ . (الصحیح لمسلم ۱۷۳/۲ باب فی الشرب قائما)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھڑے ہوکر ہرگز کوئی شخص پانی نہ پئے اور جو بھول کر ایسا کرگزرے وہ قے کردے۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۳)

۱۹۵۷ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ مِنْ مَّاءِ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَهُوَ قَائِمٌ. (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۰ باب الاشربۃ الفصل الاول، الصحیح لمسلم ۱۷۳/۲ باب فی الشرب قائما)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں میں آب زمزم کا ایک ڈول نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر لایا حضور نے کھڑے ہوکر اسے پیا۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۴)

۱۹۵۸ : عَنْ عَلِيٍّ اَنَّهُ صَلَّى الظُّهْرَ ثُمَّ قَعَدَ فِيْ حَوَائِجِ النَّاسِ فِيْ رَحْبَةِ الْكُوْفَةِ حَتّٰى حَضَرَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ ثُمَّ اُوْتِيَ بِمَاءٍ فَشَرِبَ وَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَذَكَرَ رَاْسَهُ وَرِجْلَيْهِ ثُمَّ قَالَ : فَشَرِبَ فُضْلَهُ وَهُوَ قَائِمٌ ثُمَّ قَالَ: اِنَّ نَاسًا يَكْرَهُوْنَ الشُّرْبَ قَائِمًا وَاِنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ مَا صَنَعْتُ (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۰ باب الاشربۃ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ظہر کی نماز پڑھی اور لوگوں کی حاجات پوری کرنے کے لیے رحبۂ کوفہ میں بیٹھ گئے جب عصر کا وقت آیا ان کے پاس پانی لایا گیا انہوں نے پیا اور وضو کیا پھر وضو کا بچا ہوا پانی کھڑے ہوکر پیا اور یہ فرمایا کہ لوگ کھڑے ہوکر پانی پینے کو مکروہ بتاتے ہیں اور جس طرح میں نے کیا نبی کریم ﷺ نے بھی ویسا ہی کیا تھا۔(۱) (بہار شریعت ۱۶/۲۴)

(۱) اس کا مطلب یہ ہے کہ لوگ مطلقاً کھڑے ہوکر پانی پینے کو مکروہ بتاتے ہیں حالانکہ وضو کے پانی کا یہ حکم نہیں بلکہ اس کو کھڑے ہوکر پینا مستحب ہے اسی طرح آپ زمزم کو بھی کھڑے ہوکر پینا سنت یہ دونوں پانی اس حکم سے مستثنیٰ ہیں اور اس میں حکمت یہ ہے کہ کھڑے ہوکر جب پانی پیا جاتا ہے وہ فوراً تمام اعضاء کی طرف سرایت کرجاتا ہے اور یہ مضر ہے مگر یہ دونوں برکت والے ہیں اور ان سے مقصود ہی تبرک ہے ان کا تمام اعضا میں پہنچ جانا فائدہ مند ہے بعض لوگوں سے سنا گیا ہے کہ مسلم کا جوٹھا پانی بھی کھڑے ہوکر پینا چاہیے مگر میں نے کسی کتاب میں اس کو نہیں دیکھا صرف دو ہی پانیوں کا کتابوں میں استثناء کو رپایا۔ واللہ اعلم عند اللہ

۱۹۵۹: عَنْ كَبْشَةَ قَالَتْ : دَخَلَ عَلَيَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَشَرِبَ مِنْ فِيْ قِرْبَةٍ مُعَلَّقَةٍ قَائِمًا فَقُمْتُ اِلٰى فِيْهَا فَقَطَعْتُهُ . (مشكوة المصابيح ص ۳۷۱ باب الاشربة)

کبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں میرے یہاں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے مشک لٹکی ہوئی تھی اس کے دہانے سے کھڑے ہوکر پانی پیا۔(۱) میں نے مشک کے دہانے کو کاٹ کر رکھ لیا۔ (بہار شریعت ۲۴/۱۶)

۱۹۶۰: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ وَمَعَهُ صَاحِبٌ لَّهُ فَسَلَّمَ فَرَدَّ الرَّجُلُ وَهُوَ يُحَوِّلُ الْمَاءَ فِيْ حَائِطٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : اِنْ كَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِيْ شَنَّةٍ وَّاِلَّا كَرَعْنَا فَقَالَ : عِنْدِيْ مَاءٌ بَاتَ فِيْ شَنٍّ فَانْطَلَقَ اِلَى الْعَرِيْشِ فَسَكَبَ فِيْ قَدَحٍ مَّاءً ثُمَّ حَلَبَ عَلَيْهِ مِنْ دَاجِنٍ فَشَرِبَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ عَادَ فَشَرِبَ الرَّجُلُ الَّذِيْ جَاءَ مَعَهُ . (مشكوة المصابيح ص ۳۷۰ باب الاشربة)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ نبی کریم ﷺ اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک انصار کے پاس تشریف لے گئے وہ اپنے باغ میں پیڑوں کو پانی دے رہے تھے ارشاد فرمایا کیا تمہارے یہاں باسی پانی پرانی مشک میں ہے؟ (اگر ہو تو لاؤ) ورنہ ہم مونھ لگا کر پانی پی لیں انہوں نے کہا میرے یہاں باسی پانی پرانی مشک میں ہے اپنی جھونپڑی میں گئے اور برتن میں پانی انڈیل کر اس میں بکری کا دودھ دوہا حضور نے پیا پھر دوبارہ انہوں نے پانی لے کر دودھ دوہا حضور کے ساتھی نے پیا۔(بہار شریعت ۲۴/۱۶، ۲۵)

۱۹۶۱: عَنْ اَنَسٍ قَالَ : حُلِبَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَاةٌ دَاجِنٌ وشِيْبَ لَبَنُهَا بِمَاءٍ مِّنَ الْبِئْرِ الَّتِيْ فِيْ دَارِ اَنَسٍ فَاُوْتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْقَدَحَ فَشَرِبَ وَعَلٰى يَسَارِهٖ اَبُوْبَكْرٍ وَعَنْ يَمِيْنِهٖ اَعْرَابِيٌّ فَقَالَ : عُمَرُ اَعْطِ اَبَا بَكْرٍ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ : فَاُوْتِيَ الْاَعْرَابِيُّ الَّذِيْ عَنْ يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَالَ : اَلْاَيْمَنُ فَالْاَيْمَنُ . (مشكوة المصابيح ۳۷۱ باب الاشربة)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے بکری کا دودھ دوہا گیا اور انس کے گھر میں جو کنواں تھا اس کا پانی اس میں ملایا گیا یعنی لسی بنائی گئی پھر حضور کی خدمت

(۱) حضور کے اس فعل کو علما نے بیان جواز پر محمول کیا ہے۔

میں پیش کیا گیا حضور نے نوش فرمایا۔ حضور کی بائیں طرف ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور داہنی طرف ایک اعرابی تھے حضرت عمر نے عرض کی یا رسول اللہ ابو بکر کو دیجئے حضور نے اعرابی کو دیا کیوں کہ یہ داہنی جانب تھے اور ارشاد فرمایا داہنا مستحق ہے پھر اس کے بعد جو داہنے ہو داہنے کو مقدم رکھا کرو۔ (بہار شریعت ۲۵/۱۶)

۱۹۶۲: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: اُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِقَدَحٍ فَشَرِبَ مِنْهُ وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ غُلَامٌ اَصْغَرُ الْقَوْمِ وَالْاَشْيَاخُ عَنْ يَّسَارِهٖ فَقَالَ: يَا غُلَامُ اَتَاذِنُ اَنْ اُعْطِيَهُ الْاَشْيَاخَ؟ فَقَالَ: مَا كُنْتُ لِاُوْثِرَ بِفَضْلٍ مِّنْكَ اَحَدًا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! فَاَعْطَاهُ اِيَّاهُ.

(مشكوة المصابيح ص ۳۷۱ باب الاشربة)

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کی خدمت میں پیالہ پیش کیا گیا حضور نے نوش فرمایا حضور کی داہنی جانب سب سے چھوٹے ایک شخص تھے عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور بڑے بڑے اصحاب بائیں جانب تھے۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا لڑکے اگر تم اجازت دو تو بڑوں کو دیدوں؟ انہوں نے عرض کی حضور کے اولش میں دوسروں کو اپنے پر ترجیح نہیں دوں گا، حضور نے ان کو دے دیا۔ (بہار شریعت ۲۵/۱۶)

۱۹۶۳: عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: لَا تَلْبَسُوا الْحَرِيْرَ وَلَا الدِّيْبَاجَ وَلَا تَشْرَبُوْا فِيْ اٰنِيَةِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ وَلَا تَاْكُلُوْا فِيْ صِحَافِهَا فَاِنَّهَا لَهُمْ فِي الدُّنْيَا وَهِيَ لَكُمْ فِي الْاٰخِرَةِ (مشكوة المصابيح ص ۳۷۱ باب الاشربة)

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں حریر اور دیباج نہ پہنو اور نہ سونے اور چاندی کے برتن میں پانی پیو اور نہ ان کے برتنوں میں کھانا کھاؤ کہ یہ چیز دنیا میں کافروں کے لیے ہیں اور تمہارے لیے آخرت میں ہیں۔ (بہار شریعت ۲۵/۱۶)

۱۹۶۴: عَنِ الزُّهْرِيِّ كَانَ اَحَبُّ الشَّرَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ الْحُلْوَ الْبَارِدَ

(مشكوة المصابيح ص ۳۷۱ باب الاشربة)

زہری سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو پینے کی وہ چیز زیادہ پسند تھی جو شیریں اور ٹھنڈی ہو۔ (بہار شریعت ۲۵/۱۶)

۱۹٦۵ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ : نَهَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ نَشْرَبَ عَلٰى بُطُوْنِنَا وَهُوَ الْكَرْعُ وَنَهَانَا اَنْ نَغْتَرِفَ بِالْيَدِ الْوَاحِدَةِ وَقَالَ: لَا يَلِغْ اَحَدُكُمْ كَمَا يَلِغُ الْكَلْبُ وَلَا يَشْرَبْ بِالْيَدِ الْوَاحِدَةِ كَمَا يَشْرَبُ الْقَوْمُ الَّذِیْ سَخِطَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَا يَشْرَبْ بِاللَّيْلِ فِیْ اِنَاءٍ حَتّٰى يُحَرِّكَهُ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ اِنَاءً مُخَمَّراً وَمَنْ شَرِبَ بِيَدِهٖ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى اِنَاءٍ يُرِيْدُ التَّوَاضُعَ كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِعَدَدِ اَصَابِعِهٖ حَسَنَاتٍ وَهُوَ اِنَاءُ عِيْسَى بْنِ مَرْيَمَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ اِذَا طَرَحَ الْقَدَحَ فَقَالَ : اُفٍّ هٰذَا مَعَ الدُّنْيَا .

(السنن لابن ماجه ج۲ ص ۲۵۳ باب الشُّرْبِ بِالْاَكُفِّ وَالْكَرْعِ)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے پیٹ کے بل جھک کر پانی میں مونھ ڈال کر پینے سے منع فرمایا اور نہ ایک ہاتھ سے چلو لے کر پئے جیسے وہ لوگ پیتے ہیں جن پر خدا ناراض ہے اور رات میں جب کسی برتن میں پانی پئے تو اسے ہلا لے مگر جبکہ وہ برتن ڈھکا ہو تو ہلانے کی ضرورت نہیں اور جو شخص برتن سے پینے پر قادر ہے اور تواضع کے طور پر ہاتھ سے پیتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے نیکیاں لکھتا ہے جتنی اس کے ہاتھ میں انگلیاں ہیں عیسی علیہ السلام کا برتن تھا کہ انھوں نے اپنا پیالہ بھی پھینک دیا اور یہ کہا کہ یہ بھی دنیا کی چیز ہے۔

(بہار شریعت ۱۶/۲۶،۲۵)

۱۹٦٦ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : مَرَرْنَا عَلٰى بِرْكَةٍ فَجَعَلْنَا نَكْرَعُ فِيْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا تَكْرَعُوْا وَلٰكِنِ اغْسِلُوْا اَيْدِيَكُمْ ثُمَّ اشْرَبُوْا فِيْهَا فَاِنَّهٗ لَيْسَ اِنَاءٌ اَطْيَبَ مِنَ الْيَدِ . (السنن لابن ماجه ج۲ ص ۲۵۳ باب الاشربة بالاكف والكرع)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہاتھوں کو دھوؤ اور ان میں پانی پیو کہ ہاتھ سے زیادہ پاکیزہ کوئی برتن نہیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۲٦)

۱۹٦۷ : عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : سَاقِیْ الْقَوْمِ آخِرُهُمْ شُرْبًا .

(جامع الترمذی ج۲ ص ۱۱ باب ماجاء ساقی القوم آخرهم شربا)

ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ساقی جو لوگوں کو پانی پلا رہا ہے وہ سب کے آخر پئے گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۲٦)

۱۹٦۸ : عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : مَصُّوا الْمَاءَ مَصًّا فَاِنَّهُ اَهْنَأُ وَاَمْرَأُ اَبْرَءُ .

(کنز العمال ج۸ ص ۱۵ کِتَابُ الْمَعِیْشَةِ بَابُ اٰدَابِ الشُّرْبِ حدیث ۳٤۷)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا پانی کو چوس کر پیو یہ خوشگوار اور زود ہضم ہے اور بیماری سے بچاؤ ہے۔(بہار شریعت ۲٦/۱٦)

۱۹٦۹ : عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَا الشَّیْئُ الَّذِیْ لَا یَحِلُّ مَنْعُهُ؟ قَالَ : اَلْمَاءُ وَالْمِلْحُ وَالنَّارُ قَالَتْ : قُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! هٰذَا الْمَاءُ قَدْ عَرَفْنَاهُ فَمَا بَالُ الْمِلْحِ وَالنَّارِ؟ قَالَ : یَا حُمَیْرَاءُ ! مَنْ اَعْطٰی نَارًا فَكَاَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِیْعِ مَا اَنْضَجَتْ تِلْكَ النَّارُ وَمَنْ اَعْطٰی مِلْحًا فَكَاَنَّمَا تَصَدَّقَ بِجَمِیْعِ مَا طَیَّبَتْ تِلْكَ الْمِلْحُ وَمَنْ سَقٰی مُسْلِمًا شُرْبَةً مِّنْ مَاءٍ حَیْثُ یُوْجَدُ الْمَاءُ فَكَاَنَّمَا اَعْتَقَ رَقَبَةً وَمَنْ سَقٰی مُسْلِمًا شُرْبَةً مِّنْ مَاءٍ حَیْثُ لَا یُوْجَدُ الْمَاءُ فَكَاَنَّمَا اَحْیَاهَا رواه ابن ماجة .

(مشکوۃ المصابیح ۲٦۰ الفصل الثالث باب احیاء الموات والشرب)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ! کس چیز کا منع کرنا حلال نہیں؟ فرمایا پانی اور نمک اور آگ کہتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ پانی کو تو ہم نے سمجھ لیا مگر نمک آگ کا منع کرنا کیوں حلال نہیں؟ فرمایا اے حمیرا جس نے آگ دیدی گویا اس نے اس پورے کو صدقہ کیا جو آگ سے پکایا گیا اور جس نے نمک دے دیا گویا اس نے تمام اس کو کھانے کو صدقہ کیا جو اس نمک سے درست کیا گیا اور جس نے مسلمان کو اس جگہ پانی کا گھونٹ پلایا جہاں پانی ملتا ہے تو گویا گردن کو آزاد کردیا اور جس نے مسلم کو ایسی جگہ پانی کا گھونٹ پلایا جہاں پانی نہیں ملتا ہے تو گویا اس نے زندہ کردیا۔(بہار شریعت ۲٦/۱٦)

﴿ولیمہ اور ضیافت﴾

احادیث

١٩٧٠: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ رَاٰیٰ عَلٰی عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَوْفٍ اَثَرَ صُفْرَۃٍ فَقَالَ: مَا ھٰذَا؟ قَالَ: اِنِّیْ تَزَوَّجْتُ اِمْرَاَۃً عَلٰی وَزْنِ نَوَاۃٍ مِّنْ ذَھَبٍ قَالَ: بَارَکَ اللّٰہُ لَکَ اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاۃٍ. (مشکوۃ المصابیح ٢٧٨،٢٧٧ باب الولیمۃ الفصل الاول)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر زردی کا اثر دیکھا یعنی حلوق کا رنگ ان کے بدن یا کپڑوں پر لگا دیکھا فرمایا یہ کیا ہے؟ یعنی مرد کے بدن پر اس رنگ کو نہ ہونا چاہئے یہ کیوں کر لگا؟ عرض کی میں نے ایک عورت سے نکاح کیا اس کے بدن سے یہ زردی چھوٹ کر لگ گئی، فرمایا اللہ تعالیٰ تمہارے لیے مبارک کرے تم ولیمہ کرو اگرچہ ایک ہی بکری سے۔ (بہار شریعت ٢٧/١٦)

١٩٧١: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: مَا اَوْلَمَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ نِسَائِہٖ مَا اَوْلَمَ عَلٰی زَیْنَبَ اَوْلَمَ بِشَاۃٍ. (مشکوۃ المصابیح باب الولیمۃ ص٢٧٨ والجامع الصحیح للبخاری ج٢ ص٧٧٧ والجامع الصحیح لمسلم ج١ ص٤٦١)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جتنا حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح پر ولیمہ کیا ایسا ولیمہ ازواج مطہرات میں سے کسی کا نہیں کیا ایک بکری سے ولیمہ کیا۔ (بہار شریعت ٢٨/١٦)

١٩٧٢: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّہٗ قَالَ: کُنْتُ اَعْلَمَ النَّاسِ بِشَانِ الْحِجَابِ حِیْنَ اُنْزِلَ وَکَانَ اَوَّلُ مَا اُنْزِلَ فِیْ مُبْتَنٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِزَیْنَبَ ابْنَۃَ جَحْشٍ اَصْبَحَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِھَا عَرُوْسًا فَدَعَا الْقَوْمَ فَاَصَابُوْا مِنَ الطَّعَامِ ثُمَّ خَرَجُوْا. (الجامع الصحیح للبخاری ج٢ ص٧٧٦ باب الولیمۃ حق)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ زفاف کے بعد جو ولیمہ کیا تھا لوگوں کو پیٹ بھر روٹی گوشت کھلایا تھا۔ (بہار شریعت ٢٨/١٦)

۱۹۷۳: عَنْ اَنَسٍ قَالَ: اَقَامَ النَّبِیُّ ﷺ بَیْنَ خَیْبَرَ وَالْمَدِیْنَةِ ثَلٰثًا یُبْنٰی عَلَیْهِ بِصَفِیَّةَ بِنْتِ حُیَیٍّ فَدَعَوْتُ الْمُسْلِمِیْنَ اِلٰی وَلِیْمَتِهٖ فَمَا کَانَ فِیْهَا مِنْ خُبْزٍ وَلَا لَحْمٍ اَمَرَ بِالْاَنْطَاعِ فَاُلْقِیَ فِیْهَا مِنَ التَّمْرِ وَالْاَقِطِ وَالسَّمْنِ فَکَانَتْ وَلِیْمَتُهٗ.

(صحیح البخاری ج ۷۷۵/۲ باب البناء فی السفر والجامع الصحیح لمسلم ج ۱ص۴۶۲ والسنن لابی داؤد ج۲ص ۵۲۵)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں خیبر سے واپسی میں خیبر و مدینہ کے مابین صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے زفاف کی وجہ سے تین راتوں تک حضور نے قیام فرمایا میں مسلمانوں کو ولیمہ کی دعوت میں بلالایا ولیمہ میں نہ گوشت تھا نہ روٹی تھی حضور نے حکم دیا دسترخوان بچھا دیئے گئے اس پر کھجوریں اور پنیر اور گھی ڈال دیا۔ (بہار شریعت ۲۸/۱۶)

۱۹۷۴: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَوْلَمَ عَلٰی صَفِیَّةَ بِسَوِیْقٍ وَتَمْرٍ. (السنن لابن ماجة ج۱ ص۱۳۸ باب الولیمة)

حضرت انس سے مروی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صفیہ کے ولیمہ میں ستو اور کھجور کھلائی)

۱۹۷۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلَی الْوَلِیْمَةِ فَلْیَاْتِهَا (صحیح البخاری ج ۷۷۷/۲ بَابُ حَقِّ اِجَابَةِ الْوَلِیْمَةِ وَالدَّعْوَةِ والصحیح لمسلم ج۱ص ۴۶۲ باب الامر باجابة الداعی الی دعوة)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی شخص کو ولیمہ کی دعوت دی جائے تو اسے آنا چاہئے۔ (بہار شریعت ۳۱/۱۶)

۱۹۷۶: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ دُعِیَ فَلْیُجِبْ فَاِنْ شَاءَ طَعَمَ وَاِنْ شَاءَ تَرَکَ (السنن لابی دائود ۵۲۵/۲ کتاب الاطعمه)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو کھانے کی دعوت دی جائے تو قبول کرنی چاہئے پھر اگر چاہے کھائے چاہے نہ کھائے۔ (بہار شریعت ۲۸/۱۶)

۱۹۷۷: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّهٗ کَانَ یَقُوْلُ: شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِیْمَةِ یُدْعٰی لَهَا الْاَغْنِیَاءُ وَ یُتْرَکُ الْفُقَرَاءُ وَ مَنْ تَرَکَ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ.

(صحیح البخاری ج ۲ ص۷۷۸ وابوداؤد ج ۵۲۵/۲ باب من ترک الدعوة فقد

عَصَی اللّٰہَ وَرَسُوْلَـہٗ)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بُرا کھانا ولیمہ کا کھانا ہے جس میں مالدار لوگ بلائے جاتے ہیں اور فقراء چھوڑ دیئے جاتے ہیں اور جس نے دعوت کو ترک کیا (یعنی بلاسبب انکار کر دیا) اس نے اللہ ورسول کی نافرمانی کی۔

۱۹۷۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِیْمَةِ یَمْنَعُهَا مَنْ یَّاتِیْهَا وَیُدْعٰی اِلَیْهَا مَن یَّاباهَا وَمَنْ لَمْ یُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ . (الجامع الصحیح لمسلم ج۱ ص٤٦٣)

ابوہریرہ سے روایت ہے ولیمہ کا کھانا برا کھانا ہے کہ جو اس میں آتا ہے اسے منع کرتا ہے اور اس کو بلایا جاتا ہے جو انکار کرتا ہے اور جس نے دعوت قبول نہیں کی اس نے اللہ ورسول کی نافرمانی کی۔

(بہار شریعت ۲۸/۱۶)

۱۹۷۹: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ دُعِیَ فَلَمْ یُجِبْ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ وَمَنْ دَخَلَ عَلٰی غَیْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِیْرًا . (السنن لابی داؤد باب ماجاء فی اجابة الدعوة ۵۲۵/۲)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس کو دعوت دی گئی اور اس نے قبول نہ کی اس نے اللہ ورسول کی نافرمانی کی اور جو بغیر بلائے گیا وہ چور ہو کر گھسا اور غارت گری کر کے نکلا۔ (بہار شریعت ۲۸/۱۶ تا ۲۹)

۱۹۸۰: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : طَعَامُ اَوَّلِ یَوْمٍ حَقٌّ وَطَعَامُ یَوْمِ الثَّانِیْ سُنَّةٌ وَطَعَامُ یَوْمِ الثَّالِثِ سُمْعَةٌ وَمَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ .

(جامع الترمذی ج۱ ص۲۰۸ باب ماجاو فی الولیمة)

حضرت عبدالرحمٰن بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا (شادیوں میں) پہلے دن کا کھانا حق ہے یعنی ثابت ہے اسے کرنا ہی چاہئے اور دوسرے دن کا کھانا سنت ہے اور تیسرے دن کا کھانا سمعہ ہے (یعنی سنانے اور شہرت کے لیے ہے)

جوستانے کے لیے کوئی کام کرے گا اللہ تعالیٰ اسے ستائے گا یعنی اس کی سزا دے گا۔
(بہار شریعت ۲۹/۱۶)

۱۹۸۱: عَنْ عِكْرَمَةَ يَقُوْلُ : كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ : اِنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ طَعَامِ الْمُتَبَارِيَيْنِ اَنْ يُؤْكَلَ .(السنن لابی داؤد باب فی طعام المتباريين ج۵۲۷/۲)

عکرمہ سے روایت ہے کہ ایسے دو شخص جو مقابلہ اور تفاخر کے طور پر دعوت کریں رسول اللہ ﷺ نے ان کے یہاں کھانے سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۲۹/۱۶)

۱۹۸۲: عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : اِذَا اجْتَمَعَ الدَّاعِيَانِ فَاَجِبْ اَقْرَبَهُمَا بَابًا فَاِنَّ اَقْرَبَهُمَا بَابًا اَقْرَبُهُمَا جِوَارًا وَاِنْ سَبَقَ اَحَدُهُمَا فَاَجِبِ الَّذِيْ سَبَقَ. (ابو داؤد ج۵۲۷/۲ باب اذا اجتمع داعيان ايهما احق)

ایک صحابی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب دو شخص دعوت دینے بیک وقت آئیں تو جس کا دروازہ تمہارے دروازہ سے قریب ہو اس کی دعوت قبول کرو کہ قریب دروازہ والا قریبی پڑوسی ہے اور اگر ایک پہلے آیا تو جو پہلے آیا اس کی قبول کرو۔ (بہار شریعت ۲۹/۱۶)

۱۹۸۳: عَنْ اَبِيْ مَسْعُوْدِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ : كَانَ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يُكْنٰى اَبَا شُعَيْبٍ وَكَانَ لَهٗ غُلَامٌ لَحَّامٌ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ فِيْ اَصْحَابِهٖ فَعَرَفَ الْجُوْعَ فِيْ وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ فَذَهَبَ اِلٰى غُلَامِهِ اللَّحَّامِ فَقَالَ : اِصْنَعْ لِيْ طَعَامًا يَكْفِيْ خَمْسَةً لَعَلِّيْ اَدْعُوا النَّبِيَّ ﷺ خَامِسَ خَمْسَةٍ فَصَنَعَ لَهٗ طُعَيِّمًا ثُمَّ اَتَاهُ فَدَعَاهُ فَتَبِعَهُمْ رَجُلٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : يَا اَبَا شُعَيْبٍ ! اِنَّ رَجُلًا تَبِعَنَا فَاِنْ شِئْتَ اَذِنْتَ لَهٗ وَاِنْ شِئْتَ تَرَكْتَهٗ قَالَ : لَا بَلْ اَذِنْتُ لَهٗ . (صحیح البخاری ۸۲۱/۲ باب الرجل يدعى الى طعام والجاع والصحيح لمسلم ج۲ص۱۷۶)

ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ ایک انصاری جن کی کنیت ابو شعیب تھی انہوں نے اپنے غلام سے کہا کہ اتنا کھانا پکاؤ جو پانچ شخصوں کے لیے کفایت کرے میں نبی کریم ﷺ کی مع چار اصحاب کے دعوت کروں گا، تھوڑا سا کھانا تیار کیا اور حضور کو بلانے آئے ایک شخص حضور کے ساتھ ہو لیے نبی کریم ﷺ نے فرمایا ابو شعیب ہمارے ساتھ یہ شخص چلا آیا اگر تم چاہو تو اسے اجازت دو اور اگر چاہو تو نہ اجازت دو انہوں نے عرض کی میں نے ان کو

اجازت دی۔(۱) (بہار شریعت ۱۶/۱)

۱۹۸۴: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اِجَابَةِ طَعَامِ الْفَاسِقِيْنَ (مشكوة المصابيح ص۲۷۹ باب الوليمة الفصل الثالث)

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فاسقوں کی دعوت قبول کرنے سے منع فرمایا۔(بہار شریعت ۱۶/۲۹)

۱۹۸۵: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ وَمَنْ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ : خَيْرًا اَوْ لِيَصْمُتْ وَمَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ . (صحيح البخارى ۲/۹۰۶ باب اكرام الضيف)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کا اکرام کرے اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسی کو ایذا نہ دے اور جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ بھلی بات بولے یا چپ رہے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ جو شخص اللہ اور قیامت پر ایمان رکھتا ہے وہ صلہ رحمی کرے۔

(بہار شریعت ۱۶/۲۹تا۳۰)

۱۹۸۶: عَنْ اَبِيْ شُرَيْحِ الْكَعْبِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ ضَيْفَهُ جَائِزَتُهُ يَوْمًا وَلَيْلَةً اَلضِّيَافَةُ ثَلٰثَةُ اَيَّامٍ وَمَابَعْدَ ذٰلِكَ فَهُوَ صَدَقَةٌ وَلَا يَحِلُّ لَهُ اَنْ يَّثْوِيَ عِنْدَهُ حَتّٰى يُحْرِجَهُ.

(السنن لابى داؤد ۲/۵۲۶ ب فى الضيافة والجامع الصحيح للبخارى ج۲ص۹۰۶)

ابو شریح کعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ اور قیامت کے دن پر ایمان رکھتا ہے وہ مہمان کا اکرام کرے ایک دن رات اس کا جائزہ ہے۔ (یعنی ایک دن پوری اس کی خاطر داری کرے اپنے مقدور بھر اس کے لیے تکلف کا کھانا تیار کرائے) ضیافت تین دن ہے (یعنی ایک دن کے بعد ماحضر پیش کرے) اور تین دن کے بعد

(۱) یعنی اگر کسی کی دعوت ہو اور اس کے ساتھ کوئی دوسرا شخص بغیر بلائے چلا جائے تو ظاہر کر دے کہ میں نہیں لایا ہوں اور صاحب خانہ کو اختیار ہے اسے کھانے کی اجازت دے یا نہ دے کیونکہ ظاہر نہ کرے گا تو صاحب خانہ کو یہ ناگوار ہوگا کہ اپنے ساتھ دوسرے کو کیوں لایا؟۔

صدقہ ہے مہمان کے لیے یہ حلال نہیں کہ اس کے یہاں ٹھہرا رہے کہ اسے حرج میں ڈال دے۔

(بہارشریعت ۳۰/۱۶)

۱۹۸۷: عَنْ اَبِی الْاَحْوَصِ الْجُشَمِيِّ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَأَيْتَ اِنْ مَرَرْتُ بِرَجُلٍ فَلَمْ يَقْرِنِيْ وَلَمْ يُضِفْنِيْ ثُمَّ مَرَّبِيْ بَعْدَ ذٰلِكَ اَقْرِيْهِ اَمْ اُجْزِيْهِ؟ قَالَ: بَلِ اقْرِهٖ. رواه الترمذی. (مشکوۃ المصابیح ص۳٦۹ باب الضیافۃ الفصل الثانی)

ابی الاحوص جشمی سے روایت ہے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ! یہ فرمایئے کہ میں ایک شخص کے یہاں گیا اس نے میری مہمانی نہیں کی اب وہ میرے یہاں آئے تو اس کی مہمانی کروں یا بدلا دوں؟ فرمایا بلکہ تم اس کی مہمانی کرو۔

(بہارشریعت ۳۰/۱۶)

۱۹۸۸: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مِنَ السُّنَّةِ اَنْ يَّخْرُجَ الرَّجُلُ مَعَ ضَيْفِهٖ اِلٰى بَابِ الدَّارِ. رواه ابن ماجۃ و رواه البیهقی فی شعب الایمان

(مشکوۃ المصابیح ص۳۷۰ باب الضیافۃ الفصل الثالث)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سنت یہ ہے کہ مہمان کو دروازہ تک رخصت کرنے جائے۔ (بہارشریعت ۳۰/۱۶)

لباس کا بیان

احادیث

۱۹۸۹. عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : كُلْ مَا شِئْتَ وَالْبَسْ مَا شِئْتَ مَا اَخْطَأَتْكَ اثْنَتَانِ سَرْفٌ اَوْمَخِيْلَةٌ (صحیح البخاری ۸۶۰/۲ باب کتاب اللباس)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں ﷺ تو جو چاہے کھا اور تو جو چاہے پہن جب تک دو باتیں نہ ہوں اسراف وتکبر۔ (بہار شریعت ۳۸/۱۶)

۱۹۹۰: عَنْ عَمْرِوبْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : كُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَتَصَدَّقُوْا مَا لَمْ يُخَالِطْ اِسْرَافٌ وَلاَ مَخِيْلَةٌ . رواه النسائی وابن ماجة (الترغیب والترھیب ۱۴۲/۳)

بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کھاؤ اور پیو اور صدقہ کرو اور پہنو، اسراف وتکبر کی آمیزش نہ ہو۔ (بہار شریعت ۸۳/۱۶تا۳۹)

۱۹۹۱: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ اَحَبُّ الثِّيَابِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّلْبَسَهَا الْحِبَرَةَ . (صحیح البخاری ج۲ص ۸۶۵ باب البرود والحبرة والشملة)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کو حبرہ بہت پسند تھا۔(۱)

(بہار شریعت ۳۹/۱۶)

۱۹۹۲: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَة قَالَ:رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِيْ لَيْلَةٍ اِضْحِيَانٍ فَجَعَلْتُ اَنْظُرُ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَاِلَى الْقَمَرِ وَعَلَيْهِ حُلَّةٌ حَمْرَاءُ فَاِذَا هُوَ اَحْسَنُ عِنْدِیْ مِنَ الْقَمَرِ. رواه الترمذی والدارمی .(مشکوۃ المصابیح ص۵۱۸،۵۱۷ الفصل الثانی بَابُ اَسْمَاءِ النَّبِيِّ ﷺ)

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے چاندنی رات میں نبی کریم ﷺ کو دیکھا حضور حلہ پہنے ہوئے تھے (یعنی اس میں سرخ دھاریاں تھیں) میں کبھی حضور کو دیکھتا اور کبھی چاند کو حضور میرے نزدیک چاند سے زیادہ حسین تھے۔ (بہار شریعت ۳۹/۱۶)

(۱) یہ ایک قسم کی دھاری دار چادر ہوتی تھی جو یمن میں بنتی تھی۔

١٩٩٣ : عَنْ اَبِيْ بُرْدَةَ قَالَ : اَخْرَجَتْ اِلَيْنَا عَائِشَةُ كِسَاءً مُلَبَّدًا وَاِزَارًا غَلِيْظًا فَقَالَتْ : قُبِضَ رُوْحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ هٰذَيْنِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

(مشکوة المصابیح ص۳۷۳ باب کتاب اللباس الفصل الاول)

ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے پیوند لگی ہوئی چادر اور موٹا تہبند نکالا اور یہ کہا کہ حضور کی وفات انہیں میں ہوئی (یعنی بوقت وفات اسی قسم کے کپڑے پہنے ہوئے تھے) (بہار شریعت ۳۹/۱۶)

١٩٩٤ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اِلٰى مَنْ جَرَّ اِزَارَهُ بَطَرًا .(صحیح البخاری ج۲/ص ٨٦١ باب من جر ثوبه من الخيلاء)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص تکبر کے طور پر تہبند گھسیٹے (یعنی اتنا نیچا کرے کہ زمین سے لگ جائے) اس کی طرف اللہ تعالیٰ نظر رحمت نہیں فرمائے گا۔

١٩٩٥ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهَ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ.

ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے جو اترانے کے طور پر کپڑا گھسیٹے گا اس کی طرف اللہ نظر رحمت نہیں کرے گا۔ (بہار شریعت ۳۹/۱۶)

١٩٩٦ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بَيْنَمَا رَجُلٌ يَجُرُّ اِزَارَهُ مِنَ الْخُيَلَاءِ خُسِفَ بِهٖ فَهُوَ يَتَجَلْجَلُ فِي الْاَرْضِ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ . رواه البخاری (مشکوة المصابیح ص۳۷۳ کتاب اللباس الفصل الاول)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص اترانے کے طور پر تہبند گھسیٹ رہا تھا زمین میں دھنسا دیا گیا اب وہ قیامت تک زمین میں دھنستا چلا جائے گا۔

(بہار شریعت ۳۹/۱۶)

١٩٩٧ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَا اَسْفَلَ مِنَ الْكَعْبَيْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِي النَّارِ (صحیح البخاری ج۲ ص ٨٦١ باب من جر ثوبه من الخيلاء)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ٹخنوں سے نیچے جو تہبند کا حصہ ہے وہ آگ میں ہے۔ (بہار شریعت ٣٩/١٦)

١٩٩٨ : عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اُزْرَةُ الْمُؤْمِنِ اِلٰی نِصْفِ السَّاقِ وَلَا حَرَجَ اَوْ قَالَ: لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ فِيْمَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الْكَعْبَيْنِ وَمَا كَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِکَ فَهُوَ فِی النَّارِ وَمَنْ جَرَّ اِزَارَهُ بَطَرًا لَمْ يَنْظُرِ اللّٰهُ اِلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ. رواه مالک وابو داؤد والنسائی وابن ماجة.

(الترغیب والترهیب ج٣ص٨٨ باب الترغیب فی القمیص)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں مومن کا تہبند آدھی پنڈلیوں تک ہے اور اس کے اور ٹخنوں کے درمیان میں ہو اس میں بھی حرج نہیں اور اس سے جو نیچے ہو وہ آگ میں ہے اور قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا جو تہبند کو از راہ تکبر گھسیٹے۔ (بہار شریعت ٣٩/١٦)

١٩٩٩ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : اَلْاِسْبَالُ فِی الْاِزَارِ وَالْقَمِيْصِ وَالْعِمَامَةِ (السنن لابی داؤد ٥٦٦/٢ باب من قرر موضع الازار)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسبال یعنی کپڑے کے نیچا کرنے کی ممانعت تہبند و قمیص و عمامہ سب میں ہے۔

٢٠٠٠ : عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِيْنَ ذَكَرَ الْاِزَارَ فَالْمَرْاَةُ ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰه ! (صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْکَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ) تُرْخِیْ شِبْرًا فَقَالَتْ اِذًا تَنْكَشِفُ عَنْهَا قَالَ فَذِرَاعًا وَعَنِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَتْ اِذًا تَنْكَشِفُ اَقْدَامُهُنَّ قَالَ : فَيُرْخِيْنَ ذِرَاعًا لَا يَزِدْنَ عَلَيْهِ (مشکوة المصابیح ص ٣٧٤ کتاب اللباس الفصل الثانی)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی عورتوں کے لیے کیا حکم ہے؟ فرمایا ایک بالشت لٹکالیں (یعنی آدھی پنڈلی کے نیچے ایک بالشت لٹکائیں) عرض کی اب تو عورتوں کے قدم کھل جائیں گے ارشاد فرمایا ایک ہاتھ لٹکالیں اس سے زیادہ نہیں۔ (بہار شریعت ٤٠/١٦)

٢٠٠١ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : دَخَلْتُ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ وَعَلَیَّ

اِزَارٌ يَتَقَعْقَعُ فَقَالَ : مَنْ هٰذَا؟ فَقُلْتُ : عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ قَالَ : اِنْ كُنْتَ عَبْدَ اللّٰهِ فَارْفَعْ اِزَارَكَ فَرَفَعْتُ اِزَارِىْ اِلٰى نِصْفَ السَّاقَيْنِ فَلَمْ تَزَلْ اُزْرَتُهُ حَتّٰى مَاتَ.

(الترغيب والترهيب ص ۸۹/۳ باب الترغيب في القميص)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گزرا اور میرا تہبند کچھ لٹک رہا تھا ارشاد فرمایا عبداللہ اپنے تہبند کو اونچا کرو میں نے اونچا کرلیا پھر فرمایا زیادہ کرو میں نے زیادہ کرلیا اس کے بعد میں ہمیشہ کوشش کرتا رہا کسی نے عبداللہ سے پوچھا کہاں تک اونچا کیا جائے کہا؟ نصف پنڈلی تک۔ (بہار شریعت ۴۰/۱۶)

۲۰۰۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَا يَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى مَنْ جَرَّ ثَوْبَهُ خُيَلَاءَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّ اَحَدَ شِقَّىْ اِزَارِىْ يَسْتَرْخِىْ اِلَّا اَنْ اَتَعَاهَدَ ذٰلِكَ مِنْه فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ : لَسْتَ مِمَّنْ يَصْنَعُهُ خُيَلَاءَ.

(صحيح البخاري ۸۶۰/۲ باب من جر ازاره من غير خيلاء)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنا کپڑا تکبر سے نیچا کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف نظر نہیں فرمائے گا حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! میرا تہبند لٹک جاتا ہے مگر اس وقت کہ میں پورا خیال رکھوں (یعنی ان کے شکم پر تہبند رکتا نہیں تھا سرک جاتا تھا) حضور نے فرمایا تم ان میں سے نہیں ہو جو براہ تکبر لٹکاتے ہیں (یعنی جو بالقصد تہبند کو نیچا کرتے ہیں ان کے لیے وہ وعید ہے)

(بہار شریعت ۴۰/۱۶)

۲۰۰۳: عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِىْ يَحْيىٰ حَدَّثَنِىْ عِكْرَمَةُ اَنَّهُ رَاٰى ابْنَ عَبَّاسٍ يَاتَزِرُ فَيَضَعُ حَاشِيَةَ اِزَارِهٖ مِنْ مُقَدَّمِهٖ عَلٰى ظَهْرِ قَدَمِهٖ وَيَرْفَعُ مِنْ مُؤَخَّرِهٖ قُلْتُ : لِمَ تَاتَزِرُ هٰذِهِ الْاُزْرَةَ قَالَ : رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَاتَزِرُهَا. (السنن لابی داؤد ۵۶۶/۲ باب في قدر موضع الأزار)

عکرمہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو دیکھا کہ ان کے تہبند کا حاشیہ پشت قدم پر تھا میں نے کہا آپ تہبند کیوں اس طرح باندھتے ہیں؟ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس طرح تہبند باندھتے ہوئے دیکھا ہے۔

(بہار شریعت ۴۰/۱۶)

٢٠٠٤ : عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ : كَانَتْ يَدُ كُمِّ قَمِيْصِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِلَى الرُّسْغِ (السنن لابی داؤد ج ٢ ص ٥٥٨ باب ماجاء فی القمیص)

اسما بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں رسول اللہ ﷺ کی قمیص کی آستین گٹے تک تھی۔ (بہار شریعت ١٦/٤٠)

٢٠٠٥ : عَنْ سَمُرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : اَلْبَسُوْا الثِّيَابَ الْبِيْضَ فَاِنَّهَا اَطْهَرُ وَاَطْيَبُ وَكَفِّنُوْا فِيْهَا مَوْتَاكُمْ . رواه احمد والترمذی والنسائی وابن ماجة.

(مشکوۃ المصابیح ص ٣٧٤ باب کتاب اللباس الفصل الثانی)

سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا سفید کپڑے پہنو کیونکہ وہ زیادہ پاک اور ستھرے ہیں اور انہیں میں اپنے مردے کفناؤ۔ (بہار شریعت ١٦/٤٠ تا ٤١)

٢٠٠٦ : عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ اَحْسَنَ مَازُرْتُمُ اللّٰهَ فِیْ قُبُوْرِكُمْ وَمَسَاجِدِكُمُ الْبَيَاضُ. رواه ابن ماجه

(مشکوۃ المصابیح ص ٣٧٧ باب کتاب اللباس الفصل الثالث)

ابودردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب میں اچھے وہ کپڑے جنہیں پہن کر تم خدا کی زیارت قبروں اور مسجدوں میں کرو سپید ہیں (یعنی سپید کپڑوں میں نماز پڑھنا اور مردے کفنانا اچھا ہے)۔ (بہار شریعت ١٦/٤١)

٢٠٠٧ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : مَرَّ عَلَى النَّبِیِّ ﷺ رَجُلٌ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَحْمَرَانِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِیُّ ﷺ (السنن لابی داؤد باب فی الحمرة ج٢ ص ٥٦٣)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہ کہتے ہیں ایک شخص کپڑے پہنے ہوئے گزرے اور انہوں نے حضور کو سلام کیا حضور نے سلام کا جواب نہیں دیا۔ (بہار شریعت ١٦/٤١)

٢٠٠٨ : عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ اَبِیْ بَكْرٍ دَخَلَتْ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيْهَا ثِيَابٌ رِقَاقٌ فَاَعْرَضَ عَنْهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ : يَا اَسْمَاءُ ! اِنَّ الْمَرْأَةَ اِذَا بَلَغَتِ الْمَحِيْضَ لَمْ يَصْلُحْ لَهَا اَنْ يُرٰى مِنْهَا اِلَّا هٰذَا وَهٰذَا وَاَشَارَ اِلٰى وَجْهِهٖ وَكَفَّيْهِ.

(السنن لابی داؤد ج٢ ص ٥٦٧ باب کتاب اللباس)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اسما رضی اللہ تعالیٰ عنہا باریک کپڑے پہن کر حضور کے سامنے آئیں حضور نے منہ پھیرلیا اور فرمایا اے اسما جب عورت بالغ ہوجائے تو اس کے بدن کا کوئی حصہ دکھائی نہ دینا چاہئے سوا منہ اور ہتھیلیوں کے۔ (بہار شریعت ۴۱/۱۶)

۲۰۰۹: عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ اَبِیْ عَلْقَمَةَ عَنْ اُمِّهٖ قَالَتْ : دَخَلَتْ حَفْصَةُ بِنْتُ عَبْدِالرَّحْمٰنِ عَلٰی عَائِشَةَ وَعَلَیْهَا خِمَارٌ رَقِیْقٌ فَشَقَّتْهُ عَائِشَةُ وَکَسَتْهَا خِمَاراً کَثِیْفًا. رواه مالک. (مشکوة المصابیح ص ۳۷۷ باب کتاب اللباس الفصل الثالث)

علقمہ بن ابی علقمہ سے روایت ہے وہ اپنی ماں سے روایت کرتے ہیں حفصہ بنت عبدالرحمٰن حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس باریک دوپٹہ اوڑھ کر آئیں حضرت عائشہ نے ان کا دوپٹہ پھاڑ دیا اور موٹا دوپٹہ دیدیا۔ (بہار شریعت ۴۱/۱۶)

۲۰۱۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : کَانَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا اعْتَمَّ سَدَلَ عِمَامَتَهٗ بَیْنَ کَتِفَیْهِ.

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۳۳ باب ماجاء فی العمامة السوداء)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ عمامہ باندھتے تو دونوں شانوں کے درمیان شملہ لٹکاتے۔ (بہار شریعت ۴۰/۱۶)

۲۰۱۱: عَنْ عُبَادَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : عَلَیْکُمْ بِالْعَمَائِمِ فَاِنَّهَا سِیْمَاءُ الْمَلَائِکَةِ وَاَرْخُوْهَا خَلْفَ ظُهُوْرِکُمْ . رواه البیهقی فی شعب الایمان .

(مشکوة المصابیح ص ۳۷۷ بَابُ کِتَابِ اللِّبَاسِ الفصل الثالث)

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عمامہ باندھنا اختیار کرو کہ یہ فرشتوں کا نشان ہے اور اس کو پیٹھ کے پیچھے لٹکالو۔

(بہار شریعت ۴۱/۱۶)

۲۰۱۲: قَالَ رُکَانَةُ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ : اِنَّ فَرْقَ مَا بَیْنَنَا وَبَیْنَ الْمُشْرِکِیْنَ الْعَمَائِمُ عَلَی الْقَلَانِسِ (جامع الترمذی ج ۱ ص ۳۰۸ باب اللباس)

رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہمارے اور مشرکین کے مابین یہ فرق ہے کہ ہمارے عمامے ٹوپیوں پر ہوتے ہیں۔ (بہار شریعت ۴۱/۱۶)

۲۰۱۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : یَا عَائِشَةُ ! اِنْ

اَرَدْتِّ اللُّحُوقَ بِیْ فَلْیَکْفِکِ مِنَ الدُّنْیَا کَزَادِ الرَّاکِبِ وَاِیَّاکِ وَمُجَالَسَةَ الْاَغْنِیَاءِ وَلَا تَسْتَخْلِقِیْ ثَوْبًا حَتّٰی تُرَقِّعِیْهِ. رواه الترمذی

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۵ باب کتاب اللباس الفصل الثانی)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے یہ فرمایا عائشہ! اگر تم مجھ سے ملنا چاہتی ہو تو دنیا سے اتنے ہی پر بس کرو جتنا سوار کے پاس توشہ ہوتا ہے اور مالداروں کے پاس بیٹھنے سے بچو اور کپڑے کو پرانا نہ سمجھو جب تک پیوند نہ لگالو۔ (بہار شریعت ۱۶/۴۱ تا ۴۲)

۲۰۱۴: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَیَاسِ بْنِ ثَعْلَبَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلَا تَسْمَعُوْنَ؟ اَلَا تَسْمَعُوْنَ؟ اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِیْمَانِ اِنَّ الْبَذَاذَةَ مِنَ الْاِیْمَانِ. رواه ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۵ باب کتاب اللباس الفصل الثانی)

ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا سنتے نہیں ہو؟ ردی حالت میں ہونا ایمان سے ہے ردی حالت میں ہونا ایمان سے ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۴۲)

۲۰۱۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: فِیْ حَدِیْثِ شَرِیْکٍ یَرْفَعُهُ قَالَ: مَنْ لَبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ اَلْبَسَهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِثْلَهُ. (السنن لأبی داؤد باب فی لبس الشهرة ۲/۵۵۸)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص شہرت کا کپڑا پہنے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو ذلت کا کپڑا پہنائے گا۔(۱) (بہار شریعت ۱۶/۴۲)

۲۰۱۶: عَنْ سُوَیْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ رَجُلٍ مِّنْ اَبْنَاءِ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ تَرَکَ لُبْسَ ثَوْبِ جَمَالٍ وَهُوَ یَقْدِرُ عَلَیْهِ وَفِیْ رِوَایَةٍ تَوَاضُعًا کَسَاهُ اللّٰهُ حُلَّةَ الْکَرَامَةِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۵ کتاب اللباس)

ایک صحابی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو باوجود قدرت اچھے کپڑے

(۱) لباس شہرت سے مراد یہ ہے کہ تکبر کے طور پر اچھے کپڑے پہنے یا جو شخص درویش نہ ہو وہ ایسے کپڑے پہنے جس سے لوگ اسے درویش سمجھیں یا عالم نہ ہو اور علما کے کپڑے پہن کر لوگوں کے سامنے اپنا عالم ہونا جتاتا ہے یعنی کپڑے سے مقصود کسی خوبی کا اظہار ہو۔

پہننا تواضع کے طور پر چھوڑ دے اللہ تعالیٰ اس کو کرامت کا حلہ پہنائے گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۴۲)

۲۰۱۷: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَائِرًا فَرَاٰی رَجُلًا شَعِثًا قَدْ تَفَرَّقَ شَعْرُهُ فَقَالَ : مَاكَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يُسَكِّنُ بِهٖ رَاسَهٗ وَرَاٰی رَجُلًا عَلَيْهِ ثِيَابٌ وَسِخَةٌ فَقَالَ: مَا كَانَ يَجِدُ هٰذَا مَا يَغْسِلُ بِهٖ ثَوْبَهٗ . (مشكوة المصابيح ص ۳۷۵ كتاب اللباس)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے یہاں تشریف لائے ایک شخص کو پراگندہ سر دیکھا جس کے بال بکھرے ہوئے ہیں فرمایا اس کو ایسی چیز نہیں ملتی جس سے بالوں کو اکٹھا کرلے اور دوسرے شخص کو میلے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا فرمایا کیا اسے ایسی چیز نہیں ملتی جس سے کپڑے دھولے۔ (بہار شریعت ۱۶/۴۲)

۲۰۱۸: عَنْ عَمْرِ بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ اَنْ يُّرٰى اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلٰى عَبْدِهٖ . رواه الترمذى (مشكوة المصابيح ص ۴۷۵ كتاب اللباس)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کو یہ بات پسند ہے کہ اس کی نعمت کا اثر بندہ پر ظاہر ہو۔ (بہار شریعت ۱۶/۴۲)

۲۰۱۹: عَنْ اَبِى الْاَحْوَصِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَعَلَيَّ ثَوْبٌ دُوْنٌ فَقَالَ لِىْ : اَلَكَ مَالٌ ؟ قُلْتُ : نَعَمْ ! قَالَ : مِنْ اَىِّ الْمَالِ؟ قُلْتُ : مِنْ كُلِّ الْمَالِ قَدْ اَعْطَانِىَ اللّٰهُ مِنَ الْاِبِلِ وَالْبَقَرِ وَالْغَنَمِ وَالْخَيْلِ وَالرَّقِيْقِ قَالَ : فَاِذَا اٰتَاكَ اللّٰهُ مَالًا فَلْيُرَ اَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكَ وَكَرَامَتِهٖ . (مشكوة المصابيح ص ۳۷۵ كتاب اللباس)

ابوالاحوص سے انہوں نے اپنے والد سے روایت کی کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور میرے کپڑے گھٹیا تھے حضور نے صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے پاس مال نہیں ہے؟ میں نے عرض کی ہاں ہے فرمایا کس قسم کا مال ہے؟ میں نے عرض کی خدا کا دیا ہوا ہر قسم کا مال ہے اونٹ، گائے، بکری یا گھوڑے غلام جب خدا نے تمہیں مال دیا ہے تو اس کی نعمت و کرامت کا اثر تم پر دکھائی دینا چاہئے۔ (بہار شریعت ۱۶/۴۲)

۲۰۲۰: عَنْ عُمَرَ وَاَنَسٍ وَّابْنِ الزُّبَيْرِ وَاَبِىْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ : مَنْ لَبِسَ الْحَرِيْرَ فِى الدُّنْيَا لَمْ يَلْبَسْهُ فِى الْاٰخِرَةِ (مشكوة المصابيح ص ۳۷۳ كتاب اللباس)

حضرت عمرو انس وابن زبیر وابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو دنیا میں ریشم پہنے گا وہ آخرت میں نہیں پہنے گا۔ (بہار شریعت ۱۶؍۴۲)

۲۰۲۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّمَا يَلْبَسُ الْحَرِيْرَ فِي الدُّنْيَا مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۳ کتاب اللباس)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو دنیا میں ریشم پہنے گا اس کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔ (بہار شریعت ۱۶؍۴۳)

۲۰۲۲: عَنْ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهٰى عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا هٰكَذَا وَ رَفَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِصْبَعَيْهِ الْوُسْطٰى وَالسَّبَّابَةَ وَضَمَّهُمَا وَفِيْ رِوَايَةٍ لِمُسْلِمٍ اَنَّهُ خَطَبَ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْحَرِيْرِ اِلَّا مَوْضِعَ اِصْبَعَيْنِ اَوْ ثَلَاثٍ اَوْ اَرْبَعٍ. (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۴ کتاب اللباس)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ نبی کریم ﷺ نے ریشم پہننے کی ممانعت فرمائی مگر اتنا اور رسول اللہ ﷺ نے دو انگلیاں بیچ والی اور کلمہ کی انگلیوں کو ملا کر اشارہ کیا صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ حضرت عمر نے خطبہ میں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے ریشم کی ممانعت فرمائی ہے مگر دو یا تین یا چار انگلیوں کی برابر (یعنی کسی کپڑے میں اتنی چوڑی ریشم کی گوٹ لگائی جا سکتی ہے)۔

(بہار شریعت ۱۶؍۴۳)

۲۰۲۳: عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ اَنَّهَا اَخْرَجَتْ جُبَّةَ طَيَالِسَةٍ كِسْرَوَانِيَّةً لَهَا لِبْنَةُ دِيْبَاجٍ وَفَرْجَيْهَا مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ وَقَالَتْ: هٰذِهِ جُبَّةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ فَلَمَّا قُبِضَتْ قَبَضْتُهَا وَكَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْبَسُهَا فَنَحْنُ نَغْسِلُهَا لِلْمَرْضٰى نَسْتَشْفِيْ بِهِمَا. (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۴ کتاب اللباس)

اسما بنت ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے انہوں نے ایک کسروانی جبہ نکالا جس کا گریبان دیباج کا تھا اور دونوں چاکوں میں دیباج کی گوٹ لگی ہوئی تھی اور یہ کہا کہ یہ رسول اللہ کا جبہ ہے جو حضرت عائشہ کے پاس تھا جب حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہو گیا میں نے لے لیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسے پہنا کرتے تھے اور ہم اسے دھو کر بیماروں

کو بغرض شفا پلاتے ہیں۔(۱) (بہار شریعت ۱۶/۴۳)

۲۰۲٤: عَنْ اَبِیْ مُوْسیٰ الْاَشْعَرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اُحِلَّ الذَّھَبُ وَالْحَرِیْرُ لِلْاِ نَاثِ مِنْ اُمَّتِیْ وَحُرِّمَ عَلٰی ذُکُوْرِھَا. (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۵ کتاب اللباس)

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا سونا اور ریشم میری امت کی عورتوں کے لیے حلال ہے اور مرد پر حرام۔(بہار شریعت ۱۶/۴۳)

۲۰۲۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرِوبْنِ الْعَاصِ قَالَ: رَایٰ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ عَلَیَّ ثَوْبَیْنِ مُعَصْفَرَیْنِ فَقَالَ: اِنَّ ھٰذِہٖ مِنْ ثِیَابِ الْکُفَّارِ فَلَا تَلْبَسْھُمَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ قُلْتُ: اَغْسِلُھُمَا؟ قَالَ: بَلْ اَحْرِقْھُمَا. (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷٤ کتاب اللباس)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے کسم کے رنگے ہوئے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا فرمایا یہ کافروں کے کپڑے ہیں انہیں تم مت پہنو میں نے کہا انہیں دھوڈالوں فرمایا جلادو۔(بہار شریعت ۱۶/۴۳)

۲۰۲٦: عَنْ اَبِی الْمَلِیْحِ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ نَھٰی عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ اَنْ تُفْتَرَشَ (جامع الترمذی ج۱ ص ۲۰۷ بَابُ مَاجَاءَ فِی النَّھْیِ عَنْ جُلُوْدِ السِّبَاعِ)

ابوالملیح اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے درندہ کی کھال بچھانے سے منع فرمایا۔(بہار شریعت ۱۶/۴۳)

۲۰۲۷: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا لَبِسَ قَمِیْصًا بَدَأَ بِمَیَامِنِہٖ (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷٤ کتاب اللباس)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب وہ قمیص پہنتے تو داہنے سے شروع کرتے۔(بہار شریعت ۱۶/۴۴)

۲۰۲۸: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِذَا اسْتَجَدَّ ثَوْبًا سَمَّاہُ بِاِسْمِہٖ اِمَّا قَمِیْصًا اَوْ عِمَامَۃً ثُمَّ یَقُوْلُ: اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ

(۱) اس سے معلوم ہوا کہ حضرت اسما رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو خلیفہ اول حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی صاحبزادی ہیں ان کا نظریہ تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نسبت رکھنے والی چیز باعث برکت شفا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقدس جبہ دھو کر بیماروں کو اس کا غسالہ پلاتی تھیں۔

اَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِہٖ وَخَیْرِ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ ۔

(السنن لابی کتاب اللباس ج٢ ص٥٥٨ ،جامع الترمذی ج٣٠٦/١)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نیا کپڑا پہنتے تو اس کا نام لیتے عمامہ یا قمیص یا چادر پھر یہ دعا پڑھتے "اَللّٰھُمَّ بِکَ الْحَمْدُ اَنْتَ کَسَوْتَنِیْہِ اَسْأَلُکَ مِنْ خَیْرِہٖ وَخَیْرِ مَا صُنِعَ لَہٗ وَاَعُوْذُ بِکَ مِنْ شَرِّہٖ وَشَرِّ مَا صُنِعَ لَہٗ ۔"

(بہار شریعت ۴۴/۱۶)

٢٠٢٩: عَنْ سَھْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنْ اَبِیْہِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ: وَمَنْ لَبِسَ ثَوْبًا فَقَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا الثَّوْبَ وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃَ غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ وَمَا تَاَخَّرَ. (السن لابی داؤد کتاب اللباس ٥٥٨/٢)

معاذ بن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کپڑا پہنے اور یہ پڑھے "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ ھٰذَا وَرَزَقَنِیْہِ مِنْ غَیْرِ حَوْلٍ مِّنِّیْ وَلَا قُوَّۃَ" تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بہار شریعت ۴۴/۱۶)

٢٠٣٠: عَنْ اَبِیْ مَطَرٍ قَالَ : اِنَّ عَلِیًّا نِ اشْتَرٰی ثَوْبًا بِثَلٰثَۃِ دَرَاھِمَ فَلَمَّا لَبِسَہٗ قَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ رَزَقَنِیْ مِنَ الرِّیَاشِ مَا اَتَجَمَّلُ بِہٖ فِی النَّاسِ وَاُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ ثُمَّ قَالَ: ھٰکَذَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ : . (مشکوۃ المصابیح ص ٣٧٧ کتاب اللباس)

ابو مطر سے روایت ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین درہم میں کپڑا خریدا اس کو پہنتے وقت یہ پڑھا "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ رَزَقَنِیْ مِنَ الرِّیَاشِ مَا اَتَجَمَّلُ بِہٖ فِی النَّاسِ وَاُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ" پھر یہ کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہی پڑھتے ہوئے سنا۔

(بہار شریعت ۴۴/۱۶)

٢٠٣١: عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ : لَبِسَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ ثَوْبًا جَدِیْدًا فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیٰوتِیْ ثُمَّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَقُوْلُ : مَنْ لَبِسَ ثَوْبًا جَدِیْدًا فَقَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ کَسَانِیْ مَا اُوَارِیْ بِہٖ عَوْرَتِیْ وَاَتَجَمَّلُ بِہٖ فِیْ حَیٰوتِیْ ثُمَّ عَمَدَ اِلَی الثَّوْبِ الَّذِیْ اَخْلَقَ

فَتَصَدَّقَ بِهٖ كَانَ فِيْ كَنَفِ اللّٰهِ وَفِيْ حِفْظِ اللّٰهِ وَ فِيْ سَتْرِ اللّٰهِ حَيًّا وَمَيِّتًا .

(مشكوة المصابيح ص ٣٧٧ كتاب اللباس)

ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نیا کپڑا پہنا اور یہ پڑھا " اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ كَسَانِيْ مَا اُوَارِيْ بِهٖ عَوْرَتِيْ وَاَتَجَمَّلُ بِهٖ فِيْ حَيٰوتِيْ " پھر یہ کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ جو شخص نیا کپڑا پہنتے وقت یہ پڑھے اور پرانے کپڑے کو صدقہ کردے وہ زندگی میں اور مرنے کے بعد اللہ تعالیٰ کے کنف و حفظ و ستر میں رہے گا تینوں لفظوں کے ایک ہی معنی ہیں یعنی اللہ تعالیٰ اس کا حافظ و نگہبان ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۴۴)

٢٠٣٢ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ .

(السنن لابی داؤ باب فی لبس الشهرة ٢/٥٥٩)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جس قوم سے تشبہ کرے وہ انہیں میں ہے۔(۱) (بہار شریعت ۱۶/۴۴ تا ۴۵)

٢٠٣٣ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهٗ لَعَنَ الْمُتَشَبِّهَاتِ مِنَ النِّسَاءِ بِالرِّجَالِ وَالْمُتَشَبِّهِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ بِالنِّسَاءِ.

(السنن لابی داؤد ص ٥٦٦ باب فی لباس النساء)

حضرت ابن عبا رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان عورتوں پر لعنت کی جو مردوں سے تشبہ کریں اور ان مردوں پر جو عورتوں سے تشبہ کریں۔

(بہار شریعت ج ۱۶ ص ۴۵)

٢٠٣٤ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلَ يَلْبَسُ لُبْسَةَ الْمَرْأَةِ وَالْمَرْأَةَ تَلْبَسُ لُبْسَةَ الرَّجُلِ. (السنن لابی داؤد باب فی لباس النساء ٢/٥٦٦)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے اس مرد پر لعنت

(۱) یہ حدیث ایک اصل کلی ہے لباس و عادات و اطوار میں کن لوگوں سے مشابہت کرنی چاہئے اور کن سے نہیں کرنی چاہئے کفار و فساق و فجار سے مشابہت بری ہے اور اہل صلاح و تقوی کی مشابہت اچھی ہے پھر اس تشبہ کے بھی درجات ہیں اور انہیں کے اعتبار سے احکام بھی مختلف ہیں کفار و فساق سے تشبہ کا ادنی مرتبہ کراہت ہے مسلمان اپنے کو ان لوگوں سے ممتاز رکھے کہ پہچانا جاسکے غیر مسلم کا شبہہ اس پر نہ ہو سکے۔ منہ رحمہ اللہ

کی جو عورتوں کا لباس پہنتا ہے اور اس عورت پر لعنت کی جو مردانہ لباس پہنتی ہے۔
(بہارشریعت ۱۶/۴۵)

۲۰۳۵: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَا اَرْكَبُ الْاُرْجُوَانَ وَلَا اَلْبَسُ الْمُعَصْفَرَ وَلَا اَلْبَسُ الْقَمِيْصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيْرِ وَقَالَ : اَلَا وَطِيْبُ الرِّجَالِ رِيْحٌ لَا لَوْنَ لَهٗ وَطِيْبُ النِّسَاءِ لَوْنٌ لَا رِيْحَ لَهٗ . (مشكوة المصابيح ص ۳۷۵ كتاب اللباس)

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ نہ میں سرخ زین پوش پر سوار ہوتا ہوں اور نہ کسم کا رنگا ہوا کپڑا پہنتا ہوں اور نہ وہ قمیص پہنتا ہوں جس میں ریشم کا کف لگا ہوا ہو (یعنی چار انگل سے زائد) سن لو مردوں کی خوشبو وہ ہے جس میں بو ہو اور رنگ نہ ہو اور عورتوں کی خوشبو وہ ہے جس میں رنگ ہو بو نہ ہو۔ (۱) (بہارشریعت ۱۶/۴۵)

۲۰۳۶: عَنْ اَبِيْ رِمْثَةَ التَّيْمِيِّ قَالَ : اَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَعَلَيْهِ ثَوْبَانِ اَخْضَرَانِ
(مشكوة المصابيح ص ۳۷٦ كتاب اللباس)

ابورمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا حضور دو سبز کپڑے پہنے ہوئے تھے۔ (بہارشریعت ۱۶/۴۵)

۲۰۳۷: عَنْ دِحْيَةَ بْنِ خَلِيْفَةَ الْكَلْبِيِّ اَنَّهٗ قَالَ : اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِقَبَاطِيٍّ فَاَعْطَانِيْ مِنْهَا قِبْطِيَّةً فَقَالَ: اِصْدَعْهَا صَدْعَيْنِ فَاقْطَعْ اَحَدَهُمَا قَمِيْصًا وَاَعْطِ الْاٰخَرَ اِمْرَاَتَكَ تَخْتَمِرُ بِهٖ فَلَمَّا اَدْبَرَ قَالَ : وَأْمُرِ امْرَاَتَكَ اَنْ تَجْعَلَ تَحْتَهٗ ثَوْبًا لَا يَصِفُهَا
(السنن لابی داؤد باب فی لبس الاماطی للنساء ج۲/۵٦۸ و مشكوة المصابيح ص ۳۷٦).

دحیہ بن خلیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی خدمت میں چند قبطی کپڑے لائے گئے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مجھے دیا اور فرمایا کہ اس کے دو ٹکڑے کر لو ایک ٹکڑے کی قمیص بنوالینا اور ایک اپنی بیوی کو دیدینا وہ اوڑھنی بنالیگی جب یہ چلے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اپنی بیوی سے کہہ دینا کہ اس کے نیچے کوئی دوسرا کپڑا لگالے تاکہ بدن نہ جھلکے۔ (بہارشریعت ۱۶/۴۵،۴٦)

(۱) یعنی مردوں میں خوشبو مقصود ہوتی ہے اس کا رنگ نمایاں نہ ہونا چاہئے کہ بدن یا کپڑے رنگین ہوجائیں اور عورتیں ہلکی خوشبو استعمال کریں کہ یہاں زینت مقصود ہوتی ہے خواہ مخواہ لوگوں کی نگاہیں اٹھیں گی۔

۲۰۳۸: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَتْ صَجْعَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ اُدُمٍ حَشْوُهَا لِيْفٌ (السنن لابی داؤد باب فی الفراش ج۲ص ۵۷۱)

وفی الجامع الصحیح لمسلم عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كَانَ وِسَادَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الَّذِىْ يَتَّكِئُ عَلَيْهِ مِنْ اُدُمٍ حَشْوُهُ لِيْفٌ. (ج۲ص ۱۹٤)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کا بچھونا جس پر آرام فرماتے تھے چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوتی تھی مسلم کی روایت میں ہے کہ حضور کا تکیہ چمڑے کا تھا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی تھی۔ (بہارشریعت ۴۶/۱۶)

۲۰۳۹: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: ذَكَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الْفَرْشَ فَقَالَ: فِرَاشٌ لِلرِّجَالِ وَ فِرَاشٌ لِّلْمَرْأَةِ وَ فِرَاشٌ لِّلضَّيْفِ وَالرَّابِعُ لِلشَّيْطَانِ.

(السنن لابی داؤد باب فی الفراش ج۲ص ۵۵۷۱)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک بچھونا مرد کے لیے اور ایک اس کی زوجہ کے لیے اور تیسرا مہمان کے لیے اور چوتھا شیطان کے لیے (یعنی گھر کے آدمیوں اور مہمانوں کے لیے بچھونا جائز ہے اور حاجت سے زیادہ نہ چاہیے)۔ (بہارشریعت ۴۶/۱۶)

جوتا پہننے کا بیان

احادیث

٢٠٤٠: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ فِیْ غَزْوَةٍ غَزَوْنَاهَا اسْتَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ فَاِنَّ الرَّجُلَ لَا يَزَالُ رَاكِبًا مَا انْتَعَلَ .

(الصحیح المسلم بَابُ اِسْتِحْبَابِ لُبْسِ النِّعَالِ وَ مَا فِیْ مَعْنَاهَا ج٢ص١٩٧)

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ جوتے بکثرت استعمال کرو کہ آدمی جب تک جوتے پہنے ہوئے ہے گویا وہ سوار ہے یعنی کم تھکتا ہے۔(بہارشریعت ١٦/٥٧)

٢٠٤١: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنِّیْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِیْ لَيْسَ فِيْهَا شَعْرٌ (صحیح البخاری ج٢ص ٨٧٠ باب النعال السبتیۃ وغیرھا)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے ایسی نعلین پہنتے دیکھا جن میں بال نہ تھے۔(بہارشریعت ١٦/٥٧)

٢٠٤٢: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَعْلَ النَّبِیِّ ﷺ كَانَ لَهَا قِبَالَانِ.

(صحیح البخاری ج٢ص ٨٧١باب قِبَالَانِ فی نعل)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعلین میں دو قبال تھے یعنی انگلیوں کے مابین دو تسمے تھے۔ (بہارشریعت ١٦/٥٧)

٢٠٤٣: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِذَا انْتَعَلَ اَحَدُكُمْ فَلْيَبْدَاْ بِالْيَمِيْنِ وَ اِذَا نَزَعَ فَلْيَبْدَاْ بِالشِّمَالِ لِتَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَاهُمَا تُنْعَلُ وَاٰخِرَاهُمَا تُنْزَعُ .

(صحیح البخاری ج٢ص ٨٧٠باب ینزع النعل الیسریٰ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب جوتا پہنے تو پہلے داہنے پاؤں میں پہنے اور جب اُتارے تو پہلے بائیں پاؤں کا اُتارے کہ دہنا پہننے میں

پہلے اور اتارنے میں پیچھے۔(بہار شریعت ۵۷/۱۶)

۲۰٤٤: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَايَمْشِ اَحَدُكُمْ فِیْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ لِيُحْفِهِمَا جَمِيْعًا اَوْ لِيَنْعَلْهُمَا جَمِيْعًا.

(صحيح البخاری ج۲ ص ۸۷۰باب لا يمشی فی نعل واحدة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک جوتا پہن کر نہ چلے دونوں اتار دے یا دونوں پہن لے۔ (بہار شریعت ۵۸-۵۷/۱۶)

۲۰٤٥: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: اَوْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ: اِذَا انْقَطَعَ شِسْعُ اَحَدِكُمْ اَوْ مَنِ انْقَطَعَ شِسْعُ نَعْلِهٖ فَلَا يَمْشِیْ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَةٍ حَتّٰى يُصْلِحَ شِسْعَهٗ وَلَا يَمْشِیْ فِیْ خُفٍّ وَّاحِدَةٍ.

(الصحيح لمسلم ۱۹۸/۲)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جوتے کا تسمہ ٹوٹ جائے تو فقط ایک جوتا پہن کر نہ چلے بلکہ تسمہ کو درست کرے اور ایک موزہ پہن کر نہ چلے۔

(بہار شریعت ۵۷/۱۶)

۲۰٤٦: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ يَّنْتَعِلَ الرَّجُلُ وَهُوَ قَائِمٌ.

(جامع الترمذی ج۱ ص۳۰۷ بَابُ مَاجَاءَ فِیْ كَرَاهِيَةِ الْمَشْیِ فِی النَّعْلِ الْوَاحِدَةِ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے کھڑے ہو کر جوتا پہننے سے منع فرمایا۔(۱) (بہار شریعت ۵۷/۱۶)

۲۰٤٧: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: رُبَمَا مَشَى النَّبِیُّ ﷺ فِیْ نَعْلٍ وَاحِدَةٍ

(جامع الترمذی ج۱ ص۳۰۷ باب ماجاء فی الرخصة فی النعل الواحدة)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کبھی ایک نعل پہن کر بھی چلے

(۱) یہ حکم ان جوتوں کا ہے جن کو کھڑے ہو کر پہننے میں دقت ہوتی ہے جن میں تسمے باندھنے کی ضرورت ہوتی ہے اسی طرح بوٹ کا جوتا بھی بیٹھ کر پہنے کہ اس میں بھی فیتہ باندھنا پڑتا ہے اور کھڑے ہو کر باندھنے میں دشواری ہوتی ہے۔ اور جو اس قسم کے نہ ہوں جیسے سلیم شاہی یا پمپ یا وہ چپل جس میں تسمہ باندھنا نہیں ہوتا ان کو کھڑے ہو کر پہننے میں مضائقہ نہیں۔

ہیں۔(۱) (بہارشریعت ۱۶/۵۸)

۲۰٤۸: عَنِ ابْنِ اَبِی مُلَیْکَةَ قَالَ : قِیْلَ لِعَائِشَةَ اِنَّ اِمْرَأَةً تَلْبَسُ النَّعْلَ قَالَتْ: لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلَةَ مِنَ النِّسَاءِ . (مشکوٰۃ المصابیح ص۳۸۳ باب الترجل الفصل الثانی)

ابی ملیکہ سے روایت ہے کہ کسی نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ ایک عورت (مرد کی طرح) جوتے پہنتی ہے انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مردانی عورتوں پر لعنت فرمائی۔(۲) (بہارشریعت ۱۶/۵۸)

۲۰٤۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُرَیْدَةَ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : لِفُضَالَةَ بْنِ عُبَیْدٍ مَالِیَ اَرَاکَ شَعِثًا ؟ قَالَ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ کَانَ یَنْهَانَا عَنْ کَثِیْرٍ مِّنَ الْاِرْفَاهِ قَالَ : مَا لِیَ لَا اَرٰی عَلَیْکَ حِذَاءً؟ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ یَا مُرُنَا اَنْ نَحْتَفِیَ اَحْیَانًا . رواه ابوداؤد

(مشکوٰۃ المصابیح ص۳۸۲ باب الترجل الفصل الثانی)

عبداللہ بن بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کسی نے فضالہ بن عبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ کیا بات ہے کہ آپ کو پراگندہ سر دیکھتا ہوں انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ ہم کو کثرت ارفاء یعنی بنے سنورے رہنے سے منع فرماتے تھے اس نے کہا کہ کیا بات ہے کہ آپ کو ننگے پاؤں دیکھتا ہوں؟ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم کو حکم فرماتے کہ کبھی کبھی ہم ننگے پاؤں رہیں۔(بہارشریعت ۱۶/۵۸)

---

(۱) یہ بیان جواز کے لیے ہوگا یا دو ایک قدم چلنا ہوا ہوگا مثلاً حجرے کا دروازہ کھولنے کے لیے۔ ۱۲

(۲) یعنی عورتوں کو جوتا نہ پہننا چاہئے بلکہ وہ تمام باتیں جن مردوں اور عورتوں کا امتیاز ہوتا ہے ان میں ہر ایک کو دوسرے کی وضع اختیار کرنے سے ممانعت ہے نہ مرد عورت کی وضع اختیار کرے نہ عورت مرد کی۔ ۱۲

انگوٹھی اورزیور کا بیان

احادیث

۲۰۵۰: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم اَرَادَ اَنْ يَّكْتُبَ اِلٰى رَهْطٍ اَوْاُنَاسٍ مِنَ الْاَعَاجِمِ فَقِيْلَ لَهُ : اِنَّهُمْ لَايَقْبَلُوْنَ كِتَابًا اِلَّا عَلَيْهِ خَاتَمٌ فَاتَّخَذَالنَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم خَاتَمًا مِّنْ فِضَّةٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم .(صحيح البخاری ج۲ ص ۸۷۲ باب نقش الخاتم)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب یہ ارادہ فرمایا کہ کسریٰ اور قیصر ونجاشی کو خطوط لکھے جائیں تو کسی نے یہ عرض کیا کہ وہ لوگ بغیر مہر کے خط کو قبول نہیں کرتے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے چاندی کی انگوٹھی بنوائی جس میں یہ نقش تھا محمد رسول اللہ۔ (بہار شریعت ۵۹/۱۶)

۲۰۵۱: وَكَانَ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلٰثَةَ اَسْطُرٍ مُحَمَّدٌ سَطْرٌ رَسُوْلُ سَطْرٌ اللّٰهِ سَطْرٌ .

(صحيح البخاری ج۲ ص ۸۷۳ باب هَلْ يَجْعَلُ نَقْشُ الْخَاتَمِ ثَلٰثَةَ اَسْطُرٍ)

روایت میں ہے کہ انگوٹھی کا نقش تین سطر میں تھا ایک سطر محمد دوسرے رسول تیسری میں اللہ۔ (بہار شریعت ۵۹/۱۶)

۲۰۵۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : اِتَّخَذَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ وَ فِيْ رِوَايَةٍ وَجَعَلَهُ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى ثُمَّ اَلْقَاهُ ثُمَّ اتَّخَذَ خَاتَمًا مِّنْ وَرِقٍ نُقِشَ فِيْهِ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَقَالَ : لَا يَنْقُشَنَّ اَحَدٌ عَلٰى نَقْشِ خَاتَمِيْ هٰذَا وَكَانَ اِذَا لَبِسَهُ جَعَلَ فَصَّهُ مِمَّا يَلِيْ بَطْنَ كَفِّهِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .(مشكوٰة المصابيح ص ۳۷۷ باب الخاتم الفصل الاول)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سونے کی انگوٹھی بنوائی اور ایک روایت میں ہے کہ اس کو داہنے ہاتھ میں پہنا پھر اس کو پھینک دیا اور چاندی کی انگوٹھی

بنوائی جس میں یہ نقش تھا محمد رسول اللہ اور یہ فرمایا کہ کوئی شخص میری انگوٹھی کے نقش کے موافق اپنی انگوٹھی میں نقش کندہ نہ کرائے اور حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب انگوٹھی پہنتے تو نگینہ ہتھیلی کی طرف ہوتا۔(۱)(بہار شریعت ۵۹/۱۶)

۲۰۵۳: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ نَبِیَّ اللّٰهِ ﷺ كَانَ خَاتَمُهُ مِنْ فِضَّةٍ وَكَانَ فَصُّهُ مِنْهُ.

(صحیح البخاری ج۲ ص ۸۷۲)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی چاندی کی تھی اور اسکا نگینہ بھی تھا۔(بہار شریعت ۵۹/۱۶)

۲۰۵۴: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَبِسَ خَاتَمَ فِضَّةٍ فِيْ يَمِيْنِهِ فِيْهِ فَصٌّ حَبْشِيٌّ كَانَ يَجْعَلُ فَصَّهُ مِمَّا يَلِيْ كَفَّهُ متفق عليه.

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۷۸ باب الخاتم الفصل الاول)

حضرت انس سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے داہنے ہاتھ میں چاندی کی انگوٹھی پہنی اور اس کا نگینہ حبشی ساخت کا تھا اور نگینہ ہتھیلی کی جانب رکھتے۔ (بہار شریعت ۵۹/۱۶)

۲۰۵۵: عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَ خَاتَمُ النَّبِیِّ ﷺ فِيْ هٰذِهٖ وَاَشَارَ اِلَى الْخِنْصِرِ مِنْ يَدِهِ الْيُسْرٰى. (الصحیح لمسلم ج۲ ص ۱۹۷ باب الخاتم)

حضرت انس سے ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی انگوٹھی اس انگلی میں تھی یعنی بائیں ہاتھ کی چھنگلیاں میں۔(بہار شریعت ۵۹/۱۶)

۲۰۵۶: عَنْ عَلِیٍّ نَهَانِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ اَتَخَتَّمَ فِيْ اِصْبَعِیْ هٰذِهٖ اَوْهٰذِهٖ قَالَ: فَاَوْمٰى اِلَى الْوُسْطٰى وَالَّتِیْ تَلِيْهَا (الصحیح لمسلم ج۲ ص ۱۹۷ باب الخاتم)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے اس میں یا اس میں یعنی بیچ والی میں یا کلمہ کی انگلی میں انگوٹھی پہننے سے مجھے منع فرمائے۔(بہار شریعت ۵۹/۱۶-۶۰)

۲۰۵۷: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَمِيْنِهٖ.

(رواہ ابن ماجۃ وابو داؤد مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۷۸ باب الخاتم الفصل الثانی)

(۱) معلوم ہوا کہ انگوٹھی اس طرح پہنی جائے کہ اس کا نگینہ ہتھیلی کی طرف ہو آج کل عام طور پر لوگ انگوٹھی پہنتے ہیں تو نگینہ ہتھیلی کی پشت کی طرف ہوتا ہے یہ نہ چاہئے کہ خلاف سنت ہے۔

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہنتے تھے۔ (بہار شریعت ۱۶/۶۰)

۲۰۵۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَتَّمُ فِيْ يَسَارِهٖ

(رواه ابوداؤد مشكوٰة المصابيح ص۳۷۸ باب الخاتم الفصل الثانی)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انگوٹھی بائیں ہاتھ میں پہنتے تھے۔(۱) (بہار شریعت ۱۶/۶۰)

۲۰۵۹: عَنْ عَلِيِّ بْنِ اَبِيْ طَالِبٍ يَقُوْلُ : اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ ﷺ اَخَذَ حَرِيْرًا فَجَعَلَهٗ فِيْ يَمِيْنِهٖ وَاَخَذَ ذَهَبًا فَجَعَلَهٗ فِيْ شِمَالِهٖ ثُمَّ قَالَ : اِنَّ هٰذَيْنِ حَرَامٌ عَلٰى ذُكُوْرِ اُمَّتِيْ .

(السنن لابی داؤد ج۲ ص ۵۶۱ باب فی الحرير للنساء)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے داہنے ہاتھ میں ریشم لیا اور بائیں ہاتھ میں سونا پھر یہ فرمایا کہ یہ دونوں چیزیں میری امت کے مردوں پر حرام ہیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۶۰)

۲۰۶۰: عَنْ عَلِيٍّ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ لُبْسِ الْقَسِيِّ وَالْمُعَصْفَرِ وَعَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَعَنْ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ فِي الرُّكُوْعِ .

(رواه مسلم مشكوٰة المصابيح ص۳۷۸ باب الخاتم الفصل الاول)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے قسی (یہ ایک قسم کا ریشمی کپڑا ہے) اور کسم کے رنگے ہوئے کپڑے اور سونے کی انگوٹھی پہننے سے اور رکوع میں قرآن مجید پڑھنے سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۱۶/۶۰)

۲۰۶۱: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰى خَاتَمًا مِّنْ ذَهَبٍ فِيْ يَدِ رَجُلٍ فَنَزَعَهٗ فَطَرَحَهٗ وَقَالَ : يَعْمُدُ اَحَدُكُمْ اِلٰى جَمْرَةٍ مِّنْ نَارٍ فَيَجْعَلُهَا فِيْ يَدِهٖ فَقِيْلَ : لِلرَّجُلِ بَعْدَ مَا ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خُذْ خَاتَمَكَ اِنْتَفِعْ بِهٖ قَالَ: لَا وَاللّٰهِ لَا اٰخُذُ اَبَدًا وَقَدْ طَرَحَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

(الصحيح لمسلم ج۲/۱۹۸ . باب تحريم خاتم الذهب على الرجل)

(۱) ان حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی داہنے میں پہنی اور کبھی بائیں میں مگر بیہقی نے کہا کہ داہنے ہاتھ میں انگوٹھی پہننا منسوخ ہے۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کے ہاتھ میں سونے کی انگوٹھی دیکھی تو اسکو اتار کر پھینک دیا اور یہ فرمایا کہ کیا کوئی اپنے ہاتھ میں انگارہ رکھتا ہے؟ جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے گئے تو کسی نے ان سے کہا کہ اپنی انگوٹھی اٹھالو اور کسی کام میں لانا انہوں نے کہا خدا کی قسم میں اسے کبھی نہ لوں گا جب کہ رسول اللہ ﷺ نے اسے پھینک دیا۔ (بہار شریعت ۱۶/۶۰)

۲۰۶۲: عَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنْ رُكُوْبِ النُّمُوْرِ وَعَنْ لُبْسِ الذَّهَبِ اِلَّا مُقَطَّعًا (رواہ ابوداؤد والنسائی مشکوٰۃ المصابیح ص۳۷۸ باب الخاتم الفصل الثانی)

معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چیتے کی کھال پر سوار ہونے سے اور سونا کے پہننے سے ممانعت فرمائی مگر ریزہ ریزہ کرے یعنی اگر کپڑے میں سونے کے باریک باریک ریزہ لگائے جائیں تو ممنوع نہیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۶۰)

۲۰۶۳: قَالَ مَالِكٌ: وَاَنَا اَكْرَهُ اَنْ يَّلْبَسَ الْغِلْمَانُ شَيْئًا مِّنَ الذَّهَبِ لِاَنَّهٗ بَلَغَنِيْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى اَنْ تَخَتُّمِ الذَّهَبِ وَاَنَا اَكْرَهُهٗ لِلرَّجُلِ الْكَبِيْرِ مِنْهُمْ وَالصَّغِيْرِ.

(الموطا للامام مالک علی هامش ابن ماجه ج۲ ص۲۵۹)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ موطا میں فرماتے ہیں کہ بچوں کو سونا پہنانا برا جانتا ہوں کیوں کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سونے کی انگوٹھی سے ممانعت فرمائی لہذا امردوں کے لیے برا ہے چھوٹے اور بڑے دونوں کے لیے۔ (بہار شریعت ۱۶/۶۰،۶۱)

۲۰۶۴: عَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِّنْ شِبْهٍ فَقَالَ: لَهٗ مَالِيْ اَجِدُ مِنْكَ رِيْحَ الْاَصْنَامِ؟ فَطَرَحَهٗ ثُمَّ جَاءَ وَعَلَيْهِ خَاتَمٌ مِّنْ حَدِيْدٍ فَقَالَ مَالِيْ اَرٰى عَلَيْكَ حُلْيَةَ اَهْلِ النَّارِ؟ فَطَرَحَهٗ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مِنْ اَيِّ شَيْءٍ اَتَّخِذُهٗ؟ قَالَ: اِتَّخِذْهُ مِنْ وَرِقٍ وَلَا تُتِمَّهٗ مِثْقَالًا. (السنن لابی داؤد ج۲ ص۵۸۰ باب ماجاء فی خاتم الحدید)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص پیتل کی انگوٹھی پہنے ہوئے تھے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا بات ہے کہ تم سے بت کی بو آتی ہے؟ انہوں نے وہ انگوٹھی پھینک دی پھر لوہے کی انگوٹھی پہن کر آئے فرمایا کیا بات ہے کہ تم جہنمیوں کا زیور پہنے

ہوئے ہو؟ تو اسے پھینکا اور عرض کیا یا رسول اللہ کس چیز کی انگوٹھی بنواؤں؟ فرمایا کہ چاندی کی بنواؤ اور ایک مثقال پورا نہ کرو یعنی ساڑھے چار ماشہ سے کم کی ہو۔ (بہار شریعت ۱۶/۶۱)

۲۰۶۵: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ كَانَ يَقُوْلُ: كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ يَكْرَهُ عَشْرَ خِلَالِ الصُّفْرَةِ يَعْنِيْ الْخُلُوْقَ وَتَغْيِيْرَ الشَّيْبِ وَجَرَّ الْاِزَارِ وَالتَّخَتُّمَ بِالذَّهْبِ وَالتَّبَرُّجَ بِالزِّيْنَةِ تَغَيُّرَ مَحَلِّهَا وَالضَّرْبَ بِالْكِعَابِ وَالرُّقٰى اِلَّا بِالْمُعَوَّذَاتِ وَعَقْدَ التَّمَائِمِ وَعَزْلَ الْمَاءِ تعير اَوْ غَيْرَ مَحَلِّهٖ اَوْعَنْ مَحَلِّهٖ وَفَسَادَ الصَّبِيِّ غَيْرَ مُحَرِّمِهٖ۔

(السنن لابی داؤد ۵۸۰/۲ باب ماجاء فی خاتم الذهب)

عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ دس چیزوں کو برا بتاتے تھے (۱) زردی، یعنی مردوں کو خلوق استعمال کرنا۔ (۲) سفید بالوں میں سیاہ خضاب کرنا (۳) تہبند لٹکانا (۴) سونے کی انگوٹھی پہننا (۵) بے محل عورت کا زینت ظاہر کرنا یعنی شوہر اور محارم کے سوا دوسروں کے سامنے اظہار زینت (۶) پانسا پھینکنا یعنی چوسر اور شطرنج وغیرہ کھیلنا (۷) جھاڑ پھونک کرنا مگر معوذات سے (یعنی جس میں ناجائز الفاظ ہوں ان سے جھاڑ پھونک منع ہے) (۸) تعویذ باندھنا یعنی وہ تعویذ باندھنا جس میں خلاف شرع الفاظ ہوں (۹) پانی کو غیر محل میں گرانا یعنی وطی کے بعد منی کو باہر گرانا کہ آزاد عورت میں بغیر اجازت ناجائز ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ اس سے مراد لواطت ہو۔ (۱۰) اور بچہ کو فاسد کردینا مگر اس دسویں کو حرام نہیں کیا یعنی بچہ کے دودھ پینے کے زمانہ میں اس کی ماں سے وطی کرنا اگر وہ حاملہ ہوگئی تو بچہ خراب ہوجائے گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۶۱)

۲۰۶۶: عَنِ ابْنِ الزُّبَيْرِ اَنَّ مَوْلَاةً لَّهُمْ ذَهَبَتْ بِابْنَةِ الزُّبَيْرِ اِلٰى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ وَفِيْ رِجْلِهَا اَجْرَاسٌ فَقَطَعَهَا عُمَرَ وَقَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَعَ كُلِّ جَرْسٍ شَيْطَانٌ. رواه ابو داؤد (مشكوة المصابيح ص ۳۷۹ باب الخاتم الفصل الثانی)

عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہمارے یہاں کی لونڈی حضرت زبیر کی لڑکی کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس لائی اور اس کے پاؤں میں گھنگرو تھے حضرت عمر نے اسے کاٹ دیا اور فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ ہر گھنگرو کے

ساتھ شیطان ہوتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۶۱، ۶۲)

۲۰٦۷: عَنْ بُنَانَةَ مَوْلَاةِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ حَيَّانَ الْاَنْصَارِيِّ كَانَتْ عِنْدَ عَائِشَةَ اِذْ دَخَلَتْ عَلَيْهَا بِجَارِيَةٍ وَعَلَيْهَا جَلَاجِلُ يُصَوِّتْنَ فَقَالَتْ : لَا تُدْخُلْنَهَا عَلَيَّ اِلَّا اَنْ تَقْطَعَنَّ جَلَاجِلَهَا سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ جَرَسٌ.

رواه ابو داؤد (مشكوة المصابيح ص ۳۷۹ باب الخاتم الفصل الثانی)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پاس ایک لڑکی آئی جس کے پاؤں میں گھنگرو بج رہے تھے فرمایا کہ اسے میرے پاس نہ لانا جب تک اس کے گھنگرو کاٹ نہ لینا میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ جس گھر میں جرس یعنی گھنٹی یا گھنگرو ہوتے ہیں اس میں فرشتے نہیں آتے۔

(بہار شریعت ۱۶/۶۲)

﴿برتن چھپانے اور سونے کے وقت کے آداب﴾

احادیث

۲۰۶۸: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا كَانَ جُنْحُ اللَّيْلِ اَوْ اَمْسَيْتُمْ فَكُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَنْتَشِرُ حِيْنَئِذٍ فَاِذَا ذَهَبَ سَاعَةٌ مِّنَ اللَّيْلِ فَخَلُّوْهُمْ وَاَغْلِقُوْا الْاَبْوَابَ وَاذْكُرُوْا اسْمَ اللّٰهِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَفْتَحُ بَابًا مُغْلَقًا وَاَوْكُوْا قِرَبَكُمْ وَاذْكُرُوْا اسْمَ اللّٰهِ وَخَمِّرُوْا اٰنِيَتَكُمْ وَاذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ وَلَوْ اَنْ تَعْرِضُوْا عَلَيْهِ شَيْئًا وَاَطْفِئُوْا مَصَابِيْحَكُمْ. متفق عليه.

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۷۲ باب تغطیة الاوانی الفصل الاول)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب رات کی ابتدائی تاریکی آجائے یا یہ فرمایا کہ جب شام ہو جائے تو بچوں کو سمیٹ لو کہ اس وقت شیاطین منتشر ہوتے ہیں پھر جب ایک گھڑی رات چلی جائے اب انہیں چھوڑ دو اور بسم اللہ کہہ کر دروازے بند کر لو کہ اس طرح جب دروازہ بند کیا جائے تو شیطان نہیں کھول سکتا اور بسم اللہ کہہ کر مشکوں کے دہانے باندھو اور بسم اللہ پڑھ کر برتنوں کو ڈھانک دو ڈھانکو نہیں تو یہی کرو کہ اس پر کوئی چیز آڑی کر کے رکھ دو اور چراغوں کو بجھا دو۔ (بہار شریعت ۱۶/۶۴)

۲۰۶۹: عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: خَمِّرُوْا الْاٰنِيَةَ وَاَوْكُوا الْاَسْقِيَةَ وَاَجِيْفُوْا الْاَبْوَابَ وَاكْفِتُوْا صِبْيَانَكُمْ عِنْدَ الْمَاءِ فَاِنَّ لِلْجِنِّ اِنْتِشَارًا وَخَطْفَةً وَاَطْفِئُوا الْمَصَابِيْحَ عِنْدَ الرُّقَادِ فَاِنَّ الْفُوَيْسِقَةَ رُبَمَا اجْتَرَّتِ الْفَتِيْلَةَ فَاَحْرَقَتْ اَهْلَ الْبَيْتِ. رواه البخاری

(مشکوۃ المصابیح باب تغطیة الاوانی الفصل الاول ص ۳۷۲ کنز العمال)

رسول اعظم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا برتن چھپا دو اور مشکوں کے منہ کو بند کر دو اور دروازے بھیڑ دو اور بچوں کو سمیٹ لو شام کے وقت کیوں کہ اس وقت جن منتشر ہوتے ہیں

اور اُچک لیتے ہیں اور سوتے وقت چراغ بجھا دو کہ کبھی چوہا بتی گھسیٹ لے جاتا ہے اور گھر جل جاتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۶۴)

۲۰۷۰: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْکُوا السِّقَاءَ وَاَغْلِقُوا الْاَبْوَابَ وَاَطْفِئُوا السِّرَاجَ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ لَا یَحُلُّ سِقَاءً وَلَا یَفْتَحُ بَابًا وَلَا یَکْشِفُ اِنَاءً فَاِنْ لَّمْ یَجِدْ اَحَدُکُمْ اِلَّا اَنْ یَّعْرِضَ عَلٰی اِنَائِهٖ عُوْدًا وَیَذْکُرَ اسْمَ اللّٰهِ فَلْیَفْعَلْ فَاِنَّ الْفُوَیْسِقَةَ تَضْرِمُ عَلٰی اَهْلِ الْبَیْتِ بَیْتَهُمْ. رواه مسلم .(مشکوة المصابیح ص ۳۷۲ باب تغطیة الاوانی الفصل الاول)

سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا برتن چھپادو اور مشک کا منہ باندھ دو اور دروازے بند کردو اور چراغ بجھادو کہ شیطان مشک کو نہیں کھولے گا اور کچھ نہ ملے تو بسم اللہ کہہ کر ایک لکڑی آڑی کرکے رکھ دے کہ چوہا گھر کو جلا دیتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۶۴)

۲۰۷۱: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : غَطُّوا الْاِنَاءَ وَاَوْکُوا السِّقَاءَ فَاِنَّ فِی السَّنَةِ لَیْلَةً یَنْزِلُ فِیْهَا وَبَاءٌ لَا یَمُرُّ بِاِنَاءٍ لَیْسَ عَلَیْهِ غِطَاءٌ اَوْ سِقَاءٍ لَیْسَ عَلَیْهِ وِکَاءٌ اِلَّا نَزَلَ فِیْهِ مِنْ ذٰلِکَ الْوَبَاءُ . رواه مسلم (مشکوة المصابیح ص ۳۷۲ باب تغطیة الاوانی الفصل الاول)

سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا کہ برتن چھپادو اور مشک کا منھ باندھ دو کہ سال میں ایک رات ایسی ہوتی ہے کہ اس میں وبا اترتی ہے جو برتن چھپا ہوا نہیں ہے یا مشک کا منہ باندھا ہوا نہیں ہے اگر وہاں سے وہ وبا گزرتی ہے تو اس میں اتر جاتی ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۶۵)

۲۰۷۲: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : لَا تُرْسِلُوْا مَوَاشِیَکُمْ وَصِبْیَانَکُمْ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰی تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ فَاِنَّ الشَّیَاطِیْنَ تُبْعَثُ اِذَا غَابَتِ الشَّمْسُ حَتّٰی تَذْهَبَ فَحْمَةُ الْعِشَاءِ.(کنز العمال ج ۸ ص ۲۷۴ حدیث ۴۶۲۹)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب آفتاب ڈوب جائے تو جب تک عشا کی سیاہی جاتی نہ رہے اپنے چوپایوں اور بچوں کو نہ چھوڑو کیوں کہ اس وقت شیاطین منتشر ہوتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۶۵)

۲۰۷۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَا تَتْرُکُوا النَّارَ فِیْ بُیُوْتِکُمْ حِیْنَ تَنَامُوْنَ متفق علیه.(مشکوٰة المصابیح ص ۳۷۳ باب تعظیة الاوانی الفصل الثانی)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سوتے وقت اپنے گھروں میں آگ مت چھوڑا کرو۔ (بہار شریعت ۱۶/۶۵)

۲۰۷۴ : عَنْ اَبِیْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیِّ قَالَ : اِحْتَرَقَ بَیْتٌ بِالْمَدِیْنَةِ عَلٰی اَهْلِهٖ مِنَ اللَّیْلِ فَحُدِّثَ بِشَأْنِهِمِ النَّبِیُّ ﷺ فَقَالَ : اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ اِنَّمَا هِیَ عَدُوٌّ لَّکُمْ فَاِذَا نِمْتُمْ فَاَطْفِئُوْهَا عَنْکُمْ (صحیح البخاری ج۲ ص ۹۳۱ باب لایترک النار فی البیت عند النوم)

ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ مدینہ میں ایک مکان رات میں جل گیا حضور نے فرمایا کہ یہ آگ تمہاری دشمن ہے جب سویا کرو تو بجھا دیا کرو۔ (بہار شریعت ۱۶/۶۵)

۲۰۷۵ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ : سَمِعْتُ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ : اِذَا سَمِعْتُمْ نِبَاحَ الْکِلَابِ وَنَهِیْقَ الْحَمِیْرِ مِنَ اللَّیْلِ فَتَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ فَاِنَّهُنَّ یَرَیْنَ مَالَا تَرَوْنَ وَاَقِلُّوا الْخُرُوْجَ اِذَا هَدَأَتِ الْاَرْجُلُ فَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ یَبُثُّ مِنْ خَلْقِهٖ فِیْ لَیْلَتِهٖ مَایَشَاءُ .

(مشکوٰۃ المصابیح ص ۳۷۳ باب اللباس الفصل الثانی)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جب رات میں کتے کا بھونکنا اور گدھے کی آواز سنو تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم پڑھو کہ وہ اس چیز کو دیکھتے ہیں جس کو تم نہیں دیکھتے اور جب چہل پہل بند ہو جائے تو گھر سے کم نکلو کہ اللہ عزوجل رات میں اپنی مخلوقات میں سے جس کو چاہتا ہے زمین پر منتشر کرتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۶۵)

﴿بیٹھنے، سونے اور چلنے کے آداب﴾

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

۳۲٤: وَلَا تُصَعِّرْ خَدَّکَ لِلنَّاسِ وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّ اللّٰهَ لَا یُحِبُّ کُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ . وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِکَ وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِکَ اِنَّ اَنْکَرَ الْاَصْوَاتِ لَصَوْتُ الْحَمِیْرِ . (سورة لقمان آیت ۱۸، ۱۹)

(لقمان نے بیٹے سے کہا) کسی سے بات کرنے میں اپنا رخسارہ ٹیڑھا نہ کرو اور زمین میں اتراتا نہ چل بے شک اللہ کو پسند نہیں ہے کوئی اترانے والا، فخر کرنے والا، اور میانہ چال چل اور اپنی آواز پست کر بیشک سب آوازوں میں بری آواز گدھے کی آواز ہے۔

اور فرماتا ہے:

۳۲۵: وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا اِنَّکَ لَنْ تَخْرِقَ الْاَرْضَ وَلَنْ تَبْلُغَ الْجِبَالَ طُوْلًا . (سورة بنی اسرائیل آیت/۳۷)

اور زمین میں اتراتا نہ چل بے شک تو ہرگز نہ تو زمین چیر ڈالے گا اور نہ تو بلندی میں پہاڑوں کو پہونچے گا۔

اور فرماتا ہے:

۳۲٦: وَعِبَادُ الرَّحْمٰنِ الَّذِیْنَ یَمْشُوْنَ عَلَی الْاَرْضِ هَوْنًا وَاِذَا خَاطَبَهُمُ الْجَاهِلُوْنَ قَالُوْا : سَلَامًا . وَالَّذِیْنَ یَبِیْتُوْنَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَّقِیَامًا . (سورة الفرقان آیت/ ٦٣، ٦٤)

اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر آہستہ چلتے ہیں جاہل جب ان سے مخاطبہ کرتے ہیں تو کہتے ہیں سلام اور وہ جو اپنے رب کے لیے سجدہ اور قیام میں رات گذارتے۔

اور فرماتا ہے:

۳۲۷: یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قِیْلَ لَکُمْ تَفَسَّحُوْا فِی الْمَجَالِسِ فَافْسَحُوْا یَفْسَحِ اللّٰهُ لَکُمْ وَاِذَا قِیْلَ انْشُزُوْا فَانْشُزُوْا یَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ وَالَّذِیْنَ اُوْتُوْا

الْعِلْمَ دَرَجَاتٍ . (سورة المجادلة آیت ١١)

اے ایمان والو! جب تم کو کہا جائے مجلسوں میں جگہ دو تو جگہ دے دو اللہ تم کو جگہ دے گا اور جب کہا جائے اٹھ کھڑے ہو تو اٹھ کھڑے ہو اللہ تعالیٰ تم میں ایمان والوں اور علم والوں کو درجوں بلند کرے گا۔

احادیث

٢٠٧٦: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ نَهٰى اَنْ يُقَامَ الرَّجُلُ مِنْ مَجْلِسِهٖ ثُمَّ يَجْلِسُ فِيْهِ اٰخَرُ وَلٰكِنْ تَفَسَّحُوْا وَتَوَسَّعُوْا وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَكْرَهُ اَنْ يَقُوْمَ الرَّجُلُ مِنْ مَكَانِهٖ ثُمَّ يَجْلِسَ مَكَانَهُ . (الجامع الصحیح للبخاری ج٢ ص٩٢٨ باب اذ قیل لکم تفسحوا)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ کرے کہ ایک شخص دوسرے کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود بیٹھ جائے لیکن ہٹ جایا کرو اور جگہ کشادہ کر دیا کرو حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اسے مکروہ جانتے تھے کہ کوئی شخص اپنی جگہ سے اٹھ جائے اور یہ اس کی جگہ پر بیٹھیں۔ (بہار شریعت ج١٦/٦٦)

٢٠٧٧: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ اَبِي الْحَسَنِ قَالَ : جَاءَ نَا اَبُوْ بُكْرَةَ فِيْ شَهَادَةٍ فَقَامَ لَهُ رَجُلٌ مِنْ مَجْلِسِهٖ فَاَبٰى اَنْ يَجْلِسَ فِيْهِ وَقَالَ : اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى عَنْ ذَا وَنَهَى النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَمْسَحَ الرَّجُلُ يَدَهُ بِثَوْبِ مَنْ لَمْ يُكْسِهٖ .

(السنن لابی داؤد ج ٢ ص ٦٦٤ باب فی الرجل یقوم للرجل من مجلسہ، مشکوۃ المصابیح ص ٤٠٣)

حضرت سعید بن ابی الحسن سے روایت کی کہتے ہیں کہ ابو بکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہمارے پاس ایک شہادت میں آئے ایک شخص ان کے لیے اپنی جگہ سے اٹھ لیا انہوں نے اس جگہ پر بیٹھنے سے انکار کیا اور یہ کہا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے منع فرمایا ہے اور حضور نے اس سے بھی منع فرمایا ہے کہ کوئی شخص ایسے شخص کے کپڑے سے ہاتھ پونچھے جس کو یہ کپڑا پہنایا نہیں ہے۔ (بہار شریعت ج١٦ ص٦٦)

٢٠٧٨: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : مَنْ قَامَ مِنْ مَجْلِسِہٖ ثُمَّ رَجَعَ اِلَیْہِ فَھُوَ اَحَقُّ بِہٖ . رواہ مسلم (مشکوۃ المصابیح ص ٤٠٣ باب القیام)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص اپنی جگہ سے اٹھ کر گیا پھر آ گیا تو اس جگہ کا وہی حقدار ہے یعنی جب کہ جلد آ جائے۔

(بہار شریعت ج١٦ص٦٧)

٢٠٧٩: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ وَجَلَسْنَا حَوْلَہٗ فَقَامَ فَاَرَادَ الرُّجُوْعَ نَزَعَ نَعْلَہٗ اَوْ بَعْضَ مَا یَکُوْنُ عَلَیْہِ فَیَعْرِفُ ذٰلِکَ اَصْحَابُہٗ فَیَثْبُتُوْنَ. رواہ ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ص ٤٠٣ باب القیام)

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب بیٹھتے اور ہم لوگ حضور کے پاس بیٹھتے اور اٹھ کر تشریف لے جاتے مگر واپسی کا ارادہ ہوتا تو نعلین مبارک یا کوئی چیز وہاں چھوڑ کر جاتے اس سے صحابہ کو یہ پتہ چلتا کہ حضور تشریف لائیں گے اور سب لوگ ٹھہرے رہتے۔ (بہار شریعت ج١٦ص٦٧)

٢٠٨٠: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ : لَا یَحِلُّ لِرَجُلٍ اَنْ یُّفَرِّقَ بَیْنَ اثْنَیْنِ اِلَّا بِاِذْنِھِمَا . رواہ الترمذی

(مشکوۃ المصابیح ص ٤٠٣ باب القیام)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کو یہ حلال نہیں کہ دو شخصوں کے درمیان جدائی کر دے۔ (یعنی دونوں کے درمیان میں بیٹھ جائے) مگر ان کی اجازت سے۔ (بہار شریعت ج١٦ص٦٧)

٢٠٨١: عَنْ وَاثِلَۃَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالَ : دَخَلَ رَجُلٌ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَھُوَ فِی الْمَسْجِدِ قَاعِدٌ فَتَزَحْزَحَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَقَالَ الرَّجُلُ : یَا رَسُوْلُ ! اِنَّ فِی الْمَکَانِ سَعَۃً فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اِنَّ لِلْمُسْلِمِ لَحَقًّا اِذَا رَاٰہُ اَخُوْہُ اَنْ یَّتَزَحْزَحَ لَہٗ . (مشکوۃ المصابیح ص ٤٠٤ باب القیام)

حضرت واثلہ بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ

علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضور مسجد میں تشریف فرما تھے اس کے لیے حضور اپنی جگہ سے سرک گیے اس نے عرض کی یا رسول اللہ جگہ کشادہ موجود ہے حضور کو سرکنے اور تکلیف فرمانے کی ضرورت نہیں ارشاد فرمایا مسلم کا یہ حق ہے کہ جب اس کا بھائی اسے دیکھے اس کے لیے سرک جائے۔(بہار شریعت ج۱٦ص٦٧)

٢٠٨٢: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا جَلَسَ فِیْ الْمَسْجِدِ اِحْتَبیٰ بِیَدَیْہِ . رواہ زرین

(مشکوۃ المصابیح ج٢ ص ٤٠٤ باب الجلوس والنوم والمشی)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب مسجد میں بیٹھتے دونوں ہاتھوں سے احتباء کرتے۔(۱)

٢٠٨٣: عن جابر بن سمرۃ قال : کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا صَلَّی الْفَجْرَ تَرَبَّعَ فِیْ مَجْلِسِہٖ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ حَسْنَاءَ .

(السنن لابی داؤد ج٢ ص٦٦٦ باب فی الرجل یجلس متربعا)

حضرت جابر ابن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی کریم صی اللہ علیہ وسلم جب نماز فجر پڑھ لیتے اور چار زانو بیٹھے رہتے یہاں تک کہ آفتاب اچھی طرح طلوع ہو جاتا۔(بہار شریعت ج۱٦ص٦٧)

٢٠٨٤: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اِذَا کَانَ اَحَدُکُمْ فِیْ الْفَیِّ فَقَلَصَ عَنْہُ الظِّلُّ فَصَارَ بَعْضُہٗ فِیْ الشَّمْسِ وَبَعْضُہٗ فِیْ الظِّلِّ فَلْیَقُمْ .

(مشکوۃ المصابیح ج ٢ ص ٤٠٥ باب الجلوس والنوم والمشی،السنن لابی داؤد ج٢ص٦٦٣ باب فی الجلوس بین الشمس والظل)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص سایہ میں ہو اور سایہ سمٹ گیا کچھ سایہ میں ہو گیا کچھ دھوپ میں تو وہاں سے اٹھ جائے۔(بہار شریعت ج۱٦ص٦٧)

(۱) احتباء کی صورت یہ ہے کہ آدمی سرین کو زمین پر رکھ دے اور گھٹنے کھڑے کرکے دونوں ہاتھوں سے گھیر لے اور ایک ہاتھ کو دوسرے سے پکڑ لے اس قسم کا بیٹھنا تواضع اور انکسار میں شمار ہوتا ہے۔

۲۰۸۵: عَنْ عَمْرِ بْنِ الشَّرِيْدِ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ : مَرَّ بِيَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا جَالِسٌ هٰكَذَا وَقَدْ وَضَعْتُ يَدِيَ الْيُسْرىٰ خَلْفَ ظَهْرِىْ وَاتَّكَأْتُ عَلٰى اَلْيَةِ يَدِىْ فَقَالَ : اَتَقْعُدُ قِعْدَةَ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ . رواه ابو داؤد

(مشكوة المصابيح ج۲ ص ٤٠٥ باب الجلوس والنوم والمشى)

حضرت عمرو بن شرید سے وہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہتے ہیں میں اس طرح بیٹھا ہوا تھا کہ بائیں ہاتھ کو پیٹھ کر لیا اور داہنے ہاتھ کی ہتھیلی کی گدی پر ٹیک لگالی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرے پاس سے گذرے اور یہ فرمایا کیا تم ان لوگوں کی طرح بیٹھتے ہو جن پر خدا غضب ہے۔(بہار شریعت ج۱۶ص ۶۷،۶۸)

۲۰۸٦: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : كُنَّا اِذَا اَتَيْنَا النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جَلَسَ اَحَدُنَا حَيْثُ يَنْتَهِىْ . رواه ابو داؤد (مشكوة المصابيح ص ٤٠٥ باب الجلوس والنوم والمشى)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ جب ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوتے تو وہاں بیٹھ جاتے جہاں مجلس ختم ہوتی۔(۱)

(بہار شریعت ج۱۶ص ۶۸)

۲۰۸۷: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : كَلِمَاتٌ لَا يَتَكَلَّمُ بِهِنَّ اَحَدٌ فِىْ مَجْلِسِهِ عِنْدَ قِيَامِهِ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ اِلَّا كَفَّرَ بِهِنَّ عَنْهُ وَلَا يَقُوْلُهُنَّ فِىْ مَجْلِسِ خَيْرٍ وَمَجْلِسِ ذِكْرٍ اِلَّا خَتَمَ لَهُ بِهِنَّ عَلَيْهِ كَمَا يُخْتَمُ بِالْخَاتَمِ عَلَى الصَّحِيْفَةِ سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ .

(السنن لابى داؤد ج۲ ص ٦٦٧ باب كفارة المجلس)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا چند کلمات کہ جو شخص مجلس سے فارغ ہو کر ان کو تین مرتبہ کہہ لے گا اللہ تعالیٰ اس کے گناہ مٹا دے گا اور جو شخص مجلس خیر مجلس ذکر میں ان کو کہے گا تو اللہ تعالیٰ ان کے لیے اس چیز پر مہر کر دے گا جس طرح کوئی انگوٹھی سے مہر کرتا ہے وہ یہ ہیں سُبْحَانَكَ اَللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُكَ وَاَتُوْبُ اِلَيْكَ . (بہار شریعت ج۱۶ص ۶۸)

(۱) یعنی مجلس کے کنارے پر بیٹھتے اسے چیر کر اندر نہیں گھستے۔

٢٠٨٨: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا جَلَسَ قَوْمٌ مَجْلِسًا لَمْ يَذْكُرُوا اللّٰهِ فِيْهِ وَلَمْ يُصَلُّوْا عَلٰى نَبِيِّهِمْ اِلَّا كَانَ عَلَيْهِمْ تِرَةٌ فَاِنْ شَاءَ عَذَّبَهُمْ وَاِنْ شَاءَ غَفَرَ لَهُمْ . (مشكوة المصابيح ج ١ ص ١٩٨ باب ذكر الله عز وجل والتقرب اليه الفصل الثانی)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جولوگ دیر تک کسی جگہ بیٹھے اور بغیر ذکر اللہ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھے وہاں سے متفرق ہو گئے انہوں نے نقصان کیا اگر اللہ چاہے عذاب دے اور چاہے تو بخش دے۔
(بہار شریعت ج۱۶ ص ۶۸)

٢٠٨٩: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ اِذَا جَلَسْتُمْ فَاخْلَعُوْا نِعَالَكُمْ تَسْتَرِحْ اَقْدَامُكُمْ . رواه البزار (جامع الاحاديث الكبر للسيوطی ج ١/١٩٣)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب بیٹھو تو جوتے اتار لو تمہارے قدم آرام پائیں گے۔ (بہار شریعت ۱۶/۶۸)

٢٠٩٠: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّرْفَعَ الرَّجُلُ اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى وَهُوَ مُسْتَلْقٍ عَلٰى ظَهْرِهٖ . رواه مسلم
(مشكوة المصابيح ج٢ ص ٤٠٤ باب الجلوس والنوم والمشی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پاؤں پر پاؤں رکھنے سے منع فرمایا ہے جب کہ چت لیٹا ہو۔ (بہار شریعت ج۱۶ ص ۶۸)

٢٠٩١: عَنْ عَبَّادِ بْنِ تَمِيْمٍ عَنْ عَمِّهٖ قَالَ : رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِی الْمَسْجِدِ مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا اِحْدٰى قَدَمَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى متفق عليه
(مشكوة المصابيح ص ٤٠٤ باب الجلوس والنوم والمشی)

حضرت عباد بن تمیم سے روایت ہے وہ اپنے چچا سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد میں لیٹے ہوئے میں نے دیکھا حضور نے ایک پاؤں کو دوسرے پر رکھا تھا۔ (بہار شریعت ج۱۶ ص ۶۸)

٢٠٩٢: عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ اِذَا عَرَّسَ بِلَيْلٍ

اِضْطَجَعَ عَلٰی شِقِّهِ الْاَیْمَنِ وَاِذَا عَرَّسَ قُبَیْلَ الصُّبْحِ نَصَبَ ذِرَاعَهُ وَوَضَعَ رَأْسَهُ عَلٰی کَفِّهٖ ۔

رواہ فی شرح السنة (مشکوۃ المصابیح ج۲ ص٤٠٤ باب الجلوس والنوم والمشی)

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رات میں منزل میں اترتے تو دہنی کروٹ پر لیٹتے اور جب صبح سے کچھ ہی پہلے اترتے تو دہنے ہاتھ کو کھڑا کرتے اور اس کی ہتھیلی پر سر رکھ کر لیٹتے۔ (بہار شریعت ج۱٦ص٦٩)

٢٠٩٣: عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : رَأَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَلٰی وِسَادَةٍ عَلٰی یَسَارِهٖ (الجامع للترمذی ج۲ ص۱۰۵)

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بائیں کروٹ پر تکیہ لگائے ہوئے دیکھا۔ (بہار شریعت ج۱٦ص٦٩)

٢٠٩٤: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : رَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ رَجُلًا مُضْطَجِعًا عَلٰی بَطْنِهٖ فَقَالَ : اِنَّ هٰذِهٖ ضِجْعَةٌ لَا یُحِبُّهَا اللّٰهُ .

(الجامع للترمذی ج۲ ص۱۰۵ باب ما جاء فی کراهیة الاضطجاع علی البطن)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو پیٹ کے بل لیٹے ہوئے دیکھا فرمایا اس طرح لیٹنے کو اللہ پسند نہیں کرتا۔ (بہار شریعت ج۱٦ص٦٩)

٢٠٩٥: عَنْ یَعِیْشَ بْنِ طِخْفَةَ بْنِ قَیْسٍ الْغِفَارِیِّ عَنْ اَبِیْهِ وَکَانَ مِنْ اَصْحَابِ الصُّفَّةِ قَالَ : بَیْنَمَا اَنَا مُضْطَجِعٌ مِنَ السَّحَرِ عَلٰی بَطْنِیْ اِذَا رَجُلٌ یُحَرِّکُنِیْ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ: اِنَّ هٰذِهٖ ضِجْعَةٌ یُبْغِضُهَا اللّٰهُ فَنَظَرْتُ فَاِذَا هُوَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ .

(مشکوۃ المصابیح ص٤٠٤ باب النوم والمشی، الترغیب والترهیب ج٤ ص٥٧)

حضرت یعیش بن طخفہ بن قیس غفاری رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں۔ (یہ اصحاب صفہ میں سے تھے) کہتے ہیں سینے کی بیماری کی وجہ سے میں پیٹ کے بل لیٹا ہوا تھا کہ اچانک کوئی شخص اپنے پاؤں سے مجھے حرکت دیتا ہے اور یہ کہتا ہے کہ اس طرح لیٹنے کو اللہ تعالیٰ مبغوض رکھتا ہے میں نے دیکھا تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تھے۔ (بہار شریعت ص۱٦ص٦٩)

دیکھنے اور چھونے کا بیان

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۲۸: قُلْ لِلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ اِنَّ اللّٰهَ خَبِيْرٌ بِمَا يَصْنَعُوْنَ. وَقُلْ لِلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَائِهِنَّ اَوْ اٰبَاءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَائِهِنَّ اَوْ اَبْنَاءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْ اَخَوَاتِهِنَّ اَوْ نِسَائِهِنَّ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التَّابِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِنْ زِيْنَتِهِنَّ وَتُوْبُوْا اِلَى اللّٰهِ جَمِيْعًا اَيُّهَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ. (النور: ۳۱)

مسلمان مردوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں ان کے لیے بہت ستھرہ ہے بیشک اللہ کو ان کے کاموں کی خبر ہے اور مسلمان عورتوں کو حکم دو اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں اور اپنی پارسائی کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے اور دوپٹے اپنے گریبانوں میں ڈالے رہیں اور اپنا سنگار ظاہر نہ کریں مگر اپنے شوہروں پر یا اپنے باپ یا شوہروں کے باپ یا اپنے بیٹے یا شوہروں کے بیٹے یا اپنے بھائی یا اپنے بھتیجے یا اپنے بھانجے یا اپنے دین کی عورتیں یا ایسی کنیزیں جو اپنے ہاتھ کی ملک ہوں یا نوکر بشرطیکہ شہوت والے مرد نہ ہوں یا وہ بچے جنہیں عورتوں کی شرم کی چیزوں کی خبر نہیں اور زمین پر پاؤں زور سے نہ رکھیں کہ جانا جائے ان کا چھپا ہوا سنگار اور اللہ کی طرف توبہ کرو اے مسلمانو! سب کے سب اس امید پر کہ فلاح پاؤ۔

اور فرماتا ہے:

۳۲۹: يٰاَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِاَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِيْنَ يُدْنِيْنَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ ذٰلِكَ اَدْنٰى اَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا. (الاحزاب: ۵۹)

اے نبی اپنی بیویوں اور صاحبزادیوں اور مسلمانوں کی عورتوں سے فرمادو کہ اپنی چادروں کا ایک حصہ اپنے منہ پر ڈالے رہیں یہ اس سے نزدیک تر ہے کہ ان کی پہچان ہو تو ستائی نہ جائیں اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

اور فرماتا ہے:

۲۳۰: وَالْقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَاءِ الّٰتِيْ لَايَرْجُوْنَ نِكَاحًا فَلَيْسَ عَلَيْهِنَّ جُنَاحٌ اَنْ يَّضَعْنَ ثِيَابَهُنَّ غَيْرَ مُتَبَرِّجَاتٍ بِزِيْنَةٍ وَّاَنْ يَّسْتَعْفِفْنَ خَيْرٌ لَّهُنَّ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ.

(النور: ٦٠)

اور بوڑھی خانہ نشین عورتیں جنہیں نکاح کی آرزو نہیں ان پر کچھ گناہ نہیں کہ اپنے بالائی کپڑے اتار رکھیں جب کہ سنگار نہ چمکائیں اور اس سے بچنا ان کے لیے اور بہتر ہے اور اللہ سنتا جانتا ہے۔

احادیث

۲۰۹٦: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ الْمَرْاَةَ تُقْبِلُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ وَتُدْبِرُ فِيْ صُوْرَةِ شَيْطَانٍ فَاِذَا اَبْصَرَ اَحَدُكُمْ اِمْرَاَةً فَلْيَاتِ اَهْلَهُ فَاِنَّ ذٰلِكَ يَرُدُّ مَا فِيْ نَفْسِهٖ . (الصحيح لمسلم ج١ ص٤٤٩ باب ندب من راىٰ امرأة فوقعت فى نفسه)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورت شیطان کی صورت میں آگے آتی ہے۔ اور شیطان کی صورت میں پیچھے جاتی ہے جب کسی نے کوئی عورت دیکھی اور وہ اسے پسند آگئی اور اس کے دل میں کچھ واقع ہو تو اپنی عورت سے جماع کرے اس سے وہ بات جاتی رہے گی جو دل میں پیدا ہوگئی ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۷۲)

۲۰۹۷: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَيُّمَا رَجُلٍ رَاىٰ اِمْرَاَةً تُعْجِبُهُ فَلْيَقُمْ اِلٰى اَهْلِهٖ فَاِنَّ مَعَهَا مِثْلَ الَّذِيْ مَعَهَا . رواه الترمذى .

(مشكوة المصابيح ص ٢٦٩ باب النظر الى المخطوبة)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس

نے کسی عورت کو دیکھا اور وہ پسند آ گئی تو اپنی زوجہ کے پاس چلا جائے کہ اس کے پاس بھی ویسی ہی چیز ہے جو اس کے پاس ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۷۳)

۲۰۹۸: عَنْ جَرِيْدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ نَظْرِ الْفَجَاءَةِ فَأَمَرَنِيْ اَنْ اَصْرِفَ بَصَرِيْ . رواه مسلم (مشكوة المصابيح ص۲٦۸)

جریر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے اچانک نظر پڑ جانے کے متعلق دریافت کیا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ اپنی نگاہ پھیر لو۔

(بہار شریعت ۱۶/۷۳)

۲۰۹۹: عَنْ بُرَيْدَةَ دَفَعَهُ قَالَ يَا عَلِيُّ لاَ تُتْبِعِ النَّظْرَةَ النَّظْرَةَ فَاِنَّ ذَالِكَ الْاُوْلٰى وَلَيْسَتْ لَكَ الْاٰخِرَةَ (جامع الترمذی ۲/۱۰٦ باب ماجاء فی نظرة الفجاءة)

بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ ایک نظر کے بعد دوسری نظر نہ کرو۔ (یعنی اگر اچانک بلا قصد کسی عورت پر نظر پڑ جائے تو فوراً نظر ہٹا لے اور دوبارہ نظر نہ کرے) کہ پہلی نظر جائز ہے اور دوسری جائز نہیں۔

(بہار شریعت ۱۶/۷۳)

۲۱۰۰: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : اَلْمَرْأَةُ عَوْرَةٌ فَاِذَا خَرَجَتْ اِسْتَشْرَفَهَا الشَّيْطَانُ . رواه الترمذی (مشكوة المصابيح ص۲٦۹ باب النظر الى المخطوبة)

عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عورت عورت ہے یعنی چھپانے کی چیز ہے۔ جب وہ نکلتی ہے تو شیطان اسے جھانک کر دیکھتا ہے۔ یعنی اسے دیکھنا شیطانی کام ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۷۳)

۲۱۰۱: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَنْظُرُ اِلٰى مَحَاسِنِ امْرَأَةٍ اَوَّلَ مَرَّةٍ ثُمَّ يَغُضُّ بَصَرَهُ اِلَّا اَحْدَثَ اللّٰهُ عِبَادَةً يَجِدُ حَلَاوَتَهَا. رواه احمد

(مشكوة المصابيح ص ۲۷۰ باب النظر الى المخطوبة)

ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان کسی عورت کی خوبیوں کی طرف پہلی دفعہ نظر کرے یعنی بلا قصد پھر اپنی آنکھ نیچی کر لے اللہ تعالیٰ اس کے لیے

عبادت پیدا کردے گا جس کا مزہ اس کو ملے گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۷۳)

۲۱۰۲: عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلاً قَالَ : بَلَغَنِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَالْمَنْظُوْرَ اِلَیْهِ . رواه البیهقی فی شعب الایمان

(مشکوۃ المصابیح ۲۷۰ باب النظر الی المخطوبة)

حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں مجھے یہ خبر پہنچی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دیکھنے والے پر اور اس پر جس کی طرف نظر کی گئی اللہ کی لعنت یعنی دیکھنے والا جب بلا عذر قصداً دیکھے اور دوسرا اپنے کو بلا عذر قصداً دکھائے۔ (بہار شریعت ۱۶/۷۳)

۲۱۰۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : مَا نَظَرْتُ اَوْ مَا رَأَیْتُ فَرْجَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَطُّ. رواه ابن ماجه (مشکوۃ المصابیح ص ۲۷۰ باب النظر الی المخطوبة)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کہتی ہیں میں نے حضور کی شرمگاہ کی طرف کبھی نہیں نظر کی۔ (بہار شریعت ۱۶/۷۳)

۲۱۰۴: عَنْ بَهْزِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِحْفَظْ عَوْرَتَکَ اِلَّا مِنْ زَوْجَتِکَ اَوْ مَا مَلَکَتْ یَمِیْنُکَ قُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَفَرَأَیْتَ اِذَا کَانَ الرَّجُلُ خَالِیًا؟ قَالَ : فَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ یُّسْتَحْیٰ مِنْهُ. رواه الترمذی و ابوداؤد و ابن ماجه

(مشکوۃ المصابیح ۲۶۹ باب النظر الی المخطوبة)

بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی عورت یعنی شرم کی جگہ کو محفوظ رکھو۔ مگر بی بی سے یا اس باندی سے جس کے تم مالک ہو۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ یہ فرمایئے اگر مرد تنہائی میں ہے؟ ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ سے شرم کرنا زیادہ سزاوار ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۷۴)

۲۱۰۵: عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : لَا یَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ اِلَّا کَانَ ثَالِثُهُمَا الشَّیْطَانُ. رواه الترمذی (مشکوۃ المصابیح ص ۲۶۹ باب النظر الی المخطوبة)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مرد عورت کے ساتھ تنہائی میں ہوتا ہے تو تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۷۴)

۲۱۰٦: عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : لَا تَلِجُوا عَلَی الْمُغِیْبَاتِ فَاِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنْ اَحَدِکُمْ مَجْرَی الدَّمِ قُلْنَا : وَمِنْکَ قَالَ : وَمِنِّیْ وَلٰکِنَّ اللّٰهَ اَعَانَنِیْ عَلَیْهِ فَاَسْلَمَ

(جامع الترمذی ج۱/۲۲۱، ۲۲۲ باب ماجاء فی کراهیة الدخول علی المغیبات)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جن عورتوں کے شوہر غائب ہیں ان کے پاس نہ جاؤ کہ شیطان تم میں خون کی طرح تیرتا ہے یعنی شیطان کو بہکاتے دیر نہیں لگتی ہم نے عرض کی اور حضور سے یا رسول اللہ فرمایا اور مجھ سے بھی مگر اللہ نے میری اس کے مقابل میں مدد فرمائی وہ مسلمان ہو گیا۔ یا میں سلامت رہتا ہوں (حدیث کے لفظ میں دونوں معنی ہو سکتے ہیں)۔ (بہار شریعت ۱۶/۷۴)

۲۱۰۷: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِیَّاکُمْ وَالدُّخُوْلَ عَلَی النِّسَاءِ فَقَالَ رَجُلٌ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَرَأَیْتَ الْحَمْوَ ؟ قَالَ : اَلْحَمْوُ الْمَوْتُ. رواه البخاری ، المسلم (مشکوة المصابیح ۲٦۸ باب النظر الی المخطوبة)

عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا عورتوں کے پاس جانے سے بچو ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ دیور کے متعلق کیا حکم ہے؟ فرمایا کہ دیور موت ہے۔ یعنی دیور کے سامنے ہونا گویا موت کا سامنا ہے کہ یہاں فتنہ کا زیادہ احتمال ہے۔ (بہار ۱٦/۷۴)

۲۱۰۸: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِیَّاکُمْ وَالتَّعَرِّیَ فَاِنَّ مَعَکُمْ مَنْ لَا یُفَارِقُکُمْ اِلَّا عِنْدَ الْغَائِطِ وَحِیْنَ یُفْضِیَ الرَّجُلُ اِلٰی اَهْلِهٖ فَاسْتَحْیُوْهُمْ وَاَکْرِمُوْهُمْ.

(جامع الترمذی ج۲ ص۷ باب ماجاء فی الاستتار عند الجماع)

ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا برہنہ ہونے سے بچو کیونکہ تمہارے ساتھ وہ (فرشتے) ہوتے ہیں جو جدا نہیں ہوتے مگر صرف پاخانہ کے وقت اور اس وقت جب مرد اپنی عورت کے پاس جاتا ہے لہذا ان سے حیا کرو اور ان کا اکرام کرو۔

(بہار شریعت ۱٦/۷۳)

۲۱۰۹: عَنِ ابْنِ جَرْهَدٍ قَالَ : اَمَرَ النَّبِیُّ ﷺ بِجَرْهَدٍ فِی الْمَسْجِدِ وَقَدِ انْکَشَفَ فَخِذُهٗ فَقَالَ اِنَّ الْفَخِذَ عَوْرَةٌ.

عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ كَاشِفٌ عَنْ فَخِذِهٖ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : غَطِّ فَخِذَكَ فَاِنَّهَا مِنَ الْعَوْرَةِ. (جامع الترمذی ج٢ ص١٠٧ باب ماجاء ان الفخذ عورة)

جرہد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ ران عورت ہے یعنی چھپانے کی چیز ہے۔ (بہار شریعت ١٦/٧٤)

٢١١٠: عَنْ عَلِيٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَهٗ يَا عَلِيُّ! لَا تُبْرِزْ فَخِذَكَ وَلَا تَنْظُرْ اِلٰى فَخِذِ حَيٍّ وَلَا مَيِّتٍ. رواه ابو داؤد وابن ماجه

(مشکوٰة المصابیح ص ٢٦٩ باب النظر الی المخطوبة)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی! ران کو نہ کھولو اور نہ زندہ کی ران کی طرف نظر کرو نہ مردہ کی۔ (بہار شریعت ١٦/٧٤)

٢١١١: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَنْظُرُ الرَّجُلُ اِلٰى عَوْرَةِ الرَّجُلِ وَلَا الْمَرْاَةُ اِلٰى عَوْرَةِ الْمَرْاَةِ وَلَا يُفْضِيْ الرَّجُلُ اِلَى الرَّجُلِ فِيْ ثَوْبٍ وَاحِدٍ وَلَا تُفْضِيْ الْمَرْاَةُ اِلَى الْمَرْاَةِ فِيْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ. رواه مسلم

(مشکوٰة المصابیح ص ٢٦٨ باب النظر الی المخطوبة)

ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک مرد دوسرے مرد کی ستر کی جگہ نہ دیکھے اور نہ عورت دوسری عورت کی ستر کی جگہ دیکھے اور نہ مرد دوسرے مرد کے ساتھ ایک کپڑے میں برہنہ سوئے اور نہ عورت دوسری عورت کے ساتھ ایک کپڑے میں برہنہ سوئے۔ (بہار شریعت ١٦/٧٤)

٢١١٢: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ حَدَّثَتْهُ اَنَّهَا كَانَتْ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَمَيْمُوْنَةَ قَالَتْ : فَبَيْنَمَا نَحْنُ عِنْدَهٗ اَقْبَلَ ابْنُ اُمِّ مَكْتُوْمٍ فَدَخَلَ عَلَيْهِ وَذٰلِكَ بَعْدَ مَا اُمِرْنَا بِالْحِجَابِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِحْتَجِبَا مِنْهُ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَلَيْسَ هُوَ اَعْمٰى ؟ لَا يُبْصِرُنَا وَلَا يَعْرِفُنَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَ فَعَمْيَا وَانِ اَنْتُمَا اَلَسْتُمَا تُبْصِرَانِهٖ .

(جامع الترمذی ج٢ ص١٠٦ بَابُ مَاجَاءَ فِيْ اِحْتِجَابِ النِّسَاءِ مِنَ الرِّجَالِ)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ یہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا

حضور کی خدمت حاضر تھیں کہ عبداللہ بن مکتوم رضی اللہ عنہ آئے حضور نے ان دونوں سے فرمایا کہ پردہ کرلو کہتی ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ! وہ تو نابینا ہیں ہمیں نہیں دیکھیں گے حضور نے فرمایا کیاتم دونوں اندھی ہو کیاتم انہیں نہیں دیکھو گی؟ (بہارشریعت ۷۴/۱۶)

۲۱۱۳: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تُبَاشِرِ الْمَرْأَةُ فَتَنْعَتُهَا لِزَوْجِهَا كَاَنَّهٗ يَنْظُرُ اِلَيْهَا. رواه البخاری والمسلم

(مشکوة المصابیح ص۲٦۸ باب النظر الی المخطوبة)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایسا نہ ہو کہ ایک عورت دوسری عورت کے ساتھ رہے پھر اپنے شوہر کے سامنے اس کا حال بیان کرے گویا یہ اسے دیکھ رہا ہے۔ (بہارشریعت ۷۵/۱۶)

۲۱۱٤: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلَا لَا يَبِيْتَنَّ رَجُلٌ عِنْدَ امْرَأَةٍ ثَيِّبٍ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ نَاكِحًا اَوْ ذَا مَحْرَمٍ. رواه المسلم

(مشکوة المصابیح ص۲٦۸ باب النظر الی المخطوبة)

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خبردار کوئی مرد ثیبہ عورت کے یہاں رات کو نہ رہے مگر اس صورت میں کہ اس سے نکاح والا ہو یا اس کا ذی محرم ہو۔

(بہارشریعت ۷۵/۱۶)

۲۱۱۵: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ: اِنِّیْ تَزَوَّجْتُ اِمْرَأَةً مِنَ الْاَنْصَارِ قَالَ: فَانْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّ فِیْ اَعْيُنِ الْاَنْصَارِ شَيْئًا. (مشکوة المصابیح ص۲٦۸ الفصل الاول باب النظر الی المخطوبة والجامع الصحیح لمسلم ص٤٥٦ باب ندب من اراد نکاح امرأة الی أن ینظر الیٰ وجها)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ راوی کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں یہ عرض کی کہ انصاریہ عورت سے نکاح کا میرا ارادہ ہے حضور نے فرمایا اسے دیکھ لو کیونکہ انصار کی آنکھوں میں کچھ ہے یعنی ان کی آنکھیں بھوری ہیں۔ (بہارشریعت ۷۵/۱۶)

۲۱۱٦: عَنِ الْمُغِيْرَةِ بْنِ شُعْبَةَ اَنَّهٗ خَطَبَ اِمْرَأَةً فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اُنْظُرْ اِلَيْهَا فَاِنَّهٗ اَحْرٰى اَنْ يُّؤْدَمَ بَيْنَكُمَا. (جامع الترمذی ج۱/۲۰۷ باب ماجاء فی النظر الی المخطوبة)

مکان میں جانے کے لیے اجازت لینا

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۳۱: لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ بُيُوْتِكُمْ حَتّٰى تَسْتَاْنِسُوْا وَتُسَلِّمُوْا عَلٰٓى اَهْلِهَا ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فِيْهَآ اَحَدًا فَلَا تَدْخُلُوْهَا حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَاِنْ قِيْلَ لَكُمُ ارْجِعُوْا فَارْجِعُوْا هُوَ اَزْكٰى لَكُمْ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ عَلِيْمٌ لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اَنْ تَدْخُلُوْا بُيُوْتًا غَيْرَ مَسْكُوْنَةٍ فِيْهَا مَتَاعٌ لَّكُمْ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا تَكْتُمُوْنَ. (النور ۲۸/)

اے ایمان والو! اپنے گھروں کے سوا اور گھروں میں نہ جاؤ جب تک اجازت نہ لے لو اوران کے ساکنوں پر سلام نہ کرلو یہ تمہارے لیے بہتر موقع ہے کہ تم دھیان کرو پھر اگر ان میں کسی کو نہ پاؤ جب بھی بے مالکوں کی اجازت کے ان میں نہ جاؤ اور اگر تم سے کہا جائے واپس جاؤ تو واپس ہو یہ تمہارے لیے بہت ستھرا ہے اللہ تمہارے کاموں کو جانتا ہے۔

اور فرماتا ہے:

۳۳۲: يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ وَالَّذِيْنَ لَمْ يَبْلُغُوا الْحُلُمَ مِنْكُمْ ثَلٰثَ مَرّٰتٍ مِنْ قَبْلِ صَلٰوةِ الْفَجْرِ وَحِيْنَ تَضَعُوْنَ ثِيَابَكُمْ مِّنَ الظَّهِيْرَةِ وَمِنْ بَعْدِ صَلٰوةِ الْعِشَآءِ ثَلٰثُ عَوْرٰتٍ لَّكُمْ لَيْسَ عَلَيْكُمْ وَلَا عَلَيْهِمْ جُنَاحٌ بَعْدَهُنَّ طَوّٰفُوْنَ عَلَيْكُمْ بَعْضُكُمْ عَلٰى بَعْضٍ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمُ الْاٰيٰتِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ فَلْيَسْتَاْذِنُوْا كَمَا اسْتَاْذَنَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ كَذٰلِكَ يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰيٰتِهٖ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ .(سورة النور آیت ۵۹،۵۸/)

اے ایمان والو! چاہیے کہ تم سے اذن لیں تمہارے ہاتھ کے مال غلام اور وہ جو تم میں ابھی جوان نہ پہنچے تین وقت نماز صبح سے پہلے اور جب تم اپنے کپڑے اتار رکھتے ہو دوپہر کو

اورنمازعشا کے بعد یہ تین وقت تمہارے شرم کے ہیں ان تین کے بعد کچھ گناہ نہیں تم پر نہ ان پر آمد ورفت رکھتے ہیں تمہارے یہاں ایک دوسرے کے پاس اللہ یونہی بیان کرتا ہے تمہارے لیے آیتیں اوراللہ علم وحکمت والا ہے۔

احادیث

۲۱۱۷ : عَنْ اَبِی سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ قَالَ : اَتَانَا اَبُوْ مُوْسیٰ قَالَ : اِنَّ عُمَرَ اَرْسَلَ اِلَیَّ اَنْ اٰتِیَهُ فَاَتَیْتُ بَابَهُ فَسَلَّمْتُ ثَلٰثًا فَلَمْ یَرُدَّ عَلَیَّ فَرَجَعْتُ فَقَالَ : مَا مَنَعَکَ اَنْ تَاْتِیَنَا فَقُلْتُ : اِنِّی اَتَیْتُ فَسَلَّمْتُ عَلیٰ بَابِکَ ثَلَاثًا فَلَمْ تَرُدُّوْا عَلَیَّ فَرَجَعْتُ وَقَدْ قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا اسْتَأْذَنَ اَحَدُکُمْ ثَلَاثًا فَلَمْ یُؤْذَنْ لَهُ، فَلْیَرْجِعْ فَقَالَ عُمَرُ : اَقِمْ عَلَیْهِ الْبَیِّنَةَ قَالَ اَبُوْ سَعِیْدٍ : فَقُمْتُ مَعَهُ فَذَهَبْتُ اِلیٰ عُمَرَ فَشَهِدْتُ .

(مشکوۃ المصابیح ص ٤٠٠ باب الاستیذان)

ابوسعید رضی اللہ عنہ راوی کہ ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ ہمارے پاس آئے اور یہ کہا کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھے بلایا تھا میں نے ان کے دروازے پر جاکر تین بار سلام کیا جب جواب نہیں ملا تو میں چلا آیا۔اب حضرت عمر فرماتے ہیں کہ تم کیوں نہیں آئے؟ میں نے کہا کہ آیا تھا۔اور دروازہ پر تین بار سلام کیا جب جواب نہیں ملا تو واپس آگیا۔اوررسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا کہ جب کوئی شخص تین بار اجازت مانگے اور جواب نہ ملے تو واپس جائے حضرت عمر یہ فرماتے ہیں کہ گواہ لاؤ کہ حضور نے ایسا فرمایا ہے ابوسعید خدری کہتے ہیں میں نے جاکر گواہی دی۔(بہارشریعت ۱۶/۸۲)

۲۱۱۸ : عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : دَخَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدَ لَبَنًا فِیْ قَدَحٍ فَقَالَ : اَبَا هِرٍّ ! اِلْحَقْ اَهْلَ الصُّفَّةِ فَادْعُهُمْ اِلَیَّ فَاَتَیْتُهُمْ فَدَعَوْتُهُمْ فَاَقْبَلُوْا فَاسْتَاْذَنُوْا فَاُذِنَ لَهُمْ فَدَخَلُوْا .

(الجامع الصحیح للبخاری ج۲ ص۹۲۳ باب اذا دعی الرجل فجاء هل یستاذن.

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ میں مکان میں گیا حضور کو پیالے میں دودھ ملا تو فرمایا ابوہریرہ اصحاب صفہ کے پاس جاؤ انہیں بلالاؤ (تاکہ ان

کو دودھ دیا جائے) میں انہیں بلا لایا وہ آئے اور اجازت طلب کی حضور نے اجازت دی تب وہ مکان کے اندر داخل ہوئے۔(بہارشریعت ۸۲/۱۶)

۲۱۱۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَا دُعِیَ اَحَدُکُمْ اِلٰی طَعَامٍ فَجَاءَ مَعَ الرَّسُوْلِ فَاِنَّ ذٰلِکَ لَهُ اِذْنٌ.

(السنن لابی داؤد ج۲ ص ۷۰۵ بَابٌ فِی الرَّجُلِ یُدْعٰی یَکُوْنُ ذٰلِکَ اِذْنُهُ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص بلایا جائے اور اسی بلانے والے کے ساتھ ہی آئے تو یہی (بلانا) اس کے لیے اجازت ہے۔(۱)

(بہارشریعت ۸۲/۱۶)

۲۱۲۰: عَنْ کَلَدَةَ بْنِ حَنْبَلَ اَخْبَرَهُ اَنَّ صَفْوَانَ بْنَ اُمَیَّةَ بَعَثَهُ بِلَبَنٍ وَلِبَاءٍ وَضَغَابِیْسَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ وَالنَّبِیُّ ﷺ بِاَعْلَی الْوَادِیْ قَالَ: فَدَخَلْتُ عَلَیْهِ وَلَمْ اَسْتَاذِنْ وَلَمْ اُسَلِّمْ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اِرْجِعْ فَقُلِ: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَدْخُلُ؟ وَذٰلِکَ بَعْدَ مَا اَسْلَمَ صَفْوَانُ.

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۱۰۰ باب التسلیم قبل الاستیذان و السنن لابی داؤد ج۲ ص ۷۰۳ باب فی الاستیذان)

کلدہ بن حنبل سے روایت ہے کہتے ہیں کہ صفوان بن امیہ نے مجھے نبی کریم ﷺ کے پاس بھیجا تھا میں بغیر سلام کیے اور بغیر اجازت لیے میں اندر چلا گیا حضور نے فرمایا باہر جاؤ اور یہ کہو "اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَدْخُلُ؟" (کیا اندر آجاؤں) (بہار ۸۲/۱۶)

۲۱۲۱: عَنْ عَطَاءِ بْنِ یَسَارٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَاَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَسْتَاذِنُ عَلٰی اُمِّیْ؟ فَقَالَ: نَعَمْ. فَقَالَ الرَّجُلُ: اِنِّیْ مَعَهَا فِی الْبَیْتِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اسْتَاذِنْ عَلَیْهَا فَقَالَ الرَّجُلُ اَنَا خَادِمُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اسْتَاذِنْ عَلَیْهَا اَتُحِبُّ اَنْ تَرَاهَا عُرْیَانَةً؟ قَالَ: لَا. قَالَ: فَاسْتَاذِنْ عَلَیْهَا.

(المؤطا للامام مالک علی هامش ابن ماجه ۲۶۸/۲ باب فی الاستیذان)

(۱) (یعنی اس صورت میں اجازت حاصل کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور ایک روایت میں ہے کہ آدمی بھیجنا ہی اجازت ہے۔ یہ حکم اس وقت ہے کہ فوراً آئے۔ اور قرائن سے معلوم ہو کہ صاحب خانہ انتظار میں ہے مکان میں پردہ ہو چکا ہے تو اجازت لینے کی ضرورت نہیں اور اگر دیر میں آئے تو اجازت حاصل کرے جیسا کہ اصحاب صفہ نے کیا تھا)

عطار بن یسار سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ کیا میں اپنی ماں کے پاس جاؤں تو اس سے بھی اجازت لوں؟ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ہاں انہوں نے کہا میں تو اس کے ساتھ اسی مکان میں رہتا ہوں حضور نے فرمایا اجازت لے کر اس کے پاس جاؤ انہوں نے کہا میں اس کی خدمت کرتا ہوں (یعنی بار بار آنا جانا ہوتا ہے پھر اجازت کی کیا ضرورت ہے)؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اجازت لے کر جاؤ کیا تم یہ پسند کرتے ہو کہ اسے برہنہ دیکھو؟ عرض کی نہیں تو اجازت حاصل کرلو۔ (بہار شریعت ۱۶/۸۳)

۲۱۲۲: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: لَا تَاذِنُوْا لِمَنْ لَّمْ یَبْدَأْ بِالسَّلَامِ. رواه البيهقي في شعب الايمان (مشكوة المصابيح ۱ ٤ ٠ باب الاستيذان)

شعب الایمان میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص اجازت طلب کرنے سے پہلے سلام نہ کرے اسے اجازت نہ دو۔ (بہار شریعت ۱۶/۸۳)

۲۱۲۳: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا اَتٰى بَابَ قَوْمٍ لَمْ يَسْتَقْبِلِ الْبَابَ مِنْ تِلْقَاءِ وَجْهِهٖ وَلٰكِنْ مِّنْ رُكْنِهِ الْاَيْمَنِ اَوِ الْاَيْسَرِ وَيَقُوْلُ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَذٰلِكَ اِنَّ الدُّوْرَ لَمْ تَكُنْ عَلَيْهَا يَوْمَئِذٍ سُتُوْرٌ.

(السنن لابی داؤد ج۲ ص ۷۰۵)

عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہتے ہیں جب رسول اللہ ﷺ کسی کے دروازے پر تشریف لے جاتے تو دروازہ کے سامنے نہیں کھڑے ہوتے تھے بلکہ دہنے یا بائیں ہٹ کر کھڑے ہوتے اور یہ فرماتے السلام علیکم السلام علیکم اور اس کی وجہ یہ تھی کہ اس زمانے میں دروازوں پر پردے نہیں ہوتے تھے۔ (بہار شریعت ۱۶/۸۳)

۲۱۲٤: عَنْ ثَوْبَانَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثَلَاثٌ لَا يَحِلُّ لِاَحَدٍ اَنْ يَّفْعَلَهُنَّ لَا يَؤُمُّ رَجُلٌ قَوْمًا فَيَخُصُّ نَفْسَهٗ بِالدُّعَاءِ وَدُوْنَهُمْ فَاِنْ فَعَلَ فَقَدْ خَانَهُمْ وَلَا يَنْظُرُ فِیْ قَعْرِ بَيْتٍ قَبْلَ اَنْ يَّسْتَاْذِنَ فَاِنْ فَعَلَ فَقَدْ دَخَلَ وَلَا يُصَلِّیْ وَهُوَ حَقِنٌ حَتّٰى يَتَخَفَّفَ. رواه ابوداؤد والترمذی. (الترغيب والترهيب ج۳ ص ٤۳۷)

ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی شخص کو

تین چیزیں کرنا حلال نہیں کہ دوسرے کے گھر میں بغیر اجازت حاصل کیے نظر کرے اور اگر نظر کر لی تو داخل ہی ہو گیا۔ یہ کہ کسی قوم کی امامت کرے اور خاص اپنے لیے دعا کرے ان کے لیے نہ کرے اور ایسا کیا تو ان کی خیانت کی۔

٢١٢٥ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قَالَ : مَنِ اطَّلَعَ فِیْ بَيْتِ قَوْمٍ بِغَيْرِ اِذْنِهِمْ فَفَقَئُوا عَيْنَهُ فَلا دِيَةَ وَلَا قِصَاصَ.

(الترغيب والترهيب ج٣ ص٤٣٦ باب ان اطلع الانسان فی دار قبل ان يستأذن)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی کے گھر میں بغیر اجازت لیے جھانکے اور انہوں نے اس کی آنکھ پھوڑ دی تو نہ دیت ہے نہ قصاص۔

(بہار شریعت ١٦/٨٣)

٢١٢٦ : عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : فَاَدْخَلَ بَصَرَهُ فِی الْبَيْتِ قَبْلَ اَنْ يُّؤْذَنَ لَهُ فَرَاٰیْ عَوْرَةَ اَهْلِهٖ فَقَدْ اَتٰی حَدًّا لَا يَحِلُّ لَهٗ اَنْ يَّاْتِيَهٗ لَوْ اَنَّهٗ حِيْنَ اَدْخَلَ بَصَرَهٗ اسْتَقْبَلَهٗ رَجُلٌ فَفَقَاَ عَيْنَيْهِ مَا غَيَّرْتُ عَلَيْهِ وَاِنَّهٗ مَرَّ رَجُلٌ عَلٰی بَابٍ لَاسَتْرَ لَهٗ غَيْرَ مُغْلَقٍ فَنَظَرَ فَلَا خَطِيْئَتَهٗ عَلَيْهِ اِنَّمَا الْخَطِيْئَةُ عَلٰی اَهْلِ الْبَيْتِ.

(جامع الترمذی ج٢ ص١٠٠ باب الاستيذان قبالة البيت)

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اجازت سے قبل پردہ اٹھا کر مکان کے اندر نظر کی اس نے ایسا کام کیا جو اس کے لیے حلال نہ تھا اور اگر کسی نے اس کی آنکھ پھوڑ دی تو اس پر کچھ نہیں اور اگر کوئی شخص ایسے دروازہ پر گیا جس پر پردہ نہیں اور اس کی نظر گھر والے کی عورت پر پڑ گئی (یعنی بلا قصد) تو اس کی خطا نہیں گھر والوں کی ہے (کہ انہوں نے دروازہ پر پردہ کیوں نہیں لٹکایا) (بہار شریعت ١٦/٨٣)

﴿سلام کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

٣٣٣: فَاِذَا حُيِّيْتُم بِتَحِيَّةٍ فَحَيُّوْا بِاَحْسَنَ مِنْهَا اَوْ رُدُّوْهَا اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلٰى كُلِّ شَيْئٍ حَسِيْبًا .(النساء/٨٦)

اور جب تمہیں کوئی کسی لفظ سے سلام کرے تو اس سے بہتر لفظ جواب میں کہو یا وہی کہہ دو بے شک اللہ ہر چیز کا حساب لینے والا ہے۔(بہار شریعت ١٦/٨٤)

٣٣٤: فَاِذَا حَلَلْتُمْ بُيُوْتًا فَسَلِّمُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ تَحِيَّةً مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُبٰرَكَةً طَيِّبَةً (سورة النور/٦١)

پھر جب کسی کے گھر میں جاؤ تو اپنوں کو سلام کرو ملتے وقت کی اچھی دعا۔ اللہ کے پاس سے مبارک پاکیزہ۔ (بہار شریعت ١٦/)

احادیث

٢١٢٧: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ : خَلَقَ اللّٰهُ آدَمَ عَلٰى صُوْرَتِهٖ طُوْلُهُ سِتُّوْنَ ذِرَاعًا فَلَمَّا خَلَقَهُ قَالَ : اذْهَبْ فَسَلِّمْ عَلٰى اُوْلٰئِكَ نَفَرٍ مِّنَ الْمَلٰئِكَةِ جُلُوْسٍ فَاسْتَمِعْ مَا يُحَيُّوْنَكَ فَاِنَّهَا تَحِيَّتُكَ وَتَحِيَّةُ ذُرِّيَّتِكَ فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالُوْا السَّلَامُ عَلَيْكَ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ فَزَادُوْهُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَكُلُّ مَنْ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ عَلٰى صُوْرَةِ اٰدَمَ فَلَمْ يَزَلِ الْخَلْقُ يَنْقُصُ بَعْدُ حَتَّى الْاٰنَ (الصحيح لمسلم ج ٢ ص ٩١٩، ٩٢٠)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو ان کی صورت پر پیدا فرمایا ان کا قد ساٹھ ہاتھ کا تھا، جب پیدا کیا یہ فرمایا کہ ان فرشتوں کے پاس جاؤ اور سلام کرو اور سنو کہ وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں جو کچھ تحیت کریں وہی تمہاری اور تمہاری ذریت کی تحیت ہے حضرت آدم علیہ السلام نے ان کے پاس جا کر السلام علیکم کہا انہوں

نے جواب میں کہا السلام علیک ورحمۃ اللہ حضور نے فرمایا کہ جواب میں ملائکہ نے رحمۃ اللہ زیادہ کیا حضور نے فرمایا جو شخص جنت میں جائے گا وہ آدم علیہ السلام کی صورت پر ہوگا اور ساٹھ ہاتھ لمبا ہوگا آدم علیہ السلام کے بعد لوگوں کی خلقت کم ہوتی گئی یہاں تک کہ اب (بہت چھوٹے قد کا انسان ہوتا ہے) (بہار شریعت ۸۴/۱۶)

۲۱۲۸: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَیُّ الْاِسْلَامِ خَیْرٌ؟ قَالَ: تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلٰی مَنْ عَرَفْتَ وَ مَنْ لَمْ تَعْرِفْ. (السنن لابی داؤد ج۲ ص۷۰۶ بَابُ اِفْشَاءِ السَّلَامِ والجامع الصحیح للبخاری ج۲ ص۹۲۱)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا کہ اسلام کی کونسی چیز سب سے اچھی ہے؟ حضور نے فرمایا کھانا کھلاؤ اور جس کو پہچانتے ہو اور نہ پہچانتے ہو سب کو سلام کرو۔ (بہار شریعت ۸۵/۱۶)

۲۱۲۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لِلْمُؤْمِنِ عَلَی الْمُؤْمِنِ سِتُّ خِصَالٍ یَعُوْدُهُ اِذَا مَرِضَ وَیَشْهَدُهُ اِذَا مَاتَ وَیُجِیْبُهُ اِذَا دَعَاهُ وَیُسَلِّمُ عَلَیْهِ اِذَا لَقِیَهُ وَیُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ وَیَنْصَحُ لَهُ اِذَا غَابَ. رواه النسائی (مشکوۃ المصابیح ۳۹۷ باب السلام)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، ایک مومن کے دوسرے مومن پر چھ حق ہیں جب وہ بیمار ہو تو عیادت کرے اور جب اس سے ملے تو سلام کرے اور جب وہ مرجائے تو اس کے جنازے میں حاضر ہو اور جب وہ بلائے تو اجابت کرے اور جب چھینکے تو جواب دے اور حاضر و غائب میں اس کی خیر خواہی کرے۔ (بہار شریعت ۸۵/۱۶)

۲۱۳۰: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لِلْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ سِتٌّ بِالْمَعْرُوْفِ وَیُسَلِّمُ عَلَیْهِ اِذَا لَقِیَهُ وَیُجِیْبُهُ اِذَا دَعَاهُ وَیُشَمِّتُهُ اِذَا عَطَسَ وَیَعُوْدُهُ اِذَا مَرِضَ وَیَتَّبِعُ جَنَازَتَهُ اِذَا مَاتَ وَیُحِبُّ لَهُ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِهِ.

(جامع الترمذی ج۲ ص۱۰۲ باب ماجاء فی تشمیت العاطس)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلم کے مسلم پر چھ حقوق ہیں۔ معروف کے ساتھ، جب اس سے ملے تو سلام کرے۔ اور جب وہ بلائے

اجابت کرے اور جب چھینکے جواب دے اور جب بیمار ہو تو عیادت کرے اور جب وہ مرجائے اس کے جنازے کے ساتھ جائے اور جو چیز اپنے لیے پسند کرے اس کے لیے پسند کرے۔

(بہار شریعت ۸۵/۱۶)

۲۱۳۱ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لَا تَدْخُلُوْا الْجَنَّةَ حَتّٰی تُؤْمِنُوْا اَوْ لَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰی تَحَابُّوْا فَلَا اَدُلُّکُمْ عَلٰی اَمْرٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ اَفْشُوْا السَّلَامَ بَیْنَکُمْ . (السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۷۰۶ بَابُ اِفْشَاءِ السَّلَامِ)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جنت میں تم نہیں جاؤ گے جب تک ایمان نہ لاؤ اور تم مومن نہیں ہو گے جب تک آپس میں محبت نہ کرو، کیا تمہیں ایسی چیز نہ بتاؤں کہ جب تم اسے کرو آپس میں محبت کرنے لگو گے؟ وہ یہ کہ آپس میں سلام پھیلاؤ۔ (بہار شریعت ۸۵/۱۶)

۲۱۳۲ : عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ : قِیْلَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! الرَّجُلَانِ یَلْتَقِیَانِ اَیُّهُمَا یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ فَقَالَ : اَوْلَاهُمَا بِاللّٰهِ (جامع الترمذی ج۲ ص۹۹ باب ماجاء فی فضل الذی یبدأ بالسلام)

ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص پہلے سلام کرے وہ رحمت الٰہی کا زیادہ مستحق ہے۔ (بہار شریعت ۸۵/۱۶)

۲۱۳۳ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : اَلْبَادِئُ بِالسَّلَامِ بَرِئٌ مِّنَ الْکِبْرِ. رواه البیهقی فی شعب الایمان (مشکوۃ المصابیح ص ۴۰۰ باب الاستیذان)

شعب الایمان میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص پہلے سلام کرتا ہے وہ تکبر سے بری ہے۔ (بہار شریعت ۸۵/۱۶)

۲۱۳۴ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : اِذَا لَقِیَ اَحَدُکُمْ اَخَاهُ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ فَاِنْ حَالَتْ بَیْنَهُمَا شَجَرَةٌ اَوْ جِدَارٌ اَوْ حَجَرٌ ثُمَّ لَقِیَهُ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْهِ .

(السنن لابی داؤد ج۲ ص۷۰۷ باب فی الرجل یفارق الرجل ثم یلقاه یسلم علیه)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص اپنے بھائی سے ملے تو اسے سلام کرے پھر ان دونوں کے درمیان درخت یا دیوار یا پتھر حائل

ہوجائے اور پھر ملاقات ہوتو پھر سلام کرے۔ (بہار شریعت ۸۵/۱۶)

۲۱۳۵: قَالَ اَنَسٌ : قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : یَا بُنَیَّ اِذَا دَخَلْتَ عَلٰی اَهْلِکَ فَسَلِّمْ تَکُوْنُ بَرَکَةً عَلَیْکَ وَعَلٰی اَهْلِ بَیْتِکَ . (جامع الترمذی ج۲ص۹۹ باب ماجاء فی التسلیم اذا دخل بیته)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیٹے جب گھر والوں کے پاس جاؤ تو انہیں سلام کرو تم پر اور تمہارے گھر والوں پر اس کی برکت ہوگی۔

(بہار شریعت ۸۵/۱۶)

۲۱۳۶: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ

(جامع الترمذی ج۲ص۹۲ باب ماجاء فی التسلیم اذا دخل بیته)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سلام بات چیت کرنے سے پہلے ہے۔ (بہار شریعت ۸۶/۱۶)

۲۱۳۷: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلسَّلَامُ قَبْلَ الْکَلَامِ وَبِهٰذَا الْاِسْنَادِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : لَا تَدْعُوْا اَحَدًا اِلَی الطَّعَامِ حَتّٰی یُسَلِّمَ .

(جامع الترمذی ج۲ص۹۹ باب السلام قبل الکلام)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سلام کو کلام سے پہلے ہونا چاہئے اور کسی کو کھانے کے لیے نہ بلالے جب تک وہ سلام نہ کرے۔ (بہار شریعت ۱۶/)

۲۱۳۸: عَنْ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلسَّلَامُ قَبْلَ السُّؤَالِ فَمَنْ بَدَأَکُمْ بِالسُّؤَالِ قَبْلَ السَّلَامِ فَلَا تُجِیْبُوْهُ. رواه ابن النجار .

(کنز العمال ج۵ص۲۹ باب ا حکام السلام ۶۵۶)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سوال سے پہلے سلام ہے جو شخص سلام سے پہلے سوال کرے اسے جواب نہ دو۔ (بہار شریعت ۸۶/۱۶)

۲۱۳۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِذَا انْتَهٰی اَحَدُکُمْ اِلٰی مَجْلِسٍ فَلْیُسَلِّمْ فَاِنْ بَدَالَهُ اَنْ یَّجْلِسَ فَلْیَجْلِسْ ثُمَّ اِذَا قَامَ فَلْیُسَلِّمْ فَلَیْسَتِ الْاُوْلٰی بِاَحَقَّ مِنَ الْاٰخِرَةِ. (جامع الترمذی ج۲ص۱۰۰ باب التسلیم عند القیام والقعود)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی مجلس تک کوئی پہنچے تو سلام کرے پھر اگر وہاں بیٹھنا ہو تو بیٹھ جائے پھر جب وہاں سے اٹھے سلام کرے کیونکہ پہلی مرتبہ کا سلام پچھلے مرتبہ کے سلام سے زیادہ بہتر نہیں ہے۔ یعنی جیسے وہ سنت ہے یہ بھی سنت ہے۔ (بہار شریعت ۸۶/۱۶)

٢١٤٠ : عَنِ الطُّفَيْلِ بْنِ اُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ اَنَّهُ كَانَ يَاتِيْ ابْنَ عُمَرَ فَيَغْدُوْ مَعَهُ اِلَى السُّوْقِ قَالَ : فَاِذَا غَدَوْنَا اِلَى السُّوْقِ لَمْ يَمُرَّ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ عَلٰى سُقَاطٍ وَّلَا عَلٰى صَاحِبِ بِيْعَةٍ وَلَا مِسْكِيْنٍ وَّلَا عَلٰى اَحَدٍ اِلَّا سَلَّمَ عَلَيْهِ قَالَ الطُّفَيْلُ : فَجِئْتُ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ يَوْمًا فَاسْتَتْبَعَنِيْ اِلَى السُّوْقِ فَقُلْتُ لَهُ : وَمَا تَصْنَعُ فِيْ السُّوْقِ اَنْتَ لَا تَقِفُ عَلَى الْبَيْعِ وَلَا تَسْأَلُ عَنِ السِّلَعِ وَلَا تَسُوْمُ بِهَا وَلَا تَجْلِسُ فِيْ مَجَالِسِ السُّوْقِ فَاجْلِسْ بِنَا هٰهُنَا نَتَحَدَّثُ قَالَ : فَقَالَ لِيْ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ : يَا اَبَا بَطْنٍ ! قَالَ : وَكَانَ الطُّفَيْلُ ذَا بَطْنٍ اِنَّمَا نَغْدُوْ مِنْ اَجْلِ السَّلَامِ نُسَلِّمُ عَلٰى مَنْ لَقِيْنَاهُ . رواه مالك والبيهقي في شعب الايمان (مشكوة المصابيح ص ٤٠٠ باب الاستيذان)

طفیل بن ابی کعب سے روایت ہے کہ یہ صبح کو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس جاتے تو وہ ان کو اپنے ساتھ بازار لے جاتے وہ گھٹیا چیزوں کے بیچنے والے اور کسی بیچنے والے اور مسکین یا کسی کے سامنے سے گذرتے سب کو سلام کرتے طفیل کہتے ہیں کہ ایک دن میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس آیا انہوں نے بازار چلنے کو کہا میں نے کہا آپ بازار جا کر کیا کریں گے نہ تو آپ وہاں کھڑے ہوتے ہیں نہ سودے کے متعلق کچھ دریافت کرتے ہیں نہ کسی چیز کا نرخ چکاتے ہیں اور نہ بازار کی مجلسوں میں بیٹھتے ہیں یہیں بیٹھے باتیں کیجئے یعنی حدیثیں سنائیے انہوں نے فرمایا ہم سلام کرنے کے لیے بازار جاتے ہیں کہ جو ملے گا سلام کریں گے۔

(بہار شریعت ۸۶/۱۶)

٢١٤١ : عَنْ جَابِرٍ قَالَ : اَتٰى رَجُلُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لِفُلَانٍ فِيْ حَائِطِيْ عَذْقٌ اَنَّهُ قَدْ اٰذَانِيْ مَكَانُ عَذْقِهِ فَاَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ اَنْ بِعْنِيْ عَذْقَكَ قَالَ : لَا قَالَ : فَهَبْ لِيْ قَالَ لَا . قَالَ : فَبِعْنِيْهِ بِعَذْقٍ فِي الْجَنَّةِ فَقَالَ : لَا . فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَا رَأَيْتُ الَّذِيْ هُوَ

اَبْخَلُ مِنْکَ اِلَّا الَّذِیْ یَبْخَلَ بِالسَّلَامِ . رواہ احمد و البیھقی فی شعب الایمان.

(مشکوۃ المصابیح ۴۰۰)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن نبی کریم ﷺ کی خدمت میں ایک شخص حاضر ہوا اور یہ عرض کی کہ فلاں شخص کے میرے باغ میں کچھ پھل ہیں ان کی وجہ سے مجھے تکلیف ہے حضور نے آدمی بھیج کر اسے بلوایا اور یہ فرمایا کہ اپنے پھلوں کو بیچ ڈالو اس نے کہا نہیں بیچوں گا حضور نے فرمایا ہبہ کردو اس نے کہا نہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو جنت کے پھل کے عوض بیچ دو اس نے کہا نہیں، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تجھ سے بڑھ کر بخیل نہیں دیکھا مگر وہ شخص جو سلام کرنے میں بخل کرتا ہے۔ (بہار شریعت ۸۶/۱۶)

۲۱۴۲: عَنْ عَلِیِّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ یُجْزِئُ عَنِ الْجَمَاعَةِ اِذَا مَرُّوْا اَنْ یُسَلِّمَ اَحَدُھُمْ وَیُجْزِئُ عَنِ الْجُلُوْسِ اَنْ یَّرُدَّ اَحَدُھُمْ . رواہ البیھقی فی شعب الایمان

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۹۹)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا جماعت کہیں سے گذری اور اس میں سے ایک نے سلام کرلیا یہ کافی ہے اور جو لوگ بیٹھے ہیں ان میں سے ایک نے جواب دیدیا یہ کافی ہے یعنی سب پر جواب دینا ضروری نہیں۔ (بہار شریعت ۸۷/۱۶)

۲۱۴۳: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ یَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : یُسَلِّمَ الرَّاکِبُ عَلَی الْمَاشِیْ وَالْمَاشِیْ عَلَی الْقَاعِدِ وَالْقَلِیْلُ عَلَی الْکَثِیْرِ .

(الجامع الصحیح لمسلم ج ۲/۲۱۲ باب یسلم الراکب علی الماشی و القلیل علی الکثیر الجامع الصحیح للبخاری ج ۲ ص ۹۲۱ و الجامع الترمذی ج ۲ ص ۹۹)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سوار پیدل کو سلام کرے اور چلنے والا بیٹھے ہوئے کو سلام کرے اور تھوڑے آدمی زیادہ آدمیوں کو سلام کریں یعنی ایک طرف زیادہ ہوں اور دوسری طرف کم تو سلام وہ لوگ کریں جو کم ہیں۔ بخاری کی دوسری روایت انہیں سے یہ ہے کہ چھوٹا بڑے کو سلام کرے اور گزرنے والا بیٹھے کو اور تھوڑے زیادہ کو۔

(بہار شریعت ۸۷/۱۶)

۲۱۴۴: عَنْ اَنَسٍ اَنَّهُ كَانَ يَمْشِيْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَمَرَّ بِصِبْيَانٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ. (الجامع الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۲۱٤ باب استحباب السلام علی الصبیان والجامع الصحیح للبخاری ج۲ ص ۹۲۳ والجامع الترمذی ج۲ ص۹۹)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ بچوں کے سامنے سے گزرے اور بچوں کو سلام کیا۔(بہار شریعت ۱۶/۸۷)

۲۱٤۵: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا تَبْدَؤُا الْيَهُوْدَ وَلَا النَّصَارٰى بِالسَّلَامِ وَاِذَا لَقِيْتُمْ اَحَدَهُمْ فِيْ طَرِيْقٍ فَاضْطَرُّوْهُ اِلٰى اَضْيَقِهٖ. (الجامع الصحیح لمسلم ج۲ ص ۲۱٤ باب النهی عن الابتداء اهل الکتاب بالسلام)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہود و نصاریٰ کو ابتدائے سلام نہ کرو اور جب تم ان سے راستہ میں ملو تو ان کو تنگ راستہ کی طرف مضطر کرو۔(بہار شریعت ۱۶/۸۷)

۲۱٤٦: عَنْ عُرْوَةَ اَنَّ اُسَامَةَ بْنَ زَيْدٍ اَخْبَرَهُ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ مَرَّ بِمَجْلِسٍ فِيْهِ اَخْلَاطٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْيَهُوْدِ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۹۹ باب ماجاء فی السلام علی مجلس فيه المسلمون وغيرهم والجامع الصحيح للبخاری ج ۲ ص ۹۲٤ باب التسليم فی مجلس فيه اخلاط من المسلمين والمشركين وجامع الترمذی ج ۲ ص ۹۹)

اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما راوی کہ رسول اللہ ﷺ ایک مجلس پر گزرے جس میں مسلمان اور مشرکین بت پرست اور یہود سب ہی تھے حضور نے سلام کیا یعنی مسلمانوں کی نیت سے۔(بہار شریعت ۱۶/۸۷)

۲۱٤۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الْيَهُوْدَ اِذَا سَلَّمُوْا عَلَيْكُمْ يَقُوْلُ اَحَدُهُمْ اَلسَّامُ عَلَيْكُمْ فَقُلْ: وَعَلَيْكَ.

(الجامع الصحیح لمسلم ج۲ ص ۲۱۳ والجامع الصحيح للبخاری ج۲ ص ۹۲۵)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم کو یہود سلام کرتے ہیں تو یہ کہتے ہیں السام علیک تو تم اس کے جواب میں وعلیک کہو یعنی وعلیک السلام نہ

کہو۔ سام کے معنی موت ہیں وہ لوگ حقیقتا سلام نہیں کرتے بلکہ مسلم کے حق موت کی دعا کرتے ہیں اسی کی مثل انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اہل کتاب سلام کریں تو ان کے جواب میں وعلیکم کہو۔ (بہار شریعت ١٦/٨٧)

٢١٤٨: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ نِ الْخُدْرِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : اِیَّاکُمْ وَالْجُلُوْسَ بِالطُّرُقَاتِ فَقَالُوْا : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! مَا لَنَا مِنْ مَّجَالِسِنَا بُدٌّ نَتَحَدَّثُ فِیْھَا قَالَ : فَاِذَا اَبَیْتُمْ اِلَّا الْمَجْلِسَ فَاَعْطُوْا الطَّرِیْقَ حَقَّهٗ قَالُوْا : وَمَا حَقُّ الطَّرِیْقِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! غَضُّ الْبَصَرِ وَکَفُّ الْاَذٰی وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ. (والجامع الصحیح للبخاری ج٢ ص ٩٢٠ باب بدء السلام و الجامع الصحیح لمسلم ج٢ ص ٢١٣)

ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا راستوں میں بیٹھنے سے بچو، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ہمیں راستہ میں بیٹھنے سے چارہ نہیں ہم وہاں آپس میں بات چیت کرتے ہیں فرمایا جب تم نہیں مانتے تو بیٹھنا ہی چاہتے ہو تو راستے کا حق ادا کرو۔ لوگوں نے عرض کی راستہ کا کیا حق ہے؟ فرمایا کہ نیچی نظر رکھنا اور اذیت کو دور کرنا اور سلام کا جواب دینا اور اچھی بات کا حکم کرنا اور بری باتوں سے روکنا اور دوسری روایت میں ہے اور راستہ بتانا ایک اور روایت میں ہے فریاد کرنے والوں کی فریاد سننا اور بھولے ہوئے کو ہدایت دینا۔ (بہار شریعت ١٦/٨٧)

٢١٤٩: عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ لَا خَیْرَ فِیْ جُلُوْسٍ فِیْ الطُّرُقَاتِ اِلَّا لِمَنْ ھَدَی السَّبِیْلَ وَرَدَّ التَّحِیَّةَ وَغَضَّ الْبَصَرَ وَاَعَانَ عَلَی الْحَمُوْلَةِ . رواہ فی شرح السنة . (مشکوۃ المصابیح ٣٩٩ باب السلام)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا راستوں میں بیٹھنے میں بھلائی نہیں ہے مگر اس کے لیے جو راستہ بتائے اور سلام کا جواب دے اور نیچی نظر رکھے اور بوجھ لادنے پر مدد کرے۔ (بہار شریعت ١٦/٨٨)

٢١٥٠: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ اَنَّ رَجُلًا جَاءَ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ : السَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ : ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ : اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ : عِشْرُوْنَ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ : اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَةُ

اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہُ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ ثَلَاثُوْنَ ۔ (الجامع للترمذی ج۲ ص۹۸)

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی کریم ﷺ کی خدمت میں آیا۔ اور السلام علیکم کہا حضور نے اسے جواب دیا وہ بیٹھ گیا حضور نے ارشاد فرمایا اس کے لیے دس یعنی دس نیکیاں ہیں پھر دوسرا آیا اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہا حضور نے جواب دیا وہ بیٹھ گیا ارشاد فرمایا اس کے لیے بیس پھر تیسرا شخص اور السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ کہا اس کو جواب دیا وہ بیٹھ گیا حضور نے فرمایا اس کے لیے تیس۔

۲۱۵۱: عَنْ مُعَاذِ بْنِ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِمَعْنَاہُ وَزَادَ ثُمَّ اَتٰی اٰخَرُ فَقَالَ : اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہُ وَمَغْفِرَتُہُ فَقَالَ اَرْبَعُوْنَ وَقَالَ ھٰکَذَا تَکُوْنُ الْفَضَائِلُ ۔

معاذ بن انس کی روایت میں ہے کہ پھر ایک شخص آیا اس نے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ حضور نے فرمایا اس کے لیے چالیس اور فضائل اسی طرح ہوتے ہیں یعنی جتنا کام زیادہ ہوگا ثواب بھی بڑھتا جائے گا۔ (بہار شریعت ۸۸/۱۶)

۲۱۵۲: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ لَیْسَ مِنَّا مَنْ تَشَبَّہَ بِغَیْرِ نَا لَا تَشَبَّھُوْا بِالْیَھُوْدِ وَلَا بِالنَّصَارٰی فَاِنَّ تَسْلِیْمَ الْیَھُوْدِ الْاِشَارَۃُ بِالْاَصَابِعِ وَتَسْلِیْمَ النَّصَارٰی اَلْاِشَارَۃُ بِالْاَکُفِّ ۔

(جامع الترمذی ج۲ ص۹۹ باب ماجاء فی کراھیۃ اشارۃ الید فی السلام)

بروایت عمرو بن شعب عن ابیہ عن جدہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ہمارے غیر کے ساتھ تشبہ کرے وہ ہم میں سے نہیں یہود ونصاریٰ کے ساتھ تشبہ نہ کرو یہودیوں کا سلام انگلیوں کے اشارے سے ہے اور نصاری کا ہتھیلیوں کے اشارے سے ہے۔ (بہار شریعت ۸۸/۱۶)

۲۱۵۳: عَنْ اَبِیْ جَرَی الْھُجَیْمِیِّ قَالَ : اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ فَقُلْتُ : عَلَیْکَ السَّلَامُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! قَالَ: لَا تَقُلْ عَلَیْکَ السَّلَامُ فَاِنَّ عَلَیْکَ السَّلَامُ تَحِیَّۃُ الْمَوْتٰی ۔ (السنن لابی داؤد ج۲ ص۷۰۷ باب کراھیۃ ان یقول علیک السلام)

ابو جری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ کہا علیک السلام یا رسول اللہ میں نے دوم مرتبہ کہا حضور نے فرمایا علیک السلام نہ کہو علیک السلام مردہ کی تحیت ہے السلام علیک کہا کرو۔ (بہار شریعت ۸۸/۱۶)

﴿مصافحہ و معانقہ کا بیان﴾

احادیث

٢١٥٤: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَا مِنْ مُسْلِمَيْنِ يَلْتَقِيَانِ فَيَتَصَافَحَانِ اِلَّا غُفِرَ لَهُمَا قَبْلَ اَنْ يَتَفَرَّقَا. وَفِيْ رِوَايَةِ أَبِيْ دَاوُدَ قَالَ اِذَا التقي المسلمان فَتَصَافَحَا وَحَمِدَا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَاهُ غَفَرَ لَهُمَا. (جامع الترمذی ج ٢ ص ١٠٢ باب ماجاء فی المصافحة والسنن لابی داؤد ، مشکوۃ المصابیح ص ٤٠١ ج ٢ ص ٧٠٨)

براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جب دو مسلمان مل کر مصافحہ کرتے ہیں تو جدا ہونے سے پہلے ہی ان کی مغفرت ہو جاتی ہے اور ابوداؤد کی روایت میں ہے جب دو مسلمان ملیں اور مصافحہ کریں اور اللہ کی حمد کریں اور استغفار کریں تو دونوں کی مغفرت ہو جائے گی۔ (بہار شریعت ١٦/٩٣)

٢١٥٥: عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلّٰى اَرْبَعًا قَبْلَ الْهَاجِرَةِ فَكَاَنَّهَا صَلَّاهُنَّ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ وَالْمُسْلِمَانِ اِذَا تَصَافَحَا لَمْ يَبْقَ بَيْنَهُمَا ذَنْبٌ اِلَّا سَقَطَ. رواه البيهقى فى شعب الايمان. (مشكوة المصابيح ص ٤٠٣ باب فضائل القرآن الفصل الثالث)

شعب الایمان میں براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دوپہر سے پہلے چار رکعتیں (نماز چاشت) پڑھے تو گویا اس نے شب قدر میں پڑھیں اور مسلمان مصافحہ کریں تو کوئی گناہ باقی نہیں رہے گا مگر جھڑ جائے گا۔ (بہار شریعت ١٦/٩٤)

٢١٥٦: عَنْ قَتَادَةَ قُلْتُ لِاَنَسٍ اَكَانَتِ الْمُصَافَحَةُ فِيْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ نَعَمْ. (صحيح البخارى ج ٢ ص ٩٢٦ باب المصافحة والجامع الترمذى ج ٢ ص ١٠٢)

قتادہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے انس رضی اللہ عنہ سے دریافت کیا کیا اصحاب رسول ﷺ میں مصافحہ کا دستور تھا کہا ہاں۔ (بہار شریعت ١٦/٩٤)

۲۱۵۷: عَنْ عَطَاءِ الْخُرَاسَانِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : تَصَافَحُوْا مَعًا يَذْهَبَ الْغِلُّ وَتَهَادَوْا تَحَابُّوْا وَتَذْهَبُ الشَّحْنَاءُ . رواه مالك مرسلا . (مشكوة المصابيح ص۴۰۳ باب القيام الفصل الثالث والترغيب والترهيب ج۳ص۴۳۴)

عطا خراسانی سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آپس میں مصافحہ کرو دل کی کپٹ جاتی رہے گی اور باہم ہدیہ کیا کرو، محبت پیدا ہوگی اور عداوت نکل جائے گی۔

(بہارشریعت ۱۶/۹۴)

۲۱۵۸: عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ نَبِيِّ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ مَا مِنْ مُسْلِمِيْنَ اِلْتَقَيَا، فَاَخَذَ اَحَدُهُمَا بِيَدِ صَاحِبِهٖ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ اَنْ يَحْضُرَ دُعَاءَ هُمَا وَلَا يُفَرِّقُ بَيْنَ اَيْدِيْهِمَا حَتّٰى يَغْفِرَ لَهُمَا وَمَا مِنْ قَوْمٍ اِجْتَمَعُوْا يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ لَايُرِيْدُوْنَ بِذٰلِكَ اِلَّا وَجْهَهٗ اِلَّا نَادَاهُمْ مُنَادٍ مِنَ السَّمَاءِ اَنْ قُوْمُوْا مَغْفُوْرٌ لَكُمْ قَدْ بُدِّلَتْ سَيِّئَا تُكُمْ حَسَنَاتٍ . رواه احمد .

(الترغيب والترهيب ج۳/۴۳۲ باب اذا التقى المسلمان فتصافحا، والترغيب والترهيب ج۲/۴۰۳ باب اهل الكرم اهل مجالس الذكر)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب دو مسلمانوں نے ملاقات کی اور ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ لیا (مصافحہ کیا) تو اللہ تعالیٰ کے ذمہ میں یہ حق ہے کہ ان کی دعا کو حاضر کردے اور ہاتھ جدا نہ ہونے پائیں گے کہ اُن کی مغفرت ہوجائے گی اور جو لوگ جمع ہوکر اللہ تعالیٰ کا ذکر کرتے ہیں اور سوائے رضائے الٰہی کے ان کا کوئی مقصد نہیں ہے تو آسمان سے منادی ندا دیتا ہے کہ کھڑے ہوجاؤ تمہاری مغفرت ہوگئی تمہارے گناہوں کو نیکیوں سے بدل دیا گیا۔ (بہارشریعت ۱۶/۹۴)

۲۱۵۹: وَعَنْ سَلْمَانَ بْنِ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اِنَّ الْمُسْلِمَ اِذَا لَقِيَ اَخَاهُ فَاَخَذَ بِيَدِهٖ تَحَاتَّتْ عَنْهُمَا ذُنُوْبُهُمَا كَمَا يَتَحَاتُّ الْوَرَقُ عَنِ الشَّجَرَةِ الْيَابِسَةِ فِيْ يَوْمِ رِيْحٍ عَاصِفٍ . وَغُفِرَ لَهُمَا وَلَوْ كَانَتْ ذُنُوْبُهُمَا مِثْلَ زَبَدِ الْبَحْرِ . رَوَاهُ الطَّبْرَانِيُّ بِاِسْنَادٍ حَسَنٍ .

(الترغيب والترهيب ج۳/۴۳۳،۴۳۴ فى المصافحة ترهيب من الاشارة فى السلام)

سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان جب اپنے مسلمان بھائی سے ملے اور ہاتھ پکڑے۔ تو ان دونوں کے گناہ ایسے گرتے ہیں جیسے تیز آندھی کے دن میں خشک درخت کے پتے اور ان کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں۔ (بہار شریعت ۱۶/۹۴)

۲۱۶۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَنْ صَافَحَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ لَيْسَ فِيْ صَدْرِ اَحَدِهِمَا عَلٰى صَاحِبِهٖ اِحْنَةٌ لَمْ تَتَفَرَّقْ اَيْدِيْهِمَا حَتّٰى يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمَا مَامَضٰى مِنْ ذُنُوْبِهِمَا وَمَنْ نَظَرَ اِلٰى اَخِيْهِ الْمُسْلِمِ نَظْرَةً لَيْسَ فِيْ قَلْبِهٖ عَلَيْهِ اِحْنَةٌ لَمْ يَرْفَعْ طَرْفَهُ حَتّٰى يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُ مَا مَضٰى مِنْ ذَنْبِهٖ. رواه ابن عساكر (جامع الاحاديث الكبير للامام السيوطي ج۲٤٦/۷ حديث ۲۲۲۰۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو مسلمان اپنے بھائی سے مصافحہ کرے اور کسی کے دل میں دوسرے بھائی سے عداوت نہ ہو تو ہاتھ جدا ہونے سے پہلے اللہ تعالیٰ دونوں کے گزشتہ گناہوں کو بخش دے گا اور جو شخص اپنے بھائی کی طرف نظر محبت سے دیکھے اس کے دل یا سینے میں عداوت نہ ہو تو نگاہ لوٹنے سے پہلے دونوں کے گزشتہ گناہ بخش دیئے جائیں گے۔ (بہار شریعت ۱۶/۹۴)

۲۱۶۱: عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مِنْ تَمَامِ عِيَادَةِ الْمَرِيْضِ اَنْ يَضَعَ اَحَدُكُمْ يَدَهُ عَلٰى جَبْهَتِهٖ اَوْ قَالَ: عَلٰى يَدِهٖ فَيَسْأَلُهُ كَيْفَ هُوَ؟ وَتَمَامُ تَحِيَّتِكُمْ بَيْنَكُمُ الْمُصَافَحَةُ. (الجامع للترمذی ج۲ ص۱۰۲ باب ماجاء فی المصافحة)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مریض کی پوری عیادت یہ ہے کہ اس کی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر پوچھے کہ مزاج کیسا ہے؟ اور پوری تحیت یہ ہے کہ مصافحہ کیا جائے۔ (بہار شریعت ۱۶/۹۴)

۲۱۶۲: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! الرَّجُلُ مِنَّا يَلْقٰى اَخَاهُ اَوْ صَدِيْقَهُ اَيَنْحَنِيْ لَهُ قَالَ: لَا. قَالَ: فَيَلْتَزِمُهُ وَيُقَبِّلُهُ قَالَ: قَالَا. قَالَ: فَيَاخُذُ بِيَدِهٖ وَيُصَافِحُهُ؟ قَالَ نَعَمْ: هذا حديث حسن (جامع الترمذی ۱۰۲/۲ باب ماجاء فی المصافحة)

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ کوئی شخص اپنے بھائی یا دوست سے ملاقات کرے تو کیا اس کے لیے جھک جائے؟ فرمایا نہیں اس نے کہا تو اس سے چپٹ جائے بوسہ لے؟ فرمایا نہیں، اس نے کہا تو کیا اس کا ہاتھ پکڑ کر مصافحہ کرے؟ فرمایا ہاں۔(بہارشریعت ۹۵/۱۶)

۲۱۶۳: عَنْ اَیُّوْبَ بْنِ بُشَیْرٍ عَنْ رَجُلٍ مِنْ عَنَزَةَ اَنَّهُ قَالَ : قُلْتُ لِاَبِیْ ذَرٍّ : هَلْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ یُصَافِحُكُمْ اِذَا لَقِیْتُمُوْهُ ؟ قَالَ : مَا لَقِیْتُهُ قَطُّ اِلَّا صَافَحَنِیْ وَبَعَثَ اِلَیَّ ذَاتَ یَوْمٍ وَلَمْ اَكُنْ فِیْ اَهْلِیْ فَلَمَّا جِئْتُ اُخْبِرْتُ فَاَتَیْتُهُ وَهُوَ عَلٰی سَرِیْرٍ فَالْتَزَمَنِیْ فَكَانَتْ تِلْكَ اَجْوَدُ وَاَجْوَدُ. رواه ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ص ٤٠٢ باب المعانقة الفصل الثانی)

روایت ہے کہ ایک شخص نے ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کیا تم لوگ جب حضور سے ملتے تھے تو حضور تم سے مصافحہ کرتے تھے۔انہوں نے کہا میں نے جب کبھی ملاقات کی حضور نے مصافحہ کیا، ایک دن حضور نے آدمی بھیجا میں گھر پر موجود نہ تھا جب آیا تو مجھے مطلع کیا گیا میں حاضر ہوا اس وقت حضور تخت پر تھے مجھے چپٹا لیا تو یہ خوب ہی اچھا تھا۔خوب اچھا۔(بہارشریعت ۹۵/۱۶)

۲۱٦٤: عَنْ یَعْلٰی قَالَ : اِنَّ حَسَنًا وَّحُسَیْنًا اِسْتَبَقَا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَضَمَّهُمَا اِلَیْهِ وَقَالَ : اِنَّ الْوَلَدَ مَبْخَلَةٌ مَجْبَنَةٌ . (مشکوۃ المصابیح ص ٤٠٢، ٤٠٣ باب المعانقة الفصل الثالث)

یعلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں حضرت حسن وحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما دوڑ کر رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں آئے حضور نے انہیں چپٹا لیا اور فرمایا اولاد بخل اور بزدلی کا سبب ہوتی ہے۔(بہارشریعت ۹۵/۱۶)

۲۱٦٥: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: خَرَجْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ طَائِفَةٍ مِّنَ النَّهَارِ حَتّٰی اَتٰی خِبَاءَ فَاطِمَةَ فَقَالَ : اَثَمَّ لُكَعُ اَثَمَّ لُكَعُ یَعْنِیْ حَسَنًا فَلَمْ یَلْبَثْ اَنْ جَاءَ یَسْعٰی حَتّٰی اعْتَنَقَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا صَاحِبَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اُحِبُّهُ فَاَحِبَّهُ وَاَحِبَّ مَنْ یُّحِبُّهُ . متفق علیه

(مشکوۃ المصابیح ص ٥٦٨، ٥٦٩ باب مناقب اهل البیت)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ صلی اللہ

تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر گیا حضور نے حضرت حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دریافت کیا کہ وہ یہاں ہیں تھوڑی دیر کے بعد وہ دوڑتے ہوئے آئے اور حضور نے انہیں گلے لگایا اور وہ بھی چپٹ گئے پھر فرمایا اے اللہ میں اسے محبوب رکھتا ہوں تو بھی اسے محبوب رکھ اور اسے محبوب بنا جو اسے محبوب رکھے۔ (بہار شریعت ۱۶/۹۵)

۲۱۶۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَدِمَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ الْمَدِيْنَةَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِيْ بَيْتِيْ فَاَتَاهُ فَقَرَعَ الْبَابَ فَقَامَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عُرْيَانًا يَجُرُّ ثَوْبَهُ وَاللّٰهِ مَارَاَيْتُهُ عُرْيَانًا قَبْلَهُ وَبَعْدُ فَاعْتَنَقَهُ وَقَبَّلَهُ. (الجامع الترمذی ج۲ص ۱۰۲ باب ماجاو فی المصافحة)

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب مدینہ میں آئے حضور میرے مکان میں تشریف فرما تھے انہوں نے آکر دروازہ کھٹکھٹایا حضور کپڑا گھسیٹتے ہوئے برہنہ (یعنی بغیر چادر اوڑھے ہوئے) چل دیئے واللہ میں نے کبھی اس کے پہلے حضور کو برہنہ (یعنی بغیر چادر اوڑھے) کسی کے پاس جاتے نہیں دیکھا تھا اور نہ اس کے بعد کبھی اس طرح دیکھا حضور نے انہیں گلے لگایا اور بوسہ دیا۔ (بہار شریعت ۱۶/۹۵)

۲۱۶۷: عَنْ اُسَيْدِ بْنِ حُضَيْرٍ رَجُلٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ قَالَ : بَيْنَمَا هُوَيُحَدِّثُ الْقَوْمَ وَكَانَ فِيْهِ مَزَاحٌ بَيْنَا يُضْحِكُهُمْ فَطَعَنَهُ النَّبِيُّ ﷺ فِيْ خَاصِرَتِهٖ بِعُوْدٍ فَقَالَ اصْبُرْنِيْ قَالَ اِصْطَبِرْ قَالَ : اِنَّ عَلَيْكَ قَمِيْصًا وَلَيْسَ عَلَيَّ قَمِيْصٌ فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ قَمِيْصِهٖ فَاحْتَضَنَهُ وَجَعَلَ يُقَبِّلُ كَشْحَهُ قَالَ : اِنَّمَا اَرَدْتُّ هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ !.

(السنن لابی داؤد ج۲ص ۷۰۹ باب فی قبلة الجسد)

اسید بن حضیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص جن کی طبیعت میں مزاح تھا وہ باتیں کرر ہے تھے اور لوگوں کو ہنسار ہے تھے نبی کریم ﷺ نے ایک لکڑی سے ان کی کمر میں کونچا دیا انہوں نے حضور سے عرض کی مجھے اس کا بدلہ دیجئے حضور نے فرمایا بدلہ لے لو تو انہوں نے کہا حضور قمیص پہنے ہوئے ہیں میرے بدن پر قمیص نہیں ہے حضور نے قمیص ہٹادی وہ چپٹ گئے اور پہلو کو بوسہ دیا اور یہ کہا کہ میرا مقصد یہی تھا بدلہ لینا مقصود نہ تھا۔ (بہار شریعت ۱۶/۹۵)

۲۱۶۸: عَنِ الشَّعْبِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَلَقّٰى جَعْفَرَ بْنَ اَبِيْ طَالِبٍ فَالْتَزَمَهُ وَقَبَّلَ

مَا بَيْنَ عَيْنَيْهِ. (السنن لابی داؤد ج۲ ص ۷۰۹ باب فی قبلة ما بين العينين)

عامر شعبی سے مرسلا روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے جعفر بن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا استقبال کیا اور ان سے معانقہ فرمایا دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا۔ (بہار شریعت ۹۶/۱۶)

۲۱۶۹: عَنْ أُمِّ اَبَانِ بِنْتِ الْوَازِعِ بْنِ زَارِعٍ عَنْ جَدِّهَا زَارِعٍ وَكَانَ فِيْ وَفْدِ عَبْدِالْقَيْسِ قَالَ: لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ فَجَعَلْنَا نَتَبَادَرُ مِنْ رَوَاحِلِنَا فَنُقَبِّلُ يَدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ. (السنن لابی داؤد ج ۲ ص ۷۰۹ باب قبلة الرجل)

زارع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب قبیلۂ عبد القیس کا وفد حضور ﷺ کی خدمت میں آیا تھا یہ بھی اس وفد میں تھے یہ کہتے تھے ہیں جب ہم مدینہ میں پہنچے اپنی منزلوں سے جلدی جلدی حضور کی خدمت میں حاضر ہوتے اور حضور کے دست مبارک اور پائے مبارک کو بوسہ دیتے۔ (بہار شریعت ۹۶/۱۶)

۲۱۷۰: اِنَّ فَاطِمَةَ كَرَّمَ اللّٰهُ وَجْهَهَا كَانَتْ اِذَا دَخَلَتْ عَلَيْهِ قَامَ اِلَيْهَا فَاَخَذَ بِيَدِهَا فَقَبَّلَهَا وَاَجْلَسَهَا فِيْ مَجْلِسِهٖ وَكَانَ اِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا قَامَتْ اِلَيْهِ فَاَخَذَتْ بِيَدِهٖ فَقَبَّلَتْهُ وَاَجْلَسَتْهُ فِيْ مَجْلِسِهَا. (السنن لابی داؤد ج۲ ص۷۰۸ باب القيام)

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب حضور کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو حضور ان کی طرف کھڑے ہو جاتے اور ان کا ہاتھ پکڑتے اور ان کو بوسہ دیتے پھر اپنی جگہ بٹھاتے اور جب حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان کے یہاں تشریف لے جاتے تو وہ کھڑی ہو جاتیں اور حضور کا ہاتھ پکڑ لیتیں اور بوسہ دیتیں اور اپنی جگہ پر بٹھاتیں۔ (بہار شریعت ۹۶/۱۶)

۲۱۷۱: عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ: دَخَلْتُ مَعَ اَبِيْ بَكْرٍ اَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ فَاِذَا عَائِشَةُ ابْنَتُهٗ مُضْطَجِعَةٌ قَدْ اَصَابَهَا حُمّٰى فَاَتَاهَا اَبُوْ بَكْرٍ فَقَالَ: كَيْفَ اَنْتِ؟ يَا بُنَيَّةُ! وَقَبَّلَ خَدَّهَا. رواه ابو داؤد (مشكوة المصابيح ۴۰۲ باب المعانقة الفصل الثانی)

براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ شروع شروع مدینہ آئے تھے میں ان کے ساتھ ان کے یہاں گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بخار

میں لیٹی ہوئی تھیں حضرت ابوبکران کے پاس گئے اور پوچھا بٹی کیسی ہو؟ اوران کے رخسار پر بوسہ لیا۔(بہارشریعت ۱۶/۹۶)

۲۱۷۲: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ: قَالَ يَهُوْدِيٌّ لِصَاحِبِهِ : اِذْهَبْ بِنَا اِلٰى هٰذَا النَّبِيِّ فَقَالَ صَاحِبُهُ : لَا تَقُلْ نَبِيٌّ اِنَّهُ لَوْ سَمِعَكَ كَانَ لَهُ اَرْبَعَةُ اَعْيُنٍ فَاَتَيَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَسَاَلَاهُ عَنْ تِسْعِ آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ فَقَالَ لَهُمْ: لَا تُشْرِكُوْا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَاتَسْرِقُوْا وَلَا تَزْنُوْا وَلَا تَقْتُلُوْا النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا تَمْشُوْا بِبَرِيٍّ اِلٰى ذِيْ سُلْطَانٍ لِّيَقْتُلُوْهُ وَلَا تَسْحَرُوْا وَلَا تَاكُلُوْا الرِّبٰوا وَلَا تَقْذِفُوْا مُحْصَنَةً وَّلَا تَوَلَّوْا الْفِرَارَ يَوْمَ الزَّحْفِ وَعَلَيْكُمْ خَاصَّةُ الْيَهُوْدِ اَنْ لَّا تَعْتَدُوْا فِي السَّبْتِ قَالَ : وَقَالُوْا : نَشْهَدُ اَنَّكَ نَبِيٌّ قَالَ : فَمَا يَمْنَعُكُمْ اَنْ تَتَّبِعُوْنِيْ قَالَ : قَالُوْا : اَنَّ دَاوٗدَ دَعَا رَبَّهٗ اَنْ لَّا يَزَالَ مِنْ ذُرِّيَّتِهٖ نَبِيٌّ وَاِنَّا نَخَافُ اِنْ تَبِعْنَاكَ اَنْ تَقْتُلَنَا الْيَهُوْدُ فَقَبَّلُوْا يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ .

(جامع الترمذی ج۲/۲ ۱۰ باب ماجاء فی قبلة اليد والرجل)

صفوان بن عسال رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہودی حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ سوال کیا کہ کھلی ہوئی نشانیاں کیا ہیں؟ حضور نے فرمایا اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور چوری نہ کرو اور زنا نہ کرو اور جس جان کو اللہ نے حرام کیا ہے اسے ناحق قتل نہ کرو اور جو جرم سے بری ہو اسے بادشاہ کے پاس قتل کے لیے نہ لے جاؤ اور جادو نہ کرو اور سود نہ کھاؤ اور عفیفہ پر زنا کی تہمت نہ دھرو اور لڑائی کے دن منہ پھیر کر نہ بھاگو اور خاص تم یہودی ہفتہ کے متعلق حد سے تجاوز نہ کرو جب حضور نے یہ فرمایا تو انھوں نے حضور کے ہاتھوں اور قدموں کو بوسہ دیا۔(بہارشریعت ۱۶/۹۶)

۲۱۷۳: اِنَّ عَبْدَ اللّٰهِ بْنَ عُمَرَ حَدَّثَهٗ وَذَكَرَ قِصَّةً قَالَ : فَدَنَوْنَا يَعْنِيْ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَبَّلْنَا يَدَهٗ .(السنن لابی داؤد ج۲ص۷۰۹ باب فی قبلة اليد.

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم حضور کے قریب گئے اور ہاتھ کو بوسہ دیا۔(بہارشریعت ۱۶/۹۶)

۲۱۷۴: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ اَهْلَ قُرَيْظَةَ لَمَّا نَزَلُوْا عَلٰى حُكْمِ سَعْدٍ اَرْسَلَ

اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَجَاءَ عَلٰی حِمَارٍ اَقْمَرَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ : قُوْمُوْا اِلٰی سَیِّدِکُمْ اَوْ اِلٰی خَیْرِکُمْ فَجَاءَ حَتّٰی قَعَدَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ. (السنن لابی داؤد ج۲ ص۷۰۸ باب فی القیام)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ جب بنی قریظہ اپنے قلعہ سے سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حکم پر اترے حضور نے سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آدمی بھیجا اور وہاں سے قریب میں تھے جب مسجد کے قریب آگئے حضور نے انصار سے فرمایا اپنے سردار کے پاس اٹھ کر جاؤ۔ (بہار شریعت ۱۶/۹۷،۹۶)

۲۱۷۵ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَجْلِسُ مَعَنَا فِی الْمَسْجِدِ یُحَدِّثُنَا فَاِذَا قَامَ قُمْنَا قِیَامًا حَتّٰی نَرَاہُ قَدْ دَخَلَ بَعْضَ بُیُوْتِ اَزْوَاجِہٖ.

(مشکوۃ المصابیح ص۴۰۳ باب القیام الفصل الثالث)

شعب الایمان میں ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں بیٹھ کر ہم سے باتیں کرتے جب حضور کھڑے ہوتے تو ہم بھی کھڑے ہوجاتے اور اتنی دیر کھڑے رہتے کہ حضور کو دیکھ لیتے کہ بعض ازواج مطہرات کے مکان میں تشریف لے گئے۔

(بہار شریعت ۱۶/۹۷)

۲۱۷۶ : عَنْ مُعَاوِیَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : مَنْ سَرَّہٗ اَنْ یَتَمَثَّلَ لَہُ الرِّجَالُ قِیَامًا فَلْیَتَبَوَّأْ مَقْعَدَہٗ مِنَ النَّارِ .رواہ الترمذی وابوداؤد .

(مشکوۃ المصابیح ص۴۰۳ باب القیام الفصل الثانی)

معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی یہ خوشی ہو کہ لوگ میری تعظیم کے لیے کھڑے رہیں وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنائے۔ (بہار شریعت ۱۶/۹۷)

۲۱۷۷ : عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ قَالَ : خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ مُتَّکِئًا عَلٰی عَصًا فَقُمْنَا لَہٗ فَقَالَ : لَا تَقُوْمُوْا کَمَا یَقُوْمُ الْاَعَاجِمُ یُعَظِّمُ بَعْضُهَا بَعْضًا. رواہ ابوداؤد

(مشکوۃ المصابیح ۴۰۳ باب القیام الفصل الثانی)

ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصا پر ٹیک لگا کر باہر تشریف لائے ہم حضور کے لیے کھڑے ہوگئے ارشاد فرمایا اس طرح نہ کھڑے ہوا کرو جیسے عجمی کھڑے ہوا کرتے ہیں کہ ان میں کا بعض بعض دوسرے کی تعظیم کیا کرتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۹۷)

﴿چھینک اور جماہی کا بیان﴾

احادیث

٢١٧٨: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْعُطَاسَ وَیَکْرُهُ التَّثَاؤُبَ فَاِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَقَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ فَحَقٌّ عَلٰی کُلِّ مَنْ سَمِعَهُ اَنْ یَّقُوْلَ یَرْحَمُکَ اللّٰهُ وَاَمَّا التَّثَاؤُبُ فَاِذَا تَثَاؤَبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَرُدَّهُ مَا اسْتَطَاعَ وَلَا یَقُوْلُ هَاهُ هَاهُ فَاِنَّمَا ذٰلِکَ مِنَ الشَّیْطَانِ یَضْحَکُ مِنْهُ.

(جامع الترمذی ج٢ ص ١٠٤ باب ماجاء ان الله یحب العطاس ویکره التثاؤب)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کو چھینک پسند ہے اور جماہی ناپسند ہے جب کوئی شخص چھینکے اور الحمد للہ کہے تو جو مسلمان اس کو سنے اس پر یہ حق ہے کہ یرحمک اللہ کہے اور جماہی شیطان کی طرف سے ہے جب کسی کو جماہی آئے تو جہاں تک ہو سکے اسے دفع کرے کیونکہ جب جماہی لیتا ہے شیطان ہنستا ہے یعنی خوش ہوتا ہے کیونکہ یہ کسل اور غفلت کی دلیل ہے ایسی چیز کو شیطان پسند کرتا ہے (اور صحیح مسلم کی روایت میں ہے کہ جب وہ ''ہا'' کہتا ہے شیطان ہنستا ہے)۔ (بہار شریعت ١٦/١٠٠)

٢١٧٩: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : اِذَا عَطَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَقُلْ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلْیَقُلْ لَهٗ اَخُوْهُ اَوْ صَاحِبُهٗ : یَرْحَمُکَ اللّٰهُ فَاِذَا قَالَ لَهٗ : یَرْحَمُکَ اللّٰهُ فَلْیَقُلْ : یَهْدِیْکُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ شَانَکُمْ.

(الجامع الصحیح للبخاری ج٢ ص ٩١٩ باب اذا عطس کیف یشمت)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی کو چھینک آئے تو الحمد للہ کہے اور اس کا بھائی یا ساتھ والا یرحمک اللہ کہے جب یہ یرحمک اللہ کہہ لے تو چھینکنے والا اس کے جواب میں یہ کہے یَهْدِیْکُمُ اللّٰهُ وَیُصْلِحُ بَالَکُمْ۔ (بہار شریعت ١٦/١٠٠)

۲۱۸۰ : عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَلْيُقَلْ لَهُ : يَرْحَمُكَ اللّٰهُ، وَلْيَقُلْ : هُوَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ . رواه الطبرانی (كنز العمال ج٥ ص٣٨ باب العطاس حديث٨٨٤)

حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب چھینک آئے تو یہ کہے الحمد علیٰ کل حال اور جواب دینے والا کہے یرحمک اللہ اور وہ (چھینکنے والا) کہے یھدیکم اللہ ویصلح بالکم۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۰۱)

۲۱۸۱ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَقَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ : رَبِّ الْعَالَمِيْنَ فَاِذَا قَالَ : رَبِّ الْعَالَمِيْنَ قَالَتِ الْمَلَائِكَةُ: رَحِمَكَ اللّٰهُ . (كنز العمال ٣٨/٥ كتاب الصحبة باب العطاس حديث٨٨٥)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نے فرمایا جب کسی کو چھینک آئے اور وہ الحمد للہ کہے تو فرشتے کہتے ہیں رب العالمین اور اگر وہ رب العالمین کہتا ہے تو فرشتے کہتے ہیں رحمک اللہ۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۰۱)

۲۱۸۲ : عَنْ نَافِعٍ اَنَّ رَجُلًا عَطَسَ اِلٰى جَنْبِ ابْنِ عُمَرَ فَقَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ : وَاَنَا اَقُوْلُ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَالسَّلَامُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ وَلَيْسَ هٰكَذَا عَلَّمَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَّمَنَا اَنْ نَقُوْلَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى كُلِّ حَالٍ.

(جامع الترمذی ١٠٣/٢ باب ما يقول العاطس اذا عطس)

نافع سے روایت ہے کہ ایک شخص کو ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس چھینک آئی اس نے کہا الحمد للہ والسلام علیٰ رسول اللہ ابن عمر نے فرمایا یہ تو میں بھی کہتا ہوں کہ الحمد للہ والسلام علیٰ رسول اللہ مگر اس کے کہنے کی یہ جگہ نہیں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں یہ تعلیم نہیں دی ہمیں یہ تعلیم دی ہے کہ اس موقع پر الحمد للہ علیٰ کل حال کہیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۰۱)

۲۱۸۳ : عَنْ سَالِمِ بْنِ عُبَيْدٍ اَنَّهُ كَانَ مَعَ الْقَوْمِ فِيْ سَفَرٍ فَعَطَسَ رَجُلٌ مِّنَ الْقَوْمِ فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ : عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ فَكَاَنَّ الرَّجُلَ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهِ فَقَالَ: اَمَا اِنِّيْ لَمْ اَقُلْ اِلَّا مَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : عَطَسَ رَجُلٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ

فَقَالَ: اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : عَلَيْكَ وَعَلٰى اُمِّكَ اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَلْيَقُلْ لَهُ مَنْ يَرُدُّ عَلَيْهِ : يَرْحَمُكَ اللّٰهُ وَلْيَقُلْ : يَغْفِرُ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ. (جامع الترمذی ١٠٣/٢ باب ماجاو فی کیف یشمت العاطس)

بلال بن یساف سے روایت ہے کہتے ہیں ہم سالم بن عبید کے پاس تھے ایک شخص کو چھینک آئی اس نے کہا السلام علیکم سالم نے کہا وعلیک وعلیٰ امک اسے اس کا رنج ہوا کہ مجھے ایسا جواب کیوں دیا (ابوداؤد کی روایت میں ہے کہ اس نے کہا میری ماں کا آپ نے ذکر نہ کیا ہوتا نہ اچھا نہ برا تو اچھا ہوتا) سالم نے کہا میں نے کہا جو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا نبی کریم ﷺ کے پاس ایک شخص کو چھینک آئی اس نے کہا السلام علیکم حضور نے فرمایا وعلیک وعلیٰ امک جب کسی کو چھینک آئے تو کہے الحمد لله رب العالمین اور جواب دینے والا کہے یرحمک اللہ اور وہ کہے يَغْفِرُ اللّٰهُ لِيْ وَلَكُمْ۔ (بہار شریعت ١٠١/١٦)

٢١٨٤: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ عَطَسَا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَشَمَّتَ اَحَدَهُمَا وَلَمْ يُشَمِّتِ الْاٰخَرَ فَقَالَ : الَّذِيْ لَمْ يُشَمِّتْهُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! شَمَّتَّ هٰذَا وَلَمْ تُشَمِّتْنِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّهُ حَمِدَ اللّٰهَ وَاِنَّكَ لَمْ تَحْمَدْهُ . هذا حديث حسن صحيح.

(جامع الترمذی ١٠٣/٢ باب ماجاء کیف یشمت العاطس)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ کے پاس دو شخصوں کو چھینک آئی آپ نے ایک کو جواب دیا دوسرے کو نہیں دیا اس نے عرض کیا یا رسول اللہ! حضور نے اس کو جواب دیا اور مجھے نہیں دیا ارشاد فرمایا اس نے الحمد للہ کہا اور تو نے نہیں کہا۔

(بہار شریعت ١٠١/١٦)

٢١٨٥: عَنْ اَبِيْ مُوْسٰى قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ : اِذَا عَطَسَ اَحَدُكُمْ فَحَمِدَ اللّٰهَ فَشَمِّتُوْهُ وَاِنْ لَمْ يَحْمِدِ اللّٰهَ فَلَا تُشَمِّتُوْهُ .

(مشکوة المصابیح ج٢ ص ٤٠٥ باب العطاس)

ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے کہ جب کوئی چھینکے اور الحمد للہ کہے تو اسے جواب دو اور الحمد للہ نہ کہے تو اسے

جواب مت دو۔ (بہار شریعت ج۱۶ص۱۰۱،۱۰۲)

۲۱۸۶: عَنْ عِكْرَمَةَ بْنَ عَمَّارٍ عَنْ اَيَاسِ بْنِ سَلَمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَجُلًا عَطَسَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَرْحَمُكَ اللّٰهُ ثُمَّ عَطَسَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَلرَّجُلُ مَزْكُوْمٌ

(السنن لابی داؤد ج۲ص۶۸۷ باب کم یشمت العاطس والجامع الترمذی ج۲ص۱۰۳)

سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک شخص کو چھینک آئی حضور اس کے جواب میں یَرْحَمُكَ اللّٰهُ کہا پھر دوبارہ چھینک آئی حضور اس کے جواب میں یرحمک اللہ کہا پھر دوبارہ چھینک آئی تو حضور نے فرمایا اسے زکام ہوگیا ہے (اور ترمذی کی روایت میں ہے کہ تیسری مرتبہ چھینک آئی تب حضور نے ایسا فرمایا یعنی جب بار بار چھینک آئے تو جواب کی حاجت نہیں)۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۰۲)

۲۱۸۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ اِذَا عَطَسَ غَطّٰى وَجْهَهُ بِيَدِهٖ اَوْ بِثَوْبِهٖ وَغَضَّ بِهَا صَوْتَهُ . هذا حديث حسن صحيح .

(جامع الترمذی ۲/۱۰۳ باب ماجاء فی خفض الصوت وتخمیر الوجه عند العطاس)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو چھینک آئی تو منہ کو ہاتھ یا کپڑے سے چھپا لیتے اور آواز کو پست کرتے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۰۲)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ جب کسی کو جماہی آئے تو منہ پر ہاتھ رکھ لے کیوں کہ شیطان منہ میں گھس جاتا ہے۔

۲۱۸۸: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِيْ سَعِيْدٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قال : اِذَا تَثَاوَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيُمْسِكْ بِيَدِهٖ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ.

(الجامع الصحیح لمسلم ج۲ص۴۱۳ باب تشمیت العاطس وکراهیة التثاوب)

حضرت عبد الرحمٰن بن ابو سعید عن ابیہ راوی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب تم میں کسی کو چھینک آجائے تو اپنے ہاتھ سے روکے اس لیے کہ شیطان منہ میں داخل ہوجاتا ہے۔

۲۱۸۹: عَنْ اَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : اَصْدَقُ الْحَدِيْثِ مَا

غُطِسَ عِنْدَهُ . (کنزالعمال ۵/۳۸باب العطاس حدیث۸۸۷)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سچی بات وہ ہے کہ اس وقت چھینک آجائے۔

۲۱۹۰: رَوَی الْحَکِیْمُ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : مَنْ حَدَّثَ بِحَدِیْثٍ فَعَطَسَ عِنْدَهُ فَهُوَ حَقٌّ . (کنزالعمال ۵/۳۸ باب العطاس حدیث ۸۸۸)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت ہے کہ جب کوئی شخص کوئی بات کرے اور اسے چھینک آجائے تو وہ حق ہے۔

۲۱۹۱: روی ابو نعیم عن ابی هریرة عن النبی ﷺ قَالَ : الْعُطَاسُ عِنْدَ الدُّعَاءِ شَاهِدُ صِدْقٍ .(کنزالعمال ج۵/۳۸)

۲۱۹۲: عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ وَشَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ وَّ وَاثِلَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُمْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : اِذَا تَجَشَّأَ اَحَدُکُمْ اَوْ عَطَسَ فَلَا یَرْفَعْ بِهِمَا الصَّوْتَ فَاِنَّ الشَّیْطٰنَ یُحِبُّ اَنْ یُّرْفَعَ بِهِمَا الصَّوْتُ . (رواه البیهقی فی شعب الایمان، (کنزالعمال ج۵ص۳۹ باب العطاس والتشمیت حدیث ۸۹۶)

حضرت عبادہ وشداد بن اوس اور واثلہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کسی کو ڈکار یا چھینک آئے تو آواز بلند نہ کرے کہ شیطان کو یہ بات پسند ہے کہ ان میں آواز بلند کی جائے۔(بہارشریعت ج۱۶/۱۰۲)
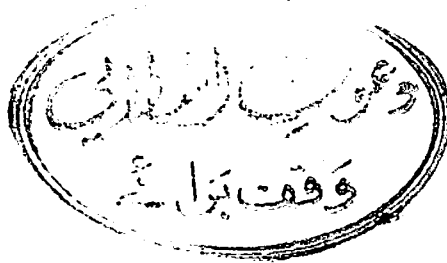
﴿قرآن مجید پڑھنے کا بیان﴾

احادیث

۲۱۹۳: عَنْ عُثْمَانَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْآنَ وَعَلَّمَهُ.

(صحیح البخاری ۷۵۲/۲ باب خیر کم من تعلم القرآن وعلمه)

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں بہتر وہ شخص ہے جو قرآن سیکھے اور سکھائے۔ (بہار شریعت ۱۰۸/۱۶)

۲۱۹۴: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ فِی الصُّفَّةِ فَقَالَ: اَیُّکُمْ یُحِبُّ اَنْ یَغْدُوَ کُلَّ یَوْمٍ اِلٰی بَطْحَانَ وَالْعَقِیْقِ فَیَاتِیَ بِنَاقَتَیْنِ کَوْمَاوَیْنِ فِیْ غَیْرِ اِثْمٍ وَّلَا قَطْعِ رَحِمٍ فَقُلْنَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ کُلُّنَا نُحِبُّ ذٰلِکَ قَالَ: اَفَلَا یَغْدُوْ اَحَدُکُمْ اِلَی الْمَسْجِدِ فَیُعَلِّمُ اَوْیَقْرَأُ اٰیَتَیْنِ مِنْ کِتَابِ اللّٰهِ خَیْرٌ لَّهُ مِنْ نَاقَتَیْنِ وَثَلَاثٌ خَیْرٌ لَّهُ مِنْ ثَلٰثٍ وَاَرْبَعٌ خَیْرٌ لَّهُ مِنْ اَرْبَعٍ وَ مِنْ اَعْدَادِهِنَّ مِنَ الْاِبِلِ. رواه مسلم

(مشکوۃ المصابیح ص ۱۸۳ باب فضائل القرآن الفصل الاول)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا تم میں کوئی شخص اس کو پسند کرتا ہے کہ بطحان یا عقیق میں صبح کو جائے اور وہاں سے دو اونٹنیاں کوہان والی لائے اس طرح کہ گناہ اور قطع رحم نہ ہو (یعنی جائز طور پر) ہم نے عرض کی کہ یہ بات ہم سب کو پسند ہے فرمایا پھر کیوں نہیں صبح کو مسجد میں جا کر کتاب اللہ کی دو آیتوں کو سیکھتا؟ کہ یہ دو اونٹنیوں سے بہتر ہیں اور تین تین سے بہتر اور چار چار سے بہتر و علیٰ ھذا القیاس۔ (بہار شریعت ۱۰۸/۱۶)

۲۱۹۵: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلْمُؤْمِنُ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَیَعْمَلُ بِهٖ کَالْاُتْرُجَّةِ طَعْمُهَا طَیِّبٌ وَرِیْحُهَا طَیِّبٌ وَالْمُؤْمِنُ الَّذِیْ لَا یَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَیَعْمَلُ بِهٖ کَالتَّمْرَةِ طَعْمُهَا طَیِّبٌ وَلَا رِیْحَ لَهَا وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِیْ یَقْرَأُ الْقُرْآنَ

كَالرَّيْحَانَةِ رِيحُهَا طَيِّبٌ وَطَعْمُهَا مُرٌّ وَمَثَلُ الْمُنَافِقِ الَّذِىْ لَا يَقْرَأُ الْقُرْآنَ كَالْحَنْظَةِ طَعْمُهَا مُرٌّ اَوْخَبِيْثٌ وَرِيْحُهَا مُرٌّ. (صحيح البخارى ۲/۷۵۷)

ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جومومن قرآن پڑھتا ہے اس کی مثال ترنج کی سی ہے کہ خوشبو بھی اچھی ہے اور مزہ بھی اچھا ہے اور جومومن قرآن نہیں پڑھتا وہ کھجور کی مثل ہے کہ اس میں خوشبو نہیں مگر مزہ شیریں ہے اور جو منافق قرآن نہیں پڑھتا ہے وہ اندرائن کی مثل ہے کہ اس میں خوشبو بھی نہیں اور مزہ کڑوا ہے اور جو منافق قرآن پڑھتا ہے وہ پھول کی مثل ہے کہ اس میں خوشبو ہے مگر مزہ کڑوا۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۰۹)

۲۱۹۶: عَنْ عُمَرَ قَالَ : اِنَّ نَبِيَّكُمْ ﷺ قَدْ قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ يَرْفَعُ بِهٰذَا الْكِتَابِ اَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ . (الصحيح لمسلم ج۱ ص ۲۷۲ باب فضل من يقوم بالقرآن)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب سے بہت لوگوں کو بلند کرتا ہے اور بہتوں کو پست کرتا ہے۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۰۹)

۲۱۹۷: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ الَّذِىْ : يَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَهُوَ مَاهِرٌ بِهٖ مَعَ السَّفَرَةِ الْكِرَامِ الْبَرَرَةِ وَالَّذِىْ يَقْرَأُهُ قَالَ هِشَامٌ : وَهُوَ شَدِيْدٌ عَلَيْهِ قَالَ شُعْبَةُ وَهُوَ عَلَيْهِ شَاقٌّ لَهٗ اَجْرَانِ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ .

(جامع الترمذى ص ۲ ج ۱۱۸ باب فى فضل قارى القرآن)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو قرآن پڑھتا ہے ماہر ہے وہ کراماً کاتبین کے ساتھ ہے اور جو شخص رک رک کر قرآن پڑھتا ہے اور وہ اس پر شاق ہے یعنی اس کی زبان آسانی سے نہیں چلتی تکلیف کے ساتھ ادا کرتا ہے اس کے لیے دو اجر ہیں۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۰۹)

۲۱۹۸: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ : ثَلٰثَةٌ تَحْتَ الْعَرْشِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ الْقُرْآنُ يُحَاجُّ لِلْعِبَادِ لَهٗ ظَهْرٌ وَبَطْنٌ وَالْاَمَانَةُ وَالرَّحِمُ تُنَادِىْ اَلَا مَنْ وَصَلَنِىْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِىْ قَطَعَهُ اللّٰهُ . رواه فى شرح السنة .

(مشكوة المصابيح ص ۱۸٦ باب فضائل القرآن الفصل الاول)

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین چیزیں قیامت کے دن عرش کے نیچے ہوں گی ایک قرآن کہ یہ بندوں کے لیے جھگڑا کرے اس کے لیے ظاہر و باطن ہے اور امانت اور رشتہ پکارے گا کہ جس نے مجھے ملایا اسے اللہ ملائے گا اور جس نے مجھے کاٹا اللہ اسے کاٹے گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۰۹)

۲۱۹۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : يُقَالُ لِصَاحِبِ الْقُرْآنِ: اِقْرَأْ وَارْتَقِ وَرَتِّلْ كَمَا كُنْتَ تُرَتِّلُ فِي الدُّنْيَا فَإِنَّ مَنْزِلَكَ عِنْدَ آخِرِ آيَةٍ تَقْرَأُهَا . رواه احمد والترمذی وابو داؤد ونسائی .(مشکوۃ المصابیح ص۱۸۶ باب فضائل القرآن الفصل الاول)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا صاحب قرآن سے کہا جائے گا کہ پڑھ اور چڑھ اور ترتیل کے ساتھ پڑھ جس طرح دنیا میں ترتیل کے ساتھ پڑھتا تھا تیری منزل آخر آیت جو تو پڑھے گا وہاں ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۰۹)

۲۲۰۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ الَّذِيْ لَيْسَ فِيْ جَوْفِهٖ شَيْئٌ مِّنَ الْقُرْآنِ كَالْبَيْتِ الْخَرِبِ . رواه الترمذی والدارمی وقال الترمذی : هذا حديث صحيح . (مشکوۃ المصابیح ص۱۸۶ الفصل الاول باب فضل تلاوۃ القرآن)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے جوف میں کچھ قرآن نہیں ہے وہ ویرانے مکان کی مثل ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۰۹)

۲۲۰۱: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يَقُوْلُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى مَنْ شَغَلَهُ الْقُرْآنُ عَنْ ذِكْرِيْ وَمَسْاَلَتِيْ اَعْطَيْتُهٗ اَفْضَلَ مَا اُعْطِي السَّائِلِيْنَ وَفَضْلُ كَلَامِ اللّٰهِ عَلٰى سَائِرِ الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ . هذا حديث حسن غريب.

(جامع الترمذی ج۲/۱۲۰)

ابو سعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جس کو قرآن نے میرے ذکر اور مجھ سے سوال کرنے سے مشغول رکھا اسے میں اس سے بہتر دونگا جو مانگنے والوں کو دیتا ہوں اور کلام اللہ کی فضیلت دوسرے کلاموں پر ویسی ہے جیسی اللہ کی فضیلت اس کے مخلوق پر ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۱۰)

٢٢٠٢: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ يَقُوْلُ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ قَرَأَ حَرْفًا مِّنْ كِتَابِ اللّٰهِ فَلَهُ بِهٖ حَسَنَةٌ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا لَا اَقُوْلُ: الٓمٓ حَرْفٌ وَلٰكِنْ اَلِفٌ حَرْفٌ وَلَامٌ حَرْفٌ وَمِيْمٌ حَرْفٌ. هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ غَرِيْبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ.

(جامع الترمذی ج٢ ص١١٩ باب ماجاء فی من قرأ حرما من القرآن ما له من الاجر)

عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھے گا اس کو ایک نیکی ملے گی جو دس کے برابر ہوگی میں نہیں کہتا الم ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف لام دوسرا حرف میم تیسرا حرف۔ (بہار شریعت ١٦/١١٠)

٢٢٠٣: عَنْ مُعَاذِنِ الْجُهَنِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ وَعَمِلَ بِمَا فِيْهِ اُلْبِسَ وَالِدَاهُ تَاجًا يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ ضَوْءُ ہٗ اَحْسَنُ مِنْ ضَوْءِ الشَّمْسِ فِيْ بُيُوْتِ الدُّنْيَا لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ فَمَا ظَنُّكُمْ بِالَّذِيْ عَمِلَ بِهٰذَا . رواه احمد وابوداؤد

(مشکوۃ المصابیح ص١٨٦ باب فضائل القرآن الفصل الاول)

معاذ جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے قرآن پڑھا اور جو کچھ اس میں ہے اس پر عمل کیا اس کے والدین کو قیامت کے دن تاج پہنایا جائے گا جس کی روشنی سورج سے اچھی ہے اگر وہ تمہارے گھروں میں ہوتا تو اب خود اس عمل کرنے کے متعلق تمہارا کیا گمان ہے۔ (بہار شریعت ١٦/١١٠)

٢٢٠٤: عَنْ عَلِيِّ ابْنِ اَبِيْ طَالِبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَاسْتَظْهَرَ مَرَّةً فَاَحَلَّ حَلَالَهٗ وَحَرَّمَ حَرَامَهٗ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ بِهِ الْجَنَّةَ وَشَفَّعَهٗ فِيْ عَشَرَةٍ مِّنْ اَهْلِ بَيْتِهٖ كُلُّهُمْ قَدْ وَجَبَتْ لَهُمُ النَّارُ .

(جامع الترمذی ج٢/١١٨ باب ماجاء فی فضل قاری القرآن)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے قرآن پڑھا اور اس کو یاد کرلیا اس کے حلال کو حلال سمجھا اور حرام کو حرام جانا اس کے گھر والوں میں سے دس شخصوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ اس کی شفاعت قبول فرمائے گا۔ جن پر جہنم واجب ہو چکا تھا۔ (بہار شریعت ١٦/١١٠)

۲۲۰۵: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : تَعَلَّمُوْا الْقُرْآنَ وَاقْرَءُ وْهُ فَاِنَّ مِثْلَ الْقُرْآنِ لِمَنْ تَعَلَّمَهُ فَقَرَأَهُ وَقَامَ بِهِ کَمِثْلِ جِرَابٍ مَحْشُوٍّ مِسْکًا یَفُوْحُ رِیْحُهُ فِیْ کُلِّ مَکَانٍ وَمِثْلُ مَنْ تَعَلَّمَهُ فَیَرْقُدُ وَهُوَ فِیْ جَوْفِهِ کَمِثْلِ جِرَابٍ اُوْکِیَ عَلٰی مِسْکٍ .

(جامع الترمذی ج۲/۱۱۱ باب ماجاء فی سورة البقرة وآیة الکرسی)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن سیکھو اور پڑھو کہ جس نے قرآن سیکھا اور پڑھا اور اس کے ساتھ قیام کیا اس کی مثال یہ ہے جیسے مشک سے تھیلی بھری ہوئی ہے جس کی خوشبو ہر جگہ پھیلی ہوئے ہے اور جس نے سیکھا اور سو گیا یعنی قیام اللیل نہیں کیا اس کی مثال وہ تھیلی ہے جس میں مشک بھری ہوئی ہے اور اس کا منھ باندھ دیا گیا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۱۰)

۲۲۰۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ هٰذِهِ الْقُلُوْبَ تَصْدَأُ کَمَا یَصْدَأُ الْحَدِیْدُ اِذَا اَصَابَهُ الْمَاءُ قِیْلَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَمَا جِلَاؤُهَا ؟ قَالَ : کَثْرَةُ ذِکْرِ الْمَوْتِ وَتِلَاوَةِ الْقُرْآنِ. روی البیهقی الاحادیث الاربعة فی شعب الایمان .

(مشکوة المصابیح ۱۸۹ باب فضائل القرآن الفصل الاول)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ان دلوں میں بھی زنگ لگ جاتی ہے جس طرح لوہے میں پانی لگنے سے زنگ لگ جاتی ہے عرض کی یا رسول اللہ اس کی جلا کس چیز سے ہوگی؟ فرمایا کثرت سے موت کو یاد کرنے اور تلاوت قرآن سے۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۱۰، ۱۱۱)

۲۲۰۷: عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِقْرَؤُا الْقُرْآنَ مَا ائْتَلَفَتْ عَلَیْهِ قُلُوْبُکُمْ فَاِذَا اخْتَلَفْتُمْ فَقُوْمُوْا عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

(مشکوة المصابیح ص ۱۹۰ باب فضائل القرآن الفصل الاول)

جندب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قرآن اس وقت تک پڑھو جب تک تمہارے دل کو الفت اور لگاؤ ہو اور جب دل اچاٹ ہو جائے کھڑے ہو جاؤ یعنی تلاوت بند کر دو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۱۱)

٢٢٠٨: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ مَا اَذِنَ اللّٰهُ لِشَیْئٍ مَا اَذِنَ لِلنَّبِیِّ اَنْ یَّتَغَنّٰی بِالْقُرْآنِ . (صحیح البخاری ج۲ ص ۷۵۱ باب الوصاة بکتاب الله)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کو جتنی توجہ اس نبی کی طرف ہے جو خوش آوازی سے قرآن پڑھتا ہے کسی کی طرف اتنی توجہ نہیں۔

(بہارشریعت ١٦/١١١)

٢٢٠٩: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : لَیْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ یَتَغَنَّ بِالْقُرْآنِ . رواه البخاری

(کنزالعمال ج۱ ص ۱۵۰ باب فضائل القرآن حدیث ۲۷۷۵)

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص قرآن کو تغنّی یعنی خوش آوازی سے نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ (بہارشریعت ١٦/١١١)

٢٢١٠: عَنِ الْبَرَاءَ بْنِ عَازِبٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ زَیِّنُوا الْقُرْآنَ بِاَصْوَاتِکُمْ . رواه ابوداؤد ورواه النسائی، وابن ماجة .

(الترغیب والترهیب ج۲ ص ۳٦۳ الترغیب فی تعاهد القرآن وتحسین الصوت به)

براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قرآن کو اپنی آوازوں سے مزین کرو (اور دارمی کی روایت ہے کہ اپنی آوازوں سے قرآن کو خوبصورت کرو کیونکہ اچھی آواز قرآن کا حسن بڑھا دیتی ہے)۔ (بہارشریعت ١٦/١١١)

٢٢١١: عَنْ عُبَیْدَةَ الْمُلَیْکِیِّ وَکَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: یَا اَهْلَ الْقُرْآنِ! لَا تَتَوَسَّدُوْا الْقُرْآنَ وَاتْلُوْهُ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ مِنْ آنَاءِ اللَّیْلِ وَالنَّهَارِ وَاَفْشُوْهُ وَتَغَنَّوْهُ وَتَدَبَّرُوْا مَا فِیْهِ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ وَلَا تَعَجَّلُوْا ثَوَابَهُ فَاِنَّ لَهُ ثَوَابًا . رواه البیهقی فی شعب الایمان .(مشکوة المصابیح ص ۱۹۲ باب فضائل القرآن الفصل الثالث)

عبیدہ ملیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے قرآن والو قرآن کو تکیہ نہ بناؤ یعنی سستی اور تغافل نہ برتو اور رات اور دن میں اس کی تلاوت کرو جیسا تلاوت کا حق ہے اور اس کو پھیلاؤ اور تغنی کرو یعنی اچھی آواز سے پڑھو اس کا معاوضہ نہ لو

اور جو کچھ اس میں ہے اسے فورا کرو تا کہ تم کو فلاح ملے اس کے ثواب میں جلدی نہ کرو کیونکہ اس کا ثواب بہت بڑا ہے۔ (جو آخرت میں ملنے والا ہے) (بہار شریعت ۱۶/۱۱۱)

٢٢١٢: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَقْرَأُ الْقُرْآنَ وَفِيْنَا الْاَعْرَابِيُّ وَالْعَجَمِيُّ فَقَالَ: اقْرَؤُا فَكُلٌّ حَسَنٌ وَسَيَجِيْئُ اَقْوَامٌ يُقِيْمُوْنَهُ كَمَا يُقَوَّمُ الْقِدْحُ يَتَعَجَّلُوْنَهُ وَلَا يَتَاَجَّلُوْنَهُ. رواه البيهقي في شعب الايمان.

(مشكوة المصابيح ص ١٩١ باب فضائل القرآن الفصل الثالث)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم قرآن پڑھ رہے تھے اور ہمارے ساتھ اعرابی اور عجمی بھی تھے اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا کہ قرآن پڑھو تم سب اچھے ہو بعد میں قومیں آئیں گے جو قرآن کو اس طرح سیدھا کریں گی جیسا تیر سیدھا ہوتا ہے اس کا بدلہ جلدی لینا چاہیں گے دیر میں نہیں لینا چاہیں گے یعنی دنیا میں بدلہ لینا چاہیں گے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۱۱)

٢٢١٣: عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِقْرَؤُا الْقُرْآنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا وَاِيَّاكُمْ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْكِتَابَيْنِ وَسَيَجِيْئُ بَعْدِيْ قَوْمٌ يُرَجِّعُوْنَ بِالْقُرْاٰنِ تَرْجِيْعَ الْغِنَاءِ وَالنَّوْحِ لَا يُجَاوِزُ حَنَاجِرَهُمْ مَفْتُوْنَةٌ قُلُوْبُهُمْ وَقُلُوْبُ الَّذِيْنَ يُعْجِبُهُمْ شَانُهُمْ. رواه البيهقي في شعب الايمان.

(مشكوة المصابيح ص ١٩١ باب فضائل القرآن الفصل الثاني)

حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قرآن کو عرب کے لحن اور آواز سے پڑھو اہل عشق اور یہود و نصاریٰ کے لحن سے بچو یعنی قواعد موسیقی کے مطابق گانے سے بچو اور میرے بعد ایک قوم آئے گی جو قرآن کو ترجیع کے ساتھ پڑھے گی جیسے گانے اور نوحہ میں ترجیع ہوتی ہے قرآن ان کے گلوں سے تجاوز نہیں کرے گا ان کے دل فتنہ میں مبتلا ہیں اور ان کے بھی جن کو ان کی یہ بات پسند ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۱۲)

٢٢١٤: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُعَلّٰى: قَالَ: كُنْتُ اُصَلِّيْ فَدَعَانِي النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ اُجِبْهُ قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّيْ كُنْتُ اُصَلِّيْ قَالَ: اَلَمْ يَقُلِ اللّٰهُ اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ

وَلِلرَّسُوْلِ إِذَا دَعَاكُمْ ثُمَّ قَالَ : أَلَا أُعَلِّمُكَ أَعْظَمَ سُوْرَةٍ فِيْ الْقُرْآنِ قَبْلَ أَنْ تَخْرُجَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَأَخَذَ بِيَدِيْ فَلَمَّا أَرَدْنَا أَنْ نَخْرُجَ قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! إِنَّكَ قُلْتَ: لَأُعَلِّمَنَّكَ أَعْظَمَ سُوْرَةٍ مِّنَ الْقُرْآنِ قَالَ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ هِيَ السَّبْعُ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ أُوْتِيْتُهُ. (صحیح البخاری ص۷٤۹ باب تالیف القرآن)

ابو سعید بن معلّٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا اور نبی کریم ﷺ نے مجھے بلایا میں نے جواب نہیں دیا (جب نماز سے فارغ ہوا) حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ میں نماز پڑھ رہا تھا ارشاد فرمایا کیا اللہ تعالیٰ نے نہیں فرمایا ہے "استجیبوا للہ وللرسول اذا دعاکم" اللہ ورسول کے پاس حاضر ہو جاؤ جب وہ تمہیں بلائیں پھر فرمایا مسجد سے باہر جانے سے پہلے قرآن میں جو سب سے بڑی سورت ہے وہ بتادوں گا اور حضور نے میرا ہاتھ پکڑ لیا جب نکلنے کا ارادہ ہوا میں نے عرض کی حضور نے یہ فرمایا تھا کہ مسجد سے باہر جانے کے پہلے قرآن کی سب سے بڑی سورت کی تعلیم کروں گا فرمایا کہ۔ الحمد للہ رب العالمین وہی سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے ملا۔ (بہار شریعت ۱۱۲)

۲۲۱۵ : عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : كَيْفَ تَقْرَأُ فِيْ الصَّلٰوةِ قَالَ : فَقَرَأَ أُمَّ الْقُرْآنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ مَا أُنْزِلَتْ فِيْ التَّوْرَاةِ وَلَا فِيْ الْإِنْجِيْلِ وَلَا فِيْ الزَّبُوْرِ وَلَا فِيْ الْفُرْقَانِ مِثْلُهَا وَإِنَّهَا سَبْعٌ مِّنَ الْمَثَانِيْ وَالْقُرْآنُ الْعَظِيْمُ الَّذِيْ أُعْطِيْتُهُ. هذا حديث حسن صحيح .

(جامع الترمذی ج۲/۱۱۵ باب ماجاء فی فضل فاتحة الکتاب)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ابی بن کعب سے فرمایا کہ نماز تم کس طرح پڑھتے ہو انہوں نے ام القرآن یعنی سورۂ فاتحہ کو پڑھا حضور نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے نہ اس کی مثل توریت میں کوئی سورت اتاری گئی نہ انجیل میں نہ زبور میں نہ قرآن میں وہ سبع مثانی اور قرآن عظیم ہے جو مجھے ملا۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۱۲)

۲۲۱٦ : عَنْ عَبْدِ الْمَلِكِ بْنِ عُمَيْرٍ مُرْسَلًا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : فِيْ

فَاتِحَةِ الْكِتَابِ شِفَاءٌ مِّنْ كُلِّ دَاءٍ رواه الدارمی والبیهقی فی شعب الایمان.

(مشكوة المصابیح ص۱۸۹ باب فضائل القرآن)

سورۂ فاتحہ ہر بیماری سے شفا ہے۔ (دارمی، بیہقی)

۲۲۱۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : بَيْنَمَا جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَاعِدٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ سَمِعَ نَقِيْضًا مِنْ فَوْقِهِ فَرَفَعَ رَاسَهُ فَقَالَ : هٰذَا بَابٌ مِّنَ السَّمَاءِ فُتِحَ الْيَوْمَ لَمْ يُفْتَحْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَنَزَلَ مِنْهُ مَلَكٌ فَقَالَ : هٰذَا مَلَكٌ نَزَلَ اِلَى الْاَرْضِ لَمْ يَنْزِلْ قَطُّ اِلَّا الْيَوْمَ فَسَلَّمَ فَقَالَ : اَبْشِرْ بِنُوْرَيْنِ اُوْتِيْتَهُمَا لَمْ يُؤْتَهُمَا نَبِيٌّ قَبْلَكَ فَاتِحَةُ الْكِتَابِ وَخَوَاتِيْمُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ لَنْ تَقْرَأَ بِحَرْفٍ مِّنْهُمَا اِلَّا اُعْطِيْتَهُ . رواه مسلم (مشكوة المصابیح ص۱۸۵ الفصل الاول)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں جبرئیل علیہ السلام حضور کی خدمت میں حاضر تھے اوپر سے ایک آواز آئی انہوں نے سر اٹھایا اور کہا کہ آسمان کا یہ دروازہ آج ہی کھولا گیا آج سے پہلے کبھی نہیں کھلا ایک فرشتہ اترا جبرئیل علیہ السلام نے کہا یہ فرشتہ آج سے پہلے کبھی زمین پر نہیں اترا تھا اس نے سلام کیا اور یہ کہا کہ حضور کو بشارت ہو کہ دو نور حضور کو دیئے گئے اور حضور سے پہلے کسی نبی کو نہیں ملے اور یہ دونور یہ ہیں (۱) سورہ فاتحہ (۲) اور سورہ بقرہ کا خاتمہ جو حرف آپ پڑھیں گے وہ دیا جائے گا۔ (بہار شریعت ۱۱۲/۱۶)

۲۲۱۸: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا تَجْعَلُوْا بُيُوْتَكُمْ مَقَابِرَ وَاِنَّ الْبَيْتَ الَّذِىْ تُقْرَأُ الْبَقَرَةُ فِيْهِ لَا يَدْخُلُهُ الشَّيْطَانُ . هذا حديث حسن صحيح

(جامع الترمذی ۱۱۵/۲ باب ماجاء من سورة البقرة واٰية الكرسی)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے گھروں کو مقابر نہ بناؤ شیطان اس گھر سے بھاگتا ہے جس میں سورۂ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔ (بہار شریعت ۱۱۳/۱۶)

۲۲۱۹: عَنْ اَبِىْ اُمَامَةَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : اِقْرَؤُا الْقُرْآنَ فَاِنَّهُ يَاْتِىْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَفِيْعًا لِاَصْحَابِهٖ اِقْرَؤُا الزَّهْرَاوَيْنِ الْبَقَرَةَ وَسُوْرَةَ اٰلِ عِمْرَانَ فَاِنَّهُمَا تَاْتِيَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ كَاَنَّهُمَا غَمَامَتَانِ اَوْ غَيَايَتَانِ اَوْ فِرْقَانِ مِنْ طَيْرٍ صَوَافَّ تُحَاجَّانِ عَنْ اَصْحَابِهِمَا اِقْرَؤُا سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ فَاِنَّ اَخْذَهَا بَرَكَةٌ وَتَرْكَهَا حَسْرَةٌ وَلَا

يَسْتَطِيْعُهَا الْبَطَلَةُ. رواه مسلم (مشكوة المصابيح ص ١٨٤ باب فضائل القرآن الفصل الاول والترغيب والترهيب ج٢ ص ٣٦٩)

ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے یہ فرماتے سنا کہ قرآن پڑھو کیونکہ وہ قیامت کے دن اپنے اصحاب کے لیے شفیع ہو کر آئے گا وہ چمکدار سورتیں بقرہ وآل عمران کو پڑھو کیونکہ یہ دونوں قیامت کے دن اس طرح آئیں گی گویا دوابر ہیں یا دو سائبان ہیں یا صف بستہ پرندوں کی دو جماعتیں وہ دونوں اپنے اصحاب کی طرف سے جھگڑا کریں گی یعنی ان کی شفاعت کریں گی سورۂ بقرہ کو پڑھو کہ اس کا لینا برکت ہے اور اس کا چھوڑنا حسرت ہے اور اہل باطل اس کی استطاعت نہیں رکھتے۔ (بہار شریعت ۱۱۳/۱۶)

۲۲۲۰: عَنْ اُبَیِّ بْنِ کَعْبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِیْ اَیُّ اٰیَةٍ مِّنْ کِتَابِ اللّٰهِ مَعَکَ اَعْظَمُ؟ قَالَ : قُلْتُ : اَللّٰهُ وَرَسُوْلُهُ اَعْلَمُ قَالَ اَبَا الْمُنْذِرِ اَتَدْرِیْ اَیُّ اٰیَةٍ مِّنْ کِتَابِ اللّٰهِ مَعَکَ اَعْظَمُ قَالَ قُلْتُ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ قَالَ: فَضَرَبَ فِیْ صَدْرِیْ وَقَالَ لِیُهْنِکَ الْعِلْمُ اَبَا الْمُنْذِرِ (الصحیح لمسلم ۲۷۱/۱)

ابن بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوالمنذر (یہ ابی بن کعب کی کنیت ہے) تمہارے پاس قرآن کی سب سے بڑی آیت کونسی ہے میں نے کہا اللہ ورسول اعلم ہیں حضور نے فرمایا اے ابوالمنذر تمہیں معلوم ہے کہ قرآن کی کونسی آیت تمہارے پاس بڑی ہے میں نے عرض کی "اللہ لا الہ الا ہو الحی القیوم" (یعنی آیۃ الکرسی) حضور نے میرے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا ابوالمنذر تم کو علم مبارک ہو۔ (بہار شریعت ۱۱۳/۱۶)

۲۲۲۱: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : وَکَّلَنِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زکوة رمضان فَاَتَانِیْ اٰتٍ فَجَعَلَ یَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهُ وَقُلْتُ : وَاللّٰهِ لَاَرْفَعَنَّکَ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ : دَعْنِیْ فَاِنِّیْ مُحْتَاجٌ وَعَلَیَّ عِیَالٌ وَلِیْ حَاجَةٌ شَدِیْدَةٌ قَالَ : فَخَلَّیْتُ عَنْهُ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : یَا اَبَا هُرَیْرَةَ ! مَا فَعَلَ اَسِیْرُکَ الْبَارِحَةَ قَالَ : قُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! شَکٰی حَاجَةً شَدِیْدَةً وَعِیَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّیْتُ سَبِیْلَهُ قَالَ : اَمَا اَنَّهُ قَدْ کَذَبَکَ وَسَیَعُوْدُ

فَعَرَفْتُ اَنَّهُ سَيَعُوْدُ لِقَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنَّهُ سَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُهُ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهُ فَقُلْتُ : لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : دَعْنِىْ، فَاِنِّىْ مُحْتَاجٌ وَعَلَىَّ عِيَالٌ لَا اَعُوْدُ فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : يَا اَبَا هُرَيْرَةَ مَا فَعَلَ أَسِيْرُكَ قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! شَكٰى حَاجَةً شَدِيْدَةً وَعِيَالًا فَرَحِمْتُهُ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ قَالَ : اَمَا اَنَّهُ قَدْ كَذَبَكَ وَسَيَعُوْدُ فَرَصَدْتُهُ الثَّالِثَةَ فَجَعَلَ يَحْثُوْ مِنَ الطَّعَامِ فَاَخَذْتُهُ فَقُلْتُ : لَاَرْفَعَنَّكَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهٰذَا اٰخِرُ ثَلَاثِ مَرَّاتٍ اِنَّكَ تَزْعُمُ لَا تَعُوْدُ ثُمَّ تَعُوْدُ قَالَ : دَعْنِىْ اُعَلِّمْكَ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُكَ اللّٰهُ بِهَا قُلْتُ : مَاهُوَ؟ قَالَ : اِذَا اَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ حَتّٰى تَخْتِمَ الْاٰيَةَ فَاِنَّكَ لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرُبَكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ فَاَصْبَحْتُ فَقَالَ لِىْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : مَا قَالَ اَسِيْرُكَ الْبَارِحَةَ : فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! زَعَمَ اَنَّهُ يُعَلِّمُنِىْ كَلِمَاتٍ يَنْفَعُنِىْ اللّٰهُ بِهَا فَخَلَّيْتُ سَبِيْلَهُ قَالَ مَاهِىَ ؟ قَالَ : لِىْ . اِذَا أَوَيْتَ اِلٰى فِرَاشِكَ فَاقْرَأْ اٰيَةَ الْكُرْسِيِّ مِنْ اَوَّلِهَا حَتّٰى تَخْتِمَ الْاٰيَةَ اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ وَقَالَ لِىْ: لَنْ يَّزَالَ عَلَيْكَ مِنَ اللّٰهِ حَافِظٌ وَلَا يَقْرُبَكَ شَيْطَانٌ حَتّٰى تُصْبِحَ وَكَانُوْا اَحْرَصَ شَيْئٍ عَلَى الْخَيْرِ فَقَالَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : اَمَا اَنَّهُ قَدْ صَدَقَكَ وَهُوَ كَذُوْبٌ تَعْلَمُ مَنْ تُخَاطِبُ ؟ مُذْ ثَلَاثِ لَيَالٍ يَا اَبَا هُرَيْرَةَ! قَالَ : لَا. قَالَ: ذٰلِكَ شَيْطَانٌ .

(الجامع الصحیح للبخاری ج۱ ص ۳۱۰ باب الوکالۃ)

بخاری میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے زکوۃ رمضان یعنی صدقہ فطر کی حفاظت مجھے سپرد فرمائی تھی ایک آنے والا آیا اور غلہ بھرنے لگا میں نے پکڑ لیا اور یہ کہا کہ تجھے حضور کی خدمت میں پیش کروں گا کہنے لگا کہ میں محتاج عیالدار ہوں سخت حاجت مند ہوں میں نے اسے چھوڑ دیا جب صبح ہوئی حضور نے فرمایا ابو ہریرہ تمہارا رات کا قیدی کیا ہوا میں نے عرض کی یا رسول اللہ اس نے شدید حاجت اور عیال کی شکایت کی مجھے رحم آ گیا چھوڑ دیا ارشاد فرمایا وہ تم سے جھوٹ بولا اور وہ پھر آئے گا میں نے سمجھ لیا وہ پھر آئے گا کیونکہ حضور

نے فرمادیا ہے میں اس کے انتظار میں تھا وہ آیا اور غلہ بھرنے لگا میں نے اسے پکڑ لیا اور یہ کہا تجھے رسول اللہ ﷺ کے پاس پیش کروں گا اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں محتاج ہوں عیالدار ہوں، اب نہیں آؤں گا مجھے رحم آ گیا اسے چھوڑ دیا صبح ہوئی تو حضور نے فرمایا ابو ہریرہ تمہارا قیدی کیا ہوا؟ میں نے عرض کی اس نے حاجت شدید اور عیالداری کی شکایت کی مجھے رحم آیا اسے چھوڑ دیا۔ حضور نے فرمایا وہ جھوٹ بولا اور پھر آئے گا میں اس کے انتظار میں تھا وہ آیا اور غلہ بھرنے لگا میں نے پکڑا اور کہا تجھے حضور کے پاس پیش کروں گا تین مرتبہ ہو چکا تو کہتا ہے نہیں آئے گا پھر آتا ہے اس نے کہا مجھے چھوڑ دو میں تمہیں ایسے کلمات سکھاتا ہوں جن سے اللہ تم کو نفع دے گا۔ جب تم بچھونے پر جاؤ آیۃ الکرسی "اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم" آخر آیت تک پڑھو صبح تک اللہ کی طرف سے تم پر نگہبان ہوگا اور شیطان تمہارے قریب نہیں آئے گا میں نے اسے چھوڑ دیا جب صبح ہوئی حضور نے فرمایا تمہارے قیدی نے کیا کہا میں نے عرض کی اس نے کہا چند کلمات تم کو سکھاتا ہوں اللہ تعالیٰ تمہیں ان سے نفع دے گا حضور نے فرمایا یہ بات اس نے سچ کہی اور وہ بڑا جھوٹا ہے اور تمہیں معلوم ہے کہ تین راتوں سے تمہارا مخاطب کون ہے؟ میں نے عرض کی نہیں حضور نے فرمایا وہ شیطان ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۱۳،۱۱۴)

۲۲۲۲: عَنْ اَبِیْ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ: اِنَّ مَنْ قَرَأَ بِالْاٰیَتَیْنِ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَۃِ الْبَقَرَۃِ فِیْ لَیْلَۃٍ کَفَتَاہُ . (الجامع الصحیح للبخاری ج۲ص ۷۵۵ والجامع الصحیح لمسلم ج۲ص ۲۷۱)

ابو مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سورہ بقرہ کی آخری دو آیتیں جو شخص رات میں پڑھ لے وہ اس کے لیے کافی ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۱۴)

۲۲۲۳: عَنِ النُّعْمٰنِ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ : اِنَّ اللّٰہَ کَتَبَ کِتَابًا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفَیْ عَامٍ اَنْزَلَ مِنْہُ اٰیَتَیْنِ خَتَمَ بِہِمَا سُوْرَۃَ الْبَقَرَۃِ وَلَا تُقْرَاٰنِ فِیْ دَارٍ ثَلٰثَ لَیَالٍ فَیَقْرَبُہَا الشَّیْطٰنُ. رواہ الترمذی والدارمی (مشکوۃ المصابیح ص۱۸۷ کتاب فضائل القرآن)

اللہ تعالیٰ نے آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے دو ہزار برس پہلے ایک کتاب لکھی اس

میں سے دو آیتیں جو سورۂ بقرہ کے ختم پر ہیں نازل فرمائیں جس گھر میں تین راتوں تک پڑھی جائیں شیطان اس کے قریب نہیں جائے گا۔(ترمذی ودارمی) (بہارشریعت۱۶/۱۱۴)

۲۲۲۴: عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ خَتَمَ سُوْرَةَ الْبَقَرَةِ بِاٰيَتَيْنِ اُعْطِيْتُهُمَا مِنْ كَنْزِهِ الَّذِىْ تَحْتَ الْعَرْشِ فَتَعَلَّمُوْهُنَّ وَعَلِّمُوْهُنَّ نِسَاءَ كُمْ فَاِنَّهَا صَلٰوةٌ وَقُرْبَانٌ وَدُعَاءٌ . رواه الدارمی مرسلا (مشکوة المصابیح ص۱۸۹ کتاب فضائل القرآن)

سورہ بقرہ کے خاتمہ کی دو آیتیں اللہ تعالیٰ کے اس خزانے میں سے ہیں جو عرش کے نیچے ہے اللہ نے مجھے یہ دو آیتیں دیں انہیں سیکھو اور اپنی عورتوں کو سکھاؤ وہ رحمت ہیں اور اللہ سے نزدیکی اور دعا ہیں۔ دارمی (بہارشریعت۱۶/۱۱۴)

۲۲۲۵: عَنْ اَبِى الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ قَرَأَ ثَلَاثَ اٰيَاتٍ مِّنْ اَوَّلِ الْكَهْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ . (جامع الترمذی ج۲/۱۱۶ باب فضائل القرآن باب ماجاء فی سورة الکهف ومشکوة المصابیح ص۱۸۷)

ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سورۂ کہف کی پہلی دس آیتیں جو شخص یاد کرے وہ دجال سے محفوظ رہے گا۔(بہارشریعت۱۶/۱۱۴، ۱۱۵)

۲۲۲۶: عَنْ اَبِىْ سَعِيْدٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ فِىْ يَوْمِ الْجُمُعَةِ اَضَاءَ لَهُ النُّوْرُ مَا بَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ. رواه البیهقی فی الدعوات الکبیر

(مشکوة المصابیح ص۱۸۹ کتاب فضائل القرآن)

جو شخص سورۂ کہف جمعہ کے دن پڑھے گا اس کے لیے دو جمعہ کے مابین نور روشن ہوگا۔ (بیہقی) (بہارشریعت۱۶/۱۱۵)

۲۲۲۷: عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ لِكُلِّ شَيْئٍ قَلْبًا وَقَلْبُ الْقُرْاٰنِ يٰسٓ وَمَنْ قَرَأَ يٰسٓ كَتَبَ اللّٰهُ لَهُ بِقِرَاءَ تِهَا قِرَاءَ ةَ الْقُرْاٰنِ عَشْرَ مَرَّاتٍ . رواه الترمذی والدارمی وقال الترمذی هذا حدیث غریب (مشکوة المصابیح ص۱۸۷)

ہر چیز کے لیے دل ہے اور قرآن کا دل یٰسین ہے جس نے یٰسین پڑھی دس مرتبہ قرآن پڑھنا اللہ تعالیٰ اس کے لیے لکھے گا۔(بہارشریعت۱۶/۱۱۵)

٢٢٢٨: عَنْ اَبِیْ هُرَیْـرَةَ قَـالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَرَأَ طٰـهٰ وَیٰسٓ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِاَلْفِ عَامٍ فَلَمَّا سَمِعَتِ الْمَلٰٓئِکَةُ الْقُرْاٰنَ قَالَتْ طُوْبٰی لِاُمَّةٍ یُنْزَلُ هٰذَا عَلَیْهَا وَطُوْبٰی لِاَجْوَافٍ تَحْمِلُ هٰذَا وَطُوْبٰی لِاَلْسِنَةٍ تَتَکَلَّمُ بِهٰذَا . رواه الدارمی (مشکوۃ المصابیح ص١٨٧ کتاب فضائل القرآن)

اللہ تعالیٰ زمین وآسمان کے پیدا کرنے سے ہزار برس پہلے طٰہٰ ویٰسین پڑھا جب فرشتوں نے سنا یہ کہا مبارک ہو اس امت کے لیے جس پر یہ اتارا جائے اور مبارک ہو ان جوفوں کے لیے جو اس کے حامل ہوں اور مبارک ہو ان زبانوں کے لیے جو اس کو پڑھیں۔ (دارمی)

(بہار شریعت ۱۶/۱۱۵)

٢٢٢٩: عَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارِ نِ الْمُزَنِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : مَنْ قَرَأَ یٰسٓ اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰی غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ فَاقْرَؤُهَا عِنْدَ مَوْتَاکُمْ . رواه البیهقی فی شعب الایمان. (مشکوۃ المصابیح ص١٨٩ کتاب فضائل القرآن)

جو شخص اللہ تعالیٰ کے رضا کے لیے یٰسین پڑھے گا اس کے اگلے گناہوں کی مغفرت ہو جائے گی لہذا اس کو اپنے مردوں کے پاس پڑھو۔ (بیہقی) (بہار شریعت ۱۶/۱۱۵)

٢٢٣٠: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَـالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ قَرَأَ حٰمٓ اَلْمُؤْمِنُ اِلٰی اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ وَاٰیَةَ الْکُرْسِیِّ حِیْنَ یُصْبِحُ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰی یُمْسِیَ وَمَنْ قَرَأَ بِهِمَا حِیْنَ یُمْسِیْ حُفِظَ بِهِمَا حَتّٰی یُصْبِحَ . رواه الترمذی والدارمی (مشکوۃ المصابیح ص١٨٧ کتاب فضائل القرآن)

جو شخص حم المومن کو الیہ المصیر تک اور آیۃ الکرسی صبح کو پڑھ لے گا شام تک محفوظ رہے گا اور جو شام کو پڑھ لے گا صبح تک محفوظ رہے گا۔ (ترمذی، دارمی) (بہار شریعت ۱۶/۱۱۵)

٢٢٣١: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ قَرَأَ حٰمٓ اَلدُّخَانَ فِیْ لَیْلَةِ الْجُمُعَةِ غُفِرَ لَهٗ . رواه الترمذی (مشکوۃ المصابیح ص١٨٧ کتاب فضائل القرآن، کنزالعمال ج١/١٤٥ باب فضائل السور حدیث٢٦٣٨)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار نے فرمایا جو شخص حم الدخان شب جمعہ میں پڑھے اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۱۵)

۲۲۳۲ : عَنْ جَابِرٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ لَا یَنَامُ حَتّٰی یَقْرَأَ الٓمٓ تَنْزِیْلُ وَتَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ ۔(مشکوۃ المصابیح ص۱۸۸ کتاب فضائل القرآن)

نبی کریم ﷺ جب تک الم تنزیل اور "تبارک الذی بیدہ الملک" نہ پڑھ لیتے سوتے نہ تھے۔(احمد، ترمذی، دارمی) (بہار شریعت ۱۱۵/۱۶)

۲۲۳۳ : خَالِدُ بْنُ مَعْدَانَ قَالَ اِقْرَءُوْا الْمُنْجِیَۃَ وَھِیَ الٓمٓ تَنْزِیْلُ فَاِنَّہٗ بَلَغَنِیْ اَنَّ رَجُلًا کَانَ یَقْرَأُ ھَا مَا یَقْرَأُ غَیْرَھَا وَکَانَ کَثِیْرُ الْخَطَایَا فَنَشَرَتْ جَنَاحَھَا عَلَیْہِ قَالَتْ : رَبِّ اغْفِرْ لَہٗ فَاِنَّہٗ کَانَ یُکْثِرُ قِرَاءَتِیْ فَشَفَّعَھَا الرَّبُّ تَعَالٰی فِیْہِ وَقَالَ : اُکْتُبُوْا بِکُلِّ خَطِیْئَۃٍ حَسَنَۃً وَارْفَعُوْا لَہٗ دَرَجَۃً وَقَالَ : اَیْضًا اِنَّھَا تُجَادِلُ عَنْ صَاحِبِھَا فِی الْقَبْرِ تَقُوْلُ : اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتُ مِنْ کِتَابِکَ فَشَفِّعْنِیْ فِیْہِ وَاِنْ لَّمْ اَکُنْ مِّنْ کِتَابِکَ فَامْحُنِیْ عَنْہُ وَاِنَّھَا تَکُوْنُ کَالطَّیْرِ تَجْعَلُ جَنَاحَھَا عَلَیْہِ فَشَفَّعَ لَہٗ فَتَمْنَعُہٗ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَقَالَ : فِیْ تَبَارَکَ مِثْلَہٗ وَکَانَ خَالِدٌ لَا یَبِیْتُ حَتّٰی یَقْرَأَھُمَا وَقَالَ طَاؤُسٌ : فُضِّلَتَا عَلٰی کُلِّ سُوْرَۃٍ مِّنَ الْقُرْاٰنِ بِسِتِّیْنَ حَسَنَۃً. (مشکوۃ المصابیح۱۸۹ باب فضائل القرآن الفصل الاول)

خالد بن معدان نے کہا نجات دینے والی صورت کو پڑھو الم تنزیل ہے مجھے خبر پہنچی ہے کہ ایک شخص اس کو پڑھتا تھا اس کے سوا کچھ نہیں پڑھتا تھا اور وہ بہت گنہگار تھا اس سورہ نے اپنا بازو اس پر بچھا دیا اور کہا اے رب اس کی مغفرت فرما دے کہ یہ مجھ کو کثرت سے پڑھتا تھا رب تعالیٰ نے اس کی شفاعت قبول فرمائی اور فرشتوں سے فرمایا کہ اس کی ہر خطا کے بدلے میں ایک نیکی لکھو اور ایک درجہ بلند کرو اور خالد نے یہ بھی کہا کہ یہ اپنے پڑھنے والے کی طرف سے قبر میں جھگڑا کرے گی کہے گی الہی اگر میں تیری کتاب سے ہوں تو میری شفاعت قبول فرما اور تیری کتاب میں سے نہیں ہوں تو اس سے مجھے مٹا دے اور وہ پرند کی طرح اپنے بازو اس پر بچھا دے گی اور شفاعت کرے گی اور عذاب قبر سے بچائے گی اور خالد نے تبارک کے متعلق بھی ایسا ہی کہا اور جب تک ان دونوں کو پڑھ نہ لیتے خالد سوتے نہ تھے اور طاؤس نے کہا کہ یہ دونوں سورتیں قرآن کی ہر ایک سورت پر ساٹھ حسنہ کے ساتھ فضیلت رکھتی ہیں۔(بہار شریعت ۱۱۵/۱۶)

۲۲۳۴ : عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اِنَّ سُوْرَۃً فِی الْقُرْاٰنِ ثَلٰثُوْنَ اٰیَۃً شَفَعَتْ لِرَجُلٍ حَتّٰی غُفِرَ لَہٗ وَھِیَ تَبَارَکَ الَّذِیْ بِیَدِہِ الْمُلْکُ. رواہ احمد

والترمذی و ابو داؤد و نسائی و ابن ماجه (مشکوة المصابیح ص ١٨٧)

قرآن میں تیس آیت کی ایک سورت ہے آدمی کے لیے شفاعت کرے گی یہاں تک کہ اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ "وتبارک الذی بیده الملک" (بہار شریعت ١١٦/١٦)

٢٢٣٥ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : ضَرَبَ بَعْضُ اَصْحَابِ النَّبِیِّ ﷺ خِبَاءَهُ عَلٰی قَبْرٍ وَّهُوَ لَا یَحْسَبُ اَنَّهُ قَبْرٌ فَاِذَا قَبْرُ اِنْسَانٍ یَقْرَأُ سُوْرَةَ الْمُلْکِ حَتّٰی خَتَمَهَا قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنِّیْ ضَرَبْتُ خِبَاءِیْ عَلٰی قَبْرٍ وَ اَنَا لَا اَحْسَبُ اَنَّهُ قَبْرٌ فَاِذَا فِیْهِ اِنْسَانٌ یَقْرَأُ سُوْرَةَ الْمُلْکِ حَتّٰی خَتَمَهَا فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ : هِیَ الْمَانِعَةُ هِیَ الْمُنْجِیَةُ تُنْجِیْهِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ. (جامع الترمذی ج٢ ص ١١٧ باب ماجاء فی سورة الملک)

بعض صحابہ نے قبر پر خیمہ گاڑ دیا انہیں یہ معلوم نہیں تھا کہ یہاں قبر ہے اس میں کسی شخص نے "تبارک الذی بیده الملک" ختم سورہ تک پڑھا جب انہوں نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر یہ واقعہ سنایا تو حضور نے فرمایا وہ مانعہ اور منجیہ ہے عذاب الٰہی سے نجات دیتی ہے۔ (بہار شریعت ١١٦/١٦)

٢٢٣٦ : عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ قَرَأَ سُوْرَةَ الْوَاقِعَةِ فِیْ کُلِّ لَیْلَةٍ لَمْ تُصِبْهُ فَاقَةٌ اَبَدًا وَکَانَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ یَأْمُرُ بِنَاتِهٖ یَقْرَأْنَ بِهَا فِیْ کُلِّ لَیْلَةٍ. رواه البیهقی فی شعب الایمان (مشکوة المصابیح ص ١٨٩ کتاب فضائل القرآن)

جو شخص سورہ واقعہ ہر رات میں پڑھ لے گا اس کو کبھی فاقہ نہیں پہنچے گا ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی صاحبزادیوں کو حکم فرماتے تھے کہ ہر رات میں اس کو پڑھا کریں۔ (بہار شریعت ١١٦/١٦)

٢٢٣٧ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلَا یَسْتَطِیْعُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّقْرَأَ اَلْفَ اٰیَةٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ ؟ قَالُوْا : وَمَنْ یَسْتَطِیْعُ اَنْ یَّقْرَأَ اَلْفَ آیَةٍ فِیْ کُلِّ یَوْمٍ ؟ قَالَ : اَمَا یَسْتَطِیْعُ اَحَدُکُمْ اَنْ یَّقْرَأَ اَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ. رواه البیهقی فی شعب الایمان

(مشکوة المصابیح ص ١٩٠ کتاب فضائل القرآن)

حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کیا تم اس کی استطاعت نہیں رکھتے کہ ہر روز ایک ہزار آیتیں پڑھا کرو؟ لوگوں نے عرض کی کہ اس کی کون استطاعت رکھتا ہے کہ ہر روز ہزار آیتیں پڑھا کرے؟ فرمایا کہ اس کی

استطاعت نہیں کہ "اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ" پڑھ لیا کرو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۱۶)

۲۲۳۸: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَيَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَّقْرَأَ فِیْ لَيْلَةٍ ثُلُثَ الْقُرْآنِ قَالُوْا: وَ كَيْفَ يَقْرَأُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ؟ قَالَ: قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْآنِ. (الجامع الصحیح لمسلم ۱/۲۷۱ باب فضل قراءۃ قل هو الله احد والجامع الصحیح للبخاری ۲/۷۵۰)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا کیا تم اس سے عاجز ہو؟ کہ رات میں تہائی قرآن پڑھ لیا کرو لوگوں نے عرض کی تہائی قرآن کیوں کر کوئی پڑھ لے گا؟ فرمایا کہ قل هو الله احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۱۶)

۲۲۳۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَا زُلْزِلَتْ تَعْدِلُ نِصْفَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ يَا اَيُّهَا الْكَافِرُوْنَ تَعْدِلُ رُبْعَ الْقُرْاٰنِ وَقُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ تَعْدِلُ ثُلُثَ الْقُرْاٰنِ. (کنز العمال ۱/۱۴۵ حدیث ۲۶۵۶ باب فضائل السور والجامع للترمذی ۲/۱۱۷ باب ماجاء فی اذات زلزت)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا "اذا زلزلت" نصف قرآن کے برابر ہے اور قل یا ایها الکفرون چوتھائی قرآن کے برابر اور قل هو الله احد تہائی قرآن کے برابر ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۱۶)

۲۲۴۰: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَرَأَ كُلَّ يَوْمٍ مِائَتَیْ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مُحِیَ عَنْهُ ذُنُوْبُ خَمْسِيْنَ سَنَةً اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ عَلَيْهِ دَيْنٌ.

(جامع الترمذی ج۲ ص ۱۱۷ باب ماجاء فی سورۃ الاخلاص)

جو ایک دن میں دو سو مرتبہ قل هو اللہ احد پڑھے گا اس کے پچاس برس کے گناہ مٹا دیئے جائیں گے مگر یہ کہ اس پر دین ہو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۱۶)

۲۲۴۱: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ اَرَادَ اَنْ يَّنَامَ عَلٰی فِرَاشِهٖ فَنَامَ عَلٰی يَمِيْنِهٖ ثُمَّ قَرَأَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ مِائَةَ مَرَّةٍ فَاِذَا كَانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُ لَهُ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰی: يَا عَبْدِیْ اُدْخُلْ عَلٰی يَمِيْنِكَ الْجَنَّةَ.

(جامع الترمذی ج۲/۱۱۷ باب ماجاو فی سورۃ الاخلاص)

جو شخص سوتے وقت بچھونے پر دہنی کروٹ لیٹ کر سو مرتبہ قل ھو اللہ احد پڑھے قیامت کے دن رب تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ اے میرے بندے اپنی دہنی جانب جنت میں چلا جا۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۱۶)

٢٢٤٢ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : اَقْبَلْتُ مَعَ النَّبِیِّ ﷺ فَسَمِعَ رَجُلًا یَقْرَأُ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : وَجَبَتْ قُلْتُ : مَا وَجَبَتْ ؟ قَالَ الْجَنَّةُ .

(الجامع للترمذی ج٢ ص١١٧ باب ماجاء فی سورة الاخلاص)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ سرکار اقدس ﷺ کے ساتھ چلا تو نبی ﷺ نے ایک شخص کو قل ھو اللہ احد پڑھتے سنا فرمایا واجب ہوگئی میں نے عرض کیا کیا واجب ہوگئی؟ فرمایا کہ جنت واجب ہوگئی۔ (بہار شریعت ج١٦/١١٦)

٢٢٤٣ : عَنْ اَیْفَعَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الطَّلَاعِیِّ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَیُّ سُوْرَةِ الْقُرْآنِ اَعْظَمُ؟ قَالَ : قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ قَالَ فَاَیُّ اٰیَةٍ فِی الْقُرْآنِ اَعْظَمُ ؟ قَالَ : آیَةُ الْكُرْسِیِّ (اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ) قَالَ : فَاَیُّ آیَةٍ یَا نَبِیَّ اللّٰهِ تُحِبُّ اَنْ تُصِیْبَكَ وَاُمَّتَكَ قَالَ: خَاتِمَةُ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ فَاِنَّهَا مِنْ خَزَائِنِ رَحْمَةِ اللّٰهِ مِنْ تَحْتِ عَرْشِهٖ اَعْطَاهَا هٰذِهِ الْاُمَّةَ لَمْ تَتْرُكْ خَیْرًا مِنْ خَیْرِ الدُّنْیَا وَالْآخِرَةِ اِلَّا اشْتَمَلَتْ عَلَیْهِ . (السنن للدارمی ٢/٣٢١)

حضرت ایفع بن عبد اللہ الکلاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی وہ فرماتے ہیں کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! قرآن میں سب سے بڑی سورت کون سی ہے؟ فرمایا قل ھو اللہ احد اس نے عرض کی قرآن میں سب سے بڑی کون سی آیت ہے؟ فرمایا آیۃ الکرسی (اللہ لا الہ الا ھو الحی القیوم) اس نے کہا یا رسول اللہ کون سی آیت آپ کو اور آپ کی امت کو پہونچنا محبوب ہے (یعنی اس کا فائدہ وثواب) فرمایا سورہ بقرہ کے خاتمہ کی آیت کہ وہ رحمت الٰہی کے خزانہ سے عرش الٰہی کے نیچے سے ہے اللہ تعالیٰ نے وہ آیت اس امت کو دی دنیا و آخرت کی کوئی خیر نہیں مگر یہ اس پر مشتمل ہے۔ (بہار شریعت ١٦/١١٦، ١١٧)

٢٢٤٤ : عَنْ مَعْقِلِ بْنِ یَسَارٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : مَنْ قَالَ : حِیْنَ یُصْبِحُ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْمِ فَقَرَأَ ثَلٰثَ اٰیَاتٍ مِنْ اٰخِرِ سُوْرَةِ الْحَشْرِ وَكَّلَ اللّٰهُ بِهٖ سَبْعِیْنَ اَلْفَ مَلَكٍ یُصَلُّوْنَ عَلَیْهِ حَتّٰی یُمْسِیَ وَاِنْ

مَاتَ فِیْ ذٰلِکَ الْیَوْمِ مَاتَ شَھِیْدًا وَمَنْ قَالَھَا : حِیْنَ یُمْسِیْ کَانَ بِتِلْکَ الْمَنْزِلَةِ.
رواہ الترمذی والدارمی وقال الترمذی ھذا حدیث غریب .

(مشکوۃ المصابیح ص١٨٨ باب فضائل القرآن الفصل الاول)

جو شخص اعوذ باللہ السمیع العلیم من الشیطان الرجیم تین مرتبہ پڑھ کر سورۂ حشر کی پچھلی تین آیتیں پڑھے اللہ تعالیٰ ستر ہزار فرشتے مقرر فرمائے گا جو شام تک اس کے لیے دعا کریں گے اور وہ شخص اس روز مرجائے تو شہید مرے گا اور شام کو پڑھ لے تو اس کے لیے بھی یہی ہے۔ (بہار شریعت ١٦/١١٧)

٢٢٤٥ : عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَیْنٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ فَلْیَسْأَلِ اللّٰہَ بِہٖ فَاِنَّہٗ سَیَجِیْئُ اَقْوَامٌ یَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ یَسْأَلُوْنَ بِہِ النَّاسَ.

(الجامع للترمذی ١١٩/٢)

جو قرآن پڑھے اس کو اللہ سے سوال کرنا چاہئے عنقریب ایسے لوگ آئیں گے جو قرآن پڑھ کر آدمیوں سے سوال کریں گے۔ (بہار شریعت ١٦/١١٧)

٢٢٤٦ : عَنْ بُرَیْدَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : مَنْ قَرَأَ الْقُرْآنَ یَتَاکَّلُ بِہِ النَّاسَ جَاءَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَوَجْھُہٗ عَظْمٌ لَیْسَ عَلَیْہِ لَحْمٌ. رواہ البیھقی فی شعب الایمان.

(مشکوۃ المصابیح ص١٩٣ الفصل الثالث)

جو قرآن پڑھ کر آدمیوں سے کھانا مانگے گا قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ اس کے چہرہ پر گوشت نہ ہوگا نری ہڈیاں ہوں گی۔ (بہار شریعت ١٦/١١٧)

٢٢٤٧ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّہٗ سُئِلَ عَنْ اُجْرَةِ کِتَابَةِ الْمُصْحَفِ فَقَالَ : لَا بَأْسَ اِنَّمَا ھُمْ مُصَوِّرُوْنَ وَاِنَّھُمْ اِنَّمَا یَاکُلُوْنَ مِنْ عَمَلِ اَیْدِیْھِمْ . رواہ رزین

(مشکوۃ المصابیح ص٢٤٢ باب الکسب وطلب الحلال)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مصحف لکھنے کی اجرت کے متعلق سوال ہوا انہوں نے فرمایا اس میں حرج نہیں وہ لوگ نقش بناتے ہیں اور اپنی دستکاری سے کھاتے ہیں (١) (بہار شریعت ج١٦ ص١١٧)

---

(١) یعنی قرآن شریف کی کتابت ایک قسم کی دستکاری ہے اس لیے اس کی اجرت لینا جائز ہے۔١٢

﴿علاج کا بیان﴾

احادیث

۲۲۴۸:عَنْ اَبِیْ ھُرَیْرَۃَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ دَاءً اِلَّا اَنْزَلَ لَہٗ شِفَاءً ا۔

(صحیح البخاری ج۲/ص۸۴۸ بَابُ مَا اَنْزَلَ اللّٰہُ دَاءً)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری نہیں اتاری مگر اس کے لیے شفا بھی اتاری۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۲)

۲۲۴۹:عَنْ جَابِرٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ اَنَّہٗ قَالَ : لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ فَاِذَا اُصِیْبَ دَوَاءُ الدَّاءِ بَرِیَٔ بِاِذْنِ اللّٰہِ تَعَالیٰ ۔

(الصحیح المسلم ج۲/ص ۲۲۵ /بَابٌ لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءٌ وَاِسْتِحْبَابُ التَّدَاوِیْ)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر بیماری کی دوا ہے جب بیمار کو دوا پہنچ جائے گی اللہ کے حکم سے اچھا ہو جائے گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۲)

۲۲۵۰:عَنْ اُسَامَۃَ بْنِ شَرِیْکٍ قَالَ : قَالُوْا : یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ! اَفَنَتَدَاوٰی ؟ قَالَ : نَعَمْ. یَاعِبَادَاللّٰہِ! تَدَاوَوْا فَاِنَّ اللّٰہَ لَمْ یَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَہٗ شِفَاءً غَیْرَ دَاءٍ وَاحِدٍ نِ الْھَرَمُ.

(مشکوۃ المصابیح ص۳۸۸/باب الطب والرق)

اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ہم دوا کریں؟ فرمایا ہاں اے اللہ کے بندو! دوا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ نے بیماری نہیں رکھی مگر اس کے لیے شفا بھی رکھی ہے سوا ایک بیماری کے کہ وہ بڑھاپا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۲)

۲۲۵۱: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اِنَّ اللّٰہَ اَنْزَلَ الدَّاءَ وَالدَّوَاءَ وَجَعَلَ لِکُلِّ دَاءٍ دَوَاءً فَتَدَاوَوْا وَلَاتَدَاوَوْا بِحَـــــرَامٍ.

(مشکوۃ المصابیح ص۳۸۸ باب الطب والرق)

ابوالدردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بیماری اور دوا دونوں کو اللہ تعالیٰ نے اتاری اس نے ہر بیماری کے لیے دوا مقرر کی پس تم دوا کرو مگر حرام سے دوا مت کرو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۲)

۲۲۵۲: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الدَّوَاءِ الْخَبِیْثِ. رواه احمد و أبو داؤد و الترمذی و ابن ماجة.

(مشکوة المصابیح ص ۳۸۸/باب الطبّ والرقی)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دوائے خبیث سے ممانعت فرمائی۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۲)

۲۲۵۳: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرِ الْجُهَنِیِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَاتُکْرِهُوْا مَرْضَاکُمْ عَلَی الطَّعَامِ وَالشَّرَابِ فَاِنَّ اللّٰهَ یُطْعِمُهُمْ وَیَسْقِیْهِمْ.

(السنن لابن ماجه ج۲ ص ۲۵٤ بَابٌ لَا تُکْرِهُوْا الْمَرِیْضَ عَلَی الطَّعَامِ)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مریضوں کو کھانے پر مجبور نہ کرو کہ ان کو اللہ تعالیٰ کھلاتا پلاتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۲)

۲۲۵٤: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ عَادَ رَجُلًا فَقَالَ: لَهٗ مَاتَشْتَهِیْ؟ قَالَ: اَشْتَهِیْ خُبْزَ بُرٍّ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: مَنْ کَانَ عِنْدَهٗ خُبْزُ بُرٍّ فَلْیَبْعَثْ اِلٰی اَخِیْهِ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ ﷺ: اِذَا اشْتَهٰی مَرِیْضُ اَحَدِکُمْ شَیْئًا فَلْیُطْعِمْهُ. (ابن ماجه ج ۲ ص ۲۵٤ /باب المریض یشتهی الشیئ)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مریض کھانے کی خواہش کرے تو اسکو کھلا دو (یہ حکم اس وقت ہے کہ کھانے کا اشتہائے صادق ہو)۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۲)

۲۲۵۵: عَنْ اُمِّ الْمُنْذِرِ بِنْتِ قَیْسِ الْاَنْصَارِیَّةِ قَالَتْ: دَخَلَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَمَعَهٗ عَلِیُّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ وَعَلِیٌّ نَاقِهٌ مِنْ مَرَضٍ وَلَنَا دَوَالِیْ مُعَلَّقَةٌ وَکَانَ النَّبِیُّ ﷺ یَاکُلُ مِنْهَا فَتَنَاوَلَ عَلِیٌّ لِیَاکُلَ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: لِعَلِیٍّ مَهْ یَا عَلِیُّ اِنَّکَ نَاقِهٌ قَالَتْ: فَصَنَعْتُ لِلنَّبِیِّ ﷺ سِلْقًا وَشَعِیْرًا فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ: لِعَلِیٍّ مِنْ هٰذَا فَاَصِبْ فَاِنَّهٗ

اَنۡفَعُ لَکَ.(السنن لابن ماجه ج۱ ص ۲۵٤ باب الحمية)

ام منذر بنت قیس رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ میرے پاس تشریف لائے حضرت علی کو نقاہت تھی یعنی بیماری سے ابھی اچھے ہوئے تھے مکان میں کھجور کے خوشے لٹک رہے تھے حضور نے ان میں سے کھجوریں تناول فرمائیں حضرت علی نے کھانا چاہا حضور نے ان کو منع کیا اور فرمایا کہ تم نقیہ ہو کہتی ہیں کہ جو اور چکندر پکا کر حاضر لائی حضور نے حضرت علی سے فرمایا اس میں سے لو یہ تمھارے لیے نافع ہے (اس حدیث سے معلوم ہوا کہ مریض کو پرہیز کرنا چاہیے جو چیزیں اس کے لیے مضر ہوں ان سے بچنا چاہیے)۔(بہار شریعت ۱۶/۱۲۲،۱۲۳)

۲۲۵٦: عَنۡ عِمۡرَانَ بۡنِ حُصَيۡنٍ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَا رُقۡيَةَ اِلَّامِنۡ عَيۡنٍ اَوۡحُمَةٍ. (مشكوة المصابيح ص ۳۹۰ باب الطب والرق)

عمران بن حصین سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جھاڑ۔ پھونک نہیں مگر نظر بد اور زہریلے جانور کے کاٹنے سے یعنی ان دونوں میں زیادہ مفید ہے۔(بہار شریعت ۱۶/۱۲۳)

۲۲۵۷: عَنۡ اَسۡمَاءَ بِنۡتِ عُمَيۡسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنۡهَا قَالَتۡ : يَارَسُوۡلَ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ بَنِیۡ جَعۡفَرٍ تُصِيۡبُهُمُ الۡعَيۡنُ فَاَسۡتَرۡقِیۡ لَهُمۡ؟ قَالَ : نَعَمۡ . فَلَوۡكَانَ شَيۡئٌ سَابِقَ الۡقَدۡرِ سَبَقَتۡهُ الۡعَيۡنُ.(السنن لابن ماجة ج۲ ص ۲۵۹/باب من استرقى من العين)

اسماء بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے روایت کی انھوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ اولاد جعفر کو جلد نظر لگ جایا کرتی ہے جھاڑ، پھونک کرواؤں؟ فرمایا! ہاں کیوں کہ کوئی چیز تقدیر سے سبقت لے جانے والی ہوتی تو نظر بد سبقت لے جاتی۔(بہار شریعت ۱۶/۱۲۳)

۲۲۵۸: عَنۡ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوۡلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَاۡمُرُهَا اَنۡ تَسۡتَرۡقِیَ مِنَ الۡعَيۡنِ.

(الصحیح لمسلم ج/۲ ص ۲۲۳ باب استحباب الرقية.من العين)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نظر بد سے جھاڑ، پھونک کرانے کا حکم فرمایا ہے۔(بہار شریعت ۱۶/۱۲۳)

۲۲۵۹: عَنۡ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ رَاٰی فِیۡ بَيۡتِهَا جَارِيَةً فِیۡ وَجۡهِهَا سَفۡعَةٌ تَعۡنِیۡ صُفۡرَةً فَقَالَ : اِسۡتَرۡقُوۡا فَاِنَّ بِهَا النَّظۡرَةَ.(مشكوة المصابيح ص۳۸۸ باب الطب والرق)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ان کے گھر میں ایک لڑکی تھی جس کے چہرہ میں زردی تھی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے جھاڑ، پھونک کراؤ کیونکہ اسے نظر لگ گئی ہے۔(بہار شریعت ۱۶/۱۲۳)

۲۲۶۰: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : نَهَى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الرُّقٰى فَجَاءَ اٰلُ عَمْرِو بْنِ حَزْمٍ اِلَى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اِنَّهُ كَانَتْ عِنْدَنَا رُقْيَةٌ نَرْقِىْ بِهَا مِنَ الْعَقْرَبِ وَاِنَّكَ نَهَيْتَ عَنِ الرُّقٰى قَالَ : فَعَرَضُوْهَا عَلَيْهِ فَقَالَ : مَا اَرىٰ بَاسًا مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ اَنْ يَّنْفَعَ اَخَاهُ فَلْيَنْفَعْهُ.(الصحیح لمسلم ج۲ ص ۲۲٤ باب استحباب الرقیة من العین)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ جب رسول اللہ ﷺ نے جھاڑ، پھونک سے منع فرمایا عمرو بن حزم کے گھر والوں نے حاضر ہو کر یہ فرمایا کہ یا رسول اللہ ﷺ حضور نے جھاڑ نے کو منع فرمایا اور ہمارے پاس بچھو کا جھاڑ ہے اس کو حضور کے سامنے پیش کیا تو ارشاد فرمایا اس میں کچھ حرج نہیں جو شخص اپنے بھائی کو نفع پہونچا سکے نفع پہونچائے۔(بہار شریعت ۱۶/۱۲۳)

۲۲۶۱: عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكِ الْاَشْجَعِىِّ قَالَ : كُنَّا نَرْقِىْ فِىْ الْجَاهِلِيَّةِ فَقُلْنَا: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! كَيْفَ تَرىٰ فِىْ ذٰلِكَ ؟ فَقَالَ : اِعْرِضُوْا عَلَىَّ رُقَاكُمْ لَا بَاسَ بِالرُّقٰى مَالَمْ يَكُنْ فِيْهِ شِرْكٌ . (الصحیح لمسلم ج/ ۲ ص/ ۲۲٤ بَابُ اِسْتِحْبَابِ الرُّقْيَةِ . و مشکوۃ المصابیح ص ۳۸۸/ باب الطب والرقی)

عوف بن مالک اشجعی سے روایت ہے کہ کہتے ہیں ہم جاہلیت میں جھاڑا کرتے تھے حضور کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ ﷺ حضور کا اس کے متعلق کیا ارشاد ہے؟ فرمایا میرے پاس پیش کرو جھاڑ، پھونک میں کوئی حرج نہیں جب تک اس میں شرک نہ ہو۔(بہار شریعت ۱۶/۲۳،۱۲٤)

۲۲۶۲: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا عَدْوىٰ وَ لَاطِيَرَةَ وَلَاهَامَةَ وَلَاصَفَرَ وَفِرَّ مِنَ الْمَجْذُوْمِ كَمَا تَفِرُّ مِنَ الْاَسَدِ .

رواہ البخاری.(مشکوۃ المصابیح ص ۳۹۱ باب الفال والطیرۃ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرمایا عدوی نہیں یعنی مرض

لگنا متعدی ہونا نہیں ہے اور نہ بدفالی اور نہ ہامہ ہے نہ صفر اور نہ مجذوم سے بھاگو جیسے شیر سے بھاگتے ہو۔(بہارشریعت ۱۲۴/۱۶)

٢٢٦٣: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَاعَدْوىٰ وَلَاهَامَةَ وَلَاصَفَرَ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ : فَمَا بَالُ الْاِبِلِ تَكُوْنُ فِیْ الرَّمْلِ لَكَاَنَّهَا الظِّبَاءُ فَيُخَالِطُهَا الْبَعِيْرُ الْاَجْرَبُ فَيُجْرِبُهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : فَمَنْ اَعْدىٰ الْاَوَّلَ.رواه البخاری.

(مشکوة المصابیح ص ۳۹۱ باب الفال والطیرة)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا عدوی، ہامہ صفر کوئی چیز نہیں، ایک اعرابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ اس کی کیا وجہ ہیکہ ریگستان میں اونٹ ہرن کی طرح (صاف ستھرا) ہوتا ہے۔اور جب خارشی اونٹ جب اس سے مل جاتا ہے تو اسے بھی خارشی کر دیتا ہے۔حضور ﷺ نے فرمایا پہلے کو کس نے مرض لگایا۔(۱) (بہارشریعت ۱۲۴/۱۶)

٢٢٦٤: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَاطِيَرَةَ وَخَيْرُهَا الْفَالُ قَالُوْا: وَمَا الْفَالُ؟ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ : قَالَ : اَلْكَلِمَةُ الصَّالِحَةُ يَسْمَعُهَا اَحَدُكُمْ.

(صحیح البخاری ۲ ص ٨٥٦/باب الفال)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ بدفالی کوئی چیز نہیں اور فال اچھی چیز ہے لوگوں نے عرض کی فال کیا چیز ہے؟ فرمایا اچھا کلمہ جو کسی سے سنے یعنی کہیں جاتے وقت یا کسی کام کا ارادہ کرتے وقت کسی زبان سے کوئی کلمہ نکل گیا تو یہ فال حسن ہے۔(بہارشریعت ۱۲۴/۱۶)

٢٢٦٥: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ اَلطِّيَرَةُ شِرْكٌ ثَلَاثًا وَمَا مِنَّااِلَّا وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يُذْهِبُهُ بِالتَّوَكُّلِ.

(السنن لابی داؤد ج۲/٥٤٦/باب فی الطیرة)

(۱) یعنی جس طرح پہلا اونٹ خارشی ہوگیا۔دوسرا بھی ہوگیا مرض کا متعدی ہونا غلط ہے اور مجذوم سے بھاگنے کا حکم سدذرائع کے قبیل سے ہے اگر اس سے میل جول میں دوسرے کو جذام پیدا ہو جائے تو یہ خیال ہو گت کہ میل جول سے پیدا ہوا اس خیال فاسد سے بچنے کیلئے یہ حکم ہوا کہ اس سے علیحدہ رہو تا کہ خیال فاسد پیدا نہ ہو سکے۔۱۲

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا طیرہ (بدفالی) شرک ہے اس کو تین مرتبہ فرمایا (یعنی شرک کا طریقہ ہے) جوکوئی ہم میں سے ہو یعنی مسلمان ہو وہ اللہ پر توکل کر کے چلا جائے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۴)

۲۲۶۶: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ یُعْجِبُهُ اِذَا خَرَجَ لِحَاجَةٍ اَنْ یَّسْمَعَ یَا رَاشِدُ یَا نَجِیْحُ. (مشکوۃ المصابیح ص ۳۹۲ باب الفال والطیرۃ)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ جب کسی کام کے لیے نکلتے تو یہ بات حضور کو پسند تھی کی یا راشد یا نجیح سنیں یعنی اسوقت کوئی شخص ان ناموں کے ساتھ کسی کو پکارتا جب حضور کو اچھا معلوم ہوتا کامیابی اور فلاح کے لیے نیک فال ہے)۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۴)

۲۲۶۷: عَنْ بُرَیْدَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ کَانَ لَایَتَطَیَّرُ مِنْ شَیْئٍ فَاِذَا بَعَثَ عَامِلًا سَأَلَ عَنْ اسْمِهٖ فَاِذَا اَعْجَبَهُ اسْمُهُ فَرِحَ بِهٖ وَرُاِیَ بِشْرُ ذٰلِکَ فِیْ وَجْهِهٖ وَاِنْ کَرِهَ اِسْمَهُ رُاِیَ کَرَاهِیَةُ ذٰلِکَ فِیْ وَجْهِهٖ وَاِذَا دَخَلَ قَرْیَةً سَأَلَ عَنِ اسْمِهَا فَاِنْ اَعْجَبَهُ اِسْمُهَا فَرِحَ بِهٖ وَرُاِیَ بِشْرُ ذٰلِکَ فِیْ وَجْهِهٖ وَاِنْ کَرِهَ اِسْمُهَا رُاِیَ کَرَاهِیَةُ ذٰلِکَ فِیْ وَجْهِهٖ. رواہ ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ۳۹۲/ باب الفال والطیرۃ)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کسی چیز سے بدشگونی نہیں لیتے جب کسی عامل کو بھیجتے تو اس کا نام دریافت کرتے اگر اس کا نام پسند ہوتا تو خوش ہوتے اور خوشی کے آثار چہرے پر ظاہر ہوتے اور اگر اس کا نام ناپسند ہوتا تو ان کے آثار چہرے میں ظاہر ہوتے اور جب کسی بستی میں جاتے اس کا نام پوچھتے اگر اس کا نام پسند ہوتا تو خوش ہوتے اور خوشی کے آثار چہرے میں دیکھائی دیتے اور ناپسند ہوتا تو کراہت کے آثار چہرے پر دکھائی دیتے۔(۱)۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۴، ۱۲۵)

۲۲۶۸: عَنْ عُرْوَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: ذُکِرَتِ الطِّیَرَةُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ: اَحْسَنُهَا الْفَالُ وَلَاتَرُدُّ مُسْلِماً فَاِذَا رَاٰیَ اَحَدُکُمْ مَایَکْرَهُ فَلْیَقُلِ اللّٰهُمَّ ! لَایَاتِیْ

(۱) اس حدیث سے یہ مطلب نہیں کی آپ ناموں سے بدشگونی لیتے بلکہ یہ کہ اچھے نام حضور کو پسند تھے اور برے نام حضور کو ناپسند تھے۔

بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا يَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَا حَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ. رواه ابو داؤد مرسلا (مشکوۃ المصابیح ص ۳۹۲ باب الفال وابو داؤد ج ۲ ص ۵٤٧)

عروہ بن عامر سے مرسلاً روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول کریم ﷺ کے سامنے بدشگونی کا ذکر ہوا حضور نے فرمایا فال اچھی چیز ہے اور براشگون کسی مسلم کو واپس نہ کرے یعنی کہیں جارہا تھا اور براشگون دیکھے جو ناپسند ہے یعنی براشگون پائے تو یہ کہے "اَللّٰهُمَّ لَايَاتِىْ بِالْحَسَنَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَايَدْفَعُ السَّيِّئَاتِ اِلَّا اَنْتَ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّابِاللّٰهِ"(۱)

(بہارشریعت ۱۲۵/۱۶)

٢٢٦٩: عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ يُحَدِّثُ سَعْداً عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: اِذَا سَمِعْتُمْ بِالطَّاعُوْنِ بِاَرْضٍ فَلَا تَدْخُلُوْهَا وَاِذَا وَقَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَاتَخْرُجُوْا مِنْهَا.

(صحیح البخاری ج ۸۵۳/۲ /باب مایذکر فی الطاعون ومسلم ج ۲۲۸/۲ باب الطاعون)

اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب سنو کہ فلاں جگہ طاعون ہے تو وہاں نہ جاؤ اور جب وہاں ہو جائے جہاں تم ہو تو وہاں سے نہ نکلو۔ (بہارشریعت ۱۲۵/۱۶)

٢٢٧٠: عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ: ﷺ اَلطَّاعُوْنُ اٰيَةُ الرِّجْزِ ابْتَلَى اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهٖ نَاسًا مِنْ عِبَادِهٖ فَاِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ فَلَا تَدْخُلُوْا عَلَيْهِ وَاِذَا دَفَعَ بِاَرْضٍ وَاَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَفِرُّوْا مِنْهُ.

(الصحیح لمسلم ج ۲/ص ۲۲۸/باب الطاعون والطیرۃ والکھانۃ وضحوھا)

اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ طاعون عذاب کی نشانی ہے اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں میں کچھ لوگوں کو اس میں مبتلا کیا جب سنو کہ کہیں ہے تو وہاں پر مت جاؤ اور وہاں ہو جائے جہاں تم ہو تو وہاں سے مت بھاگو۔ (بہارشریعت ۱۲۵/۱۶)

٢٢٧١: عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ اَنَّهَا اَخْبَرَتْهُ اَنَّهَا سَئَلَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الطَّاعُوْنِ فَاَخْبَرَهَا نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ اَنَّهُ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللّٰهُ عَلٰى

(۱) اے اللہ بھلائی تو ہی لاتا ہے اور مصائب تو ہی دفع فرماتا ہے اور بھلائی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچنے کی قوت اللہ ہی کی مدد سے ہے۔۱۲

مَنْ يَّشَاءُ فَجَعَلَهُ اللّٰهُ رَحْمَةً لِّلْمُؤْمِنِيْنَ فَلَيْسَ مِنْ عَبْدٍ يَقَعُ الطَّاعُوْنُ فَيَمْكُثُ فِيْ بَلَدِهٖ صَابِرًا يَعْلَمُ اَنَّهُ لَنْ يُّصِيْبَهُ اِلَّا مَاكَتَبَ اللّٰهُ لَهُ اِلَّا كَانَ لَهُ مِثْلُ اَجْرِ الشَّهِيْدِ .(صحيح البخاری ج ۸۵۳/۲/باب اجر الصابر فی الطاعون)

حضرت حفصہ بنت سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہما نے پوچھا کہ یحییٰ کی وفات کس سے ہوئی میں نے کہا کہ طاعون سے تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ طاعون عذاب تھا اللہ تعالیٰ نے رحمت کر دیا مومنوں کے لیے جہاں طاعون واقع ہو اور اس شہر میں جو شخص صبر کر کے اور طلب ثواب کے لیے ٹھہرا رہے اور یہ یقین رکھے کہ وہی ہوگا جو اللہ نے لکھ دیا ہے اسکے لیے شہید کا ثواب ہے۔(بہار شریعت ۱۲۵/۱۶)

۲۲۷۲: عَنْ حَفْصَةَ بِنْتِ سِيْرِيْنَ قَالَتْ : قَالَ لِيْ اَنَسُ بْنُ مَالِكٍ : يَحْيٰى بِمَا مَاتَ ؟ قُلْتُ : مِنَ الطَّاعُوْنِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ

(صحيح البخاری ج۲/ص ۸۵۳/باب ما يذكر فی الطاعون)

حضرت حفصہ بنت سیرین سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ مجھ سے انس بن مالک رضی اللہ عنہما نے پوچھا کہ یحیٰ کی وفات کس سے ہوئی میں نے کہا طاعون سے تو انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ طاعون ہر مسلم کے لیے شہادت ہے۔(۱)

(بہار شریعت ۱۲۵/۱۶)

(۱) صدر الشریعہ نے اس حدیث کو عائشہ رضی اللہ عنہ کے حوالے سے نقل کی ہے جب کہ بخاری شریف باب الطاعون اور مشکوۃ باب عیادۃ المریض ص ۱۳۵ میں یہ حدیث حضرت انس سے مروی ہے راقم حروف کو تلاش بسیار کے باوجود یہ حدیث حضرت عائشہ کی روایت سے نہ مل سکی ۱۲ غفرلہ

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

٣٣٥: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّشْتَرِىْ لَهْوَ الْحَدِيْثِ لِيُضِلَّ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَيَتَّخِذَهَا هُزُواً اُولٰئِكَ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ.(سورة لقمان الأية ٦)

اور کچھ لوگ کھیل کی باتیں خریدتے ہیں کہ اللہ کی راہ سے بہکا دیں بے سمجھے اور اسے ہنسی بنالیں اور ان کے لیے ذلت کا عذاب ہے۔

احادیث

٢٢٧٣: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ لَيُدْخِلُ بِالسَّهْمِ الْوَاحِدِ ثَلٰثَةً الْجَنَّةَ صَانِعَهُ يَحْتَسِبُ فِىْ صَنْعَتِهِ الْخَيْرَ وَالرَّامِىَ بِهِ وَالْمُمِدَّ بِهِ قَالَ: اِرْمُوْا وَارْكَبُوْا وَلَاَنْ تَرْمُوْا اَحَبُّ اِلَىَّ مِنْ اَنْ تَرْكَبُوْا كُلُّ مَايَلْهُوْ بِهِ الرَّجُلِ الْمُسْلِمُ بَاطِلٌ اِلَّا رَمْيَةً بِقَوْسٍ وَتَادِيْبُهُ فَرَسَهُ وَمُلَاعِبَتُهُ اَهْلَهُ فَاِنَّهُنَّ مِنَ الْحَقِّ.(الجامع للترمذی ج١/٢٩٣/باب ماجاء فی فضل الرمی فی سبیل الله،والسنن لابی داؤد ج١/٣٤٠/باب فی الرمی،والسنن للنسائی ج٢/١٢٣ باب تادیب الرجل فرسه)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راویت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جتنی چیزوں سے آدمی لہو کرتا ہے سب باطل ہیں مگر کمان سے تیر چلانا اور گھوڑے کو ادب دینا اور زوجہ کے ساتھ ملاعبت کہ یہ تینوں حق ہیں۔(بہار شریعت١٦/١٢٨)

٢٢٧٤: عَنْ بُرَيْدَةَ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ : مَنْ لَعِبَ بِالنَّرْدِ شِيْرِ فَكَاَنَّمَا صَبَغَ يَدَهُ فِىْ لَحْمِ خِنْزِيْرٍ وَ دَمِهِ.(الصحیح لمسلم ج٢/٢٤٠/باب تحریم اللعب بالنردشیر)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے نردشیر کھیلا گویا اس نے سور کے گوشت اور خون میں اپنا ہاتھ ڈالا۔

۲۲۷۵: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ : مَنْ لَعِبَ بِنَرْدٍ اَوْ نَرْشِیْرَ فَقَدْ عَصَی اللّٰهَ وَرَسُوْلَهُ . (الترغیب والترهیب ج٤ص٤٨)

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے نردشیر کھیلا تو اس نے اللہ ورسول صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی۔(بہار شریعت ج۱۶ص۱۲۸)

۲۲۷۶: عَنْ اَبِیْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ الْخَطْمِیِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ لَعِبَ بِالْمَیْسِرِ ثُمَّ قَامَ یُصَلِّیْ فَمَثَلُهُ کَمَثَلِ الَّذِیْ یَتَوَضَّأُ بِالْقَیْحِ وَدَمِ الْخِنْزِیْرِ.

(کنزالعمال ج۷/۳۳۳/باب کتاب الهو واللعب حدیث ۳۹۳۳)

ابوعبدالرحمٰن خطمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص نرد کھیلتا ہے پھر نماز پڑھتا ہے اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو پیپ اور سور کے خون سے وضو کر کے نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے۔(بہار شریعت ۱۲۸/۱۶)

۲۲۷۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلَا اِنَّ اَصْحَابَ الشَّاهِ فِی النَّارِ الَّذِیْنَ یَقُوْلُوْنَ قَتَلْتُ وَاللّٰهِ شَاهَکَ.(کنزالعمال ج۷ حدیث ۳۹۴۳ کتاب اللهوواللعب)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم ﷺ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اصحاب شاہ جہنم میں سے ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ میں نے تیرے بادشاہ کو مار ڈالا۔

(بہار شریعت ۱۲۸/۱۶)

۲۲۷۸: عَنْ عَلِیٍّ اَنَّهُ کَانَ یَقُوْلُ : اَلشَّطْرَنْجُ هُوَمَیْسِرُ الْاَعَاجِمِ وَعَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَامُوْسَی الْاَشْعَرِیَّ قَالَ : لَا یَلْعَبُ بِالشَّطْرَنْجِ اِلَّا خَاطِیٌٔ.(مشکوۃ المصابیح ص۳۸۷)

حضرت علی سے مروی ہے آپ فرماتے تھے شطرنج یہ عجمیوں کا کھیل ہے، اور ابن شہاب سے مروی ہے کہ ابوموسیٰ اشعری نے فرمایا شطرنج خطاکار ہی کھیلتا ہے۔

۲۲۷۹: عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ لَعِبِ الشَّطْرَنْجِ فَقَالَ : هِیَ مِنَ الْبَاطِلِ وَلَایُحِبُّ اللّٰهُ الْبَاطِلَ . رواه البیهقی (مشکوۃ المصابیح باب التصاویر ص ۳۸۷)

ابن شہاب سے روایت ہے کہ ان سے شطرنج کے کھیل کے بارے میں دریافت کیا گیا تو جواب دیا یہ باطل ہے اور اللہ باطل کو پسند نہیں فرماتا۔

۲۲۸۰: عَنْ عَلِیٍّ اَنَّهُ کَانَ یَقُوْلُ : الشَّطْرَنْجُ هُوَ مَیْسَرُ الْاَعَاجِمِ.
(مشکوۃ المصابیح۳۸۷)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ فرماتے ہیں کہ شطرنج عجمیوں کا جوا ہے۔

۲۲۸۱: عَنِ ابْنِ شِهَابٍ اَنَّ اَبَا مُوْسٰی الْاَشْعَرِیَّ قَالَ لَا یَلْعَبُ بِالشَّطْرَنْجِ اِلَّا خَاطِیٌٔ.
(مشکوۃ المصابیح ص۳۸۷)

ابن شہاب نے ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کہتے ہیں کہ شطرنج نہیں کھیلے گا مگر خطا کار۔

۲۲۸۲: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی اَنَّهُ سُئِلَ عَنْ لَعِبِ الشَّطْرَنْجِ فَقَالَ هِیَ مِنَ الْبَاطِلِ وَلَا یُحِبُّ اللّٰهُ الْبَاطِلَ . (مشکوۃ المصابیح ص۳۸۷)

دوسری روایت یہ ہے کہ وہ باطل سے ہے اور اللہ تعالی باطل کو دوست نہیں رکھتا۔(بہارشریعت۱۲۸/۱۶)

۲۲۸۳: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ رَاٰی رَجُلًا یَتْبَعُ حَمَامَةً فَقَالَ : شَیْطَانٌ یَتْبَعُ شَیْطَانَةً. (السنن لابی داؤد ج ۶۷۵/۲/باب فی اللعب بالحمام و کنز العمال ج۷ص ۳۳۵ حدیث ۳۹۷۱)

ابوہریرہ سے اور ابن ماجہ نے انس وعثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو کبوتری کے پیچھے بھاگتے ہوئے دیکھا تو فرمایا شیطانہ کے پیچھے پیچھے شیطان جا رہا ہے۔(بہارشریعت۱۲۹/۱۶)

۲۲۸۴: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : نَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ التَّحْرِیْشِ بَیْنَ الْبَهَائِمِ.(الجامع للترمذی ج۱/ ۳۰۰/باب ماجاء فی التحریش بین البهائم)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چوپایوں کو لڑانے سے منع فرمایا۔(بہارشریعت۱۲۹/۱۶)

۲۲۸۵: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :

صَوْتَانِ مَلْعُوْنَانِ فِیْ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ مِزْمَارٌ عِنْدَ نَغْمَۃٍ وَرَنَّۃٌ عِنْدَ مُصِیْبَۃٍ.

(کنز العمال ج۲ ص۳۳۳/ کتاب اللھو واللعب والتغنی حدیث ۳۹۴۵)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو آوازیں دنیا وآخرت میں ملعون ہیں نعمت کے وقت باجے کی آوازیں اور مصیبت کے وقت رونے کی آواز۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۹)

۲۲۸۶: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلْغِنَاءُ یُنْبِتُ النِّفَاقَ فِیْ الْقَلْبِ کَمَا یُنْبِتُ الْمَاءُ الزَّرْعَ. (کنز العمال ج۷ ص۳۳۳ کتاب اللھو واللعب والتغنی حدیث ۳۹۴۳)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا گانے سے دل میں نفاق اگتا ہے جس طرح پانی سے کھیتی اگتی ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۹)

۲۲۸۷: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ عَنِ الْغِنَاءِ وَالْاِسْتِمَاعِ اِلَی الْغِنَاءِ وَعَنِ الْغِیْبَۃِ وَالْاِسْتِمَاعِ اِلَی الْغِیْبَۃِ وَعَنِ النَّمِیْمَۃِ وَالْاِسْتِمَاعِ اِلَی النَّمِیْمَۃِ.

(کنز العمال ج۷/۳۳۳/ کتاب اللھو واللعب والتغنی)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے گانے سے گانے سننے سے اور غیبت سے اور غیبت سننے سے اور چغلی کرنے اور چغلی سننے سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۹)

۲۲۸۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ عَلَیْکُمُ الْخَمْرَ وَالْمَیْسِرَ وَالْکُوْبَۃَ وَکُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ.

(کنز العمال ج۳ ص۷۴/ کتاب الحدود، حدیث ۱۳۹۴)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے شراب اور جوا اور کوبہ (ڈھول) حرام کیا اور فرمایا ہر نشہ والی چیز حرام ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۹)

۲۲۸۹: عَنْ عَائِشَۃَ قَالَتْ: کُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ فَرُبَّمَا دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَعِنْدِیْ الْجَوَارِیْ فَاِذَا دَخَلَ خَرَجْنَ وَاِذَا خَرَجَ دَخَلْنَ.

(السنن لابی داؤد ج۲ ص۶۷۵/ باب فی اللعب بالبنات)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کی میں گڑیاں کھیلا کرتی

تھیں اور کبھی رسول اللہ ﷺ ایسے وقت تشریف لاتے کہ لڑکیاں میرے پاس ہوتیں جب حضور تشریف لاتے لڑکیاں چلی جاتیں اور جب حضور چلے جاتے تو لڑکیاں آجاتیں۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۲۹)

۲۲۹۰: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كُنْتُ اَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ لِيْ صَوَاحِبُ يَلْعَبْنَ مَعِيْ فَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا دَخَلَ يَنْقَمِعْنَ مِنْهُ فَيُسَرِّبُهُنَّ اِلَيَّ فَيَلْعَبْنَ مَعِيْ. رواه البخاری ومسلم.(مشکوۃ المصابیح باب عشرۃ النساء الفصل الاول ص ۲۸۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے وہ کہتی ہیں کہ میں نبی کریم ﷺ کے پاس گڑیوں سے کھیلا کرتی تھی اور میرے ساتھ چند لڑکیاں بھی کھیلا کرتیں جب حضور تشریف لاتے لڑکیاں چلی جاتیں حضور انکو میرے پاس بھیج دیتے وہ میرے پاس آکر کھیلنے لگتیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۹)

۲۲۹۱: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَدِمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ غَزْوَةِ تَبُوْكَ اَوْخَيْبَرَ وَفِيْ سَهْوَتِهَا سِتْرٌ فَهَبَّتِ الرِّيْحُ فَكَشَفَتْ نَاحِيَةَ السِّتْرِ عَنْ بَنَاتٍ لِعَائِشَةَ لُعَبٌ فَقَالَ : مَاهٰذَا؟ يَاعَائِشَةُ! قَالَتْ : بَنَاتِيْ وَرَاٰی بَيْنَهُنَّ فَرَساً لَهُ جَنَاحَانِ مِنْ رِقَاعٍ فَقَالَ : مَا هٰذَا؟ الَّذِيْ اَرٰی وَسْطَهُنَّ قَالَتْ : فَرَسٌ قَالَ : وَمَا هٰذَا الَّذِيْ عَلَيْهِ قُلْتُ : جَنَاحَانِ قَالَ فَرَسٌ لَهُ جَنَاحَانِ قَالَتْ : اَمَا سَمِعْتَ؟ اَنَّ لِسُلَيْمَانَ خَيْلاً لَهَا اَجْنِحَةٌ قَالَتْ : فَضَحِكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰی رَاَيْتُ نَوَاجِذَهُ.(السنن لابی داؤد ج۲/۶۷۵/باب فی اللعب بالبنات)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ غزوۂ تبوک یا خیبر سے تشریف لائے اور انکے طاق پر گڑیاں تھیں اور پردہ پڑا ہوا تھا ہوا چلی اور پردہ کا کنارہ ہٹ گیا حضرت عائشہ کی گڑیاں دکھائی دیں حضور نے فرمایا عائشہ کیا ہیں؟ عرض کہ میری گڑیاں ہیں ان گڑیوں کے درمیان میں ایک کپڑے کا گھوڑا تھا جس کے دو بازو تھے حضور نے اس گھوڑے کی طرف اشارہ کرکے فرمایا گڑیوں کے بیچ میں کیا ہے؟ عرض کی یہ گھوڑا ہے ارشاد فرمایا گھوڑے کے یہ کیا ہیں؟ عرض کی یہ گھوڑے کے بازو ہیں ارشاد فرمایا گھوڑے کیلئے بازو؟ حضرت عائشہ نے عرض کی کیا آپ نے نہیں سنا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام کے گھوڑے کے بازو تھے حضور نے سن کر تبسم فرمایا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۲۹و۱۳۰)

﴿اشعار کا بیان﴾

۳۳۶: وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ اَلَمْ تَرَاَنَّهُمْ فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ وَاَنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ مَالَايَفْعَلُوْنَ اِلَّاالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوْاالصّٰلِحٰتِ وَذَكَرُوْااللّٰهَ كَثِيْراً وَانْتَصَرُوْا مِنْ بَعْدِ مَاظُلِمُوْا. (سورۃ الشعراء الآیۃ ۲۲۷)

اور شاعروں کی پیرو گمراہ کرتے ہیں کیا تم نے نہ دیکھا کہ وہ ہر نالے میں سرگرداں پھرتے ہیں اور وہ کہتے ہیں جو نہیں کرتے مگر وہ جو ایمان لائے اور اچھے کام کیے اور بکثرت اللہ کی یاد کی اور بدلہ لیا بعد اس کے کہ ان پر ظلم ہوا۔

احادیث

۲۲۹۲: عَنْ اُبَيِّ ابْنِ كَعْبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ مِنَ الشِّعْرِ حِكْمَةً راوہ البخاری. (مشكوة المصابيح ص ۴۰۹ باب البيان والشعر، الفصل الاول، السنن لابن ماجه ج۲/۲۷۴/باب الشعر)

ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بعض اشعار حکمت ہیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۲)

۲۲۹۳: عَنِ الْبَرَاءِ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : يَوْمَ قُرَيْظَةَ لِحَسَّانِ بْنِ ثَابِتٍ اُهْجُ الْمُشْرِكِيْنَ فَاِنَّ جِبْرِيْلَ مَعَكَ وَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ، يَقُوْلُ : لِحَسَّانِ اَجِبْ عَنِّيْ اَللّٰهُمَّ اَيِّدْهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(مشكوة المصابيح ص ۴۰۹/باب البيان والشعر، الفصل الاول)

براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ نبی کریم ﷺ نے حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سے فرمایا کہ مشرکین کی ہجو کرو جبرئیل علیہ السلام تمھارے ساتھ ہیں اور رسول اللہ ﷺ حسان سے فرماتے تم میری طرف سے جواب دو الٰہی ! تو روح القدس سے حسان بن ثابت کی تائید فرما۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۲)

۲۲۹٤: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : لِحَسَّانٍ اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ لَايَزَالُ يُؤَيِّدُكَ مَا نَافَحْتَ عَنِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ.

(مشکوۃ المصابیح ص ٤٠٩ باب البیان الشعر، الاول)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ کہتی ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو حسان سے یہ فرماتے سنا کہ روح القدس تمہاری تائید میں ہیں جب تک تم اللہ و رسول اللہ کی طرف سے مدافعت کرتے رہو گے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۲،۱۳۳)

۲۲۹٥: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : ذُكِرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اَلشِّعْرُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ كَلَامٌ فَحَسَنُهٗ حَسَنٌ وَقَبِيْحُهٗ قَبِيْحٌ . رواه الدار القطني.

(مشکوۃ المصابیح ص ٤١٠ باب البیان والشعر. الفصل الثالث)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس شعر کا ذکر آیا حضور نے ارشاد فرمایا وہ ایک کلام ہے اچھا ہے تو اچھا برا ہے تو برا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۳)

۲۲۹٦: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا يَرِيْهِ خَيْرٌ مِنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(مشکوۃ المصابیح ٤٠٩/باب البیان والشعر. الفصل الاول)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی کا پیٹ پیپ سے بھر جائے جو اسے فاسد کر دے یہ بہتر ہے اس سے کہ شعر سے بھرا ہو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۳)

۲۲۹۷: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ : بَيْنَا نَحْنُ نَسِيْرُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِالْعَرْجِ اِذْ عَرَضَ شَاعِرٌ يُنْشِدُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خُذُوْا الشَّيْطَانَ اَوْاَمْسِكُوْا الشَّيْطَانَ لَاَنْ يَمْتَلِئَ جَوْفُ رَجُلٍ قَيْحًا خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَمْتَلِئَ شِعْرًا.

(الصحیح لمسلم ج۲ ص ۲٤٠ باب تحریم اللعب بالنردشید)

ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جارہے تھے ایک شاعر شعر پڑھتا ہوا سامنے آیا حضور نے فرمایا شیطان کو پکڑو آدمی کا جوف پیپ سے بھرا ہوا اس سے بہتر ہے کہ شعر سے بھرا ہو۔(بہارشریعت۱۶/۱۳۳)

۲۲۹۸:عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰی یَخْرُجَ قَوْمٌ یَاْکُلُوْنَ بِاَلْسِنَتِهِمْ کَمَا تَاْکُلُ الْبَقَرَةُ بِاَلْسِنَتِهَا.رواه احمد

(مشکوۃ المصابیح ص۴۱۰ باب البیان والشعر.الفصل الثانی)

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت قائم نہ ہوگی جب تک ایسے لوگ ظاہر نہ ہوں جو اپنی زبانوں کے ذریعہ سے کھائیں گے جس طرح گائے اپنی زبان سے کھاتی ہے۔(بہارشریعت۱۶/۱۳۳)

﴿جھوٹ کا بیان﴾

احادیث

۲۲۹۹: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: عَلَیْکُمْ بِالصِّدْقِ فَاِنَّ الصِّدْقَ یَھْدِیْ اِلَی الْبِرِّ وَاِنَّ الْبِرَّ یَھْدِیْ اِلَی الْجَنَّۃِ وَمَایَزَالُ الرَّجُلُ یَصْدُقُ وَیَتَحَرَّی الصِّدْقَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَاللّٰہِ صِدِّیْقًا وَاِیَّاکُمْ وَالْکِذْبَ فَاِنَّ الْکِذْبَ یَھْدِیْ اِلَی الْفُجُوْرِ وَاِنَّ الْفُجُوْرَ یَھْدِیْ اِلَی النَّارِ وَمَایَزَالُ الرَّجُلُ یَکْذِبُ وَیَتَحَرَّی الْکِذْبَ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَاللّٰہِ کَذَّابًا. رواہ البخاری ومسلم وابو داؤد والترمذی.

(الترغیب ج۳/۵۹۱ باب عَلَیْکُمْ بِالصِّدْقِ والصحیح لمسلم ج ۲ ص۳۲٦ بَابُ قُبْحِ الْکِذْبِ وَحُسْنِ الصِّدْقِ وَفَضْلِہٖ)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں صدق کو لازم کرلو کیونکہ سچائی نیکی کی طرف لیجاتی ہے اور نیکی جنت کا راستہ دکھاتی ہے آدمی برابر سچ بولتا رہتا ہے اور سچ بولنے کی کوشش کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ فجور کی طرف لیجاتی ہے اور فجور جہنم کا راستہ دکھاتا ہے اور آدمی برابر جھوٹ بولتا رہتا ہے اور جھوٹ بولنے کی کوشش کرتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک کذاب لکھ دیا جاتا ہے۔ (بہار شریعت ١٦/١٣٤)

۲۳۰۰: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِکٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: مَنْ تَرَکَ الْکِذْبَ وَھُوَ بَاطِلٌ بُنِیَ لَہٗ فِیْ رَبَضِ الْجَنَّۃِ وَمَنْ تَرَکَ الْمِرَاءَ وَھُوَ مُحِقٌّ بُنِیَ لَہٗ فِیْ وَسَطِھَا وَمَنْ حَسَّنَ خُلُقَہٗ بُنِیَ لَہٗ فِیْ اَعْلَاھَا. (جامع الترمذی ج۲ص ۲۰)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص جھوٹ بولنا چھوڑ دے اور وہ باطل ہے (یعنی جھوٹ چھوڑنے کی چیز ہی ہے) اس کے لیے جنت کے

کنارے میں مکان بنادیا جائے گا جس نے جھگڑا کرنا چھوڑا اور وہ حق پر ہے یعنی باوجود حق پر ہونے کے جھگڑا نہیں کرتا اس کے لیے وسط جنت میں مکان بنادیا جائے گا اور جس نے اپنے اخلاق اچھے کیے اس کے لیے جنت کے اعلیٰ درجہ میں مکان بنادیا جائے گا۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۳۴)

۲۳۰۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِذَا كَذَبَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ عَنْهُ الْمَلَكُ مِيْلًا مِنْ نَتْنِ مَاجَاءَ بِهٖ. (جامع الترمذی ج۲ ص ۱۸ بَابُ مَاجَاءَ فِی الصِّدْقِ وَالْكِذْبِ والترغیب ج۳ ص ۵۹۷ اِذَا كَانَ الْعَبْدُ تَبَاعَدَ الْمَلَكُ عَنْهُ مِيْلَانِ مِنْ نَتْنِ مَاجَاءَ بِهٖ)

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب بندہ جھوٹ بولتا ہے اس کی بدبو سے فرشتہ ایک میل دور ہو جاتا ہے۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۳۴)

۲۳۰۲: عَنْ سُفْيَانَ بْنِ اَسَدِ نِ الْحَضْرَمِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: كَبُرَتْ خِيَانَةٌ اَنْ تُحَدِّثَ اَخَاكَ حَدِيْثًا هُوَ لَكَ بِهٖ مُصَدِّقٌ وَاَنْتَ بِهٖ كَاذِبٌ. رواہ ابوداؤد (مشکوۃ المصابیح / باب حفظ اللسان الفصل الثانی ص ۴۱۳)

سفیان بن اسد حضرمی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ بڑی خیانت کی یہ بات ہے کہ تو اپنے بھائی سے کوئی بات کہے اور وہ تجھے اس بات میں سچا جان رہا ہے اور تو اس سے جھوٹ بول رہا ہے۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۳۵)

۲۳۰۳: عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: يُطْبَعُ الْمُؤْمِنُ عَلَى الْخِلَالِ كُلِّهَا اِلَّا الْخِيَانَةَ وَالْكِذْبَ. (مشکوۃ المصابیح الفصل الثالث ص ۴۱۴)

ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کی طبع میں تمام خصلتیں ہوسکتیں ہیں مگر خیانت اور جھوٹ (یعنی یہ دونوں چیزیں ایمان کے خلاف ہیں مومن کو ان سے دور رہنے کی بہت زیادہ ضرورت ہے)۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۳۵)

۲۳۰۴: عَنْ صَفْوَانَ بْنِ سُلَيْمٍ قَالَ: قِيْلَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ! اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ جَبَانًا قَالَ: نَعَمْ. قِيْلَ: لَهٗ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ بَخِيْلًا؟ قَالَ: نَعَمْ. قِيْلَ لَهٗ اَيَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ كَذَّابًا؟ قَالَ: لَا. رواہ مالک. (الترغیب والترھیب ج۳/۵۹۵)

صفوان بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا

کیا مومن بزدل ہوتا ہے فرمایا ہاں پھر عرض کی گئی مومن بخیل ہوتا ہے؟ فرمایا ہاں پھر کہا گیا کہ مومن کذاب ہوتا ہے؟ فرمایا نہیں۔(بہارشریعت ۱۶/۱۳۵)

۲۳۰۵: عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلْكِذْبُ مُجَانِبُ الْاِیْمَانِ. رواه البیهقی.

(الترغیب والترهیب ج۳ص۵۹۵ بَابُ الْكِذْبُ مُجَانِبُ الْاِیْمَانِ)

حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جھوٹ سے بچو کیونکہ جھوٹ ایمان کے مخالف ہے۔(بہارشریعت ۱۶/۱۳۵)

۲۳۰۶: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا یُؤْمِنُ الْعَبْدُ الْاِیْمَانَ كُلَّهُ حَتّٰی یَتْرُكَ الْكَذِبَ فِی الْمَزَاحَةِ وَالْمِرَاءِ وَاِنْ كَانَ صَادِقًا. رواه احمد الطبرانی. (الترغیب والترهیب ج۳ص۵۹٤ باب ثلاث من کن فیه فهو المنافق)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ پورا مومن نہیں ہوتا جب تک مذاق میں بھی جھوٹ بولنا نہ چھوڑ دے اور جھگڑا کرنا نہ چھوڑ دے اگرچہ سچا ہو۔(بہارشریعت ۱۶/۱۳۵)

۲۳۰۷: عَنْ بَهْزِبْنِ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ حَكِیْمٍ قَالَ: حَدَّثَنِیْ اَبِیْ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: وَیْلٌ لِّلَّذِیْ یُحَدِّثُ فَیَكْذِبُ لِیُضْحِكَ بِهِ الْقَوْمَ وَیْلٌ لَّهٗ وَیْلٌ لَّهٗ.(السنن لابی داؤد بَابُ التَّشْدِیْدِ فِی الْكِذْبِ ج۲ص۶۸۱)

بروایت بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہلاکت ہے جو بات کرتا ہے لوگوں کو ہنسانے کے لیے جھوٹ بولتا ہے اس کے لیے ہلاکت ہے اس کے لیے ہلاکت ہے۔(بہارشریعت ۱۶/۱۳۵)

۲۳۰۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الْعَبْدَ لَیَقُوْلُ الْكَلِمَةَ لَا یَقُوْلُهَا اِلَّا لِیُضْحِكَ بِهِ النَّاسَ یَهْوِیْ بِهَا اَبْعَدُ مِمَّا بَیْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَاِنَّهٗ لَیَزِلُّ عَنْ لِسَانِهٖ اَشَدَّ مِمَّا یَزِلُّ عَنْ قَدَمِهٖ. رَوَاهُ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ.

(مشکوۃ المصابیح ص۴۱۳ بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ الفصل الثانی)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ بات کرتا ہے محض اس لیے کرتا ہے کہ لوگوں کو ہنسائے اس کی وجہ سے جہنم کی اتنی گہرائی میں گرتا ہے جو آسمان وزمین کے درمیان کے فاصلہ سے زیادہ ہے اور زبان کی وجہ سے جتنی لغزش ہوتی وہ اس سے کہیں زیادہ ہے جتنی قدم سے لغزش ہوتی ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۵)

۲۳۰۹: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ اَنَّهُ قَالَ : دَعَتْنِیْ اُمِّیْ یَوْمًا وَرَسُوْلُ ﷺ قَاعِدٌ فِیْ بَیْتِنَا فَقَالَتْ : هَا تَعَالَ اُعْطِیْکَ فَقَالَ : لَهَا رَسُوْلُ ﷺ وَمَا اَرَدْتِّ اَنْ تُعْطِیَهُ ؟ قَالَتْ: تَمْراً فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَمَا اَنَّکِ لَوْلَمْ تُعْطِیْهِ شَیْئًا کُتِبَتْ عَلَیْکِ کِذْبَةٌ.

(السنن لابی داؤد ج۲/ ٦٨١ باب التشدید فی الکذب)

عبداللہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے مکان میں تشریف فرما تھے میری ماں نے مجھے بلایا کہ آؤ تمہیں دوں گی حضور نے فرمایا کیا چیز دینے کا ارادہ ہے؟ انہوں نے کہا کھجور دوں گی ارشاد فرمایا اگر تو کچھ نہ دیتی تو یہ تیرے ذمہ جھوٹ لکھا جاتا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۵، ۱۳۶)

۲۳۱۰: عَنْ اَبِیْ بَرْزَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْکِذْبُ یُسَوِّدُ الْوَجْهَ وَالنَّمِیْمَةُ عَذَابُ الْقَبْرِ. (کنز العمال ج۲/ ١٢٦ باب الکذب حدیث ٣٠٧)

ابو برزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جھوٹ سے منھ کالا ہوتا ہے اور چغلی سے قبر کا عذاب ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۶)

۲۳۱۱: عَنْ اُمِّ کُلْثُوْمٍ بِنْتِ عُقْبَةَ قَالَتْ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ : لَیْسَ بِالْکَاذِبِ مَنْ اَصْلَحَ بَیْنَ النَّاسِ فَقَالَ : خَیْراً اَوْنَمَا خَیْراً .

(جامع الترمذی ج۲ ص ١٦ بَابُ مَاجَاءَ فِیْ اِصْلَاحِ ذَاتِ الْبَیْنِ)

ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں کے درمیان میں اصلاح کرتا ہے اچھی بات کہتا ہے اور اچھی بات پہنچاتا ہے۔(۱)

(بہار شریعت ۱۶/۱۳۶)

(۱) یعنی ایک کی طرف سے دوسرے کے پاس اچھی بات کہتا ہے جو بات اس نے نہیں کہی ہے وہ کہتا ہے مثلاً اس نے تمہیں سلام کہا ہے اور وہ تمہاری تعریف کرتا تھا۔

٢٣١٢: عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَايَحِلُّ الْكِذْبُ اِلَّافِيْ ثَلَاثٍ يُحَدِّثُ الرَّجُلُ اِمْرَأَتَهُ لِيُرْضِيَهَا وَالْكِذْبُ فِيْ الْحَرْبِ وَالْكِذْبُ لِيُصْلِحَ بَيْنَ النَّاسِ. (جامع الترمذی ج٢ ص١٥ باب ماجاء فی اصلاح ذات البین)

اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جھوٹ کہیں ٹھیک نہیں مگر تین جگہوں میں ۔(١) مرد اپنی عورت کو راضی کرنے کے لیے بات کرے۔ (٢) اور لڑائی میں جھوٹ بولنا (٣) اور لوگوں کے درمیان میں صلح کرانے کے لیے جھوٹ بولنا۔ (بہارشریعت ١٣٦/١٦)

﴿زبان کو روکنا اور گالی گلوچ غیبت اور چغلی سے پرہیز کرنا﴾

احادیث

۲۳۱۳: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ يَضْمَنْ لِيْ مَابَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَابَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ . رواه البخاری (مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۱ بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ . الفصل الاول. جامع الترمذی ج۲/ص۶۶ بَابُ مَاجَاءَ فِيْ حِفْظِ اللِّسَانِ)

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص میرے لیے اس چیز کا ضامن ہو جائے جو اس کے جبڑوں کے درمیان میں ہے یعنی زبان کا اور اس کا جو اس کے دونوں پاؤں کے درمیان میں ہے یعنی شرمگاہ کا میں اس کے لیے جنت کا ضامن ہوں یعنی زبان اور شرمگاہ کو ممنوعات سے بچانے پر جنت کا وعدہ ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۸)

۲۳۱۴: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانِ اللّٰهِ لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَرْفَعُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَاتٍ وَاِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ سَخَطِ اللّٰهِ لَا يُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَهْوِيْ بِهَا فِيْ جَهَنَّمَ . رواه البخاری وَفِيْ رِوَايَةٍ لَهُمَا يَهْوِيْ بِهَا فِي النَّارِ اَبْعَدَ مَا بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ .

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۱ باب حفظ اللسان الفصل الاول)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بندہ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کی بات بولتا ہے اور اس کی طرف توجہ بھی نہیں کرتا یعنی یہ خیال بھی نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ اتنا خوش ہوگا اللہ تعالیٰ اس کو درجوں بلند کرتا ہے اور بندہ اللہ تعالیٰ کی ناخوشی کی بات کرتا ہے اور اس کی طرف دھیان نہیں دھرتا یعنی اس کے ذہن میں یہ بات نہیں ہوتی کہ اللہ تعالیٰ اس سے اتنا ناراض ہوگا اس کلمہ کی وجہ سے جہنم میں گرتا ہے جو مشرق و مغرب کے فاصلے سے بھی زیادہ ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۸)

٢٣١٥: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ اَکْثَرِ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ الْجَنَّةَ قَالَ : تَقْوَی اللّٰهِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَسُئِلَ عَنْ اَکْثَرِ مَا یُدْخِلُ النَّاسَ النَّارَ قَالَ : اَلْفَمُ وَالْفَرْجُ. (جامع الترمذی ج٢ ص ٢١ بَابُ مَاجَاءَ فِیْ حُسْنِ الْخُلُقِ)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو چیز انسان کو سب سے زیادہ جنت میں داخل کرنے والی ہے وہ تقوی اور حسن خلق ہے اور جو چیز انسان کو سب سے زیادہ جہنم میں لے جانے والی ہے وہ دو جوف دار (کھکل) چیزیں ہیں منھ، شرمگاہ۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۸)

٢٣١٦: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ صَمَتَ نَجَا. رواه احمد والترمذی والدارمی والبیهقی فی شعب الایمان. (مشکوة المصابیح ص ٤١٣ بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ الفصل الثانی)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو چپ رہا اسے نجات ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۸)

٢٣١٧: عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ : لَقِیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ : مَا النَّجَاةُ؟ فَقَالَ: اَمْلِکْ عَلَیْکَ لِسَانَکَ وَلْیَسَعْکَ بَیْتُکَ وَابْکِ عَلٰی خَطِیْئَتِکَ. رواه احمد والترمذی (مشکوة المصابیح ص ٤١٣ باب حفظ اللسان الفصل الثانی، جامع الترمذی ج٢ ص٦٦ باب ماجاء فی حفظ اللسان)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی نجات کیا ہے؟ ارشاد فرمایا اپنی زبان پر قابو رکھو تمہارا گھر تمہارے لیے گنجائش رکھے۔ (یعنی بیکار ادھر ادھر نہ جاؤ) اور اپنی خطا پہ گریہ کرو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۳۸،۱۳۹)

٢٣١٨: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَفَعَهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ آدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ کُلَّهَا تُکَفِّرُ اللِّسَانَ فَتَقُوْلُ : اِتَّقِ اللّٰهَ فِیْنَا فَاِنَّا نَحْنُ بِکَ فَاِنِ اسْتَقَمْتَ اِسْتَقَمْنَا وَاِنْ اِعْوَجَجْتَ اِعْوَجَجْنَا . رواه الترمذی. (مشکوة المصابیح ص ٤١٣ بَابُ حِفْظِ اللِّسَانِ الفصل الثانی، جامع الترمذی ج٢ ص٦٦ باب ماجاء فی حفظ اللسان)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا کہ ابن آدم جب صبح

کرتا ہے تو تمام اعضا زبان کے سامنے عاجزانہ یہ کہتے ہیں کہ تو خدا سے ڈر کہ ہم سب تیرے ساتھ وابستہ ہیں اگر تو سیدھی رہی تو ہم سب سیدھے رہیں گے اور تو ٹیڑھی ہوگی تو ہم سب ٹیڑھے ہوجائیں گے۔ (بہار شریعت ۱۳۹/۱۶)

۲۳۱۹: عَنْ عَلِیِّ بْنِ الْحُسَیْنِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مِنْ حُسْنِ اِسْلَامِ الْمَرْءِ تَرْکُهُ مَا لَا یَعْنِیْهِ . رَوَاهُ مَالِکٌ وَاَحْمَدُ وَرَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ وَالتِّرْمِذِیُّ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ. (مشکوة المصابیح ص۴۱۳ باب حفظ اللسان الفصل الثانی)

حضرت علی بن حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ آدمی کے اسلام کی اچھائی میں سے یہ ہے کہ لایعنی چیز چھوڑ دے یعنی جو چیز کارآمد نہ ہو اس میں نہ پڑے زبان و دل و جوارح کو بیکار باتوں کی طرف متوجہ نہ کرے۔ (بہار شریعت ۱۳۹/۱۶)

۲۳۲۰: عَنْ سُفْیَانَ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الثَّقَفِیِّ قَالَ : قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ : مَا اَخْوَفُ مَا تَخَافُ عَلَیَّ قَالَ : فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِهٖ وَقَالَ هٰذَا. (جامع الترمذی ج۲ ص۶۶ باب ماجاء فی حفظ اللسان و مشکوة المصابیح ص۴۱۳/باب حفظ السان الفصل الثانی)

سفیان بن عبداللہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ! سب سے زیادہ کس چیز کا مجھ پر خوف ہے یعنی کس چیز کے ضرر کا زیادہ اندیشہ ہے حضور نے اپنی زبان پکڑ کر فرمایا اس کا۔ (بہار شریعت ۱۳۹/۱۶)

۲۳۲۱: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حِطَّانَ قَالَ : اَتَیْتُ اَبَا ذَرٍّ فَوَجَدْتُهٗ فِی الْمَسْجِدِ مُحْتَبِیًا بِکِسَاءٍ اَسْوَدَ وَحْدَهٗ فَقُلْتُ : یَا اَبَاذَرٍّ ! مَا هٰذِهِ الْوَحْدَةُ ؟ فَقَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ : اَلْوَحْدَةُ خَیْرٌ مِّنْ جَلِیْسِ السُّوْءِ وَالْجَلِیْسُ الصَّالِحُ خَیْرٌ مِّنَ الْوَحْدَةِ وَاِمْلَاءُ الْخَیْرِ خَیْرٌ مِنَ السُّکُوْتِ وَالسُّکُوْتُ خَیْرٌ مِّنْ اِمْلَاءِ الشَّرِّ.

(مشکوة المصابیح ص۴۱۴/باب حفظ اللسان. الفصل الثالث)

شعب الایمان میں عمران بن حطان سے روایت ہے کہتے ہیں میں ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا انھیں کالی کملی اوڑھے ہوئے مسجد میں تنہا بیٹھا ہوا دیکھا میں نے کہا ابوذر یہ تنہائی اچھی ہے برے ہمنشین سے اور ہمنشین صالح تنہائی سے بہتر ہے اور اچھی بات بولنا خاموشی سے

بہتر ہے اور بُری بات بولنے سے چپ رہنا بہتر ہے۔(بہار شریعت ۱۶/۱۳۹)

۲۳۲۲: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مُقَامُ الرَّجُلِ بِالصَّمْتِ اَفْضَلُ مِنْ عِبَادَةِ سِتِّيْنَ سَنَةً.(مشکوۃ المصابیح ص ٤١٤ باب حفظ اللسان. الفصل الثالث)

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سکوت پر قائم رہنا ساٹھ برس کی عبادت سے افضل ہے۔(بہار شریعت ۱۶/۱۳۹)

۲۳۲۳: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ : دَخَلْتُ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ الْحَدِيْثَ بِطُوْلِهٖ اِلٰی اَنْ قَالَ : قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! اَوْصِنِیْ قَالَ : اُوْصِيْکَ بِتَقْوَی اللّٰهِ فَاِنَّهٗ اَزْيَنُ لِاَمْرِکَ كُلِّهٖ قُلْتُ : زِدْنِیْ قَالَ : عَلَيْکَ بِتِلَاوَةِ الْقُرْاٰنِ وَذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ فَاِنَّهٗ ذِكْرٌ لَکَ فِی السَّمَاءِ وَنُوْرٌ لَکَ فِی الْاَرْضِ قُلْتُ : زِدْنِیْ قَالَ : عَلَيْکَ بِطُوْلِ الصَّمْتِ فَاِنَّهٗ مَطْرَدَةٌ لِلشَّيْطَانِ وَعَوْنٌ لَکَ عَلٰی اَمْرِ دِيْنِکَ قُلْتُ : زِدْنِیْ قَالَ : اِيَّاکَ وَكَثْرَةَ الضَّحْکِ فَاِنَّهٗ يُمِيْتُ الْقَلْبَ وَيَذْهَبُ بِنُوْرِ الْوَجْهِ قُلْتُ : زِدْنِیْ قَالَ : قُلِ : الْحَقَّ وَاِنْ كَانَ مُرًّا قُلْتُ زِدْنِیْ قَالَ : لَا تَخَفْ فِی اللّٰهِ لَوْمَةَ لَائِمٍ قُلْتُ : زِدْنِیْ قَالَ : لِيَحْجُزْکَ عَنِ النَّاسِ مَا تَعْلَمُ مِنْ نَفْسِکَ.(مشکوۃ المصابیح ص ٤١٥ باب حفظ اللسان الفصل الثالث)

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ مجھے وصیت فرمائیے ارشاد فرمایا میں تم کو تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں کہ اس سے تمہارے سب کام آراستہ ہو جائیں گے میں نے عرض کی اور وصیت فرمائیے فرمایا کہ تلاوت قرآن اور ذکر اللہ کو لازم کرلو کہ اس کی وجہ سے تمہارا ذکر آسمان میں ہوگا اور زمین میں تمہارے لیے نور ہوگا میں نے کہا اور وصیت فرمائیے ارشاد فرمایا زیادتی خاموشی کو لازم کرلو کہ اس سے شیطان دفع ہوگا اور تمہیں دین کے کاموں میں مدد ملے گی میں نے عرض کی اور وصیت فرمائیے ! فرمایا کہ زیادہ ہنسنے سے بچو کہ یہ دل کو مردہ کردیتا ہے اور چہرہ کے نور کو دور کرتا ہے میں نے کہا اور وصیت کیجیے! فرمایا حق بولو اگرچہ کڑوا ہے میں نے کہا اور وصیت کیجئے فرمایا کہ تم کو دوسرے لوگوں سے روکے وہ چیز جو تم اپنے نفس سے جانتے ہو(یعنی جو اپنے عیوب کی طرف نظر رکھے گا دوسروں کے عیوب میں نہ پڑیگا اور کام کی بات یہ ہے کہ اپنے عیب پر نظر کی جائے تاکہ اسکے زائل کرنیکی کوشش کیجائے)۔(بہار شریعت ۱۶/۱۳۹،۱۴۰)

٢٣٢٤:عَنْ اَنَسٍ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَااَبَاذَرٍّ آلا اَدُلُّکَ عَلٰی خَصْلَتَيْنِ؟ هُمَا اَخَفُّ عَلَى الظَّهْرِ وَ اَثْقَلُ فِي الْمِيْزَانِ قَالَ : قُلْتُ : بَلٰی . قَالَ : طُوْلُ الصَّمْتِ وَحُسْنُ الْخُلُقِ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِيَدِهٖ مَاعَمِلَ الْخَلَائِقُ بِمِثْلِهِمَا.

(مشکوة المصابيح ص ٤١٥ باب حفظ اللسان.الفصل الثالث)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ابوذر کیا میں تمکو ایسی دو باتیں نہ بتاؤں جو پیٹھ پر ہلکی اور میزان میں بھاری ہیں انہوں نے کہا ہاں ارشاد فرمایا زیادہ خاموش رہنا اور خوبی اخلاق قسم ہے جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تمام مخلوقات نے ان کی مثل پر عمل نہیں کیا یعنی ان کی مثل کوئی چیز نہیں جس پر عمل کیا جائے۔(بہار شریعت ۱۶/۱۴۰)

٢٣٢٥:عَنْ اَسْلَمَ قَالَ : اِنَّ عُمَرَ دَخَلَ يَوْمًا عَلٰی اَبِیْ بَكْرِ الصِّدِّيْقِ وَهُوَ يَجْبِذُ لِسَانَهٗ فَقَالَ عُمَرُ : مَهْ غَفَرَاللّٰهُ لَکَ فَقَالَ لَهٗ اَبُوْبَكْرٍ : اِنَّ هٰذَا اَوْرَدَنِیْ الْمَوَارِدَ.

رواه مالک.(مشکوة المصابيح ص ٤١٥ باب حفظ اللسان الفصل الثالث)

اسلم سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گئے اور حضرت صدیق اکبر اپنی زبان پکڑ کر کھینچ رہے تھے حضرت عمر نے عرض کی کیا بات ہے اللہ آپ کی مغفرت کرے حضرت صدیق نے فرمایا اس نے مجھے مہالک میں ڈالا ہے۔(بہار شریعت ۱۶/۱۴۰)

٢٣٢٦:عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : اضْمَنُوْا لِیْ سِتًّا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَضْمَنْ لَكُمُ الْجَنَّةَ اُصْدُقُوْا اِذَا حَدَّثْتُمْ وَاَوْفُوْا اِذَا وَعَدْتُّمْ وَاَدُّوْا اِذَا ائْتُمِنْتُمْ وَاحْفَظُوْا فُرُوْجَكُمْ وَغُضُّوْا اَبْصَارَكُمْ وَكُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ.

(مشکوة المصابيح ص ٤١٥ حفظ اللسان الفصل الثالث)

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میرے لیے چھ چیزوں کے ضامن ہو جاؤ میں تمہارے لیے جنت کا ذمہ دار ہوتا ہوں (۱) جب بات کرو سچ بولو (۲) اور جب وعدہ کرو اسے پورا کرو (۳) اور جب تمہارے پاس امانت رکھی جائے اسے ادا کرو (۴) اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرو (۵) اور اپنی نگاہیں نیچی رکھو (۶) اور

اپنے ہاتھوں کو روکو یعنی ہاتھ سے کسی کو ایذا نہ پہنچاؤ۔ (بہار شریعت ١٦/١٤٠)

٢٣٢٧: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَيْسَ الْمُؤْمِنُ بِالطَّعَّانِ وَلَا اللَّعَّانِ وَلَا الْفَاحِشِ وَلَا الْبَذِیِّ . (جامع الترمذی ج ٢ ص ١٨ باب ماجاء فی اللعنة ومشکوة المصابیح ص ٤١٣ الفصل الثانی)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن نہ طعن کرنے والا ہوتا ہے نہ لعنت کرنے والا نہ فحش بکنے والا بیہودہ ہوتا ہے۔
(بہار شریعت ١٦/١٤٠، ١٤١)

٢٣٢٨: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَكُوْنُ الْمُؤْمِنُ لَعَّانًا . رواه الترمذی (مشکوة المصابیح ص ٤١٣ باب حفظ اللسان الفصل الثانی)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کو یہ نہ چاہئے کہ لعنت کرنے والا ہو۔ (بہار شریعت ١٦/١٤١)

٢٣٢٩: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اِنَّ اللَّعَّانِيْنَ لَا يَكُوْنُوْنَ شُهَدَاءَ وَلَا شُفَعَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ. رواه مسلم
(مشکوةالمصابیح باب حفظ اللسان والغیبة الفصل الاول ٤١١)

ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو لوگ لعنت کرتے ہیں وہ قیامت کے دن نہ گواہ ہوں گے نہ کسی کے سفارشی۔ (بہار شریعت ١٦/١٤١)

٢٣٣٠: عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا بِغَضَبِهٖ وَلَا بِالنَّارِ. (جامع الترمذی ج٢ ص١٨ باب ماجاء فی اللعنة)

سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی لعنت و غضب اور جہنم کے ساتھ آپس میں لعنت نہ کرو۔ (بہار شریعت ١٦/١٤١)

٢٣٣١: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا لَعَنَ شَيْئًا صَعِدَتِ اللَّعْنَةُ اِلَى السَّمَاءِ فَتُغْلَقُ اَبْوَابُ السَّمَاءِ دُوْنَهَا ثُمَّ تُهْبَطُ اِلَى الْاَرْضِ

فَتُغْلَقُ اَبْوَابُهَا دُوْنَهَا ثُمَّ تَاخُذُ يَمِيْنًا وَّشِمَالًا فَاِذَا لَمْ تَجِدْ مَسَاغًا رَجَعَتْ اِلَى الَّذِیْ لُعِنَ فَاِنْ كَانَ لِذٰلِكَ اَهْلًا وَاِلَّا رَجَعَتْ اِلٰى قَائِلِهَا . رواه ابو داؤد

(مشکوۃ المصابیح ص ٤١٣ باب حفظ اللسان الفصل الثانی)

ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جب بندہ کسی چیز پر لعنت کرتا ہے تو وہ لعنت آسمان کو جاتی ہے آسمان کے دروازے بند کردیئے جاتے ہیں پھر زمین پر اتاری جاتی ہے اس کے دروازے بھی بند کردیئے جاتے ہیں پھر دہنے بائیں جاتی ہے جب کہیں راستہ نہیں پاتی تو اس کی طرف آتی ہے جس پر لعنت بھیجی گئی اگر اسے اس کا اہل پاتی ہے تو اس پر پڑتی ہے ورنہ بھیجنے والے پر آتی ہے۔ (بہار شریعت ١٦/١٤١)

٢٣٣٢ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلًا نَازَعَتْهُ الرِّيْحُ رِدَاءَهُ فَلَعَنَهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا تَلْعَنْهَا فَاِنَّهَا مَامُوْرَةٌ وَاِنَّهُ مَنْ لَعَنَ شَيْئًا لَيْسَ لَهُ بِاَهْلٍ رَجَعَتِ اللَّعْنَةُ عَلَيْهِ .

رواه الترمذی و ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ص٤١٣ باب حفظ اللسان الفصل الثانی)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص کی چادر پر ہوا کے تیز جھونکے لگے اس نے ہوا پر لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہوا پر لعنت نہ کرو کہ وہ خدا کی طرف سے مامور ہے اور جو شخص ایسی چیز پر لعنت کرتا ہے جو لعنت کی اہل نہ ہو تو لعنت اسی پر لوٹ آتی ہے۔

٢٣٣٣ : عَنْ اُبَیِّ ابْنِ كَعْبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا تَسُبُّوا الرِّيْحَ فَاِذَا رَاَيْتُمْ مَا تَكْرَهُوْنَ فَقُوْلُوْا : اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَخَيْرِ مَا فِيْهَا وَخَيْرِ مَا اَمَرَتْ بِهٖ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ الرِّيْحِ وَشَرِّ مَا فِيْهَا وَشَرِّ مَا اُمِرَتْ بِهٖ.

(جامع الترمذی ج٢ص ٥١ باب ماجاء فی النهی عن سب الريح)

ابی بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہوا کو گالی نہ دو اور جب دیکھو کہ تمہیں بری لگتی ہے تو یہ کہو کہ الٰہی میں اس کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور جو کچھ اس میں خیر ہے جس خیر کا اسے حکم ملا اور میں اس کے شر سے پناہ مانگتا ہوں اور جو کچھ اس میں شر ہے اور اس کے شر سے جس کا اس کو حکم ہوا۔ (بہار شریعت ١٦/١٤١)

٢٣٣٤: عَنْ جَابِرٍ اَنَّ رَجُلًا لَعَنَ بَعِيْرَهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنْزِلْ عَنْهُ فَلَا تَصْحَبْنَا بِمَلْعُوْنٍ لَا تَدْعُوْا عَلٰى اَنْفُسِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَوْلَادِكُمْ وَلَا تَدْعُوْا عَلٰى اَمْوَالِكُمْ لَا تُوَافِقُوْا مِنَ اللّٰهِ سَاعَةً يُسْأَلُ فِيْهَا عَطَاءٌ فَيَسْتَجِيْبُ لَكُمْ. رواه مسلم (كنز العمال ١٢٥/٢ حديث ٣٠٤٠)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنی سواری کے جانور پر لعنت کی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اس سے اتر جاؤ ہمارے ساتھ میں ملعون چیز کو لے کر نہ چلو اپنے اوپر اور اپنی اولاد و اموال پر بددعا نہ کرو کہیں ایسا نہ ہو کہ یہ بددعا اس ساعت میں ہو جس میں جو دعا خدا سے کی جائے قبول ہوتی ہے۔(بہار شریعت ۱۶/۱۴۱،۱۴۲)

٢٣٣٥: عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَاكِ الْاَنْصَارِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَعْنُ الْمُؤْمِنِ كَقَتْلِهِ وَمَنْ قَذَفَ مُؤْمِنًا اَوْمُؤْمِنَةً بِكُفْرٍ فَهُوَ كَقَتْلِهِ. رواه الطبرانی

(كنزالعمال ج٢ص ١٢٥. باب اللعن. حديث ٣٠٥٢)

ثابت بن ضحاک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن پر لعنت کرنا اس کے قتل کی مثل ہے اور جو شخص مومن مرد یا عورت پر کفر کی تہمت لگائے تو یہ اس کے قتل کے مثل ہے۔(بہار شریعت ۱۶/۱۴۲)

٢٣٣٦: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ ﷺ: اَيُّمَا رَجُلٍ قَالَ: لِاَخِيْهِ كَافِرٌ فَقَدْ بَاءَ بِهَا اَحَدُهُمَا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (مشكوة المصابيح ص ٤١١ باب حفظ اللسان الفصل الاول. الجامع الصحيح للبخاری باب من اكفر اخاه بغير تاويل ج٢/٩٠١)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کو کافر کہے تو اس کلمہ کے ساتھ دونوں میں سے ایک لوٹے گا یعنی یہ کلمہ دونوں میں سے ایک پر پڑے گا۔(بہار شریعت ۱۶/۱۴۲)

٢٣٣٧: عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَرْمِيْ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْفُسُوْقِ وَلَا يَرْمِيْهِ بِالْكُفْرِ اِلَّا ارْتَدَّتْ عَلَيْهِ اِنْ لَمْ يَكُنْ صَاحِبُهُ كَذَالِكَ. رواه البخاری.

(مشكوة المصابيح ص ٤١١ باب حفظ اللسان. الفصل الاول)

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص دوسرے کو فسق اور کفر کی تہمت لگائے اور وہ ایسا نہ ہو تو اس کہنے والے پر لوٹتا ہے۔(بہار شریعت ۱۶/۱۴۲)

٢٣٣٨ :عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : مَنْ دَعَا رَجُلاً بِالْکُفْرِ اَوْقَالَ: عَدُوَّاللّٰہِ وَلَیْسَ کَذٰلِکَ اِلَّا حَارَ عَلَیْہِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ٤١١ باب حفظ اللسان .الفصل الاول)

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی کو کافر کہہ کر بلائے یا دشمن خدا کہے وہ ایسا نہیں تو اسی کہنے والے پر لوٹیگا۔(بہار شریعت ۱۶/۱۴۲)

٢٣٣٩ :عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَقِتَالُہٗ کُفْرٌ. (جامع الترمذی ج٢ ص٢٩ . باب ماجاء فی الشتم ص١٩)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلم سے گالی گلوج کرنا فسق ہے اور اس سے قتال کفر ہے۔(بہار شریعت ۱۶/۱۴۲)

٢٣٤٠ :عَنْ اَنَسٍ وَاَبِیْ ھُرَیْرَۃَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : اَلْمُسْتَبَّانُ مَاقَالَا: فَعَلَی الْبَادِیْ مَالَمْ یَعْتَدِالْمَظْلُوْمُ. رواہ مسلم.

(مشکوۃ المصابیح ص ٤١١ باب حفظ اللسان .الفصل الاول)

انس وابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو شخص گالی گلوج کرنے والے انھوں نے جو کچھ کہا سب کا وبال اس کے ذمہ ہے جس نے شروع کیا ہے جب تک مظلوم تجاوز نہ کرے یعنی جتنا پہلے نے کہا اس سے زیادہ نہ کہے۔(بہار شریعت ۱۶/۱۴۲)

٢٣٤١ :عَنْ حَبِیْبِ بْنِ سُلَیْمَانَ بْنِ سَمُرَۃَ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اِنْ کَانَ اَحَدُکُمْ سَابّاً لِصَاحِبِہٖ لَامَحَالَۃَ فَلَایَفْتَرِیْ عَلَیْہِ وَلَایَسُبُّ وَالِدَیْہِ وَلَایَسُبُّ قَوْمَہٗ وَلٰکِنْ اِنْ کَانَ یَعْلَمُ ذٰلِکَ فَلْیَقُلْ : اِنَّکَ لَبَخِیْلٌ اَوْلِیَقُلْ : لَجَبَانٌ اَوْلِیَقُلْ اِنَّکَ لَکَذُوْبٌ اَوْلِیَقُلْ : اِنَّکَ لَنَوُّمٌ. رواہ الطبرانی.

(کنزالعمال باب السب المرخص من الاکمال. ج٢/١٢٣ .حدیث ٣٠٠٢)

سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی کسی کو برا بھلا کہنا ہی چاہتا ہے تو نہ اس پر افترا کرے نہ اس کے والدین کو گالی دے نہ اس کی قوم کو گالی

دے ہاں اگر اس میں ایسی بات ہے جو اسکے علم میں ہے تو یوں کہے کہ تو بخیل ہے یا تو بزدل ہے یا جھوٹا ہے یا بہت سونے والا ہے۔ (بہار شریعت ۱۴۲/۱۶)

٢٣٤٢: عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَاكَانَ الْفُحْشُ فِيْ شَيْئٍ اِلَّاشَانَهٗ وَمَاكَانَ الْحَيَاءُ فِيْ شَيْئٍ اِلَّا زَانَهٗ. رواه الترمذی

(مشکوة المصابیح ص ٤١٤ باب حفظ اللسان الفصل الثانی)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فحش جس چیز میں ہوگا اسے عیب دار کردیگا اور حیا جس میں ہوگی اسے آراستہ کردیگی۔ (بہار شریعت ۱۴۳/۱۶)

٢٣٤٣: عَنْ عَائِشَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ شَرَّالنَّاسِ عِنْدَاللّٰهِ مَنْزِلَةً يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْ تَرَكَهُ النَّاسُ اِتِّقَاءَ شَرِّهٖ وَفِيْ رِوَايَةٍ اِتِّقَاءَ فُحْشِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(مشکوة المصابیح ص ٤١٢ باب حفظ اللسان)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ کے نزدیک قیامت کے دن سب لوگوں میں بدتر مرتبہ اس کا ہے کہ اسکے شر سے بچنے کے لیے لوگوں نے اسے چھوڑ دیا ہو اور ایک روایت میں ہے اور کے فحش سے بچنے کے لیے چھوڑ دیا ہو۔ (بہار شریعت ۱۴۳/۱۶)

٢٣٤٤: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : يُؤْذِيْنِيْ اِبْنُ آدَمَ يَسُبُّ الدَّهْرَ وَاَنَا الدَّهْرُ بِيَدِيْ الْاَمْرُ اُقَلِّبُ اللَّيْلَ وَالنَّهَارَ.

(السنن لأبی داؤد ج٢/٧١٥/باب فی الرجل لیسب الدهر)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ابن آدم مجھے ایذا دیتا ہے کہ دہر کو بُرا کہتا ہے دہر تو میں ہوں میرے ہاتھ میں سب کام ہیں اور رات کو میں بدلتا ہوں (یعنی زمانے کو بُرا کہنا اللہ عزوجل کو برا کہنا ہے کہ زمانے میں جو کچھ ہوتا ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتا ہے)۔ (بہار شریعت ۱۴۳/۱۶)

٢٣٤٥: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِذَا قَالَ الرَّجُلُ : هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ. رواه مسلم. (مشکوة المصابیح ص ٤١١ باب حفظ اللسان)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کوئی شخص

یہ کہے کہ سب لوگ ہلاک ہو گئے سب سے زیادہ ہلاک ہونیوالا یہ ہے یعنی جو شخص تمام لوگوں کو گنہگار اور مستحق نار بتائے سب سے بڑھ کر گنہگار وہ خود ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۳)

٢٣٤٦ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَجِدُوْنَ شَرَّ النَّاسِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ذَا الْوَجْهَیْنِ الَّذِیْ یَاْتِیْ هٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ وَهٰؤُلَاءِ بِوَجْهٍ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

(مشکوة المصابیح ص ٤١١ .باب حفظ اللسان)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب سے زیادہ برا قیامت کے دن اس کو پاؤ گے جو ذوالوجہین ہو یعنی دو رخہ آدمی کہ ان کے پاس ایک مونھ سے آتا ہے اور انکے پاس دوسرے مونھ سے آتا ہے (یعنی منافقوں کی طرح کہیں کچھ کہتا ہے اور کہیں کچھ کہتا ہے یہ نہیں کہ ایک طرح کی بات سب جگہ کہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۳)

٢٣٤٧ : عَنْ عَمَّارٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ کَانَ ذَا وَجْهَیْنِ فِی الدُّنْیَا کَانَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لِسَانٌ مِنْ نَارٍ. رواه الدارمی (مشکوة المصابیح ص ٤١٣ باب حفظ اللسان)

عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص دنیا میں دو رخہ ہوگا قیامت کے دن آگ کی زبان اس کے لیے ہوگی ابوداؤد کی روایت میں ہے اس کے لیے دو زبانیں آگ کی ہوں گی۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۳)

٢٣٤٨ : عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ : لَا یَدْخُلُ الْجَنَّةَ قَتَّاتٌ. متفق علیه . (مشکوة المصابیح ص ٤١١ باب حفظ اللسان)

حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ کو میں نے فرماتے سنا جنت میں چغل خور نہیں جائے گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۳)

٢٣٤٩ : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ غَنْمٍ وَاَسْمَاءَ بِنْتِ یَزِیْدَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : خِیَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الَّذِیْنَ اِذَا رُأُوْا ذُکِرَ اللّٰهُ وَشِرَارُ عِبَادِ اللّٰهِ الْمَشَّاؤُوْنَ بِالنَّمِیْمَةِ الْمُفَرِّقُوْنَ بَیْنَ الْاَحِبَّةِ الْبَاغُوْنَ الْبُرَاءَ اللَّعْنَةَ رواهما احمد والبیهقی فی شعب الایمان.

(مشکوة المصابیح ص ٤١٥ باب حفظ اللسان)

شعب الایمان میں عبدالرحمٰن بن غنم اسماء بنت یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ عزوجل کے نیک بندے وہ ہیں کہ ان کے دیکھنے سے خدا یاد

آئے۔ اور اللہ عزوجل کے برے بندے وہ ہیں کہ جو چغلی کھاتے ہیں۔ دوستوں میں جدائی ڈالتے ہیں۔ اور جو شخص جرم سے بری ہے اس پر تکلیف ڈالنا چاہتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۴)

۲۳۵۰: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اَتَدْرُوْنَ مَا الْغِيْبَةُ ؟ قَالُوْا : اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَعْلَمُ : قَالَ : ذِكْرُكَ اَخَاكَ بِمَا يَكْرَهُ قِيْلَ : اَفَرَأَيْتَ اِنْ كَانَ فِيْ اَخِيْ مَا اَقُوْلُ قَالَ : اِنْ كَانَ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ : فَقَدِ اغْتَبْتَهٗ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ فِيْهِ فَقَدْ بَهَتَّهٗ ۔

(الصحيح لمسلم ج۲ ص ۳۲۲ باب تحريم الغيبة)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے غیبت کیا ہے؟ لوگوں نے عرض کی اللہ و رسول خوب جانتے ہیں ارشاد فرمایا غیبت یہ ہے کہ تو اپنے بھائی کا اس چیز کے ساتھ ذکر کرے جو اسے بُری لگے کسی نے عرض کی اگر میرے بھائی میں وہ موجود ہو جو میں کہتا ہوں جب تو غیبت نہیں ہوگی۔ فرمایا جو کچھ تم کہتے ہو اگر اس میں موجود ہے جب ہی تو غیبت ہے جب تم ایسی بات کہو جو اس میں ہو نہیں یہ بہتان ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۴)

۲۳۵۱: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قُلْتُ : لِلنَّبِيِّ ﷺ حَسْبُكَ مِنْ صَفِيَّةَ كَذَا وَكَذَا قَالَ غَيْرُ مُسَدَّدٍ تَعْنِيْ قَصِيْرَةً فَقَالَ : لَقَدْ قُلْتِ : كَلِمَةً لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ ۔

(السنن لابی داؤد ج۲/۶۶۹ باب الغيبة)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں میں نے نبی کریم ﷺ سے کہا صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے لیے یہ کافی ہے کہ وہ ایسی ہیں ایسی ہیں یعنی پستہ قد ہیں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ تم نے ایسا کلمہ کہا کہ اگر سمندر میں ملایا جائے تو اس پر غالب آجائے۔(۱) (بہار شریعت ۱۶/۱۴۴)

۲۳۵۲: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ رَجُلَيْنِ صَلَّيَا صَلٰوةَ الظُّهْرِ اَوِ الْعَصْرِ وَكَانَا صَائِمَيْنِ فَلَمَّا قَضَى النَّبِيُّ ﷺ اَلصَّلٰوةَ قَالَ : اَعِيْدُوْا وُضُوْءَ كُمَا وَصَلٰوتَكُمَا وَامْضِيَا صَوْمَكُمَا وَاقْضِيَاهُ يَوْمًا آخَرَ قَالَا : لِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ؟ قَالَ : اِغْتَبْتُمْ فُلَانًا ۔

(مشكوة المصابيح ص ۴۱۵ باب حفظ اللسان)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دو شخصوں نے ظہر یا عصر کی نماز

---

(۱) یعنی کسی پستہ قد کو ناٹا، ٹھگنا، کہنا بھی غیبت میں داخل ہے جب کہ بلا ضرورت ہو ۱۲

پڑھی اوروہ دونوں روزہ دار تھے جب وہ نماز پڑھ چکے نبی کریم ﷺ نے فرمایا تم دونوں وضو کرو اور نماز کا اعادہ کرو اور روزہ پورا کرو اور دوسرے دن اس روزے کی قضا کرنا انہوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ یہ حکم کس لیے ہے؟ ارشاد فرمایا تم نے فلاں شخص کی غیبت کی ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۴)

٢٣٥٣: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : مَا أُحِبُّ أَنِّي حَكَيْتُ أَحَدًا وَأَنَّ لِيْ كَذَا وَكَذَا رواه الترمذی (مشكوة المصابيح ص ٤١٤ باب حفظ اللسان)

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ کسی کی نقل کروں اگرچہ میرے لیے اتنا، اتنا ہو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۴)

٢٣٥٤: عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ وَجَابِرٍ قَالَا : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْغِيْبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَكَيْفَ الْغِيْبَةُ أَشَدُّ مِنَ الزِّنَا قَالَ : إِنَّ الرَّجُلَ لَيَزْنِيْ فَيَتُوْبُ فَيَتُوْبُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَفِيْ رِوَايَةٍ فَيَتُوْبُ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لَهُ وَإِنَّ صَاحِبَ الْغِيْبَةِ لَا يَغْفِرُ لَهُ حَتّٰى يَغْفِرَهَا لَهُ صَاحِبُهُ وَفِيْ رِوَايَةِ أَنَسٍ قَالَ : صَاحِبُ الزِّنَا يَتُوْبُ وَصَاحِبُ الْغِيْبَةِ لَيْسَ لَهُ تَوْبَةٌ. (مشكوة المصابيح ص٤١٥ باب حفظ اللسان)

ابوسعید وجابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غیبت زنا سے بھی زیادہ سخت چیز ہے لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! زنا سے زیادہ سخت غیبت کیوں کر ہے؟ فرمایا مرد زنا کرتا پھر توبہ کرتا ہے اللہ تعالی اس کی توبہ قبول فرماتا ہے اور غیبت کرنے والے کی مغفرت نہ ہوگی جب تک وہ معاف نہ کردے جس کی غیبت کی ہے اور انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی روایت میں ہے زنا کرنے والا توبہ کرتا ہے اور غیبت کرنے والے کی توبہ نہیں ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۴، ۱۴۵)

٢٣٥٥: عَنْ أَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : إِنَّ مِنْ كَفَّارَةِ الْغِيْبَةِ أَنْ تَسْتَغْفِرَ لِمَنْ اغْتَبْتَهُ وَتَقُوْلُ : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَنَا وَلَهُ رواه البيهقی فی الدعوات الكبير

(مشكوة المصابيح الفصل الثالث باب حفظ اللسان ٤١٥ وكنز العمال ج ١٢٠/٢

باب الغيبة حديث ٢٩٢٣)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا غیبت کے کفارے میں یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہے اس کے لیے استغفار کرے یہ کہے۔" اللھم اغفرلنا ولہ" الٰہی ہمیں اور اسے بخش دے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۵)

۲۳۵۶: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ یَقُوْلُ : جَاءَ الْاَسْلَمِیُّ (مَاعِزُ الْاَسْلَمِیُّ) اِلٰی نَبِیِّ اللّٰهِ ﷺ فَشَهِدَ عَلٰی نَفْسِهٖ اَنَّهٗ اَصَابَ اِمْرَأَةً حَرَامًا اَرْبَعَ مَرَّاتٍ کُلُّ ذٰلِکَ یُعْرِضُ عَنْهُ النَّبِیُّ ﷺ فَاَقْبَلَ فِی الْخَامِسَةِ فَقَالَ : اَنِکْتَهَا قَالَ : نَعَمْ . قَالَ : حَتّٰی غَابَ ذٰلِکَ مِنْکَ فِیْ ذٰلِکَ مِنْهَا؟ قَالَ: نَعَمْ . قَالَ :کَمَا یَغِیْبُ الْمِرْوَدُ فِی الْمُکْحُلَةِ وَالرِّشَاءُ فِی الْبِئْرِ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ : هَلْ تَدْرِیْ مَاالزِّنَا؟ قَالَ : نَعَمْ .اَتَیْتُ مِنْهَا حَرَامًا مَا یَاتِی الرَّجُلُ مِنْ اِمْرَاَتِهٖ حَلَالًا قَالَ مَا تُرِیْدُ بِهٰذَا الْقَوْلِ؟ قَالَ اُرِیْدُ اَنْ تُطَهِّرَنِیْ فَاَمَرَ بِهٖ فَرُجِمَ فَسَمِعَ نَبِیُّ اللّٰهِ ﷺ رَجُلَیْنِ مِنْ اَصْحَابِهٖ یَقُوْلُ اَحَدُهُمَا لِصَاحِبِهٖ اُنْظُرْ اِلٰی هٰذَا الَّذِیْ سَتَرَ اللّٰهُ عَلَیْهِ فَلَمْ تَدَعْهُ نَفْسُهٗ حَتّٰی رُجِمَ رَجْمَ الْکَلْبِ فَسَکَتَ عَنْهُمَا ثُمَّ سَارَ سَاعَةً حَتّٰی مَرَّ بِجِیْفَةِ حِمَارٍ شَائِلٍ بِرِجْلِهٖ فَقَالَ : اَیْنَ فُلَانٌ وَفُلَانٌ فَقَالَا نَحْنُ ذَانِ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ فَقَالَ: اِنْزِلَا فَکُلَا مِنْ جِیْفَةِ هٰذَا الْحِمَارِ فَقَالَا : یَا نَبِیَّ اللّٰهِ مَنْ یَاکُلُ مِنْ هٰذَا ؟ قَالَ : فَمَا نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ اَخِیْکُمَا آنِفًا اَشَدُّ مِنْ اَکْلٍ مِنْهُ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ اِنَّهُ الْآنَ لَفِیْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ یَنْغَمِسُ فِیْهَا. (السنن لابی داؤد ج۲/۶۰۸ باب فی الرجم)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ماعز اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جب رجم کیا گیا تھا دو شخص آپس میں باتیں کرنے لگے ایک نے دوسرے سے کہا اسے دیکھو کہ اللہ عزوجل نے اس کی پردہ پوشی کی تھی مگر اس کے نفس نے نہ چھوڑا کتے کی طرح رجم کیا گیا حضور ﷺ نے سن کر سکوت فرمایا کچھ دیر تک چلتے رہے راستے میں مرا ہوا گدھا ملا جو پاؤں پھیلائے ہوئے تھا حضور نے ان دونوں شخصوں سے فرمایا جاؤ اس مردار گدھے کا گوشت کھاؤ انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ اسے کون کھائے گا؟ ارشاد فرمایا وہ جو تم نے اپنے بھائی کی آبروریزی کی وہ اس گدھے کے کھانے سے بھی زیادہ سخت ہے قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے وہ ماعز اس وقت جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۵)

۲۳۵۷: عَنْ اُسَامَةَ بْنِ شَرِيْكٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ : عِبَادَ اللّٰهِ ! وَضَعَ اللّٰهُ الْحَرَجَ اِلَّا اِمْرَأً اِقْتَضٰى اِمْرَأً مُّسْلِمًا فَذَالِكَ حَرَجٌ وَهَلَكَ قَالُوْا : مَا خَيْرُ مَا اُعْطِيَ النَّاسَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! قَالَ : خُلُقٌ حَسَنٌ (مسند امام احمد بن حنبل ۲۷۸/٤)

اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اے اللہ عزوجل کے بندو اللہ عزوجل نے حرج اٹھا لیا مگر جو شخص کسی مرد مسلم کی بطور ظلم آبروریزی کرے وہ حرج میں ہے اور ہلاک ہوا۔ (بہار شریعت ۱۴۵/۱۶)

۲۳۵۸: عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ شَدَّادٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنْ اَكَلَ بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ اُكْلَةً فَاِنَّ اللّٰهَ يُطْعِمُهُ مِثْلَهَا مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ اِكْتَسٰى ثَوْبًا بِرَجُلٍ مُسْلِمٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَكْسُوْهُ مِثْلَهُ مِنْ جَهَنَّمَ وَمَنْ قَامَ بِرَجُلٍ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقُوْمُ بِهٖ مَقَامَ سُمْعَةٍ وَرِيَاءٍ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ

(السنن لابی داود ج۶۶۹/۲ باب الغيبة . وكنز العمال ج ۱۱۹/۲ باب الغيبة حديث ۲۸۸۹)

مسور بن شداد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس شخص کو کسی مرد مسلم کی برائی کرنے کی وجہ سے کھانے کو ملا اللہ عزوجل اس کو اتنا ہی جہنم سے کھلائے گا اور جس کو مرد مسلم کی برائی کی وجہ سے کپڑا پہننے کو ملا اللہ عزوجل اس کو جہنم کا اتنا ہی کپڑا پہنائے گا۔ (بہار شریعت ۱۴۵/۱۶)

۲۳۵۹: عَنْ اَبِيْ بَرْزَةَ الْاَسْلَمِيِّ قَالَ : نَادٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى اَسْمَعَ الْعَوَالِقَ فَقَالَ : يَا مَعْشَرَ مَنْ اٰمَنَ بِلِسَانِهٖ وَلَمْ يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ قَلْبَهٗ لَاتَغْتَابُوا الْمُسْلِمِيْنَ وَلَا تَتَّبِعُوْا عَوْرَاتِهِمْ فَاِنَّهٗ مَنْ يَّتَّبِعْ عَوْرَةَ اَخِيْهِ يَتَّبِعِ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ حَتّٰى يَفْضَحَهٗ فِيْ بَيْتِهٖ

(مسند الامام احمد بن حنبل ج ٤٢٤/٤)

ابو برزہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے وہ لوگ جو زبان سے ایمان لائے اور ایمان انکے دلوں میں داخل نہیں ہوا مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور انکی چھپی ہوئی باتوں کو ٹٹول نہ کرو اس لیے کہ جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی چھپی ہوئی چیز کی ٹٹول کریگا اللہ عزوجل اس کی پوشیدہ چیز کی ٹٹول کریگا۔ اور جس کی عزوجل ٹٹول کریگا اس کو رسوا کردیگا۔ اگرچہ وہ اپنے مکان کے اندر ہو۔ (بہار شریعت ۱۴۶/۱۶)

٢٣٦٠: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَمَّا عُرِجَ بِیْ مَرَرْتُ بِقَوْمٍ لَّهُمْ اَظْفَارٌ مِنْ نُحَاسٍ یَخْمِشُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَصُدُوْرَهُمْ فَقُلْتُ: مَنْ هٰؤُلَاءِ یَا جِبْرِیْلُ! قَالَ: هٰؤُلَاءِ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ لُحُوْمَ النَّاسِ وَیَقَعُوْنَ فِیْ اَعْرَاضِهِمْ.

(السنن لابی داود ج٢/٦٦٩باب الغیبة)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مجھے معراج ہوئی ایک قوم پر گذرا جنکے ناخن تانبے کے تھے وہ اپنے موتھ اور سینے کونوچتے تھے میں نے کہا جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے کہا یہ وہ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے تھے اور ان کی آبروریزی کرتے تھے۔ (بہار شریعت١٦/١٣٦)

٢٣٦١: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ مَالُهٗ وَ عِرْضُهٗ وَدَمُهٗ حَسْبُ اِمْرَئٍ مِنَ الشَّرِّ اَنْ یُّحَقِّرَ اَخَاهُ الْمُسْلِمَ. (السنن لابی داود ج ٦٦٩/٢ باب الغیبة)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلمان کی سب چیزیں مسلمان پر حرام ہیں اس کا مال اور اس کی آبرو اور اس کا خون آدمی کو برائی سے اتنا ہی کافی ہے کہ وہ اپنے مسلمان بھائی کو حقیر جانے۔ (بہار شریعت١٦/١٣٦)

٢٣٦٢: عَنْ سَهْلِ بْنِ مُعَاذِ بْنِ اَنَسِ الْجُهَنِیِّ عَنْ اَبِیْهِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ حَمٰی مُؤْمِنًا مِّنْ مُنَافِقٍ اُرَاهُ قَالَ: بَعَثَ اللّٰهُ مَلَكًا یَحْمِیْ لَحْمَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ وَمَنْ رَمٰی مُسْلِمًا بِشَیْئٍ یُرِیْدُ شَیْنَهٗ بِهٖ حَبَسَهُ اللّٰهُ عَلٰی جِسْرِ جَهَنَّمَ حَتّٰی یَخْرُجَ مِمَّا قَالَ. (السنن لابی داود ج ٦٦٩/٢باب الغِیْبَةِ)

معاذ بن انس جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص مسلمان پر کوئی بات کرے اس سے مقصد عیب لگانا ہو اللہ تعالیٰ عزوجل اس کو پل صراط پر روکے گا جب تک اس چیز سے نہ نکلے جو اس نے کہی۔ (بہار شریعت١٦/١٣٦)

٢٣٦٣: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ وَ اَبِیْ طَلْحَةَ بْنِ سَهْلِ الْاَنْصَارِیِّ یَقُوْلَانِ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَامِنِ امْرِئٍ یَّخْذُلُ امْرَأً مُسْلِمًا فِیْ مَوْضِعٍ یُنْتَهَكُ فِیْهِ حُرْمَتُهٗ

وَيُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهٖ اِلَّا خَذَلَهُ اللّٰهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ فِيهِ نُصْرَتَهُ وَمَامِنْ اِمْرِئٍ يَنْصُرُ مُسْلِمًا فِي مَوْضَعٍ يُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهٖ وَيُنْتَهَكُ فِيهِ مِنْ حُرْمَتِهٖ اِلَّا نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ نُصْرَتَهُ .(السنن لابی داود ج٢/٦٦٩ باب الغيبة)

جابر بن عبداللہ اور ابوطلحہ بن سھل رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جہاں مرد مسلم کی ہتک حرمت کی جاتی ہو اور اس کی آبروریزی کی جاتی ہو ایسی جگہ جس نے مدد نہ کی یعنی یہ خاموش سنتا تھا اور ان کو منع نہ کیا تو اللہ تعالی اس کی مدد نہیں کریگا جہاں اسے پسند ہو کہ مدد کیجائے اور جو شخص مرد مسلم کی مدد کریگا ایسے موقع پر جہاں اس کی ہتک حرمت اور آبروریزی کی جاتی رہی ہو اللہ تعالیٰ اس کی مدد فرمائیگا ایسے موقع پر جہاں اسے محبوب ہے کہ مدد کی جائے۔(بہار شریعت ١٦/١٤٦)

٢٣٦٤: عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنِ اغْتِيبَ عِنْدَهُ اَخُوْهُ الْمُسْلِمُ وَهُوَ يَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهٖ فَنَصَرَهُ نَصَرَهُ اللّٰهُ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ فَاِنْ لَمْ يَنْصُرْهُ وَهُوَيَقْدِرُ عَلٰى نَصْرِهٖ اَدْرَكَهُ اللّٰهُ بِهٖ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ .رواه فی شرح السنة.

(مشكوة المصابيح باب الشفقة والرحمة على الخلق الفصل الثانی ص ٤٢٣)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ جس کے سامنے اس کے مسلمان بھائی کی غیبت کیجائے اور وہ اس کی مدد پر قادر ہو اور مدد کی اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اسکی مدد کریگا اور اگر باوجودِ قدرت اس کی مدد نہیں کی تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اسے پکڑے گا۔(بہار شریعت ١٦/١٤٦،١٤٧)

٢٣٦٥: عَنْ اَسْمَاءِ بِنْتِ يَزِيْدَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ ذَبَّ عَنْ لَحْمِ اَخِيْهِ بِالْمُغِيْبَةِ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّعْتِقَهُ مِنَ النَّارِ. رواه البيهقی.

(مشكوة المصابيح الفصل الثانی باب الشفقة على الخلق ولرحمة ص ٤٢٤)

اسماء بنت یزید نے رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنے بھائی کے گوشت سے اسکی غیبت میں روکے یعنی مسلمان کی غیبت کی جارہی تھی اس نے روکا تو اللہ عزوجل پر حق ہے کہ اسے جہنم سے آزاد کردے۔(بہار شریعت ١٦/١٤٧)

٢٣٦٦:عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَرُدُّ عَنْ عِرْضِ اَخِيْهِ اِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يَّرُدَّ عَنْهُ نَارَ جَهَنَّمَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ ثُمَّ تَلَا هٰذِهِ الْاٰيَةَ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ.رواه في شرح السنة.

(مشكوة المصابيح باب الشفقة والرحمة على الخلق الفصل الثاني ص٤٢٤)

ابودردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان اپنے بھائی کی آبرو سے روکے یعنی کسی مسلم کی آبروریزی ہوتی تھی۔اس نے منع کیا تو اللہ عزوجل پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کو جہنم کی آگ سے بچائے۔اس کے بعد اس آیت کی تلاوت کی "وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ" مسلمانوں کی مدد کرنا ہم پر حق ہے۔(بہارشریعت ١٦/١٤٧)

٢٣٦٧:عَنْ اَبِی هُرَيْـــــرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ وَالْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ يَكُفُّ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهُ وَيَحُوْطُهُ مِنْ وَّرَائِهِ.(السنن لابی داؤد ج٢/٦٧٣)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک مومن دوسرے مومن کا آئینہ ہے اور مومن مومن کا بھائی ہے اسکی چیزوں کو ہلاک ہونے سے بچائے اور غیبت میں اس کی حفاظت کرے۔(بہارشریعت ١٦/١٤٧)

٢٣٦٨:عَـنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : مَنْ رَاٰى عَوْرَةً فَسَتَرَهَا كَانَ كَمَنْ اَحْيٰى مَوْءُدَةً.(السنن لابی داؤد ج٢/٦٧٠.باب فی الستر علی المسلم)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص ایسی چیز دیکھے جس کو چھپانا چاہئے اور اس نے پردہ ڈال دیا یعنی چھپادی تو ایسا ہے جیسے موءدہ یعنی زندہ درگور کو زندہ کیا۔(بہارشریعت ١٦/١٤٧)

٢٣٦٩:عَـنْ شَبِيْـبِ بْـنِ سَـعْدِ الْبَلْوِیْ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ الْعَبْدَ لَيُلْقٰی كِتَابَهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ مَنْشُوْرًا فَيَنْظُرُ فِيْهِ فَيَرٰى حَسَنَاتٍ لَمْ يَعْمَلْهَا فَيَقُوْلُ : يَارَبِّ اَنّٰى هٰذَا لِیْ وَلَمْ اَعْمَلْهَا فَيُقَالُ : هٰذَا مَا اغْتَابَكَ النَّاسُ وَاَنْتَ لَاتَشْعُرُ.

(كنز العمال ج٢/١١٩،١٢٠.باب الغيبة حديث ٢٩١٥)

شبیب بن سعد بلوی سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بندہ کو قیامت کے

دن اس کا دفتر کھلا ہوا ملے گا وہ اس میں ایسی نیکیاں بھی دیکھے گا جن کو کیا نہیں اسے کہا جائیگا کہ یہ وہ ہے جو تیری لاعلمی میں لوگوں نے تیری غیبت کی تھی۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۴۷)

۲۳۷۰: عَنْ مُعَاذِ ابْنِ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ عَيَّرَ اَخَاهُ بِذَنْبٍ لَمْ يَمُتْ حَتّٰى يَعْمَلَهُ يَعْنِىْ مِنْ ذَنْبٍ قَدْ تَابَ مِنْهُ. رواه الترمذی

(مشکوة المصابیح ص ٤١٤ الفصل الثانی باب حفظ اللسان)

معاذ رضی اللہ تعالی عنہ نے سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے اپنے بھائی کو ایسے گناہ پر عار دلایا جس سے وہ توبہ کر چکا ہے تو مرنے سے پہلے وہ خود اس گناہ میں مبتلا ہو جائیگا۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۴۷)

۲۳۷۱: عَنْ وَاثِلَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَاتُظْهِرِ الشَّمَاتَةَ لِاَخِيْكَ فَيَرْحَمُهُ اللّٰهُ وَيَبْتَلِيْكَ. رواه الترمذی (مشکوة شریف ص ٤١٤/باب حفظ اللسان)

واثلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اپنے بھائی کی شماتت نہ کر یعنی اسکی مصیبت پر اظہار مسرت نہ کر کہ اللہ تعالیٰ اس پر رحم کرے گا اور تجھے اس میں مبتلا کر دے گا۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۴۷،۱۴۸)

۲۳۷۲: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : كُلُّ اُمَّتِىْ مُعَافًى اِلَّا الْمُجَاهِرُوْنَ وَاِنَّ مِنَ الْمُجَانَةِ اَنْ يَّعْمَلَ الرَّجُلُ بِاللَّيْلِ عَمَلًا ثُمَّ يُصْبِحُ وَقَدْ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَيَقُوْلُ يَافُلَانُ عَمِلْتُ الْبَارِحَةَ كَذَا وَكَذَا وَقَدْ بَاتَ يَسْتُرُهُ رَبُّهُ وَيُصْبِحُ يَكْشِفُ سِتْرَ اللّٰهِ عَنْهُ. (مشکوة المصابیح ص ٤١٢ باب حفظ اللسان)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری ساری امت عافیت میں ہے مگر مجاہرین یعنی جو لوگ کھلم کھلا گناہ کرتے ہیں عافیت میں نہیں انکی غیبت اور برائی کی جائے گی اور آدمی کی بے باکی سے یہ ہے کہ رات میں اس نے کوئی کام کیا یعنی گنہ کا کام اور خدا نے اس کو چھپایا اور یہ صبح کو خود کہتا ہے آج رات میں میں نے یہ کیا خدا عزوجل اس پر پردہ ڈالا تھا اور یہ شخص پردہ الٰہی کو ہٹا دیتا ہے۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۴۹)

۲۳۷۳: عَنْ بَهْزِ بْنِ حَكِيْمٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَ

تَرْعُوْنَ عَنْ ذِکْرِ الْفَاجِرِ مَتٰی یَعْرِفُهُ النَّاسُ فَاذْکُرُوْا الْفَاجِرَ بِمَافِیْهِ یَحْذَرُهُ النَّاسُ.

(کنزالعمال ج۲/۱۲۱/باب رخص الغیبة. حدیث ۲۹۳۹)

بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فاجر کے ذکر سے بچتے ہو اس کو لوگ کب پہچانیں گے؟ فاجر کا ذکر اس چیز کے ساتھ کرو جو اس میں ہے تاکہ لوگ اس سے بچیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۸)

۲۳۷۴: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ اَلْقٰی جُلْبَابَ الْحَیَاءِ فَلَاغِیْبَةَ لَهُ. (کنزالعمال ج۲/۱۲۱/باب الغیبة حدیث ۲۹۴۱)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے حیا کی چادر ڈال دی اسے غیبت نہیں یعنی ایسوں کی برائی بیان کرنا غیبت میں داخل نہیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۸)

۲۳۷۵: عَنْ مُعَاوِیَةَ بْنِ حَیْدَةِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَیْسَ لِفَاسِقٍ غِیْبَةٌ. (کنزالعمال ج۲ص ۱۲۱. باب رخص الغیبة حدیث ۳۹۴)

معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا فاسق کی غیبت نہیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۸)

۲۳۷۶: عَنِ الْمِقْدَادِ بْنِ الْاَسْوَدِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا رَأَیْتُمُ الْمَدَّاحِیْنَ فَاحْثُوْا فِیْ وُجُوْهِهِمُ التُّرَابَ. رواه المسلم

(مشکوة المصابیح ص ۴۱۲ باب حفظ اللسان)

مقداد بن اسود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مبالغہ کے ساتھ مدح کرنے والوں کو جب تم دیکھو تو ان کے مونھ میں خاک ڈال دو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۸)

۲۳۷۷: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ: سَمِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلًا یُثْنِیْ عَلٰی رَجُلٍ وَیُطْرِیْهِ فِی الْمِدْحَةِ فَقَالَ: لَقَدْ اَهْلَکْتُمْ اَوْقَطَعْتُمْ ظَهْرَ الرَّجُلِ.

(الصحیح لمسلم ج۲/۴۱۴. باب النهی عن المدح اذا کان فیه افراط)

ابوموسیٰ اشعر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی اکرم ﷺ نے ایک شخص کو سنا کہ

دوسرے کی تعریف کرتا ہے اور تعریف میں مبالغہ کرتا ہے ارشاد فرمایا تم نے اسے ہلاک کردیا اسکی پیٹھ توڑ دی۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۸)

۲۳۷۸: عَنْ اَبِی بُکْرَةَ قَالَ: اَثْنٰی رَجُلٌ عَلٰی رَجُلٍ عِنْدَالنَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ وَیْلَکَ قَطَعْتَ عُنُقَ اَخِیْکَ ثَلٰثًا مَنْ کَانَ مِنْکُمْ مَادِحاً لاَمَحَالَةَ فَلْیَقُلْ: اَحْسِبُ فُلَاناً وَاللّٰهِ حَسِیْبُهُ اِنْ کَانَ یَرٰی اَنَّهُ کَذَالِکَ وَلَایُزَکِّیْ عَلَی اللّٰهِ اَحداً مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ.

(مشکوة المصابیح ص۴۱۲ باب حفظ اللسان)

ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک شخص نے ایک شخص کی تعریف کی تو حضور نے فرمایا تجھے ہلاکت ہو تو نے اپنے بھائی کی گردن کاٹ دی اس کو تین مرتبہ فرمایا جس شخص کو کسی کی تعریف کرنی ضروری ہی ہو تو یہ کہے کہ مرے گمان میں فلاں ایسا ہے اگر اس کے علم میں یہ ہو کہ وہ ایسا ہے اور اللہ عزوجل اس کو خوب جانتا ہے اور اللہ عزوجل پر کسی کا تزکیہ نہ کرے یعنی جزم اور یقین کے ساتھ کسی کی تعریف نہ کرے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۸، ۱۴۹)

۲۳۷۹: عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ تَعَالٰی وَاهْتَزَّلَهُ الْعَرْشُ. رواہ البیهقی. (مشکوة المصابیح ص۴۱۴ باب حفظ اللسان)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جب فاسق کی مدح کی جاتی ہے رب تعالیٰ غضب فرماتا ہے اور عرش الٰہی جنبش کرنے لگتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۴۹)

بغض وحسد

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۳۷: وَلَاتَتَمَنَّوْا مَافَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبُوْا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيْبٌ مِّمَّا اكْتَسَبْنَ وَاسْئَلُوا اللّٰهَ مِنْ فَضْلِهٖ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْئٍ عَلِيْمًا. (سورة النساء الأية ۳۲)

اوراس کی آرزو نہ کرو جس سے اللہ نے تم میں ایک کو دوسرے پر بڑائی دی مردوں کے لیے ان کی کمائی سے حصہ ہے اور عورتوں کے لیے ان کی کمائی سے حصہ ہے اور اللہ سے اسکا فضل مانگو بیشک اللہ سب کچھ جانتا ہے۔

اورفرماتا ہے:

۳۳۸: وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ. (سورة الفلق الأية ۵)

حسد والے شر سے جب وہ مجھ سے جلے۔

احادیث

۲۳۸۰: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: اَلْحَسَدُ يَاكُلُ الْحَسَنَاتِ كَمَا تَاكُلُ النَّارُ الْحَطَبَ وَالصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارَ.

(الترغيب الترهيب ج۳ص ۵۴۷ . الترهيب من الحسد وفضل سلامة الصدر)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حسد نیکیوں کو اس طرح کھاتا ہے جس طرح آگ لکڑیوں کو کھاتی ہے اور صدقہ خطا کو بجھاتا ہے جس طرح پانی آگ کو بجھاتا ہے اسی کے مثل ابوداؤد نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۵۷)

۲۳۸۱: عَنْ مُعَاوِيَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلى الله عليه وسلم: يَامُعَاوِيَةُ (اِبْنُ حِيْدَةَ) اِيَّاكَ

وَالْغَضَبَ فَإِنَّ الْغَضَبَ يُفْسِدُ الْاِيْمَانَ كَمَا يُفْسِدُ الصَّبْرُ الْعَسَلَ.

(كنز العمال ج٢/١٠٦. باب الغضب حديث ٢٥٨١)

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حسد ایمان کو ایسا بگاڑتا ہے جس طرح ایلوا شہد کو بگاڑتا ہے۔ (بہار شریعت ١٦/١٥٧)

٢٣٨٢: عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: دَبَّ اِلَيْكُمْ دَاءُ الْاُمَمِ قَبْلَكُمْ اَلْحَسَدُ وَالْبَغْضَاءُ وَهِيَ الْحَالِقَةُ حَالِقَةُ الدِّيْنِ لَا حَالِقَةُ الشَّعْرِ وَالَّذِيْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهٖ لَاتَدْخُلُوا الْجَنَّةَ حَتّٰى تُؤْمِنُوْا وَلَا تُؤْمِنُوْا حَتّٰى تَحَابُّوْا وَلَا اُنَبِّئُكُمْ بِشَيْءٍ اِذَا فَعَلْتُمُوْهُ تَحَابَبْتُمْ؟ اَفْشُوا السَّلَامَ بَيْنَكُمْ.

(كنز العمال ج٢/٩٤. باب الحسد. ٢٣١٢)

زبیر بن عوّام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگلی امت کی بیماری تمہاری طرف بھی آئی وہ بیماری حسد و بغض ہے وہ مونڈنے والا ہے جن کو مونڈتا ہے بالوں کو نہیں مونڈتا قسم ہے اسکی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے جنت میں نہیں جائے گا جب تک ایمان نہ لاؤ اور مؤمن نہیں ہوگے جبتک آپس میں محبت نہ کرو میں تمہیں ایسی چیز نہ بتادوں کہ جب اسے کروگے آپس میں محبت کرنے لگوگے؟ آپس میں سلام کو پھیلاؤ۔ (بہار شریعت ١٦/١٥٧، ١٥٨)

٢٣٨٣: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ بُسْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: لَيْسَ مِنِّيْ ذُوْحَسَدٍ وَلَانَمِيْمَةٍ وَلَا كَهَانَةٍ وَلَا اَنَامِنْهُ.

(الترغيب والترهيب ج٣/٥٤٧/باب الترهيب من الحسد وفضل سلامة الصدر)

عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حسد اور چغلی اور کہانت نہ مجھ سے ہے اور نہ میں ان سے ہوں۔(١) (بہار شریعت ١٦/١٥٨)

٢٣٨٤: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ فَاِنَّ الظَّنَّ اَكْذَبُ الْحَدِيْثِ وَلَا تَحَسَّسُوْا وَلَا تَجَسَّسُوْا وَلَا تَنَاجَشُوْا وَلَا تَحَاسَدُوْا وَلَا تَبَاغَضُوْا وَلَا تَدَابَرُوْا

(١) یعنی مسلمانوں کو ان چیزوں سے بالکل تعلق نہ ہونا چاہیے۔

وَكُوْنُوا عِبَادَ اللّٰهِ اِخْوَانًا . (صحیح البخاری ج۲ ص۸۹٦ باب ما ینهی عن التحاسد والتدابر)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آپس میں حسد نہ کرو نہ بغض کرو نہ پیٹھ پیچھے برائی کرو اور اللہ عزوجل کے بندے بھائی بھائی ہوکر رہو۔ (بہار شریعت ۱۵۸/۱٦)

۲۳۸۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا حَسَدَ اِلَّا عَلٰی اِثْنَیْنِ رَجُلٌ اٰتَاهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ یَقُوْمُ بِهٖ آنَاءَ اللَّیْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ یُنْفِقُ مِنْهُ آنَاءَ اللَّیْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ . (مشکوة المصابیح ص ۱۸٤ باب فضائل القرآن الفصل الاول الصحیح للبخاری ج ۲ ص ۷٥۱ باب اغتباط صاحب القرآن)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ حسد نہیں ہے مگر دو پر ایک وہ شخص جسے خدا نے کتاب دی یعنی قرآن کا علم عطا فرمایا وہ اس کے ساتھ رات میں قیام کرتا ہے اور دوسرا وہ کہ خدا نے اسے مال دیا وہ دن اور رات کے اوقات میں صدقہ کرتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۵۸/۱٦)

۲۳۸٦. عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَاحَسَدَ اِلَّا فِیْ اِثْنَیْنِ رَجُلٍ عَلَّمَهُ اللّٰهُ الْقُرْآنَ فَهُوَ یَتْلُوْهُ آنَاءَ اللَّیْلِ وَآنَاءَ النَّهَارِ فَسَمِعَهُ جَارٌ لَهُ فَقَالَ لَیْتَنِیْ اُوْتِیْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِیَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا یَعْمَلُ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالًا فَهُوَ یُهْلِکُهُ فِیْ الْحَقِّ فَقَالَ رَجُلٌ لَیْتَنِیْ اُوْتِیْتُ مِثْلَ مَا اُوْتِیَ فُلَانٌ فَعَمِلْتُ مِثْلَ مَا یَعْمَلُ .

(الصحیح للبخاری ج۲ ص ۷٥۱، ۷٥۲ باب اغتباط صاحب القرآن)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسد نہیں ہے مگر دو شخصوں پر ایک وہ شخص جسے خدا نے قرآن سکھایا اور وہ رات اور دن کے اوقات میں اس کی تلاوت کرتا ہے اس کے پڑوسی نے سنا تو کہنے لگا کاش مجھے بھی ایسا ہی دیا جاتا ہے جو فلاں شخص کو دیا گیا تو میں بھی اس کی طرح عمل کرتا دوسرا وہ شخص خدا نے اسے مال دیا وہ حق میں مال کو خرچ کرتا ہے کسی نے کہا کاش مجھے بھی ویسا ہی دیا جاتا جیسا فلاں شخص کو دیا گیا تو میں بھی اسی کی طرح

عمل کرتا۔(۱) (بہارشریعت ۱۶/۱۵۸/۱۵۹)

۲۳۸۷ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ يَطَّلِعُ عَلٰى عِبَادِهٖ فِيْ لَيْلَةِ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَيَغْفِرُ لِلْمُسْتَغْفِرِيْنَ وَيَرْحَمُ الْمُسْتَرْحِمِيْنَ وَيُؤَخِّرُ اَهْلَ الْحِقْدِ كَمَا هُمْ (رواه البيهقي . الترغيب والترهيب ۲/۱۱۹ في صوم شعبان)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ عزوجل شعبان کی پندرہویں شب میں اپنے بندوں پر خاص تجلی فرماتا ہے جو استغفار کرتے ہیں انکی مغفرت کرتا ہے اور جو رحم کی درخواست کرتے ہیں ان پر رحم کرتا ہے اور عداوت والوں کو ان کی حالت پہ چھوڑ دیتا ہے۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۵۹)

۲۳۸۸ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : تُعْرَضُ اَعْمَالُ النَّاسِ فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ مَرَّتَيْنِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ لِكُلِّ عَبْدٍ مُؤْمِنٍ اِلَّا عَبْدًا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ : اُتْرُكُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَفِيْئَا.

(كنز العمال ـ ۲/۹۵، حديث ۲۳۲۱)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ہر ہفتہ میں دوبار دوشنبہ اور پنجشنبہ کو لوگوں کے اعمال نامے پیش ہوتے ہیں اور ہر بندے کی مغفرت ہوتی ہے مگر وہ شخص کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان عداوت ہو ان کے متعلق یہ فرماتا ہے انھیں چھوڑ دو اس وقت تک کہ باز آجائیں۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۵۹)

۲۳۸۹ : عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : تُعْرَضُ الْاَعْمَالُ عَلَى اللّٰهِ تَعَالٰى يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَ الْخَمِيْسِ فَيَغْفِرُ اللّٰهُ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ مُتَشَاحِنَيْنِ اَوْ قَاطِعِ رَحِمٍ . (كنز العمال ۲/۹۵، حديث ۲۳۲۲)

---

(۱) ان دونوں حدیثوں میں حسد سے مراد غبطہ ہے جس کو لوگ رشک کہتے ہیں جس کے یہ معنی ہیں کہ دوسرے کو جو نعمت ملی ویسی مجھے بھی مل جائے اور یہ آرزو نہ ہو کہ اسے نہ ملتی یا اس سے جاتی رہے اور حسد میں یہ آرزو ہوتی ہے اسی وجہ سے حسد مذموم ہے اور غبطہ مذموم نہیں امام بخاری کے ترجمۃ الباب سے بھی یہی معلوم ہوتا ہے کہ ان حدیثوں میں غبطہ مراد ہے لہذا ان حدیثوں کے یہ معنی ہوئے کہ یہی دو چیزیں غبطہ کرنے کی ہیں کہ یہ دونوں خدا کی بہت بڑی نعمتیں ہیں۔ غبطہ ان پر کرنا چاہیے نہ کہ دوسری نعمتوں پر۔۱۲

اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا دوشنبہ اور پنجشنبہ کو اللہ عزوجل کے حضور لوگوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں سب کی مغفرت کر دیتا ہے مگر جو دو شخص باہم عداوت رکھتے ہیں اور وہ شخص جو قطع رحم کرتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۵۹)

٢٣٩٠: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تُفْتَحُ اَبْوَابُ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَيَوْمَ الْخَمِيْسِ فَيُغْفَرُ فِيْهَا لِكُلِّ عَبْدٍ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا رَجُلًا كَانَتْ بَيْنَهُ وَبَيْنَ اَخِيْهِ شَحْنَاءُ فَيُقَالُ : اَنْظُرُوْا هٰذَيْنِ حَتّٰى يَصْطَلِحَا .

(كنز العمال ج٩٥/٢حديث ٢٣٢٣)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دوشنبہ اور پنجشنبہ کے دن جنت کے دروازے کھول دیئے جاتے ہیں جس بندہ نے شرک نہیں کیا ہے اس کی مغفرت کی جاتی ہے مگر جو شخص ایسا ہے کہ اس کے اور اس کے بھائی کے درمیان عداوت ہے انکے متعلق کہا جاتا ہے انھیں مہلت دو یہاں تک کہ یہ دونوں صلح کرلیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۵۸)

احادیث

۲۳۹۱: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ الظُّلْمَ ظُلُمَاتٌ يَوْمَ الْقِيَامَةِ (الصحيح لمسلم ج٢ ص ٣٢٠ باب تحريم الظلم، مشكوة المصابيح ص ٤٣٤)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ظلم قیامت کے دن تاریکیاں ہیں (ظلم کرنے والا قیامت کے دن سخت مصیبتوں اور تاریکیوں میں گھبرا ہوا ہوگا)۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۰)

۲۳۹۲: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُمْلِیْ لِلظَّالِمِ فَاِذَا اَخَذَهُ لَمْ يُفْلِتْهُ ثُمَّ قَرَأَ كَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِیَ ظَالِمَةٌ اِنَّ اَخْذَهُ اَلِيْمٌ شَدِيْدٌ. (الصحيح لمسلم ج٢ ص ٣٢٠ باب نصر الاخ ظالما او مظلوما)

اللہ تعالیٰ ظلم کو ڈھیل دیتا ہے مگر جب پکڑتا ہے تو پھر چھوڑتا نہیں اس کے بعد یہ آیت تلاوت کی " وَكَذٰلِكَ اَخْذُ رَبِّكَ اِذَا اَخَذَ الْقُرٰى وَهِیَ ظَالِمَةٌ " ایسی ہی تیرے رب کی پکڑ ہے جب وہ ظلم کرنے والی بستیوں کو پکڑتا ہے بیشک اس کی پکڑ دردناک ہے۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۴۰تا۱۴۱)

۲۳۹۳: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ كَانَتْ لَهُ مَظْلِمَةٌ لِاَخِيْهِ مِنْ عِرْضِهٖ اَوْ شَيْئٍ فَلْيَتَحَلَّلْهُ مِنْهُ الْيَوْمَ قَبْلَ اَنْ لَا يَكُوْنَ دِيْنَارٌ وَلَا دِرْهَمٌ اِنْ كَانَ لَهُ عَمَلٌ صَالِحٌ اُخِذَ مِنْهُ بِقَدْرِ مَظْلِمَتِهٖ وَاِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُ حَسَنَاتٌ اُخِذَ مِنْ سَيِّئَاتِ صَاحِبِهٖ فَحُمِلَ عَلَيْهِ. (مشكوة المصابيح ص ٤٣٥ باب الظلم الفصل الاول)

حضرت ابوہریرہ سے مروی سرکار ﷺ نے فرمایا جس کے ذمہ اسکے بھائی کا کوئی حق ہو وہ آج اس سے معاف کرا لے اس سے پہلے کہ نہ اشرفی ہوگی نہ روپیہ بلکہ اسکے عمل صالح کو

بقدر حق لے کر دوسرے کو دیدیئے جائیں گے اور اگر اس کے پاس نیکیاں نہیں ہوں گی تو دوسرے کے گناہ اس پر لادے جائیں گے۔ (بہار شریعت ١٦/١٦١)

٢٣٩٤: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَتَدْرُوْنَ مَا الْمُفْلِسُ؟ قَالُوْا: اَلْمُفْلِسُ فِیْنَا مَنْ لَادِرْهَمَ لَهُ وَلَامَتَاعَ فَقَالَ: اِنَّ الْمُفْلِسَ مِنْ اُمَّتِیْ مَنْ یَاتِیْ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِصَلٰوةٍ وَّصِیَامٍ وَّزَکٰوةٍ وَّیَاتِیْ قَدْ شَتَمَ هٰذَا وَقَذَفَ هٰذَا وَاَکَلَ مَالَ هٰذَا وَسَفَکَ دَمَ هٰذَا وَضَرَبَ هٰذَا فَیُعْطیٰ هٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ وَهٰذَا مِنْ حَسَنَاتِهٖ فَاِنْ فَنِیَتْ حَسَنَاتُهٗ قَبْلَ اَنْ یُقْضیٰ مَاعَلَیْهِ اُخِذَ مِنْ خَطَایَاهُمْ فَطُرِحَتْ عَلَیْهِ ثُمَّ طُرِحَ فِی النَّارِ۔ (مشکوة المصابیح ص ٤٣٥. باب الظلم الفصل الاول، مسلم ج٢/ ٣٢٠. باب تحریم الظلم)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی کہ سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ مفلس کون ہے؟ لوگوں نے عرض کی ہم میں مفلس وہ ہے کہ نہ اس کے پاس روپیہ ہے نہ متاع فرمایا میری امت میں مفلس وہ ہے کہ قیامت کے دن نماز روزہ زکوۃ لے کر آئے گا اور اسطرح آئے گا کہ کسی کو گالی دی ہے کسی پر تہمت لگائی ہے کسی کا مال کھالیا ہے کسی کا خون بہایا ہے کسی کو مارا ہے لہذا اسکی نیکیاں اسکو دیدی جائیں گی پھر اسے جہنم میں ڈالدیا جائے گا۔ (بہار شریعت ١٦/١٦١)

٢٣٩٥: عَنْ حُذَیْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَاتَکُوْنُوْا اِمَّعَةً تَقُوْلُوْنَ: اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَحْسَنَّا وَاِنْ ظَلَمُوْا ظَلَمْنَا وَلٰکِنْ وَطِّنُوْا اَنْفُسَکُمْ اِنْ اَحْسَنَ النَّاسُ اَنْ تُحْسِنُوْا وَاِنْ اَسَاءُوْا فَلَا تَظْلِمُوْا۔ (مشکوة المصابیح ص ٤٣٥ باب الظلم الفصل الثانی)

حضرت حذیفہ سے مروی سرکار نے فرمایا امعہ نہ بنو کہ یہ کہنے لگو کہ لوگ اگر ہمارے ساتھ احسان کریں گے تو ہم بھی احسان کریں گے اور اگر ہم پر ظلم کریں گے تو ہم بھی ان پر ظلم کرینگے بلکہ اپنے نفس کو اس پر جماؤ کہ لوگ احسان کریں تو تم بھی احسان کرو اور اگر برائی کریں تو تم ظلم نہ کرو۔ (بہار شریعت ١٦/١٦١)

٢٣٩٦: عَنْ مُعَاوِیَةَ اَنَّهٗ کَتَبَ اِلٰی عَائِشَةَ اَنِ اکْتُبِیْ اِلَیَّ کِتَابًا تُوْصِیْنِیْ فِیْهِ وَلَاتُکْثِرِیْ فَکَتَبَتْ سَلَامٌ عَلَیْکَ اَمَّابَعْدُ فَاِنِّیْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ مَنِ الْتَمَسَ رِضَی اللّٰهِ تَعَالٰی عَنْهُ بِسَخَطِ النَّاسِ کَفَاهُ اللّٰهُ مَؤُنَةَ النَّاسِ وَمَنِ الْتَمَسَ رِضَی

النَّاسِ بِسَخُطِ اللّٰهِ وَكَّلَهُ اللّٰهُ اِلَى النَّاسِ وَالسَّلَامُ عَلَيْکَ.

(مشکوة المصابیح ج٢ص ٤٣٥ .باب الظلم الفصل الثانی)

حضرت معاویہ سے مروی انہوں نے حضرت عائشہ کے پاس خط لکھا کہ میرے پاس آپ خط لکھئے اس میں مجھے کچھ وصیت کیجئے مگر زیادہ نہ ہوتو حضرت عائشہ نے سلام کے بعد لکھا میں نے رسول اللہ ﷺ کوفرماتے سنا کہ جو شخص اللہ کی خوشنودی کا طالب ہو لوگوں کی ناراضی کے ساتھ یعنی اللہ راضی ہو چاہے لوگ ناراض ہوں ہوا کریں اسکی کوئی پرواہ نہ کرے اللہ تعالیٰ لوگوں کے شر سے اسکی کفایت کریگا اور جو شخص لوگوں کو خوش رکھنا چاہے اللہ کی ناراضی کیساتھ اللہ تعالیٰ اسکو آدمیوں کے سپرد کردے گا۔(بہار شریعت ١٦/١٦١)

٢٣٩٧: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مِنْ شَرِّالنَّاسِ مَنْزِلَةً یَوْمَ الْقِیَامَةِ عَبْدٌ اَذْهَبَ اٰخِرَتَهُ بِدُنْیَا غَیْرِهٖ.(مشکوة المصابیح ص٤٣٥ باب الظلم الفصل الثالث)

ابوامامہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے بُرا قیامت کے دن وہ بندہ ہے جس نے دوسرے کی دنیا کے بدلے میں اپنی آخرت برباد کردی۔(بہار شریعت ١٦/١٦١)

٢٣٩٨: عَنْ عَلِیٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِیَّاکَ وَدَعْوَةَ الْمَظْلُوْمِ فَاِنَّمَا یَسْأَلُ اللّٰهَ تَعَالٰی حَقَّهُ وَاِنَّ اللّٰهَ لَایَمْنَعُ ذَا حَقٍّ حَقَّهُ.

(مشکوة المصابیح ص٤٣٥،٤٣٦ باب الظلم الفصل الثالث)

حضرت علی سے مروی کہ سرکار نے فرمایا مظلوم کی بددعا سے بچ کہ وہ اللہ تعالیٰ سے اپنا حق مانگے اور کسی حق والے کے حق سے اللہ منع نہیں کرے گا۔(بہار شریعت ١٦/١٦١)

غصہ اور تکبر کا بیان

احادیث

٢٣٩٩: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ : لِلنَّبِیِّ ﷺ اَوْصِنِیْ قَالَ : لَا تَغْضَبْ فَرَدَّدَ ذَالِکَ مِرَاراً قَالَ : لَا تَغْضَبْ. (مشکوة المصابیح ص٤٣٣ باب الغضب والکبر الفصل الاول)

ایک شخص نے عرض کی مجھے وصیت کیجئے فرمایا غصہ نہ کرو اس نے بار بار وہی سوال کیا جواب یہی ملا کہ غصہ نہ کرو۔ (بہار شریعت ١٦/١٦١، ١٦٢)

٢٤٠٠: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَیْسَ الشَّدِیْدُ بِالصُّرْعَةِ اِنَّمَا الشَّدِیْدُ الَّذِیْ یَمْلِکُ نَفْسَهُ عِنْدَ الْغَضَبِ.

(مشکوة المصابیح ص٤٣٣ باب الغضب والکبر الفصل الاول)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار نے فرمایا قوی وہ نہیں جو پہلوان ہو دوسرے کو پچھاڑ دے بلکہ قوی وہ ہے جو غصہ کے وقت اپنے کو قابو میں رکھے۔ (بہار شریعت ١٦/١٦٢)

٢٤٠١: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا تَجَرَّعَ عَبْدٌ اَفْضَلَ عِنْدَ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ مِنْ جُرْعَةِ غَیْظٍ یَکْظِمُهَا اِبْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ تَعَالٰی .

(مشکوة المصابیح ج٢ ص٤٣٤ باب الغضب والکبر الفصل الثالث)

حضرت عبداللہ بن عمر سے مروی سرکار نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے بندہ نے غصہ کا گھونٹ پیا اس سے بڑھ کر اللہ کے نزدیک کوئی گھونٹ نہیں (بہار شریعت ١٦/١٦٢)

٢٤٠٢: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ قَالَ : الصَّبْرُ عِنْدَ الْغَضَبِ وَالْعَفْوُ عِنْدَ الْاِسَاءَةِ فَاِذَا فَعَلُوْا عَصَمَهُمُ اللّٰهُ وَخَضَعَ لَهُمْ عَدُوُّهُمْ کَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ قَرِیْبٌ. (مشکوة المصابیح ص٤٣٤ باب الغضب والکبر فصل الثالث)

قرآن مجید کی آیت ہے:

"اِدْفَعْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَکَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ کَاَنَّهٗ وَلِیٌّ حَمِیْمٌ".

اس کے ساتھ دفع کر جو احسن ہے پھر وہ شخص کہ تجھ میں اور اس میں عداوت ہے ایسا ہو جائے گا گویا وہ خالص دوست ہے اس کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ غصہ کے وقت صبر کرے اور دوسرا اس کے ساتھ برائی کرے تو یہ معاف کردے جب ایسا کریں گے تو اللہ ان کو محفوظ رکھے گا اور ان کا دشمن جھک جائے گا گویا وہ خالص دوست قریب ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۲)

۲۴۰۳: روی بَهْزُ بْنُ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ الْغَضَبَ لَیُفْسِدُ الْاِیْمَانَ کَمَا یُفْسِدُ الصَّبِرُ الْعَسَلَ.

(مشکوۃ المصابیح ٤٣٤ باب الغضب والکبر الفصل الثالث)

حضرت بہر بن حکیم عن ابیہ عن جدہ راوی کہ سرکار نے فرمایا غصہ ایمان کو ایسا خراب کرتا ہے جس طرح ایلوا شہد کو خراب کردیتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۲)

۲۴۰۴: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قَالَ مُوْسَی بْنُ عِمْرَانَ عَلَیْهِ السَّلَامُ یَا رَبِّ مَنْ اَعَزُّ عِبَادِکَ عِنْدَکَ قَالَ: مَنْ اِذَا قَدَرَ غَفَرَ.

(مشکوۃ المصابیح ص ٤٣٤ باب الغضب والکبر الفصل الثالث)

حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی کہ اے رب کون بندہ تیرے نزدیک عزت والا ہے فرمایا وہ جو باوجود قدرت معاف کردے۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۶۲)

۲۴۰۵: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ خَزَنَ لِسَانَهٗ سَتَرَ اللّٰهُ عَوْرَتَهٗ وَمَنْ کَفَّ غَضَبَهٗ کَفَّ اللّٰهُ عَنْهُ عَذَابَهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَمَنِ اعْتَذَرَ اِلَی اللّٰهِ قَبِلَ اللّٰهُ عُذْرَهٗ (مشکوۃ المصابیح ص ٤٣٤ باب الغضب والکبر الفصل الثالث)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا جو شخص اپنی زبان کو محفوظ رکھے گا اللہ اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جو اپنے غصہ کو روکے گا قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اپنا عذاب اس سے روک دے گا اور جو اللہ سے عذر کرے گا اللہ اس کے عذر کو قبول

فرمائے گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۲)

۲۴۰۶: عَنْ عَطِيَّةَ بْنِ عُرْوَةَ السَّعْدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الْغَضَبَ مِنَ الشَّيْطَانِ وَإِنَّ الشَّيْطَانَ خُلِقَ مِنَ النَّارِ وَإِنَّمَا يُطْفَأُ النَّارُ بِالْمَاءِ فَإِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَتَوَضَّأْ (مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۴ باب الغضب والکبر الفصل الثانی)

حضرت عطیہ بن عروہ سے مروی سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا غصہ شیطان کی طرف سے ہے اور شیطان آگ سے پیدا ہوتا ہے اور آگ پانی ہی سے بجھائی جاتی ہے لہذا جب کسی کو غصہ آجائے تو وضو کرلے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۲)

۲۴۰۷: عَنْ اَبِيْ ذَرٍّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَا غَضِبَ اَحَدُكُمْ وَهُوَ قَائِمٌ فَلْيَجْلِسْ فَإِنْ ذَهَبَ عَنْهُ الْغَضَبُ وَإِلَّا فَلْيَضْطَجِعْ.

(مشکوۃ المصابیح ج۲ ص ۴۳۴ باب الغضب والکبر الفصل الثانی)

جب کسی کو غصہ آئے اور وہ کھڑا ہو تو بیٹھ جائے اگر غصہ چلا جائے فبہا ورنہ لیٹ جائے۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۶۲)

۲۴۰۸: عَنْ اَبِيْ سَعِيْدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَامَ فِيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ خَطِيْبًا بَعْدَ الْعَصْرِ فَلَمْ يَدَعْ شَيْئًا يَكُوْنُ اِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ اِلَّا ذَكَرَهُ حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ قَالَ: وَذَكَرَ الْغَضَبَ فَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ سَرِيْعَ الْغَضَبِ سَرِيْعَ الْفَيْءِ فَإِحْدَاهُمَا بِالْاُخْرٰى وَمِنْهُمْ مَنْ يَكُوْنُ بَطِيْءَ الْغَضَبِ بَطِيْءَ الْفَيْءِ فَإِحْدَاهُمَا بِالْاُخْرٰى وَخِيَارُكُمْ مَنْ يَكُوْنُ الْبَطِيْءَ الْغَضَبِ سَرِيْعَ الْفَيْءِ وَشِرَارُكُمْ مَنْ يَكُوْنُ سَرِيْعَ الْغَضَبِ وَبَطِيْءَ الْفَيْءِ قَالَ: اِتَّقُوا الْغَضَبَ فَإِنَّهُ جَمْرَةٌ عَلٰى قَلْبِ ابْنِ آدَمَ اَلَا تَرَوْنَ اِلٰى اِنْتِفَاخِ اَوْدَاجِهٖ وَحُمْرَةِ عَيْنَيْهِ فَمَنْ اَحَسَّ بِشَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيَضْطَجِعْ وَلْيَتَلَبَّدْ بِالْاَرْضِ.

(مشکوۃ المصابیح باب الامر بالمعروف الفصل الاول ۴۳۷)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان برائے خطاب عصر کے بعد کھڑے ہوئے تو قیامت تک ہونے والی کوئی چیز نہ چھوڑی یعنی ہر چیز ذکر کی جس نے یاد کرلیا اس نے یاد کرلیا اور جس نے بھلایا اس نے

بھلا دیا اور غصہ کا ذکر فرمایا تو ارشاد فرمایا بعض لوگوں کو غصہ جلد آجاتا ہے اور جلد جاتا رہتا ہے ایک کے بدلے میں دوسرا ہے اور بعض کو دیر میں آتا ہے اور دیر میں جاتا ہے یہاں بھی ایک کے بدلے میں دوسرا ہے یعنی ایک بات اچھی ہے اور ایک بری اول کا بدلا ہو گیا اور تم میں بہتر وہ ہیں کہ دیر میں انہیں غصہ آئے اور جلد چلا جائے اور بدتر وہ ہیں جنہیں جلد آئے اور دیر میں جائے غصہ سے بچو کہ وہ آدمی کے دل پر ایک انگارا ہے دیکھتے نہیں ہو کہ گلے کی رگیں پھول جاتی ہیں اور آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں جو شخص غصہ محسوس کرے لیٹ جائے اور زمین سے چپٹ جائے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۲تا۱۶۳)

۲۴۰۹: عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ الْجَنَّةِ كُلُّ ضَعِيْفٍ مُتَضَعَّفٍ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِاَهْلِ النَّارِ كُلُّ عُتُلٍّ جَوَّاظٍ مُسْتَكْبِرٍ (مشکوۃ المصابیح ص۴۳۳ باب الغضب والکبر الفصل الاول)

حضرت حارثہ بن وہب سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں تم کو جنت والوں کی خبر نہ دوں وہ ضعیف ہیں جن کو لوگ ضعیف وحقیر جانتے ہیں (مگر ہے یہ کہ) اگر اللہ پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ اس کو سچا کر دے اور کیا جہنم والوں کی خبر نہ دوں وہ سخت گو اور سخت خو تکبر کرنے والے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۳)

۲۴۱۰: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يَدْخُلُ النَّارَ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ اِيْمَانٍ وَلَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ اَحَدٌ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ كِبْرٍ. (مشکوۃ المصابیح ص۴۳۳ باب الغضب والکبر الفصل الاول)

حضرت عبداللہ بن مسعود نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کسی کے دل میں رائی برابر ایمان ہوگا وہ جہنم میں نہیں جائے گا اور جس کسی کے دل میں رائی برابر تکبر ہوگا وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۳)

۲۴۱۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَلَا يُزَكِّيْهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ شَيْخٌ زَانٍ وَمَلِكٌ كَذَّابٌ وَعَائِلٌ مُسْتَكْبِرٌ. (مشکوۃ المصابیح ص۴۳۳ باب الغضب والکبر الفصل الاول)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین شخص ہیں جن سے قیامت کے دن نہ تو اللہ تعالیٰ کلام کرے گا نہ ان کو پاک کرے گا نہ ان کی طرف نظر فرمائے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ (۱) بوڑھا زناکار (۲) بادشاہ کذاب (۳) اور محتاج متکبر (بہار شریعت ۱۶/۱۶۳)

۲۴۱۲: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: یَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰی: اَلْكِبْرِیَاءُ رِدَائِیْ وَالْعَظَمَةُ اِزَارِیْ فَمَنْ نَازَعَنِیْ وَاحِدًا مِنْهُمَا اَدْخَلْتُهُ النَّارَ.

(مشکوة المصابیح ص ٤٣٣ باب الغضب والکبر الفصل الاول)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کبریا اور عظمت میری صفتیں ہیں جو شخص ان میں سے کسی ایک میں مجھ سے منازعت کرے گا اسے جہنم میں ڈالدونگا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۳)

۲۴۱۳: عَنْ سَلْمَةَ بْنِ الْاَكْوَعِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا یَزَالُ الرَّجُلُ یَذْهَبُ بِنَفْسِهٖ حَتّٰی یُكْتَبَ فِی الْجَبَّارِیْنَ فَیُصِیْبُهٗ مَا اَصَابَهُمْ.

(مشکوة المصابیح ص ٤٣٣ باب الغضب والکبر (الفصل الثانی)

حضرت سلمہ بن اکوع سے روایت ہے کہ سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا آدمی کو (اپنے مرتبہ سے اونچے مرتبہ کی طرف) لے جاتا رہتا ہے یہاں تک کہ جبارین میں لکھدیا جاتا ہے پھر جو انہیں پہنچے اسے بھی پہنچے گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۳)

۲۴۱٤: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: یُحْشَرُ الْمُتَكَبِّرُوْنَ اَمْثَالَ الذَّرِّ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِیْ صُوَرِ الرِّجَالِ یَغْشَاهُمُ الذُّلُّ مِنْ كُلِّ مَكَانٍ یُسَاقُوْنَ اِلٰی سِجْنٍ فِیْ جَهَنَّمَ یُسَمّٰی بَوْلَس تَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْیَارِ یُسْقَوْنَ مِنْ عُصَارَةِ اَهْلِ النَّارِ طِیْنَةَ الْخَبَالِ. (مشکوة المصابیح ص ٤٣٣، ٤٣٤ باب الغضب والکبر الفصل الثانی)

حضرت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا متکبرین کا حشر قیامت کے دن چیونٹیوں کے برابر جسموں میں ہوگا اور ان کی صورتیں آدمیوں کی ہوں گی ہر طرف سے ان پر ذلت چھائے ہوئے ہوگی ان کو کھینچ کر جہنم کے قید خانہ کی طرف لے جائیں

گے جس کا نام بولس ہے ان کے اوپر آگوں کی آگ ہوگی جہنمیوں کا نچوڑ انہیں پلایا جائے گا جس کو طینۃ الخبال کہتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۳)

۲۴۱۵: عَنْ عُمَرَ قَالَ : وَهُوَ عَلَى الْمِنبَرِ يَا اَيُّهَا النَّاسُ! تَوَاضَعُوْا فَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : مَنْ تَوَاضَعَ لِلّٰهِ رَفَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِيْ نَفْسِهٖ صَغِيْرٌ وَفِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ عَظِيْمٌ وَمَنْ تَكَبَّرَ وَضَعَهُ اللّٰهُ فَهُوَ فِيْ اَعْيُنِ النَّاسِ صَغِيْرٌ وَ فِيْ نَفْسِهٖ كَبِيْرٌ حَتّٰى لَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِمْ مِنْ كَلْبٍ اَوْ خِنْزِيْرٍ. (مشكوة المصابيح ص ٤٣٤ باب الغضب والكبر الفصل الثالث)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے منبر پر ارشاد فرمایا اے لوگو! اللہ کے لیے تواضع کرو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا وہ فرما رہے تھے کہ جو اللہ کے لیے تواضع کرتا ہے اللہ اس کو بلند کرتا ہے وہ اپنے نفس میں چھوٹا مگر لوگوں کی نظر میں بڑا ہے اور جو بڑائی کرتا ہے اللہ اس کو پست کرتا ہے وہ لوگوں کی نظر میں ذلیل ہے اور اپنے نفس میں بڑا ہے وہ لوگوں کے نزدیک کتے یا سوئر سے بھی زیادہ حقیر ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۳)

۲۴۱۶: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : ثَلٰثٌ مُنْجِيَاتٌ وَثَلٰثٌ مُهْلِكَاتٌ فَاَمَّا الْمُنْجِيَاتُ فَتَقْوَى اللّٰهِ فِي السِّرِّ وَالْعَلَانِيَةِ وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِي الرِّضَا وَالسُّخْطِ وَالْقَصْدُ فِي الْغِنٰى وَالْفَقْرِ وَاَمَّا الْمُهْلِكَاتُ فَهَوًى مُتَّبَعٌ وَشُحٌّ مُطَاعٌ وَاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِهٖ وَهِيَ اَشَدُّهُنَّ. (مشكوة المصابيح ص ٤٣٤ باب الغضب والكبر الفصل الثالث)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین چیزیں نجات دینے والی ہیں اور تین ہلاک کرنے والی ہیں نجات والی چیزیں یہ ہیں (۱) پوشیدہ اور ظاہر میں اللہ سے تقوی (۲) خوشی اور ناخوشی میں حق بات بولنا (۳) مالداری اور احتیاج کی حالت میں درمیانی چال چلنا۔ ہلاک کرنے والی یہ ہیں: (۱) خواہش نفسانی کی پیروی کرنا (۲) اور بخل کی اطاعت اور اپنے نفس کے ساتھ گھمنڈ کرنا یہ سب میں سخت ہے۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۶۳تا۱۶۴)

﴿ہجر اور قطع تعلق کی ممانعت﴾

احادیث

۲٤۱۷: عَنْ اَبِی اَیُّوْبَ الْاَنصارِیْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰه ﷺ قَالَ : لاَ یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَھْجُرَ اَخَاہُ فَوْقَ ثَلاَثِ لَیَالٍ یَلْتَقِیَانِ فَیُعْرِضُ ھٰذا وَیُعْرِضُ ھٰذا وَخَیْرُھُمَا الَّذِیْ یَبْدَأُ بِالسَّلَامِ .(الصحیح لمسلم ج ۲ ص ۳۱٦ باب تحریم الھجر فوق ثلاثۃ ایام بلا عذر شرعی)

ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی کے لیے یہ حلال نہیں کہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑ رکھے کہ دونوں ملتے ہیں۔ ایک ادھر مونھ پھیر لیتا ہے اور دوسرا ادھر مونھ پھیر لیتا ہے اور ان دونوں میں بہتر وہ ہے جو ابتداءً سلام کرے۔(بہارشریعت۱٦/۱٦۴)

۲٤۱۸: عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : لاَ یَکُوْنُ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَھْجُرَ مُسْلِمًا فَوْقَ ثَلٰثَۃٍ فَاِذَا لَقِیَہُ سَلَّمَ عَلَیْہِ ثَلٰثَ مِرَارٍ کُلُّ ذٰلِکَ لاَ یَرُدُّ عَلَیْہِ فَقَدْ بَاءَ بِاِثْمِہٖ. (السنن لابی داؤد ج۲ ص ٦۷۳ باب فی ھجرۃ الرجل اخاہ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلم کے لیے یہ نہیں ہے کہ دوسرے مسلم کو تین دن سے زیادہ چھوڑ رکھے جب اس سے ملاقات ہو تو تین مرتبہ سلام کرے۔ اگر اس نے جواب نہیں دیا تو اس کا گناہ بھی اسی کے ذمہ ہے۔(بہارشریعت۱٦/۱٦۴)

۲٤۱۹: عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ قَالَ:قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : لاَ یَحِلُّ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَھْجُرَ مُؤْمِنًا فَوْقَ ثَلاَثٍ فَاِنْ مَرَّتْ بِہٖ ثَلاَثٌ فَلْیَلْقَہُ فَلْیُسَلِّمْ عَلَیْہِ فَاِنْ رَدَّ عَلَیْہِ السَّلَامَ فَقَدِ اشْتَرَکَا فِی الْاَجْرِ وَاِنْ لَمْ یَرُدَّ عَلَیْہِ فَقَدْ بَاءَ بِالْاِثْمِ وَخَرَجَ الْمُسَلِّمُ مِنَ الْھِجْرَۃِ.

(مشکوۃ المصابیح ص٤۲۸ باب ما ینھی من التہاجر)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کے لیے یہ حلال نہیں کہ مومن کو تین دن سے زیادہ چھوڑ دے اگر تین دن گذر گئے ملاقات کرے اور سلام کرے اگر دوسرے نے سلام کا جواب دے دیا تو اجر میں دونوں شریک ہو گئے اور اگر جواب نہیں دیا تو گناہ اس کے ذمہ ہے اور یہ شخص چھوڑنے کے گناہ سے نکل گیا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۴)

۲۴۲۰: عَنْ اَبِیْ خِرَاشِ السُّلَمِیِّ اَنَّهُ سَمِعَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ : مَنْ هَجَرَ اَخَاهُ سَنَةً فَهُوَ كَسَفْكِ دَمِهٖ (ابو داؤد ج۲/۶۷۳ باب فی هجرة الرجل اخاه)

ابوخراش سلمی رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جو شخص اپنے بھائی کو سال بھر چھوڑے تو یہ اس کے قتل کی مثل ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۴)

۲۴۲۱: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لاَ یَحِلُّ لِمُسْلِمٍ اَنْ یَّهْجُرَ اَخَاهُ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَنْ هَجَرَ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَمَاتَ دَخَلَ النَّارَ .

(السنن لابی داؤد ج۲ ص۶۷۳ باب فی هجرة الرجل اخاه)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلم کے لیے حلال نہیں کہ اپنے بھائی کو تین دن سے زیادہ چھوڑ دے پھر جس نے ایسا کیا اور مر گیا تو جہنم میں گیا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۵)

﴿سلوک کرنے کا بیان﴾

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

٣٣٩: وَإِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِىْ إِسْرَائِيْلَ لاَ تَعْبُدُوْنَ إِلَّا اللّٰهَ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا وَّذِىْ الْقُرْبىٰ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنَ وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّأَقِيْمُوْا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوْا الزَّكٰوةَ . (سورة البقرة الأية/٨٣)

اور جب ہم نے بنی اسرائیل سے عہد کیا کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ بھلائی کرو اور رشتہ داروں اور یتیموں اور مسکینوں سے اور لوگوں سے اچھی بات کہو اور نماز قائم رکھو اور زکوۃ دو۔

اور فرماتا ہے:

٣٤٠: قُلْ مَا اَنْفَقْتُمْ مِنْ خَيْرٍ فَلِلْوَالِدَيْنِ وَالْاَقْرَبِيْنَ وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ فَإِنَّ اللّٰهَ بِهٖ عَلِيْمٌ. (سورة البقرة آيت/ ٢١٥)

تم فرماؤ جو کچھ مال نیکی میں خرچ کرو تو وہ ماں باپ اور قریب کے رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور راہ گیر کے لیے ہے اور جو بھلائی کرو بے شک اللہ جانتا ہے۔

اور فرماتا ہے:

٣٤١: وَقَضٰى رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْا إِلَّا إِيَّاهُ وَبِالْوَالِدَيْنِ إِحْسَانًا إِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّلَا تَنْهَرْ هُمَا وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا وَّاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيَانِىْ صَغِيْرًا .

(سورة بنی اسرائیل آیت /٢٤)

اور تمہارے رب نے حکم فرمایا کہ اس کے سوا کسی کو نہ پوجو اور ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرو اگر تیرے سامنے ان میں ایک یا دونوں بڑھاپے کو پہونچ جائیں تو ان سے ہوں نہ کہنا اور انہیں نہ جھڑکنا اور ان سے تعظیم کی بات کہنا۔ اور ان کے لیے عاجزی کا بازو بچھا نرم دلی سے

اور عرض کی اے میرے رب تو ان دونوں پر رحم کر جیسا کہ ان دونوں نے مجھے بچپنے میں پالا۔

اور فرماتا ہے:

۳۴۲: وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ حُسْنًا وَاِنْ جَاهَدٰکَ لِتُشْرِکَ بِیْ مَا لَیْسَ لَکَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا. (سورۃ عنکبوت آیت ۸)

اور ہم نے آدمی کو تاکید کی اپنے ماں باپ کے ساتھ بھلائی کی اور اگر وہ تجھ سے کوشش کریں کہ تو میرا شریک ٹھہرائے جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہا نہ مان۔

اور فرماتا ہے:

۳۴۳: وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ وَهْنًا عَلٰی وَهْنٍ وَّفِصٰلُهٗ فِیْ عَامَیْنِ اَنِ اشْکُرْ لِیْ وَ لِوَالِدَیْکَ اِلَیَّ الْمَصِیْرُ وَاِنْ جَاهَدٰکَ عَلٰی اَنْ تُشْرِکَ بِیْ مَا لَیْسَ لَکَ بِهٖ عِلْمٌ فَلَا تُطِعْهُمَا وَصَاحِبْهُمَا فِی الدُّنْیَا مَعْرُوْفًا.(سورۃ لقمان آیت ۱۵)

اور ہم نے آدمی کو اس کے ماں باپ کے بارے میں تاکید فرمائی اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا کمزوری پر کمزوری جھیلتی ہوئی اور اس کا دودھ چھوٹنا دو برس میں ہے یہ کہ حق مان میرا اور اپنے ماں باپ کا آخر مجھ ہی تک آنا ہے اور اگر وہ دونوں تجھ سے کوشش کریں کہ میرا شریک ٹھہرائیں ایسی چیز کو جس کا تجھے علم نہیں تو ان کا کہنا نہ مان اور دنیا میں اچھی طرح اس کا ساتھ دے۔

اور فرماتا ہے:

۳۴۴: وَوَصَّیْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَیْهِ اِحْسَانًا حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ کُرْهًا وَّوَضَعَتْهُ کُرْهًا.

(سورۃ الاحقاف آیت ۱۵)

اور ہم نے آدمی کو حکم کیا کہ اپنے ماں باپ سے بھلائی کرے اس کی ماں نے اسے پیٹ میں رکھا تکلیف سے اور جنی اس کو تکلیف سے۔

اور فرماتا ہے:

۳۴۵: اِنَّمَا یَتَذَکَّرُ اُولُوا الْاَلْبَابِ الَّذِیْنَ یُوْفُوْنَ بِعَهْدِ اللّٰهِ وَلَا یَنْقُضُوْنَ الْمِیْثَاقَ وَالَّذِیْنَ یَصِلُوْنَ مَا اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖ اَنْ یُّوْصَلَ وَیَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ وَ یَخَافُوْنَ

سُوْٓءَ الْحِسَابِ. (سورة الرعد آیت/٢١)

نصیحت وہی مانتے ہیں جنہیں عقل ہے وہ جو اللہ کا عہد پورا کرتے ہیں اور قول باندھ کر پھرتے نہیں اور وہ کہ جوڑتے ہیں اسے جس کے جوڑنے کا اللہ نے حکم دیا اور اپنے رب سے ڈرتے ہیں اور حساب کی برائی سے اندیشہ رکھتے ہیں۔

اور فرماتا ہے:

٣٤٦: وَالَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِي الْاَرْضِ اُولٰٓئِكَ لَهُمُ اللَّعْنَةُ وَلَهُمْ سُوْٓءُ الدَّارِ. (سورۃ الرعد/٢٥)

اور جو لوگ اللہ کے عہد کو مضبوطی کے بعد توڑ دیتے ہیں اور اللہ نے جس کو جوڑنے کا حکم دیا ہے اسے کاٹتے ہیں اور زمین میں فساد کرتے ہیں ان کے لیے لعنت ہے اور ان کے لیے برا گھر ہے۔

اور فرماتا ہے:

٣٤٧: وَاتَّقُوا اللّٰهَ الَّذِيْ تَسَآءَلُوْنَ بِهٖ وَالْاَرْحَامَ. (النساء/١)

اور اللہ سے ڈرو جس سے تم سوال کرتے ہو اور رشتے سے۔

احادیث

٢٤٢٢: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ صَحَابَتِيْ؟ قَالَ: اُمُّكَ قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: ثُمَّ اُمُّكَ قَالَ ثُمَّ مَنْ قَالَ؟ ثُمَّ اُمُّكَ قَالَ: ثُمَّ مَنْ قَالَ ثُمَّ اَبُوْكَ. (الصحیح لمسلم کتاب البر والصلة ج٢/٣١٢)

٢٤٢٣: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَحَقُّ النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ قَالَ: اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اُمُّكَ ثُمَّ اَبُوْكَ. (الصحیح لمسلم ج٢/٣١٢)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ سب سے زیادہ حسن صحبت یعنی احسان کا مستحق کون ہے؟۔ ارشاد فرمایا تمہاری ماں یعنی ماں کا حق سب سے زیادہ ہے انہوں نے پوچھا پھر کون؟ حضور نے پھر ماں کو بتایا انہوں نے پھر پوچھا کہ پھر کون؟ ارشاد فرمایا تمہارا والد۔ (بہار شریعت ١٦/١٦٧)

۲۴۲۴: عَنْ بهز بن حكيم عن ابيه عن جده رضی: قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَنْ اَبِرُّ قَالَ: اُمَّکَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: اُمَّکَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: اُمَّکَ قُلْتُ ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: اَبَاکَ ثُمَّ الْاَقْرَبَ فَالْاَقْرَبَ. (مشكوة المصابيح ص ۴۲۰ باب البر والصلة الفصل الثانی)

بروایت بہز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ راوی کہتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کس کے ساتھ احسان کروں؟ فرمایا اپنی ماں کے ساتھ میں نے کہا پھر کس کے ساتھ؟ فرمایا اپنی ماں کے ساتھ میں نے کہا پھر کس کے ساتھ؟ فرمایا اپنی ماں کے ساتھ میں نے کہا پھر کس کے ساتھ؟ فرمایا اپنے باپ کے ساتھ پھر اس کے ساتھ جو زیادہ قریب ہو پھر اس کے بعد جو زیادہ قریب ہو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۷)

۲۴۲۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَبَرُّ الْبِرِّ اَنْ يَّصِلَ الرَّجُلُ وُدَّ اَبِيْهِ. (الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۳۱۴/باب فضل صلة اصدقاء الاب والام نحوهما)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ زیادہ احسان کرنیوالا وہ ہے جو اپنے باپ کے دوستوں کے ساتھ باپ کے نہ ہونے کی صورت میں احسان کرے یعنی جب باپ مر گیا یا کہیں چلا گیا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۷)

۲۴۲۶: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: رَغِمَ اَنْفُهٗ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهٗ ثُمَّ رَغِمَ اَنْفُهٗ قِيْلَ مَنْ؟ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: مَنْ اَدْرَكَ وَالِدَيْهِ عِنْدَهُ الْكِبَرُ اَحَدَهُمَا اَوْ كِلَيْهِمَا ثُمَّ لَمْ يَدْخُلِ الْجَنَّةَ. (الصحيح لمسلم ج ۲ ص ۳۱۴/باب فضل صلة اصدقاء الاب والام نحوهما)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اس کی ناک خاک میں ملے (اسکو تین مرتبہ فرمایا) یعنی ذلیل ہو کسی نے پوچھا یارسول اللہ وہ کون یعنی کس کے متعلق ارشاد ہے؟ فرمایا جس نے ماں باپ دونوں یا ایک کو بڑھاپے کے وقت پایا اور جنت میں داخل نہ ہوا یعنی ان کی خدمت نہ کی کہ جنت میں جاتا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۷)

۲۴۲۷: عَنْ اَسْمَاءَ بِنْتِ اَبِيْ بَكْرٍ صِدِّيْقٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَتْ: قَدِمَتْ اُمِّيْ وَهِيَ مُشْرِكَةٌ فِيْ عَهْدِ قُرَيْشٍ وَمُدَّتِهِمْ اِذَا عَاهَدُوا النَّبِيَّ ﷺ مَعَ اَبِيْهَا فَاسْتَفْتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ. فَقَالَتْ: اِنَّ اُمِّيْ قَدِمَتْ وَهِيَ رَاغِبَةٌ قَالَ نَعَمْ صِلِيْ

اُمَّکِ.(صحیح البخاری ج٢ ص٨٨٤ باب صلة المرأة امها ولها زوج، مشکوۃ ص٤١٨)

اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتی ہیں جس زمانہ میں قریش نے حضور سے معاہدہ کیا تھا میری ماں جو مشرکہ تھی میرے پاس آئی میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ میری ماں آئی ہے اور وہ اسلام کی طرف سے راغب یا وہ اسلام سے اعراض کیئے ہوئے ہے کیا میں اسکے ساتھ سلوک کروں ارشاد فرمایا اس کے ساتھ سلوک کرو (یعنی کافرہ ماں کے ساتھ بھی سلوک کیا جائے گا)۔(بہارشریعت ١٦/١٦٧)

٢٤٢٨: عَنِ الْمُغِيْرَةِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَيْكُمْ عُقُوْقَ الْاُمَّهَاتِ وَوَادَ الْبَنَاتِ وَمَنْعَ وَهَاتِ وَكُرِهَ لَكُمْ قِيْلَ وَقَالَ : وَكَثْرَةُ السُّؤَالِ وَاِضَاعَةُ الْمَالِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.(مشکوۃ المصابیح ص٤١٩ باب البر والصلة)

مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں تم پر حرام کردی ہیں۔(١)ماؤں کی نافرمانی (٢) اور لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا (٣)اور دوسروں کو جواپنے اوپرآتا ہواسے نہ دینا اور اپنا مانگنا کہ لاؤ۔اور یہ باتیں تمھارے لیئے مکروہ ہیں۔قیل وقال یعنی فضول باتیں اور کثرت سوال اور اضاعت مال۔(بہارشریعت ١٦/١٦٨)

٢٤٢٩:عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مِنَ الْكَبَائِرِ شَتْمُ الرَّجُلِ وَالِدَيْهِ قَالُوْا:يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! وَهَلْ يَشْتِمُ الرَّجُلُ وَالِدَيْهِ قَالَ نَعَمْ يَسُبُّ اَبَاالرَّجُلِ فَيَسُبُّ اَبَاهُ وَيَسُبُّ اُمَّهُ .(مشکوۃ المصابیح ص٤١٩ باب البر والصلة الفصل الاول)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ بات کبیرہ گناہوں میں ہے کہ آدمی اپنے والدین کو گالی دے لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ کیا کوئی اپنے والدین کو بھی گالی دیتا ہے فرمایا ہاں !اس کی صورت یہ ہے کہ یہ دوسرے کی ماں کو گالی دیتا ہے وہ اس کی ماں کو گالی دیتا ہے۔(١)(بہارشریعت ١٦/١٦٨)

---

(١) صحابۂ کرام جنھوں نے عرب کا زمانۂ جاہلیت دیکھا تھا۔انکی سمجھ میں یہ نہیں آیا کہ اپنے ماں باپ کو کوئی کیونکر گالی دیگا یعنی یہ بات ان کی سمجھ سے باہر تھی حضور نے بتایا کہ مراد دوسرے سے گالی دلوانا ہے اور اب وہ زمانہ آیا کہ بعض لوگ خود اپنے ماں باپ کو گالیاں دیتے ہیں اور کچھ لحاظ نہیں کرتے۔١٢

٢٤٣٠: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِيْهَا قِرَاءَةً فَقُلْتُ مَنْ هٰذَا ؟ قَالُوْا : حَارِثَةُ بْنُ النُّعْمَانَ كَذٰلِكُمُ الْبِرُّ وَكَذٰلِكُمُ الْبِرُّ وَكَانَ اَبَرَّ النَّاسِ بِاُمِّهٖ. رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ وَالْبَيْهَقِيُّ فِيْ شُعَبِ الْاِيْمَانِ وَفِيْ رِوَايَةٍ قَالَ نِمْتُ فَرَاَيْتُنِيْ فِي الْجَنَّةِ بَدَلَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ. (مشكوة المصابيح ص ٤١٩ باب البر الفصل الثانی)

شعب الایمان میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں جنت میں گیا اس میں قرآن پڑھنے کی آواز سنی میں نے پوچھا یہ کون پڑھتا ہے؟ فرشتوں نے کہا حارثہ بن نعمان ہیں حضور نے فرمایا یہی حال ہے احسان کا۔ حارثہ اپنی ماں کے ساتھ بہت بھلائی کرتے تھے۔ (بہار شریعت ١٦/١٦٨)

٢٤٣١: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رِضَى الرَّبِّ فِيْ رِضَى الْوَالِدِ وَسَخَطُ الرَّبِّ فِيْ سَخَطِ الْوَالِدِ . رواه الترمذی

(مشكوة المصابيح باب البر والصلة الفصل الثانی ٤١٩)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پروردگار کی خوشنودی باپ کی خوشنودی میں ہے اور پروردگار کی ناخوشی باپ کی ناراضی ہے۔ (بہار شریعت ١٦/١٦٨)

٢٤٣٢: عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ اَنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ : اِنَّ لِيْ اِمْرَاَةً وَاِنَّ اُمِّيْ تَاْمُرُنِيْ بِطَلَاقِهَا فَقَالَ لَهٗ اَبُو الدَّرْدَاءِ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ الْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ فَاِنْ شِئْتَ فَحَافِظْ عَلَى الْبَابِ اَوْضَيِّعْ . رواه الترمذی وابن ماجة (مشكوة المصابيح باب البر والصلة الفصل الثانی ٤١٩، ٤٢٠ والترمذی ج٢/١٢)

روایت ہے ایک شخص ابوالدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ میری ماں مجھے یہ حکم دیتی ہے کہ میں اپنی عورت کو طلاق دے دوں ابودرداء رضی اللہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ والد جنت کے دروازوں میں بیچ کا دروازہ ہے اب تیری خوشی ہے کہ اس دروازہ کی حفاظت کرے یا ضائع کرے۔ (بہار شریعت ١٦/١٦٨)

٢٤٣٣: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : كَانَتْ تَحْتِيْ اِمْرَاَةٌ اُحِبُّهَا وَكَانَ عُمَرُ يَكْرَهُهَا فَقَالَ لِيْ : طَلِّقْهَا وَاَبَيْتُ فَاَتٰى عُمَرُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ ذٰلِكَ لَهٗ فَقَالَ لِيْ رَسُوْلُ

اللّٰہِ: ﷺ طلّقھا. رواہ الترمذی وابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ص ۴۲۱ باب البر والصلة)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں میں اپنی بیوی سے محبت رکھتا تھا حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس عورت سے کراہت کرتے تھے۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا کہ اسے طلاق دے دو میں نے نہیں دی۔ پھر حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور یہ واقعہ بیان کیا۔ حضور نے مجھ سے فرمایا کہ اسے طلاق دے دو۔(۱) (بہار شریعت ۱۶/۱۶۹)

۲۴۳۴: عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ما حَقُّ الْوَالِدَیْنِ عَلٰی وَلَدِھِمَا؟ قَالَ : ھُمَا جَنَّتُکَ وَنَارُکَ. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۲۱ باب البر والصلة الفصل الثالث)

ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ والدین کا اولاد پر کیا حق ہے فرمایا کہ وہ دونوں تیری جنت ودوزخ ہیں۔(۲) (بہار شریعت ۱۶/۱۶۹)

۲۴۳۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : مَنْ اَصْبَحَ مُطِیْعًا لِلّٰہِ فِیْ وَالِدَیْہِ اَصْبَحَ لَہٗ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ الْجَنَّۃِ وَاِنْ کَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا وَ مَنْ اَصْبَحَ عَاصِیًا لِلّٰہِ فِیْ وَالِدَیْہِ اَصْبَحَ لَہٗ بَابَانِ مَفْتُوْحَانِ مِنَ النَّارِ اِنْ کَانَ وَاحِدًا فَوَاحِدًا قَالَ رَجُلٌ وَاِنْ ظَلَمَاہُ قَالَ : وَاِنْ ظَلَمَاہُ وَاِنْ ظَلَمَاہُ وَاِنْ ظَلَمَاہُ.

(مشکوۃ المصابیح باب نمبر ۳ ص ۴۲۱ باب الشفقة والرحمة علی الخلق)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اس حالت میں صبح کی کہ وہ اپنے والدین کا فرمانبردار ہے اس کے لیے صبح ہی کو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں اور اگر والدین میں سے ایک ہی ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے اور جس نے اس حالت میں صبح کی کہ والدین کے متعلق خدا کی نافرمانی کرتا ہے اس کے لیے صبح ہی کو جہنم کے دروازے کھل جاتے ہیں اور ایک ہو تو ایک دروازہ کھلتا ہے ایک شخص نے کہا اگرچہ ماں باپ اس پر ظلم کریں فرمایا اگرچہ ظلم کریں اگرچہ ظلم کریں اگرچہ ظلم کریں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۶۹)

---

(۱) علما فرماتے ہیں کہ اگر والدین حق پر ہوں تو طلاق دینا واجب ہے اور اگر بیوی حق پر ہو تو جب بھی والدین کی رضامندی کے لیے طلاق دینا جائز ہے۔

(۲) یعنی ان کو راضی رکھنے سے جنت ملے گی اور ناراض رکھنے سے دوزخ کے مستحق ہوں گے۔

٢٤٣٦ : عَنِ ابنِ عباسٍ انّ رسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيهِ وَسَلّمَ قَالَ ما مِنْ وَلَدٍ بَارٍّ يَنْظُرُ اِلىٰ وَالِدَيهِ نظرة رحمةٍ اِلّا كتبَ اللّٰهُ لهُ بِكُلِّ نظرةٍ حجّةً مَبرُورَةً قالُوا وَاِنْ نَظَرَ كُلَّ يوْمٍ مائةَ مَرّةٍ قَالَ نعمْ اللّٰهُ اَكْبَرُ وَاَطْيَبُ . (مشكوة المصابيح ج٢ص ٤٢١)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو نیک اولاد اپنے ماں باپ پر ایک بار رحمت کی نظر ڈالے اس کی ہر نظر کے بدلے اللہ تعالیٰ ایک حج مبرور لکھتا ہے صحابہ نے عرض کی اگر چہ وہ ہر دن سو بار نظر کرے فرمایا ہاں اللہ بڑا ہے پاکیزہ ہے۔

٢٤٣٧ : عَنْ مُعٰوِيَةَ بْنِ جاهِمةَ اَنَّ جَاهِمَةَ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَرَدْتُ اَنْ اَغْزُوَ وَقَدْ جِئْتُ اَسْتَشِيْرُكَ فَقَالَ : هَلْ لَكَ مِنْ اُمٍّ ؟ قَالَ : نعمْ .قَالَ: فَالْزِمْهَا فَاِنَّ الْجَنَّةَ عِنْدَ رِجْلِهَا (مشكوة المصابيح ص ٤٢١ باب البر والصلة الفصل الثالث)

معاویہ بن جاہمہ سے روایت ہے کہ ان کے والد جاہمہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ میرا ارادہ جہاد میں جانے کا ہے۔ حضور سے مشورہ لینے کو حاضر ہوا ہوں ارشاد فرمایا تیری ماں ہے؟ عرض کی ہاں اس کی خدمت لازم کرے کہ جنت اس کے قدم کے پاس ہے۔ (بہار شریعت ١٦/١٦٩،١٧٠)

٢٤٣٨ : عَنْ اَنسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ الْعَبْدَ لَيَمُوْتُ وَالِدَاهُ اَوْ اَحَدُهُمَا وَاِنَّهُ لَهُمَا لَعَاقٌّ فَلَا يَزَالُ يَدْعُوْ لَهُمَا وَيَسْتَغْفِرُ لَهُمَا حَتّٰى يَكْتُبَهُ اللّٰهُ بَارًّا.

(مشكوة المصابيح ص ٤٢١ باب البر والصلة الفصل الثالث)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی کے ماں باپ دونوں یا ایک کا انتقال ہو گیا اور یہ ان کی نافرمانی کرتا تھا اب ان کے لیے ہمیشہ استغفار کرتا رہا یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو نیکوکار لکھ دیتا ہے۔ (بہار شریعت ١٦/١٧٠)

٢٤٣٩ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنَّانٌ وَلَا عَاقٌّ وَلَا مُدْمِنُ خَمْرٍ. (مشكوة المصابيح ص ٤٢٠ باب البر والصلة الفصل الثانى)

عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

منان یعنی احسان جتانے والا اور والدین کی نافرمانی کرنے والا اور شراب نوشی کی مداومت کرنے والا جنت میں نہیں جائے گا۔ (بہار شریعت ١٦/١٧٠)

٢٤٤٠: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَجُلًا اَتَى النَّبِیَّ ﷺ فَقَالَ: يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اِنِّیْ اَصَبْتُ ذَنْبًا عَظِيْمًا فَهَلْ لِیْ مِنْ تَوْبَةٍ؟ قَالَ: هَلْ لَکَ مِنْ اُمٍّ؟ قَالَ لَا قَالَ: وَهَلْ لَکَ مِنْ خَالَةٍ؟ قَالَ: نَعَمْ. قَالَ: فَبِرَّهَا. (مشکوۃ المصابیح ص ٤٢٠ باب البر والصلۃ الفصل الثانی)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی یا رسول اللہ! میں نے ایک بڑا گناہ کیا ہے کیا میری توبہ قبول ہوگی؟ فرمایا تیری ماں ہے عرض کی نہیں فرمایا کوئی تیری خالہ ہے فرمایا ہاں فرمایا اس کے ساتھ احسان کر۔ (بہار شریعت ١٦/١٧٠)

٢٤٤١: عَنْ اَبِیْ اُسَيْدِ السَّاعِدِیِّ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ اِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ مِنْ بَنِیْ سَلَمَةَ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هَلْ بَقِیَ مِنْ بِرِّ اَبَوَیَّ شَیْءٌ اَبَرُّهُمَا بِهٖ بَعْدَ مَوْتِهِمَا؟ قَالَ: نَعَمِ الصَّلٰوةُ عَلَيْهِمَا وَالْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَاِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا مِنْ بَعْدِهِمَا وَصِلَةُ الرَّحِمِ الَّتِیْ لَا تُوْصَلُ اِلَّا بِهِمَا وَاِكْرَامُ صَدِيْقِهِمَا.

(مشکوۃ المصابیح ص ٤٢٠ باب البر والصلۃ الفصل الثانی)

ابو اسید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں ہم لوگ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے بنی سلمہ میں کا ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ میرے والدین مر چکے ہیں اب بھی ان کے ساتھ احسان کا کوئی طریقہ ہے فرمایا ہاں ان کے لیے دعائے استغفار کرنا اور جو انہوں نے عہد کیا ہے اس کا پورا کرنا اور رشتہ والوں کے ساتھ انہیں کی وجہ سے سلوک کیا جا سکتا ہو اس کے ساتھ سلوک کرنا اور ان کے دوستوں کی عزت کرنا۔ (بہار شریعت ١٦/١٧٠)

٢٤٤٢: عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اُحْضُرُوا الْمِنْبَرَ فَحَضَرْنَا فَلَمَّا ارْتَقٰی دَرَجَةً قَالَ: آمِيْنَ، فَلَمَّا ارْتَقَی الدَّرَجَةَ الثَّانِيَةَ قَالَ: آمِيْنَ فَلَمَّا ارْتَقَی الدَّرَجَةَ الثَّالِثَةَ قَالَ: آمِيْنَ فَلَمَّا نَزَلَ قُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! لَقَدْ سَمِعْنَا مِنْکَ الْيَوْمَ شَيْئًا مَا كُنَّا نَسْمَعُهُ؟ قَالَ: اِنَّ جِبْرَئِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ عَرَضَ لِیْ

فَقَالَ : بَعُدَ مَنْ اَدْرَکَ رَمْضَانَ فَلَمْ یُغْفَرْ لَهٗ قُلْتُ: آمِیْنَ فَلَمَّا رَقِیْتَ الثَّانِیَةَ قَالَ : بَعُدَ مَنْ ذُکِرْتَ عِنْدَهٗ فَلَمْ یُصَلِّ عَلَیْکَ فَقُلْتُ : آمِیْنَ فَلَمَّا رَقِیْتُ الثَّالِثَةَ قَالَ : بَعُدَ مَنْ اَدْرَکَ اَبَوَیْهِ الْکِبَرُ عِنْدَهٗ اَوْ اَحَدَهُمَا فَلَمْ یُدْخِلَاهُ الْجَنَّةَ قُلْتُ : آمِیْنَ .

(الترغیب والترھیب ج۲/۹۲ باب من ادرک رمضان فلم یغفر له)

کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم لوگ ممبر کے پاس حاضر ہو جاؤ ہم سب حاضر ہوئے جب حضور ممبر کے پہلے درجہ پر چڑھے فرمایا آمین جب دوسرے پر چڑھے فرمایا آمین جب تیسرے پر چڑھے فرمایا آمین جب حضور ممبر سے اترے ہم نے عرض کی حضور سے آج ایسی بات سنی کہ کبھی ایسی بات نہ سنا کرتے تھے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس آئے اور یہ کہا کہ اسے رحمت الٰہی سے دوری ہو جس نے رمضان کا مہینہ پایا اور اس کی مغفرت نہ ہوئی۔ اس پر میں نے آمین کہی جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو انہوں نے کہا اس شخص کے لیے رحمت الٰہی سے دوری ہو جس کے سامنے حضور کا ذکر ہوا اور وہ حضور پر درود نہ پڑھے تو اس پر میں نے کہا آمین جب میں تیسرے زینہ پر چڑھا انہوں نے کہا اس کے لیے دوری ہو جس کے ماں باپ دونوں یا ایک کو بڑھاپا آیا اور انہوں نے اسے جنت میں داخل نہ کیا میں نے کہا آمین۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۱)

۲۴۴۳: عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْعَاصِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : حَقُّ کَبِیْرِ الْاِخْوَةِ عَلٰی صَغِیْرِهِمْ حَقُّ الْوَالِدِ عَلٰی وَلَدِهٖ (مشکوۃ المصابیح ۴۲۱ باب البر والصلة الفصل الثالث)

سعید بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بڑے بھائی کا چھوٹے بھائی پر ویسا ہی حق ہے جیسا کہ باپ کا حق اولاد پر ہے۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۷۱)

۲۴۴۴: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : خَلَقَ اللّٰهُ الْخَلْقَ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْهُ قَامَتِ الرَّحِمُ فَاَخَذَتْ بِحَقْوَیِ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ : مَهْ قَالَتْ : هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِ بِکَ مِنَ الْقَطِیْعَةِ قَالَ : اَلَا تَرْضَیْنَ اَنْ اَصِلَ مَنْ وَصَلَکِ وَاَقْطَعَ مَنْ قَطَعَکِ قَالَتْ : بَلٰی. یَا رَبِّ قَالَ : فَذَاکِ . (مشکوۃ المصابیح ص۴۱۹ باب البر والصلة الفصل الاول)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب اللہ تعالیٰ مخلوق کو پیدا فرما چکا۔ رشتہ کہ یہ بھی ایک مخلوق ہے کھڑا ہوا اور دربار الوہیت میں استغاثہ کیا، ارشاد الٰہی ہوا کیا ہے؟ رشتہ نے کہا میں تیری پناہ مانگتا ہوں کاٹنے والوں سے ارشاد ہوا کیا تو اس پر راضی نہیں کہ جو تجھے ملائے میں اسے ملاؤں گا اور جو تجھے کاٹے میں اسے کاٹ دوں گا۔ اس نے کہا ہاں میں راضی ہوں فرمایا تو بس یہی ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۱)

٢٤٤٥: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ فَقَالَ اللّٰهُ : مَنْ وَصَلَکَ وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَکَ قَطَعْتُهُ . (مشکوة المصابیح ۴۱۹ باب البر والصلة الفصل الاول کنز العمال ۲ ۷٦ حدیث ۱۸۵۲)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رحم (رشتہ) رحمٰن سے مشتق ہے اللہ تعالیٰ نے فرمایا جو تجھے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا اور جو تجھے کاٹے گا میں اسے کاٹوں گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۱)

٢٤٤٦: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلرَّحِمُ مُعَلَّقَةٌ بِالْعَرْشِ تَقُوْلُ: مَنْ وَصَلَنِیْ وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَنِیْ قَطَعَهُ اللّٰهُ. (مشکوة المصابیح ٤١٩ باب البر والصلة الفصل الاول کنز العمال ج۲ ص۷٦ حدیث ۱۸۵۱)

ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رشتہ عرش الٰہی سے لپٹ کر یہ کہتا ہے جو مجھ کو ملائے گا اللہ اس کو ملائے گا جو مجھے کاٹے گا اللہ اسے کاٹے گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۱)

٢٤٤٧: عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ : قَالَ اللّٰهُ تَبَارَکَ وَتَعَالٰی اَنَا اللّٰهُ وَاَنَا الرَّحْمٰنُ خَلَقْتُ الرَّحِمَ وَشَقَقْتُ لَهَا اِسْمًا مِّنْ اِسْمِیْ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلْتُهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعْتُهُ . (مشکوة المصابیح ص ٤٢٠ باب البر والصلة الفصل الثانی کنز العمال ج۲ ۷٦ حدیث ۱۸۵۳)

عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے فرمایا میں اللہ ہوں میں رحمٰن ہوں رحم (یعنی رشتہ کو)

میں نے پیدا کیا اور اس کا نام میں نے اپنے نام سے مشتق کیا لہذا جو اسے ملائے گا میں اسے ملاؤں گا جو اسے کاٹے گا میں اسے کاٹوں گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۱تا۱۷۲)

٢٤٤٨ : عَنْ اَنسٍ قالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ اَحَبَّ اَنْ يُّبْسَطَ لَهُ فِيْ رِزْقِهٖ وَيُنْسَأَ لَهُ فِيْ اَثَرِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ. (مشكوة المصابيح باب البر والصلة الفصل الاول ٤١٩)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو یہ پسند کرے کہ اس کے رزق میں وسعت ہو اس کے اثر یعنی عمر میں تاخیر کی جائے تو اپنے رشتہ والوں کے ساتھ سلوک کرے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۲)

٢٤٤٩ : عَنْ ثَوْبانَ قالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لاَ يَرُدُّ الْقَدَرَ اِلَّا الدُّعَاءُ وَلاَ يَزِيْدُ فِيْ الْعُمْرِ اِلَا الْبِرُّ وَاِنَّ الرَّجُلَ لَيُحْرَمُ الرِّزْقَ بِالذَّنْبِ يُصِيْبُهٗ. رواه ابن ماجة

(مشكوة المصابيح باب البر والصلة الفصل الثاني ٤١٩)

ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تقدیر کو کوئی چیز رد نہیں کرتی مگر دعا اور بر یعنی احسان کرنے سے عمر میں زیادتی ہوتی ہے اور آدمی گناہ کرنے کی وجہ سے رزق سے محروم ہو جاتا ہے(۱) (بہار شریعت ۱۶/۱۷۲)

٢٤٥٠ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِعْرِفُوْا اَنْسَابَكُمْ تَصِلُوْا اَرْحَامَكُمْ فَاِنَّهٗ لاَقُرْبَ بِالرَّحِمِ اِذَا قُطِعَتْ وَاِنْ كَانَتْ قَرِيْبَةً وَلاَبُعْدَ بِهَا اِذَا وُصِلَتْ وَاِنْ كَانَتْ بَعِيْدَةً . (كنز العمال ج٢ ص٧٤ باب صلة الرحم حديث ١٨٠٦)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول ﷺ نے فرمایا اپنے نسب پہچانو! تا کہ صلہ رحم کرو کیوں کہ اگر رشتہ کو کاٹا جائے تو اگر چہ وہ قریب ہے، قریب نہیں اور اگر جوڑا جائے تو دور نہیں اگر چہ دور ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۲)

٢٤٥١ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : تَعَلَّمُوْا مِنْ اَنْسَابِكُمْ مَاتَصِلُوْنَ بِهٖ اَرْحَامَكُمْ فَاِنَّ صِلَةَ الرَّحِمِ مَحَبَّةٌ فِيْ الْاَهْلِ مَثْرَاةٌ فِيْ الْمَالِ

(۱) اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ دعا سے بلائیں دفع ہوتی ہیں۔ یہاں تقدیر سے مراد تقدیر معلق ہے اور زیادتی عمر کا بھی یہی مطلب ہے کہ احسان کرنا درازی عمر کا سبب ہے اور رزق سے ثواب اخروی مراد ہے کہ گناہ اس کی محرومی کا سبب ہے اور ہو سکتا ہے کہ بعض صورتوں میں دنیوی رزق سے بھی محروم ہو جائے۔۱۲

مَنْسَاۃٌ فِی الْاَثَرِ .(مشکوۃ المصابیح ص ٤٢٠ باب الفصل الثانی)
ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے نسب کو اتنا سیکھو جس سے صلہ رحم کرسکو کیوں کہ صلۂ رحم اپنے لوگوں میں محبت کا سبب ہے۔اس سے مال میں زیادتی اور اثر یعنی عمر میں تاخیر ہوگی۔(بہار شریعت ١٦/١٧٢)

٢٤٥٢: عَنْ عَاصِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّمَدَّ لَہٗ فِیْ عُمْرِہٖ وَیُبْسَطَ لَہٗ فِیْ رِزْقِہٖ وَیُدْفَعَ عَنْہُ مَیْتَۃُ السَّوْءِ وَیُسْتَجَابَ دُعَاءُ فَلْیَصِلْ رَحِمَہٗ. رواہ الحاکم (مشکوٰۃ المصابیح ص ٤٢٠)
مستدرک میں عاصم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو یہ پسند ہو کہ عمر میں درازی ہو اور رزق میں وسعت ہو اور بری موت دفع ہو وہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا رہے اور رشتہ داروں سے سلوک کرے۔(بہار شریعت ١٦/١٧٢)

٢٤٥٣: عَنْ عَقِیْلٍ عَنِ ابْنِ شَہَابٍ اَنَّ مُحَمَّدَ بْنَ جُبَیْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ : اِنَّ جُبَیْرَ بْنَ مُطْعِمٍ اَخْبَرَہٗ اَنَّہٗ سَمِعَ النَّبِیَّ ﷺ یَقُوْلُ : لَایَدْخُلُ الْجَنَّۃَ قَاطِعٌ.
(الصحیح لمسلم ج٢/٣٨٥. باب اثم القاطع)
زبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رشتہ کاٹنے والا جنت میں نہیں جائیگا۔(بہار شریعت ١٦/١٧٢)

٢٤٥٤: عَنْ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ اَبِیْ اَوْفٰی قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ : لَاتَنْزِلُ الرَّحْمَۃُ عَلٰی قَوْمٍ فِیْہِمْ قَاطِعُ رَحِمٍ.
(مشکوۃ المصابیح ص ٤٢٠ باب البر والصلۃ الفصل الثانی کنزالعمال ج٢/٧٦)
شعب الایمان میں عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرماتے سنا کہ جس قوم میں قاطع رحم ہوتا ہے اس پر رحمت الٰہی نہیں اترتی ہے۔(بہار شریعت ١٦/١٧٢)

٢٤٥٥: عَنْ اَبِیْ بُکْرَۃَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : مَا مِنْ ذَنْبٍ اَحْرٰی اَنْ یُّعَجِّلَ اللّٰہُ لِصَاحِبِہِ الْعُقُوْبَۃَ فِی الدُّنْیَا مَعَ مَا یُدَّخَرُ لَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْبَغْیِ وَقَطِیْعَۃِ

الرَّحِیمِ.(مشکوة المصابیح ص ٤٢٠ باب البر والصلة الفصل الثانی)

ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس گناہ کی سزادنیا میں بھی جلدی ہی دیدی جائے اوراس کے لیئے آخرت میں بھی عذاب کا ذخیرہ رہے گا۔وہ بغاوت اورقطع رحم سے بڑھ کرنہیں۔

٢٤٥٦: عَنْ اَبِی بُکْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: کُلُّ الذُّنُوْبِ یَغْفِرُ اللّٰهُ مِنهَا مَاشَاءَ اِلَّا عُقُوْقَ الْوَالِدَیْنِ فَاِنَّهُ یُعَجِّلُ لِصَاحِبِهٖ فِیْ الْحَیَاةِ قَبْلَ الْمَمَاتِ. (مشکوة المصابیح ص ٤٢١ ابواب البر والصلة)

ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جتنے گناہ ہیں ان میں سے جس کواللہ تعالیٰ چاہتا ہے معاف کردیتا ہے۔سوائے والدین کی نافرمانی کے کہ اس کی سزازندگی میں موت سے پہلے دی جاتی ہے۔(بہارشریعت ۱۷۳/۱۶)

٢٤٥٧: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَیْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُکَافِیْ وَلٰکِنَّ الْوَاصِلَ الَّذِیْ اِذَا قُطِعَتْ رَحِمُهٗ وَصَلَهَا.. (الصحیح للبخاری ج ٨٨٦/٢ باب لیس الواصل بالمکافی مشکوة المصابیح باب البر والصلة الفصل الاول ص ٤١٩)

ابن عمررضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایاصلۂ رحمی کانام نہیں کہ بدلہ دیا جائے یعنی اس نے اسکے ساتھ احسان کیااس نے اس کے ساتھ کردیا بلکہ صلۂ رحمی کرنے والا وہ ہے کہ ادھر سے کاٹا جاتا ہےاور یہ جوڑتا ہے۔(بہارشریعت ۱۷۳/۱۶)

٢٤٥٨: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَجُلًا قَالَ : یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّ لِیْ قَرَابَةً اَصِلُهُمْ وَیَقْطَعُوْنِّیْ وَاُحْسِنُ اِلَیْهِمْ وَیُسِیْئُوْنَ اِلَیَّ وَاَحْلُمُ عَنْهُمْ وَیَجْهَلُوْنَ عَلَیَّ فَقَالَ : لَئِنْ کُنْتَ کَمَا قُلْتَ : فَکَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ وَلَایَزَالُ مَعَکَ مِنَ اللّٰهِ ظَهِیْرٌ عَلَیْهِمْ مَادُمْتَ عَلٰی ذٰلِکَ . رواه مسلم (مشکوة المصابیح ص ٤١٩ باب البر والصلة الفصل الاول)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ میری قرابت والے ایسے ہیں کہ انھیں میں ملاتا ہوں اوروہ کاٹتے ہیں میں ان کے ساتھ احسان کرتا ہوں وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں اور میں ان کے ساتھ حلم سے پیش آتا ہوں اور

وہ مجھ پر جہالت کرتے ہیں ارشا فرمایا اگر ایسا ہی ہے جیسا تم نے بیان کیا تو تم ان کو گرم راکھ پھنکاتے ہو اور ہمیشہ اللہ کی طرف سے تمہارے ساتھ ایک مددگار رہے گا۔ جب تک کہ یہی حالت رہے۔ (بہار شریعت ۱۷۳/۱۶)

٢٤٥٩ : عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ ثُمَّ لَقِيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَخَذْتُ بِيَدِهٖ فَقُلْتُ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَخْبِرْنِيْ بِفَوَاضِلِ الْاَعْمَالِ فَقَالَ : يَاعُقْبَةُ صِلْ مَنْ قَطَعَكَ، وَ اَعْطِ مَنْ حَرَمَكَ وَاَعْرِضْ عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَفِيْ رِوَايَةٍ. وَعْفُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ .رواه احمد والحاكم. وزاد. اِلَّا وَمَنْ اَرَادَ اَن يُمَدَ فِي عُمْرِهٖ وَيُبْسَطَ فِي رِزْقِهٖ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ. (الترغيب ج ٣٤٢/٣ بَابُ صِلْ مَنْ قَطَعَكَ وَاَعْطِ مَنْ حَرَمَكَ وَاَعْرِضْ عَمَّنْ ظَلَمَكَ)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہتے ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کی ملاقات کو گیا میں نے جلدی سے حضور کا دست مبارک پکڑ لیا اور حضور نے میرے ہاتھ کو جلدی سے پکڑ لیا۔ پھر فرمایا اے عقبہ دنیا وآخرت کے افضل اخلاق یہ ہیں کہ تم اسکو ملاؤ جو تمھیں جدا کرے اور جو تم پر ظلم کرے اسے معاف کردو۔ اور جو یہ چاہے کہ عمر میں درازی ہو اور رزق میں وسعت ہو وہ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ کرے۔ (بہار شریعت ۱۷۳/۱۶)

اولاد پر شفقت اور یتیموں پر رحمت

احادیث

٢٤٦٠ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : جَاءَ اَعْرَابِیٌّ اِلَی النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ : اَتُقَبِّلُوْنَ الصِّبْیَانَ؟ فَمَا نُقَبِّلُهُمْ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ : اَوْ اَمْلِکُ لَکَ اَنْ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْ قَلْبِکَ الرَّحْمَةَ؟ مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ. (مشکوۃ ٤٢١ باب الشفقة والرحمة علی الخلق ،الصحیح للبخاری ٨٨٧/٢ باب رحمة الولد وتقبیله ومعانقته)

ام المؤمنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ آپ لوگ بچوں کو بوسہ دیتے ہیں؟ ہم انہیں بوسہ نہیں دیتے حضور نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے دل سے رحمت نکال لی ہے تو میں کیا کروں؟۔

(بہار شریعت ١٧٥/١٦)

٢٤٦١ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : جَاءَ تْنِیْ اِمْرَأَةٌ وَمَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُنِیْ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِیْ غَیْرَ تَمْرَةٍ وَاحِدَةٍ فَاَعْطَیْتُهَا فَقَسَّمَتْهَا بَیْنَ اِبْنَتَیْهَا وَلَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِیُّ ﷺ فَحَدَّثْتُهُ فَقَالَ : مَنْ اُبْتُلِیَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَیْئٍ فَاَحْسَنَ اِلَیْهِنَّ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِّنَ النَّارِ . متفق علیه (مشکوۃ المصابیح ٤٢١ باب الشفقة والرحمة علی الخلق الفصل الاول ، صحیح البخاری ٨٨٧/٢ باب رحمة الولد وتقبیله ومعانقته)

٢٤٦٢ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : جَاءَ تْنِیْ مِسْكِیْنَةٌ تَحْمِلُ اِبْنَتَیْنِ لَهَا فَاَطْعَمْتُهَا ثَلَاثَ تَمَرَاتٍ فَاَعْطَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا تَمْرَةً وَرَفَعَتْ اِلٰی فِیْهَا تَمْرَةً لِتَاْكُلَهَا فَاسْتَطْعَمَتْهَا اِبْنَتَاهَا فَشَقَّتِ التَّمْرَةَ بَیْنَهُمَا فَذَكَرْتُ ذٰلِکَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی قَدْ اَوْجَبَ لَهَا الْجَنَّةَ وَاَعْتَقَهَا مِنَ النَّارِ. (کنزالعمال ج٢٧٧/٨ حدیث ٤٧١٤)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں ایک مسکین عورت دولڑکیوں کو لے کر میرے پاس آئی میں نے اسے تین کھجوریں دیں ایک ایک لڑکیوں کو دیدی اور ایک کو منہ تک کھانے کے لیے لے گئی کہ لڑکیوں نے اس سے مانگی اس نے دوٹکڑے کر کے دونوں کو دیدی جب یہ واقعہ حضور کو سنایا ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے جنت واجب کردی اور جہنم سے آزاد کر دیا۔ (بہار شریعت ١٦/٧٦،٧٥ا)

٢٤٦٣ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ عَالَ جَارِيَتَيْنِ حَتّٰى تَبْلُغَا جَاءَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنَا وَهُوَ هٰكَذَا وَضَمَّ اَصَابِعَهُ. رواه مسلم

(مشكوة المصابيح ص ٤٢١ الفصل الاول باب الشفقة و الرحمة على الخلق)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی عیال (پرورش) میں دولڑکیاں بلوغ تک رہیں وہ قیامت کے دن اس طرح آئے گا کہ میں اور وہ پاس پاس ہونگے اور حضور نے اپنی انگلیاں ملا کر فرمایا اس طرح۔ (بہار شریعت ١٦/١٧٦)

٢٤٦٤ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ اٰوٰى يَتِيْمًا اِلٰى طَعَامِهٖ وَشَرَابِهٖ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ اَلْبَتَّةَ اِلَّا اَنْ يَّعْمَلَ ذَنْبًا لَا يُغْفَرُ وَمَنْ عَالَ ثَلٰثَ بَنَاتٍ اَوْ مِثْلَهُنَّ مِنَ الْاَخَوَاتِ فَاَدَّبَهُنَّ وَرَحِمَهُنَّ حَتّٰى يُغْنِيَهُنَّ اللّٰهُ اَوْجَبَ اللّٰهُ لَهُ الْجَنَّةَ فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَوْ اِثْنَتَيْنِ قَالَ : اَوْ اِثْنَتَيْنِ حَتّٰى لَوْ قَالُوْا : اَوْ وَاحِدَةً لَقَالَ : وَاحِدَةً وَمَنْ اَذْهَبَ اللّٰهُ بِكَرِيْمَتَيْهِ وَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ قِيْلَ يَا رَسُوْلَ ! اللّٰهِ وَمَا كَرِيْمَتَاهُ ؟ قَالَ عَيْنَاهُ رواه فى شرح السنة (مشكوة المصابيح ص ٤٢٣ الفصل الثانى باب الشفقة والرحمة على الخلق)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص یتیم کو اپنے کھانے میں شریک کرے اللہ تعالیٰ اس کے لئے ضرور جنت واجب کر دے گا مگر جبکہ ایسا گناہ کیا ہو جس کی مغفرت نہ ہو اور جو شخص تین لڑکیوں یا اتنی ہی بہنوں کی پرورش کرے ان کو ادب سکھائے ان پر مہربانی کرے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ انھیں بے نیاز کر دے (یعنی اب ان کو ضرورت باقی نہ رہے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت واجب کر دے گا کسی نے کہا یا رسول اللہ یعنی دو

کی پرورش میں یہی ثواب ہوجائے یا دو (یعنی ان میں بھی وہی ثواب ہے) اور اگر لوگوں نے ایک کے متعلق کہا ہوتا تو حضور ایک کو بھی فرما دیتے اور جس کی کریمتین کو اللہ نے دور کر دیا اس کے لیے جنت واجب ہے دریافت کیا گیا کریمتین کیا ہیں؟ فرمایا آنکھیں۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۷۶)

٢٤٦٥ :عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ الْاَشْجَعِيِّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَنَا وَامْرَأَةٌ سَفْعَاءُ الْخَدَّيْنِ كَهَاتَيْنِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ وَاَوْمَا يَزِيْدُ بْنُ زُرَيْعٍ اِلَى الْوُسْطٰى وَالسَّبَابَةِ اِمْرَاَةٌ اٰمَتْ مِنْ زَوْجِهَا ذَاتَ مَنْصَبٍ وَّجَمَالٍ حَبَسَتْ نَفْسَهَا عَلٰى يَتَامَاهَا حَتّٰى بَانُوْا اَوْمَاتُوْا. رواه ابو داؤد

(مشكوة المصابيح ص٤٢٣ الفصل الثانی باب الشفقة الرحمةعلی الخلق)

عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا میں اور وہ عورت جس کے رخسار میلے ہیں دونوں جنت میں اس طرح ہونگے (یعنی جس طرح کلمہ اور بیچ کی انگلیاں پاس پاس ہیں) اس سے مراد وہ عورت ہے جو منصب و جمال والی تھی اور بیوہ ہوگئی اور اس نے یتیموں کی خدمت کی یہاں تک کہ وہ جدا ہو جائیں۔ (یعنی بڑی ہوجائیں یا مرجائیں)۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۷۶)

٢٤٦٦ :عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اَلَا اَدُلُّكُمْ عَلٰى اَفْضَلِ الصَّدَقَةِ اِبْنَتُكَ مَرْدُوْدَةً اِلَيْكَ لَيْسَ لَهَا كَاسِبٌ غَيْرُكَ. رواه بن ماجة.

(مشكوة المصابيح ص٤٢٥ .باب الشفقة والرحزه على الخلق الفصل الثانی)

سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو یہ نہ بتادوں کہ افضل صدقہ کیا ہے؟ وہ اپنی اس لڑکی پر صدقہ کرنا ہے جو تمہاری طرف واپس ہوئی (یعنی اسکا شوہر مرگیا یا اسکو طلاق دیدی اور باپ کے یہاں چلی آئی) تمہارے سوا اس کا کمانے والا کوئی نہیں۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۷۶۔۱۷۷)

٢٤٦٧ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ كَانَتْ لَهُ اُنْثٰى فَلَمْ يَادِهَا وَلَمْ يُهِنْهَا وَلَمْ يُؤْثِرْ وَلَدَهُ عَلَيْهَا يَعْنِيْ الذُّكُوْرَ اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ. رواه ابو داؤد (مشكوة المصابيح ص٤٢٣ الفصل الثانی /باب الشفقة والرحمة على الخلق)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کی لڑکی ہو اسے زندہ درگور نہ کرے اور اسکی توہین نہ کرے اور اولاد ذکور کو اس پر ترجیح نہ دے تو اس پر اللہ تعالیٰ اس کو جنت میں داخل فرمائے گا۔ (بہار شریعت ١٦/١٧٧)

٢٤٦٨ :عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَاَنْ يُّؤَدِّبَ الرَّجُلُ وَلَدَهُ خَيْرٌ لَّهُ مِنْ اَنْ يَّتَصَدَّقَ بِصَاعٍ. رواه الترمذی

(مشكوة المصابيح ص٤٢٣ باب الشفقة و الرحمة على الخلق. الفصل الثانی)

جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی شخص اپنی اولاد کو ادب دے وہ اس کے لیے ایک صاع صدقہ کرنے سے بہتر ہے۔ (بہار شریعت ١٦/١٧٧)

٢٤٦٩ :عَنْ اَيُّوْبَ بْنِ مُوْسٰى عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَانَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهُ مِنْ نُحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ. رواه الترمذی و البيهقی

(مشكوة المصابيح ص٤٢٣ باب الشفقة و الرحمة على الخلق. الفصل الثانی)

ایوب بن موسیٰ عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ باپ کا اولاد کو کوئی عطیہ ادب حسن سے بہتر نہیں۔ (بہار شریعت ١٦/١٧٧)

٢٤٧٠ :عَنْ عَمْرِو بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَانَحَلَ وَالِدٌ وَلَدَهُ مِنْ نُحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ. (مشكوة المصابيح ص ٤٢٣ باب الشفقة والرحمة على الخلق. الفصل الثانی)

عمرو بن سعید بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا والد کا اپنی اولاد کو اس سے بڑھکر کوئی عطیہ نہیں کہ اسے اچھے آداب سکھائے۔

(بہار شریعت ١٦/١٧٧)

٢٤٧١ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ اَكْرِمُوْا اَوْلَادَكُمْ وَاَحْسِنُوْا اَدَبَهُمْ

(الترغيب والترهيب ٧٢/٣ باب فی تاديب الاولاد)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی اولاد کا اکرام

کرواورانھیں اچھے آداب سکھاؤ (بہارشریعت۱۶/۱۷۷)

۲۴۷۲ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : یَلْزَمُ الْوَالِدَ مِنَ الْحُقُوْقِ لِوَلَدِهٖ مَا یَلْزَمُ الْوَلَدَ مِنَ الْحُقُوْقِ لِوَالِدِهٖ . (کنز العمال ۸/۲۷۵حدیث ۴۶۵۲)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایاباپ کے ذمہ بھی اولاد کے حقوق ہیں جس طرح اولاد کے ذمہ باپ کے حقوق ہیں۔(بہارشریعت۱۶/۱۷۷)

۲۴۷۳ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَاوُوْا بَیْنَ اَوْلَادِكُمْ فِیْ الْعَطِیَّةِ فَلَوْ كُنْتُ مُفَضِّلًا اَحَدًا لَفَضَّلْتُ النِّسَاءَ .

(کنز العمال ج۸/۲۷۵الفرع الرابع فی العدل بین العطیة لهم حدیث ۴۶۵۴)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنی اولاد کو برابردو،اگر میں کسی کوفضیلت دیتا تولڑکیوں کوفضیلت دیتا۔(بہارشریعت۱۶/۱۷۷)

۲۴۷۴ : عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِعْدِلُوْا بَیْنَ اَوْلَادِكُمْ فِیْ النَّحْلِ كَمَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّعْدِلُوْا بَیْنَكُمْ فِیْ الْبِرِّ وَاللُّطْفِ.

(کنزالعمال ۸/۲۷۵ الفرالرابع فی العدل بین العطیة لهم حدیث ۴۶۵۵)

نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ عطیہ میں اپنی اولاد کے درمیان عدل کروجس طرح تم خود چاہتے ہو کہ وہ سب تمہارے احسان ومہربانی میں عدل کریں۔(بہارشریعت۱۶/۱۷۷)

۲۴۷۵ : عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی یُحِبُّ اَنْ تَعْدِلُوْا بَیْنَ اَوْلَادِكُمْ حَتّٰی فِیْ الْقُبَلِ

(کنزالعمال ج۸/۲۷۵ الفرع الرابع فی العدل بین العطیة لهم حدیث نمبر ۴۶۵۸)

نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اس کو پسند کرتا ہے کہ تم اپنی اولاد کے درمیان عدل کرو یہاں تک کہ بوسہ لینے میں۔(بہارشریعت۱۶/۱۷۷)

۲۴۷۶ : عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنَا وَكَافِلُ الْیَتِیْمِ لَهٗ وَلِغَیْرِهٖ

فِيْ الْجَنَّةِ هٰكَذَا وَاَشَارَ بِالسَّبَّابَةِ وَالْوُسْطٰى وَ فَرَّجَ بَيْنَهُمَا شَيأً. (الجامع الصحيح للبخاری ج٢ص٨٨٨ و مشکوة المصابیح ص٤٢٢ باب الشفقة و الرحمة علی الخلق. الفصل الثانی)

سہل بن سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص یتیم کی کفالت کرے وہ یتیم اسی گھر کا ہو یا غیر کا میں اور وہ دنوں اس طرح جنت میں ہونگے حضور نے کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا اور دونوں انگلیوں کے درمیان تھوڑا سا فاصلہ کیا۔ (بہار شریعت ١٦/١٧٨)

٢٤٧٧ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : خَيْرُ بَيْتٍ فِيْ الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُحْسَنُ اِلَيْهِ وَشَرُّ بَيْتٍ فِيْ الْمُسْلِمِيْنَ بَيْتٌ فِيْهِ يَتِيْمٌ يُسَاءُ اِلَيْهِ. رواه ابن ماجه (ترغیب و ترهیب ٣/٣٤٨)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے فرمایا مسلمانوں میں سب سے بہتر گھر وہ ہے جس میں کوئی یتیم ہو اور اسکے ساتھ احسان کیا جاتا ہو اور مسلمانوں میں سب سے برا گھر وہ ہے جس میں یتیم ہو اور اسکے ساتھ برائی کی جاتی ہے۔ (بہار شریعت ١٦/١٧٨)

٢٤٧٨ :عَنْ اَبِيْ اُمَامَةَ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ مَسَحَ رَاسَ يَتِيْمٍ لَمْ يَمْسَحْهُ اِلَّا لِلّٰهِ كَانَ لَهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ تَمُرُّ عَلَيْهَا يَدُهُ حَسَنَاتٌ وَمَنْ اَحْسَنَ اِلٰى يَتِيْمَةٍ اَوْ يَتِيْمٍ عِنْدَهُ كُنْتُ اَنَا وَهُوَ فِيْ الْجَنَّةِ كَهَاتَيْنِ وَقَرَنَ بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ. رواه احمد والترمذی (مشکوة المصابیح ص٤٢٣ باب الشفقة و الرحمة علی الخلق. الفصل الثانی)

ابو امامہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص نے کسی یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرا گویا کہ اس کے سر پر اللہ تعالٰی نے ہاتھ پھیرا، ہاتھ پھیرے تو جتنے بالوں پر اس کا ہاتھ گزرے گا ہر بال کے مقابل میں اس کے لیے نیکیاں ہیں جو شخص یتیم لڑکی یا یتیم لڑکے پر احسان کرے میں اور وہ جنت میں (دو انگلیوں کو ملا کر فرمایا) اسطرح ہوں گے) (بہار شریعت ١٦/١٧٨)

٢٤٧٩ :عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَجُلًا شَكَا اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَسْوَةَ قَلْبِهِ قَالَ : اِمْسَحْ رَأْسَ الْيَتِيْمِ وَاَطْعِمِ الْمِسْكِيْنَ .رواه احمد (مشکوة المصابیح ص ٤٢٥۔ باب

الشفقة والرحمة على الخلق .الفصل الثالث والترغيب والترهيب ج٣ص٣٤٩)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے اپنے دل کی سختی کی شکایت کی نبی کریم ﷺ نے فرمایا یتیم کے سر پر ہاتھ پھیرو اور مسکینوں کو کھانا کھلاؤ۔(بہارشریعت ۱۶/۱۷۸)

۲٤٨٠ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : إِذَا كَانَ الْغُلَامُ يَتِيْماً فَامْسَحُوْا بِرَاسِهٖ هٰكَذَا اِلٰى قُدَّامٍ وَإِنْ كَانَ لَهُ أَبٌ فَامْسَحُوْا بِرَأْسِهٖ هٰكَذَا اِلٰى خَلْفٍ مِنْ مُقَدَّمِهٖ. (كنزالعمال ج٢/٣٦ باب الرحمة واليتيم .حديث ٨٧٨)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لڑکا یتیم ہو تو اسکے سر پر ہاتھ پھیرنے میں آگے کو لائے اور بچہ کا باپ ہو تو ہاتھ پھیرنے میں گردن کی طرف لیجائے (بہارشریعت ۱۶/۱۷۸)

پڑوسیوں کے حقوق

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۴۸: وَاعْبُدُوا اللّٰهَ وَلَاتُشْرِكُوْا بِهٖ شَيْأً وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّبِذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ وَالْجَارِ ذِي الْقُرْبٰى وَالْجَارِ الْجُنُبِ وَالصَّاحِبِ بِالْجَنْبِ وَابْنِ السَّبِيْلِ وَمَامَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَايُحِبُّ مَنْ كَانَ مُخْتَالًا فَخُوْراً. (سورة النساء الأية/٣٦)

اور اللہ کی بندگی کرو اور اس کا شریک کسی کو نہ ٹھہراؤ اور ماں باپ سے بھلائی کرو اور رشتے داروں اور یتیموں اور محتاجوں اور پاس کے ہمسائے اور دور کے ہمسائے اور کروٹ کے ساتھی اور راہ گیر اور اپنی باندی غلام سے بیشک اللہ کو پسند نہیں آتا ہے اترانے والا بڑائی مارنے والا۔ (سورہ نساء آیت ۳۶)

احادیث

۲۴۸۱ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ وَاللّٰهِ لَا يُؤْمِنُ قِيْلَ : مَنْ ؟ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ : اَلَّذِيْ لَا يَأْمَنُ جَارُهُ بَوَائِقَهُ.
رواہ احمد، والبخاری ومسلم (الترغیب والترہیب ۳۵۲/۳ باب الترھیب من اذی الجار)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم وہ مومن نہیں خدا کی قسم وہ مومن نہیں خدا کی قسم وہ مومن نہیں عرض کی گئی کون؟ یا رسول اللہ! فرمایا وہ شخص کہ اس کے پڑوسی اس کی آفتوں سے محفوظ نہ ہو (یعنی جو اپنے پڑوسیوں کو تکلیفیں دیتا ہے) (بہار شریعت ۱۱۹/۱۶)

۲۴۸۲ : عَنْ اَنَسٍ لَيْسَ بِمُؤْمِنٍ مَنْ لَّا يَأْمَنُ جَارُهُ غَوَائِلَهُ (کنز العمال ۱۳/۵)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ جنت میں نہیں

جائے گا جس کا پڑوسی اس کی آفتوں سے امن میں نہیں ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۹)

۲٤۸۳ : عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا زَالَ جِبْرَئِيْلُ يُوْصِيْنِيْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنَنْتُ اَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ . (الصحیح للبخاری ج۲ ص۸۸۹ وابن ماجه ج۲ ص۲٦۹)

حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جبرئیل علیہ السلام مجھے پڑوسی کے متعلق برابر وصیت کرتے رہے یہاںتک کہ مجھے گمان ہوا کہ پڑوسی کو وارث بنا دیں گے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۹)

۲٤۸٤ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : خَيْرُ الْاَصْحَابِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِصَاحِبِهٖ وَخَيْرُ الْجِيْرَانِ عِنْدَ اللّٰهِ خَيْرُهُمْ لِجَارِهٖ.

(جامع الترمذی ج ۲ ص ۱٦ باب ماجاء في حق الجوار)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے نزدیک ساتھیوں میں وہ بہتر ہے جو اپنے ساتھی کا خیر خواہ ہو اور پڑوسیوں میں اللہ کے نزدیک وہ بہتر ہے جو اپنے پڑوسی کا خیر خواہ ہو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۹)

۲٤۸٥ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بَاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيُكْرِمْ جَارَهُ قَالُوْا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! وَمَا حَقُّ الْجَارِ عَلَى الْجَارِ قَالَ : اِنْ سَأَلَكَ فَاَعْطِهٖ . (الترغیب والترهیب ج۳ ص۳۵۷)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص اللہ اور پچھلے دن (قیامت) پر ایمان رکھتا ہے وہ اپنے پڑوسیوں کا اکرام کرے۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۷۹)

۲٤۸٦ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! كَيْفَ لِيْ اَنْ اَعْلَمَ اِذَا اَحْسَنْتُ اَوْ اِذَا أَسَاْتُ ؟ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : اِذَا سَمِعْتَ جِيْرَانَكَ يَقُوْلُوْنَ قَدْ اَحْسَنْتَ فَقَدْ اَحْسَنْتَ وَاِذَا سَمِعْتَهُمْ يَقُوْلُوْنَ : قَدْ أَسَأْتَ فَقَدْ اَسَأْتَ . رواه ابن ماجه. (مشکوة المصابیح باب الشفقة والرحمة على الخلق الفصل الثانی ص٤٢٤)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہتے ہیں ایک شخص نے حضور کی

خدمت میں عرض کی یارسول اللہ مجھے یہ کیوں کر معلوم ہو کہ میں نے اچھا کیا یا برا کیا؟ فرمایا جب تم اپنے پڑوسیوں کو یہ کہتے سنو کہ تم نے اچھا کیا ہے تو بیشک تم نے اچھا کیا ہے اور یہ کہتے ہیں کہ تم نے بُرا کیا ہے تو بیشک تم نے برا کیا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۰، ۱۷۹)

۲۴۸۷ : عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ اَبِیْ قُرَادٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ تَوَضَّأَ یَوْمًا فَجَعَلَ اَصْحَابُهٗ یَتَمَسَّحُوْنَ بِوَضُوْئِهٖ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِیُّ ﷺ : مَا یَحْمِلُکُمْ عَلٰی هٰذَا ؟ قَالُوْا : حُبُّ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَقَالَ النَّبِیُّ ﷺ : مَنْ سَرَّهٗ اَنْ یُحِبَّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اَوْ یُحِبُّهُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ فَلْیَصْدُقْ حَدِیْثَهٗ اِذَا حَدَّثَ وَلْیُؤَدِّ اَمَانَتَهٗ اِذَا ائْتُمِنَ وَلْیُحْسِنْ جِوَارَ مَنْ جَاوَرَهٗ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۲۴ بَابُ الشَّفْقَةِ وَالرَّحْمَةِ عَلَی الْخَلْقِ الفصل الثالث)

عبدالرحمٰن بن ابوقراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز نبی کریم ﷺ نے وضو کیا صحابہ کرام نے وضو کا پانی لے کر منہ وغیرہ پر مسح کرنا شروع کر دیا حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کیا چیز تمہیں اس کام پر آمادہ کرتی ہے؟ عرض کی اللہ اور رسول کی محبت حضور نے فرمایا جس کی خوشی یہ ہو کہ اللہ اور رسول سے محبت کرے یا اللہ و رسول اس سے محبت کریں وہ جب بات بولے سچ بولے اور جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو امانت ادا کر دے اور جو اس کے جوار میں ہو اس کے ساتھ احسان کرے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷۹)

۲۴۸۸ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا اَنَّهٗ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَیْسَ الْمُؤْمِنُ الَّذِیْ یَشْبَعُ وَجَارُهٗ جَائِعٌ. (الترغیب والترهیب ج۳ ص ۳۵۸)

شعب الایمان میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا مومن وہ نہیں جو خود پیٹ بھر کھائے اور اس کا پڑوسی اس کے پہلو میں بھوکا رہے (یعنی مومن کامل نہیں)۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۰)

۲۴۸۹ : عَنْ جَابِرٍ اِذَا طَبَخَ اَحَدُکُمْ قِدْرًا فَلْیُکْثِرْ مَرَقَهَا ثُمَّ لِیُنَاوِلْ جَارَهٗ مِنْهَا (کنز العمال ج۵ ص ۱۲ حدیث ۳۵۱)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جب کوئی شخص ہانڈی پکائے تو شوربا زیادہ کرے اور پڑوسی کو بھی اس میں سے کچھ دے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۰)

۲۴۹۰ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : يَا عَائِشَةُ اِذَا دَخَلَ عَلَيْکَ صَبِیُّ جَارِکَ فَضَعِیْ فِیْ يَدِهٖ شَيْئًا فَاِنَّ ذٰلِکَ يَجُرُّ مُوَدَّةً. (کنز العمال ج ۱۵/۵ حق الجار)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نے فرمایا اے عائشہ پڑوسی کا بچہ آجائے تو اس کے ہاتھ میں کچھ رکھ دو کہ اس سے محبت بڑھے گی۔ (بہار شریعت ۱۸۰/۱۶)

۲۴۹۱ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِذَا اسْتَأْذَنَ اَحَدُکُمْ جَارَهٗ اَنْ يَّغْرِزَ خَشَبَةً فِیْ جِدَارِهٖ فَلَا يَمْنَعْهُ.

(جامع الترمذی ج ۱ ص ۲۵۱ بَابُ مَاجَاءَ فِی الرَّجُلِ يَضَعُ عَلٰی حَائِطِ جَارِهٖ خَشَبًا)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ پڑوسی تمہارے دیوار پر کھڑکیاں رکھنا چاہے تو اسے منع نہ کرو (یہ حکم دیانت کا ہے قضاءً اس کو منع کر سکتا ہے)۔ (بہار شریعت ۱۸۰/۱۶)

۲۴۹۲ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اِنَّ فُلَانَةَ تُکْثِرُ مِنْ صَلَاتِهَا وَصَدَقَتِهَا وَصِيَامِهَا غَيْرَ اَنَّهَا تُؤْذِیْ جِيْرَانَهَا بِلِسَانِهَا قَالَ: هِیَ فِی النَّارِ قَالَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَاِنَّ فُلَانَةَ يُذْکَرُ مِنْ قِلَّةِ صِيَامِهَا وَصَلَاتِهَا وَاَنَّهَا تَتَصَدَّقُ بِالْاَثْوَارِ مِنَ الْاَقِطِ وَلَا تُؤْذِیْ جِيْرَانَهَا قَالَ : هِیَ فِی الْجَنَّةِ (الترغیب والترهیب ۳۵۶/۳)

شعب الایمان میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کی یارسول اللہ فلانی عورت کے متعلق ذکر کیا جاتا ہے کہ نماز و روزہ و صدقہ کثرت سے کرتی ہے مگر یہ بات بھی ہے کہ وہ اپنے پڑوسیوں کو زبان سے تکلیف پہنچاتی ہے فرمایا وہ جہنم میں ہے انہوں نے کہا یارسول اللہ فلانی عورت کی نسبت ذکر کیا جاتا ہے کہ اس کے روزہ اور صدقہ و نماز میں کمی ہے (یعنی نوافل) وہ پنیر کے ٹکڑے صدقہ کرتی ہے اور اپنی زبان سے پڑوسیوں کو ایذا نہیں دیتی فرمایا وہ جنت میں ہے۔ (بہار شریعت ۸۱،۱۸۰/۱۶)

۲۴۹۳ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَسَّمَ بَيْنَکُمْ اَخْلَاقَکُمْ کَمَا قَسَّمَ بَيْنَکُمْ اَرْزَاقَکُمْ وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ يُعْطِی الدُّنْيَا مَنْ يُّحِبُّ وَمَنْ لَا يُحِبُّ وَلَا يُعْطِی الدِّيْنَ اِلَّا مَنْ اَحَبَّ فَمَنْ اَعْطَاهُ

الـذِّيـنَ فَـقَـدْ اَحَبَّهُ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ لاَ یُسْلِمُ عَبْدٌ حَتّٰی یُسْلِمَ قَلْبُهُ وَلِسَانُهُ وَلاَ یُؤْمِنُ حَتّٰی یَأْمَنَ جَارُهُ بَوَائِقَهُ. (الترغیب والترھیب ج۳/۳۵٤)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے تمہارے مابین اخلاق کی اس طرح تقسیم فرمائی جس طرح رزق کی تقسیم فرمائی اللہ تعالیٰ دنیا اسے بھی دیتا ہے جو اسے محبوب ہو اور اسے بھی جو محبوب نہیں اور دین صرف اسی کو دیتا ہے جو اس کے نزدیک پیارا ہے لہذا جس کو خدا نے دین دیا اسے محبوب بنالیا قسم ہے اس کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے بندہ مسلمان نہیں ہوسکتا جب تک اس کا دل اور زبان مسلمان نہ ہو (یعنی جب تک دل میں تصدیق اور زبان سے اقرار نہ ہو اور مومن نہیں ہوتا) جب تک اس کا پڑوسی اس کی آفتوں سے امن میں نہ ہو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۱)

۲٤۹٤ : عَنْ نَافِعِ بْنِ الْحَارِثِ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنْ سَعَادَةِ الْمَرْءِ الْجَارُ الصَّالِحُ وَالْمَرْکَبُ الْهَنِیُٔ وَالْمَسْکَنُ الْوَاسِعُ . رواہ احمد ورواته رواة الصحیح (الترغیب والترھیب ج۳ص ۳٦۳)

حضرت نافع بن الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مرد مسلم کے لیے دنیا میں یہ بات سعادت سے ہے کہ اس کا پڑوسی صالح ہو اور سواری اچھی ہو اور مکان کشادہ ہو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۱)

۲٤۹۵ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قُلْتُ : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّ لِیْ جَارَیْنِ فَاِلٰی اَیِّهِمَا اُهْدِیْ قَالَ : اِلٰی اَقْرَبِهِمَا مِنْکِ بَابًا (الصحیح للبخاری ج۲ص ۸۹۰ باب حق الجوار فی قرب الابواب)

مستدرک میں عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ میرے دو پڑوسی ہیں ان میں سے کس کے پاس ہدیہ بھیجوں فرمایا جس کا دروازہ زیادہ نزدیک ہو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۱)

۲٤۹٦ : عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَوَّلُ خَصْمَیْنِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ جَارَانِ . رواہ احمد (الترغیب والترھیب ۳/۳۵۵)

عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

قیامت کے دن سب سے پہلے دو شخص اپنا جھگڑا پیش کریں گے وہ دونوں پڑوسی ہوں گے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۱)

۲۴۹۷ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنْ اَغْلَقَ بَابَهُ دُوْنَ جَارِهٖ مَخَافَةً عَلٰى اَهْلِهٖ وَمَالِهٖ فَلَيْسَ ذٰلِكَ بِمُؤْمِنٍ وَلَيْسَ بِمُؤْمِنٍ مَنْ لَمْ يَأْمَنْ جَارُهُ بَوَائِقَهُ اَتَدْرِىْ مَا حَقُّ الْجَارِ اِذَا اسْتَعَانَكَ اَعَنْتَهُ وَاِذَا اسْتَقْرَضَكَ اَقْرَضْتَهُ وَاِذَا افْتَقَرَ مَدَتَّ اِلَيْهِ وَاِذَا مَرِضَ عُدْتَّهُ وَاِذَا اَصَابَهُ خَيْرٌ هَنَّيْتَهُ وَاِذَا اَصَابَتْهُ مُصِيْبَةٌ عَزَّيْتَهُ وَاِذَا مَاتَ اِتَّبَعْتَ جَنَازَتَهُ وَلَا تَسْتَطِيْلُ عَلَيْهِ بِالْبِنَاءِ تَحْجُبُ عَنْهُ الرِّيْحَ اِلَّا بِاِذْنِهٖ وَلَا تُؤْذِيْهِ بِقُتَارِ قِدْرِكَ اِلَّا اَنْ تَغْرِفَ لَهُ مِنْهَا وَاِنِ اشْتَرَيْتَ فَاكِهَةً فَاهْدِ لَهُ فَاِنْ لَمْ تَفْعَلْ فَاَدْخِلْهَا سِرًّا وَلَا يَخْرُجُ بِهَا وَلَدُكَ لِيَغِيْظَ بِهَا وَلَدَهُ اَتَدْرُوْنَ مَاحَقُّ الْجَارِ؟ وَالَّذِىْ نَفْسِىْ بِيَدِهٖ مَا يَبْلُغُ حَقُّ الْجَارِ اِلَّا قَلِيْلٌ مِمَّنْ رَحِمَ اللّٰهُ فَمَا زَالَ يُوْصِيْهِمْ بِالْجَارِ حَتّٰى ظَنُّوْا اَنَّهُ سَيُوَرِّثُهُ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْجِيْرَانُ ثَلَاثَةٌ فَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ ثَلَاثَةُ حُقُوْقٍ وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ حَقَّانِ وَمِنْهُمْ مَنْ لَهُ حَقٌّ فَاَمَّا الَّذِىْ لَهُ ثَلَاثَةُ حُقُوْقٍ فَالْجَارُ الْمُسْلِمُ الْقَرِيْبُ لَهُ حَقُّ الْجِوَارِ وَحَقُّ الْاِسْلَامِ وَحَقُّ الْقَرَابَةِ وَاَمَّا الَّذِىْ لَهُ حَقَّانِ فَالْجَارُ الْمُسْلِمُ لَهُ حَقُّ الْجِوَارِ وَحَقُّ الْاِسْلَامِ وَاَمَّا الَّذِىْ لَهُ حَقٌّ وَّاحِدٌ فَالْجَارُ الْكَافِرُ لَهُ حَقُّ الْجِوَارِ قُلْنَا : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! فَنُطْعِمُهُمْ مِنْ نُسُكِنَا؟ قَالَ : لَا تُطْعِمُوا الْمُشْرِكِيْنَ شَيْئًا مِنَ النُّسُكِ.

(كنزالعمال ج۵ ص ۴۵ باب في حقوق تتعلق بصحبة الجار حديث نمبر ۹۷۷)

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے کہ پڑوسی کا کیا حق ہے؟ کہ جب وہ تم سے مدد مانگے مدد کرو اور جب قرض مانگے قرض دو اور جب محتاج ہو تو اسے دو اور جب بیمار ہو عیادت کرو اور جب اسے خیر پہونچے تو مبارکباد دو اور جب مصیبت پہنچے تو تعزیت کرو اور مرجائے تو جنازہ کے ساتھ جاؤ اور بغیر اجازت اپنی عمارت بلند نہ کرو کہ اس کی ہوا روک دو اور اپنی ہانڈی سے اسے ایذا نہ دو مگر اس میں سے کچھ اسے بھی دو اور میوے خرید و تو اس کے پاس بھی ہدیہ کرو اور اگر یہ نہ کرنا ہو تو چھپا کر مکان میں لاؤ اور تمہارے بچے اسے لے کر باہر نہ نکلیں کہ پڑوسی کے بچوں کو رنج ہوگا تمہیں معلوم ہے

پڑوسی کا کیا حق ہے؟ قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے پورے طور پر پڑوسی کا حق ادا کرنے والے تھوڑے ہیں وہی ہیں جن پر اللہ کی مہربانی ہے اور برابر پڑوسی کے متعلق حضور ﷺ وصیت فرماتے رہے یہاں تک کہ لوگوں نے گمان کیا کہ پڑوسی کو وارث کردیں گے پھر حضور نے فرمایا کہ پڑوسی تین قسم کے ہیں بعض کے تین حق ہیں بعض کے دو اور بعض کے ایک حق ہے جو پڑوسی مسلم ہو اور رشتہ والا ہو تو اس کے تین حقوق ہیں حق جوار اور حق اسلام اور حق قرابت، پڑوسی مسلم کے دو حق ہیں حق جوار حق اسلام، اور پڑوسی کافر کا صرف ایک حق، حق جوار ہے ہم نے عرض کی یا رسول اللہ ان کو اپنی قربانیوں میں سے دیں فرمایا مشرکین کو قربانیوں میں سے کچھ نہ دو۔ (بہار شریعت ۱۶/۸۲،۱۸۱)

مخلوق خدا پر مہربانی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۴۹: وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی وَلَا تَعَاوَنُوْا عَلَی الْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ (سورۃ المائدۃ آیت ۲)
اور نیکی، پرہیز گاری پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ ہو۔

احادیث

۲۴۹۸: عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا یَرْحَمُ اللّٰهُ مَنْ لَا یَرْحَمُ النَّاسَ. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۲۱ باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق)

جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ اس پر رحم نہیں کرتا جو لوگوں پر رحم نہیں کرتا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۳)

۲۴۹۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ اَبَا الْقَاسِمِ الصَّادِقَ الْمَصْدُوْقَ ﷺ یَقُوْلُ: لَا تُنْزَعُ الرَّحْمَةُ اِلَّا مِنْ شَقِیٍّ. رواہ احمد وترمذی (مشکوۃ المصابیح ص ۴۲۳ باب الشفقۃ والرحمۃ علی الخلق الفصل الثانی)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ میں نے ابو القاسم صادق ومصدوق ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ رحمت نہیں نکالی جاتی مگر بد بخت سے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۳)

۲۵۰۰: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلرَّاحِمُوْنَ یَرْحَمُهُمُ الرَّحْمٰنُ اِرْحَمُوْا مَنْ فِی الْاَرْضِ یَرْحَمْكُمْ مَنْ فِی السَّمَاءِ الرَّحِمُ شُجْنَةٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ فَمَنْ وَصَلَهَا وَصَلَهُ اللّٰهُ وَمَنْ قَطَعَهَا قَطَعَهُ اللّٰهُ. (جامع الترمذی ج۲ ص ۱۴ ابواب البر والصلۃ)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رحم کرنے والوں پر رحمان رحم کرتا ہے زمین والوں پر رحم کرو تم پر وہ رحم فرمائے گا جس کی حکومت آسمان میں

ہے۔رحم (رشتہ) رحمٰن سے مشتق ہے تو جو اسے ملائے گا اللہ اسے ملائے گا اور جو اسے کاٹے گا اللہ اسے کاٹے گا۔(بہار شریعت ۱۶/۱۸۳)

۲۵۰۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَيْسَ مِنَّا مَنْ لَّمْ يَرْحَمْ صَغِيْرَنَا وَلَمْ يُوَقِّرْ كَبِيْرَنَا وَيَامُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ .

(جامع الترمذی ج۲ ص ۱٤ باب ماجاء فی رحمة الصبیان)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا وہ ہم میں سے نہیں جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور ہمارے بڑے کی توقیر نہ کرے اور اچھی بات کا حکم نہ کرے اور بری بات سے منع نہ کرے۔(بہار شریعت ۱۶/۱۸۳)

۲۵۰۲: عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَا اَكْرَمَ شَابٌّ شَيْخًا مِنْ اَجْلِ سِنِّهٖ اِلَّا قَيَّضَ اللّٰهُ لَهُ عِنْدَ سِنِّهٖ مَنْ يُّكْرِمُهُ

(مشکوۃ المصابیح ص۴۲۳ باب الشفقة والرحمة علی الخلق)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جوان اگر بوڑھے کا اکرام اس کی عمر کی وجہ سے کرے گا تو اس کی عمر کے وقت میں اللہ تعالیٰ ایسے کو مقرر کردے گا جو اس کا اکرام کرے۔(بہار شریعت ۱۶/۱۸۳)

۲۵۰۳: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ مِنْ اِجْلَالِ اللّٰهِ اِكْرَامَ ذِی الشَّيْبَةِ الْمُسْلِمِ وَحَامِلِ الْقُرْآنِ غَيْرِ الْغَالِیْ فِيْهِ وَلَا الْجَافِیْ عَنْهُ وَاِكْرَامَ السُّلْطَانِ الْمُقْسِطِ. رواہ ابوداؤد والبیہقی فی شعب الایمان

(مشکوۃ المصابیح ص۴۲۳ بَابُ الشَّفْقَةِ وَالرَّحْمَةِ عَلَی الْخَلْقِ)

ابوموسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ بات اللہ تعالیٰ کی تعظیم میں سے ہے کہ بوڑھے مسلمان کا اکرام کیا جائے اور اس حامل قرآن کا اکرام کیا جائے جو نہ غالی ہو نہ جافی۔(۱) (بہار شریعت ۱۶/۱۸۳)

---

(۱) (یعنی جو غلو کرتے ہیں اور حد سے تجاوز کر جاتے ہیں کہ پڑھنے میں الفاظ کی صحت کا لحاظ نہیں رکھتے یا معنی غلط بیان کرتے ہیں یا ریا کے طور پر تلاوت کرتے ہیں اور جفا یہ ہے کہ اس سے اعراض کرے نہ قرآن کی تلاوت کرے نہ اس کے احکام پر عمل کرے اور بادشاہ کا اکرام کرنا۔

٢٥٠٤ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اَلْمُؤْمِنُ مَأْلَفٌ وَلاَ خَیْرَ فِیْمَنْ لَا یَأْلَفُ وَلَا یُؤْلَفُ رَوَاهُ اَحْمَدُ وَالْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ.

(مشکوة المصابیح ص ٤٢٥ باب الشفقة والرحمة علی الخلق)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن الفت کی جگہ ہے اور اس شخص میں کوئی بھلائی نہیں جو نہ الفت کرے نہ اس سے الفت کی جائے۔(بہار شریعت ۱۶/۱۸۴)

٢٥٠٥ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ قَضٰی لِاَحَدٍ مِنْ اُمَّتِیْ حَاجَةً یُرِیْدُ اَنْ یُسِرَّهُ بِهَا فَقَدْ سَرَّنِیْ وَمَنْ سَرَّنِیْ فَقَدْ سَرَّ اللّٰهَ وَمَنْ سَرَّ اللّٰهَ اَدْخَلَهُ الْجَنَّةَ.

(مشکوة المصابیح ٤٢٥ بَابُ الشَّفْقَةِ وَالرَّحْمَةِ عَلَی الْخَلْقِ)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میری امت میں کسی کی حاجت پوری کر دی اس سے مقصود اس کو خوش کرنا ہے اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا اور جس نے اللہ کو خوش کیا اللہ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔(بہار شریعت ۱۶/۱۸۴)

٢٥٠٦ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ اَغَاثَ مَلْهُوْفًا کَتَبَ اللّٰهُ ثَلٰثًا وَسَبْعِیْنَ مَغْفِرَةً وَاحِدَةٌ فِیْهَا صَلَاحُ اَمْرِهٖ کُلِّهٖ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُوْنَ لَهٗ دَرَجَاتٌ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ (مشکوة المصابیح ٤٢٥ بَابُ الشَّفْقَةِ وَالرَّحْمَةِ عَلَی الْخَلْقِ)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو کسی مظلوم کی فریادرسی کرے اللہ تعالیٰ اس کے لیے تہتر مغفرتیں لکھے گا ان میں سے ایک سے اس کے تمام کاموں کی درستی ہو جائے گی اور قیامت کے دن اس کے بہتر درجے بلند ہوں گے۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۸۴)

٢٥٠٧ : عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِیْرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ ﷺ : اَلْمُسْلِمُوْنَ کَرَجُلٍ وَاحِدٍ اِنِ اشْتَکٰی عَیْنَهُ اِشْتَکٰی رَاسُهُ اِشْتَکٰی کُلُّهُ.

(الصحیح لمسلم ج۲ ص ۳۲۱ بَابُ تَرَاحُمِ الْمُؤْمِنِیْنَ)

نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تمام مؤمنین شخص واحد کی مثل ہیں اگر اس کی آنکھ بیمار ہوئی تو وہ کل بیمار ہے اور سر میں بیماری ہوئی تو کل بیمار ہے۔(بہار شریعت ۱۶/۱۸۴)

۲۵۰۸: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْمُؤْمِنُ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهٗ بَعْضًا ثُمَّ شَبَّكَ بَيْنَ اَصَابِعِهٖ .

(الصحیح لمسلم ج۲ ص ۳۲۱ بَابُ تَرَاحُمِ الْمُؤْمِنِيْنَ)

ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن، مومن کے لیے عمارت کی مثل ہے کہ اس کا بعض بعض کو قوت پہنچاتا ہے پھر حضور نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل فرمائیں یعنی جس طرح یہ ملی ہوئی ہیں مسلمانوں کو بھی اسی طرح ہونا چاہئے۔(بہار شریعت ۱۶/۱۸۴)

۲۵۰۹: عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اُنْصُرْ اَخَاكَ ظَالِمًا اَوْ مَظْلُوْمًا فَقَالَ رَجُلٌ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَنْصُرُهٗ مَظْلُوْمًا فَكَيْفَ اَنْصُرُهٗ ظَالِمًا ؟ قَالَ : تَمْنَعُهٗ مِنَ الظُّلْمِ فَذٰلِكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۲۲ بَابُ الشَّفَقَةِ وَالرَّحْمَةِ عَلَى الْخَلْقِ)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے بھائی کی مدد کر ظالم ہو یا مظلوم کسی نے عرض کیا یا رسول اللہ مظلوم ہو تو مدد کروں گا ظالم ہو تو کیونکر مدد کروں؟ فرمایا کہ اس کو ظلم کرنے سے روک دے یہی مدد کرنا ہے۔(بہار شریعت ۱۶/۱۸۴)

۲۵۱۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اَلْمُسْلِمُ اَخُو الْمُسْلِمِ لَا يَظْلِمُهٗ وَلَا يُسْلِمُهٗ وَمَنْ كَانَ فِيْ حَاجَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِيْ حَاجَتِهٖ وَمَنْ فَرَّجَ عَنْ مُسْلِمٍ كُرْبَةً فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرُبَاتِ يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَمَنْ سَتَرَ مُسْلِمًا سَتَرَهُ اللّٰهُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۲۲ باب الشفقۃ والصحیح لمسلم ج۲/۳۲۰)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسلم مسلم کا بھائی ہے نہ اس پر ظلم کرے نہ اس کی مدد چھوڑے اور جو شخص اپنے بھائی کی حاجت میں ہو اللہ اس کی حاجت میں ہے اور جو شخص مسلم سے کسی ایک تکلیف کو دور کرے اللہ تعالیٰ قیامت کی تکلیف میں

سے ایک تکلیف اس کی دور کردے گا اور جو شخص مسلم کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر پردہ پوشی کرے گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۵)

۲۵۱۱: عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ لَا یُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتّٰی یُحِبُّ لِاَخِیْہِ مَا یُحِبُّ لِنَفْسِہٖ. (مشکوۃ المصابیح ص۴۲۲ بَابُ الشَّفْقَۃِ وَالرَّحْمَۃِ عَلَی الْخَلْقِ)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے بندہ مومن نہیں ہوتا جب تک اپنے بھائی کے لیے وہ پسند نہ کرے جو اپنے لیے پسند کرتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۵)

۲۵۱۲: عَنْ تَمِیْمِ الدَّارِیِّ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ ثَلٰثًا قُلْنَا: لِمَنْ؟ قَالَ: لِلّٰہِ وَلِکِتَابِہٖ وَلِرَسُوْلِہٖ وَلِاَئِمَّۃِ الْمُسْلِمِیْنَ وَ عَامَّتِہِمْ. رواہ مسلم

(مشکوۃ المصابیح ص۴۲۲، ۴۲۳ بَابُ الشَّفْقَۃِ وَالرَّحْمَۃِ عَلَی الْخَلْقِ الفصل الثانی)

تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا دین خیر خواہی کا نام ہے اس کو تین مرتبہ فرمایا ہم نے عرض کی کس کی خیر خواہی؟ فرمایا اللہ و رسول اور اس کی کتاب اور ائمہ مسلمین اور عام مسلمانوں کی۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۵)

۲۵۱۳: عَنْ جَرِیْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰہِ قَالَ: بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ عَلٰی اِقَامِ الصَّلٰوۃِ وَاِیْتَاءِ الزَّکٰوۃِ وَالنُّصْحِ لِکُلِّ مُسْلِمٍ. (مشکوۃ المصابیح ص۴۲۳ بَابُ الشَّفْقَۃِ وَالرَّحْمَۃِ عَلَی الْخَلْقِ)

جریر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز قائم کرنے اور زکوۃ دینے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے پر بیعت کی تھی۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۸۵)

۲۵۱۴: عَنْ عَائِشَۃَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَہُمْ. رواہ ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ص۴۲۴ بَابُ الرَّحْمَۃِ عَلَی الْخَلْقِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں کو ان کے مرتبہ میں اتار دو۔ (۱) (بہار شریعت ۱۶/۱۸۵)

(۱) یعنی ہر شخص کے ساتھ اس طرح پیش آؤ جو اس کے مرتبہ کے مناسب ہو سب کے ساتھ ایک سا برتاؤ نہ کرو مگر اس میں یہ لحاظ کرنا ضرور کرنا ہوگا کہ دوسرے کی تحقیر و تذلیل نہ ہو۔

۲۵۱۵: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَقَفَ عَلٰی نَاسٍ جُلُوْسٍ فَقَالَ اَلاَ اُخْبِرُکُمْ بِخَیْرِکُمْ مِنْ شَرِّکُمْ قَالَ : فَسَکَتُوْا فَقَالَ : ذٰلِکَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ فَقَالَ رَجُلٌ بَلٰی . یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ : اَخْبِرْنَا بِخَیْرِنَا مِنْ شَرِّنَا فَقَالَ : خَیْرُکُمْ مَنْ یُّرْجٰی خَیْرُهٗ وَیُؤْمَنُ شَرُّهٗ وَشَرُّکُمْ مَنْ لاَ یُرْجٰی خَیْرُهٗ وَلاَ یُؤْمَنُ شَرُّهٗ . رواه الترمذی

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۲۵ بَابُ الشَّفْقَةِ وَالرَّحْمَةِ عَلَی الْخَلْقِ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کچھ بیٹھے لوگوں کے پاس کھڑے ہوئے اورارشاد فرمایا کہ میں تم سے بھلے بُرے کی خبر نہ دے دوں؟ تو لوگ خاموش رہے سرکار ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا تو ایک صاحب نے عرض کی ہاں یارسول اللہ ہمیں بھلے برے کی خبر دیجئے تو ارشاد فرمایا تم میں اچھا وہ شخص ہے جس سے بھلائی کی امید ہو اور جس کی شرارت سے امن ہو اور تم میں برا وہ شخص ہے جس سے بھلائی کی امید نہ ہو اور جس کی شرارت سے امن ہو۔ (بہار شریعت ۱۸۵/۱۶)

۲۵۱۶: عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّبْسَطَ لَهٗ فِیْ رِزْقِهٖ وَیُنْسَأَلَهٗ فِیْ اَثَرِهٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَهٗ (مشکوۃ المصابیح ص ۴۱۹ باب البر والصلة)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام مخلوق اللہ تعالیٰ کی عیال ہے اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب میں پیارا وہ ہے جو اس کی عیال کے ساتھ احسان کرے۔ (بہار شریعت ۱۸۵/۱۶)

۲۵۱۷: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِتَّقِ اللّٰهَ حَیْثُ مَا کُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّیِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ. رواه احمد وترمذی ودارمی (مشکوۃالمصابیح ص ۴۳۲ بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَیَاءِ وَحُسْنَ الْخُلْقِ الفصل الثانی)

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جہاں کہیں رہو خدا سے ڈرتے رہو اور برائی ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کرو یہ نیکی اسے مٹا دے گی اور لوگوں سے اچھے اخلاق کے ساتھ پیش آؤ۔ (بہار شریعت ۱۸۵/۱۶)

﴿نرمی وحیا وخوبی اخلاق کا بیان﴾

احادیث

۲۵۱۸: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی رَفِیْقٌ یُحِبُّ الرِّفْقَ وَیُعْطِیْ عَلَی الرِّفْقِ مَا لاَ یُعْطِیْ عَلَی الْعُنْفِ وَمَا لاَ یُعْطِیْ عَلٰی مَا سِوَاهُ. رواه مسلم. (مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۱ باب الرفق والحیاء وحسن الخلق)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ سرکار اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ مہربان ہے مہربانی کو دوست رکھتا ہے اور مہربانی کرنے پر وہ دیتا ہے کہ سختی پر نہیں دیتا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۶)

۲۵۱۹: قَالَ النَّبِیُّ ﷺ لِعَائِشَةَ عَلَیْکِ بِالرِّفْقِ وَاِیَّاکِ بِالْعَضَبِ وَالْفُحْشِ اِنَّ الرِّفْقَ لَا یَکُوْنُ فِیْ شَیْئٍ اِلَّا زَانَهُ وَلاَ یُنْزَعُ مِنْ شَیْئٍ اِلَّا شَانَهُ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۱ باب الرفق والحیاء)

سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے فرمایا نرمی کو لازم کرلو اور سختی وفحش سے بچو جس چیز میں نرمی ہوتی ہے اس کو زینت دیتی ہے اور جس چیز سے جدا کرلی جاتی ہے اسے عیب دار کردیتی ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۶)

۲۵۲۰: عَنْ جَرِیْرٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : مَنْ یُحْرَمُ الرِّفْقَ یُحْرَمُ الْخَیْرَ.

(الصحیح لمسلم ج ۲ ص ۳۲۲ بَابُ تَحْرِیْمِ الْغِیْبَةِ)

حضرت جریر سے مروی نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم نے فرمایا جو نرمی سے محروم ہوا وہ خیر سے محروم ہوا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۶)

۲۵۲۱: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : مَنْ اُعْطِیَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ اُعْطِیَ

حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَمَنْ حُرِمَ حَظَّهُ مِنَ الرِّفْقِ حُرِمَ حَظَّهُ مِنْ خَيْرِ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ . رواه في شرح السنة (مشكوة المصابيح ص ٤٣١ بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنَ الْخُلُقِ)

حضرت عائشہ سے مروی نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کو نرمی سے حصہ ملا اسے دنیا وآخرت کی خیر کا حصہ ملا اور جو شخص نرمی کے حصہ سے محروم ہوا وہ دنیا وآخرت کے خیر سے محروم ہوا۔(شرح سنہ) (بہارشریعت ۱۶/۱۸۵)

۲۰۲۲: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلاَ اُخْبِرُكُمْ بِمَنْ يَحْرُمُ عَلَى النَّارِ وَبِمَنْ تَحْرُمُ النَّارُ عَلَيْهِ؟ عَلٰى كُلِّ هَيِّنٍ لَيِّنٍ قَرِيْبٍ سَهْلٍ. رواه احمد والترمذی وقال هذا حديث حسن غريب .

(مشكوة المصابيح ص ٤٣٢ بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا کیا میں تم کو خبر نہ دوں کہ کون شخص جہنم پر حرام ہے اور جہنم اس پر حرام؟ وہ شخص کہ آسانی کرنے والا نرم قریب سہل ہے۔(بہارشریعت ۱۶/۱۸۶)

۲۰۲۳: عَنْ مَكْحُوْلٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْمُؤْمِنُوْنَ هَيِّنُوْنَ لَيِّنُوْنَ كَالْجَمَلِ الْاَنِفِ اِنْ قِيْدَ اِنْقَادَ وَاِنْ اُنِيْخَ عَلٰى صَخْرَةٍ اِسْتَنَاخَ. رواه الترمذی مرسلا

(مشكوة المصابيح ص ٤٣٢ الفصل الثانی بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ)

حضرت مکحول سے مروی سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا کہ مومن آسانی کرنے والے نرم ہوتے ہیں جیسے نکیل والا اونٹ کہ کھینچا جائے تو کھینچ جاتا ہے اور چٹان پر بٹھایا جائے تو بیٹھ جائے۔(ترمذی) (بہارشریعت ۱۶/۱۸۶)

۲۰۲۴: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ عَلٰى رَجُلٍ وَهُوَ يُعَاتِبُ فِي الْحَيَاءِ يَقُوْلُ : اِنَّكَ لَتَسْتَحْيِيْ حَتّٰى كَاَنَّهُ يَقُوْلُ : قَدْ اَضَرَّ بِكَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: دَعْهُ . فَاِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْاِيْمَانِ (الجامع الصحيح للبخاری ج۲ ص ۹۰۳ بَابُ الْحَيَاءِ)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی کہ نبی کریم ﷺ ایک شخص کے پاس سے گزرے وہ اپنے بھائی کو حیا کے متعلق نصیحت کررہا تھا کہ اتنی حیا کیوں کرتے ہو؟ گویا وہ کہہ رہا

تھا میں تمہیں ماروں گا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اسے چھوڑ دو یعنی نصیحت نہ کرو کیونکہ حیا ایمان سے ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۶)

۲۰۲۵: عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حَصِيْنٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْحَيَاءُ لَا يَاتِيْ اِلَّا بِخَيْرٍ وَفِيْ رِوَايَةِ الْحَيَاءَ خَيْرٌ كُلُّهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۱ الفصل الاول بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ)

حضرت عمران بن حصین سے مروی سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا حیا نہیں لاتی مگر خیر کو، حیا کل ہی خیر ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۶)

۲۰۲۶: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ مِمَّا اَدْرَكَ النَّاسُ مِنْ كَلَامِ النُّبُوَّةِ الْاُوْلٰى اِذَا لَمْ تَسْتَحْيِ فَاصْنَعْ مَاشِئْتَ.

(مشکوۃ المصابیح ۴۳۱ باب الرفق والحیاء وحسن الخلق)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار ﷺ نے فرمایا یہ اگلے انبیا کا کلام ہے جو لوگوں میں مشہور ہے جب تجھے حیا نہیں تو جو چاہے کر۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۶)

۲۰۲۷: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْحَيَاءُ مِنَ الْاِيْمَانِ وَالْاِيْمَانُ فِي الْجَنَّةِ وَالْبَذَاءُ مِنَ الْجَفَاءِ وَالْجَفَاءُ فِي النَّارِ. رواه احمد والترمذی

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۱ باب الرفق والحیاء وحسن الخلق)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حیا ایمان سے ہے اور ایمان جنت میں ہے اور بیہودہ گوئی جفا ہے جفا جہنم میں ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۶)

۲۰۲۸: عَنْ زَيْدِ بْنِ طَلْحَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ لِكُلِّ دِيْنٍ خُلُقًا وَخُلُقُ الْاِسْلَامِ الْحَيَاءُ. رواه مالک مرسلاً وروه ابن ماجه والبیهقی

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۳۲ باب الرفق والحیاء وحسن الخلق)

حضرت زید بن طلحہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہر دین کے لیے ایک خلق ہوتا ہے یعنی عادت وخصلت اور اسلام کا خلق حیا ہے (امام مالک) (بہار شریعت ۱۶/۱۸۶)

۲۰۲۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَانَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اِنَّ الْحَيَاءَ وَالْاِيْمَانَ قُرَنَاءُ

جَمِيْعًا فَاِذَا رُفِعَ اَحَدُهُمَا رُفِعَ الآخَرُ وَفِيْ رِوَايَةِ اِبْنِ عَبَّاسٍ فَاِذَا سُلِبَ اَحَدُهُمَا تَبِعَهُ الآخَرُ . رواه البيهقي (مشكوة المصابيح ص ٤٣٢ باب الرفق والحياء وحسن الخلق)

حضرت ابن عمران سے مروی نبی کریم علیہ الصلاۃ والسلام نے فرمایا ایمان وحیا دونوں ساتھی ہیں ایک کو اٹھالیا جاتا ہے تو دوسرا بھی اٹھالیا جاتا ہے۔ (بیہقی) (بہار شریعت ۱۶/۱۸۷)

٢٥٣٠: عَنِ النَّوَاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ : سَأَلْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْبِرِّ وَالْاِثْمِ فَقَالَ الْبِرُّ حُسْنُ الْخُلُقِ وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ وَكَرِهْتَ اَنْ يَّطَّلِعَ عَلَيْهِ النَّاسُ. رواه مسلم (مشكوة المصابيح ص ٤٣١ باب الرفق والحياء وحسن الخلق)

حضرت نواس بن سمعان سے مروی انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا نیکی اور گناہ کیا ہے؟ تو ارشاد فرمایا نیکی اچھے اخلاق کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جو تیرے دل میں کھٹکے اور تجھے یہ ناپسند ہو کہ لوگوں کو اس پر اطلاع ہو جائے۔ (۱)(بہار شریعت ۱۶/۱۸۷)

٢٥٣١: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ مِنْ اَحَبِّكُمْ اِلَيَّ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا. (مشكوة المصابيح ص ٤٣٢ باب الرفق والحياء وحسن الخلق)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سب سے زیادہ میرا محبوب وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں۔ (بخاری)

(بہار شریعت ۱۶/۱۸۷)

٢٥٣٢: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ مِنْ خِيَارِكُمْ اَحْسَنَكُمْ اَخْلَاقًا. رواه البخاری

(مشكوة المصابيح ص ٤٣١ بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَيَاءِ وَحُسْنِ الْخُلُقِ)

حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں اچھے وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۷)

٢٥٣٣: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَكْمَلُ الْمُؤْمِنِيْنَ

(۱) یہ حکم اس کا ہے جس کے سینے کو خدا نے منور فرمایا ہے اور قلب بیدار روشن ہے پھر بھی یہ وہاں ہے کہ دلائل شرعیہ سے اس کی حرمت ثابت نہ ہو اور اگر دلائل حرمت پر ہوں تو نہ کھٹکنے کا لحاظ نہ ہوگا۔

اِیْمَانًا اَحْسَنُهُمْ خُلُقًا. رواه ابو داؤد والدارمی

(مشکوۃ المصابیح ص۴۳۲، ۴۳۳ بَابُ الرِّفْقِ وَالْحَیَاءِ وَحُسْنِ الْخُلْقِ)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایمان میں زیادہ کامل وہ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہوں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۷)

۲۰۳۴: عَنْ رَجُلٍ مِنْ مُزَیْنَةَ قَالَ: قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا خَیْرُ مَا اُعْطِیَ الْاِنْسَانُ؟ قَالَ: اَلْخُلُقُ الْحَسَنُ. (مشکوۃ المصابیح ص۴۳۱ باب الرفق والحیاء وحسن الخلق)

قبیلہ مزینہ کے ایک شخص سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حسن خلق سے بہتر انسان کو کوئی چیز نہیں دی گئی۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۷)

۲۰۳۵: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اَثْقَلَ شَیْئٍ یُوْضَعُ فِی مِیْزَانِ الْمُؤْمِنِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ خُلُقٌ حَسَنٌ وَاِنَّ اللّٰهَ یُبْغِضُ الْفَاحِشَ الْبَذِیَّ

(مشکوۃ المصابیح ۴۳۱ باب الرفق والحیاء وحسن الخلق)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قیامت کے دن مومن کی میزان میں سب سے بھاری جو چیز رکھی جائے گی وہ خلق حسن ہے اور اللہ تعالیٰ اس کو دوست نہیں رکھتا جو فحش گو بدزبان ہو۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۷)

۲۰۳۶: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیُدْرِکُ بِحُسْنِ خُلُقِهٖ دَرَجَةَ قَائِمِ اللَّیْلِ وَصَائِمِ النَّهَارِ

(مشکوۃ المصابیح ص۴۳۱،۴۳۲ الفصل الاول باب الرفق والحیاء وحسن الخلق)

حضرت عائشہ سے مروی سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا مومن اپنے اچھے اخلاق کی وجہ سے قائم اللیل اور صائم النہار کا درجہ پاتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۷)

۲۰۳۷: عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلْمُؤْمِنُ غِرٌّ کَرِیْمٌ وَالْفَاجِرُ خِبٌّ لَئِیْمٌ. (مشکوۃ المصابیح ص۴۳۲ الفصل الاول باب الرفق والحیاء وحسن الخلق)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی سرکار اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا مومن دھوکہ کھا جانے والا ہوتا ہے۔(۱) (بہار شریعت ۱۶/۱۸۷)

(۱) یعنی اپنے کرم کی وجہ سے دھوکہ کھا جاتا ہے نہ کہ بے عقلی سے اور فاجر دھوکا دینے والا لئیم یعنی بد خلق ہوتا ہے

٢٠٣٨: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ : قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِتَّقِ اللّٰهَ حَیْثُ مَا کُنْتَ وَاَتْبِعِ السَّیِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا وَخَالِقِ النَّاسَ بِخُلُقٍ حَسَنٍ .

(مشکوۃ المصابیح ص۴۳۲ باب الرفق والحیاء وحسن الخلق)

حضرت ابوذر سے مروی رسول اللہ نے فرمایا اللہ سے ڈر جہاں بھی تو ہو اور برائی ہو جائے تو اس کے بعد نیکی کر کہ یہ اس کو مٹا دے گی اور لوگوں کے ساتھ اچھے اخلاق سے پیش آیا کرو۔(بہار شریعت۱۶/۱۸۷)

٢٠٣٩: عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : مَنْ کَظَمَ غَیْظًا وَهُوَ یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّنَفِّذَهُ دَعَاهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَلٰی رُؤُوْسِ الْخَلَائِقِ حَتّٰی یُخَیِّرَهُ وَفِیْ اَیِّ الْحُوْرِ شَاءَ هٰذَا

(جامع الترمذی ج۲ ص۲۲ باب البر والصلة)

نبی کریم ﷺ نے فرمایا جو شخص غصہ کو پی جاتا ہے حالانکہ کر ڈالنے پر قدرت ہے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اسے سب کے سامنے بلائے گا اور اختیار دے دے گا کہ ان حوروں میں تو جسے چاہے لے جائے۔(بہار شریعت۱۶/۱۸۷)

٢٠٤٠: عَنْ مَالِکٍ بَلَغَهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : بُعِثْتُ لِاُتَمِّمَ حُسْنَ الْاَخْلَاقِ . (مشکوۃ المصابیح ج۲ ص۴۳۲ باب الرفق والحیاء وحسن الخلق)

حضرت مالک سے مروی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں حسن اخلاق کی تکمیل کے لیے بھیجا گیا ہوں۔

﴿اچھوں کے پاس بیٹھنا بروں سے بچنا﴾

احادیث

۲۰۴۱: عَنْ اَبِیْ مُوْسٰی عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : اِنَّمَا مَثَلُ جَلِیْسِ الصَّالِحِ وَجَلِیْسِ السُّوْءِ کَحَامِلِ الْمِسْکِ وَنَافِخِ الْکِیْرِ فَحَامِلُ الْمِسْکِ اِمَّا اَنْ یُّحْذِیَکَ وَاِمَّا اَنْ تَبْتَاعَ مِنْهُ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ مِنْهُ رِیْحًا طَیِّبًا وَنَافِخُ الْکِیْرِ اِمَّا اَنْ یُّحْرِقَ ثِیَابَکَ وَاِمَّا اَنْ تَجِدَ رِیْحًا خَبِیْثَةً. (الصحیح لمسلم ص ۳۳۰ بَابُ اِسْتِحْبَابِ مُجَالَسَةِ الصَّالِحِیْنَ وَمُجَانَبَةِ قُرَنَاءِ السُّوْءِ)

حضرت ابوموسیٰ سے مروی نبی کریم ﷺ نے فرمایا اچھے اور برے ہمنشین کی مثال جیسے مشک کا اٹھانے والا اور بھٹی پھونکنے والا جو مشک لیے ہوئے ہے یا وہ تجھے اس میں سے دے گا یا تو اس سے خرید لے گا یا تجھے خوشبو پہنچے گی اور بھٹی پھونکنے والا تیرے کپڑے جلا دے گا یا تجھے بری بو پہنچے گی۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۸)

۲۰۴۲: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : لَا تُصْحِبْ اِلَّا مُؤْمِنًا وَلَا یَاکُلْ طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ (کنز العمال ج۵ ص۸ کتاب الصحبة باب الترغیب فیها رقم الحدیث ۱۴۸)

حضرت ابوسعید فرماتے ہیں کہ سرکار نے فرمایا مصاحبت نہ کرو مگر مومن کی یعنی صرف مومن کامل کے پاس بیٹھا کرو اور تمہارا کھانا نہ کھائے مگر پرہیزگار۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۸)

۲۰۴۳: عَنْ اَبِیْ جُحَیْفَةَ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : جَالِسُوْا الْکُبَرَاءَ وَسَائِلُوْا الْعُلَمَاءَ وَخَالِطُوا الْحُکَمَاءَ (کنز العمال ج۵ ص۳ باب الترغیب فی الصحبة رقم الحدیث ۲۴)

حضرت ابوجحیفہ سے مروی سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا بڑوں کے پاس بیٹھا کرو اور علماء سے باتیں پوچھا کرو اور حکماء سے میل جول رکھو (بہار شریعت ۱۶/۱۸۸)

٢٠٤٤: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمُسْلِمُ الَّذِیْ يُخَالِطُ النَّاسَ وَيَصْبِرُ عَلٰى مَا اٰذَاهُمْ خَيْرٌ مِنَ الْمُسْلِمِ الَّذِیْ لاَ يُخَالِطُ النَّاسَ وَلَا يَصْبِرُ عَلٰى اٰذَاهُمْ. رواه الطبرانی (کنز العمال ج٥ ص٦ حدیث ١٠١)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی سرکار اعظم ﷺ نے فرمایا جو مسلمان لوگوں سے ملتا جلتا ہے اور ان کی ایذاؤں پر صبر کرتا ہے وہ اس مسلمان سے بہتر ہے جو نہیں ملتا جلتا اور ان کی تکلیف دہی پر صبر نہیں کرتا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۸)

٢٠٤٥: عَنِ ابْنِ اَبِیْ الدُّنْيَا فِیْ كِتَابِ الْاِخْوَانِ عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا خَيْرُ الْاَصْحَابِ صَاحِبٌ اِذَا ذَكَرْتَ اللّٰهَ اَعَانَكَ وَاِذَا نَسِيْتَ ذَكَّرَكَ (کنز العمال ٥/٧)

حضرت حسن رضی اللہ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ سرکار نے فرمایا اچھا ساتھی وہ ہے کہ جب تو خدا کو یاد کرے وہ تیری مدد کرے اور جب تو بھولے تو وہ یاد دلائے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۸)

٢٠٤٦: عَنْ عَبْدِ بْنِ حَمِيْدٍ وَالْحَكِيْمِ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ خَيْرُ جُلَسَائِكُمْ مَنْ يُذَكِّرُكُمُ اللّٰهَ وَ رُؤْيَتُهُ وَزَادَ فِیْ عَمَلِكُمْ مَنْطِقُهُ وَذَكَّرَكُمُ الْاٰخِرَةَ عَمَلُهُ (کنز العمال ج٥ ص٧ حدیث نمبر ١٢٧)

اچھا ہمنشین وہ ہے کہ اس کے دیکھنے سے تمہیں خدا یاد آئے اور اس کی گفتگو سے تمہارے عمل میں زیادتی ہو اور اس کا عمل تمہیں آخرت کی یاد دلائے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۸)

٢٠٤٧: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ لاَ تَصْحَبَنَّ اَحَدًا اِلَّا يَرىٰ لَكَ مِنَ الْفَضْلِ كَمِثْلِ مَا تَرىٰ لَهُ. (کنز العمال ج٥ ص٨ حدیث نمبر ١٤٩ الباب الثانی فی آداب الصحبة والمصاحب ومحظوراته)

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی سرکار نے فرمایا ایسے کے ساتھ نہ رہو جو تمہاری فضیلت کا قائل نہ ہو جیسے تم اس کی فضیلت کے قائل ہو۔(۱) (بہار شریعت ۱۶/۱۸۸)

٢٠٤٨: عَنْ عُمَرَ قَالَ : لاَ تَعْرِضْ لِمَا لاَ يُغْنِيْكَ وَاعْتَزِلْ عَدُوَّكَ وَاحْتَفِظْ مِنْ خَلِيْلِكَ اِلَّا الْاَمِيْنَ فَاِنَّ الْاَمِيْنَ مِنَ الْقَوْمِ لاَ يَعْدِلُهُ شَيْئٌ وَلاَ اَمِيْنَ اِلَّا مَنْ خَشِيَ اللّٰهَ وَلاَ تَصْحِبِ الْفَاجِرَ لِيُعَلِّمَكَ مِنْ فُجُوْرِهٖ وَلاَ تُفْشِ اِلَيْهِ سِرَّكَ وَاسْتَشِرْ فِیْ اَمْرِكَ

(۱) یعنی جو تمہیں نظر حقارت سے دیکھتا ہو اس کے ساتھ نہ رہو یا یہ کہ وہ اپنا حق تمہارے ذمہ جانتا ہو اور تمہارے حق کا قائل نہ ہو۔

اَلَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ ۔ (کنز العمال ج٥ص ٤٢،٤١ باب اداب الصحبة)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ایسی چیز میں نہ پڑو جو تمہارے لیے مفید نہ ہو اور دشمن سے الگ رہو اور دوست سے بچتے رہو مگر جب کہ وہ امین ہو کہ امین کے برابر کوئی نہیں اور امین وہی ہے جو اللہ سے ڈرے اور فاجر کے ساتھ نہ رہو کہ وہ تمہیں فجور سکھائے گا اور اس کے سامنے بھید کی بات نہ کہو اور اپنے کام میں ان سے مشورہ لو جو اللہ سے ڈرتے ہیں۔(بہار شریعت ١٦/١٨٨)

٢٠٤٩: قَالَ عَلِیُّ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ: لاَ تُوَاخِ الْفَاجِرَ فَاِنَّهُ یُزَیِّنُ لَکَ فِعْلَهُ وَیُحِبُّ لَوْ اَنَّکَ مِثْلُهُ وَیُزَیِّنُ لَکَ اَسْوَءَ خِصَالِهٖ وَمَدْخَلُهُ عَلَیْکَ وَمَخْرَجُهُ مِنْ عِنْدِکَ شَیْنٌ وَعَارٌ وِلاَ الْاَحْمَقَ فَاِنَّهُ یَجْهَدُ نَفْسَهُ لَکَ وَلَا یَنْفَعُکَ وَرُبَّمَا اَرَادَ اَنْ یَّنْفَعَکَ فَیَضُرَّکَ فَسُکُوْتُهُ خَیْرٌ مِّنْ نُطْقِهٖ وَبُعْدُهُ خَیْرٌ مِنْ قُرْبِهٖ وَمَوْتُهُ خَیْرٌ مِّنْ حَیَاتِهٖ وَلاَ الْکَذَّابُ فَاِنَّهُ لاَ یَنْفَعُکَ مَعَهُ عَیْشٌ یَنْقُلُ حَدِیْثُکَ وَیَنْقُلُ الْحَدِیْثَ اِلَیْکَ وَ اِنْ تُحَدِّثُ بِالصِّدْقِ فَمَا یَصْدُقُ. (کنز العمال ج٥/٤٢)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا فاجر سے بھائی بندی نہ کرو کہ وہ اپنے فعل کو تیرے لیے مزین کرے گا اور یہ چاہے گا کہ تو بھی اس جیسا ہو جائے اور اپنی بدترین خصلت کو اچھا کر کے دکھائے گا تیرے پاس اس کا آنا جانا عیب اور ننگ ہے۔ اور احمق سے بھی بھائی چارہ نہ کر کہ وہ اپنے کو مشقت میں ڈال دے گا اور تجھے کچھ نفع نہیں پہنچائے گا اور کبھی یہ ہوگا کہ تجھے نفع پہنچانا چاہے گا مگر ہوگا یہ کہ نقصان پہنچا دے گا اس کی خاموشی بولنے سے بہتر ہے اس کی دوری نزدیکی سے بہتر ہے اور موت زندگی سے بہتر ہے اور کذاب سے بھائی چارہ نہ کر کہ اس کے ساتھ معاشرت تجھے نفع نہ دے گی تیری بات دوسروں تک پہنچائے گا اور دوسروں کی تیرے پاس لائے گا اور اگر تو سچ بولے گا جب بھی وہ سچ نہیں بولے گا۔(بہار شریعت ١٦/١٨٨،١٨٩)

﴿اللہ کے لیے دوستی و دشمنی کا بیان﴾

۲۵۵۰: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْاَرْوَاحُ جُنُوْدٌ مُجَنَّدَةٌ فَمَا تَعَارَفَ مِنْهَا ائْتَلَفَ وَمَا تَنَاكَرَ مِنْهَا اخْتَلَفَ .

(مشکوۃ المصابیح ص ٤٢٥ باب الحب فی اللہ ومن اللہ الفصل الاول)

حضرت عائشہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا روحوں کا لشکر مجتمع تھا جن میں وہاں تعارف تھا دنیا میں الفت ہوئی اور وہاں نا آشنائی رہی تو یہاں اختلاف ہوا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۹)

۲۵۵۱: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ اللّٰهَ يَقُوْلُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ : اَيْنَ الْمُتَحَابُّوْنَ بِجَلَالِیَ الْيَوْمَ اُظِلُّهُمْ فِیْ ظِلِّیْ يَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلِّیْ

(مشکوۃ المصابیح باب الحب فی اللہ ومن اللہ الفصل الاول ٤٢٥)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہاں ہیں جو میرے جلال کی وجہ سے آپس میں محبت رکھتے تھے۔ آج میں ان کو اپنے سایہ میں رکھوں گا آج میرے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸۹)

۲۵۵۲: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ اَنَّ رَجُلًا زَارَ اَخًا لَهُ فِیْ قَرْيَةٍ اُخْرٰى فَاَرْصَدَ اللّٰهُ لَهُ عَلٰى مَدْرَجَتِهٖ مَلَكًا قَالَ : اَيْنَ تُرِيْدُ ؟ قَالَ اُرِيْدُ اَخًا لِیْ فِیْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ قَالَ : هَلْ لَكَ عَلَيْهِ مِنْ نِعْمَةٍ تَرُبُّهَا ؟ قَالَ : لَا غَيْرَ اَنِّیْ اَحْبَبْتُهٗ فِی اللّٰهِ قَالَ : فَاِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكَ بِاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَبَّكَ كَمَا اَحْبَبْتَهٗ فِيْهِ .

(مشکوۃ المصابیح باب الحب فی اللہ ومن اللہ الفصل الاول ٤٢٥،٤٢٦)

حضرت ابوہریرہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک شخص اپنے بھائی سے ملنے دوسرے قریہ میں گیا اللہ تعالیٰ نے اس کے راستہ پر ایک فرشتہ بٹھا دیا جب وہ فرشتہ کے پاس آیا اس نے دریافت کیا کہاں کا ارادہ ہے؟ کہا اس قریہ میں میرا بھائی ہے اس سے ملنے جاتا ہوں فرشتہ نے کہا کیا اس پر تیرا کوئی احسان ہے جسے لینے کو جاتا ہے؟ اس نے کہا نہیں صرف

یہ بات ہے کہ میں اسے اللہ کے لیے دوست رکھتا ہوں فرشتہ نے کہا مجھے اللہ نے تیرے پاس بھیجا ہے کہ تجھے یہ خبر دوں کہ اللہ نے تجھے دوست رکھا کہ تو نے اللہ کے لیے اس سے محبت کی۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۸۶)

۲۵۵۳: عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : جَاءَ رَجُلٌ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! کَیْفَ تَقُوْلُ فِیْ رَجُلٍ اَحَبَّ قَوْمًا وَلَمْ یَلْحَقْ بِھِمْ فَقَالَ : اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ

(مشکوۃ المصابیح ص ٤٢٦ باب الحب فی اللہ ومن اللہ الفصل الاول)

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ! اس کے متعلق کیا ارشاد ہے جو کسی قوم سے محبت رکھتا ہے اور ان کے ساتھ ملا نہیں (یعنی ان کی صحبت حاصل نہ ہوئی یا اس نے ان جیسے اعمال نہیں کیے) ارشاد فرمایا آدمی اس کے ساتھ ہے جس سے اسے محبت ہے۔(۱) (بہار شریعت ۱۶/۱۹۰)

۲۵۵٤: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَجُلًا قَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! مَتٰی السَّاعَةُ؟ قَالَ : وَیْلَکَ وَمَا اَعْدَدْتَ لَھَا قَالَ : مَا اَعْدَدْتُ لَھَا اِلَّا اَنِّیْ اُحِبُّ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ قَالَ اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ قَالَ اَنَسٌ : فَمَا رَاَیْتُ الْمُسْلِمِیْنَ فَرِحُوْا بِشَیْءٍ بَعْدَ الْاِسْلَامِ فَرْحَھُمْ بِھَا.

(مشکوۃ المصابیح باب الحب فی اللہ ومن اللہ الفصل الاول ص ٤٢٦)

ایک شخص نے عرض کی یا رسول اللہ قیامت کب ہوگی؟ فرمایا تو نے اس کے لیے کیا تیاری کی ہے؟ اس نے عرض کی اس کے لیے میں نے کوئی تیاری نہیں کی صرف اتنی بات ہے کہ میں اللہ و رسول سے محبت رکھتا ہوں ارشاد فرمایا تو ان کے ساتھ ہے جن سے تجھے محبت ہے حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ کہتے ہیں کہ اسلام کے بعد مسلمانوں کو جتنی اس کلمہ سے خوشی ہوئی ایسی خوشی میں نے کبھی نہیں دیکھی۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۰)

۲۵۵۵: عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ : قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی : وَجَبَتْ مَحَبَّتِیْ لِلْمُتَحَابِّیْنَ فِیَّ وَالْمُتَجَالِسِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَزَاوِرِیْنَ فِیَّ وَالْمُتَبَاذِلِیْنَ فِیَّ (مشکوۃ المصابیح باب الحب فی اللہ الفصل الثانی ٤٢٦)

(۱) اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ اچھوں سے محبت اچھا بنا دیتی ہے اور اس کا حشر اچھوں کے ساتھ ہوگا اور بدوں کی محبت برا بنا دیتی ہے اور اس کا حشر ان کے ساتھ ہوگا۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے جولوگ میری وجہ سے آپس میں محبت رکھتے ہیں اور میری وجہ سے ایک دوسرے کے پاس بیٹھتے ہیں اور آپس میں ملتے جلتے ہیں اور مال خرچ کرتے ہیں ان سے میری محبت واجب ہوگئی۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۰)

۲۰۵۶: قَالَ : يَقُوْلُ اللّٰهُ تَعَالٰى : اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِيْ جَلَالِيْ لَهُمْ مَنَابِرُ مِنْ نُوْرٍ يَغْبِطُهُمُ النَّبِيُّوْنَ وَالشُّهَدَاءُ (مشكوة المصابيح ٤٢٦ باب الحب في الله ومن الله الفصل الثانی)

سرکار دوعالم ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا جولوگ میرے جلال کی وجہ سے آپس میں محبت رکھتے ہیں ان کے لیے نور کے منبر ہونگے انبیا وشہدا ان پر غبطہ کریں گے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۰)

۲۰۵۷: عَنْ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ مِنْ عِبَادَ اللّٰهِ لَاُنَاسًا مَاهُمْ بِاَنْبِيَاءَ وَلَاشُهَدَاءَ يَغْبِطُهُمُ الْاَنْبِيَاءُ وَالشُّهَدَاءُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ بِمَكَانِهِمْ مِنَ اللّٰهِ قَالُوْا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! تُخْبِرُنَا مَنْ هُمْ ؟ قَالَ هُمْ قَوْمٌ تَحَابُّوْا بِرُوْحِ اللّٰهِ عَلٰى غَيْرِ اَرْحَامٍ بَيْنَهُمْ وَلَا اَمْوَالٍ يَتَعَاطَوْنَهَا فَوَاللّٰهِ اِنَّ وُجُوْهَهُمْ لَنُوْرٌ وَاِنَّهُمْ لَعَلٰى نُوْرٍ لَا يَخَافُوْنَ اِذَا خَافَ النَّاسُ وَلَا يَحْزَنُوْنَ اِذَا حَزِنَ النَّاسُ وَقَرَأَ هٰذِهِ الْآيَةَ آلَا اِنَّ اَوْلِيَاءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ. (مشكوة المصابيح ص٤٢٦ باب الحب في الله ومن الله)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کے کچھ ایسے بندے ہیں کہ وہ نہ انبیا ہیں نہ شہدا اور خدا کے نزدیک ان کا ایسا مرتبہ ہوگا کہ قیامت کے دن انبیا اور شہدا ان پر غبطہ کریں گے لوگوں۔ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ ارشاد فرمایئے یہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو محض رحمت الٰہی کی وجہ سے آپس میں محبت رکھتے ہیں نہ ان کے آپس میں رشتہ ہے نہ مال کا لینا دینا ہے خدا کی قسم وہ چہرے نور ہیں اور وہ خود پر نور ہیں انکو خوف نہیں جب کہ لوگ خوف میں ہونگے اور نہ وہ غمگین ہونگے جب دوسرے غم میں ہونگے اور حضور نے یہ آیت پڑھی "الا ان اولیاء الله لا خوف عليهم ولا هم يحزنون" اللہ کے اولیاء پر نہ خوف ہے نہ وہ غم کریں گے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۰)

۲۰۵۸: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لِاَبِيْ ذَرٍّ : يَا اَبَا ذَرٍّ ! اَىُّ

عُرَیٰ الْاِیْمَانِ اَوْثَقُ قَالَ : اللّٰہُ وَرَسُوْلُہٗ اَعْلَمُ قَالَ : الْمُوَالَاۃُ فِیْ اللّٰہِ وَالْحُبُّ فِیْ اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِیْ اللّٰہِ ۔ (مشکوۃ المصابیح ٤٢٦ باب الحب فی اللہ ومن اللہ الفصل الثانی)

حضرت ابن عباس سے مروی ہے آپ فرماتے ہیں کہ سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوذر سے ارشاد فرمایا: اے ابوذر! ایمان کے شعبوں میں سب سے مضبوط کون سا شعبہ ہے ابوذر نے عرض کیا اللہ اور اس کے رسول زیادہ جانتے ہیں آپ نے ارشاد فرمایا ایمان کی چیزوں میں سب سے مضبوط اللہ کے بارے میں موالاۃ اور اللہ کے لیے محبت کرنا، بغض رکھنا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۰)

٢٥٥٩ : عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ : خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : اَتَدْرُوْنَ اَیَّ الْاَعْمَالِ اَحَبُّ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی قَالَ قَائِلٌ : اَلصَّلٰوۃُ وَالزَّکٰوۃُ وَقَالَ قَائِلٌ : الْجِہَادُ قَالَ: النَّبِیُّ ﷺ اِنَّ اَحَبَّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی اَلْحُبُّ فِیْ اللّٰہِ وَالْبُغْضُ فِیْ اللّٰہِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ٤٢٧ باب الحب فی اللہ ومن اللہ الفصل الثالث)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہیں معلوم ہے اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ پسند کونسا عمل ہے کسی نے کہا نماز وزکوۃ اور کسی نے کہا جہاد حضور نے فرمایا سب سے زیادہ اللہ کو پیارا اللہ کے لیے دوستی اور بغض رکھنا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۰،۱۹۱)

٢٥٦٠ : عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : مَا اَحَبَّ عَبْدٌ عَبْدًا لِلّٰہِ اِلَّا اَکْرَمَ رَبَّہٗ عَزَّوَجَلَّ (مشکوۃ المصابیح ٤٢٧ باب الحب فی اللہ الفصل الثالث)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کسی نے کسی سے اللہ کے لیے محبت کی تو اس نے رب عزوجل کا اکرام کیا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۱)

٢٥٦١ : عَنْ اَبِیْ ہُرَیْرَۃَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : لَوْ اَنَّ عَبْدَیْنِ تَحَابَّا فِیْ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ وَاحِدٌ فِیْ الْمَشْرِقِ وَاٰخَرُ فِیْ الْمَغْرِبِ لَجَمَعَ اللّٰہُ بَیْنَہُمَا یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ یَقُوْلُ: ہٰذَا الَّذِیْ کُنْتُ تُحِبُّہٗ فِیَّ. (مشکوۃ المصابیح ص ٤٢٧ باب ما ینھی عنہ من التہاجر والتقاطع واتباع العورات الفصل الثالث)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو شخصوں نے اللہ کے لیے باہم محبت کی اور ایک مشرق میں ہے دوسرا مغرب میں قیامت کے دن

اللہ تعالیٰ دونوں کو جمع کردے گا اور فرمائے گا یہی وہ ہے جس سے تو نے میرے لیے محبت کی تھی۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۱)

٢٠٦٢: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ فِیْ الْجَنَّةِ لَعُمُدًا مِّنْ یَاقُوْتٍ عَلَیْهَا غُرَفٌ مِنْ زَبَرْجَدٍ لَهَا اَبْوَابٌ مُّفَتَّحَةٌ تُضِیُٔ کَمَا یُضِیُٔ الْکَوْکَبُ الدُّرِّیُّ فَقَالُوْا : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَنْ یَسْکُنُهَا قَالَ الْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ اللّٰهِ وَالْمُتَجَالِسُوْنَ فِیْ اللّٰهِ وَالْمُتَلَاقُوْنَ فِیْ اللّٰهِ . (مشکوة المصابیح ص٤٢٧ باب الحب فی الله ومن الله الفصل الثالث)

جنت میں یاقوت کے ستون ہیں ان پر زبرجد کے بالاخانے ہیں وہ ایسے روشن ہیں جیسے چمکدار ستارے لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ان میں کون رہے گا؟ فرمایا وہ لوگ جو اللہ کے لیے آپس میں محبت رکھتے ہیں ایک جگہ بیٹھتے ہیں آپس میں ملتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۱)

٢٠٦٣: عَنْ اَبِیْ اَیُّوْبَ رَضِیَ اللّٰهِ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْمُتَحَابُّوْنَ فِیْ اللّٰهِ عَلٰی کَرَاسِیَّ مِنْ یَاقُوْتٍ حَوْلَ الْعَرْشِ.

(کنز العمال ٥/٢ باب الترغیب فی الصحبة حدیث ٣)

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا اللہ کے لیے محبت رکھنے والے عرش کے گرد یاقوت کی کرسی پر ہوں گے۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۹۱)

٢٠٦٤: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَاَبْغَضَ لِلّٰهِ وَاَعْطٰی لِلّٰهِ وَمَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدِ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ

(کنز العمال ٥/٣ باب الترغیب فی الصحبة حدیث ٤٠)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو کسی سے اللہ کے لیے محبت رکھے اللہ کے لیے دشمنی رکھے اور اللہ کے لیے دے اور اللہ کے لیے منع کرے اس نے اپنا ایمان کامل کرلیا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۱)

٢٠٦٥: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : مَا تَوَادَّ اِثْنَانِ فِیْ الْاِسْلَامِ فَیُفَرَّقُ بَیْنَهُمَا اِلَّا مِنْ ذَنْبٍ یُحَدِّثُهُ اَحَدُهُمَا (کنز العمال ٥/١٢ حدیث ٢٤١)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ دو شخص جب اللہ کے لیے باہم محبت رکھتے ہیں ان کے درمیان میں جدائی اس وقت ہوتی ہے کہ ان میں سے ایک نے کوئی گناہ کیا۔ (۱) (بہار شریعت ۱۶/۱۹۱)

٢٥٦٦ : عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَوْحَى اللّٰهُ تَعَالٰى اِلٰى نَبِيٍّ مِنَ الْاَنْبِيَاءِ اَنْ قُلْ لِفُلَانِ الْعَابِدِ اَمَّا زُهْدُكَ فِي الدُّنْيَا فَتَعَجَّلْتَ رَاحَةَ نَفْسِكَ وَاَمَّا انْقِطَاعُكَ اِلَيَّ فَتَعَزَّزْتَ بِيْ فَمَاذَا عَمِلْتَ فِيْمَا لِيْ عَلَيْكَ ؟ قَالَ : يَا رَبِّ وَمَا ذٰلِكَ؟ قَالَ : هَلْ عَادَيْتَ فِيَّ عَدُوًّا اَوْهَلْ وَالَيْتَ فِيَّ وَلِيًّا .

(كنز العمال ٥/٢، ٣ حديث ٢١ باب في ترغيب الصحبة)

اللہ تعالیٰ نے ایک نبی کے پاس وحی بھیجی کہ فلاں زاہد سے کہدو کہ تمہارا زہد اور دنیا میں بے رغبتی اپنے نفس کی راحت ہے اور سب سے جدا ہو کر مجھ سے تعلق رکھنا یہ تمہاری عزت ہے جو کچھ تم پر میرا حق ہے اس کے مقابل کیا عمل کیا؟ عرض کرے گا اے رب وہ کونسا عمل ہے ارشاد ہوگا کیا تم نے میری وجہ سے کسی سے دشمنی کی اور میرے بارے میں کسی ولی سے دوستی کی ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۱)

٢٥٦٧ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْمَرْءُ عَلٰى دِيْنِ خَلِيْلِهٖ فَلْيَنْظُرْ اَحَدُكُمْ مَنْ يُّخَالِلُ . رواه احمد و الترمذی (مشكوة المصابيح ٤٢٦، ٢٧ باب الحب في الله الفصل الثاني و كنز العمال ٥ ص٦ حديث ٩٥)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار اعظم ﷺ فرماتے ہیں آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے اسے یہ دیکھنا چاہئے کہ کس سے دوستی کرتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۱)

٢٥٦٨ : عَنْ يَزِيْدَ بْنِ نَعَامَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِذَا اٰخَى الرَّجُلُ الرَّجُلَ فَلْيَسْأَلْهُ عَنْ اِسْمِهٖ وَاِسْمِ اَبِيْهِ وَمِمَّنْ هُوَ فَاِنَّهٗ اَوْصَلُ لِلْمَوَدَّةِ. رواه الترمذی

(مشكوة المصابيح باب الحب في الله الفصل الثاني ٤٢٧ و كنز العمال ٥/٧)

حضرت یزید بن نعامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا جب

(۱) یعنی اللہ کے لیے جو محبت ہو اس کی پہچان یہ ہے کہ اگر ایک نے گناہ کیا تو دوسرا اس سے جدا ہو جائے۔

ایک شخص دوسرے شخص سے بھائی چارہ کرے تو اس کا نام اور اس کے باپ کا نام پوچھ لے اور یہ کہ وہ کس قبیلے سے ہے کہ اس سے محبت زیادہ پائیدار ہوگی۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۹۱)

۲۰۶۹: عَنِ الْمِقْدَامِ بْنِ مَعْدِيْكَرِبَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: اِذَا اَحَبَّ الرَّجُلُ اَخَاهُ فَلْيُخْبِرْهُ اَنَّهُ يُحِبُّهُ. رواہ ابو داؤد والترمذی (مشکوۃ المصابیح باب الحب فی اللہ الفصل الثانی ۴۲۶)

حضرت مقدام بن معدیکرب سے مروی سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا جب ایک شخص دوسرے سے محبت رکھے تو اسے خبر کر دے کہ میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۹۱)

۲۰۷۰: عَنْ اَنَسٍ قَالَ: مَرَّ رَجُلٌ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَعِنْدَهُ نَاسٌ فَقَالَ رَجُلٌ: مِمَّنْ عِنْدَهُ اِنِّيْ لَاُحِبُّ هٰذَا لِلّٰهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَعْلَمْتَهُ؟ قَالَ: لَا قَالَ: قُمْ اِلَيْهِ فَاَعْلِمْهُ فَقَامَ اِلَيْهِ فَاَعْلَمَهُ فَقَالَ: اَحَبَّكَ الَّذِيْ اَحْبَبْتَنِيْ لَهُ قَالَ: ثُمَّ رَجَعَ فَسَأَلَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَاَخْبَرَهُ بِمَا قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلَكَ مَا احْتَسَبْتَ. رواہ البیھقی

(مشکوۃ المصابیح ص ۴۲۶ باب الحب فی اللہ الفصل الثانی)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی سرکار دو عالم ﷺ کے پاس سے ایک شخص گزرا تو ایک شخص نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ میں اس شخص سے اللہ کے واسطے محبت رکھتا ہوں ارشاد فرمایا تم نے اس کو اطلاع دے دی ہے؟ عرض کی نہیں ارشاد فرمایا اٹھو اس کی اس اطلاع دیدو اس نے جا کر خبردار کیا اس نے کہا جس کے لیے تو مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ تجھے محبوب بنالے واپس آیا حضور نے ارشاد فرمایا اس نے کیا کہا تو اس نے جو کہا کہہ سنایا فرمایا تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے تو نے محبت کی اور تیرے لیے وہ ہے جو تو نے قصد کیا ہے۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۹۱،۱۹۲)

۲۰۷۱: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَحْبِبْ حَبِيْبَكَ هَوْنًا مَّا عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ بَغِيْضَكَ يَوْمًا مَّا وَاَبْغِضْ بَغِيْضَكَ هَوْنًا مَّا عَسٰى اَنْ يَّكُوْنَ حَبِيْبَكَ يَوْمًا مَّا (کنز العمال ۶/۵ باب آداب الصحبۃ حدیث ۱۰۵)

حضرت ابوہریرہ سے مروی سرکار اقدس ﷺ نے فرمایا دوست سے تھوڑی دوستی کر عجب نہیں کہ کسی دن وہ تیرا دشمن ہو جائے اور دشمن سے دشمنی تھوڑی کر دور نہیں کہ وہ کسی روز تیرا دوست ہو جائے۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۹۲)

﴿حجامت بنوانا﴾

۲۵۷۲: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: خَمْسٌ اَوْ خَمْسٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ الْخِتَانُ وَالْاِسْتِحْدَادُ وَنَتْفُ الْاِبِطِ وَتَقْلِيْمُ الْاَظْفَارِ وَقَصُّ الشَّارِبِ.

(صحیح البخاری ج۲ ص۸۷۵ باب تقلیم الاظفار)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا پانچ چیزیں فطرت سے ہیں یعنی انبیائے سابقین علیہم السلام کی سنت سے ہیں ختنہ کرانا اور موئے زیرناف مونڈنا اور مونچھیں کم کرنا اور ناخن ترشوانا اور بغل کے بال اکھیڑنا۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۹۲)

۲۵۷۳: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: جَزُّوْا الشَّوَارِبَ وَاَرْخُوْا اللُّحٰی وَخَالِفُوْا الْمَجُوْسَ

(کنزالعمال ج۳ ص۳۲۸ باب الحلق والقص والتقصیر حدیث ۵۴۲۴)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مونچھیں کٹواؤ اور داڑھیاں لٹکاؤ مجوسیوں کی مخالفت کرو۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۹۲)

۲۵۷۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: خَالِفُوْا الْمُشْرِكِیْنَ وَفِّرُوْا اللُّحٰی وَاَحْفُوْا الشَّوَارِبَ. (صحیح البخاری ج۲ ص۸۷۵)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مشرکین کی مخالفت کرو داڑھیوں کو زیادہ کرو اور مونچھوں کو خوب کم کرو۔ (بہارشریعت ۱۶/۱۹۲)

۲۵۷۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِیُّ ﷺ يَقُصُّ اَوْ يَاْخُذُ مِنْ شَارِبِهٖ وَكَانَ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ صَلَوٰاتُ الرَّحْمٰنِ عَلَيْهِ يَفْعَلُهٗ. رواه الترمذی

(مشکوۃ المصابیح باب الترجل ۳۸۱)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مونچھ کو کم کرتے تھے اور حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ الصلوۃ والسلام بھی یہی کرتے تھے۔

(بہارشریعت ۱۶/۱۹۲)

٢٥٧٦ : عَنْ زَيْدِ بْنِ اَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَّمْ يَاخُذْ مِنْ شَارِبِهٖ فَلَيْسَ مِنَّا (کنزالعمال ٣/٣٢٩ باب الحلق والقص حدیث ٥٤٤٣)

زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو مونچھ سے نہیں لے گا وہ ہم میں سے نہیں یعنی ہمارے طریقے کے خلاف ہے۔ (بہارشریعت ١٦/١٩٢ تا ١٩٣)

٢٥٧٧ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَّمْ يَحْلِقْ عَانَتَهٗ وَيُقَلِّمْ اَظْفَارَهٗ وَيَجُزَّ شَارِبَهٗ فَلَيْسَ مِنَّا ۔

(کنزالعمال ج٣ص٣٢٨ باب الحلق والقص حدیث ٥٤٢١)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو موئے زیرناف کو نہ مونڈے اور ناخن نہ تراشے اور مونچھ نہ کاٹے وہ ہم میں سے نہیں۔ (بہارشریعت ١٦/١٩٣)

٢٥٧٨ : عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَاخُذُ مِنْ لِحْيَتِهٖ مِنْ عَرْضِهَا وَطُوْلِهَا (مشکوۃ المصابیح ج٢ص ٣٨١ باب الترجل)

بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ داڑھی کی چوڑائی اور لمبائی سے کچھ لیا کرتے تھے (بہارشریعت ١٦/١٩٣)

٢٥٧٩ : عَنْ اَنَسٍ قَالَ : لَنَا وَقْتٌ فِیْ قَصِّ الشَّارِبِ وَتَقْلِيْمِ الْاَظْفَارِ وَنَتْفِ الْاِبِطِ وَحَلْقِ الْعَانَةِ اَنْ لَا نَتْرُكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۔ (مشکوۃ المصابیح ج٢ص ٣٨٠ باب الترجل)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں کہ مونچھیں اور ناخن ترشوانے اور بغل کے بال اکھاڑنے اور موئے زیرناف مونڈنے میں ہمارے لیے یہ وقت مقرر کیا گیا ہے کہ چالیس دن سے زیادہ نہ چھوڑیں یعنی چالیس دن کے اندر ان کاموں کو ضرور کرلیں۔ (بہارشریعت ١٦/١٩٣)

٢٥٨٠ : عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا تَنْتِفُوا الشَّيْبَ فَاِنَّهٗ نُوْرٌ فِی الْاِسْلَامِ مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَشِيْبُ شَيْبَةً فِی الْاِسْلَامِ اِلَّا كَانَتْ لَهٗ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ (کنزالعمال ٣/٣٣٠ باب محظورات الحلق حدیث ٥٤٧٨)

بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سفید بال نہ اکھاڑو کیونکہ وہ مسلم کا نور ہے جو شخص اسلام میں بوڑھا ہوا اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کے

لیے نیکی لکھے گا اور خطا مٹا دے گا اور درجہ بلند کرے گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۳)

۲۵۸۱ : عَنْ كَعْبِ بْنِ مُرَّةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنْ شَابَ شَيْبَةً فِيْ الْاِسْلَامِ كَانَتْ لَهُ نُوْرًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ . رواه الترمذی والنسائی

(مشکوۃ المصابیح ج۲ ص ۳۸۲ باب الترجل)

کعب بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو اسلام میں بوڑھا ہوا یہ بوڑھاپا اس کے لیے قیامت کے دن نور ہوگا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۳)

۲۵۸۲ : عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيْدٍ اَنَّهُ سَمِعَ سَعِيْدَ بْنَ الْمُسَيِّبِ يَقُوْلُ : كَانَ اِبْرَاهِيْمُ خَلِيْلُ الرَّحْمٰنِ اَوَّلَ النَّاسِ ضَيَّفَ الضَّيْفَ وَاَوَّلَ النَّاسِ اخْتَتَنَ وَاَوَّلَ النَّاسِ قَصَّ شَارِبَهُ وَاَوَّلَ النَّاسِ رَاَى الشَّيْبَ فَقَالَ : يَا رَبِّ ! مَا هٰذَا ؟ قَالَ الرَّبُّ تَبَارَكَ وَتَعَالٰى : وَقَارٌ يَا اِبْرَاهِيْمُ قَالَ : رَبِّ ! زِدْنِيْ وَقَارًا . رواه مالک (مشکوۃ المصابیح ج۲ ص ۳۸۵ باب الترجل)

سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے تھے کہ حضرت ابراہیم خلیل الرحمٰن علیہ الصلوۃ والسلام نے سب سے پہلے مہمانوں کی ضیافت کی اور سب سے پہلے ختنہ کیا اور سب سے پہلے مونچھ کے بال تراشے اور سب سے پہلے سفید بال دیکھا عرض کی اے رب یہ کیا ہے؟ پروردگار تبارک وتعالیٰ نے فرمایا اے ابراہیم یہ وقار ہے عرض کی اے میرے رب میرا وقار زیادہ کر۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۹۳)

۲۵۸۳ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اَيُّمَا رَجُلٍ نَتَفَ شَعْرَةً بَيْضَاءَ مُتَعَمِّدًا صَارَتْ رُمْحًا يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُطْعَنُ بِهَا .

(کنز العمال ج۳ ص ۳۳۰ باب محظورات الحلق حدیث ۵۴۸۱)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص قصدا سفید بال اکھاڑے گا قیامت کے دن وہ نیزہ ہو جائے گا جس سے اس کو گھونپا جائے گا۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۹۳)

۲۵۸۴ : عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ حَلْقِ الْقَفَا اِلَّا عِنْدَ الْحِجَامَةِ (کنز العمال ۳/۳۳۰ باب محظورات الحلق حدیث ۵۴۷۲)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حجامت کے

سوا گردن کے بال مونڈانے سے منع فرمایا۔(بہار شریعت ۱۹۴،۱۹۳/۱۶)

۲۰۸۵: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰى عَنِ الْقَزَعِ قَالَ: قُلْتُ لِنَافِعٍ: وَمَا الْقَزَعُ قَالَ: يُحْلَقُ بَعْضُ رَاسِ الصَّبِيِّ وَيُتْرَكُ بَعْضٌ.

(الصحیح لمسلم ج۲ ص۲۰۳ باب کراهة القزع والصحیح للبخاری ۸۷۷/۲)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے قزع سے منع فرمایا نافع سے پوچھا گیا قزع کیا چیز ہے؟ نافع نے کہا بچہ کا سر کچھ مونڈ دیا جائے کچھ متعدد جگہ چھوڑ دیا جائے۔(بہار شریعت ۱۹۴/۱۶)

۲۰۸۶: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ رَأىٰ صَبِيًّا قَدْ حُلِقَ بَعْضُ رَاسِهٖ وَتُرِكَ بَعْضُهٗ فَنَهَاهُمْ عَنْ ذٰلِكَ وَقَالَ: احْلِقُوْا كُلَّهٗ اَوِاتْرُكُوْا كُلَّهٗ. رواه مسلم (مشکوۃ المصابیح ص۳۸۰ باب الترجل)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ نبی ﷺ نے ایک بچہ کو دیکھا کہ اس کا سر کچھ مونڈا ہوا ہے اور کچھ چھوڑ دیا گیا ہے حضور نے لوگوں کو اس سے منع کیا اور یہ فرمایا کہ کل مونڈ دو یا کل چھوڑ دو۔(بہار شریعت ۱۹۴/۱۶)

۲۰۸۷: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَمْهَلَ آلَ جَعْفَرٍ ثَلٰثًا ثُمَّ اَتَاهُمْ فَقَالَ لَا تَبْكُوْا عَلٰى اَخِيْ بَعْدَ الْيَوْمِ ثُمَّ قَالَ: اُدْعُوْا لِيْ بَنِيْ اَخِيْ فَجِيْئَ بِنَا كَاَنَّا اَفْرَاخٌ فَقَالَ: ادْعُوْا لِيَ الْحَلَّاقَ فَاَمَرَهٗ فَحَلَّقَ رُؤُسَنَا. رواه ابو داؤد ونسأى

(مشکوۃ المصابیح ص۳۸۲ باب الترجل)

عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت جعفر شہید ہوئے تین دن تک حضور نے ان کی آل سے روک نہیں فرمایا پھر تشریف لائے اور یہ فرمایا کہ آج کے بعد سے میرے بھائی (جعفر) پر نہ رونا پھر فرمایا کہ میرے بھائی کے بچوں کو بلاؤ کہتے ہیں کہ ہم حضور کی خدمت میں پیش کیے گئے فرمایا حجام کو بلاؤ حضور نے ہمارے سر مونڈادیئے۔

(بہار شریعت ۱۹۴/۱۶)

۲۰۸۸: عَنِ ابْنِ الْحَنْظَلِيَّةِ رَجُلٌ مِّنْ اَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: نِعْمَ الرَّجُلُ خُرَيْمُ الْاَسَدِيُّ لَوْلَا طُوْلُ جُمَّتِهٖ وَاِسْبَالُ اِزَارِهٖ فَبَلَغَ ذٰلِكَ خُرَيْمًا

فَاَخَذَ شَفْرَةً فَقَطَعَ بِهَا جُمَّتَهُ اِلٰى اُذُنَيْهِ وَرَفَعَ اِزَارَهُ اِلٰى اَنْصَافِ سَاقَيْهِ. رواه ابوداؤد (مشکوۃ المصابیح ص ۳۸۲ باب الترجل)

ابن الحنظلیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا خریم اسدی بہت اچھا شخص ہے اگر اس کے سر کے بال بڑے نہ ہوتے اور تہبند نیچا نہ ہوتا جب یہ خبر خریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچی تو چھری لے کر بال کاٹ ڈالے اور کانوں تک کر لیے اور تہبند کو آدھی پنڈلی تک اونچا کرلیا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۴)

۲۵۸۹: عَنْ اَنَسٍ قَالَ: كَانَتْ لِيْ ذُؤَابَةٌ فَقَالَتْ: لِيْ اُمِّيْ لَا اَجُزُّهَا كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمُدُّهَا وَيَاخُذُهَا. رواه ابوداؤد (مشکوۃ المصابیح ص ۳۸۲ باب الترجل)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میرے گیسو تھے میری ماں نے کہا کہ ان کو نہیں کٹواؤں گی کیونکہ رسول اللہ ﷺ انہیں پکڑتے اور کھینچتے تھے۔(۱) (بہار شریعت ۱۶/۱۹۴)

۲۵۹۰: عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اَنْ تَحْلِقَ الْمَرْأَةُ رَاسَهَا (السنن للنسائی ۲/۲۷۵ باب النہی عن حلق المرأۃ راسھا)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے عورت کو سر مونڈانے سے منع فرمایا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۹۴)

۲۵۹۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْكِتَابِ فِيْمَا لَمْ يُؤْمَرْ فِيْهِ وَكَانَ اَهْلُ الْكِتَابِ يَسْدِلُوْنَ اَشْعَارَهُمْ وَكَانَ الْمُشْرِكُوْنَ يَفْرُقُوْنَ رُؤُوْسَهُمْ فَسَدَلَ النَّبِيُّ ﷺ نَاصِيَتَهُ ثُمَّ فَرَقَ بَعْدُ. (الصحیح للبخاری ج ۲ ص ۸۷۷)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ نبی کریم ﷺ کو جس چیز کے متعلق کوئی حکم نہ ہوتا اس میں اہل کتاب کی موافقت پسند تھی (کیونکہ ہوسکتا ہے کہ وہ جو کچھ کرتے ہوں وہ انبیاء علیہم السلام کا طریقہ ہو) اور اہل کتاب بال سیدھے رکھتے تھے اور مشرکین مانگ نکالا کرتے تھے لہذا نبی ﷺ نے بال سیدھے رکھے یعنی مانگ نہیں نکالی پھر بعد میں حضور نے مانگ نکالی (اس سے معلوم ہوا کہ حضور کو اس معاملے میں اہل کتاب کی مخالفت کا حکم ہوا)۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۹۴، ۱۹۵)

---

(۱) یعنی حضور کا دست اقدس ان بالوں کو لگا ہے اس وجہ سے بقصد تبرک چھوڑ رکھے تھیں کٹواتی نہ تھیں۔

زینت کا بیان

۲۵۹۲: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كُنْتُ أُطَيِّبُ النَّبِيَّ ﷺ بِأَطْيَبِ مَانَجِدُ حَتّٰى أَجِدَ وَبِيْضَ الطِّيْبِ فِيْ رَاسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ. (الصحيح البخاری ۸۷۷/۲ باب الطيب فی الراس واللحية)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہتی ہیں حضور کو میں نہایت عمدہ خوشبو لگاتی تھی یہاں تک کہ اس کی چمک حضور کے سر مبارک اور داڑھی میں باقی تھی۔ (بہار شریعت ۲۰۲/۱۶)

۲۵۹۳: عَنْ نَافِعٍ قَالَ : كَانَ ابْنُ عُمَرَ اِذَا اسْتَجْمَرَ بِالْاُوَّةِ غَيْرِ مُطَرَّاةٍ وَبِكَافُوْرٍ يَطْرَحُهٗ مَعَ الْاَ لُوَّةِ ثُمَّ قَالَ : هٰكَذَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَجْمِرُ.

(مشكوة المصابيح ص ۳۸۱ باب الترجل الفصل الاول)

نافع سے مروی کہتے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کبھی خالص عود (اگر) کی دھونی لیتے یعنی اس کے ساتھ کسی دوسری چیز کی آمیزش نہیں کرتے اور کبھی عود کے ساتھ کافور ملا کر دھونی لیتے اور یہ کہتے کہ رسول اللہ ﷺ بھی اسی طرح دھونی لیا کرتے تھے۔ (بہار شریعت ۲۰۲/۱۶)

۲۵۹۴: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَتْ لِلنَّبِيِّ ﷺ سُكَّةٌ يَتَطَيَّبُ مِنْهَا.

(السنن لابی داؤد ج۲ ص ۵۷۳ باب فی استحباب الطيب)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک قسم کی خوشبو تھی جس کو استعمال فرمایا کرتے تھے۔ (بہار شریعت ۲۰۳/۱۶)

۲۵۹۵: عَنْ اَنَسٍ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُكْثِرُ دَهْنَ رَأْسِهٖ وَتَسْرِيْحَ لِحْيَتِهٖ وَيُكْثِرُ الْقِنَاعَ كَانَ ثَوْبُهٗ ثَوْبَ زَيَّاتٍ. رواه فی شرح السنة

(مشكوة المصابيح ص ۳۸۱ باب الترجل الفصل الثانی)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ کثرت سے سر میں تیل ڈالتے اور داڑھی میں کنگھا کرتے۔ (بہار شریعت ۲۰۳/۱۶)

۲۵۹۶: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنْ كَانَ لَهٗ

شَعْرٌ فَلْيُكْرِمْهُ . (السنن لابی داؤد ج۲ ص۵۷۳ کتاب الترجل)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے بال ہوں ان کا اکرام کرے یعنی ان کو دھوئے تیل لگائے کنگھا کرے۔ (بہار شریعت ۲۰۳/۱۶)

۲۵۹۷ : عَنْ اَبِیْ قَتَادَةَ اَنَّهُ قَالَ : لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ لِیْ جُمَّةً اَفَاُرَجِّلُهَا؟ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : نَعَمْ . وَاَكْرِمْهَا قَالَ : فَكَانَ اَبُوْ قَتَادَةَ رُبَمَا دَهَنَهَا فِیْ الْيَوْمِ مَرَّتَيْنِ مِنْ اَجْلِ قَوْلِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ نَعَمْ وَاَكْرِمْهَا. رواہ مالک

(مشکوۃ المصابیح ص۳۸٤ باب الترجل الفصل الثالث)

ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میرے سر پر پورے بال تھے میں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی ان کو کنگھا کیا کروں؟ حضور نے فرمایا ہاں اور ان کا اکرام کرو لہذا ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور کے فرمانے کی وجہ سے کبھی دن میں دو مرتبہ تیل لگایا کرتے۔ (بہار شریعت ۲۰۳/۱۶)

۲۵۹۸ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ نَهٰی عَنِ التَّرَجُّلِ اِلَّا غِبًّا

(السنن لابی داؤد ۵۷۳/۲ باب الترجل)

عبداللہ بن مغفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے روز روز کنگھا کرنے سے منع فرمایا (یہ نہی تنزیہی ہے) اور مقصد یہ ہے کہ مرد کو بناؤ سنگھار میں مشغول نہیں رہنا چاہئے۔ (بہار شریعت ۲۰۳/۱۶)

۲۵۹۹ : عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِی الْمَسْجِدِ فَدَخَلَ رَجُلٌ ثَائِرُ الرَّاسِ وَاللِّحْيَةِ فَاَشَارَ اِلَيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدِهٖ كَاَنَّهٗ يَاْمُرُهٗ بِاِصْلَاحِ شَعْرِهٖ وَلِحْيَتِهٖ فَفَعَلَ ثُمَّ رَجَعَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلَيْسَ هٰذَا خَيْرًا مِّنْ اَنْ يَّاْتِیْ اَحَدُكُمْ وَهُوَ ثَائِرُ الرَّاسِ كَاَنَّهٗ شَيْطَانٌ . رواہ مالک

(مشکوۃ المصابیح ص۳۸٤ باب الترجل الفصل الثالث)

عطاء بن یسار سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے ایک شخص آیا جس کے سر اور داڑھی کے بال بکھرے ہوئے تھے حضور نے اس کی طرف اشارہ کیا

گویا بالوں کے درست کرنے کا حکم دیتے ہیں وہ شخص درست کر کے واپس آیا حضور نے فرمایا کیا یہ اس سے بہتر نہیں ہے کہ کوئی شخص بالوں کو اس طرح بکھیر کر آتا ہے گویا وہ شیطان ہے۔

(بہار شریعت ۱۶/۲۰۳)

۲۶۰۰: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اِكْتَحِلُوا بِالْاِثْمِدِ فَاِنَّهُ يَجْلُوا الْبَصَرَ وَيُنْبِتُ الشَّعْرَ وَزَعَمَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَتْ لَهُ مُكْحُلَةٌ يَكْتَحِلُ مِنْهَا كُلَّ لَيْلَةٍ ثَلَاثَةً فِيْ هٰذِهٖ وَثَلَاثَةً فِيْ هٰذِهٖ.

(الترغيب والترهيب ج۳/۱۲۳ باب الترغيب في الكحل بالاثمد)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اثمد پتھر کا سرمہ لگاؤ کہ وہ نگاہ کو جلا دیتا ہے اور پلک کے بال اگاتا ہے اور حضور کے یہاں سرمہ دانی تھی جس سے ہر شب میں سرمہ لگاتے تھے تین سلائیاں اس آنکھ اور تین اس میں۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۰۳)

۲۶۰۱: عَنْ كَرِيْمَةَ بِنْتِ هُمَامٍ اَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتْ عَائِشَةَ عَنْ خِضَابِ الْحِنَّاءِ فَقَالَتْ: لَا بَاسَ بِهٖ وَلٰكِنِّيْ اَكْرَهُهُ كَانَ حَبِيْبِيْ عَلَيْهِ السَّلَامُ يَكْرَهُ رِيْحَهُ.

(السنن لابی داؤد ج۲ ص۵۷٤ باب في الخضاب النساء)

کریمہ بنت ہمام سے روایت ہے کہتی ہیں میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مہندی لگانے کے متعلق پوچھا انہوں نے فرمایا کہ اس میں کچھ حرج نہیں لیکن میں خود مہندی لگانے کو ناپسند کرتی ہوں کیوں کہ میرے حبیب ﷺ کو اس کی بو ناپسند تھی۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۰۴)

۲۶۰۲: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ هِنْدًا بِنْتَ عُقْبَةَ قَالَتْ: يَا نَبِيَّ اللّٰهِ بَايِعْنِيْ قَالَ: لَا اُبَايِعُكِ حَتّٰى تُغَيِّرِيْ كَفَّيْكِ كَاَنَّهُمَا كَفَّا سَبُعٍ (السنن لابی داؤد ۲/۵۷٤ باب في الخضاب النساء)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ہند بنت عقبہ نے عرض کی یا نبی اللہ مجھے بیعت کر لیجئے فرمایا میں تجھے بیعت نہیں کرونگا جب تک تو اپنی ہتھیلیوں کو نہ بدل دے (یعنی مہندی لگا کر ان کا رنگ نہ بدل لے) تیرے ہاتھ گویا درندہ کے ہاتھ معلوم ہو رہے ہیں۔ (یعنی عورتوں کو چاہئے کہ ہاتھوں کو رنگین کر لیا کریں)۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۰۴)

۲۶۰۳: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: اَوْ مَاتَتْ اِمْرَأَةٌ مِّنْ وَّرَاءِ سِتْرٍ بِيَدِهَا كِتَابٌ اِلٰى

رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَبَضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَدَهُ فَقَالَ : مَا اَدْرِىْ اَيَدُ رَجُلٍ اَمْ يَدُ اِمْرَأَةٍ ؟ قَالَتْ: بَلْ يَدُ اِمْرَأَةٍ قَالَ : لَوْ كُنْتِ اِمْرَأَةً لَغَيَّرْتِ اَظْفَارَكِ يَعْنِىْ بِالْحِنَّاءِ .

(السنن لابی داؤد ج۲ ص ۵۷۴ باب فی الخضاب للنساء)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ ایک عورت کے ہاتھ میں کتاب تھی اس نے پردہ کے پیچھے سے رسول اللہ ﷺ کی طرف اشارہ کیا یعنی حضور کو دینا چاہا حضور نے اپنا ہاتھ کھینچ لیا اور یہ فرمایا کہ معلوم نہیں کہ مرد کا ہاتھ ہے یا عورت کا ہاتھ ہے اس نے کہا عورت کا ہاتھ ہے فرمایا کہ اگر عورت ہوتی تو ناخنوں کو مہندی سے رنگے ہوتی۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۰۴)

۲۶۰۴ : عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ : اُتِىَ رَسُوْلُ اللّٰهِ بِمُخَنَّثٍ قَدْ خَضَبَ يَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَا بَالُ هٰذَا ؟ قَالُوْا : يَتَشَبَّهُ بِالنِّسَاءِ فَاَمَرَ بِهٖ فَنُفِىَ اِلَى النَّقِيْعِ فَقِيْلَ : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: اَلاَ نَقْتُلُهُ فَقَالَ : اِنِّىْ نُهِيْتُ عَنْ قَتْلِ الْمُصَلِّيْنَ

(مشكوة المصابيح ص ۳۸۴ باب الترجل الفصل الثالث)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس ایک مخنث لایا گیا جس نے اپنے ہاتھ اور پاؤں مہندی سے رنگے ہوئے تھے ارشاد فرمایا اس کا کیا حال ہے (یعنی اس نے کیوں مہندی لگائی ہے) لوگوں نے عرض کی یہ عورتوں سے تشبیہ کرتا ہے حضور نے حکم فرمایا اس کو شہر بدر کر دیا جائے مدینہ سے نکال کر نقیع کو بھیج دیا گیا۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۰۴)

۲۶۰۵ : عَنِ ابْنِ الْمُسَيَّبِ يَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ طَيِّبٌ يُحِبُّ الطَّيِّبَ نَظِيْفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ كَرِيْمٌ يُحِبُّ الْكَرَمَ جَوَادٌ يُحِبُّ الْجُوْدَ فَنَظِّفُوْا اَرَاهُ قَالَ اَفْنِيَتَكُمْ وَلاَ تَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ . (مشكوة المصابيح ص ۳۸۵ باب الترجل الفصل الثالث)

سعید بن المسیب سے روایت ہے کہتے ہیں کہ اللہ طیب ہے طیب یعنی خوشبو کو دوست رکھتا ہے ستھرا ہے ستھرائی کو دوست رکھتا ہے کریم ہے کرم کو دوست رکھتا ہے سخی ہے سخی کو پسند کرتا ہے لہذا اپنے صحن کو ستھرا رکھو یہودیوں کے ساتھ مشابہت نہ کرو۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۰۴)

۲۶۰۶ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ : لاَ يَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ كَانَ فِىْ قَلْبِهٖ

مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ كِبْرٍ وَلاَ يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ كَانَ فِيْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ اِيْمَانٍ قَالَ : فَقَالَ رَجُلٌ : اِنَّهٗ يُعْجِبُنِيْ اَنْ يَكُوْنَ ثَوْبِيْ حَسَنًا وَنَعْلِيْ حَسَنًا قَالَ : اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْجَمَالَ وَلٰكِنَّ الْكِبْرَ مِنْ بَطَرِ الْحَقِّ وَغَمْصِ النَّاسِ (جامع الترمذی ج٢ ص ٢٠ باب البر والصلة)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس کے دل میں ذرہ برابر تکبر ہوگا جنت میں نہیں جائے گا ایک شخص نے عرض کی کہ کسی کو یہ پسند ہوتا ہے کہ کپڑے اچھے ہوں جوتے اچھے ہوں (یعنی یہ بات بھی تکبر ہے یا نہیں) فرمایا اللہ جمیل ہے جمال کو دوست رکھتا ہے تکبر نام ہے حق سے سرکشی کرنے اور لوگوں کو حقیر جاننے کا۔ (بہار شریعت ١٦/٢٠٥)

٢٦٠٧ : عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : اِنَّ الْيَهُوْدَ وَالنَّصٰرٰى لاَ يَصْبِغُوْنَ فَخَالِفُوْهُمْ . (السنن لابی داؤد ٢/٥٧٨ باب فی الخضاب)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ یہود و نصاری خضاب نہیں کرتے تم ان کی مخالفت کرو یعنی خضاب کرو (کالے خضاب کے سوا)۔ (بہار شریعت ١٦/٢٠٥)

٢٦٠٨ : عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اُتِيَ بِاَبِيْ قُحَافَةَ (وَالِدِ اَبِيْ بَكْرٍ) يَوْمَ فَتْحِ مَكَّةَ وَرَاسُهٗ وَلِحْيَتُهٗ كَالثَّغَامَةِ بِيَاضًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ :غَيِّرُوْا هٰذَا بِشَيْئٍ وَاجْتَنِبُوْا السَّوَادَ (ابو داؤد ٢/٥٧٨ باب فی الخضاب)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ فتح مکہ کے دن ابو قحافہ (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد) لائے گئے اور ان کا سر اور داڑھی ثغامہ (یہ گھاس ہے) کی طرح سفید تھی نبی کریم ﷺ نے فرمایا اس کو کسی چیز سے بدل دو۔ (یعنی خضاب لگاؤ) اور سیاہی سے بچو یعنی سیاہ خضاب نہ لگانا۔ (بہار شریعت ١٦/٢٠٥)

٢٦٠٩ :عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : يَكُوْنُ قَوْمٌ فِيْ اٰخِرِ الزَّمَانِ يَخْضِبُوْنَ بِهٰذَا السَّوَادِ كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ لاَ يَجِدُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ.

(مشکوة المصابیح ص ٣٨٢ باب الترجل)

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں کچھ

لوگ ہونگے جو سیاہ خضاب کریں گے جیسے کبوتر کے پوٹے وہ لوگ جنت کی خوشبو نہیں پائیں گے۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۰۵)

۲۶۱۰: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِنَّ اَحْسَنَ مَا غُیِّرَ بِہٖ ھٰذَا الشَّیْبُ الْحِنَّاءُ وَالْکَتَمُ. (السنن لابی داؤد ج۲ ص۵۷۸ باب فی الخضاب)

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے اچھی چیز جس سے سفید بالوں کا رنگ بدلا جائے مہندی یا کتم ہے یعنی مہندی لگایا جائے یا کتم۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۰۵)

۲۶۱۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: مَرَّ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ رَجُلٌ قَدْ خَضِبَ بِالْحِنَّاءِ فَقَالَ: مَا اَحْسَنَ ھٰذَا قَالَ: فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضِبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْکَتَمِ فَقَالَ ھٰذَا اَحْسَنُ مِنْ ھٰذَا فَمَرَّ آخَرُ قَدْ خَضِبَ بِالصُّفْرَۃِ فَقَالَ: ھٰذَا اَحْسَنُ مِنْ ھٰذَا کُلِّہٖ.

(السنن لابی داؤد ج۲ ص۵۷۸ باب فی خضاب الصفرۃ)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ کے سامنے ایک شخص گزرا جس نے مہندی کا خضاب کیا تھا ارشاد فرمایا یہ خوب اچھا ہے پھر ایک دوسرا شخص گزرا جس نے مہندی اور کتم خضاب کیا تھا فرمایا یہ اس سے بھی اچھا ہے پھر ایک تیسرا شخص گزرا جس نے زرد خضاب کیا تھا فرمایا یہ ان سب سے اچھا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۰۵)

۲۶۱۲: عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَوَّلُ مَنْ خَضَبَ بِالْحِنَّاءِ وَالْکَتَمِ اِبْرَاھِیْمُ وَاَوَّلُ مَنِ اخْتَضَبَ بِالسَّوَادِ فِرْعَوْنُ (رواہ ابن النجار)

(کنز العمال ج۳ ص۳۳۲ باب الخضاب من کتاب الزینۃ حدیث ۱۴ ۵۵)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سب سے پہلے مہندی اور کتم کا خضاب ابراہیم علیہ السلام نے کیا اور سب سے پہلے سیاہ خضاب فرعون نے کیا۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۰۶)

۲۶۱۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اَلصُّفْرَۃُ خِضَابُ الْمُؤْمِنِ وَالْحُمْرَۃُ خِضَابُ الْمُسْلِمِ وَالسَّوَادُ خِضَابُ الْکَافِرِ.

رواہ الطبرانی (کنزالعمال ۳۳۲/۳ باب الخضاب حدیث ۱۶ ۵۵)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مومن کا خضاب زردی ہے اور مسلم کا خضاب سرخی ہے اور کافر کا خضاب سیاہی ہے۔ (بہار شریعت ۲۰۶/۱۶)

۲٦۱٤: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاصِلَةَ وَالْمُسْتَوْصِلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ (الصحیح للبخاری ج۲ ص۸۷۹ بَابُ الْوَصْلِ فِی الشَّعْرِ)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا اللہ کی لعنت اس عورت پر جو بال ملائے یا دوسری سے بال ملوائے اور گودنے والی اور گودوانے والی پر۔ (بہار شریعت ۲۰۶/۱۶)

۲٦۱۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَاتِ وَالْمُسْتَوْشِمَاتِ وَالْمُتَنَمِّصَاتِ وَالْمُتَفَلِّجَاتِ لِلْحُسْنِ الْمُغَيِّرَاتِ خَلْقَ اللّٰهِ فَجَاءَ تْهُ امْــــرَأَةٌ فَقَالَتْ : اَنَّـهُ بَلَغَنِیْ اَنَّکَ لَعَنْتَ کَيْتَ وَکَيْتَ فَقَالَ : مَالِیْ لَا اَلْعَنُ مَنْ لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مَنْ هُوَ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ فَقَالَتْ : لَقَدْ قَرَأْتُ مَا بَيْنَ اللَّوْحَيْنِ فَمَا وَجَدْتُّ فِيْهِ مَا تَقُوْلُ : قَالَ : لَإِنْ کُنْتِ قَرَأْتِيْهِ لَقَدْ وَجَدْتِّيْهِ اَمَا قَرَأْتِ مَا اٰتٰکُمُ الرَّسُوْلُ فَخُذُوْهُ وَمَا نَهٰکُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوْا قَالَتْ : بَلٰی قَالَ: فَاِنَّهُ قَدْ نَهٰی عَنْهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ . (مشکوۃ المصابیح ص ۳۸۱ باب الترجل والترغیب والترهیب ۱۲۰/۳ باب ترهیب الواصلة والمستوصلة)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی انہوں نے فرمایا کہ اللہ کی لعنت گودنے والیوں پر اور گودوانے والیوں پر اور بال نوچنے والیوں پر اور خوبصورتی کے لیے دانت ریتنے والیوں پر (یعنی جو عورتیں دانتوں کو ریت کر خوبصورت بناتی ہیں اور اللہ کی پیدا کی ہوئی چیز کو بدل ڈالتی ہیں) ایک عورت نے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہو کر یہ کہا کہ مجھے خبر ملی ہے کہ آپ نے فلاں فلاں قسم کی عورتوں پر لعنت کی ہے انہوں نے فرمایا میں کیوں نہ لعنت کروں ان پر جن پر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت کی اور اس پر جو کتاب اللہ میں (ملعون) ہے اس نے کہا میں نے کتاب اللہ پڑھی ہے مجھے تو

اس میں یہ چیز نہیں ملی فرمایا تو (غور سے) پڑھا ہوتا تو ضرور اس کو پایا ہوتا کیا تو نے یہ نہیں پڑھا "ما اتکم الرسول فخذوہ ومانھکم عنہ فانتھو" یعنی رسول اللہ جو تمہیں دیں اسے لے لو اور جس چیز سے منع کردیں اس سے باز آجاؤ اس عورت نے کہا ہاں یہ پڑھا ہے عبداللہ بن مسعود نے فرمایا حضور نے اس سے منع فرمایا ہے۔ (بہار شریعت ۲۰۶/۱۶)

۲۶۱۶: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْعَیْنُ حَقٌّ وَنَهٰی عَنِ الْوَشْمِ. رواه البخاری (مشکوۃ المصابیح ص ۳۸۱ الفصل الاول بَابُ التَّرَجُّلِ)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نظر بد حق ہے (یعنی نظر لگنا صحیح ہے ایسا ہوتا ہے) اور گودنے سے حضور نے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۲۰۷/۱۶)

۲۶۱۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : لُعِنَتِ الْوَاصِلَةُ وَالْمُسْتَوْصِلَةُ وَالنَّامِصَةُ وَالْمُتَنَمِّصَةُ وَالْوَاشِمَةُ وَالْمُسْتَوْشِمَةُ مِنْ غَیْرِ دَاءٍ . رواه ابوداؤد

(الترغیب والترھیب ۱۲۰/۳ بَابُ تَرْهِیْبِ الْوَاصِلَةِ وَالْمُسْتَوْصِلَةِ)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا بال ملانے والی اور ملوانے والی اور ابرو کے بال نوچنے والی اور نوچوانے والی اور گودنے والی اور گودوانے والی پر لعنت ہے جب کہ بیماری سے یہ نہ کیا ہو۔ (بہار شریعت ۲۰۷/۱۶)

۲۶۱۸: عَنْ حُمَیْدِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ اَنَّهٗ سَمِعَ مُعَاوِیَةَ عَامَ حَجَّ عَلَی الْمِنْبَرِ وَتَنَاوَلَ قُصَّةً مِّنْ شَعْرٍ کَانَتْ فِیْ یَدِ حَرَسِیٍّ فَقَالَ : یَا اَهْلَ الْمَدِیْنَةِ ! اَیْنَ عُلَمَاءُ کُمْ؟ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَنْهٰی عَنْ مِثْلِ هٰذَا وَیَقُوْلُ : اِنَّمَا هَلَکَتْ بَنُوْاِسْرَائِیْلَ حِیْنَ اتَّخَذَهَا نِسَاءُ هُمْ. (الترغیب والترھیب ۱۲۱/۳)

حضرت حمید بن عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جس سال معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے زمانہ خلافت میں حج کیا۔ (مدینہ میں آئے) اور منبر پر چڑھ کر بالوں کا گچھا جو سپاہی کے ہاتھ میں تھا لے کر کہا اے اہل مدینہ! تمہارے علما کہاں ہیں؟ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ حضور اس سے منع فرماتے تھے یعنی چوٹی پر بال جوڑنے سے اور حضور یہ فرماتے تھے کہ بنی اسرائیل اسی وقت ہلاک ہوئے جب ان کی عورتوں نے یہ کرنا شروع کردیا۔ (بہار شریعت ۲۰۷/۱۶)

﴿نام رکھنے کا بیان﴾

٣٥٠: يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَلَا نِسَاءٌ مِّنْ نِّسَاءٍ عَسٰى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُنَّ وَلَاتَلْمِزُوْا اَنْفُسَكُمْ وَلَاتَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ بِئْسَ الْاِسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ وَمَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ.

(سورہ حجرات آیت ١١)

اے ایمان والو! نہ مرد مردوں کے لیے ہنسیں عجب نہیں کہ وہ ہنسنے والوں سے بہتر ہوں اور نہ عورتیں عورتوں سے دور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں اور آپس میں طعنہ نہ کرو اور ایک دوسرے کے برے نام نہ رکھو کیا ہی برا نام ہے مسلمان ہو کر فاسق کہلاتا اور جو توبہ نہ کریں تو وہی ظالم ہیں۔

احادیث

٢٦١٩: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ حَقُّ الْوَلَدِ عَلَى الْوَالِدِ اَنْ يُّحْسِنَ اِسْمَهٗ وَيُحْسِنَ اَدَبَهٗ (کنزالعمال ج٨ص٢٦٩ الفصل الاول فی الاسماء والکنی حدیث ٤٥٠١)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اولاد کا والد پر یہ حق ہے کہ اس کا اچھا نام رکھے اور اچھا ادب سکھائے۔ (بہار شریعت ٢٠٩/١٦)

٢٦٢٠: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَرَادٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اُدْعُوْا اِخْوَانَكُمْ بِاَحْسَنِ أَسْمَائِهِمْ وَلَا تَدْعُوْهُمْ بِالْاَلْقَابِ

(کنزالعمال ج٨ص٢٧٠ الفصل الاول فی الاَسْمَاءِ وَالْكُنٰى حدیث ٤٥٢٧)

عبداللہ بن جراد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنے بھائیوں کو ان کے اچھے نام سے پکارو برے الفاظ سے نہ پکارو۔ (بہار شریعت ٢٠٩/١٦)

٢٦٢١: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ اَحَبَّ اَسْمَائِكُمْ اِلَى اللّٰهِ

عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ .(الصحیح لمسلم ج۲ ص۲۰٦ باب بیان ما یستحب من الاسماء)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارے ناموں میں اللہ تعالیٰ کے نزدیک زیادہ پیارے نام عبداللہ وعبدالرحمٰن ہیں۔(بہارشریعت ۲۰۹/۱٦)

۲٦۲۲: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّكُمْ تُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِاَسْمَائِكُمْ وَاَسْمَاءِ اٰبَائِكُمْ فَحَسِّنُوْا اَسْمَاءَ كُمْ .

(ترغیب والترهیب ج۳ ص٦۹ بَابُ التَّرْغِيْبِ فِیْ الْاَسْمَاءِ الْحَسَنَةِ)

ابوالدردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن تم کو تمہارے نام اور تمہارے باپوں کے نام سے بلایا جائے گا لہذا اچھے نام رکھو۔(بہارشریعت ۲۰۹/۱٦)

۲٦۲۳: عَنْ اَبِی وَهَبِ الْجَشْمِیِّ وَكَانَتْ لَهُ صُحْبَةٌ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : تَسَمَّوْا بِاَسْمَاءِ الْاَنْبِيَاءِ وَاَحَبُّ الْاَسْمَاءِ اِلَى اللّٰهِ عَبْدُ اللّٰهِ وَعَبْدُ الرَّحْمٰنِ وَاَصْدَقُهَا حَارِثٌ وَهَمَّامٌ وَاَقْبَحُهَا حَرْبٌ وَمُرَّةٌ

(الترغیب والترهیب ج۳ ص۷۰،٦۹ بَابُ التَّرْغِيْبِ فِیْ الْاَسْمَاءِ الْحَسَنَةِ)

ابی وہب جشمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انبیا علیہم السلام کے نام پر نام رکھ دو اور اللہ کے نزدیک ناموں میں زیادہ پیارے نام عبداللہ وعبدالرحمٰن ہیں اور سچے نام حارث وہمام ہیں اور حرب، مرہ بُرے نام ہیں۔(بہارشریعت ۲۰۹/۱٦)

۲٦۲٤: عَنْ عَائِشَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهَا قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: تَسَمَّوْا بِخِيَارِكُمْ وَاطْلُبُوْا حَوَائِجَكُمْ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْهِ (کنز العمال ج۸ ص۲۷۰ حدیث ٤۵۳۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اچھوں کے نام پر نام رکھو اور اپنی حاجتیں اچھے چہرہ والوں سے طلب کرو۔(بہارشریعت ۲۰۹/۱٦)

۲٦۲۵: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : تَسَمَّوْا بِاِسْمِیْ وَلَا تَكَنَّوْا بِكُنْيَتِیْ فَاِنِّیْ اَنَا اَبُوْ الْقَاسِمِ اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ وَفِیْ رِوَايَةٍ قَالَ اِنَّمَا جُعِلْتُ قَاسِمًا اَقْسِمُ بَيْنَكُمْ (الصحیح لمسلم ج۲ ص۲۰٦ بَابُ النَّهْیِ عَنِ التَّكَنِّیْ بِاَبِی الْقَاسِمِ والسنن لابی

داؤد ج۲ص۶۷۸)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میرے نام پر نام رکھو اور میری کنیت کے ساتھ کنیت نہ کرو کیونکہ میری کنیت ابو القاسم محض اس وجہ سے نہیں کہ میرے صاحبزادے کا نام قاسم تھا بلکہ میں قاسم بنایا گیا ہوں کہ تمہارے مابین تقسیم کرتا ہوں۔(بہار شریعت ۱۶/۲۰۹)

۲۶۲۶: عَنْ اَنَسٍ قَالَ: نَادیٰ رَجُلٌ رَجُلًا بِالْبَقِیْعِ یَا اَبَا الْقَاسِمِ! فَالْتَفَتَ اِلَیْہِ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ فَقَالَ: یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنِّیْ لَمْ اَعْنِکَ اِنَّمَا دَعَوْتُ فُلَانًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ تَسَمُّوْا بِاسْمِیْ وَلَا تَکْتَنُوْا بِکُنْیَتِیْ. (الصحیح لمسلم ج۲ص۲۰۶ بَابُ النَّھْیِ عَنِ التَّکَنِّیْ بِاَبِی الْقَاسِمِ وَبَیَانُ مَا یُسْتَحَبُّ مِنَ الْاَسْمَاءِ)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ بازار میں تھے ایک شخص نے ابو القاسم کہہ کر پکارا حضور اس کی طرف متوجہ ہوئے اس نے کہا میں نے اس شخص کو پکارا ارشاد فرمایا میرے نام کے ساتھ نام رکھو اور میری کنیت کے ساتھ کنیت نہ کرو۔(بہار شریعت ۱۶/۲۰۹)

۲۶۲۷: قَالَ عَلِیٌّ: قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ! اِنْ وُلِدَ لِیْ مِنْ بَعْدِکَ وَلَدٌ اُسَمِّیْہِ بِاسْمِکَ وَاُکَنِّیْہِ بِکُنْیَتِکَ؟ قَالَ: نَعَمْ. (السنن لابی داؤد ج۲ص۶۷۹ باب فی الرخصة فی الجمع بینھما)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ اگر حضور کے بعد میرے یہاں لڑکا پیدا ہو تو آپ کے نام پر اس کا نام رکھوں اور آپ کی کنیت پر اس کی کنیت کروں؟ فرمایا ہاں۔(بہار شریعت ۱۶/۲۱۰)

۲۶۲۸: عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ وُلِدَ لَہٗ مَوْلُوْدٌ ذَکَرٌ فَسَمَّاہُ مُحَمَّدًا حُبًّا لِّیْ وَتَبَرُّکًا بِاسْمِیْ کَانَ ھُوَ وَ مَوْلُوْدُہٗ فِی الْجَنَّةِ.

(کنز العمال ج۸ص۲۷۰ بَابٌ فِیْ بِرِّ الْاَوْلَادِ وَحُقُوْقِھِمْ حدیث ۴۵۳۱)

ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں جس کے یہاں لڑکا پیدا ہو اور وہ میری محبت اور میرے نام سے برکت حاصل کرنے کے لیے اس کا نام محمد رکھے وہ اور اس کا لڑکا دونوں بہشت میں جائیں گے۔(بہار شریعت ۱۶/۲۱۰)

٢٦٢٩: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يُوْقَفُ عَبْدَانِ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَيُوْمَرُ بِهِمَا اِلَى الْجَنَّةِ فَيَقُوْلَانِ: رَبَّنَا! بِمَا اسْتَأْهَلْنَا الْجَنَّةَ وَلَمْ نَعْمَلْ عَمَلًا نُجَازِيْنَا بِهِ الْجَنَّةَ؟ يَقُوْلُ: اُدْخُلَا الْجَنَّةَ فَاِنِّيْ آلَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ اَنْ لَّا يَدْخُلَ النَّارَ مَنِ اسْمُهُ اَحْمَدُ وَمُحَمَّدُ ﷺ (المواهب اللدنية ص٣١٦ الشفا للقاضی عیاض علیه الرحمة ج١ص١٠٥)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں روز قیامت دو شخص رب العزت کے حضور کھڑے کیے جائیں گے حکم ہوگا انہیں جنت میں لے جاؤ عرض کریں گے الٰہی کس عمل پر جنت کے قابل ہوئے ہم نے تو جنت کا کوئی کام کیا نہیں؟ فرمائے گا جنت میں جاؤ میں نے حلف کیا ہے کہ جس کا نام احمد یا محمد ہو دوزخ میں نہ جائے گا۔

(بہار شریعت ۱۶/۲۱۰)

٢٦٣٠: عَنْ غَيْطِ بْنِ شُرَيْطٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَعِزَّتِيْ وَجَلَالِيْ لَا اُعَذِّبُ مَنْ تُسَمِّيْ بِاسْمِكَ فِي النَّارِ (ابونعیم)

ابونعیم نے حلیہ میں غیط بن شریط رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم جس کا نام تمہارے نام پر ہوگا اسے عذاب نہ دوں گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۱۰)

٢٦٣١: عَنِ ابْنِ سَعْدٍ عَنْ عُثْمَانَ الْعُمَرِيِّ مَاضَرَّ اَحَدَكُمْ؟ لَوْ كَانَ فِيْ بَيْتِهٖ مُحَمَّدٌ وَمُحَمَّدَانِ وَثَلَاثَةٌ (کنز العمال ۸/۲۶۹ باب فی بر الاولاد حدیث ۴۵۱۳)

ابن سعد طبقات میں عثمان عمری سے مرسلا راوی کہ رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں تم میں کسی کا کیا نقصان ہے؟ اگر اس کے گھر میں ایک محمد یا دو محمد یا تین محمد ہوں۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۱۰)

٢٦٣٢: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ مَنْ وُلِدَ لَهٗ ثَلَاثَةٌ اَوْلَادٍ فَلَمْ يُسَمِّ اَحَدَهُمْ مُحَمَّدًا فَقَدْ جَهِلَ (کنز العمال ج۸ص ۲۶۹ باب فی بر الاولاد حدیث ۴۵۱۲)

عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کے تین بیٹے ہوں اور وہ ان میں سے کسی کا نام محمد نہ رکھے وہ ضرور جاہل ہے۔

(بہار شریعت ۱۶/۲۱۰)

٢٦٣٣: عَنْ عَلِيٍّ اِذَا سَمَّيْتُمُ الْوَلَدَ مُحَمَّدًا فَاَكْرِمُوْهُ وَاَوْسِعُوْا لَهُ فِي الْمَجْلِسِ وَلَا تُقَبِّحُوْا لَهُ وَجْهًا . (كنز العمال ج ٨ ص٢٦٩ بَابٌ فِي بِرِّ الْاَوْلَادِ وَحُقُوْقِهِمْ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اس کی عزت کرو اور مجلس میں اس کے لیے جگہ کشادہ کرو اور اسے برائی کی طرف نسبت نہ کرو۔ (بہار شریعت ۲۱۰/۱۶)

٢٦٣٤: عَنْ اَبِيْ رَافِعٍ اِذَا سَمَّيْتُمْ مُحَمَّدًا فَلَا تَضْرِبُوْهُ وَلَا تَحْرِمُوْهُ

(كنز العمال ج ٨ ص٢٦٩ باب بِرِّ الْاَوْلَادِ وَ حُقُوْقِهِمْ حديث ٤٥٠٦)

ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب لڑکے کا نام محمد رکھو تو اسے نہ مارو اور نہ محروم کرو۔ (بہار شریعت ۲۱۰/۱۶)

٢٦٣٥: عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ اَبِيْ سَلْمَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: لَا تُزَكُّوْا اَنْفُسَكُمُ اللّٰهُ اَعْلَمُ بِاَهْلِ الْبِرِّ مِنْكُمْ سَمُّوْهَا زَيْنَبَ . (كنز العمال ج ٨/ ٢٧١ وصحيح البخارى ج٢ ص٩١٤ بَابُ اَحَبِّ الْاَسْمَاءِ اِلَى اللّٰهِ والصحيح لمسلم ج ٢ ص٢٠٨ بَابُ اِسْتِحْبَابِ تَغْيِيْرِ الْاِسْمِ الْقَبِيْحِ اِلَى الْحَسَنِ)

زینب ابی سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ (ان کا نام برہ تھا) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اپنا تزکیہ نہ کرو (یعنی اپنی بڑائی اور تعریف نہ کرو) اللہ کو معلوم ہے کہ تم میں برا اور نیکی والا کون ہے اسکا نام زینب رکھو۔ (بہار شریعت ۲۱۰/۱۶)

٢٦٣٦: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَتْ جُوَيْرِيَةُ اِسْمُهَا بَرَّةَ فَحَوَّلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِسْمَهَا جُوَيْرِيَةَ وَكَانَ يَكْرَهُ اَنْ يُّقَالَ: خَرَجَ مِنْ عِنْدِ بَرَّةَ .

(الصحيح لمسلم ج ٢ ص٢٠٨ باب استحباب تغيير الاسم القبيح الى حسن)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نام برہ تھا حضور نے یہ بدل کر جویریہ رکھا اور یہ بات حضور کو ناپسند تھی کہ یوں کہا جائے کہ برہ کے پاس سے چلے گئے۔ (بہار شریعت ۲۱۰/۱۶)

٢٦٣٧: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ غَيَّرَ اِسْمَ عَاصِيَةَ وَ قَالَ: اَنْتِ

جَمِيْلَةٌ . (الصحيح لمسلم ج٢ص٢٠٨ باب استحباب تغيير الاسم القبيح الی الحسن)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی ایک لڑکی کا نام عاصیہ(١) تھا حضور نے اسکا نام جمیلہ رکھا۔(بہار شریعت)

٢٦٣٨ : عَنْ عَائِشَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ كَانَ يُغَيِّرُ الْاِسْمَ الْقَبِيْحَ .

(الجامع للترمذی ج٢ص١١١ بَابُ مَاجَاءَ فِیْ الْاَسْمَاءِ)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ برے نام کو بدل دیتے تھے۔(بہار شریعت)

٢٦٣٩ : عَنِ ابْنِ الْمُسَيِّبِ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ اَبَاهُ جَاءَ اِلَى النَّبِیِّ ﷺ فَقَالَ : مَا اسْمُكَ؟ قَالَ : حَزْنٌ قَالَ : اَنْتَ سَهْلٌ قَالَ : لَا اُغَيِّرُ اِسْمًا سَمَّانِيْهِ اَبِیْ قَالَ ابْنُ الْمُسَيِّبِ: فَمَازَالَتْ اَلْحُزُوْنَةُ فِيْنَا بَعْدُ. (صحيح البخاری ج٢ ص٩١٤ باب احب اسم الحزن)

سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ میرے دادا نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پوچھا تمہارا نام کیا ہے؟ انھوں نے کہا حزن فرمایا تم سہل ہو یعنی اپنا نام سہل رکھو کہ اسکے معنی ہیں نرم اور حزن سخت کو کہتے ہیں انھوں نے کہا کہ جو نام میرے باپ نے رکھا ہے اسے نہیں بدلوں گا سعید بن المسیب کہتے ہیں اسکا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم میں اب تک سختی پائی جاتی ہے۔(بہار شریعت ٢١١/١٦)

---

(١) عاصیہ کا معنی ہے نافرمانی کرنے والی حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس معنی پر مشتمل نام کو بدل دیا اس سے معلوم ہوا کہ جس لفظ کا معنی برا ہے وہ کسی کا نام نہ رکھا جائے اور اگر کسی کا نام رکھ دیا گیا ہے تو اچھے معنی والے نام سے بدل دیا جائے یہی سنت ہے۔ ١٢

﴿مسابقت کا بیان﴾

احادیث

٢٦٤٠: عَنْ يَزِيْدَ بْنِ اَبِىْ عُبَيْدٍ قَالَ : سَمِعْتُ سَلْمَةَ بْنَ الْاَكْوَعِ قَالَ : مَرَّ النَّبِىُّ ﷺ عَلٰى نَفَرٍ مِّنْ اَسْلَمَ يَنْتَضِلُوْنَ فَقَالَ النَّبِىُّ ﷺ : اِرْمُوْا بَنِىْ اِسْمٰعِيْلَ فَاِنَّ اَبَاكُمْ كَانَ رَامِيًا وَاَنَا مَعَ بَنِىْ فُلَانٍ قَالَ : فَاَمْسَكَ اَحَدُ الْفَرِيْقَيْنِ بِاَيْدِيْهِمْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَالَكُمْ لَاتَرْمُوْنَ ؟ قَالُوْا كَيْفَ نَرْمِىْ ؟ وَاَنْتَ مَعَهُمْ قَالَ النَّبِىُّ ﷺ: اِرْمُوْا وَاَنَا مَعَكُمْ كُلِّكُمْ (الجامع الصحيح للبخارى ج١ ص٤٠٦ بَابُ التَّحْرِيْضِ عَلَى الرَّمْىِ)

سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کچھ لوگ پیدل تیراندازی کرر ہے تھے مسابقت کے طور پر ان کے پاس رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور فرمایا اے بنی اسمٰعیل (یعنی اہل عرب کیونکہ عرب والے حضرت اسمٰعیل علیہ التحیۃ والثنا کی اولاد ہیں) تیر بازی کرو کیونکہ تمہارے باپ یعنی اسمٰعیل علیہ السلام تیرانداز تھے اور دونوں فریقوں میں سے ایک کے متعلق فرمایا کہ میں بنی فلاں کے ساتھ ہوں دوسرے فریق نے ہاتھ روک لیا سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کیوں تم لوگوں نے ہاتھ روک لیا؟ انہوں نے کہا جب حضور بنی فلاں یعنی ہمارے فریق مقابل کے ساتھ ہوگئے تو اب ہم کیوں کر تیر چلائیں؟ یعنی اب ہمارے جیتنے کی صورت باقی نہیں رہی ارشاد فرمایا تم تیر چلاؤ میں تم سب کے ساتھ ہوں۔ (بہار شریعت ١٦/٢١٤، ٢١٥)

٢٦٤١: عَنِ بْنِ عُمَرَ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُسَابِقُ بَيْنَ الْخَيْلِ الْمُضْمَرَةِ مِنَ الْحُفْيَا اِلَى الثَّنِيَةِ وَالَّتِىْ لَمْ تُضْمَرُ مِنَ الثَّنِيَةِ اِلٰى مَسْجِدِ بَنِىْ زُرَيْقٍ وَاِنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ فِيْمَنْ سَابَقَ بِهَا (الدارمى ١٣٢/٢ باب فى السبق حديث ٢٤٣٤)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے مضمر گھوڑوں میں حفیا سے دوڑ کرائی اور اس کی انتہائی مسافت ثنیۃ الوداع تھی اور دونوں کے مابین چھ میل مسافت تھی

اور جو گھوڑے مضمر نہ تھے ان کی دوڑ ثنیہ سے مسجد بنی زریق تک ہوئی ان دونوں میں ایک میل کا فاصلہ تھا۔ (بہار شریعت ۲۱۵/۱۶)

٢٦٤٢ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَا سَبَقَ اِلَّا فِیْ نَصْلٍ اَوْ خُفٍّ اَوْ حَافِرٍ (السنن للنسائی ١٢٥/٢ باب السبق)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسابقت نہیں مگر تیر، اور اونٹ اور گھوڑے میں۔ (بہار شریعت ۲۱۵/۱۶)

٢٦٤٣ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ فَاِنْ كَانَ يُؤْمِنُ اَنْ يُّسْبَقَ فَلَا خَيْرَ فِيْهِ وَاِنْ كَانَ لَا يُؤْمِنُ اَنْ يُّسْبَقَ فَلَا بَأْسَ بِهٖ رواه فی شرح السنة . (مشكوة المصابيح ٣٣٧ باب الجهاد الفصل الثانی)

شرح سنہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو گھوڑوں میں ایک اور گھوڑا شامل کرلیا اور معلوم ہے کہ یہ پیچھے رہ جائے گا تو اس میں خیر نہیں اور اگر اندیشہ ہے کہ یہ آگے جاسکتا ہے تو مضائقہ نہیں (یعنی پہلی صورت میں ناجائز ہے اور دوسری صورت میں جائز ہے)۔ (بہار شریعت ۲۱۵/۱۶)

٢٦٤٤ : عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَهُوَ لَا يَأْمَنُ اَنْ يُّسْبَقَ فَلَيْسَ بِقِمَارٍ وَمَنْ اَدْخَلَ فَرَسًا بَيْنَ فَرَسَيْنِ وَقَدْ اٰمَنَ اَنْ يُّسْبَقَ فَهُوَ قِمَارٌ (كنز العمال ج٢ ص٢٦٦ بَابٌ فِی الْمُسَابَقَةِ حديث ٥٦٨٤)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو گھوڑوں میں ایک گھوڑا شامل کیا اور اس کے پیچھے ہوجانے کا علم نہیں ہے تو قمار (جوا) نہیں اور معلوم ہے کہ پیچھے رہ جائے گا تو جوا ہے۔ (بہار شریعت ۲۱۵/۱۶)

٢٦٤٥ : عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا جَلَبَ وَلَا جَنَبَ وَلَا شِغَارَ فِی الْاِسْلَامِ وَمَنِ انْتَهَبَ نُهْبَةً فَلَيْسَ مِنَّا .

(كنز العمال ج٢ ص٢٦٦ باب فی المسابقة حديث ٥٦٨٦)

عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ

جلب وجنب نہیں ہیں (یعنی گھوڑ دوڑ میں یہ جائز نہیں کہ کوئی دوسرا شخص اس کے گھوڑے کو ڈانٹے اور مارے کہ یہ تیز دوڑنے لگے اور نہ یہ کہ سوار اپنے ساتھ کوتل گھوڑا رکھے کہ جب پہلا گھوڑا تھک جائے تو دوسرے پر سوار ہو جائے اور کوئی چیز لوٹ کر لے وہ ہم میں سے نہیں ۔(بہار شریعت ۲۱۵/۱۶، ۲۱۶)

٢٦٤٦: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا كَانَتْ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سَفَرٍ قَالَتْ: فَسَابَقْتُهُ فَسَبَقْتُهُ عَلٰى رِجْلَيَّ فَلَمَّا حَمِلْتُ اللَّحْمَ سَابَقْتُهُ فَسَبَقَنِيْ قَالَ: هٰذِهٖ بِتِلْكَ السَّبْقَةِ. رواه ابوداؤد (مشكوة المصابيح ص ٢٨١ باب عشرة النساء الفصل الثاني)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ یہ سفر میں تھیں کہتی ہیں میں نے حضور سے پیدل مسابقت کی اور میں آگے ہوئی پھر جب میرے جسم میں گوشت زیادہ ہوگیا یعنی پہلے سے کچھ موٹی ہوگئی میں نے حضور کے ساتھ دوڑ کی اس مرتبہ حضور آگے ہوگئے اور یہ فرمایا کہ یہ اس کا بدلہ ہوگیا۔(بہار شریعت ۲۱۶/۱۶)

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۵۱: وَلْتَكُنْ مِّنكُمْ اُمَّةٌ يَّدْعُوْنَ اِلَى الْخَيْرِ وَيَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاُولٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ. (سورہ آل عمران آیت/۱۰۴)

اور تم میں ایک گروہ ایسا ہونا چاہئے کہ بھلائی کی طرف بلائیں اور اچھی بات کا حکم دیں اور بری بات سے منع کریں اور یہی لوگ مراد کو پہنچے۔

اور فرماتا ہے:

۳۵۲: كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَاْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ. (سورہ آل عمران آیت/۱۱۰)

تم بہتر ہو ان سب امتوں میں جو لوگوں میں ظاہر ہوئیں بھلائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے منع کرتے ہو اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔

اور فرماتا ہے:

۳۵۳: يٰبُنَيَّ اَقِمِ الصَّلٰوةَ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا اَصَابَكَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ. (سورہ لقمٰن آیت/۱۷)

اے میرے بیٹے نماز برپا رکھ اور اچھی بات کا حکم دے اور بری بات سے منع کر اور جو افتاد تجھ پر پڑے اس پر صبر کر بیشک یہ ہمت کے کام ہیں۔

احادیث

۲۶۴۷: عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: مَنْ رَاٰى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهٖ فَاِنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهٖ وَذٰلِكَ اَضْعَفُ الْاِيْمَانِ. رواه مسلم (مشكوة المصابيح ص۴۳۶ و كنز العمال ج۲ص۱۶ حديث ۳۹۸)

تم میں جو شخص بری بات دیکھے اسے اپنے ہاتھ سے بدل دے اور اگر اس کی استطاعت نہ ہو تو زبان سے بدلے اور اس کی بھی استطاعت نہ ہو تو دل سے یعنی اسے دل سے برا جانے اور یہ کمزور ایمان والا ہے۔(بہار شریعت ۲۲۰/۱۶)

٢٦٤٨: عَنِ النُّعْمَانَ بْنِ بَشِيْرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَثَلُ الْمُدْهِنِ فِيْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعِ فِيْهَا مِثْلُ قَوْمٍ اسْتَهَمُوْا سَفِيْنَةً فَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ اَسْفَلِهَا وَصَارَ بَعْضُهُمْ فِيْ اَعْلَاهَا فَكَانَ الَّذِيْ فِيْ اَسْفَلِهَا يَمُرُّ بِالْمَاءِ عَلَى الَّذِيْنَ فِيْ اَعْلَاهَا فَتَاَذَّوْا بِهٖ فَاَخَذَ فَاْسًا فَجَعَلَ يَنْقُرُ اَسْفَلَ السَّفِيْنَةِ فَاَتَوْهُ فَقَالُوْا: مَالَكَ؟ قَالَ : تَاَذَّيْتُمْ بِيْ وَلَا بُدَّ لِيْ مِنَ الْمَاءِ فَاِنْ اَخَذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَنْجَوْهُ وَنَجَّوْا اَنْفُسَهُمْ وَاِنْ تَرَكُوْهُ اَهْلَكُوْهُ وَاَهْلَكُوْا اَنْفُسَهُمْ. رواه البخاری (مشكوة المصابيح ٤٣٦ وكنز العمال ١٧/٢)

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا حدود اللہ میں مداہنت کرنے والا (یعنی خلاف شرع چیز دیکھے اور باوجود قدرت منع نہ کرے اس کی) اور حدود اللہ میں واقع ہونے والے کی مثال یہ ہے کہ ایک قوم نے جہاز کے بارے میں قرعہ ڈالا بعض اوپر کے حصہ میں رہے بعض نیچے کے حصہ میں نیچے والے نے کلہاڑی لے کر نیچے کا تختہ کاٹنا شروع کیا اوپر والوں نے دیکھا تو پوچھا کیا بات ہے کہ تختہ توڑ رہے ہو؟ اس نے کہا میں پانی لینے جاتا ہوں تو تم کو تکلیف ہوتی ہے اور پانی لینا مجھے ضروری ہے (لہذا میں تختہ توڑ کر یہیں سے پانی لونگا اور تم لوگوں کو تکلیف نہ دونگا) پس اس صورت میں اگر اوپر والوں نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا اور کھودنے سے روک دیا تو اسے بھی نجات دیں گے اور اپنے کو بھی اور اگر چھوڑ دیا تو اسے بھی ہلاک کیا اور اپنے کو بھی۔(بہار شریعت ۲۲۰/۱۶)

٢٦٤٩: عَنْ حُذَيْفَةَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : وَالَّذِيْ نَفْسِيْ بِيَدِهٖ لَتَاْمُرُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْكَرِ اَوْ لَيُوْشِكَنَّ اللّٰهُ اَنْ يَّبْعَثَ عَلَيْكُمْ عَذَابًا مِّنْ عِنْدِهٖ ثُمَّ لَتَدْعُنَّهُ فَلَا يُسْتَجَابُ لَكُمْ. رواه الترمذی (مشكوة المصابيح ص ٤٣٦ وكنز العمال ج٢ص١٨ باب الامر بالمعروف حديث ٤٣٦)

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا قسم ہے اس کی جس کے

ہاتھ میں میری جان ہے یا تو اچھی بات کا حکم کرو گے اور بری بات سے منع کرو گے یا اللہ تم پر جلد عذاب بھیجے گا پھر دعا کرو گے اور تمہاری دعا قبول نہ ہوگی۔ (بہار شریعت ۲۲۰/۱۶)

۲۶۵۰ : عَنْ عُرْسِ ابْنِ عَمِيْرَةَ الْكِنْدِيِّ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : اِذَا عُمِلَتِ الْخَطِيْئَةُ فِي الْاَرْضِ كَانَ مَنْ شَهِدَهَا وَ كَرِهَهَا وَقَالَ : مَرَّةً اَنْكَرَهَا كَانَ كَمَنْ غَابَ عَنْهَا وَمَنْ غَابَ عَنْهَا فَرَضِيَهَا كَانَ كَمَنْ شَهِدَهَا (السنن لابی داؤد ج۲ص۵۹۷ الترغیب والترهیب ج۳ص۲۳۲ و کنز العمال ۱۷/۲ حدیث ۴۱۱)

حضرت عرس بن عمیر کندی سے مروی سرکار نے فرمایا جب زمین میں گناہ کیا جائے تو جو وہاں موجود ہے مگر اسے برا جانتا ہے وہ اس کی مثل ہے جو وہاں نہیں ہے اور جو وہاں نہیں ہے مگر اس پر راضی ہے وہ اس کی مثل ہے جو وہاں حاضر ہے۔ (بہار شریعت ۲۲۰/۱۶)

۲۶۵۱ : عَنْ اَبِيْ بَكْرِ نِ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : يَا اَيُّهَا النَّاسُ اِنَّكُمْ تَقْرَؤُوْنَ هٰذِهِ الْآيَةَ (يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَيْتُمْ وَاِنِّيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : اِنَّ النَّاسَ اِذَا رَاَوُا الظَّالِمَ فَلَمْ يَاْخُذُوْا عَلٰى يَدَيْهِ اَوْشَكَ اَنْ يَعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ مِّنْ عِنْدِهٖ. رواه ابو داؤد (الترغيب والترهيب ۲۲۹/۳)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا اے لوگو! تم اس آیت کو پڑھتے ہو" يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا عَلَيْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا يَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا هْتَدَيْتُمْ" (پارہ ۷ رکوع ۴) اے ایمان والو! اپنے نفس کو لازم پکڑ لو گمراہ تم کو ضرر نہیں پہنچائے گا جب کہ تم خود ہدایت پر ہو (یعنی تم اس آیت سے یہ سمجھتے ہو گے کہ جب ہم خود ہدایت پر ہیں تو گمراہ کی گمراہی ہمارے لیے مضر نہیں ہم کو منع کرنے کی ضرورت نہیں) میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ لوگ اگر بری بات دیکھیں اور اس کو نہ بدلیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر عذاب بھیجے گا جو سب کو گھیر لے گا۔ (بہار شریعت ۲۲۰/۱۶)

۲۶۵۲ : عَنْ اَبِيْ بَكْرٍ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا مِنْ قَوْمٍ يُعْمَلُ فِيْهِمْ بِالْمَعَاصِيْ ثُمَّ يَقْدِرُوْنَ عَلٰى اَنْ يُّغَيِّرُوْا ثُمَّ لَا يُغَيِّرُوْنَ اِلَّا يُوْشَكُ اَنْ يَّعُمَّهُمُ اللّٰهُ بِعِقَابٍ

(مشکوۃ المصابیح ص۴۳۶، ۴۳۷ و کنز العمال ج۲ص۱۹ حدیث ۴۷۰)

حضرت ابوبکر سے مروی سرکار نے فرمایا جس قوم میں گناہ ہوتے ہوں اور وہ لوگ بدلنے پر قادر ہوں پھر نہ بدلیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ سب پر عذاب بھیجے۔

(بہارشریعت ۲۲۰/۱۶)

۲۶۵۳: عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی عَلَیْكُمْ اَنْفُسَكُمْ لَا یَضُرُّكُمْ مَنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ فَقَالَ : اَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ سَأَلْتُ عَنْهَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ : بَلْ اِئْتَمِرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَتَنَاهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ حَتّٰی اِذَا رَأَیْتَ شُحًّا مُطَاعًا وَهَوًی مُتَّبَعًا وَدُنْیَا مُؤْثَرَةً وَاِعْجَابَ كُلِّ ذِیْ رَایٍ بِرَایِهٖ وَرَاَیْتَ اَمْرًا لَا بُدَّ لَكَ مِنْهُ فَعَلَیْكَ نَفْسَكَ وَدَعْ اَمْرَ الْعَوَامِّ فَاِنَّ وَرَاءَ كُمْ اَیَّامُ الصَّبْرِ فَمَنْ صَبَرَ فِیْهِنَّ قَبَضَ عَلَی الْجَمْرِ لِلْعَامِلِ فِیْهِنَّ اَجْرُ خَمْسِیْنَ رَجُلًا یَعْمَلُوْنَ مِثْلَ عَمَلِهٖ قَالُوْا : یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اَجْرُ خَمْسِیْنَ مِنْهُمْ؟ قَالَ : اَجْرُ خَمْسِیْنَ مِنْكُمْ. رواه الترمذی وابن ماجة (مشكوة المصابیح ۴۳۷ وكنزالعمال ۱۷/۲)

حضرت ابوثعلبہ سے ارشاد الٰہی "علیکم انفسکم لایضرکم الخ" کے بارے میں مروی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا تو ارشاد فرمایا اچھی بات کا حکم کرو اور بری بات سے منع کرو یہاں تک کہ جب تم یہ دیکھو کہ بخل کی اطاعت کی جاتی ہے اور خواہش نفسانی کی پیروی کی جاتی ہے اور دنیا کو دین پر ترجیح دی جاتی ہے اور ہر شخص اپنے سائے پر گھمنڈ کرتا ہے اور ایسا امر دیکھو کہ تمہیں اس سے چارہ نہ ہو تو اپنے نفس کو لازم کرلو یعنی خود کو بری چیزوں سے بچاؤ اور عوام کے معاملہ کو چھوڑ دو (یعنی ایسے وقت میں امر بالمعروف ونہی عن المنکر ضروری نہیں) تمہارے آگے صبر کے دن آئیں گے جن میں صبر کرنا ایسا ہے جیسے مٹھی میں انگارا لینا عمل کرنے والے کے لیے اس زمانہ میں پچاس عمل کرنے والوں کا اجر ہے لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ ان میں سے پچاس کا اجر اس ایک کو ملے گا؟ فرمایا کہ تم میں سے پچاس کے برابر اجر ملے گا۔ (ترمذی، ابن ماجہ)۔ (بہارشریعت ۲۲۱/۱۶)

۲۶۵۴: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا یَمْنَعَنَّ اَحَدَكُمْ مَخَافَةُ النَّاسِ اَنْ یَّتَكَلَّمَ بِالْحَقِّ اِذَا عَلِمَهُ. رواه ابن النجار

(كنزالعمال ج۲ ص۱۸ باب الامر بالمعروف حدیث ۴۴۲)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تم میں کسی کو لوگوں کی ہیبت بولنے سے نہ روکے جب معلوم ہو تو کہہ دے۔ (بہار شریعت ۲۲۱/۱۶)

۲۶۵۵: عَنْ عَدِیِّ بْنِ عَمِیْرِ الْکِنْدِیِّ قَالَ: حَدَّثَنَا مَوْلًی لَنَا اَنَّهٗ سَمِعَ جَدِّیْ یَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی لَا یُعَذِّبُ الْعَامَّةَ بِعَمَلِ الْخَاصَّةِ حَتّٰی یَرَوُا الْمُنْکَرَ بَیْنَ ظَهْرَانِیْهِمْ وَهُمْ قَادِرُوْنَ عَلٰی اَنْ یُّنْکِرُوْهُ فَلَا یُنْکِرُوْا فَاِذَا فَعَلُوْا ذٰلِکَ عَذَّبَ اللّٰهُ الْعَامَّةَ وَالْخَاصَّةَ. رواه فی شرح السنة

(مشکوۃ المصابیح ۴۳۸ و کنز العمال ۱۶/۲)

حضرت عدی بن عمیر کندی رضی اللہ عنہ اپنے دادا سے راوی وہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا کہ چند مخصوص لوگوں کے عمل کی وجہ سے اللہ تعالی سب لوگوں کو عذاب نہیں کرے گا مگر جب کہ وہاں بری بات کی جائے اور وہ لوگ منع کرنے پر قادر ہوں اور منع نہ کریں تو عام و خاص سب کو عذاب ہوگا۔ (بہار شریعت ۲۲/۱۶)

۲۶۵۶: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: لَمَّا وَقَعَتْ بَنُوْ اِسْرَائِیْلَ فِی الْمَعَاصِیْ نَهَتْهُمْ عُلَمَائُهُمْ فَلَمْ یَنْتَهُوْا فَجَالَسُوْهُمْ فِیْ مَجَالِسِهِمْ وَاٰکَلُوْهُمْ وَشَارَبُوْهُمْ فَضَرَبَ اللّٰهُ قُلُوْبَ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ فَلَعَنَهُمْ عَلٰی لِسَانِ دَاوٗدَ وَعِیْسَی بْنِ مَرْیَمَ ذٰلِکَ بِمَا عَصَوْا وَّکَانُوْا یَعْتَدُوْنَ، قَالَ: فَجَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَکَانَ مُتَّکِئًا فَقَالَ: لَا وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِهٖ حَتّٰی تَاطِرُوْهُمْ اَطْرًا. رواه الترمذی و ابوداؤد وفی روایته قال: کَلَّا وَاللّٰهِ لَتَاْمُرُنَّ وَلَتَنْهَوُنَّ عَنِ الْمُنْکَرِ وَلَتَاْخُذُنَّ عَلٰی یَدَیِ الظَّالِمِ وَلَتَاطُرُنَّهٗ عَلَی الْحَقِّ اَطْرًا وَلَتَقْصُرُنَّهٗ عَلَی الْحَقِّ قَصْرًا اَوْ لَیَضْرِبَنَّ اللّٰهُ بِقُلُوْبِ بَعْضِکُمْ عَلٰی بَعْضٍ ثُمَّ لَیَلْعَنَنَّکُمْ کَمَا لَعَنَهُمْ.

(مشکوۃ المصابیح ص۴۳۸ باب الامر بالمعروف)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بنی اسرائیل نے جب گناہ کیے ان کے علما نے منع کیا مگر وہ باز نہ آئے پھر علما ان کی مجلسوں میں بیٹھنے لگے اور ان کے ساتھ کھانے پینے لگے خدا نے علما کے دل بھی انہیں جیسے کر دیئے اور داؤد و عیسی بن مریم علیہما السلام کی زبان سے ان سب پر لعنت کی یہ اس وجہ سے کہ انہوں نے نافرمانی کی اور حد سے

تجاوز کرتے تھے اس کے بعد حضور نے فرمایا خدا کی قسم تم یا تو اچھی بات کا حکم کرو گے اور بری بات سے روکو گے اور ظالم کے ہاتھ پکڑ لو گے اور ان کو حق پر روکو گے اور حق پر ٹھہراؤ گے یا اللہ تعالیٰ تم سب کے دل ایک طرح کے کر دے گا پھر تم سب پر لعنت کر دے گا جس طرح ان سب پر لعنت کی۔ (بہار شریعت ۲۲۱/۱۶)

۲۶۵۷: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَاَيْتُ لَيْلَةَ اُسْرِىَ بِىْ رِجَالًا تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ بِمَقَارِيْضَ مِنْ نَارٍ قُلْتُ : مَنْ هٰؤُلَاءِ يَا جِبْرَئِيْلُ ! قَالَ : هٰؤُلَاءِ خُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِكَ يَامُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَيَنْسَوْنَ اَنْفُسَهُمْ رواه فى شرح السنة والبيهقى فى شعب الايمان وفى رواية قَالَ خُطَبَاءُ مِنْ اُمَّتِكَ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مَا لَا يَفْعَلُوْنَ وَيَقْرَؤُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَلَا يَعْمَلُوْنَ. (مشكوة المصابيح ص ۴۳۸)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے شب معراج میں دیکھا کہ کچھ لوگوں کے ہونٹ آگ کی قینچیوں سے کاٹے جاتے ہیں میں نے پوچھا جبرئیل یہ کون لوگ ہیں؟ کہا یہ آپ کی امت کے واعظ ہیں جو لوگوں کو اچھی بات کا حکم کرتے ہیں اور اپنے کو بھولے ہوئے تھے اور ایک روایت ہے کہ یہ آپ کی امت کے واعظ ہیں جو ایسی بات بولتے تھے کہ خود نہیں کرتے تھے اور اللہ کی کتاب پڑھتے اور عمل نہیں کرتے تھے۔ (بہار شریعت ۲۲۱/۱۶)

۲۶۵۸: عَنْ اَبِىْ سَعِيْدِ الْخُدْرِىِّ رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ : اَفْضَلُ الْجِهَادِ كَلِمَةُ حَقٍّ عِنْدَ سُلْطَانٍ اَوْ اَمِيْرٍ جَائِرٍ . (الجامع للترمذى ۴۰/۲ باب افضل الجهاد كلمة عدل عند سلطان او امير جائر والترغيب والترهيب ۲۲۵/۳ و كنز العمال ۱۶/۲ حديث ۳۸۶)

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا بادشاہ ظالم کے پاس حق بات بولنا افضل جہاد ہے۔ (بہار شریعت ۲۲۱/۱۶)

۲۶۵۹: عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : يَكُوْنُ عَلَيْكُمْ اُمَرَاءُ تَعْرِفُوْنَ وَتُنْكِرُوْنَ فَمَنْ اَنْكَرَ فَقَدْ بَرِئَ وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ وَلٰكِنْ مَنْ رَضِىَ وَتَابَعَ قَالُوْا : اَفَلَا نُقَاتِلُهُمْ : قَالَ : لَا مَا صَلُّوْا لَا مَا صَلُّوْا اَىْ مَنْ كَرِهَ بِقَلْبِهٖ وَاَنْكَرَ بِقَلْبِهٖ. رواه مسلم (مشكوة المصابيح ص ۳۱۹ و كنز العمال ۱۶/۲ حديث نمبر ۴۰۰)

حضرت ام سلمہ سے مروی سرکار اقدس نے فرمایا میرے بعد میں امراء ہونگے جن کی بعض باتیں اچھی ہونگی اور بعض بُری جس نے بُری بات سے کراہت کی وہ بَری ہے اور جس نے انکار کیا وہ سلامت رہا لیکن جو راضی ہوا اور پیروی کی وہ ہلاک ہوا۔ (بہار شریعت ۲۲۱/۱۶)

۲۶۶۰ : عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَا مِنْ نَبِیٍّ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِیْ اُمَّةٍ قَبْلِیْ اِلَّا کَانَ لَهٗ مِنْ اُمَّتِهٖ حَوَارِیُّوْنَ وَاَصْحَابٌ یَاْخُذُوْنَ بِسُنَّتِهٖ وَیَقْتَدُوْنَ بِاَمْرِهٖ ثُمَّ اِنَّهَا تَخْلُفُ مِنْ بَعْدِهِمْ خُلُوْفٌ یَقُوْلُوْنَ مَا لَایَفْعَلُوْنَ وَیَفْعَلُوْنَ مَا لَایُؤْمَرُوْنَ فَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِیَدِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِلِسَانِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ وَمَنْ جَاهَدَهُمْ بِقَلْبِهٖ فَهُوَ مُؤْمِنٌ لَیْسَ وَرَاءَ ذٰلِکَ مِنَ الْاِیْمَانِ حَبَّةُ خَرْدَلٍ. رواه مسلم

(الترغیب والترهیب ۲۲۶/۳ وکنز العمال ۱۷/۲ حدیث ۴۰۶)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ سے پہلے جس نبی کو خدا نے کسی امت میں مبعوث کیا اس کے لیے امت سے حواریین اور اصحاب ہوئے جو نبی کی سنت لیتے اور اس کے حکم کی پیروی کرتے پھر ان کے بعد ناخلف لوگ پیدا ہوئے کہ کہتے وہ جو کرتے نہیں اور کرتے وہ جس کا دوسروں کو حکم نہ دیتے جس نے ہاتھ کے ساتھ ان سے جہاد کیا وہ مومن ہے اور جس نے زبان سے جہاد کیا وہ مومن ہے اور جس نے دل سے جہاد کیا وہ مومن ہے اور اس کے بعد رائی کے دانہ برابر ایمان نہیں۔ (بہار شریعت ۲۲۲/۱۶)

﴿علم وتعلیم کا بیان﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

٣٥٤: اِنَّمَا يَخْشَى اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ . (سوره فاطر الآية / ٢٤)

اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔

(کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

٣٥٥: يَرْفَعِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ آمَنُوْا مِنْكُمْ وَالَّذِيْنَ أُوتُوْا الْعِلْمَ دَرَجٰتٍ ط (سورة مجادله آيات/١١،٢)

ترجمہ: اللہ تمہارے ایمان کے اور ان کے جن کو علم دیا گیا درجے بلند فرمائے گا۔

اور فرماتا ہے:

٣٥٦: فَلَوْ لَا نَفَرَ مِنْ كُلِّ فِرْقَةٍ مِنْهُمْ طَائِفَةٌ لِّيَتَفَقَّهُوْا فِي الدِّيْنِ وَلِيُنْذِرُوْا قَوْمَهُمْ اِذَا رَجَعُوْا اِلَيْهِمْ لَعَلَّهُمْ يَحْذَرُوْنَ .(آيت / ١٢٢ سورة توبه)

ترجمہ: تو کیوں نہ ہو [illegible] ن کے ہر گروہ میں ایک جماعت نکلے کہ دین کی سمجھ حاصل کریں، اور واپس آکر اپنی قوم کو ڈر سنائیں۔ اس امید پر کہ وہ بچیں۔

اور فرماتا ہے:

٣٥٧: قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الَّذِيْنَ يَعْلَمُوْنَ وَالَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اِنَّمَا يَتَذَكَّرُ اُولُوْا الْاَلْبَابِ .

(سورة زمر آيت / ٩)

کیا وہ نافرمانوں جیسا ہو جائے گا، کہ تم فرماؤ کیا برابر ہیں جاننے والے اور انجان نصیحت تو وہی مانتے ہیں جو عقل والے ہیں۔

احادیث

۲۶۶۱ : عَنْ مُعَاوِيَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِى الدِّيْنِ وَاِنَّمَا اَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِىْ . (جامع الترمذی ج ۲ ص ۹۳ باب العلم وصحیح البخاری ج ۱ ص ۱٦)

حضرت ابن عباس سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس شخص کے ساتھ اللہ تعالی بھلائی کا ارادہ کرتا ہے اس کو دین کا فقیہ بناتا ہے اور میں تقسیم کرتا ہوں اللہ دیتا ہے۔

(بہار شریعت ۲۲۵/۱۶)

۲۶۶۲ : عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلنَّـاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ خِيَارُهُمْ فِى الْجَاهِلِيَّةِ خِيَارُهُمْ فِى الْاِسْلَامِ اِذَا فَقِهُوْا . رواه مسلم

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۲ باب کتاب العلم)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سونے چاندی کی طرح آدمیوں کی کانیں ہیں جو لوگ جاہلیت میں اچھے تھے اسلام میں بھی اچھے ہیں جبکہ علم حاصل کریں۔ (بہار شریعت ۲۲۵/۱۶)

۲۶۶۳ : عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِذَا مَاتَ الْاِنْسَانُ انْقَطَعَ عَنْهُ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلٰثَةٍ اِلَّا مِنْ صَدَقَةٍ جَارِيَةٍ اَوْ عِلْمٍ يُنْتَفَعُ بِهٖ اَوْ وَلَدٍ صَالِحٍ يَدْعُوْ لَهٗ .

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۲ کتاب العلم الفصل الاول)

انسان جب مرجاتا ہے اس کا عمل منقطع ہوجاتا ہے مگر تین چیزیں (مرنے کے بعد بھی یہ عمل ختم نہیں ہوتے اس کے نامہ اعمال میں لکھے جاتے ہیں) صدقۂ جاریہ اور علم جس سے نفع حاصل کیا جاتا ہو اور اولاد صالح جو اس کے لیے دعا کرتی ہے۔ (بہار شریعت ۲۲۵/۱۶)

۲۶۶٤ : عَنْ اَبِىْ هُرَيْـرَةَ قَـالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ لَهٗ بِهٖ طَرِيْقًا اِلَى الْجَنَّةِ وَمَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِىْ بَيْتٍ مِّنْ بُيُوْتِ اللّٰهِ يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ وَيَتَدَارَسُوْنَهٗ بَيْنَهُمْ اِلَّا نَزَلَتْ عَلَيْهِمُ السَّكِيْنَةُ وَ غَشِيَتْهُمُ الرَّحْمَةُ وَ حَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ وَ ذَكَرَهُمُ اللّٰهُ فِيْمَنْ عِنْدَهٗ وَمَنْ بَطَّأَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ

(مشکوۃ المصابیح ج ۱ ص ۳۲، ۳۳ کتاب العلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص کسی راستے پر علم کی طلب میں چلے اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت کا راستہ آسان کردے گا۔ کوئی قوم خانہ خدا میں مجتمع ہو کر کتاب اللہ کی تلاوت کرے اور اس کو پڑھائے تو اس پر سکینہ اترتا ہے اور رحمت ڈھانک لیتی ہے اور ملائکہ گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان لوگوں میں کرتا ہے جو اس کے مقرب ہیں اور جس کے عمل نے سستی کی تو اس کا نسب تیز رفتار نہیں کرے گا۔ (بہار شریعت ۲۲۵/۱۶)

۲۶۶۵: عَنْ كَثِيْرِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ اَبِي الدَّرْدَاءِ فِيْ مَسْجِدِ دِمَشْقَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا اَبَا الدَّرْدَاءِ! اِنِّيْ آتَيْتُكَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ مَدِيْنَةِ الرَّسُوْلِ ﷺ لِحَدِيْثٍ بَلَغَنِيْ عَنْكَ اَنَّكَ تُحَدِّثُهُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: فَمَاجَاءَ بِكَ تِجَارَةٌ قَالَ: لاَ. قَالَ: وَلَا بُغَاءَ لَكَ غَيْرُهُ؟ قَالَ: لاَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَلْتَمِسُ بِهٖ عِلْمًا سَهَّلَ اللّٰهُ بِهٖ طَرِيْقًا مِنْ طُرُقِ الْجَنَّةِ فَاِنَّ الْمَلَائِكَةَ لَتَضَعُ اَجْنِحَتَهَا رِضًا لِّطَالِبِ الْعِلْمِ وَاِنَّ طَالِبَ الْعِلْمِ لَيَسْتَغْفِرُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ حَتّٰى الْحِيْتَانِ فِي الْمَاءِ وَاِنَّ فَضْلَ الْعَالِمِ عَلَى الْعَابِدِ كَفَضْلِ الْقَمَرِ عَلٰى سَائِرِ النُّجُوْمِ اِنَّ الْعُلَمَاءَ هُمْ وَرَثَةُ الْاَنْبِيَاءِ اِنَّ الْاَنْبِيَاءَ لَمْ يُوَرِّثُوْا دِيْنَارًا وَلَادِرْهَمًا وَاِنَّمَا وَرَّثُوا الْعِلْمَ فَمَنْ اَخَذَ بِهٖ اَخَذَ بِحَظِّهٖ اَوْ بِحَظٍّ وَافِرٍ. (سنن الدارمی ج ۱/ص۸۳ باب فی فضل العلم والعالم)

حضرت کثیر بن قیس سے مروی کہ حضرت ابودردا کے ساتھ مسجد دمشق میں بیٹھا تھا مسجد دمشق میں ایک شخص ابودردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا اور کہنے لگا میں مدینہ رسول اللہ ﷺ سے آپ کے پاس ایک حدیث سننے آیا ہوں مجھے خبر ملی ہے کہ آپ اسے بیان کرتے ہیں کسی اور کام کے لیے نہیں آیا ہوں حضرت ابودردا رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو شخص علم کی طلب میں کسی راستہ کو چلے اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے راستہ پر لے جاتا ہے اور طالب علم کی خوشنودی کے لیے فرشتے اپنے بازو کو بچھا دیتے ہیں اور علم کے لیے آسمان اور زمین کے بسنے والے اور پانی کے اندر رہنے والے یہ سب استغفار کرتے ہیں اور عالم کی فضیلت عابد پر ایسی ہے جیسی چودھویں رات کے چاند کو تمام ستاروں پر اور بے شک علما وارث انبیا ہیں انبیا نے اشرفی اور روپیہ کا وارث نہیں کیا انہوں نے علم کا وارث کیا پس جس نے

علم کولیا اس نے پورا پورا حصہ لیا۔ (بہار شریعت ۲۲۶/۱۶)

٢٦٦٦ : عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ : فَضْلُ الْعَالِمِ عَلَی الْعَابِدِ كَفَضْلِیْ عَلٰی اَدْنٰكُمْ اِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ وَمَلَائِكَتَهُ وَاَهْلَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِیْنَ حَتّٰی النَّمْلَةِ فِیْ جُحْرِهَا وَحَتَّی الْحُوْتِ لَیُصَلُّوْنَ عَلٰی مُعَلِّمِ النَّاسِ الْخَیْرَ. (کنز العمال ج۵/۲۰۳ حدیث ٤١٣٣)

حضرت ابو امامہ سے مروی نبی کریم علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا عالم کی فضیلت عابد پر ویسی ہے جیسی میری فضیلت تمہارے ادنی پر اس کے بعد پھر فرمایا کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے اور تمام آسمان وزمیں والے یہاں تک کہ چیونٹی اپنے سوراخ میں اور یہاں تک کہ مچھلی اسکی بھلائی کے خواہاں ہیں جو لوگوں کو اچھی چیز کی تعلیم دیتا ہے۔ (بہار شریعت ۲۲۶/۱۶)

٢٦٦٧ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ : فَقِیْهٌ وَاحِدٌ اَشَدُّ عَلَی الشَّیْطَانِ مِنْ اَلْفِ عَابِدٍ . (کنز العمال ج۵ ص ۲۰۵ حدیث ٤١٨٦ بَابُ الْعِلْمِ)

حضرت ابن عباس سے مروی کہ نبی کریم ﷺ علیہ وسلم نے فرمایا ایک فقیہ ہزار عابد سے زیادہ شیطان پر سخت ہے۔ (بہار شریعت ۲۲۶/۱۶)

٢٦٦٨ : عَنْ اَنَسٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی كُلِّ مُسْلِمٍ وَّوَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَیْرِ اَهْلِهٖ كَمُقَلِّدِ الْخَنَازِیْرِ الْجَوْهَرَ وَاللُّؤْلُؤَ وَالذَّهَبَ (کنز العمال ج۵ ص ۲۰۰ باب العلم حدیث ٤٠٣٥)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علم کی طلب ہر مسلمان پر فرض ہے اور نا اہل کے پاس رکھنے والا ایسا ہے جیسے سوئر کے گلے میں جواہر اور موتی اور سونے کا ہار ڈالنے والا۔ (بہار شریعت ۲۲۶/۱۶)

٢٦٦٩ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ خَرَجَ فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ فَهُوَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ حَتّٰی یَرْجِعَ (ترمذی ۹۳/۲ باب العلم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص طلب علم کے لیے گھر سے نکلا تو جب تک واپس نہ ہو اللہ کی راہ میں ہے۔ (بہار شریعت ۲۲۶/۱۶)

۲٦۷۰: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَنْ یَّشْبَعَ الْمُؤْمِنُ مِنْ خَیْرٍ یَّسْمَعُهٗ حَتّٰی یَکُوْنَ مُنْتَهَاهُ الْجَنَّةَ.(جامع الترمذی ج۲ ص۹۸ ابواب الاستیذان والادب)

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کبھی خیر (علم) سے آسودہ نہیں ہوتا یہاں تک کہ اس کا منتہیٰ جنت ہوتا ہے۔ (بہارشریعت۱۶/۲۲۶)

۲٦۷۱: عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ : نَضَّرَ اللّٰهُ اِمْرَأً سَمِعَ مِنَّا حَدِیْثًا فَحَفِظَهٗ حَتّٰی یُبْلِغُهٗ غَیْرَهٗ فَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ اِلٰی مَنْ هُوَ اَفْقَهُ مِنْهُ وَرُبَّ حَامِلِ فِقْهٍ لَیْسَ بِفَقِیْهٍ .

(جامع الترمذی ج۲ ص۹٤ ابواب العلم)

اللہ تعالیٰ اس بندے کو خوش رکھے جس نے میری بات سنی اور یاد کرلی اور محفوظ رکھی اور دوسرے کو پہنچادی کیونکہ بہت سے علم کے حامل فقیہ نہیں اور بہت سے علم کے حامل اس تک پہنچاتے ہیں جو ان سے زیادہ فقیہ ہیں۔ (بہارشریعت۱۶/۲۲۶)

۲٦۷۲: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : اِنَّ مِمَّا یَلْحَقُ الْمُؤْمِنَ مِنْ عَمَلِهٖ وَحَسَنَاتِهٖ بَعْدَ مَوْتِهٖ عِلْمًا مَا نَشَرَهٗ وَوَلَدًا صَالِحًا تَرَکَهٗ وَمُصْحَفًا وَرَّثَهٗ اَوْ مَسْجِدًا بَنَاهُ اَوْ بَیْتًا لِاِبْنِ السَّبِیْلِ بَنَاهُ اَوْ نَهْرًا اَجْرَاهُ اَوْ صَدَقَةً اَخْرَجَهَا مِنْ مَّالِهٖ فِیْ صِحَّتِهٖ وَحَیَاتِهٖ تَلْحَقُهٗ لَهٗ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهٖ .

(کنزالعمال۸/۱۷۱ الفصل فی الباقیات الصالحات حدیث ۲۹۵٤)

حضرت ابوہریرہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مومن کو اس کے عمل اور نیکیوں سے مرنے کے بعد بھی یہ چیزیں پہنچتی رہتی ہیں علم جس کی اس نے تعلیم دی اور اشاعت کی اور اولاد صالح جسے چھوڑ مرا ہے یا مصحف جسے میراث میں چھوڑا یا مسجد بنائی یا مسافر کے لیے مکان بنادیا یا نہر جاری کردی یا اپنی صحت اور زندگی میں اپنے مال میں سے صدقہ نکال دیا جو اس کو مرنے کے بعد ملے گا۔ (بہارشریعت۱۶/۲۲۶)

۲٦۷۳: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَنَّهٗ قَالَ : طَلَبُ الْعِلْمِ سَاعَةً خَیْرٌ مِنْ قِیَامِ لَیْلَةٍ وَطَلَبُ الْعِلْمِ یَوْمًا خَیْرٌ مِّنْ صِیَامِ ثَلٰثَةِ اَشْهُرٍ .

(کنزالعمال ج۵ ص۲۰۰ حدیث۲۹۰۳۹ باب العلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ ایک گھڑی رات میں پڑھنا پڑھانا ساری رات عبادت سے افضل ہے۔ (بہار شریعت ۲۲۶/۱۶)

٢٦٧٤ : عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَرَّ بِمَجْلِسَيْنِ فِيْ مَسْجِدِهٖ فَقَالَ : كِلَاهُمَا عَلٰى خَيْرٍ وَ اَحَدُهُمَا اَفْضَلُ مِنْ صَاحِبِهٖ اَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَدْعُوْنَ اللّٰهَ وَيَرْغَبُوْنَ اِلَيْهِ فَاِنْ شَاءَ اَعْطَاهُمْ وَاِنْ شَاءَ مَنَعَهُمْ وَاَمَّا هٰؤُلَاءِ فَيَتَعَلَّمُوْنَ الْفِقْهَ وَالْعِلْمَ يُعَلِّمُوْنَ الْجَاهِلَ فَهُمْ اَفْضَلُ وَاِنَّمَا بُعِثْتُ مُعَلِّمًا ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِمْ . رواه الدارمی

(مشکوۃ ٣٦ کتاب العلم)

حضرت عبد اللہ بن عمر سے مروی رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف لائے وہاں دو مجلسیں تھیں فرمایا کہ دونوں مجلسیں اچھی ہیں اور ایک دوسری سے افضل ہے یہ لوگ اللہ سے دعا کرتے ہیں اور اس طرف رغبت کرتے ہیں وہ چاہے تو ان کو دے اور چاہے تو منع کر دے اور یہ دوسری مجلس والے علم سیکھتے ہیں اور جاہل کو سکھاتے ہیں یہ افضل ہیں میں معلم بنا کر بھیجا گیا اور اسی مجلس میں حضور بیٹھ گئے۔ (بہار شریعت ۲۲۷/۱۶)

٢٦٧٥ : عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ سُئِلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَاحَدُّ الْعِلْمِ الَّذِيْ اِذَا بَلَغَهُ الرَّجُلُ كَانَ فَقِيْهًا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ حَفِظَ عَلٰى اُمَّتِيْ اَرْبَعِيْنَ حَدِيْثًا فِيْ اَمْرِ دِيْنِهَا بَعَثَهُ اللّٰهُ فَقِيْهًا وَ كُنْتُ لَهٗ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ شَافِعًا شَهِيْدًا (مشکوۃ المصابیح ٣٦ باب العلم)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ اس علم کی حد کیا ہے؟ کہ آدمی کو حاصل ہو جائے تو فقیہ ہو جائے ارشاد فرمایا جس نے میری امت کے دین کے متعلق چالیس حدیثیں یاد کر لیں اس کو اللہ تعالیٰ فقیہ اٹھائے گا اور میں اس کا شافع و شہید ہوں گا۔ (بہار شریعت ۲۲۷/۱۶)

٢٦٧٦ : عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : مَنْهُوْمَانِ لَا يَشْبَعَانِ مَنْهُوْمٌ فِي الْعِلْمِ لَا يَشْبَعُ مِنْهُ وَمَنْهُوْمٌ فِي الدُّنْيَا لَا يَشْبَعُ مِنْهَا. روی البیهقی

(مشکوۃ المصابیح ص ٣٧ کتاب العلم)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا دو حریص

آسودہ نہیں ہوتے ایک علم کا حریص کہ علم سے کبھی اس کا پیٹ نہیں بھرے گا اور ایک دنیا کا لالچی کہ یہ کبھی آسودہ نہیں ہوگا۔ (بہار شریعت ۲۲۷/۱۶)

۲۶۷۷: قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ مَنْهُوْمَانِ لاَ یَشْبَعَانِ صَاحِبُ الْعِلْمِ وَصَاحِبُ الدُّنْیَا وَلَا یَسْتَوِیَانِ اَمَّا صَاحِبُ الْعِلْمِ فَیَزْدَادُ رِضیً لِلرَّحْمٰنِ وَاَمَّا صَاحِبُ الدُّنْیَا فَیَتَمَادیٰ فِیْ الطُّغْیَانِ ثُمَّ قَرَأَ عَبْدُ اللّٰهِ (کَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰی اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰی) وَقَالَ الْآخِرُ: (اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ) (سنن الدارمی ج۱ باب فی فضل العلم والعالم ص ۸۱)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا دو حریص آسودہ نہیں ہوتے ایک صاحب علم دوسرا صاحب دنیا مگر یہ دونوں برابر نہیں صاحب علم اللہ کی خوشنودی حاصل کرتا رہتا ہے اور صاحب دنیا سرکشی میں بڑھتا جاتا ہے اس کے بعد حضرت عبداللہ نے یہ آیت پڑھی "کَلَّا اِنَّ الْاِنْسَانَ لَیَطْغٰی اَنْ رَّاٰهُ اسْتَغْنٰی" اور دوسرے کے لیے فرمایا "اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰهَ مِنْ عِبَادِهِ الْعُلَمَاءُ"۔ (بہار شریعت ۲۲۷/۱۶)

۲۶۷۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ: رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَثَلُ عِلْمٍ لاَ یُنْتَفَعُ بِهٖ کَمَثَلِ کَنْزٍ لاَ یُنْفَقُ مِنْهُ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ. رواه احمد والدارمی

(مشکوۃ المصابیح ص۳۸ کتاب العلم)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس علم سے نفع حاصل نہ کیا جائے وہ اس خزانہ کے مثل ہے جس میں سے راہ خدا میں خرچ نہیں کیا جاتا۔ (بہار شریعت ۲۲۷/۱۶)

۲۶۷۹: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اَشَدُّ النَّاسِ حَسْرَةً یَوْمَ الْقِیَامَةِ رَجُلٌ اَمْکَنَهُ طَلَبُ الْعِلْمِ فِیْ الدُّنْیَا فَلَمْ یَطْلُبْهُ وَرَجُلٌ عَلِمَ عِلْمًا فَانْتَفَعَ بِهٖ مَنْ سَمِعَهُ مِنْهُ دُوْنَهُ. (کنز العمال ص۲۰۱۵ حدیث ۴۰۷۹ کتاب العلم)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سب سے زیادہ حسرت قیامت کے دن اس کو ہوگی جسے دنیا میں طلب علم کا موقع ملا مگر اس نے طلب نہیں کی اور اس شخص کو ہوگی جس نے علم حاصل کیا اور اس سے سن کر دوسروں نے نفع نہ اٹھایا یا خود اس

نے نفع نہیں اٹھایا۔(بہارشریعت۲۲۷/۱۶)

۲۶۸۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: وُزِنَ حِبْرُ الْعُلَمَاءِ بِدَمِ الشُّهَدَاءِ فَرَجَحَ عَلَيْهِ (کنزالعمال ج۵ص۲۰۲ حدیث ۴۱۰۷ باب العلم)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی نبی کریم ﷺ نے فرمایا علما کی سیاہی شہید کے خون سے تولی جائے گی اور اس پر غالب ہو جائے گی۔(بہارشریعت۲۲۷/۱۶)

۲۶۸۱: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: اِنَّ مَثَلَ الْعُلَمَاءِ كَمَثَلِ النُّجُوْمِ فِی السَّمَاءِ يُهْتَدٰى بِهَا فِیْ ظُلُمَاتِ الْبَرِّ وَالْبَحْرِ فَاِذَا انْطَمَسَتِ النُّجُوْمُ اَوْ شَکَ اَنْ تَضِلَّ الْهُدَاةُ. (کنزالعمال ج۵ص۲۰۴ حدیث ۴۱۶۲ باب العلم)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے سرکار نے فرمایا علما کی مثال یہ ہے جیسے آسمان میں ستارے جن سے خشکی اور سمندر کی تاریکیوں میں راستہ کا پتا چلتا ہے اور اگر ستارے مٹ جائیں تو راستہ چلنے والے بھٹک جائیں گے۔(بہارشریعت۲۲۷/۱۶)

۲۶۸۲: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلْعِلْمُ ثَلٰثَةٌ آيَةٌ مُحْكَمَةٌ اَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ اَوْ فَرِيْضَةٌ عَادِلَةٌ وَمَا كَانَ سِوَاءَ ذٰلِکَ فَهُوَ فَضْلٌ.

(رواه ابوداؤد وابن ماجة مشكوة المصابيح ص ۳۵ كتاب العلم)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا علم تین ہیں آیت محکمہ یا سنت قائمہ یا فریضہ عادلہ اور ان کے سوا جو کچھ ہے وہ زائد ہیں۔(بہارشریعت۲۲۷/۱۶)

۲۶۸۳: عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: اَلْعِلْمُ عِلْمَانِ فَعِلْمٌ فِی الْقَلْبِ فَذَاکَ الْعِلْمُ النَّافِعُ وَعِلْمٌ عَلَى اللِّسَانِ فَذَاکَ حُجَّةُ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى ابْنِ آدَمَ.

(رواه الدارمی مشكوة المصابيح ص۳۷ كتاب العلم)

حضرت حسن بصری نے فرمایا علم دو ہیں ایک وہ کہ قلب میں ہو یہ علم نافع ہے دوسرا وہ کہ زبان پر ہو یہ ابن آدم پر اللہ کی حجت ہے۔(بہارشریعت۲۲۷/۱۶)

۲۶۸۴: عَنْ وَاثِلَةَ بْنِ الْاَسْقَعِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ طَلَبَ الْعِلْمَ فَاَدْرَكَهُ كَانَ لَهُ كِفْلَانِ مِنَ الْاَجْرِ فَاِنْ لَّمْ يُدْرِكْهُ كَانَ لَهُ كِفْلٌ مِّنَ الْاَجْرِ. رواه

الدارمی (مشکوۃ المصابیح ص ٣٦ کتاب العلم)

حضرت واثلہ بن اسقع سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے علم طلب کیا اور حاصل کرلیا اس کے لیے دو چند اجر ہے اور حاصل نہ ہوا تو ایک اجر۔ (بہار شریعت ١٦/٢٢٧)

٢٦٨٥: عَنِ الْحَسَنِ مُرْسَلًا قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ جَاءَهُ الْمَوْتُ وَهُوَ يَطْلُبُ الْعِلْمَ لِيُحْيِيَ بِهِ الْإِسْلَامَ فَبَيْنَهُ وَبَيْنَ النَّبِيِّيْنَ دَرَجَةٌ وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ. رواه الدارمی. (مشکوۃ المصابیح ص٣٦ کتاب العلم)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو موت آگئی اور وہ علم کو اس لیے طلب کر رہا تھا کہ اسلام کا احیا کرے اس کے اور انبیا کے درمیان جنت میں ایک درجہ کا فرق ہوگا۔ (بہار شریعت ١٦/٢٢٧)

٢٦٨٦: عَنْ عَلِيٍّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: نِعْمَ الرَّجُلُ الْفَقِيْهُ إِنِ احْتِيْجَ إِلَيْهِ انْتَفَعَ بِهِ وَإِنِ اسْتُغْنِيَ عَنْهُ أَغْنٰى نَفْسَهُ (کنز العمال ج٥ ص ٢١٠ کتاب العلم حدیث ٤٢٩٩)

حضرت علی رضی اللہ عنہ راوی کہ حضور ﷺ نے فرمایا اچھا شخص وہ عالم دین کہ اگر اس کی طرف احتیاج لائی جائے تو نفع پہنچاتا ہے اور اگر اس سے مستغنی ہوں وہ اپنے کو بے پرواہ رکھتا ہے۔ (بہار شریعت ١٦/٢٢٨)

٢٦٨٧: عَبْدُ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: مَنْ عَلِمَ مِنْكُمْ عِلْمًا فَلْيَقُلْ: بِهِ وَمَنْ لَمْ يَعْلَمْ قَالَ: اللّٰهُ أَعْلَمُ فَإِنَّ الْعَالِمَ إِذَا سُئِلَ عَمَّا لَا يَعْلَمُ قَالَ: اللّٰهُ أَعْلَمُ وَقَدْ قَالَ اللّٰهُ لِرَسُوْلِهِ "قُلْ لَا أَسْئَلُكُمْ عَلَيْهِ مِنْ أَجْرٍ وَمَا أَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ" (سنن الدارمی ١/٥٦ باب الفتيا و ما فيه الشدة)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس کو کوئی بات معلوم ہے تو کہے اور اگر نہ معلوم ہو تو یہ کہہ دے کہ اَللّٰهُ أَعْلَمُ کیوں کہ عالم کی شان یہ ہے کہ جس چیز کو نہ جانتا ہو اس کے متعلق یہ کہہ دے اَللّٰهُ أَعْلَمُ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی سے فرمایا "قل ما اسئلكم عليه من أجر وما أنا من المتكلفين" میں تم سے اس پر اجرت نہیں مانگتا اور نہ میں تکلف کرنے والا ہوں یعنی جو بات معلوم نہ ہو اس کے متعلق بولنا تکلف ہے۔ (بہار شریعت ١٦/٢٢٨)

٢٦٨٨: عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَشَخَصَ بَصَرَهُ إِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ: هٰذَا أَوَانُ يُخْتَلَسُ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتّٰى لَا يَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰى شَيْءٍ فَقَالَ

زِيَادُ بْنُ لَبِيدِ الْاَنْصَارِيُّ كَيْفَ يُخْتَلَسُ مِنَّا؟ وَقَدْ قَرَأْنَا الْقُرْآنَ فَوَاللّٰهِ لَنَقْرَأُهُ وَلَنُقْرِأَنَّهُ نِسَاءَ نَا وَاَبْنَاءَ نَا قَالَ : ثَكِلَتْكَ اُمُّكَ يَا زِيَادُ اِنْ كُنْتُ لَاَعُدُّكَ مِنْ فُقَهَاءِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ هٰذِهِ التَّوْرَاةُ وَالْاِنْجِيْلُ عِنْدَ الْيَهُوْدِ وَالنَّصَارىٰ فَمَاذَا تُغْنِيْ عَنْهُمْ .

(الجامع للترمذی ۹۴/۲ باب العلم)

زیاد بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے ایک چیز ذکر کر کے فرمایا کہ یہ اس وقت ہوگی جب علم جاتا رہے گا میں نے کہا یا رسول اللہ کیونکر جائے گا؟ ہم قرآن پڑھتے ہیں اور اپنی بیویوں اور بیٹوں کو پڑھاتے ہیں وہ اپنی اولاد کو پڑھائیں گے اسی طرح قیامت تک سلسلہ جاری رہے گا حضور نے فرمایا زیاد تجھے تیری ماں روئے میں خیال کرتا تھا کہ تو مدینہ میں فقیہ شخص ہے کیا یہ یہود و نصاری توریت وانجیل نہیں پڑھتے مگر یہ ہے کہ جو کچھ ان میں ہے اس پر عمل نہیں کرتے۔ (بہار شریعت ۲۲۸/۱۶)

۲۶۸۹ : عَنْ سُفْيَانَ اَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لِكَعْبٍ : مَنْ اَرْبَابُ الْعِلْمِ ؟ قَالَ : الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ بِمَا يَعْلَمُوْنَ قَالَ : فَمَا اَخْرَجَ الْعِلْمَ مِنْ قُلُوْبِ الْعُلَمَاءِ قَالَ : اَلطَّمَعُ . رواه الدارمی (مشکوۃ المصابیح ص ۳۷ کتاب العلم)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کعب احبار سے پوچھا ارباب علم کون ہیں کہا جو وہ جانتے ہیں اس پر عمل کرتے ہیں فرمایا کس چیز نے علما کے قلب سے علم کو نکال دیا کہا طمع نے۔ (بہار شریعت ۲۲۸/۱۶)

۲۶۹۰ : عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : اِنَّ اُنَاسًا سَيَتَفَقَّهُوْنَ فِي الدِّيْنِ وَيَقْرَؤُوْنَ الْقُرْآنَ وَيَقُوْلُوْنَ نَاْتِي الْاُمَرَاءَ فَنُصِيْبُ مِنْ دُنْيَاهُمْ وَنَعْتَزِلُهُمْ بِدِيْنِنَا وَلَا يَكُوْنُ ذٰلِكَ كَمَا لَا يُجْتَنٰى مِنَ الْقَتَادِ اِلَّا الشَّوْكُ كَذٰلِكَ لَا يُجْتَنٰى مِنْ قُرْبِهِمْ اِلَّا الْخَطَايَا

(کنز العمال ۲۱۳/۵ حدیث ۴۳۷۹ باب العلم)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میری امت میں کچھ لوگ قرآن پڑھیں گے اور یہ کہیں گے کہ امرا کے پاس جا کر وہاں سے دنیا حاصل کرلیں اور اپنے دین کو ان سے بچائے رکھیں گے مگر ایسا نہیں ہوگا جس طرح قتاد (ایک کانٹے والا

درخت ہے) سے نہیں لیا جاتا مگر کانٹا اسی طرح امرا کے قرب سے سوا خطا کے کچھ حاصل نہیں۔

(بہار شریعت ١٦/٢٢٨)

٢٦٩١: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِ الْقُرَّاءِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی الَّذِیْنَ یَزُوْرُوْنَ الْاُمَرَاءَ. (کنز العمال ج٥ ص٢٣٤ حدیث ٤٨١٤ مشکوۃ المصابیح ٣٨ باب العلم)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی سرکار نے فرمایا خدا کے نزدیک بہت سے مبغوض قراء (علماء) ہیں جو امرا کی ملاقات کو جاتے ہیں (بہار شریعت ١٦/٢٢٨)

٢٦٩٢: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَوْ اَنَّ اَهْلَ الْعِلْمِ صَانُوْا الْعِلْمَ وَ وَضَعُوْهُ عِنْدَ اَهْلِهٖ لَسَادُوْا بِهٖ اَهْلَ زَمَانِهِمْ وَلٰكِنَّهُمْ بَذَلُوْهُ لِاَهْلِ الدُّنْیَا لِیَنَالُوْا بِهٖ مِنْ دُنْیَاهُمْ فَهَانُوْا عَلَیْهِمْ سَمِعْتُ نَبِیَّكُمْ ﷺ یَقُوْلُ: مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَاحِدًا هَمَّ آخِرَتِهٖ كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّ دُنْیَاهُ وَمَنْ تَشَعَّبَتْ بِهِ الْهُمُوْمُ اَحْوَالَ الدُّنْیَا لَمْ یُبَالِ اللّٰهُ فِیْ اَیِّ اَوْدِیَتِهَا هَلَكَ. رواه ابن ماجة (مشکوۃ المصابیح ص٣٧ کتاب العلم)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر اہل علم علم کی حفاظت کریں اور اس کو اہل کے پاس رکھیں تو اس کی وجہ سے اہل زمانہ کے سردار ہو جائیں مگر انہوں نے علم کو دنیا والوں کے لیے خرچ کیا تاکہ ان سے دنیا حاصل کریں لہذا ان کے سامنے ذلیل ہو گئے میں نے تمہارے نبی ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے جس نے تمام فکروں کو ایک فکر آخرت کی فکر کر دیا اللہ تعالیٰ فکر دنیا سے اس کی کفایت فرمائے گا اور جس کے لیے احوال دنیا کی فکریں متفرق ہیں اللہ تعالیٰ کو اس کی کچھ پرواہ نہیں کہ وہ کس وادی میں ہلاک ہوا۔ (بہار شریعت ١٦/٢٢٨)

٢٦٩٣: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ عَلِمَهٗ ثُمَّ كَتَمَهٗ اُلْجِمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ بِلِجَامٍ مِنْ نَارٍ (جامع الترمذی ج٢ ص٩٣ باب العلم)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس سے علم کی کوئی بات پوچھی گئی اور اس نے نہیں بتائی اس کے منہ میں قیامت کے دن آگ کی لگام لگا دی جائے گی۔ (بہار شریعت ١٦/٢٢١)

۲٦۹٤: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ لِیُبَاهِیَ بِهِ الْعُلَمَاءَ اَوْ لِیُمَارِیَ بِهِ السُّفَهَاءَ اَوْیَصْرِفَ بِهِ وُجُوْهَ النَّاسِ اِلَیْهِ فَهُوَ فِی النَّارِ.

(جامع الترمذی ج۲ص ۹٤ وکنز العمال ۲۱٦/٥ باب العلم حدیث ٤٤٥٥)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے علم کو اس لیے طلب کیا کہ علما سے مقابلہ کرے گا جاہلوں سے جھگڑا کرے گا اس لیے کہ لوگوں کو اپنی طرف متوجہ کرے گا اللہ تعالی اسے جہنم میں داخل کر دے گا۔ (بہار شریعت ۲۲۹/۱٦)

۲٦۹٥: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا مِمَّا یُبْتَغٰی بِهٖ وَجْهَ اللّٰهِ لَایَتَعَلَّمُهُ اِلَّا لِیُصِیْبَ بِهٖ عَرَضًا مِنَ الدُّنْیَا لَمْ یَجِدْ عُرْفَ الْجَنَّةِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ. (کنز العمال ۲۱٤/٥ ب حدیث ٤٤۱۲ باب العلم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم علیہ الصلاۃ والتسلیم نے فرمایا جو علم اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لیے ہے یعنی علم دین اس کو جو شخص اس لیے حاصل کرے کہ متاع دنیا مل جائے اس کو قیامت کے دن جنت کی خوشبو نہیں ملے گی۔ (بہار شریعت ۲۲۹/۱٦)

۲٦۹٦: عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِکٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ اَنَّهُ قَالَ: لَایَقُصُّ اِلَّا اَمِیْرٌ اَوْمَامُوْرٌ اَوْ مُتَکَلِّفٌ (کنز العمال ج٥ص ۲۱۹ کتاب العلم حدیث ٤٥۱٦)

حضرت عوف بن مالک نے فرمایا رسول اللہ نے فرمایا وعظ نہیں کہتا مگر امیر یا مامور یا متکبر یعنی وعظ کہنا امیر کا کام ہے یا وہ کسی کو حکم کر دے وہ کہے اور ان کے سوا جو کوئی کہتا ہے وہ جاہ وطلب دنیا کے لیے ہے۔ (بہار شریعت ۲۲۹/۱٦)

۲٦۹۷: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ اَفْتٰی بِغَیْرِ عِلْمٍ کَانَ اِثْمُهُ عَلٰی مَنْ اَفْتَاهُ وَمَنْ اَشَارَ عَلٰی اَخِیْهِ بِاَمْرٍ یَعْلَمُ اَنَّ الرُّشْدَ فِیْ غَیْرِهٖ فَقَدْ خَانَهُ (کنز العمال ۲۱٤/٥ حدیث ٤٤۰۹ ومشکوۃ المصابیح ص۳۸ باب العلم)

حضرت ابو ہریرہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس کو بغیر علم فتوی دیا گیا تو اس کا

گناہ اس فتوی دینے والے پر ہے اور جس نے اپنے بھائی کو مشورہ دیا اور یہ جانتا ہے بھلائی اس کے غیر میں ہے اس نے خیانت کی۔ (بہار شریعت ۲۲۹/۱٦)

۲٦۹۸: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ : کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَشَخَصَ بِبَصَرِهٖ اِلَی السَّمَاءِ ثُمَّ قَالَ : هٰذَا اَوَانٌ یُّخْتَلَسُ فِیْهِ الْعِلْمُ مِنَ النَّاسِ حَتّٰی لاَ یَقْدِرُوْا مِنْهُ عَلٰی شَیْئٍ. رواہ الترمذی . (مشکوۃ المصابیح ص ۳۵ کتاب العلم)

حضرت ابودرداء سے مروی انہوں نے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے آسمان کی طرف نظر اٹھائی پھر یہ فرمایا کہ یہ وہ وقت ہے کہ لوگوں سے جدا کر دیا جائے گا یہاں تک کہ علم کی بات پر قادر نہیں ہوں گے۔ (بہار شریعت ۲۲۹/۱٦)

۲٦۹۹: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اللّٰهَ لاَ یَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا یَنْتَزِعُهُ مِنَ النَّاسِ وَلٰکِنْ یَقْبِضُ الْعِلْمُ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰی اِذَا لَمْ یُتْرَکْ عَالِمٌ اِتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُسًا جُهَّالاً فَسُئِلُوْا فَافْتَوْا بِغَیْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا (جامع الترمذی ج۲ ص ۹۳/۹٤ ابواب العلم)

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص سے مروی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ علم کو اس طرح نہیں قبض کرے گا کہ لوگوں کے سینوں سے جدا کرے بلکہ علم کا قبض کرنا علما کے قبض کرنے سے ہوگا جب عالم باقی نہ رہیں گے جاہلوں کو لوگ سردار بنالیں گے وہ بغیر علم فتوی دیں گے خود بھی گمراہ ہونگے اور دوسروں کو بھی گمراہ کریں گے۔ (بہار شریعت ۲۲۹/۱٦)

۲۷۰۰: عَنِ الْاَحْوَصِ بْنِ حَکِیْمٍ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ : سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِیَّ ﷺ عَنِ الشَّرِّ فَقَالَ : لاَ تَسْأَلُوْنِیْ عَنِ الشَّرِّ وَسَلُوْنِیْ عَنِ الْخَیْرِ یَقُوْلُهَا : ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ : اَلاَ اِنَّ شَرَّ الشَّرِّ شِرَارُ الْعُلَمَاءِ وَاِنَّ خَیْرَ الْخَیْرِ خِیَارُ الْعُلَمَاءِ . رواہ الدارمی

(مشکو ﷺ المصابیح کتاب العلم ص ۳۷)

حضرت ابوالاحوص سے مروی رسول اللہ ﷺ سے ایک شخص نے بد کے بارے میں

پوچھا سرکار نے فرمایا مجھ سے بد کے بارے میں نہ پوچھو خیر کے بارے میں پوچھو یہ تین بار فرماتے رہے پھر فرمایا بدتر سے بدتر برے علما ہیں اور بہتر سے بہتر اچھے علما ہیں۔(بہار شریعت ۲۲۹/۱۶)

۲۷۰۱: عَنِ الْاَعْمَشِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : آفَةُ الْعِلْمِ النِّسْيَانُ وَاِضَاعَتُهُ اَنْ تُحَدِّثَ بِهٖ غَيْرَ اَهْلِهٖ . رواه الدارمی مرسلا (مشکوۃ المصابیح ص۳۷ کتاب العلم)

علم کی آفت نسیان ہے اور نا اہل سے علم کی بات کہنا علم کو ضائع کرنا ہے۔

(بہار شریعت ۲۲۹/۱۶)

۲۷۰۲: عَنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ : اِنَّ هٰذَا الْعِلْمَ دِيْنٌ فَانْظُرُوْا عَمَّنْ تَاْخُذُوْنَ دِيْنَكُمْ . رواه مسلم . (مشکوۃ شریف کتاب العلم ص ۳۷)

ابن سیرین نے فرمایا یہ علم دین ہے تمہیں دیکھنا چاہئے کہ کس سے اپنا دین لیتے ہو۔(بہار شریعت ۲۲۹/۱۶)

﴿ریا وسمعہ کا بیان﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل کا ارشاد ہے:

۳۵۸: یَاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تُبْطِلُوْا صَدَقٰتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالْاَذٰى ۙ كَالَّذِیْ یُنْفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ. (البقرة آیت/۲٦٤)

اے ایمان والو! اپنے صدقے باطل نہ کرو احسان رکھ کر اور ایذا دے کر اس کی طرح جو اپنا مال لوگوں کے دکھاوے کے لیے خرچ کرتا ہے۔ (کنز الایمان)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

۳۵۹: فَمَنْ كَانَ یَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْیَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّلَا یُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا (کھف آیت/۱۱۰)

تو جسے اپنے رب سے ملنے کی امید ہو اسے چاہئے کہ نیک کام کرے اور اپنے رب کی بندگی میں کسی کو شریک نہ کرے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۳٦۰: فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ هُمْ عَنْ صَلَاتِهِمْ سَاهُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ یُرَآءُوْنَ وَیَمْنَعُوْنَ الْمَاعُوْنَ. (الماعون آیت ٤،٥،٦،٧)

تو ان نمازیوں کی خرابی ہے جو اپنی نماز سے بھولے بیٹھے ہیں وہ جو دکھاوا کرتے ہیں اور برتنے کی چیز مانگے نہیں دیتے۔ (کنز الایمان)

۳٦۱: فَاعْبُدِ اللّٰهَ مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ اَلَا لِلّٰهِ الدِّیْنُ الْخَالِصُ (الزمر آیت/۲)

تو اللہ کو پوجو نرے اس کے بندے ہو کر ہاں خالص اللہ ہی کی بندگی ہے۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۳۶۲: وَالَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ رِئَاءَ النَّاسِ وَلَا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَلَا بِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ط وَمَنْ یَّكُنِ الشَّیْطَانُ لَهٗ قَرِیْنًا فَسَاءَ قَرِیْنًا (النساء آیت ۳۸)

اور وہ جو اپنے مال لوگوں کے دکھاوے کو خرچ کرتے ہیں اور ایمان نہیں لاتے اور نہ قیامت پر اور جس کا مصاحب شیطان ہوا تو کتنا بڑا مصاحب ہے۔ (کنزالایمان)

احادیث

۲۷۰۳: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ الْخُدْرِیِّ قَالَ: خَرَجَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ الْمَسِیْحَ الدَّجَّالَ فَقَالَ: اَلَا اُخْبِرُكُمْ بِمَا هُوَ اَخْوَفُ عَلَیْكُمْ عِنْدِیْ مِنَ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ؟ فَقُلْنَا: بَلٰی یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! قَالَ: الشِّرْكُ الْخَفِیُّ اَنْ یَّقُوْمَ الرَّجُلُ فَیُصَلِّیْ فَیُزَیِّدُ صَلٰوتَهٗ لِمَا یَرٰی مِنْ نَظَرِ رَجُلٍ. رواہ ابن ماجة (مشكوة المصابيح ص ٤٥٦ باب الرياء والسمعة)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں ہم لوگ مسیح دجال کا ذکر کر رہے تھے کہ رسول اللہ ﷺ تشریف لائے اور یہ فرمایا کہ میں تمہیں ایسی چیز کی خبر نہ دوں جس کا مسیح دجال سے بھی زیادہ میرے نزدیک تم پر خوف ہے ہم نے کہا ہاں یارسول اللہ ارشاد فرمایا وہ شرک خفی ہے آدمی نماز پڑھنے کھڑا ہوتا ہے اور اس وجہ سے زیادہ کرتا ہے کہ یہ دیکھتا ہے کہ دوسرا شخص اسے نماز پڑھتے دیکھ رہا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۳۳،۲۳۴)

۲۷۰۴: عَنْ مَحْمُوْدِ بْنِ لَبِیْدٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ: اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَیْكُمُ الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ قَالُوْا: یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! وَمَا الشِّرْكُ الْاَصْغَرُ؟ قَالَ: الرِّیَاءُ. رَوَاهُ اَحْمَدُ وَزَادَ الْبَیْهَقِیُّ فِیْ شُعَبِ الْاِیْمَانِ یَقُوْلُ اللّٰهُ لَهُمْ یَوْمَ یُجَازَی الْعِبَادُ بِاَعْمَالِهِمْ اِذْهَبُوْا اِلَی الَّذِیْنَ كُنْتُمْ تُرَاؤُوْنَ فِی الدُّنْیَا فَانْظُرُوْا هَلْ تَجِدُوْنَ عِنْدَهُمْ جَزَاءً وَخَیْرًا (مشكوة المصابيح ص٤٥٦ باب البكاء والخوف)

محمود بن لبید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس چیز

کا تم پر زیادہ خوف ہے وہ شرک اصغر ہے لوگوں نے عرض کی شرک اصغر کیا چیز ہے؟ ارشاد فرمایا کہ ریا ہے (بیہقی نے اس حدیث میں اتنا زیادہ کیا کہ جس دن بندوں کے اعمال کا بدلہ دیا جائے گا ریا کرنے والوں سے اللہ تعالیٰ فرمائے گا ان کے پاس جاؤ جن کے دکھاوے کے لیے کام کرتے تھے جا کر دیکھو کہ وہاں تمہیں کوئی بدلہ اور خیر ملتا ہے)۔(بہار شریعت ۱۶/۲۳۴)

۲۷۰۵: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدِ بْنِ اَبِیْ فُضَالَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِذَا جَمَعَ اللّٰهُ النَّاسَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ لِیَوْمٍ لَا رَیْبَ فِیْهِ نَادیٰ مُنَادٍ مَنْ کَانَ اَشْرَکَ فِیْ عَمَلٍ عَمِلَهُ لِلّٰهِ اَحَدًا فَلْیَطْلُبْ ثَوَابَهُ مِنْ عِنْدِ غَیْرِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ اَغْنَی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ .

(مشكوة المصابيح ص ٤٥٤ باب الرياء والسمعة)

ابو سعید ابن ابی فضالہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب اللہ تعالیٰ تمام اولین وآخرین کو اس دن میں جمع فرمائے گا جس میں شک نہیں تو ایک منادی ندا کرے گا جس نے کوئی کام اللہ کے لیے کیا اور اس میں کسی کو شریک کرلیا وہ اپنے عمل کا ثواب اسی شریک سے طلب کرے کیونکہ اللہ تعالیٰ شرک سے بالکل بے نیاز ہے۔(بہار شریعت ۱۶/۲۳۴)

۲۷۰۶: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی : اَنَا اَغْنَی الشُّرَکَاءِ عَنِ الشِّرْکِ مَنْ عَمِلَ عَمَلًا اَشْرَکَ فِیْهِ مَعِیَ غَیْرِیْ تَرَکْتُهُ وَشِرْکَهُ وَفِیْ رِوَایَةٍ فَاَنَا مِنْهُ بَرِیْءٌ هُوَ لِلَّذِیْ عَمِلَهُ . رواه مسلم (مشكوة المصابيح ص ٤٥٤ باب الرياء والسمعة)

ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں تمام شرکا میں شرکت سے بے نیاز ہوں جس نے کوئی عمل کیا اور اس میں میرے ساتھ دوسرے کو شریک کیا میں اس کو شرک کے ساتھ چھوڑ دوں گا (یعنی اس کا کچھ ثواب نہ دوں گا) اور ایک روایت میں ہے کہ فرماتا ہے میں اس سے بری ہوں وہ اسی کے لیے ہے جس کے لیے عمل کیا۔(بہار شریعت ۱۶/۲۳۴)

۲۷۰۷: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ اللّٰهَ لَا یَنْظُرُ اِلٰی صُوَرِکُمْ وَاَمْوَالِکُمْ وَلٰکِنْ یَنْظُرُ اِلٰی قُلُوْبِکُمْ وَاَعْمَالِکُمْ . رواه لمسلم

(مشكوة المصابيح ص ٤٥٤ باب الرياء والسمعة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے اموال کی طرف نظر نہیں فرماتا وہ تمہارے دل اور تمہارے اعمال کی طرف نظر کرتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۳۴)

۲۷۰۸ : عَنْ جُنْدُبٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ وَمَنْ يُّرَائِيْ يُرَائِيْ اللّٰهُ بِهٖ . (مشكوة المصابيح ص ٤٥٤ باب الرياء والسمعة)

جندب (یعنی ابوذر) رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو سنانے کے لیے کام کرے گا اللہ تعالیٰ اس کو سنائے گا یعنی اس کی سزا دے گا۔

(بہار شریعت ۱۶/۲۳۴)

۲۷۰۹ : عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِنَّ اَدْنَى الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَاَحَبَّ الْعُبَيْدِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى اَلْاَخْفِيَاءُ الْاَحْضِيَاءُ الَّذِيْنَ اِذَا غَابُوْا لَمْ يُفْتَقَدُوْا وَاِذَا شَهِدُوْا لَمْ يُعْرَفُوْا اُوْلٰئِكَ اَئِمَّةُ الْهُدٰى وَمَصَابِيْحُ الْعِلْمِ

رواه الطبراني (كنز العمال ج٢ ص٩٦ باب الريا حديث ٢٣٤٧)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ریا کا ادنیٰ مرتبہ بھی شرک ہے اور تمام بندوں میں خدا کے نزدیک وہ زیادہ محبوب ہیں جو پرہیز گار ہیں جو چھپے ہوئے ہیں اگر وہ غائب ہوں تو کوئی انہیں تلاش نہ کرے اور گواہی دیں تو پہچانے نہ جائیں وہ لوگ ہدایت کے امام اور علم کے چراغ ہیں۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۳۴،۲۳۵)

۲۷۱۰ : عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ اَنَّهٗ خَرَجَ يَوْمًا اِلٰى مَسْجِدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَوَجَدَ مُعَاذَ بْنَ جَبَلٍ قَاعِدًا عِنْدَ قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ يَبْكِيْ فَقَالَ : مَا يُبْكِيْكَ؟ قَالَ : يُبْكِيْنِيْ شَيْئٌ سَمِعْتُهٗ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : اِنَّ يَسِيْرَ الرِّيَاءِ شِرْكٌ وَمَنْ عَادٰى لِلّٰهِ وَلِيًّا فَقَدْ بَارَزَ اللّٰهَ بِالْمُحَارَبَةِ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْاَبْرَارَ الْاَتْقِيَاءَ الْاَخْفِيَاءَ الَّذِيْنَ اِذَا غَابُوْا لَمْ يُتَفَقَّدُوْا وَاِنْ حَضَرُوْا لَمْ يُدْعَوْا وَلَمْ يُقَرَّبُوْا قُلُوْبُهُمْ مَصَابِيْحُ الْهُدٰى يَخْرُجُوْنَ مِنْ كُلِّ غَبْرَاءَ مُظْلِمَةٍ (رواه ابن ماجه و البيهقى فى شعب الايمان)

مشكوة ص ٤٥٥ باب الرياء والسمعة.

روایت ہے کہ ایک روز حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی میں تشریف لے گئے معاذ رضی اللہ تعالیٰ کو قبر نبی ﷺ کے پاس روتا ہوا پایا حضرت عمر نے فرمایا کیوں روتے ہو حضرت معاذ نے کہا ایک بات میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی وہ مجھے رُلاتی ہے میں نے حضور کو یہ فرماتے سنا کہ تھوڑا سا ریا بھی شرک ہے اور جو شخص اللہ کے ولی سے دشمنی کرے وہ اللہ سے لڑائی کرتا ہے اللہ تعالیٰ نیکوں پرہیز گاروں چھپے ہوؤں کو دوست رکھتا ہے وہ کہ غائب ہوں ڈھونڈے نہ جائیں گے چراغ ہیں ہر غبار آلود تاریک سے نکل جاتے ہیں (یعنی مشکلات اور بلاؤں سے۔(بہار شریعت ١٦رص ٢٣٥)

٢٧١١:عَنْ اَبِیْ تَمِیْمَةَ قَالَ : شَهِدْتُ صَفْوَانَ وَ اَصْحَابَهٗ وَ جُنْدَبٌ یُوْصِیْهِمْ فَقَالُوْا : هَلْ سَمِعْتَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ شَیْئًا ؟ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ : مَنْ سَمَّعَ سَمَّعَ اللّٰهُ بِهٖ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ وَمَنْ شَاقَّ شَقَّ اللّٰهُ عَلَیْهِ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ قَالُوْا: اَوْصِنَا فَقَالَ : اِنَّ اَوَّلَ مَا یُنْتِنُ مِنَ الْاِنْسَانِ بَطْنُهٗ فَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا یَاْکُلَ اِلَّا طَیِّبًا فَلْیَفْعَلْ وَمَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّایَحُوْلَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الْجَنَّةِ مِلْءُ کَفٍّ مِنْ دَمٍ اِهْرَاقِهٖ فَلْیَفْعَلْ

رواه البخاری . (مشکوة المصابیح ص ٤٥٥ الفصل الثالث باب الریاء والسمعة)

ابو تمیمہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ صفوان اور ان کے ساتھیوں کے پاس میں حاضر تھا جندب ان کو نصیحت کر رہے تھے انھوں نے کہا ہم نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا جو سنانے کیلئے عمل کرے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اسے سنائے گا یعنی سزا دے گا اور جو مشقت ڈالے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس پر مشقت ڈالیگا انھوں نے کہا ہمیں وصیت کیجئے فرمایا سب سے پہلے انسان کا پیٹ سڑے گا لہذا جس سے ہو سکے کہ پاکیزہ مال کے سوا کچھ نہ کھائے وہ یہی کرے اور جس سے ہو سکے کہ اسکے اور جنت کے درمیان چلو بھر خون حائل نہ ہو وہ یہ کرے یعنی ناحق قتل نہ کرے۔(بہار شریعت ١٦رص ٢٣٥)

٢٧١٢ : عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ : مَنْ صَلّٰی یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ وَمَنْ صَامَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ وَمَنْ تَصَدَّقَ یُرَائِیْ فَقَدْ اَشْرَکَ .

(مشکوة المصابیح ٤٥٥ باب الریاء والسمعة)

شداد بن اوس سے روایت ہے کہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا کہ جس نے ریا کے ساتھ نماز پڑھی اس نے شرک کیا اور جس نے ریا کے ساتھ روزہ رکھا اس نے شرک کیا اور جس نے ریا کے ساتھ صدقہ کیا اس نے شرک کیا۔ (بہار شریعت ۱۶/ص ۲۳۵)

۲۷۱۳: عَنْ شَدَّادِ بْنِ اَوْسٍ اَنَّهُ بَكٰى فَقِيْلَ لَهُ: مَا يُبْكِيْكَ؟ قَالَ: شَيْءٌ سَمِعْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: فَذَكَرْتُهُ فَاَبْكَانِيْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: اَتَخَوَّفُ عَلٰى اُمَّتِيَ الشِّرْكَ وَالشَّهْوَةَ الْخَفِيَّةَ قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اَتُشْرِكُ اُمَّتُكَ مِنْ بَعْدِكَ: قَالَ: نَعَمْ. اَمَا اَنَّهُمْ لَا يَعْبُدُوْنَ شَمْسًا وَلَا قَمَرًا وَلَا حَجَرًا وَلَا وَثَنًا لٰكِنْ يُرَاءُوْنَ بِاَعْمَالِهِمْ وَالشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ اَنْ يُصْبِحَ اَحَدُهُمْ صَائِمًا فَتَعْرِضَ لَهُ شَهْوَةٌ مِنْ شَهَوَاتِهِ فَيَتْرُكَ صَوْمَهُ (مشکوۃ المصابیح ص ٤٥٥، ٤٥٦ باب الریاء والسمعه)

شداد بن اوس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ یہ روئے کسی نے پوچھا کیوں روتے ہیں کہا کہ ایک بات میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی تھی وہ یاد آ گئی اس نے مجھے رلا دیا حضور کو میں نے یہ فرماتے سنا کہ میں اپنی امت پر شرک اور شہوت خفیہ کا اندیشہ کرتا ہوں میں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا آپ کی امت آپ کے بعد شرک کرے گی؟ فرمایا ہاں مگر وہ لوگ آفتاب و ماہتاب اور پتھر اور بت کو نہیں پوجیں گے بلکہ اپنے اعمال میں ریا کریں گے اور شہوت خفیہ یہ کہ صبح کو روزہ رکھے گا پھر کسی خواہش سے روزہ توڑ دیگا۔ (بہار شریعت ۱۶/ص ۲۳۵، ۲۳۶)

۲۷۱٤: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ اِنَّ اَوَّلَ النَّاسِ يُقْضٰى يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَيْهِ رَجُلٌ اُسْتُشْهِدَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهُ نِعْمَتَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ: قَاتَلْتُ فِيْكَ حَتّٰى اُسْتُشْهِدْتُ قَالَ: كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ قَاتَلْتَ لِاَنْ يُقَالَ هُوَ جَرِيٌّ فَقَدْ قِيْلَ: ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ تَعَلَّمَ الْعِلْمَ وَ عَلَّمَهُ وَقَرَاَ الْقُرْاٰنَ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَفَهَا قَالَ: فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ: تَعَلَّمْتُ الْعِلْمَ وَ عَلَّمْتُهُ وَ قَرَاْتُ فِيْكَ الْقُرْاٰنَ قَالَ: كَذَبْتَ وَلٰكِنَّكَ تَعَلَّمْتَ لِيُقَالَ عَالِمٌ: وَ قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ لِيُقَالَ: هُوَ قَارِئٌ فَقَدْ قِيْلَ: ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ وَرَجُلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَ اَعْطَاهُ مِنْ اَصْنَافِ الْمَالِ فَاُتِيَ بِهٖ فَعَرَّفَهُ نِعَمَهُ فَعَرَ

فَهَا قَالَ : فَمَا عَمِلْتَ فِيْهَا؟ قَالَ : مَا تَرَكْتُ مِنْ سَبِيْلٍ تُحِبُّ اَنْ يُّنْفَقُ فِيْهَا اِلَّا اَنْفَقْتُ فِيْهَا لَكَ قَالَ : كَذِبْتَ وَ لٰكِنَّكَ فَعَلْتَ لِيُقَالَ : هُوَ جَوَادٌ فَقَدْ قِيْلَ: ثُمَّ اُمِرَ بِهٖ فَسُحِبَ عَلٰى وَجْهِهٖ حَتّٰى اُلْقِيَ فِي النَّارِ (الترغيب و الترهيب ج ۱/ ٦۱، ٦۲ باب الترهيب من الرياء)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سب کے پہلے قیامت کے دن ایک شخص کا فیصلہ ہوگا جو شہید ہوا ہے وہ حاضر کیا جائے گا اللہ تعالیٰ اپنی نعمتیں دریافت کریگا وہ نعمتوں کو پہچانے گا یعنی اقرار کرے گا ارشاد فرمائے گا کہ ان نعمتوں کے مقابل میں تو نے کیا عمل کیا ہے؟ وہ کہے گا میں نے تیری راہ میں جہاد کیا ہے یہاں تک کہ شہید ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے اس لیے قتال کیا تھا کہ لوگ تجھے بہادر کہیں تو کہہ لیا گیا حکم ہوگا اس کو جہنم میں گھسیٹ کر ڈال دیا جائے گا اور ایک وہ شخص جس نے علم پڑھا اور پڑھایا اور قرآن پڑھا وہ حاضر کیا جائیگا اس سے نعمتوں کو دریافت کرے گا وہ نعمتوں کو پہچانے گا فرمائے گا ان نعمتوں کے مقابل میں تو نے کیا عمل کیا ہے؟ کہے گا میں نے تیرے لیے علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن پڑھا فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے علم اس لیے پڑھا کہ تجھے عالم کہا جائے اور قرآن اس لیے پڑھا کہ تجھے قاری کہا جائے تو تجھے کہہ لیا گیا حکم ہوگا منہ کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈال دیا جائیگا پھر ایک تیسرے شخص کو بلایا جائے گا جس کو خدا نے وسعت دی ہے اور ہر قسم کا مال دیا ہے اس سے اپنی نعمتیں دریافت فرمائے گا وہ نعمتوں کو پہچانے گا فرمائے گا تو نے ان کے مقابل کیا کیا؟ عرض کرے گا میں نے کوئی راستہ ایسا نہیں چھوڑا جس میں خرچ کرنا تجھے محبوب ہے مگر میں نے اس میں تیرے لیے خرچ کیا فرمائے گا تو جھوٹا ہے تو نے اس لیے خرچ کیا کہ سخی کہا جائے تو کہہ لیا گیا اس کے متعلق بھی حکم ہوگا مونھوں کے بل گھسیٹ کر جہنم میں ڈالدیا جائیگا۔ (بہار شریعت ۱٦/ص ۲۳٦)

۲۷۱۵: رُوِیَ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهِ تَعَالٰى عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : تَعَوَّذُوْا بِاللّٰهِ مِنْ جُبِّ الْحُزْنِ قَالُوْا : يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَاجُبُّ الْحُزْنِ؟ قَالَ : وَادٍ فِيْ جَهَنَّمَ تَتَعَوَّذُ مِنْهُ جَهَنَّمُ كُلَّ يَوْمٍ اَرْبَعَ مِائَةِ مَرَّةٍ قِيْلَ : يا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! مَنْ يَّدْخُلُهُ قَالَ: اُعِدَّ لِلْقراء الْمُرَائِيْنَ بِاَعْمَالِهِمْ وَاِنَّ مِنْ اَبْغَضِ الْقُرَّاءِ اِلَى اللّٰهِ الَّذِيْنَ يَزُوْرُوْنَ الْاُمَرَاءَ

الْجَوْرَةَ . (الترغيب والترهيب ج٤ ص٤٦٨، ٤٦٩ باب تعوذوا بالله من جب الحزن)

تاریخ میں اور ترمذی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ کی پناہ مانگو جب الحزن (۱) سے صحابۂ کرام نے عرض کیا: جب الحزن کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا یہ جہنم میں ایک وادی ہے کہ جہنم بھی ہر روز چار سو مرتبہ اس سے پناہ مانگتا ہے پھر صحابہ کرام نے پوچھا اس میں کون لوگ داخل ہوں گے؟ آپ نے فرمایا اس میں قاری داخل ہونگے جو اپنے اعمال میں ریا کرتے ہیں اور خدا کے بہت زیادہ مبغوض وہ قاری ہیں جو امرا کی ملاقات کو جاتے ہیں۔ (بہار شریعت ۱۶ر ص ۲۳۶)

۲۷۱۶: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ تَزَیَّنَ بِعَمَلِ الْاٰخِرَةِ وَهُوَ لَا یُرِیْدُ هَا وَلَا یَطْلُبُهَا لُعِنَ فِیْ السَّمٰوٰتِ وَفِیْ الْاَرْضِ رواه الطبرانی فی الاوسط

(کنز العمال ج۲/۹۷ باب الریا حدیث ٢٣٦٤)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جو شخص آخرت کے عمل سے آراستہ ہو اور وہ نہ آخرت کا ارادہ کرتا ہے نہ آخرت کا طالب ہے اس پر آسمان و زمیں میں لعنت ہے۔ (بہار شریعت ۱۶ر ص ۲۳۶۔۲۳۷)

۲۷۱۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلشِّرْکُ فِیْ اُمَّتِیْ اَخْفٰی مِنْ دَبِیْبِ النَّمْلِ عَلَی الصَّفَا .رواه الحکیم

(کنز العمال ج٢ ص٩٧ باب الریاء حدیث ٢٣٧٠)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میری امت میں شرک چیونٹی کی چال سے بھی زیادہ خفی ہے جو چکنے پتھر پر چلتی ہے۔ (بہار شریعت ۱۶ر ص ۲۳۷)

۲۷۱۸: عَنْ اَبِیْ عَلِیٍّ رَجُلٍ مِنْ بَنِیْ کَاهِلٍ قَالَ خَطَبَنَا اَبُوْ مُوْسَی الْاَشْعَرِیُّ فَقَالَ : یَا اَیُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا هٰذَا الشِّرْکَ فَاِنَّهُ اَخْفٰی مِنْ دَبِیْبِ النَّمْلِ فَقَامَ اِلَیْهِ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ حَزَنٍ وَ قَیْسُ بْنُ الْمُضَارِبِ فَقَالَا : وَاللّٰهِ لَتَخْرُجَنَّ مِمَّا قُلْتَ اَوْ لَنَاْتِیَنَّ عُمَرَ مَاذُوْنًا لَنَا اَوْ غَیْرَ مَا ذُوْنٍ فَقَالَ : بَلْ اَخْرُجُ مِمَّا قُلْتُ : خَطَبَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ

(۱) جب۔ کنواں، حزن، غلیظ جگہ ۱۲

ذَاتَ يَوْمٍ فَقَالَ : يَا اَيُّهَا النَّاسُ ! اتَّقُوْا هٰذَا الشِّرْكَ فَاِنَّهُ اَخْفٰى مِنْ دَبِيْبِ النَّمْلِ فَقَالَ: لَهُ مَنْ شَاءَ اللّٰهُ اَنْ يَّقُوْلَ : وَكَيْفَ نَتَّقِيْهِ وَهُوَ اَخْفٰى مِنْ دَبِيْبِ النَّمْلِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ قُوْلُوْا : اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ نُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا نَعْلَمُهُ ، وَنَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُهُ ، رواه احمد والطبرانی وَرِوَايَتُهُ اِلٰى اَبِىْ عَلِىٍّ مُحْتَجٌّ بِهِمْ فِى الصَّحِيْحِ اَبُوْ عَلِىٍّ وَ ثِقَةُ اِبْنُ حَبَّانِ ، وَلَمْ اَرىٰ اَحَدًا جَرَّحَهُ وَرَوَاهُ اَبُوْ يَعْلِىْ بِنَحْوِهٖ مِنْ حَدِيْثِ حُذَيْفَةَ اِلَّا اَنَّهُ قَالَ : فِيْهِ يَقُوْلُ كُلَّ يَوْمٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ .

(ترغیب ج۱ ص۷٦ باب الشرک اخفی من دبیب النمل)

ابوموسی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! شرک سے بچو کیونکہ وہ چیونٹی کی چال سے بھی پوشیدہ ہے لوگوں نے عرض کی یارسول اللہ کس طرح شرک سے بچیں ارشاد فرمایا کہ یہ دعا پڑھو۔ "اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَعُوْذُبِكَ مِنْ اَنْ نُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا نَعْلَمُهُ وَ نَسْتَغْفِرُكَ لِمَا لَا نَعْلَمُهُ"۔ الٰہی ہم تیری پناہ مانگتے ہیں اس سے کہ جان کر ہم تیرے ساتھ کسی چیز کو شریک کریں اور ہم اس سے استغفار کرتے ہیں جس کو نہیں جانتے ۔(بہارشریعت ج۱۶ر)

۲۷۱۹ : رُوِىَ عَنْ عَدِىِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : يُؤْمَرُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِنَاسٍ مِنَ النَّاسِ اِلَى الْجَنَّةِ حَتّٰى اِذَا دَنَوا مِنْهَا وَاسْتَنْشَقُوْا رِيْحَهَا وَنَظَرُوْا اِلٰى قُصُوْرِهَا وَمَا اَعَدَّ اللّٰهُ لِاَهْلِهَا فِيْهَا نُوْدُوْا اَنْ اَصْرِفُوْهُمْ عَنْهَا لَا نَصِيْبَ لَهُمْ فِيْهَا فَيَرْجِعُوْنَ بِحَسْرَةٍ مَّا رَجَعَ الْاَوَّلُوْنَ بِمِثْلِهَا فَيَقُوْلُوْنَ : رَبَّنَا لَوْ اَدْخَلْتَنَا النَّارَ قَبْلَ اَنْ تُرِيَنَا مَا اَرَيْتَنَا مِنْ ثَوَابِكَ وَمَا اَعْدَدْتَّ فِيْهَا لِاَوْلِيَائِكَ كَانَ اَهْوَنَ عَلَيْنَا قَالَ: ذَاكَ اَرَدْتُّ بِكُمْ كُنْتُمْ اِذَا خَلَوْتُمْ بَارَزْتُمُوْنِىْ بِالْعَظَائِمِ وَاِذَا لَقِيْتُمُ النَّاسَ لَقِيْتُمُوْهُمْ مُخْبِتِيْنَ تُرَاءُوْنَ النَّاسَ بِخِلَافِ مَا تُعْطُوْنِىْ مِنْ قُلُوْبِكُمْ هِبْتُمُ النَّاسَ وَلَمْ تَهَابُوْنِىْ وَاَجْلَلْتُمُ النَّاسَ وَلَمْ تُجِلُّوْنِىْ وَتَرَكْتُمْ لِلنَّاسِ وَلَمْ تَتْرُكُوْنِىْ اَلْيَوْمَ اُذِيْقُكُمْ اَلِيْمَ الْعَذَابِ مَعَ مَا حُرِمْتُمْ مِنَ الثَّوَابِ .

(الترغیب والترہیب ج۱/۷۲ باب لا یقبل اللہ عملا فیہ مثقال حبة من خردل من ریاء)

عدی بن حاتم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کچھ لوگوں

کو جنت کا حکم ہوگا جب جنت کے قریب پہونچ جائیں گے اور اس کی خوشبوں سونگھیں گے اور محل اور جو کچھ جنت میں اللہ تعالیٰ نے جنتیوں کے لیے سامان تیار کر رکھا ہے دیکھیں گے پکارا جائیگا انہیں واپس کر دو جنت سے ان کے لیے کوئی حصہ نہیں یہ لوگ حسرت کیساتھ واپس ہوں گے کہ ایسی حسرت کسی کو نہیں ہوئی ہوگی اور یہ لوگ کہیں گے کہ اے رب اگر تو نے ہمیں پہلے ہی جہنم میں داخل کر دیا ہوتا ہمیں تو نے ثواب اور جو کچھ اپنے اولیاء کے لیے مہیا کیا ہے نہ دکھایا ہوتا تو یہ ہم پر آسان ہوتا ارشاد ہوگا ہمارا مقصد ہی یہی تھا اے بدبختو! جب تم تنہا ہوتے تو بڑے بڑے گناہوں سے میرا مقابلہ کرتے تھے اور جب لوگوں سے ملتے تھے خشوع اور خضوع کیساتھ ملتے جو کچھ دل میں میری تعظیم کرتے اس کے خلاف لوگوں پر ظاہر کرتے لوگوں سے تم ڈرے اور مجھ سے تم نہ ڈرے لوگوں کی تم نے تعظیم کی اور میری نہ کی لوگوں کے لیے تم نے گناہ چھوڑے اور میرے لیے تم نے نہ چھوڑے لہذا تم کو آج عذاب چکھاونگا اور ثواب سے محروم رکھوں گا۔ (بہار شریعت ج۱۶/۲۳۷)

۲۷۲۰: عَنْ اَنَسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : مَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبَ الْآخِرَةِ جَعَلَ اللّٰهُ غِنَاهُ فِیْ قَلْبِهٖ وَجَمَعَ لَهُ شَمْلَهُ وَاَتَتْهُ الدُّنْيَا وَهِیَ رَاغِمَةٌ وَمَنْ كَانَتْ نِيَّتُهُ طَلَبَ الدُّنْيَا جَعَلَ اللّٰهُ الْفَقْرَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ وَشَتَّتَ عَلَيْهِ اَمْرَهُ وَلَا يَاتِيْهِ مِنْهَا اِلَّا مَا كُتِبَ لَهُ.

(رواہ الترمذی ورواہ احمد والدارمی عن ابان عن زید بن ثابت

(مشکوۃ المصابیح ص ٤٥٤ باب الریاء والسمعة)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا جس کی نیت طلب آخرت ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل میں غنا پیدا کر دے گا اور اسکی حاجتیں جمع کر دیگا اور دنیا ذلیل ہو کر اس کے پاس آئیگی اور طلب دنیا جس کی نیت ہو اللہ تعالیٰ فقر و محتاجی اس کی آنکھوں کے سامنے کر دیگا اور اسکے کاموں کو متفرق کر دے گا اور ملے گا وہی جو اسکے لیے لکھا جا چکا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۳۷،۲۳۸)

۲۷۲۱: عَنْ اَبِیْ ذَرٍّ قَالَ : قِيْلَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ : اَرَاَيْتَ الرَّجُلَ يَعْمَلُ الْعَمَلَ مِنَ الْخَيْرِ وَيَحْمَدُهُ النَّاسُ عَلَيْهِ وَفِیْ رِوَايَةٍ وَيُحِبُّهُ النَّاسُ عَلَيْهِ قَالَ : تِلْكَ عَاجِلُ

بُشْرَیٰ الْمُوْمِنِ. رواہ المسلم (مشکوۃ المصابیح ص ٤٥٤ .باب الریاء و السمعة)

ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ یہ فرمائیے کہ آدمی اچھا کام کرتا ہے اور لوگ اس کی تعریف کرتے ہیں (یہ ریا ہے یا نہیں) فرمایا یہ مومن کے لیے جلد دنیا میں بشارت ہے۔ (بہار شریعت ۲۳۸/۱۶)

۲۷۲۲: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قُلْتُ یَارَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ : بَیْنَا اَنَا فِیْ بَیْتِیْ فِیْ مُصَلَّایَ اِذْ دَخَلَ عَلَیَّ رَجُلٌ فَاَعْجَبَنِی الْحَالُ الَّتِیْ رَاٰنِیْ عَلَیْهَا فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: رَحِمَکَ اللّٰهُ یَا اَبَاهُرَیْرَةَ لَکَ اَجْرَانِ اَجْرُ السِّرِّ وَاَجْرُ الْعِلَانِیَةِ . رواہ الترمذی . (مشکوۃ المصابیح ص ٤٥٤ .باب الریاء و السمعة)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی یارسول اللہ اپنے مکان کے اندر نماز کی جگہ میں تھا ایک شخص آگیا اور یہ بات مجھے سے پسند آئی کہ اس نے مجھے اس حال میں دیکھا (یہ ریا ہوا یا نہیں) ارشاد فرمایا ابو ہریرہ تمہارے لیے دو ثواب ہیں پوشیدہ عبادت کرنے کا اور علانیہ کا بھی۔(۱) (بہار شریعت ۲۳۸/۱۶)

۲۷۲۳: عَنْ اَنَسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : بِحَسْبِ امْرِئٍ مِّنَ الشَّرِّ اَنْ یُّشَارَ اِلَیْهِ بِالْاَصَابِعِ فِیْ دِیْنٍ اَوْدُنْیَا اِلَّامَنْ عَصِمَهُ اللّٰهُ.(مشکوۃ شریف ٤٥٥ .باب الریاء و السمعة)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا آدمی کی برائی کے لیے یہ کافی ہے کہ دین و دنیا میں اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے مگر جس کو اللہ تعالیٰ بچائے۔(۲) (بہار شریعت ۲۳۸/۱۶)

---

(۱) یہ اس صورت میں ہے کہ عبادت اس لیے نہیں کی کہ لوگوں پر ظاہر ہو اور لوگ عابد سمجھیں عبادت خالصاً اللہ کیلئے ہے عبادت کے بعد اگر لوگوں پر ظاہر ہوگئی اور طبعاً یہ بات اچھی معلوم ہوتی ہے کہ دوسرے نے اچھی حالت پر پایا اس طبعی مسرت سے ریا نہیں۔
(۲) یعنی جسے لوگ اچھا سمجھتے ہوں اس کو ریا و عجب سے بچنا بہت مشکل ہوتا ہے مگر خدا کی خاص مہربانی جس پر ہو وہی بچتا ہے۔

زیارت قبور کا بیان

احادیث

۲۷۲۴: عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا وَنَھَیْتُکُمْ عَنْ لُحُوْمِ الْاَضَاحِیْ فَوْقَ ثَلٰثٍ فَاَمْسِکُوْا مَابَدَالَکُمْ وَنَھَیْتُکُمْ عَنِ النَّبِیْذِ اِلَّا فِیْ سِقَاءٍ فَاشْرَبُوْا فِیْ الْاَسْقِیَۃِ کُلِّھَا وَلَا تَشْرَبُوْا مُسْکِرًا . رواہ مسلم

(مشکوۃ المصابیح ص ۱۵٤ باب زیارۃ القبور)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تم کو زیارت قبور سے منع کیا تھا اب تم قبروں کی زیارت کرو اور میں نے تم کو قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ کھانے کی ممانعت کی تھی اب جب تک تمہاری سمجھ میں آئے رکھ سکتے ہو۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۴۱)

۲۷۲۵: عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : کُنْتُ نَھَیْتُکُمْ عَنْ زِیَارَۃِ الْقُبُوْرِ فَزُوْرُوْھَا فَاِنَّھَا تُزَھِّدُ فِیْ الدُّنْیَا وَتُذَکِّرُ الْاٰخِرَۃَ .

(السنن لابن ماجہ ج۱ ص ۱۱٤ باب زیارۃ القبور)

عبداللہ ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے تم کو زیارت قبور سے منع کیا تھا اب تم قبروں کی زیارت کرو کہ وہ دنیا میں بے رغبتی کا سبب ہے اور آخرت یاد دلاتی ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۴۱)

۲۷۲۶: عَنْ سُلَیْمَانَ بْنِ بُرَیْدَۃَ عَنْ اَبِیْہِ قَالَ : کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یُعَلِّمُھُمْ اِذَا خَرَجُوْا اِلَی الْمَقَابِرِ فَکَانَ قَائِلُھُمْ یَقُوْلُ فِیْ رِوَایَۃِ اَبِیْ بَکْرٍ اَلسَّلَامُ عَلٰی اَھْلِ الدِّیَارِ وَ فِیْ رِوَایَۃِ زُھَیْرٍ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ اَھْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ

وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ اَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ.

(الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۳۱٤ فصل في الذهاب الى زيارة القبور)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں کو تعلیم دیتے تھے کہ جب قبروں کے پاس جائیں یہ کہیں " اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ اَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُسْلِمِيْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَلَاحِقُوْنَ اَسْأَلُ اللّٰهَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ"۔ (بہار شریعت ۲۴۱/۱۶)

۲۷۲۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِقُبُوْرٍ بِالْمَدِيْنَةِ فَاَقْبَلَ عَلَيْهِمْ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ : اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ. رواه الترمذي وقال هٰذا حديث حسن غريب (مشكوة المصابيح ص ۱۵٤ باب زيارة القبور)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ مدینہ میں قبور کے پاس گذرے تو ادھر کو منھ کر لیا اور فرمایا "اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ"۔ (بہار شریعت ۲۴۱/۱۶)

۲۷۲۸: عَنْ عَائِشَةَ اَنَّهَا قَالَتْ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ كُلَّمَا كَانَ لَيْلَتُهَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ يَخْرُجُ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ اِلَى الْبَقِيْعِ فَيَقُوْلُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُؤْمِنِيْنَ وَاَتَاكُمْ مَا تُوْعَدُوْنَ غَدًا مُؤَجَّلُوْنَ وَاِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِاَهْلِ بَقِيْعِ الْغَرْقَدِ. (الصحيح لمسلم ج ۱ ص ۳۱۳ كتاب الجنائز)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہتی ہیں کہ جب میری باری کی رات ہوتی حضور آخر شب میں بقیع کو جاتے اور یہ فرماتے السلام علیکم دار قوم مؤمنین واتاکم ما توعدون غدا مؤجلون وانا انشاء اللہ بکم لاحقون اللھم اغفر لاھل بقیع الغرقد۔ (بہار شریعت ۱۶/)

۲۷۲۹: عَنْ مُحَمَّدِ ابْنِ النُّعْمَانِ يَرْفَعُ الْحَدِيْثَ اِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : مَنْ زَارَ قَبْرَ اَبَوَيْهِ اَوْ اَحَدِهِمَا فِيْ كُلِّ جُمُعَةٍ غُفِرَ لَهٗ وَكُتِبَ بَرًّا . رواه البيهقي في شعب الايمان مرسلا (مشكوة المصابيح ص ۱۵٤ باب زيارة القبور)

شعب الایمان میں محمد بن نعمان سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا

جو اپنے والدین کی یا ان میں سے ایک کی ہر جمعہ زیارت کرے گا اس کی مغفرت ہو جائے گی اور نیکو کار لکھا جائے گا۔ (بہار شریعت ۱۶؍)

٢٧٣٠ : عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : اِذَا مَرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرٍ یَعْرِفُهُ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ رَدَّ عَلَیْهِ السَّلاَمَ وَعَرَفَهُ وَاِذَا مَرَّ بِقَبْرٍ لاَ یَعْرِفُهُ فَسَلَّمَ رَدَّ عَلَیْهِ السَّلاَمَ .

(كنز العمال ج٨ ص١٢٦ باب الزيارة وآدابها)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی شخص ایسے کی قبر پر گذرے جسے دنیا میں پہچانتا تھا اور اس پر سلام کرے تو وہ مردہ اسے پہچانتا ہے اور اس کے سلام کا جواب دیتا ہے۔

٢٧٣١ : عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ : كُنْتُ اَدْخُلُ بَیْتَ الَّذِیْ فِیْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاِنِّیْ وَاضِعٌ ثَوْبِیْ وَاَقُوْلُ : اِنَّمَا هُوَ زَوْجِیْ وَاَبِیْ فَلَمَّا دُفِنَ عُمَرُ مَعَهُمْ فَوَاللّٰهِ مَا دَخَلْتُهُ اِلَّا وَاَنَا مَشْدُوْدَةٌ عَلَیَّ ثِیَابِیْ حَیَاءً مِنْ عُمَرَ. رواه احمد

(مشكوة المصابيح ص ١٥٤ باب زيارة القبور الفصل الثانى)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہتی ہیں کہ میں اپنے گھر میں جس میں رسول اللہ ﷺ تشریف فرما ہیں (یعنی روضۂ اطہر میں) داخل ہوتی تو اپنے کپڑے اتار دیتی (یعنی زائد کپڑے جو غیروں کے سامنے ہوتے ہیں ستر پوشی کے لیے ضروری ہیں) اور اپنے دل میں یہ کہتی کہ یہاں تو صرف میرے شوہر اور میرے والد ہیں پھر جب حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہاں مدفون ہوئے تو حضرت عمر کی حیا کی وجہ سے خدا کی قسم میں وہاں نہیں گئی مگر اچھی طرح سے اپنے اوپر کپڑوں کو لپیٹ کر۔ (بہار شریعت ١٦ ص ٢٤٢)

﴿آداب سفر کا بیان﴾

احادیث

٢٧٣٢: عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ فِيْ غَزْوَةِ تَبُوْكٍ وَكَانَ يُحِبُّ اَنْ يَّخْرُجَ يَوْمَ الْخَمِيْسِ. رواه البخاری

(مشکوة المصابیح ص ٣٣٨ باب آداب السفر)

کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ غزوۂ تبوک کو پنجشنبہ کے روز روانہ ہوئے اور پنجشنبہ کے دن روانہ ہونا حضور کو پسند تھا۔ (بہار شریعت ج١٦/٢٤٩)

٢٧٣٣: عَنْ صَخْرِ بْنِ وَدَاعَةَ الْغَامِدِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَللّٰهُمَّ! بَارِكْ لِاُمَّتِيْ فِيْ بُكُوْرِهَا وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً اَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ مِنْ اَوَّلِ النَّهَارِ وَكَانَ صَخْرٌ تَاجِرًا فَكَانَ يَبْعَثُ تِجَارَتَهُ اَوَّلَ النَّهَارِ فَاَثْرىٰ وَكَثُرَ مَالُهُ. رواه الترمذی وابو داؤد والدارمی (مشکوة المصابیح ص٣٣٩ باب آداب السفر)

صخر بن وداعہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے اللہ! میری امت کے لیے صبح میں برکت دے اور جب سریہ یا لشکر بھیجتے تو صبح کے وقت میں بھیجتے اور صخر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تاجر تھے یہ اپنی تجارت کا مال صبح کو بھیجتے یہ صاحب ثروت ہوگیے اور ان کا مال زیادہ ہوگیا۔ (بہار شریعت ١٦ص ٢٤٩)

٢٧٣٤: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي الْوَحْدَةِ مَا اَعْلَمُ مَاسَارَ رَاكِبٌ بِلَيْلٍ وَحْدَهُ. رواه البخاری

(مشکوة المصابیح ص٣٣٨ باب آداب السفر)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تنہائی کی خرابیوں کو جو کچھ میں جانتا ہوں اگر دوسرے لوگ جانتے تو کوئی سوار رات میں تنہا نہ

جا تا۔(بہارشریعت۱۶)

۲۷۳۵: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: الرَّاكِبُ شَيْطَانٌ وَالرَّاكِبَانِ شَيْطَانَانِ وَالثَّلٰثَةُ رَكْبٌ. رواه مالک والترمذی وابو داؤد والنسائی (مشکوۃ المصابیح ص۳۳۹ باب آداب السفر)

امام مالک وترمذی وابوداؤد بروایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ایک سوار شیطان ہے اوردوسرا دوشیطان اور تین جماعت ہے۔ (بہارشریعت۱۶ص۲۴۹)

۲۷۳۶: عَنْ اَبِیْ سَعِيْدِ نِ الْخُدْرِيِّ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: اِذَا كَانَ ثَلٰثَةٌ فِیْ سَفَرٍ فَلْيُؤَمِّرُوْا اَحَدَهُمْ. رواه ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ص۳۳۹ باب آداب السفر)

ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب سفر میں تین شخص ہوں تو ایک کو اسیر یعنی اپنا سردار بنالیں۔(بہارشریعت۱۶ص۲۴۹)

۲۷۳۷: عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ سَيِّدُ الْقَوْمِ فِی السَّفَرِ خَادِمُهُمْ فَمَنْ سَبَقَهُمْ بِخِدْمَةٍ لَمْ يَسْبِقُوْهُ بِعَمَلٍ اِلَّا الشَّهَادَةَ. رواه البیهقی فی شعب الایمان . (مشکوۃ المصابیح ۳۴۰ باب آداب السفر)

سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ سفر میں قوم کا سردار وہ ہے جوان کی خدمت کرے جو شخص خدمت میں سبقت لے جائے گا تو شہادت کے سوا کسی عمل سے دوسرے لوگ اس پر سبقت نہیں لے جاسکتے۔ (بہارشریعت۱۶ص۲۴۹)

۲۷۳۸: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اَلسَّفَرُ قِطْعَةٌ مِّنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ اَحَدَكُمْ نَوْمَهُ وَطَعَامَهُ وَشَرَابَهُ فَاِذَا قَضٰى نَهْمَتَهُ مِنْ وَجْهِهٖ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهٖ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ (مشکوۃ المصابیح ص ۳۳۹ باب آداب السفر الفصل الاول)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سفر عذاب کا ٹکڑا ہے سونا اور کھانا پینا سب کو روک دیتا ہے لہذا جب کام پورا کرلے جلدی گھر کو واپس ہو۔ (بہارشریعت۱۶)

۲۷۳۹: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِذَا سَافَرْتُمْ فِیْ الْخَصْبِ فَاَعْطُوْا الْاِبِلَ حَقَّهَا مِنَ الْاَرْضِ وَاِذَا سَافَرْتُمْ فِی السَّنَةِ فَاَسْرِعُوْا عَلَیْهَا السَّیْرَ وَاِذَا عَرَّسْتُمْ بِاللَّیْلِ فَاجْتَنِبُوْا الطَّرِیْقَ فَاِنَّهَا طُرُقُ الدَّوَابِّ وَمَاْوَی الْهَوَامِ بِاللَّیْلِ.

(مشکوة المصابیح ۳۳۸/ باب اٰداب السفر)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب رات میں منزل پر اترو تو راستہ سے بچ کر ٹھہرو کہ وہ جانوروں کا راستہ ہے اور زہریلے جانوروں کے ٹھہرنے کی جگہ ہے۔ (بہارشریعت ۱۶/ص ۲۴۹، ۲۴۰)

۲۷۴۰: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: لَا تَتَّخِذُوْا ظُهُوْرَ دَوَابِّكُمْ مَنَابِرَ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰی اِنَّمَا سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُبَلِّغَكُمْ اِلٰی بَلَدٍ لَمْ تَكُوْنُوْا بَالِغِیْهِ اِلَّا بِشِقِّ الْاَنْفُسِ وَجَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فَعَلَیْهَا فَاقْضُوْا حَاجَاتِكُمْ. رواہ ابو داؤد

(مشکوة المصابیح ص ۳۴۰ باب اٰداب السفر الفصل الثانی)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جانوروں کی پیٹھوں کو منبر نہ بناؤ یعنی جب سواری رکی ہوئی ہو تو اس کی پیٹھ پر بیٹھ کر باتیں نہ کرو کیوں کہ اللہ نے سواریوں کو تمہارے لیے اس لیے مسخر کیا ہے کہ تم ان کے ذریعہ سے ایسے شہروں کو پہونچو جہاں بغیر مشقت نفس نہیں پہنچ سکتے تھے اور تمہارے لیے زمین کو اللہ تعالیٰ نے بنایا ہے اس پر اپنی حاجتیں پوری کرو یعنی باتیں کرنی ہو تو زمین پر اتر کر کرو۔ (بہارشریعت ۱۶/ص ۲۵۰)

۲۷۴۱: عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ الْخُشَنِیِّ قَالَ: كَانَ النَّاسُ اِذَا نَزَلُوْا مَنْزِلًا تَفَرَّقُوْا فِی الشِّعَابِ وَالْاَوْدِیَةِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ تَفَرُّقَكُمْ فِیْ هٰذِهِ الشِّعَابِ وَالْاَوْدِیَةِ اِنَّمَا ذٰلِكُمْ مِنَ الشَّیْطَانِ فَلَمْ یَنْزِلُوْا بَعْدَ ذٰلِكَ مَنْزِلًا اِلَّا انْضَمَّ بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ حَتّٰی یُقَالَ: لَوْ بُسِطَ عَلَیْهِمْ ثَوْبٌ لَعَمَّهُمْ. رواہ ابو داؤد (مشکوة المصابیح ص ۳۳۹ باب اٰداب السفر)

ابو ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگ جب منزل میں اترتے تو متفرق ٹھہرتے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمہارا متفرق ہو کر ٹھہرنا شیطان کی جانب سے ہے اس کے بعد صحابہ جب کسی منزل پر اترتے تو مل کر ٹھہرتے۔ (بہارشریعت ۱۶/ص ۲۵۰)

۲۷۴۲: عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : عَلَیْکُمْ بِالدُّلْجَۃِ فَاِنَّ الْاَرْضَ تُطْوٰی بِاللَّیْلِ. رواہ ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ص۳۳۹ باب آداب السفر)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا رات میں چلنے کو لازم کرلو (یعنی فقط دن ہی میں نہیں بلکہ رات کے کچھ حصہ میں بھی چلا کرو) کیوں کہ رات میں زمین لپیٹ دی جاتی ہے یعنی رات میں چلنے سے راستہ جلد طے ہوتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶ص ۲۵۰)

۲۷۴۳: عَنْ اَنَسٍ قَالَ : کُنَّا اِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا لَا نُسَبِّحُ حَتّٰی نَحُلَّ الرِّحَالَ. رواہ ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ۳۴۰ باب آداب السفر الفصل الثانی)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ جب ہم منزل میں اترتے تو جب تک کجاوے کھول نہ لیتے نماز نہیں پڑھتے۔ (بہار شریعت ۱۶ص ۲۵۰)

۲۷۴۴: عَنْ بُرَیْدَۃَ قَالَ : بَیْنَمَا رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ یَمْشِیْ اِذْ جَاءَہٗ رَجُلٌ مَعَہٗ حِمَارٌ فَقَالَ : یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ! اِرْکَبْ وَتَاَخَّرَ الرَّجُلُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: لَا اَنْتَ اَحَقُّ بِصَدْرِ دَابَّتِکَ اِلَّا اَنْ تَجْعَلَہٗ لِیْ قَالَ : جَعَلْتُہٗ لَکَ فَرَکِبَ .رواہ الترمذی وابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ص ۳۴۰ الفصل الثانی باب آداب السفر)

بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ پیدل تشریف لیجارہے تھے ایک شخص گدھے پر سوار آیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ سوار ہوجایئے اور خود پیچھے سرکا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یوں نہیں جانور کی صدر جگہ بیٹھنے میں تمھارا حق ہے مگر جب کہ یہ حق تم مجھے دیدو انھوں نے کہا میں نے حضور کو دیا حضور سوار ہوگئے۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۵۰)

۲۷۴۵: رَوَی ابْنُ عَسَاکِرَ عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ : اِذَا قَدِمَ اَحَدُکُمْ مِنْ سَفَرٍ فَلْیَقْدَمْ مَعَہٗ بِھَدْیَۃٍ وَلَوْ یُلْقِیْ فِیْ مِخْلَاتِہٖ حَجَرًا.

(کنز العمال ج۳ص ۳۴۰ حدیث ۵۷۰۷)

ابن عساکر نے ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب سفر سے کوئی واپس آئے تو گھر والوں کے لیے کچھ ہدیہ لائے اگرچہ اپنی جھولی میں پتھر ہی ڈال لائے۔ (بہار شریعت ۱۶/۲۵۰)

۲۷۴۶:عَنْ اَنَسٍ قَالَ : كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَايَطْرُقُ اَهْلَهُ لَيْلًا وَ كَانَ لَايَدْخُلُ اِلَّا غُدْوَةً وَعَشِيَّةً. رواه البخاری ومسلم.(مشکوۃ المصابیح ص۳۳۹.باب آداب السفر)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اہل کے پاس سفر سے رات میں تشریف نہ لاتے صبح کو آتے یا شام کو۔(بہارشریعت۱۶)

۲۷۴۷:عَنْ جَابِرٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِذَا اَطَالَ اَحَدُكُمُ الْغَيْبَةَ فَلَا يَطْرُقْ اَهْلَهُ لَيْلًا مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَقَالَ : اِذَا دَخَلْتَ لَيْلًا فَلَاتَدْخُلْ اَهْلَكَ حَتّٰى تَسْتَحِدَّ الْمُغِيْبَةُ وَتَمْتَشِطَ الشَّعِثَةُ مُتَّفَقٌ وَعَنْهُ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا قَدِمَ الْمَدِيْنَةَ نَحَرَ جَزُوْرًا اَوْ بَقَرَةً . رواه البخاری (مشکوۃ المصابیح ص۳۳۹.باب آداب السفر)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب کسی کے غائب ہونے کا زمانہ طویل ہو جائے یعنی بہت دنوں کے بعد مکان پر آئے تو زوجہ کے پاس رات میں نہ آئے دوسری روایت میں ہے کہ حضور نے ان سے فرمایا اگر رات میں مدینہ میں ہوئے تو بی بی کے پاس نہ جانا جب تک وہ بناؤ سنگار کر کے آراستہ نہ ہو جائے۔(بہارشریعت۱۶)

۲۷۴۸:عَنْ كَعْبِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَايَقْدَمُ مِنْ سَفَرٍ اِلَّا نَهَارًا فِي الضُّحٰى فَاِذَا قَدِمَ بَدَأَ بِالْمَسْجِدِ فَصَلّٰى فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ جَلَسَ فِيْهِ لِلنَّاسِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.(مشکوۃ المصابیح ص۳۳۹. باب آداب السفر)

کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ نبی کریم ﷺ سفر سے دن میں چاشت کے وقت تشریف لاتے تشریف لانے کے بعد سب سے پہلے مسجد میں جاتے اور دو رکعت نماز پڑھتے پھر لوگوں کے لیے مسجد میں ہی بیٹھ جاتے۔(بہارشریعت۱۶ار

۲۷۴۹:عَنْ جَابِرٍ قَالَ : كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِيْ سَفَرٍ فَلَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِيْنَةَ قَالَ : لِيْ اُدْخُلِ الْمَسْجِدَ فَصَلِّ فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ. رواه البخاری

(مشکوۃ المصابیح ص۳۳۹.باب آداب السفر)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ سفر میں تھا جب ہم مدینہ آگئے تو حضور نے مجھ سے فرمایا مسجد میں جاؤ اور دو رکعت نماز پڑھو۔(بہارشریعت۱۶)

احیائے موات کا بیان

احادیث

۲۷۵۰: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: مَنْ عَمَّرَ اَرْضًا لَيْسَتْ لِاَحَدٍ فَهُوَ اَحَقُّ. قَالَ عُرْوَةُ: قَضٰى بِهٖ عُمَرُ فِيْ خِلَافَتِهٖ. رواه البخاری

(مشکوۃ المصابیح باب احیاء الاموات الفصل الاول ص۲۵۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے اس زمین کو آباد کیا جو کسی کی ملک نہ ہو۔ تو وہی حقدار ہے۔ عروہ کہتے ہیں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی خلافت میں یہی فیصلہ کیا تھا۔ (بہار شریعت ۱۷/۳،۴)

۲۷۵۱: عَنْ سَمُرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: قَالَ مَنْ اَحَاطَ حَائِطًا عَلَى الْاَرْضِ فَهُوَ لَهٗ. رواه ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ص۲۵۹ باب احیاء الاموات الفصل الثانی)

سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے زمین پر دیوار بنالی یعنی احاطہ کرلیا وہ اسی کی ہے۔ (بہار شریعت ۱۷/۴)

۲۷۵۲: عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَقْطَعَ لِلزُّبَيْرِ حُضْرَ فَرَسِهٖ فَاَجْرٰى فَرَسَهٗ حَتّٰى قَامَ ثُمَّ رَمٰى بِسَوْطِهٖ فَقَالَ: اَعْطُوْهُ مِنْ حَيْثُ بَلَغَ السَّوْطُ.

(مشکوۃ المصابیح باب احیاء الامواب الفصل الثالث ص ۲۵۹)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جاگیر دی جہاں تک ان کا گھوڑا دوڑ کر جائے زبیر نے اپنا گھوڑا دوڑایا۔ جب وہ کھڑا ہوگیا۔ تو انہوں نے اپنا کوڑا پھینکا حضور نے فرمایا جہاں ان کا کوڑا گرا ہے وہاں تک جاگیر میں دے دو۔ (بہار شریعت ۱۷/۴)

۲۷۵۳: عَنْ عَلْقَمَةَ بْنِ وَائِلٍ عَنْ اَبِيْهِ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اَقْطَعَهٗ اَرْضًا

بِحَضْرَمَوْتَ قَالَ: فَاَرْسَلَ مَعِیْ مُعَاوِیَةَ قَالَ : اَعْطِهَا اِیَّاهُ . رواہ الترمذی والداری

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۹ باب احیاء الاموات الفصل الثانی)

وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ان کو حضرموت میں زمین جاگیر دی۔ اور معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کے ساتھ بھیجا کہ ان کو دے آؤ۔ (بہار شریعت ۱۷/۴)

۲۷۵۴ : عَنْ طَاؤسٍ مُرْسَلًا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : مَنْ اَحْیٰی مَوَاتًا مِّنَ الْاَرْضِ فَهُوَ لَهُ وَعَادِیُّ الْاَرْضِ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ هِیَ لَكُمْ مِنِّیْ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۲۵۹ باب احیاء الموات الفصل الثانی)

امام شافعی نے طاؤس سے مرسلاً روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے مردہ زمین زندہ کی وہ اسی کے لیے ہے۔ اور پرانی زمین (یعنی جس کا مالک معلوم نہ ہو) اللہ ورسول کی ہے۔ پھر میری جانب سے تمہارے لیے ہے۔ (بہار شریعت ۱۷/۴)

۲۷۵۵ : عَنْ اَسْمَرَ بْنِ مُضَرِّسٍ قَالَ : اَتَیْتُ النَّبِیَّ ﷺ فَبَایَعْتُهُ فَقَالَ : مَنْ سَبَقَ اِلٰی مَاءٍ لَمْ یَسْبِقْهُ اِلَیْهِ مُسْلِمٌ فَهُوَ لَهُ. رواہ ابو داؤد

(مشکوۃ المصابیح باب احیاء الموات الفصل الثانی ۲۵۹)

اسمر بن مضرس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر بیعت کی پھر حضور نے فرمایا جو شخص اس چیز کی طرف سبقت کرے جس کی طرف کسی مسلم نے سبقت نہیں کی ہے تو وہ اسی کی ہے۔ اس کو سن کر لوگ دوڑے کہ خط کھینچ کر نشان بنالیں۔ (بہار شریعت ۱۷/۴)

﴿شرب کا بیان﴾

۲۷۵٦: عَنْ عُـــرْوَةَ قَـــالَ : خَاصَمَ الزُّبَيْرُ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ فِيْ شِرَاجٍ مِنَ الْحُرَّةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ : اِسْقِ يَا زُبَيْرُ : ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ فَقَالَ الْاَنْصَارِيُّ : اِنْ كَـانَ اِبْـنَ عَـمَّتِكَ فَتَلَوَّنَ وَجْهُهُ ثُمَّ قَالَ : اِسْقِ يَا زُبَيْرُ ثُمَّ اِحْبِسِ الْمَاءَ حَتّٰى يَرْجِعَ اِلَـى الْـجَدْرِ ثُمَّ اَرْسِلِ الْمَاءَ اِلٰى جَارِكَ فَاسْتَوْعَى النَّبِيُّ ﷺ لِلزُّبَيْرِ حَقَّهُ فِيْ صَرِيْحِ الْحُكْمِ حِيْنَ اَحْفَظَهُ الْاَنْصَارِيُّ وَكَانَ اَشَارَ عَلَيْهِمَا بِاَمْرٍ لَهُمَا فِيْهِ سَعَةٌ . متفق عليه

(مشكوة المصابيح باب احياء الموات الفصل الاول ۲٥۹)

عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ایک انصاری سے حرہ کی نالیوں کے متعلق جھگڑا ہو گیا۔ نبی اکرم ﷺ نے زبیر سے فرمایا کہ بقدر ضرورت پانی لے لو۔ پھر اپنے پڑوسی کے لیے چھوڑ دو۔ اس انصاری نے کہا یہ فیصلہ اسی لیے کیا کہ وہ آپ کی پھوپھی کے بیٹے ہیں یہ سن کر حضور کا چہرہ متغیر ہو گیا اور فرمایا اے زبیر اپنے باغ کو پانی دو پھر روک لو یہاں تک کہ مینڈھ تک پانی پہونچ جائے پھر اپنے پڑوسی کے لیے چھوڑ دو اس انصاری نے ناراض کر دیا لہٰذا حضور نے صاف حکم میں زبیر کا پورا حق دلوایا اور پہلے ایسی بات فرما دی تھی جس میں دونوں کے لئے گنجائش تھی۔ (بہار شریعت ۱۷/٦)

۲۷۵۷: عَـنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ يَـوْمَ الْـقِيٰمَةِ وَلَا يَنْظُرُ اِلَيْهِمْ رَجُلٌ حَلَفَ عَلٰى سِلْعَةٍ لَقَدْ اُعْطِيَ بِهَا اَكْثَرَ مِمَّا اُعْطِيَ وَهُـوَ كَـاذِبٌ وَرَجُـلٌ حَـلَفَ عَـلٰـى يَـمِيْنٍ كَاذِبَةٍ بَعْدَ الْعَصْرِ لِيَقْتَطِعَ بِهَا مَالَ رَجُلٍ مُسْـلِمٍ وَرَجُـلٌ مَـنَعَ فَضْلَ مَاءٍ فَيَقُوْلُ اللّٰهُ الْيَوْمَ اَمْنَعُكَ فَضْلِيْ كَمَا مَنَعْتَ فَضْلَ مَاءٍ لَمْ تَعْمَلْ يَدَاكَ. (مشكوة المصابيح باب احياء الاموات الفصل الاول ۲٥۹)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تین شخص ہیں کہ

اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ان سے کلام نہ فرمائے گا نہ ان کی طرف نظر فرمائے گا ایک وہ شخص جس نے کسی بیچنے کی چیز کے متعلق یہ قسم کھائی کہ جو کچھ اس کے دام مل رہے ہیں اس سے زیادہ ملتے تھے (اور نہیں بیچا) حالانکہ یہ اپنی قسم میں جھوٹا ہے۔ دوسرا شخص کہ عصر کے بعد جھوٹی قسم کھائی تا کہ کسی مرد مسلم کا مال لے لے۔ اور تیسرا وہ شخص جس نے بچے ہوئے پانی کو روکا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا آج میں اپنا فضل تجھ سے روکتا ہوں جس طرح تو نے بچے ہوئے پانی کو روکا جس کو تیرے ہاتھوں نے نہیں بنایا تھا۔ (بہار شریعت ۶/۱۷)

۲۷۵۸: عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَاتَمْنَعُوْا فَضْلَ الْمَاءِ لِتَمْنَعُوْا بِهٖ فَضْلَ الْكَلَاءِ. (مشکوۃ المصابیح باب احیاء الموات الفصل الاول ۲۵۹)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بچے ہوئے پانی سے منع نہ کرو کہ اس کی وجہ سے بچی ہوئی گھاس کو منع کرو گے۔ (بہار شریعت ۶/۱۷)

۲۷۵۹: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْمُسْلِمُوْنَ شُرَكَاءُ فِیْ ثَلٰثٍ فِی الْمَاءِ وَالْكَلَاءِ وَالنَّارِ. رواه ابوداؤد

(مشکوۃ المصابیح باب احیاء الموات الفصل الثانی ۲۵۹)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تمام مسلمان تین چیزوں میں شریک ہیں پانی اور گھاس اور آگ۔ (بہار شریعت ۶/۱۷)

۲۷۶۰: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ بَيْعِ فَضْلِ الْمَاءِ . رواه مسلم

(مشکوۃ المصابیح باب المنهی عنها من البیوع الفصل الاول ص ۲۴۸)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ نے بچے ہوئے پانی کے بیچنے سے منع فرمایا۔ (بہار شریعت ۶/۱۷)

۲۷۶۱: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا يُبَاعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُبَاعَ بِهِ الْكَلَأُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ. (مشکوۃ المصابیح باب المنهی عنها من البیوع ص ۲۴۸ الفصل الاول)

ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بچا ہوا پانی نہ بیچا جائے کہ اس کی وجہ سے گھاس کی بیع ہو جائے گی۔ (بہار شریعت ۶/۱۷، ۷)

احادیث

٢٧٦٢: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّا نَنْبِذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سِقَاءٍ يُوْكَىٰ أَعْلَاهُ وَلَهُ عَزْلَاءُ نُنْبِذُهُ غُدْوَةً فَيَشْرَبُهُ عَشَاءً وَنُنْبِذُهُ عِشَاءً فَيَشْرَبُهُ غُدْوَةً

(كتاب الاشربة الصحيح لمسلم ج ٢ ص ١٦٨)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے مشک میں ہم نبیذ بناتے صبح کو بناتے تو عشاء تک پیتے اور عشاء کو بناتے تو صبح تک پیتے۔ یہ گرمی کے زمانے میں ہوتا تھا۔ (بہار شریعت ۱۷/۱۰)

٢٧٦٣: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَنْتَبِذُ لَهُ فِيْ سِقَاءٍ قَالَ: شُعْبَةُ مِنْ لَيْلَةِ الْاِثْنَيْنِ فَيَشْرَبُهُ يَوْمَ الْاِثْنَيْنِ وَالثُّلَاثَاءِ اِلَى الْعَصْرِ فَاِنْ فَضَلَ مِنْهُ شَيْءٌ سَقَاهُ الْخَادِمُ اَوْصَبَّهُ. (الصحيح لمسلم ج٢ ص١٦٨)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ کے لیے اول شب میں نبیذ بنائی جاتی صبح کے وقت اسے پیتے دن میں اور رات میں پھر دوسرے روز دن اور رات میں تیسرے دن عصر تک پھر اگر بچی رہتی تو خادم کو پلا دیتے یا گرا دی جاتی۔ (یہ جاڑے کے زمانے میں ہوتا) (بہار شریعت ۱۷/۱۰)

٢٧٦٤: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: كَانَ يُنْبَذُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِيْ سِقَاءٍ فَاِذَا لَمْ يَجِدُوْا سِقَاءً نُبِذَ لَهُ فِيْ تَوْرٍ مِنْ حِجَارَةٍ. (الصحيح لمسلم ج٢ ص١٦٦ كتاب الاشربة)

جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہ رسول اللہ ﷺ کے لئے مشک میں نبیذ بنائی جاتی مشک نہ ہوتی تو پتھر کے برتن میں بنائی جاتی۔ (بہار شریعت ۱۷/۱۰)

٢٧٦٥ : عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ : دَعَا اَبُواُسَيْدِ نِ السَّاعِدِیُّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِیْ عُرْسِهٖ وَكَانَتْ اِمْرَأَتُهٗ يَوْمَئِذٍ خَادِمَتَهُمْ وَهِیَ الْعَرُوْسُ قَالَ سَهْلٌ : تَدْرُوْنَ مَا سَقَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْقَعَتْ لَهٗ تَمَرَاتٍ مِنَ اللَّيْلِ فَلَمَّا اَكَلَ سَقَتْهُ اِيَّاهُ.

(الصحيح للبخاری ج٢ ص٧٧٨ باب حق إجابة الوليمة و الدعوة)

سہل بن سعد رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ ابواسید ساعدی حضور علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے اور حضور کو اپنی شادی کی دعوت دی۔ جب حضور تشریف لائے تو ان کی زوجہ جو دلھن تھیں وہی خادم کا کام انجام دے رہی تھیں۔ انہوں نے حضور کے لئے پانی میں کھجوریں رات میں ڈال دی تھیں وہی پانی حضور علیہ السلام کو پلایا۔ (بہار شریعت ١٧/١٠)

٢٧٦٦ : عَنِ الْبُخَارِیِّ رَأَیْ عُمَرُ وَاَبُوعُبَيْدَةَ وَمُعَاذٌ شُرْبَ الطِّلَاءِ عَلَى الثُّلُثِ وَشَرِبَ الْبَرَاءُ وَاَبُوْ جُحَيْفَةَ عَلَى النِّصْفِ وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ : اِشْرَبِ الْعَصِيْرَ مَادَامَ طَرِيًّا وَقَالَ عُمَرُ : وَجَدْتُ مِنْ عُبَيْدِ اللّٰهِ رِيْحَ شَرَابٍ وَاَنَا سَائِلٌ عَنْهُ فَاِنْ كَانَ يُسْكِرُ جَلَدْتُهٗ (الصحيح للبخاری ج٢/٨٣٨ باب الباذق)

امام بخاری نے اپنی صحیح میں روایت کی ہے حضرت عمر اور ابوعبیدہ اور معاذ رضی اللہ تعالٰی عنہم نے مثلث کے پینے کو جائز فرمایا ہے۔ اور براء بن عازب و ابوجحیفہ تعالٰی عنہما نے نصف حصہ پکا دینے کے بعد انگور کا شیرہ پیا۔ ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے کہا کہ انگور کا رس جب تک تازہ ہے پیو۔ (بہار شریعت ١٧/١٠، ١١)

٢٧٦٧ : عَنْ اَبِی الْجُوَيْرِيَةِ قَالَ : سَأَلْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ عَنِ الْبَاذِقِ فَقَالَ : سَبَقَ مُحَمَّدُ الْبَاذِقَ فَمَا اَسْكَرَ فَهُوَ حَرَامٌ قَالَ : اَلشَّرَابُ الْحَلَالُ الطَّيِّبُ قَالَ : لَيْسَ بَعْدَ الْحَلَالِ الطَّيِّبِ اِلَّا الْحَرَامُ الْخَبِيْثُ. (الصحيح للبخاری ج٢/٨٣٨ كتاب الشربة باب الباذق)

ابوجویریہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے ابن عباس سے باذق (ایک قسم کی شراب ہے) کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا کہ محمد علیہ السلام باذق سے پہلے گزر چکے ہیں۔ لہذا جو نشہ پیدا کرے وہ حرام ہے۔ اور فرمایا کہ پینے کی چیزیں حلال و طیب ہیں

اورحلال وطیب کے علاوہ حرام وخبیث ہیں۔ (بہارشریعت ۱۷/۱۱)

۲۷۶۸ : عَنْ اَبِی هُرَیْـرَةَ یَقُـوْلُ : اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اُتِیَ لَیْلَةَ اُسْرِیَ بِهٖ بِاِیْلِیَاءَ بِـقَـدَحَیْنِ مِنْ خَمْرٍ وَلَبَنٍ فَنَظَرَ اِلَیْهِمَا ثُمَّ اَخَذَ اللَّبَنَ فَقَالَ جِبْرِیْلُ : اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَاکَ لِلْفِطْرَةِ وَلَوْ اَخَذْتَ الْخَمْرَ غَوَتْ اُمَّتُکَ .

(الصحیح للبخاری ج۲/۸۳۶ کتاب الاشربة)

ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ بیشک معراج کی رات ایلیا (بیت المقدس) میں حضور کے سامنے دو پیالے پیش کئے گئے ایک شراب کا دوسرا دودھ کا حضور نے دونوں کو دیکھ کر دودھ کا پیالہ لے لیا۔ جبریل نے کہا الحمد للہ خدا تعالیٰ نے آپ کو فطرت کی ہدایت کی اگر آپ شراب لے لیتے تو آپ کی امت گمراہ ہو جاتی۔ (بہارشریعت ۱۷/۱۱)

۲۷۶۹ :عَـنْ اَبِـیْ مَـالِکٍ الْاَشْـعَـرِیِّ قَـالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَـلَّـمَ لَیَشْـرَبَـنَّ بِیْ مِنْ اُنَاسٍ اُمَّتِیْ الْخَمْرَ یُسَمُّوْنَهَا بِغَیْرِ اِسْمِهَا . رواه الامام احمد وابو داؤد (کنز العمال ج۳ص۷۲ حدیث ۱۳۵۳)

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میری امت کے کچھ لوگ خمر (شراب) پئیں گے اور اس کا نام کچھ دوسرا رکھ لیں گے۔

(بہارشریعت ۱۷/۱۱)

﴿شکار کا بیان﴾

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

۳٦۳: یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ. اُحِلَّتْ لَکُمْ بَهِیْمَةُ الْاَنْعَامِ اِلَّا مَا یُتْلٰی عَلَیْکُمْ غَیْرَ مُحِلِّی الصَّیْدِ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ. (سورۂ مائدہ آیت/۱)

اے ایمان والو! اپنے قول پورے کرو تمہارے لئے حلال ہوئے بے زبان مویشی مگر وہ جو آگے سنایا جائے گا تم کو لیکن شکار حلال نہ سمجھو جب تم احرام میں ہو۔

اور فرماتا ہے:

۳٦٤: وَاِذَا حَلَلْتُمْ فَاصْطَادُوْا (سورہ مائدہ آیت/۲)

اور جب احرام سے نکلو تو شکار کر سکتے ہو۔ (کنز الایمان)

اور فرماتا ہے:

۳٦٥: یَسْئَلُوْنَکَ مَاذَا اُحِلَّ لَهُمْ قُلْ اُحِلَّ لَکُمُ الطَّیِّبٰتُ وَمَا عَلَّمْتُمْ مِنَ الْجَوَارِحِ مُکَلِّبِیْنَ تُعَلِّمُوْنَهُنَّ مِمَّا عَلَّمَکُمُ اللّٰهُ فَکُلُوْا مِمَّا اَمْسَکْنَ عَلَیْکُمْ وَاذْکُرُوْا اسْمَ اللّٰهِ عَلَیْهِ وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ سَرِیْعُ الْحِسَابِ. (سورہ مائدہ آیت ٤)

اے محبوب تم سے پوچھتے ہیں کہ ان کے لئے کیا حلال ہوا؟ تم فرمادو کہ حلال کی گئیں تمہارے لئے پاک چیزیں اور جو شکاری جانور تم نے سدھالئے انہیں شکار پر دوڑاتے جو علم خدا نے تمہیں دیا اس سے انہیں سکھاتے تو کھاؤ اس میں سے جو وہ مار کر تمھارے لئے رہنے دیں اور اس پر اللہ کا نام لو اور اللہ سے ڈرتے رہو بے شک اللہ کو حساب کرتے دیر نہیں لگتی۔ (کنز الایمان)

اور اللہ ارشاد فرماتا ہے:

۳٦٦: یَا اَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقْتُلُوا الصَّیْدَ وَاَنْتُمْ حُرُمٌ (سورہ مائدہ آیت/۹۵)

اے ایمان والو شکار نہ مارو جب تم احرام میں ہو۔ (کنز الایمان)

اور اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳٦۷: اُحِلَّ لَکُمْ صَیْدُ الْبَحْرِ وَطَعَامُهٗ مَتَاعًا لَّکُمْ وَلِلسَّیَّارَةِ وَحُرِّمَ عَلَیْکُمْ

صَیْدُ الْبَرِّ مَا دُمْتُمْ حُرُمًا ۔ (سورہ مائدہ آیت ۹۶)

حلال ہے تمہارے لئے دریا کا شکار اور اس کا کھانا تمہارے اور مسافروں کے فائدے کو اور تم پر حرام ہے خشکی کا شکار جب تک تم احرام میں ہو۔ (کنزالایمان)

احادیث

۲۷۷۰: عَنْ سَمُرَۃَ بْنِ جُنْدُبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اُحِلَّہُ یَعْنِیْ الصَّیْدَ لِاَنَّ اللّٰہَ عَزَّ وَجَلَّ قَدْ اَحَلَّہُ نِعْمَ الْعَمَلُ وَاللّٰہُ اَوْلٰی بِالْعُذْرِ قَدْ کَانَتْ قَبْلِیْ لِلّٰہِ رُسُلٌ کُلُّھُمْ یَصْطَادُ اَوْ یَطْلُبُ الصَّیْدَ وَیَکْفِیْکَ مِنَ الصَّلٰوۃِ فِیْ جَمَاعَۃٍ اِذَا غِبْتَ عَنْھَا فِیْ طَلَبِ الرِّزْقِ حُبُّکَ الْجَمَاعَۃَ وَاَھْلَھَا وَحُبُّکَ ذِکْرَ اللّٰہِ وَاَھْلَہُ وَابْتَغِ عَلٰی نَفْسِکَ وَعِیَالِکَ حَلَالًا فَاِنَّ ذَالِکَ جِھَادٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ وَاعْلَمْ اَنَّ عَوْنَ اللّٰہِ فِیْ صَالِحِ التُّجَّارِ۔

(کنز العمال ج۵/۹۰ حدیث ۱۱۹٤ کتاب الصید من قسم الافعال)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شکار کو حلال جانو اس لیے کہ اللہ عزوجل نے اس کو حلال فرمایا۔ مجھ سے پہلے اللہ کے بہت سے رسول تھے وہ سب شکار کیا کرتے تھے اپنے لئے اور اپنے بال بچوں کے لیے حلال رزق تلاش کرو اس لیے کہ یہ بھی جہاد فی سبیل اللہ کی طرح ہے اور جان لو کہ اللہ صالح تجار کا مددگار ہے۔ (بہار شریعت ۱۷/۱۴)

۲۷۷۱: عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ: قَالَ لِیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ: اِذَا اَرْسَلْتَ کَلْبَکَ فَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ فَاِنْ اَمْسَکَ عَلَیْکَ فَاَدْرَکْتَہُ حَیًّا فَاذْبَحْہُ وَاِنْ اَدْرَکْتَہُ قَدْ قُتِلَ وَلَمْ یَاْکُلْ مِنْہُ فَکُلْہُ وَاِنْ اَکَلَ فَلَا تَاْکُلْ فَاِنَّمَا اَمْسَکَ عَلٰی نَفْسِہٖ فَاِنْ وَجَدْتَّ مَعَ کَلْبِکَ کَلْبًا غَیْرَہُ وَقَدْ قُتِلَ فَلَا تَاْکُلْ فَاِنَّکَ لَا تَدْرِیْ اَیُّھُمَا قَتَلَ وَاِذَا رَمَیْتَ بِسَھْمِکَ فَاذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ فَاِنْ غَابَ عَنْکَ یَوْمًا فَلَمْ تَجِدْ فِیْہِ اِلَّا اَثَرَ سَھْمِکَ فَکُلْ اِنْ شِئْتَ وَاِنْ وَجَدْتَّہُ غَرِیْقًا فِی الْمَاءِ فَلَا تَاْکُلْ مُتَّفَقٌ عَلَیْہِ۔

(مشکوۃ المصابیح ص۳۵۷ کتاب الصید والذبائح الفصل الاول و کنز العمال

ج۵/۵۸ حدیث ۱۱۸۰ والجامع الصحیح للبخاری ج۲ ص۸۲۳ کتاب الذبائح و الصید)

عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں مجھ سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب تم اپنا کتا چھوڑو تو بسم اللہ کہو اگر اس نے پکڑ لیا اور تم نے جانور کو زندہ پالیا تو ذبح کرلو اور اگر کتے نے مار ڈالا ہے اور اس میں سے کچھ کھایا نہیں تو کھاؤ اور اگر کھالیا تو نہ کھاؤ کیونکہ اس نے اپنے لئے شکار پکڑا اور اگر تمہارے کتے کے ساتھ دوسرا کتا شریک ہوگیا اور جانور مر گیا تو نہ کھاؤ کیونکہ تمہیں یہ نہیں معلوم کہ کس نے قتل کیا اور جب شکار پر تیر چھوڑو تو بسم اللہ کہہ لو اور اگر شکار غائب ہوگیا اور ایک دن تک نہ ملا اور اس میں تمہارے تیر کے سوا کوئی دوسرا نشان نہیں ہے تو اگر چاہو کھا سکتے ہو اور اگر شکار پانی میں ڈوبا ہوا ملا تو نہ کھاؤ۔ (بہار شریعت ۱۷/۱۴،۱۵)

۲۷۷۲: عَنْ عَدِیِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ : قُلْتُ: یَارَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نُرْسِلُ الْکِلَابَ الْمُعَلَّمَۃَ قَالَ : کُلْ مَا اَمْسَکْنَ عَلَیْکَ قُلْتُ : فَاِنْ قَتَلْنَ قَالَ : وَاِنْ قَتَلْنَ قُلْتُ : اِنَّا نَرْمِیْ بِالْمِعْرَاضِ قَالَ : کُلْ مَاخَزَقَ وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِہٖ فَلَا تَاْکُلْ .

(الصحیح للبخاری کتاب الذبائح و الصید و التسمیۃ ج۲ ص۸۲۳)

عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے عرض کی یا رسول اللہ ہم سکھائے ہوئے کتے کو شکار پر چھوڑتے ہیں فرمایا کہ جو تمہارے لیے اس نے پکڑا ہے اسے کھاؤ میں نے عرض کی اگر چہ مار ڈالے فرمایا اگر چہ مار ڈالے میں نے عرض کی ہم تیر سے شکار کرتے ہیں فرمایا تیر نے جسے چھید دیا اسے کھاؤ اور پٹ تیر شکار کو لگے اور مر جائے تو نہ کھاؤ کیونکہ دب کر مرا ہے۔ (بہار شریعت ۱۷/۱۵)

۲۷۷۳: عَنْ عَطَّارٍ اِنْ شَرِبَ الدَّمَ وَلَمْ یَاْکُلْ فَکُلْ .

(الصحیح البخاری ۸۲۴/۲ باب اذا اکل الکلب)

امام بخاری نے عطار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی اگر کتے نے شکار کا خون پی لیا اور گوشت نہ کھایا تو اس جانور کو کھا سکتے ہو۔ (بہار شریعت ۱۷/۱۵)

۲۷۷۴: عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَۃَ الْخُشَنِیِّ قَالَ : قُلْتُ : یَا نَبِیَّ اللّٰہِ ! اِنَّا بِاَرْضِ قَوْمٍ اَھْلِ الْکِتَابِ اَفَنَاْکُلُ فِیْ اٰنِیَتِھِمْ وَبِاَرْضِ صَیْدٍ اَصِیْدُ بِقَوْسِیْ وَبِکَلْبِیَ الَّذِیْ لَیْسَ بِمُعَلَّمٍ

وَبِكَلْبِيْ الْمُعَلَّمِ فَمَا يَصْلَحُ لِيْ قَالَ : اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَاِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَلاَ تَاكُلُوْ فِيْهَا وَاِنْ لَمْ تَجِدُوْ فَاغْسِلُوْهَا وَكُلُوْا فِيْهَا وَمَا صِدْتَ بِقَوْسِكَ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ وَ مَا صِدْتَّ بِكَلْبِكَ الْمُعَلَّمِ فَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ وَمَا صِدْتَّ بِكَلْبِكَ غَيْرِ مُعَلَّمٍ فَاَدْرَكْتَ ذَكَاتَهُ فَكُلْ. (الصحيح للبخاری باب الصيد ج۲ ص۸۲۳)

ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ ہم اہل کتاب کی زمین میں رہتے ہیں کیا ان کے برتن میں کھاسکتے ہیں؟ اور شکار کی زمین میں رہتے ہیں اور میں کمان سے شکار کرتا ہوں اور ایسے کتے سے شکار کرتا ہوں جو معلم نہیں ہے اور معلم کتے سے بھی شکار کرتا ہوں اس میں کیا چیز میرے لئے درست ہے؟ ارشاد فرمایا وہ جو تم نے اہل کتاب کے برتن کا ذکر کیا اس کا یہ حکم ہے کہ اگر تمہیں دوسرا برتن ملے تو اس میں نہ کھاؤ اور دوسرا برتن نہ ملے تو اسے دھولو پھر کھاؤ اور کمان سے جو تم نے شکار کیا اور بسم اللہ کہہ لی تو کھاؤ اور معلم کتے سے جو شکار کیا اور بسم اللہ کہہ لی تو کھاؤ اور غیر معلم سے جو شکار کیا ہے اور اسے ذبح کرلیا تو کھاؤ۔ (بہارشریعت ۱۵/۱۷)

۲۷۷۵ : عَنْ اَبِیْ ثَعْلَبَةَ عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : اِذَا رَمَيْتَ بِسَهْمِكَ فَغَابَ عَنْكَ فَاَدْرَكْتَهُ فَكُلْهُ مَالَمْ يُنْتِنْ. (الصحيح لمسلم ج۲ /۱٤٦ باب الصيد والذبائح ومايوكل من الحيوان)

ابوثعلبہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب تیر سے شکار مارو غائب ہوجائے پھر مل جائے تو کھالو جب کہ بدبودار نہ ہو۔ (بہارشریعت ۱۵/۱۷)

۲۷۷٦ : عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ اَنَّ النَّبِیَّ صلی اللہ علیہ وسلم قَالَ : مَا عَلَّمْتَ مِنْ كَلْبٍ اَوْ بَازٍ ثُمَّ اَرْسَلْتَهُ وَذَكَرْتَ اسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ مِمَّا اَمْسَكَ عَلَيْكَ قُلْتُ: وَاِنْ قَتَلَ قَالَ : اِذَا قَتَلَهُ وَلَمْ يَاكُلْ مِنْهُ شَيْئًا فَاِنَّمَا اَمْسَكَهُ عَلَيْكَ . (السنن لابی داؤد ۲/ ۳۹٤ کتاب الضحایا)

عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کتے یا باز کو اگر تم نے سکھالیا ہے پھر اسے شکار پر چھوڑتے وقت بسم اللہ کہہ لی ہے تو کھاؤ جو تمہارے لئے پکڑے میں نے کہا اگرچہ مار ڈالے فرمایا اگر مار ڈالے اور اس میں سے نہ کھائے تو تمہارے لیے پکڑا ہے۔ (بہارشریعت ۱٦/۱۷)

۲۷۷۷: عَنِ بْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا أَرْسَلْتَ كَلْبَكَ فَأَكَلَ الصَّيْدَ فَلَا تَأْكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلىٰ نَفْسِهٖ وَإِنْ أَرْسَلْتَهُ فَقَتَلَ وَلَمْ يَأْكُلْ فَكُلْ فَإِنَّمَا أَمْسَكَ عَلىٰ صَاحِبِهٖ .(کنزالعمال ج۵ ص۵۸ کتاب الصید)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تمہارے کتے نے جس چیز کو تمہارے لیے پکڑا اسے کھاؤ اگر وہ سیکھا ہو پھر اگر اس کتے نے اس سے کچھ کھالیا تو نہ کھاؤ اس لیے کہ اس نے اپنے ہی لیے پکڑا ہے۔(بہارشریعت ج۱۷ص۱۶)

۲۷۷۸: عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ قَالَ : قُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! أَرْمِي الصَّيْدَ فَأَجِدُ فِيْهِ مِنَ الْغَدِ سَهْمِيْ قَالَ : إِذَا عَلِمْتَ أَنَّ سَهْمَكَ قَتَلَهُ وَلَمْ تَرَ فِيْهِ أَثَرَ سَبُعٍ فَكُلْ . روہ ابو داؤد (مشکوۃ المصابیح ص۳۵۸ کتاب الصید والذبائح الفصل الثانی)

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں میں نے عرض کی یارسول اللہ میں شکار کو تیر مارتا ہوں اور دوسرے دن اپنا تیر اس میں پاتا ہوں فرمایا جب تمہیں معلوم ہو کہ تمہارے تیر نے اسے مارا ہے اور اس میں کسی درندہ کا نشان نہ دیکھو تو کھالو۔(بہارشریعت ج۱۶/۱۷)

۲۷۷۹: عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ : كُلْ مَا أَمْسَكَتْ عَلَيْكَ قَوْسُكَ وَيَدُكَ ذَكِيٌّ وَغَيْرُ ذَكِيٍّ وَإِنْ تَغِيْبُ عَنْكَ مَالَمْ تَصِلُ أَوْ تَجِدُ فِيْهِ أَثَرَ غَيْرِ سَهْمِكَ. (کنز العمال ۵۸/۵ حدیث ۱۱۹۰ کتاب الصید)

امام احمد نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور نے فرمایا ایسی چیز کو کھاؤ جس کو تمہاری کمان یا تمہارے ہاتھ نے شکار کیا ہو ذبح کیا ہو یا نہ کیا ہو اگر چہ وہ آنکھوں سے غائب ہو جائے جب تک اس میں تمہارے تیر کے سوا دوسرا نشان نہ ہو۔(بہارشریعت ۱۶/۱۷)

۲۷۸۰: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : نُهِيْنَا عَنْ صَيْدِ كَلْبِ الْمَجُوْسِ . رواہ الترمذی (مشکوۃ المصابیح ص۳۵۸ کتاب الصید والذباح الفصل الثانی)

ترمذی نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہتے ہیں مجوسی کے کتے نے جو شکار کیا ہے اس کی ہمیں ممانعت ہے۔(بہارشریعت ۱۶/۱۷)

۲۷۸۱: قَالَ ابْنُ عُمَرَ فِي الْمَقْتُوْلَةِ بِالْبُنْدُقَةِ تِلْكَ الْمَوْقُوْذَةُ. (الصحیح للبخاری ج۲ ص۸۲۳ باب صید المعراض)

امام بخاری نے اپنی صحیح میں ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کی فرماتے ہیں کہ غلہ مارنے سے جو جانور مر گیا وہ موقوذہ ہے یعنی اس کا کھانا حرام ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۷)

۲۷۸۲: قَالَ : الْحَسَنُ وَاِبْرَاهِيمُ اِذَا ضَرَبَ صَيْدًا فَبَانَ مِنْهُ يَدٌ اَوْ رِجْلٌ فَلاَ يَاكُلِ الَّذِىْ بَانَ وَيَاكُلُ سَائِرَهُ وَقَالَ : اِبْرَاهِيمُ النَّخْعِيُ اِذَا ضَرَبْتَ عُنُقَهُ اَوْ وَسْطَهُ فَكُلْهُ.

(الصحیح للبخاری ج۲ ص۸۲۳ باب صید القوس)

حضرت حسن بصری اور ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالی عنہما نے فرمایا کہ جب شکار کو مارا جائے اور اس کا ہاتھ یا پیر کٹ کرا لگ ہو جائے تو الگ ہونے والے کو نہ کھایا جایا اور باقی کو کھا سکتا ہے ابراہیم نخعی فرماتے کہ جب گردن یا وسط جسم میں مارو تو کھا سکتے ہو (یعنی گردن جدا ہو جائے یا وسط سے کٹ جائے تو اس ٹکڑے کو بھی کھایا جائے گا۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۷، ۱۷)

۲۷۸۳: عَنْ رُزَيْنِ بْنِ جَيْشٍ قَالَ : سَمِعْتُ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابَ يَقُوْلُ يَا اَيُّهَا النَّاسُ هَاجَرُوْا وَلَاتَهْجُرُوا وَلْيَتَّقِ اَحَدُكُمُ الْاَرْنَبَ اَنْ يَّحْذِفَهَا بِالْعَصَا اَوْ يَرْمِيَهَا بِالْحَجَرِ ثُمَّ يَاكُلُهَا وَلٰكِنْ لِيُذِلَّ لَكُمُ الْاَسَلُ وَالرِّمَاحُ وَالنَّبْلُ . (کنز العمال ج۵ ص۵۹ کتاب الصید)

رزین بن جیش سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت کہ وہ فرماتے ہیں کہ خرگوش کو لکڑی یا پتھر سے مار کر بغیر ذبح کیے نہ کھاؤ لیکن بھالے اور برچھی اور تیر سے مار کر کھاؤ۔ (بہار شریعت ۱۷، ۱۷)

۲۷۸۴: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنِ اقْتَنىٰ كَلْبًا اِلَّا كَلْبَ مَاشِيَةٍ اَوْ ضَارٍ نَقَصَ مِنْ عَمَلِهٖ كُلَّ يَوْمٍ قِيْرَاطَانِ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

(مشکوۃ المصابیح ص۳۵۹ الفصل الاول باب ذکر الکلب)

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہ سے مروی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جانوروں کی حفاظت اور شکاری کتے کے سوا جس نے اور کتا پالا اس کے عمل سے ہر دن دو قیراط کم ہو جائیں گے۔

(بہار شریعت ۱۷/۱۷)

﴿رہن(۱) کا بیان﴾

اللہ عزوجل قرآن مقدس میں ارشاد فرماتا ہے:

۳۶۸: وَاِنْ كُنْتُمْ عَلٰى سَفَرٍ وَّلَمْ تَجِدُوْا كَاتِبًا فَرِهٰنٌ مَّقْبُوْضَةٌ (سورة البقرة آیت۲۸۳)

اور اگر تم سفر میں ہو اور لکھنے والا نہ پاؤ تو گرو ہو قبضہ میں دیا ہوا۔

احادیث

۲۷۸۵: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ اِشْتَرٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم مِنْ يَهُوْدِيٍّ طَعَامًا وَرَهَنَهُ دِرْعَهُ (صحيح البخاری ج۱/۳۴۱ باب الرهن عند اليهود وغيرهم)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہتی ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک یہودی سے غلہ ادھار خرید اتھا اور لوہے کی زرہ اس کے پاس رہن رکھی تھی۔ (بہار شریعت ۱۷/۳۰)

۲۷۸۶: عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهَا قَالَتْ: تُوُفِّيَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم وَدِرْعُهُ مَرْهُوْنَةٌ عِنْدَ يَهُوْدِيٍّ بِثَلَاثِيْنَ صَاعًا مِنْ شَعِيْرٍ. (السنن الكبرىٰ ۶/۳۶ كتاب الرهن باب جواز الرهن)

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جب وفات ہوئی اس وقت حضور کی زرہ ایک یہودی کے پاس تیس صاع جو کے مقابل میں کردی تھی۔ (بہار شریعت ۱۷/۳۰)

۲۷۸۷: عَنْ اَنَسٍ قَالَ: وَلَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم دِرْعَهُ بِشَعِيْرٍ وَمَشَيْتُ اِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم بِخُبْزِ شَعِيْرٍ وَاِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَلَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُوْلُ: مَا اَصْبَحَ لِاٰلِ مُحَمَّدٍ اِلَّا صَاعٌ وَلَا اَمْسٰى وَاِنَّهُمْ لَتِسْعَةُ اَبْيَاتٍ. (الصحيح للبخاری ج۱ص۳۴۱ باب الرهن فی الحضر)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جو کے مقابل میں اپنی

(۱) رہن کا معنی لغت میں روکنا ہے اور اصطلاح شرع میں دوسرے کے مال کو اپنے حق میں اس لیے روکنا کہ اس کے ذریعہ سے اپنے حق کو کلا یا جزءً وصول کرنا ممکن ہو، مثلاً کسی کے ذمہ اس کا دین ہے اس مدیون نے اپنی کوئی چیز دائن کے پاس اس لیے رکھ دی ہے کہ اس کو اپنے دین کی وصول پانے کے لیے ذریعہ بنے رہن کو اردو زبان میں گروی رکھنا بولتے ہیں۔ ۱۲

زرہ گروی رکھ دی تھی۔ (بہار شریعت ۱۷/۳۰)

۲۷۸۸: عَنْ اَبِیْ هُرَيْـرَةَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلظُّهْرُ يُرْكَبُ بِنَفَقَتِهٖ اِذَا كَـانَ مَـرْهُـوْنًـا وَلَبَـنُ الـدَّرِّ يُشْـرَبُ بِـنَفَقَتِهٖ اِذَا كَانَ مَرْهُوْنًا وَعَلَى الَّذِیْ يَرْكَبُ وَيَشْرَبُ النَّفَقَةُ. (الصحيح للبخاری ج۱ ص ۳۴۱ باب الرهن مركوب ومحلوب)

ابو ہریرہ راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جانور جب مرہون ہو تو اس پر خرچ کے عوض سوار ہو سکتے ہیں اور دودھ والے جانور کا دودھ بھی نفقہ کے عوض پیا جائے گا اور سوار ہونے والے اور دودھ پینے کا خرچ سوار ہونے والے اور پینے والے پر ہے۔ (بہار شریعت ۱۷/۳۰)

۲۷۸۹: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَا يُغْلَقُ الرَّهْنُ.

(السنن لابن ماجه باب لا يغلق الرهن ص۱۷۸)

ابو ہریرہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رہن بند نہیں کیا جائے گا (یعنی مرتہن اس کو اپنا کر لے یہ نہیں ہو سکتا۔ (بہار شریعت ۱۷/۳۰، ۳۱)

۲۷۹۰: عَـنْ سَـعِيْـدِ بْـنِ مُسَيِّـبٍ اَنَّ رَسُـوْلَ الـلّٰـهِ ﷺ قَالَ: لَا يُغْلَقُ الـرَّهْنُ مِنْ صَاحِبِهِ الَّذِیْ رَهَنَهٗ لَهٗ غُنْمُهٗ وَعَلَيْهِ غُرْمُهٗ رَوَاهُ الشَّافِعِیُّ وَرُوِیَ مِثْلُهٗ مُرْسَلًا اَوْ مِثْلَ مَعْنَاهُ لَا يُخَالِفُ عَنْهُ عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ مُتَّصِلًا .

(مشكوة المصابيح باب السلم والرهن ص ۲۵۰)

امام شافعی اور حاکم نے مستدرک اور بیہقی نے ابو ہریرہ سے روایت کی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ رہن مغلق (یعنی مرتہن اپنا کر لے) نہیں ہوتا جس نے رہن رکھا ہے اس کے لئے رہن کا فائدہ اور اسی پر اس کا نقصان ہے۔ (بہار شریعت ۱۷/۳۱)

﴿جنایات کا بیان﴾

آیات قرآنی

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۶۹: يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلٰى ط اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ وَالْاُنْثٰى بِالْاُنْثٰى ط فَمَنْ عُفِيَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ م بِالْمَعْرُوْفِ وَاَدَاءٌ اِلَيْهِ بِاِحْسَانٍ ط ذٰلِكَ تَخْفِيْفٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَرَحْمَةٌ ط فَمَنِ اعْتَدٰى بَعْدَ ذٰلِكَ فَلَهٗ عَذَابٌ اَلِيْمٌ . وَلَكُمْ فِي الْقِصَاصِ حَيٰوةٌ يّٰاُولِي الْاَلْبَابِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ. (سورة البقرة آیت ۱۷۸)

اے ایمان والو! تم پر فرض ہے کہ جو ناحق مارے جائیں ان کے خون کا بدلہ لو آزاد کے بدلے آزاد اور غلام کے بدلے غلام اور عورت کے بدلے عورت تو جس کے لیے اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی ہوئی۔ تو بھلائی سے تقاضا ہو اور اچھی طرح ادا، یہ تمہارے رب کی طرف سے تمہارا بوجھ ہلکا کرنا ہے اور تم پر رحمت، تو اس کے بعد جو زیادتی کرے اس کے لیے دردناک عذاب ہے اور خون کا بدلہ لینے میں تمہاری زندگی ہے اے عقلمندو کہ تم کہیں بچو۔ (کنز الایمان)

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

۳۷۰: وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيْهَا اَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ وَالْعَيْنَ بِالْعَيْنِ وَالْاَنْفَ بِالْاَنْفِ وَالْاُذُنَ بِالْاُذُنِ وَالسِّنَّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحَ قِصَاصٌ ط فَمَنْ تَصَدَّقَ بِهٖ فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَّهٗ ط وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ . (آیت ۴۵ سورة المائدة)

اور ہم نے توریت میں ان پر واجب کیا کہ جان کے بدلے جان اور آنکھ کے بدلے آنکھ اور ناک کے بدلے ناک اور کان کے بدلے کان اور دانت کے بدلے دانت اور زخموں

میں بدلہ ہے پھر جو دل کی خوشی سے بدلہ کروالے تو وہ اس کا گناہ اتار دے گا اور جو اللہ کے اتارے پر حکم نہ کرے تو وہی لوگ ظالم ہیں (کنزالایمان)

اور فرماتا ہے:

۳۷۱: مَنْ اَجْلِ ذٰلِکَ کَتَبْنَا عَلٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَنَّهُ مَنْ قَتَلَ نَفْسًا بِغَیْرِ نَفْسٍ اَوْفَسَادٍ فِی الْاَرْضِ فَکَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِیْعًا ط وَمَنْ اَحْیَاهَا فَکَاَنَّمَا اَحْیَا النَّاسَ جَمِیْعًا ط (سورۃ المائدۃ آیت ۳۱)

اس سبب سے ہم نے بنی اسرائیل پر لکھ دیا کہ جس نے کوئی جان قتل کی بغیر جان کے بدلے یا زمین میں فساد کیے تو گویا اس نے سب لوگوں کو قتل کیا اور جس نے ایک جان کو جلا لیا اس نے گویا سب لوگوں کو جلا لیا۔ (کنزالایمان)

اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

۳۷۲: وَمَا کَانَ لِمُؤْمِنٍ اَنْ یَّقْتُلَ مُؤْمِنًا اِلَّا خَطَأً ج وَمَنْ قَتَلَ مُؤْمِنًا خَطَأً فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ وَّدِیَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰی اَهْلِهٖ اِلَّا اَنْ یَّصَّدَّقُوْا ط فَاِنْ کَانَ مِنْ قَوْمٍ عَدُوٍّ لَّکُمْ وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ط وَاِنْ کَانَ مِنْ قَوْمٍ م بَیْنَکُمْ وَبَیْنَهُمْ مِّیْثَاقٌ فَدِیَةٌ مُّسَلَّمَةٌ اِلٰی اَهْلِهٖ وَتَحْرِیْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ ج فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ شَهْرَیْنِ مُتَتَابِعَیْنِ تَوْبَةً مِّنَ اللّٰهِ ط وَکَانَ اللّٰهُ عَلِیْمًا حَکِیْمًا . وَمَنْ یَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا فَجَزَاؤُهٗ جَهَنَّمُ خَالِدًا فِیْهَا وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَلَعَنَهٗ وَاَعَدَّ لَهٗ عَذَابًا عَظِیْمًا. (سورۃ النساء آیت نمبر ۹۳)

اور مسلمانوں کو نہیں پہنچتا کہ مسلمان کا خون کرے مگر ہاتھ بہک کر اور جو کسی مسلمان کو نادانستہ قتل کرے تو اس پر ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا ہے اور خوں بہا کہ مقتول کے لوگوں کو سپرد کی جائے مگر یہ کہ وہ معاف کر دیں پھر اگر وہ اس قوم سے ہو جو تمہاری دشمن ہے اور خود مسلمان ہے تو صرف ایک مملوک مسلمان کا آزاد کرنا اور اگر وہ اس قوم میں ہو کہ تم میں ان میں معاہدہ ہے تو اس کے لوگوں کو خون بہا سپرد کی جائے اور ایک مسلمان مملوک آزاد کرنا تو جس کا ہاتھ نہ پہنچے وہ لگاتار دو مہینے کے روزے رکھے یہ اللہ کے یہاں اس کی توبہ ہے اور اللہ جاننے والا حکمت والا ہے اور کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر قتل کرے تو اس کا بدلہ جہنم ہے کہ مدتوں اس میں رہے اور اللہ نے اس پر غضب کیا اور اس پر لعنت کی اور اس کے لئے تیار رکھا بڑا عذاب۔ (کنزالایمان)

احادیث

۲۷۹۱: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : كَانَ فِيْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ قِصَاصٌ وَلَمْ تَكُنْ فِيْهِمُ الدِّيَةُ فَقَالَ اللّٰهُ : لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ فِيْ الْقَتْلٰى اِلٰى هٰذِهِ الْاٰيَةِ فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ اَخِيْهِ شَيْئٌ قَالَ اِبْنُ عَبَّاسٍ : فَالْعَفْوُ اَنْ يَقْبَلَ الدِّيَةَ فِيْ الْعَمَدِ قَالَ: وَاِتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوْفِ اَنْ يَطْلُبَ بِالْمَعْرُوْفِ وَيُؤَدِّيَ بِاِحْسَانٍ.

(الجامع الصحیح للبخاری ۱۰۱۶/۲ باب من قتل له قتیل)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں انہوں نے فرمایا کی بنی اسرائیل میں قصاص کا حکم تھا اور ان میں دیت نہ تھی تو اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے فرمایا: ”کتب علیکم القصاص فی القتلیٰ“ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں۔ عفو یہ ہے کہ قتل عمد میں دیت قبول کرے اور اتباع بالمعروف کرے اور اتباع بالمعروف یہ ہے کہ بھلائی سے طلب کرے اور قاتل اچھی طرح ادا کرے۔

۲۷۹۲: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : لَا يَحِلُّ دَمُ امْرَئٍ مُسْلِمٍ يَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَّا بِاِحْدٰى ثَلٰثٍ النَّفْسُ بِالنَّفْسِ وَالثَّيِّبُ وَالزَّانِيْ وَالْمُفَارِقُ لِدِيْنِهٖ التَّارِكُ الْجَمَاعَةَ.

(الجامع الصحیح للبخاری ج۲ص۱۰۱۶ باب قول الله ان النفس بالنفس)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کسی مسلمان مرد کا جو لا الہ الا اللہ کی گواہی اور میری رسالت کی شہادت دیتا ہے۔ خون صرف تین صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں حلال ہے۔ (۱) نفس کے بدلے میں نفس (۲) ثیب زانی (۳) اور اپنے مذہب سے نکل کر جماعت اہل سنت کو چھوڑ دے (مرتد ہو جائے یا باغی ہو جائے) (بہار شریعت ۱۳،۱۰/۱۸)

۲۷۹۳: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَنْ يَّزَالَ الْمُؤْمِنُ فِيْ فُسْحَةٍ مِنْ دِيْنِهٖ مَالَمْ يُصِبْ دَمًا حَرَامًا. (الصحیح البخاری ۱۰۱۴/۲ باب الدیات)

ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمان اپنے دین کے سبب کشادگی میں رہتا ہے جب تک کوئی حرام خون نہ کرے۔ (بہار شریعت ۱۸/۱۳)

٢٧٩٤: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ : قَالَ النَّبِیُّ ﷺ : اَوَّلَ مَا یُقْضٰی بَیْنَ النَّاسِ فِی الدِّمَاءِ (الجامع الصحیح للبخاری ١٠١٤/٢ باب الدیات)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے خون ناحق کے بارے میں لوگوں کے درمیان فیصلہ کیا جائے گا۔

(بہار شریعت ۱۸/۱۳)

٢٧٩٥: اَلْحَسَنُ : حَدَّثَنَا مُجَاهِدٌ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: مَنْ قَتَلَ نَفْسًا مُعَاهِدَةً لَمْ یَرِحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ وَاِنَّ رِیْحَهَا تُوْجَدُ مِنْ مَسِیْرَةِ اَرْبَعِیْنَ عَامًا. (الجامع الصحیح ج١٠٢١/٢ باب اثم من قتل ذمیا بغیر جرم)

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے کسی معاہد (ذمی) کو قتل کیا وہ جنت کی خوشبو نہ سونگھے گا اور بیشک جنت کی خوشبو چالیس برس کی مسافت تک پہنچتی ہے۔ (بہار شریعت ۱۸/۱۳)

٢٧٩٦، ٢٧٩٧: عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : لَزَوَالُ الدُّنْیَا اَهْوَنُ عَلَی اللّٰهِ مِنْ قَتْلِ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ . رواه الترمذی والنسائی رواه ابن ماجة عن البراء بن عازب. (مشکوة المصابیح ٣٠٠ کتاب القصاص الفصل الثانی)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے اور ابن ماجہ براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ بیشک دنیا کا زوال اللہ پر آسان ہے۔ ایک مرد مسلم کے قتل سے۔ (بہار شریعت ۱۸/۱۱)

٢٧٩٨: عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ وَاَبِیْ هُرَیْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَوْاَنَّ اَهْلَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ اِشْتَرَكُوْا فِیْ دَمِ مُؤْمِنٍ لَاَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِی النَّارِ . رواه الترمذی

(مشکوة المصابیح ص ٣٠٠ کتاب القصاص الفصل الثانی)

ابوسعید اور ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ اگر آسمان وزمین

والے ایک مرد مومن کے خون میں شریک ہو جائیں تو سب کو اللہ تعالیٰ جہنم میں اوندھا کر کے ڈال دے گا۔ (بہار شریعت ۱۸/۱۱)

۲۷۹۹: عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ اَنَّ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَتَلَ نَفَرًا خَمْسَةً اَوْ سَبْعَةً بِرَجُلٍ وَاحِدٍ قَتَلُوْهُ قَتَلَ غِيْلَةٍ وَقَالَ عُمَرُ: لَوْ تَمَالأَ عَلَيْهِ اَهْلُ صَنْعَاءَ لَقَتَلْتُهُمْ جَمِيْعًا . رواه مالک والبخاری عن ابن عمر نحوه

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۰۲ باب الدیات الفصل الثالث)

امام مالک نے سعید بن میتب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانچ یا سات نفر کو ایک شخص کو دھوکا دے کر قتل کرنے کی وجہ سے قتل کر دیا اور فرمایا کہ اگر صنعا کے سب لوگ اس خون میں شریک ہوتے تو میں سب کو قتل کر دیتا امام بخاری نے اپنی صحیح میں اس کے مثل ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے۔ (بہار شریعت ۱۸/۱۳،۱۴)

۲۸۰۰: عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُمَا اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِذْ اَمْسَكَ الرَّجُلُ وَقَتَلَهُ الْاٰخَرُ يُقْتَلُ الَّذِىْ قَتَلَ وَيُحْبَسُ الَّذِىْ اُمْسَكَ

(کنز العمال ۷/۲۸٤ باب القصاص حدیث ۳۱۲۸)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب ایک مرد دوسرے کو پکڑ لے کوئی اور آکر قتل کر دے تو قاتل قتل کر دیا جائے گا اور پکڑنیوالے کو قید کیا جائے گا۔ (بہار شریعت ۱۸/۱۴)

۲۸۰۱: عَنْ اَبِىْ شُرَيْحِ الْكَعْبِىِّ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ثُمَّ : اَنْتُمْ يَا خُزَاعَةُ قَدْ قَتَلْتُمْ هٰذَا الْقَتِيْلَ مِنْ هُذَيْلٍ وَاَنَا وَاللّٰهِ عَاقِلُهُ مَنْ قَتَلَ بَعْدَهُ قَتِيْلاً فَاَهْلُهُ بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ اِنْ اَحَبُّوْا قَتَلُوْا وَاِنْ اَحَبُّوْا اَخَذُوْا الْعَقْلَ . رواه الترمذی والشافعی

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۰۰ کتاب القصاص الفصل الاول)

ابی شریح کعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا پھر تم نے اے قبیلۂ خزاعہ ہذیل کے آدمی کو قتل کر دیا اب میں اس کی دیت خود دیتا ہوں، اس کے بعد جو کوئی کسی کو قتل کرے تو مقتول کے گھر والے دو چیزوں میں سے ایک چیز اختیار کریں اگر پسند کریں تو قتل کریں اور اگر وہ چاہیں تو خون بہا لیں۔ (بہار شریعت ۱۸/۱۴)

۲۸۰۲: عَنْ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ : كَسَرَتِ الرُّبَيِّعُ وَهِيَ عَمَّةُ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ ثَنِيَّةَ جَارِيَةٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَاَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ فَاَمَرَ بِالْقِصَاصِ فَقَالَ اَنَسُ بْنُ النَّضْرِ عَمُّ اَنَسِ بْنِ مَالِكٍ : لَا وَاللّٰهِ لَا تُكْسَرُ ثَنِيَّتُهَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ : فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : يَا اَنَسُ ! كِتَابُ اللّٰهِ الْقِصَاصُ فَرَضِيَ الْقَوْمُ وَقَبِلُوْا الْاِرْشَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اِنَّ مِنْ عِبَادِ اللّٰهِ مَنْ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۰۰ کتاب القصاص الفصل الاول)

انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضرت ربیع نے جو انس بن مالک کی پھوپھی تھیں ایک انصاریہ عورت کے دانت توڑ دیئے تو وہ لوگ نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوئے حضور نے قصاص کا حکم فرمایا حضرت انس کے چچا انس بن نضر نے عرض کی یارسول اللہ قسم اللہ کی ان کے دانت نہیں توڑے جائیں گے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے انس اللہ کا حکم قصاص کا ہے اس کے بعد وہ لوگ راضی ہو گئے اور انہوں نے دیت قبول کرلی۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ کے بعض بندے ایسے ہیں کہ اگر اللہ پر قسم کھائیں تو اللہ تعالیٰ ان کی قسم کو پورا کر دیتا ہے۔

(بہار شریعت ۱۸/۱۱/۱۴)

۲۸۰۳: عَنْ اَبِيْ جُحَيْفَةَ قَالَ : سَاَلْتُ عَلِيًّا هَلْ عِنْدَكُمْ شَيْءٌ مِّمَّا لَيْسَ فِي الْقُرْآنِ ؟ وَقَالَ مَرَّةً : مَالَيْسَ عِنْدَ النَّاسِ فَقَالَ : وَالَّذِيْ فَلَقَ الْحَبَّ وَبَرَءَ النَّسَمَةَ مَا عِنْدَنَا اِلَّا مَا فِي الْقُرْآنِ اِلَّا فَهْمًا يُعْطٰى رَجُلٌ فِيْ كِتَابِهٖ وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ قُلْتُ : وَمَا فِي الصَّحِيْفَةِ قَالَ : الْعَقْلُ وَفِكَاكُ الْاَسِيْرِ وَاَلَّا يُقْتَلَ مُسْلِمٌ بِكَافِرٍ .

(الجامع الصحیح ج۲ ص ۱۰۲۰ باب لا یقتل المسلم بالکافر)

ابو جحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی کہتے ہیں کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے پوچھا کیا تمہارے پاس کچھ ایسی چیزیں بھی ہیں جو قرآن میں نہیں تو انہوں نے فرمایا قسم اس ذات کی جس نے دانے کو پھاڑا اور روح کو پیدا فرمایا ہمارے پاس وہی ہے جو قرآن میں ہے مگر اللہ نے جو قرآن کی سمجھ کسی کو دے دے اور ہمارے پاس وہی ہے جو اس صحیفہ میں ہے میں نے کہا اس صحیفہ میں کیا ہے؟ تو فرمایا دیت اور اس کا احکام اور قیدی کو چھڑانا اور یہ کہ کوئی مسلم کسی کافر (حربی) کے بدلے میں قتل نہ کیا جائے۔ (بہار شریعت ۱۸/۱۴)

۲۸۰٤: عَنْ عَلِیٍّ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ: اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَکَافَؤُ دِمَاؤُهُمْ وَیَسْعٰی بِذِمَّتِهِمْ اَدْنَاهُمْ وَیَرُدُّ عَلَیْهِمْ اَقْصَاهُمْ وَهُمْ یَدٌ عَلٰی مَنْ سِوَاءَ هُمْ اَلاَ لاَ یُقْتَلُ مُسْلِمٌ بِکَافِرٍ وَلاَ ذُوْ عَهْدٍ فِیْ عَهْدِهٖ. رواه ابو داؤد والنسائی رواه ابن ماجة عن ابن عباس. (مشکوة المصابیح ص ۳۰۱ کتاب القصاص الفصل الثانی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور ابن ماجہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مسلمانوں کے خون برابر ہیں۔ اور ان کے ادنی کے ذمہ پورا کیا جائے گا اور جو دور والوں نے غنیمت حاصل کی ہو وہ سب لشکریوں کو ملے گی اور وہ دوسرے لوگوں کے مقابلے میں ایک ہیں۔ خبردار کوئی مسلمان کسی کافر (حربی) کے بدلے قتل نہ کیا جائے اور نہ کوئی ذمی جب تک وہ ذمہ میں باقی ہے۔ (بہار شریعت ۱۸، ۱۵)

۲۸۰۵: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لاَ یُقَامُ الْحُدُوْدُ فِیْ الْمَسَاجِدِ وَلاَ یُقَادُ بِالْوَلَدِ الْوَالِدُ. رواه الترمذی والدارمی

(مشکوة المصابیح ص ۳۰۱ کتاب القصاص الفصل الثانی)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ حدیں مسجد میں قائم نہ کی جائیں۔ اور اگر باپ نے اپنی اولاد کو قتل کیا ہو تو وہ باپ سے قصاص نہیں لیا جائے گا۔ (بہار شریعت ۱۸، ۱۵)

۲۸۰٦: عَنْ سُرَاقَةَ بْنِ مَالِکٍ قَالَ: حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یُقِیْدُ الْاَبُ مِنْ اِبْنِهٖ وَلاَ یُقِیْدُ الْاِبْنَ مِنْ اَبِیْهِ. رواه الترمذی

(مشکوة المصابیح ص ۳۰۱ کتاب القصاص الفصل الثانی)

سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا، حضور باپ کے قصاص بیٹے کو قتل کرنے اور بیٹے کے قصاص میں باپ کو قتل نہ کرتے اگر بیٹے نے باپ کو قتل کیا تو بیٹے سے قصاص لیتے اور باپ نے بیٹے کو قتل کیا ہو تو باپ سے قصاص نہ لیتے۔ (بہار شریعت ۱۸، ۱۵)

۲۸۰۷: عَنْ اَبِیْ رِمْثَةَ قَالَ: اَتَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مَعَ اَبِیْ فَقَالَ: مَنْ هٰذَا

الَّذِیْ مَعَکَ ؟ قَالَ : اِبْنِیْ اشْهَدْ بِهٖ قَالَ : اَمَّا اَنَّهٗ لَا یَجْنِیْ عَلَیْکَ فَلَا تَجْنِیْ عَلَیْهِ.

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۰۱ کتاب القصاص الفصل الثانی)

ابو رمثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہتے ہیں کہ میں اپنے والد کے ساتھ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا حضور نے دریافت کیا، یہ کون ہیں؟ میرے والد نے کہا یہ میرا لڑکا ہے آپ اس کے گواہ رہیں۔ حضور نے فرمایا خبردار نہ یہ تمہارے اوپر جنایت کر سکتا ہے اور نہ تم اس کے اوپر جنایت کر سکتے (بلکہ جو جنایت کرے گا وہی ماخوذ ہوگا)

(بہار شریعت ۱۸/۱۵)

۲۸۰۸ : عَنْ اَبِیْ اُمَامَةَ بْنِ سَهْلِ بْنِ حُنَیْفٍ اَنَّ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ اَشْرَفَ یَوْمَ الدَّارِ فَقَالَ : اُنْشِدُکُمْ بِاللّٰهِ اَتَعْلَمُوْنَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا یَحِلُّ دَمُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ اِلَّا بِاِحْدٰی ثَلٰثٍ زِنًا بَعْدَ اِحْصَانٍ اَوْ کُفْرٍ بَعْدَ اِسْلَامٍ اَوْ قَتْلِ نَفْسٍ بِغَیْرِ حَقٍّ فَقُتِلَ بِهٖ فَوَاللّٰهِ مَا زَنَیْتُ فِیْ جَاهِلِیَّةٍ وَلَا اِسْلَامٍ وَلَا ارْتَدَدْتُ مُنْذُ بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَلَا قَتَلْتُ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰهُ فَبِمَ تَقْتُلُوْنَنِیْ . رواہ الترمذی والنسائی وابن ماجة وللدارمی (مشکوۃ المصابیح ص ۳۰۱ کتاب القصاص الفصل الثانی)

ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر کا جب باغیوں نے محاصرہ کیا تو کھڑکی سے جھانک کر فرمایا کہ میں تم کو خدا کی قسم دلاتا ہوں، کیا تم جانتے ہو کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کسی مرد مسلم کا خون حلال نہیں ہے۔ مگر تین وجہوں سے احصان کے بعد زنا سے یا اسلام کے بعد کفر سے یا کسی نفس کو بغیر کسی نفس کے قتل کر دینے سے انہیں وجوہ سے قتل کیا جائے گا۔ قسم خدا کی نہ میں نے زمانۂ کفر میں زنا کیا اور زمانۂ اسلام میں اور جب سے میں نے رسول ﷺ سے بیعت کی مرتد نہیں ہوا اور کسی ایسی جان کو جسے اللہ تعالیٰ نے حرام فرمایا قتل نہیں کیا پھر تم مجھے کیوں قتل کرتے ہو؟۔ (بہار شریعت ۱۸، ۱۵)

۲۸۰۹ : عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : لَا یَزَالُ الْمُؤْمِنُ مُعْنِقًا صَالِحًا مَا لَمْ یُصِبْ دَمًا حَرَامًا فَاِذَا اَصَابَ دَمًا حَرَامًا بَلَّحَ . رواہ ابوداؤد

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۰۱ کتاب القصاص الفصل الثانی)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مومن تیز رو اور صالح رہتا ہے جب حرام خون نہ کرے اور جب حرام خون کر لیتا ہے تو اب وہ تھک جاتا ہے۔

(بہار شریعت ۱۶/۱۸)

۲۸۱۰: عَنْ اَبِی الدَّرْدَاءِ عَنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : کُلُّ ذَنْبٍ عَسَی اللّٰہُ اَنْ یَغْفِرَہٗ اِلَّا مَنْ مَاتَ مُشْرِکًا اَوْ مَنْ یَّقْتُلُ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا. رواہ ابو داؤد رواہ النسائی عن معاویۃ .(مشکوۃ المصابیح ص ۳۰۱ کتاب القصاص الفصل الثانی)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ امید ہے کہ گناہ کو اللہ بخش دے گا مگر اس شخص کو نہ بخشے گا جو مشرک ہی مرجائے یا جس نے کسی مرد مومن کو قصداً ناحق قتل کیا نسائی میں یہ حدیث حضرت معاویہ سے مروی ہے۔(۱) (بہار شریعت ۱۶/۱۸)

۲۸۱۱: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ اَبِیْہِ عَنْ جَدِّہٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ : مَنْ قَتَلَ مُتَعَمِّدًا دُفِعَ اِلٰی اَوْلِیَاءِ الْمَقْتُوْلِ فَاِنْ شَاؤُا قَتَلُوْا وَاِنْ شَاؤُا اَخَذُوْ الدِّیَۃَ

(مشکوۃ المصابیح ۳۰۱ کتاب القصاص)

عمرو بن شعیب عن ابیہ جدہ روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس نے ناحق جان بوجھ کر قتل کیا وہ اولیائے مقتول کو دے دیا جائے گا۔ پس وہ اگر چاہیں قتل کریں اور اگر چاہیں دیت لیں۔(بہار شریعت ۱۶/۱۸)

۲۸۱۲: عَنْ اَبِیْ شُرَیْحٍ الْخُزَاعِیِّ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ یَقُوْلُ : مَنْ اُصِیْبَ بِدَمٍ اَوْ خَبْلٍ وَالْخَبْلُ الْجَرْحُ فَھُوَ بِالْخِیَارِ بَیْنَ اِحْدٰی ثَلَاثٍ فَاَرَادَ الرَّابِعَۃَ فَخُذُوْا عَلٰی یَدَیْہِ بَیْنَ اَنْ یَّقْتَصَّ اَوْ یَعْفُوَ اَوْ یَاْخُذَ الْعَقْلَ فَاِنْ اَخَذَ مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا ثُمَّ عَدَا بَعْدَ ذٰلِکَ فَلَہُ النَّارُ خَالِدًا فِیْھَا مُخَلَّدًا اَبَدًا . رواہ الدارمی

(مشکوۃ المصابیح ص ۳۰۱ الفصل الثانی کتاب القصاص)

ابن شریح خزاعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جو اس بات کے ساتھ مبتلا ہو کہ اس کے یہاں کوئی قتل ہو گیا یا زخمی ہو گیا تو تین چیزوں میں سے ایک اختیار کرے۔ اگر چوتھی چیز کا ارادہ کرے تو اس کے ہاتھ پکڑ لو

(۱) مومن کو قصداً ناحق کرنے والا بخشا نہ جائے گا جب کہ اس نے اس فعل حرام کو مباح وحلال جان کر کیا ہو حدیث میں یہی مراد ہے ۱۲

(یعنی روک دو) یہ اختیار ہے کہ قصاص لے یا معاف کرے یا دیت لے پھران تینوں باتوں میں سے ایک کو اختیار کرنے کے بعد اگر کوئی زیادتی کرے تو اس کے لیے جہنم ہے جس میں وہ ہمیشہ ہمیشہ رہے گا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸)

٢٨١٣: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَا اُعْفِيْ مَنْ قَتَلَ بَعْدَ اَخْذِ الدِّيَةِ. رواه ابو داؤد (مشكوة المصابيح ص ٣٠٢ كتاب القصاص الفصل الثانى)

ابو داؤد حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں اس کو معاف نہیں کروں گا جس نے دیت لینے کے بعد قتل کیا۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸)

٢٨١٤: عَنْ اَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا مِنْ رَجُلٍ يُصَابُ بِشَيْئٍ فِيْ جَسَدِهٖ فَتَصَدَّقَ بِهٖ اِلَّا رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهٖ دَرَجَةً وَحَطَّ عَنْهُ خَطِيْئَةً. رواه الترمذى وابن ماجة (مشكوة المصابيح ص ٣٠٢ كتاب القصاص الفصل الثانى)

ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جس کے جسم میں کوئی زخم لگ جائے پھر وہ اس کا صدقہ کردے (معاف کردے) تو اللہ اس کا ایک درجہ بڑھاتا ہے اور ایک گناہ معاف کرتا ہے۔ (بہار شریعت ۱۶/۱۸)

٢٨١٥: عَنْ عَبْدِاللّٰهِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! اَيُّ الذَّنْبِ اَكْبَرُ عِنْدَ اللّٰهِ؟ قَالَ: اَنْ تَدْعُوَ لِلّٰهِ نِدًّا وَهُوَ خَلَقَكَ قَالَ: ثُمَّ اَيٌّ قَالَ: اَنْ تَقْتُلَ وَلَدَكَ خَشْيَةَ اَنْ يَطْعَمَ مَعَكَ قَالَ: ثُمَّ اَيٌّ قَالَ اَنْ تُزَانِيَ حَلِيْلَةَ جَارِكَ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَصْدِيْقَهَا وَالَّذِيْنَ لَا يَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ وَلَا يَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِيْ حَرَّمَ اللّٰهُ اِلَّا بِالْحَقِّ وَلَا يَزْنُوْنَ الأية متفق عليه (مشكوة المصابيح ص١٦ و ١٧ باب الكبائر)

عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ ایک مرد نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کونسا گناہ اللہ کے نزدیک بڑا ہے؟ فرمایا کہ اللہ کا کوئی شریک بتائے حالانکہ اللہ ہی نے تم کو پیدا کیا۔ عرض کی پھر کون سا گناہ؟ فرمایا پھر یہ کہ اپنی اولاد کو اس ڈر سے قتل کرو کہ وہ تمہارے ساتھ کھائے گی کہا پھر کونسا؟ فرمایا پھر یہ کہ اپنے پڑوسی کی بیوی سے زنا کرو۔ پس اللہ نے اس کی تصدیق فرمائی:۔

"وَالَّذِیْنَ لاَ یَدْعُوْنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰھًا آخَرَ وَلاَ یَقْتُلُوْنَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ اِلاَّ بِالْحَقِّ وَلاَ یَزْنُوْنَ ط وَمَنْ یَّفْعَلْ ذٰلِکَ یَلْقَ اَثَامًا. یُضٰعَفْ لَہُ الْعَذَابُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ وَیَخْلُدْ فِیْہٖ مُھَانًا. اِلاَّ مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلاً صَالِحًا فَاُوْلٰئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰہُ سَیِّاٰتِھِمْ حَسَنٰتٍ ط وَکَانَ اللّٰہُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا . (آیت۷ سورہ فرقان)

اور وہ جو اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو نہیں پوجتے اور اس جان کو جس کی اللہ نے حرمت رکھی ناحق نہیں مارتے اور بدکاری نہیں کرتے اور جو یہ کام کرے وہ سزا پائے گا بڑھایا جائے گا اس پر عذاب قیامت کے دن اور ہمیشہ اس میں ذلت سے رہے گا مگر جو توبہ کرے اور ایمان لائے اور اچھا کام کرے تو ایسوں کی برائیوں کو اللہ بھلائیوں سے بدل دے گا اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔(کنزالایمان) (بہارشریعت ۱۸/۱)

٢٨١٦: عَنْ عُبَادَۃَ ابْنِ الصَّامِتِ قَالَ : اِنِّیْ مِنَ النُّقَبَاءِ الَّذِیْنَ بَایَعُوْا رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ بَایَعْنَاہُ عَلٰی اَلاَّ نُشْرِکَ بِاللّٰہِ شَیْئًا وَلاَ نَزْنِیَ وَلاَ نَسْرِقَ وَلاَنَقْتُلَ النَّفْسَ الَّتِیْ حَرَّمَ اللّٰہُ وَلاَ نَنْتَھِبَ وَلاَ نَعْصِیَ بِالْجَنَّۃِ اِنْ فَعَلْنَا ذٰلِکَ فَاِنْ غَشِیْنَا مِنْ ذٰلِکَ شَیْئًا کَانَ قَضَاءُ ذٰلِکَ اِلَی اللّٰہِ .

(الجامع الصحیح للبخاری ج٢ص١٠١٥ باب قول اللہ من احیاھا)

عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ میں ان نقبا سے ہوں جنہوں نے (لیلۃ العقبہ میں) رسول اللہ ﷺ سے بیعت کی۔ ہم نے اس بات پر بیعت کی تھی کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کریں گے اور زنا نہ کریں گے اور چوری نہ کریں گے اور ایسی جان کو قتل نہ کریں گے جس کو اللہ نے حرام فرمایا اور لوٹ نہ کریں گے اور خدائی نافرمانی نہ کریں گے اگر ہم نے ایسا کیا تو ہم کو جنت دی جائے گی اور اگر ان میں سے کوئی کام ہم نے کیا تو اس کا فیصلہ اللہ کی طرف ہے۔(بہارشریعت ۱۸/۱۷)

٢٨١٧: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ : اَبْغَضُ النَّاسِ اِلَی اللّٰہِ ثَلاَثَۃٌ مُلْحِدٌ فِی الْحَرَامِ وَمُبْتَغٍ فِی الْاِسْلاَمِ سُنَّۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ وَمُطَّلِبُ دَمِ اِمْرِئٍ بِغَیْرِ حَقٍّ لِیُھْرِیْقَ دَمَہٗ .

(الجامع الصحیح للبخاری ج٢ص١٠١٦ باب من طلب دم امرئ بغیر حق)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما راوی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا اللہ کے نزدیک سب لوگوں سے زیادہ مبغوض تین شخص ہیں حرم میں الحاد کرنے والا اور اسلام میں طریقۂ جاہلیت کا طلب کرنے والا اور کسی مسلمان شخص کا ناحق خون طلب کرنے والا تا کہ اسے بہائے۔

(بہار شریعت ۱۸/۱۷)

۲۸۱۸: عَنْ نُعْمَانَ بْنِ بَشِيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: لَاقَوْدَ اِلَّا بِالسَّيْفِ (کنز العمال ج۷/۲۸۳ باب فی القصاص حدیث ۹۷ ،۳)

امام ابوجعفر طحاوی نے اپنی کتاب شرح معانی الآثار میں نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قصاص میں قتل تلوار ہی سے ہوگا۔ (بہار شریعت ۱۸/۱۷)

﴿وصیت(۱) کا بیان﴾

وصیت کرنا قرآن مجید اور احادیث نبویہ علی صاحبہا الصلوۃ والسلام سے ثابت ہے رب تبارک وتعالیٰ قرآن کریم میں ارشاد فرماتا ہے:

۳۷۳: يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْٓ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ فَاِنْ كُنَّ نِسَآءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗٓ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ فَاِنْ كَانَ لَهٗٓ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْۢ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَآ اَوْ دَيْنٍ ط اٰبَآؤُكُمْ وَاَبْنَآؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا ط فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ ط اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا .

(سورہ نساء آیت نمبر ۱۱)

اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے پھر اگر متعدد لڑکیاں ہو اگر چہ دو سے اوپر تو ان کو ترکہ کی دو تہائی اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کا آدھا اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو اس کے ترکہ سے چھٹا اگر میت کے اولاد ہو پھر اگر اس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے تو ماں کا تہائی پھر اگر اس کے کئی بہن بھائی ہوں تو ماں کا چھٹا بعد اس وصیت کے جو کر گیا اور دین کے تمہارے باپ اور تمہارے بیٹے تم کیا جانو کہ ان میں کون تمہارے زیادہ کام آئے گا یہ حصہ باندھا ہوا ہے اللہ کی طرف سے بیشک اللہ علم والا، حکمت والا ہے۔ (کنزالایمان)

(۱) شریعت میں وصیت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ بطور احسان کسی کو اپنے مرنے کے بعد اپنے مال یا منفعت کا مالک بنانا (عالمگیری ۶/۹۰) اس کا طریقہ یہ ہے کہ کہا جائے میں نے وصیت کی فلاں کے لیے اتنے مال کی ۱۲

﴿وصیت﴾

اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

٣٧٤: يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا شَهَادَةُ بَيْنِكُمْ اِذَاحَضَرَ اَحَدَكُمُ الْمَوْتُ حِيْنَ الْوَصِيَّةِ اثْنٰنِ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ اَوْ اٰخَرٰنِ مِنْ غَيْرِكُمْ اِنْ اَنْتُمْ ضَرَبْتُمْ فِي الْاَرْضِ فَاَصَابَتْكُمْ مُصِيْبَةُ الْمَوْتِ . (سورة المائدة آيت ١٠٦)

اے ایمان والو! تمہاری آپس کی گواہی جب تم میں کسی کو موت آئے وصیت کرتے وقت تم میں کے دو معتبر شخص ہیں یا غیروں کے دو جب تم ملک میں سفر کو جاؤ پھر تمہیں موت کا حادثہ پہونچے۔

احادیث

٢٨١٩: عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَا حَقُّ امْرِئٍ مُسْلِمٍ لَهُ شَيْئٌ يُوْصِيْ فِيْهِ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهُ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهُ مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ .

(مشكوة المصابيح ص ٢٦٥ باب الوصايا الفصل الاول)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کسی مسلمان کے لئے یہ مناسب نہیں کہ اس کے پاس وصیت کے قابل کوئی شی ہو اور وہ بلا تاخیر اس میں اپنی وصیت تحریر نہ کردے۔ (بہار شریعت ١٩/٦)

٢٨٢٠: عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ : مَرِضْتُ عَامَ الْفَتْحِ مَرَضًا اَشْفَيْتُ عَلَى الْمَوْتِ فَاَتَانِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَعُوْدُنِيْ فَقُلْتُ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! اِنَّ لِيْ مَالًا كَثِيْرًا وَلَيْسَ يَرِثُنِيْ اِلَّا ابْنَتِيْ اَفَاُوْصِيْ بِمَالِيْ كُلِّهِ قَالَ : لَا قُلْتُ فَثُلُثَيْ مَالِيْ قَالَ : لَا قُلْتُ : فَالشَّطْرُ قَالَ : لَا قُلْتُ : فَالثُّلُثُ قَالَ : اَلثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ اِنَّكَ اَنْ تَذَرْ وَرَثَتَكَ

اَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ اَنْ تَذَرَ هُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُوْنَ النَّاسَ وَاِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِيْ بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ اِلَّا اُجِرْتَ بِهَا حَتَّى اللُّقْمَةِ تَرْفَعُهَا اِلٰى فِيْ امْرَاَتِكَ. متفق عليه

(مشكوة المصابيح ٢٦٥ باب الوصايا الفصل الاول)

سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی وہ فرماتے ہیں کہ میں فتح مکہ کے سال اس قدر بیمار ہوا کہ موت کے قریب ہوگیا تو میرے پاس رسول اللہ ﷺ عیادت فرمانے کے لئے تشریف لائے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس کثیر مال ہے اور میری بیٹی کے سوا اس کا کوئی وارث نہیں (اصحاب فرائض میں تھے) تو کیا میں کل مال کی وصیت کردوں آپ نے جواب ارشاد فرمایا نہیں میں نے عرض کیا تو کیا دو ثلث کی وصیت کردوں آپ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا تو کیا آدھے مال کی آپ نے فرمایا نہیں میں نے عرض کیا کہ کیا تہائی مال کی وصیت کردوں؟ آپ نے فرمایا تہائی مال اور تہائی مال بہت ہے تیرا اپنے ورثاء کو غنی چھوڑنا اس سے بہتر ہے کہ تو انہیں محتاج چھوڑے کہ وہ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلائیں اور بلاشبہ تو اللہ کی راہ میں اللہ کی رضا جوئی کے لئے کچھ خرچ نہیں کرے گا مگر یہ کہ تجھے اس کا اجر دیا جائے گا یہاں تک کہ وہ لقمہ جو اپنی بیوی کے منہ میں اٹھا کر رکھے۔ (بہار شریعت ۱۹/۶)

٢٨٢١: عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِيْ وَقَّاصٍ قَالَ: عَادَنِيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَاَنَا مَرِيْضٌ فَقَالَ: اَوْصَيْتَ؟ قُلْتُ: نَعَمْ قَالَ: بِكَمْ قُلْتُ: بِمَالِيْ كُلِّهٖ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ قَالَ: فَمَا تَرَكْتَ لِوَلَدِكَ قُلْتُ: هُمْ اَغْنِيَاءُ بِخَيْرٍ فَقَالَ: اَوْصِ بِالْعُشْرِ فَمَا زِلْتُ اُنَاقِصُهٗ حَتّٰى قَالَ: اَوْصِ بِالثُّلُثِ وَالثُّلُثُ كَثِيْرٌ. رواه الترمذی (مشكوة المصابيح ص ٢٦٥ الفصل الثانی)

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ حضور ﷺ میری بیماری میں عیادت کے لئے تشریف لائے آپ نے فرمایا کہ کیا تم نے وصیت کردی؟ میں نے عرض کیا جی ہاں آپ نے فرمایا کتنے مال کی وصیت کی؟ میں نے عرض کیا راہ خدا میں اپنے کل مال کی آپ نے فرمایا اپنی اولاد کے لئے کیا چھوڑا میں نے عرض کیا وہ لوگ اغنیا یعنی صاحب مال ہیں آپ نے فرمایا دسویں حصہ کی وصیت کرو تو میں برابر کم کرتا رہا یہاں تک کہ آپ نے فرمایا ثلث مال کی وصیت کرو اور ثلث مال بہت ہے۔ (بہار شریعت ۱۹/۷)

۲۸۲۲: عَنْ اَبِی اُمَامَةَ قَالَ : سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ : فِیْ خُطْبَتِهٖ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ : اِنَّ اللّٰهَ قَدْ اَعْطٰی كُلَّ ذِیْ حَقٍّ حَقَّهٗ فَلاَ وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ رَوَاهُ اَبُوْدَاوُدَ وابن ماجة وَزَادَ التِّرْمِذِیُّ اَلْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ وَحِسَابُهُمْ عَلَی اللّٰهِ وَيُرْوٰی عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ : لاَ وَصِيَّةَ لِوَارِثٍ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ الْوَرَثَةُ مُنْقَطِعٌ هٰذَا لفظ المصابيح وفی رواية الدار قطنی قَالَ : لاَ تَجُوْزُ وَصِيَّةٌ لِوَارِثٍ اِلَّا اَنْ يَّشَاءَ الْوَرَثَةُ. (مشكوة المصابيح ٢٦٥ باب الوصايا)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی انہوں نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو حجۃ الوداع کے سال اپنے خطبہ میں ارشاد فرماتے سنا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے ہر حق والے کو اس کا حق عطا فرمادیا پس وارث کے لئے کوئی وصیت نہیں (مشکوۃ ص ۲۶۵) ترمذی کی روایت میں یہ الفاظ مزید ہیں کہ بچہ عورت کا ہے اور زانی کے کے لئے سنگساری اور ان کا حساب اللہ پر ہے (دارقطنی کی روایت میں ہے) آپ نے فرمایا وارث کے لئے کوئی وصیت نہیں ہے مگر یہ کہ ورثہ چاہیں۔(بہار شریعت ۱۹/۷)

۲۸۲۳: عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ : اِنَّ الرَّجُلَ لَيَعْمَلُ وَالْمَرْأَةُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ سِتِّيْنَ سَنَةً ثُمَّ يَحْضُرُهُمَا الْمَوْتُ فَيُضَارَّانِ فِی الْوَصِيَّةِ فَتَجِبُ لَهُمَا النَّارُ ثُمَّ قَرَأَ اَبُوْهُرَيْرَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰی بِهَا اَوْدَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ اِلٰی قَوْلِهٖ تَعَالٰی وَذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ . رواه احمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجة

(مشكوة المصابيح ص ٢٦٥ الفصل الثانی باب الوصايا)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ مرد وعورت اللہ عزوجل جلالہ کی اطاعت وفرمانبرداری ساٹھ سال (لمبے زمانہ) تک کرتے رہیں پھر ان کا وقت موت قریب آجائے اور وصیت میں ضرور پہنچائیں تو ان کے لئے دوزخ کی آگ واجب ہو جاتی ہے پھر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت تلاوت فرمائی "من بعد وصية يوصیٰ بها او دين غير مضار" اللہ تعالیٰ کے کلام "وذلک الفوز العظيم" (بہار شریعت ۱۹/۷)

۲۸۲۴: عَنْ جَابِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ مَاتَ عَلٰى وَصِيَّةٍ عَلٰى سَبِيْلٍ وَسُنَّةٍ وَمَاتَ عَلٰى تُقًى وَشَهَادَةٍ وَمَاتَ مَغْفُوْرًا لَهٗ. رواه ابن ماجة

(مشکوۃ المصابیح ص۲۶۶ باب الوصایا الفصل الثالث)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کی موت وصیت پر ہو جو وصیت کرنے کے بعد انتقال کرے وہ عظیم سنت پر مرا اور اس کی موت تقویٰ اور شہادت پر ہوئی اور اس حالت میں مرا کہ اس کی مغفرت ہوگئی۔

(بہار شریعت ۱۹؍۷)

۲۸۲۵: عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ الْعَاصَ بْنَ وَائِلٍ اَوْصٰى اَنْ يُّعْتَقَ عَنْهُ مِائَةَ رَقَبَةٍ فَاَعْتَقَ اِبْنُهٗ هِشَامٌ خَمْسِيْنَ رَقَبَةً فَاَرَادَ اِبْنُهٗ عَمْرٌو اَنْ يُّعْتِقَ عَنْهُ الْخَمْسِيْنَ الْبَاقِيَةَ فَقَالَ: حَتّٰى اَسْأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ فَاَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّ اَبِيْ اَوْصٰى اَنْ يُّعْتَقَ عَنْهُ مِائَةُ رَقَبَةٍ وَاِنَّ هِشَامًا اَعْتَقَ عَنْهُ خَمْسِيْنَ وَبَقِيَتْ عَلَيْهِ خَمْسُوْنَ رَقَبَةً اَفَاُعْتِقُ عَنْهُ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: اِنَّهٗ لَوْ كَانَ مُسْلِمًا فَاَعْتَقْتُمْ عَنْهُ اَوْتَصَدَّقْتُمْ عَنْهُ اَوْ حَجَجْتُمْ عَنْهُ بَلَغَهٗ ذٰلِكَ (رواه ابو داؤد)

(مشکوۃ المصابیح ص۲۶۶ الفصل الثالث باب الوصایا)

حضرت عمر بن شعیب روایت کرتے ہیں وہ اپنے باپ شعیب سے اور شعیب اپنے باپ عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت بیان کرتے ہیں کہ عاص بن وائل نے وصیت کی کہ اس کی جانب سے سو غلام آزاد کئے جائیں تو اس کے بیٹے ہشام نے پچاس غلام آزاد کئے پھر اس کے بیٹے عمرو نے چاہا کہ اس کی جانب سے بقایا پچاس غلام آزاد کرے پس اسی نے (اپنے بھائی یا ساتھیوں یا اپنے دل میں) کہا کہ رسول اللہ ﷺ سے دریافت کرلو پس وہ آئے نبی ﷺ کی خدمت میں اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میرے باپ نے وصیت کی تھی کہ اس کی جانب سے سو غلام آزاد کئے جائیں اور یہ کہ ہشام نے اس کی جانب سے پچاس غلام آزاد کردیئے ہیں اور اس پر پچاس غلام باقی رہ گئے تو کیا میں اس کی طرف سے (اپنے باپ کی طرف سے) یہ پچاس آزاد کردوں؟ تو رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اگر وہ مسلمان ہوتا پھر تم اس

کی طرف سے غلام آزاد کرتے یا صدقہ کرتے یا حج ادا کرتے اور اس کو یہ پہنچتا۔

(بہار شریعت ۱۹/۷،۸)

٢٨٢٦: عَنْ اَنَسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : مَنْ قَطَعَ مِيْرَاثَ وَارِثِهٖ قَطَعَ اللّٰهُ مِيْرَاثَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ . رواه ابن ماجة ورواه بيهقى فى شعب الايمان عن ابى هريرة (مشكوة المصابيح ٢٦٦ الفصل الثالث باب الوصايا)

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جو شخص اپنے وارث کی میراث کاٹے گا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جنت سے اس کی میراث کو کاٹے گا۔

(بہار شریعت ۱۹،۸)

آیت قرآنی بسلسۂ وراثت

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

۳۷۵: يُوْصِيْكُمُ اللّٰهُ فِيْ اَوْلَادِكُمْ لِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ فَاِنْ كُنَّ نِسَاءً فَوْقَ اثْنَتَيْنِ فَلَهُنَّ ثُلُثَا مَا تَرَكَ وَاِنْ كَانَتْ وَاحِدَةً فَلَهَا النِّصْفُ وَلِاَبَوَيْهِ لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ مِمَّا تَرَكَ اِنْ كَانَ لَهٗ وَلَدٌ فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ وَلَدٌ وَّوَرِثَهٗ اَبَوٰهُ فَلِاُمِّهِ الثُّلُثُ فَاِنْ كَانَ لَهٗ اِخْوَةٌ فَلِاُمِّهِ السُّدُسُ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْ بِهَا اَوْ دَيْنٍ ط اٰبَاؤُكُمْ وَاَبْنَاؤُكُمْ لَا تَدْرُوْنَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ لَكُمْ نَفْعًا فَرِيْضَةً مِّنَ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا حَكِيْمًا. وَلَكُمْ نِصْفُ مَا تَرَكَ اَزْوَاجُكُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهُنَّ وَلَدٌ فَاِنْ كَانَ لَهُنَّ وَلَدٌ فَلَكُمُ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْنَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصِيْنَ بِهَا اَوْ دَيْنٍ ط وَلَهُنَّ الرُّبُعُ مِمَّا تَرَكْتُمْ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّكُمْ وَلَدٌ فَاِنْ كَانَ لَكُمْ وَلَدٌ فَلَهُنَّ الثُّمُنُ مِمَّا تَرَكْتُمْ مِّنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْ دَيْنٍ ط وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً اَوِ امْرَاَةٌ وَّلَهٗ اَخٌ اَوْ اُخْتٌ فَلِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا السُّدُسُ فَاِنْ كَانُوْا اَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُمْ شُرَكَاءُ فِي الثُّلُثِ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ يُّوْصٰى بِهَا اَوْ دَيْنٍ غَيْرَ مُضَارٍّ وَصِيَّةً مِّنَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ. (سورة النساء الأية ١١، ١٢)

اللہ تمہیں حکم دیتا ہے تمہاری اولاد کے بارے میں بیٹے کا حصہ دو بیٹیوں کے برابر ہے پھر اگر نری لڑکیاں ہوں اگر چہ دو سے اوپر تو ان کو ترکہ کی دو تہائی اور اگر ایک لڑکی ہو تو اس کا آدھا اور میت کے ماں باپ کو ہر ایک کو اس کے ترکہ سے چھٹا اگر میت کے اولاد ہو پھر اگر اس کی اولاد نہ ہو اور ماں باپ چھوڑے تو ماں کا تہائی پھر اگر اس کے کئی بھائی بہن ہوں تو ماں کا چھٹا بعد اس وصیت کے جو کر گیا اور دین کے تمہارے ماں باپ اور تمہارے بیٹے تم کیا جانو کہ ان میں کون تمہارے زیادہ کام آئے گا یہ حصہ باندھا ہوا ہے اللہ کی طرف سے بیشک اللہ علم والا حکمت والا ہے۔ اور تمہاری بیویاں جو چھوڑ جائیں اس میں سے تمہیں آدھا ہے اگر ان کی اولاد نہ ہو پھر اگر

ان کی اولاد ہوتو ان کے ترکہ میں سے تمہیں چوتھائی ہے جو وصیت وہ کر گئیں اور دین نکال کر اور تمہارے ترکہ میں عورتوں کا چوتھائی ہے اگر تمہارے اولاد نہ ہو پھر اگر تمہارے اولاد ہوتو ان کا تمہارے ترکہ میں سے آٹھواں جو وصیت تم کر جاؤ اور دین نکال کر اور اگر کسی ایسے مرد یا عورت کا ترکہ بٹتا ہو جس نے ماں باپ اولاد کچھ نہ چھوڑے اور ماں کی طرف سے اس کا بھائی یا بہن ہے تو ان میں سے ہر ایک کو چھٹا پھر اگر وہ بہن بھائی ایک سے زیادہ ہوں تو سب تہائی میں شریک ہیں میت کی وصیت اور دین نکال کر جس میں اس نے نقصان نہ پہنچایا ہو یہ اللہ کا ارشاد ہے اور اللہ علم والا حلم والا ہے۔

۳۷۶: يَسْتَفْتُوْنَكَ ط قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي الْكَلٰلَةِ ط اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّلَهٗ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ وَهُوَ يَرِثُهَا اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ط فَاِنْ كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ط وَاِنْ كَانُوْا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّنِسَاءً فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ط يُبَيِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ . (سورة النساء الأية/١٧٦)

اے محبوب تم سے فتویٰ پوچھتے ہیں تم فرمادو کہ اللہ تمہیں کلالہ میں فتویٰ دیتا ہے اگر کسی مرد کا انتقال ہوا جو بے اولاد ہے اور اس کی ایک بہن ہو تو ترکہ میں اس کی بہن کا آدھا ہے اور مرد اپنی بہن کا وارث ہوگا اگر بہن کی اولاد نہ ہو پھر اگر دو بہنیں ہوں ترکہ میں تو انکا دو تہائی اور اگر بھائی بہن ہوں تو مرد بھی اور عورتیں بھی تو مرد کا حصہ دو عورتوں کے برابر اللہ تمہارے لیے صاف بیان فرماتا ہے کہ کہیں بہک نہ جاؤ اور اللہ ہر چیز جانتا ہے (کنزالایمان)

احادیث

۲۸۲۷: عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ : اَلْحِقُوا الْفَرَائِضَ بِاَهْلِهَا فَمَا بَقِيَ فَهُوَ لِاَوْلٰى رَجُلٍ ذَكَرٍ .

(الصحيح البخاری ج٢ ص٩٩٧ باب ميراث ابن الابن اذا لم يكن ابن)

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا فرض حصوں کو فرض حصے والوں کو دے دو اور جو بچ جائے وہ میت کے قریب ترین مرد کو دیدو۔ (بہار شریعت ۲۰/۸)

٢٨٢٨: عَنْ اُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ قَالَ : لاَ يَرِثُ الْمُسْلِمُ الْكَافِرَ وَلاَ الْكَافِرُ الْمُسْلِمَ (الصحيح البخاری ج٢ ١٠٠١٢ باب لا يرث المسلم الكافر ولا الكافر المسلم)

اسامہ ابن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کافر کا وارث نہ ہوگا اور کافر مسلمان کا وارث نہ ہوگا۔ (بہار شریعت ٨/٢٠)

٢٨٢٩: عَنْ اَبِىْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِىِّ ﷺ قَالَ : اَلْقَاتِلُ لاَ يَرِثُ .

(جامع الترمذی ج ٣١/١ باب ماجاء فی ابطال میراث القاتل)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ قاتل وارث نہیں ہوتا ہے۔ (بہار شریعت ٨/٢٠)

٢٨٣٠: عَنْ بُرَيْدَةَ اَنَّ النَّبِىَّ ﷺ جَعَلَ لِلْجَدَّةِ السُّدُسَ اِذَا لَمْ تَكُنْ دُوْنَهَا اُمٌّ رواه ابوداؤد (مشکوۃ المصابیح ص ٢٦٣ الفصل الثانی باب الفرائض)

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ نبی ﷺ نے دادی کے لئے چھٹا حصہ مقرر فرمایا جب ماں نہ ہو۔ (بہار شریعت ٨/٢٠)

٢٨٣١: عَنْ عَلِىٍّ قَالَ : اِنَّكُمْ تَقْرَؤُوْنَ هٰذِهِ الْاٰيَةَ مِنْ بَعْدِ وَصِيَّةٍ تُوْصُوْنَ بِهَا اَوْ دَيْنٍ وَاِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَضىٰ بِالدَّيْنِ قَبْلَ الْوَصِيَّةِ وَ اِنَّ اَعْيَانَ بَنِىْ الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِىْ الْعَلَّاتِ الرَّجُلُ يَرِثُ اَخَاهُ لِاَبِيْهِ وَاُمِّهٖ دُوْنَ اَخِيْهِ لِاَبِيْهِ رواه الترمذی وابن ماجة وفی رواية الدارمی قَالَ : اَلْاِخْوَةُ مِنَ الْاُمِّ يَتَوَارَثُوْنَ دُوْنَ بَنِىْ الْعَلَّاتِ اِلٰى اٰخِرِهٖ (مشکوۃ المصابیح ٢٦٣ الفصل الثانی باب الفرائض)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی کہ رسول اللہ ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ وصیت سے پہلے قرض ادا کیا جائے گا اور حقیقی بہن بھائی وارث ہوں گے نہ علاتی بہن بھائی۔ (بہار شریعت ٨/٢٠)

٢٨٣٢: عَنْ جَابِرٍ قَالَ : جَاءَتْ اِمْرَاَةُ سَعْدِ بْنِ الرُّبَيِّعِ بِابْنَتَيْهَا مِنْ سَعْدِ بْنِ الرُّبَيِّعِ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَتْ : يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ! هَاتَانِ اِبْنَتَا سَعْدِ بْنِ الرُّبَيِّعِ قُتِلَ اَبُوْهُمَا مَعَكَ يَوْمَ اُحُدٍ شَهِيْدًا وَاِنَّ عَمَّهُمَا اَخَذَ مَالَهُمَا وَلَمْ يَدَعْ لَهُمَا مَالًا وَلاَ تُنْكَحَانِ اِلَّا وَ لَهُمَا مَالٌ قَالَ : يَقْضِىْ اللّٰهُ فِىْ ذٰلِكَ فَنَزَلَتْ اٰيَةُ الْمِيْرَاثِ فَبَعَثَ

رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ اِلٰی عَمِّهَا فَقَالَ : اَعْطِ لِاِبْنَتَیْ سَعْدِ الثُّلُثَیْنِ وَاَعْطِ اُمَّهُمَا الثُّمُنَ وَمَا بَقِیَ فَهُوَ لَکَ رواه احمد والترمذی وابوداؤد وابن ماجة وقال الترمذی هذا حدیث حسن غریب . (مشکوة المصابیح ص ٢٦٤ باب الفرائض الفصل الثانی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعد بن ربیع کی بیوی سعد سے اپنی دو بیٹیوں کو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لائی اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ دونوں سعد کی بیٹیاں ہیں ان کے باپ آپ کے ساتھ احد میں شہید ہو گئے اور ان کے چچا نے کل مال لے لیا ہے ان کے لئے کچھ نہیں چھوڑا۔ اور جب تک ان کے پاس مال نہ ہو ان کی شادی نہیں کی جاسکتی تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ فیصلہ فرمادے گا۔ تو آیت میراث نازل ہوگئی اور رسول اللہ ﷺ نے ان لڑکیوں کے چچا کے پاس یہ حکم بھیجا کہ سعد کی دونوں بیٹیوں کو دو ثلث (دو تہائی) دے دو اور لڑکیوں کی ماں کو آٹھواں حصہ دے دو اور جو باقی بچے وہ تمہارا ہے۔ (بہار شریعت ۸/۲۰)

۲۸۳۳ : عَنْ هُزَیْلِ بْنِ شُرَحْبِیْلٍ قَالَ : سُئِلَ اَبُوْمُوْسٰی عَنِ ابْنَةٍ وَبِنْتِ ابْنٍ وَاُخْتٍ فَقَالَ : لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِلْاُخْتِ النِّصْفُ وَأْتِ ابْنَ مَسْعُوْدٍ فَسَیُتَابِعُنِیْ فَسُئِلَ ابْنُ مَسْعُوْدٍ وَاُخْبِرَ بِقَوْلِ اَبِیْ مُوْسٰی فَقَالَ : لَقَدْ ضَلَلْتُ اِذًا وَمَا اَنَا مِنَ الْمُهْتَدِیْنَ اَقْضِیْ فِیْهَا بِمَا قَضَی النَّبِیُّ ﷺ لِلْبِنْتِ النِّصْفُ وَلِابنة السُّدُسُ تَکْمِلَةً لِّلثُّلُثَیْنِ وَمَا بَقِیَ فَلِلْاُخْتِ فَاَتَیْنَا اَبَا مُوْسٰی فَاَخْبَرْنَاهُ بِقَوْلِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ فَقَالَ : لَا تَسْأَلُوْنِیْ مَادَامَ هٰذَا الْحِبْرُ فِیْکُمْ . رواه البخاری (مشکوة المصابیح ٢٦٤ باب الفرائض الفصل الثانی)

ہزیل ابن شرحبیل سے مروی ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا گیا کہ میت کی ایک بیٹی اور ایک ایک پوتی اور ایک بہن کو ترکہ کس طرح تقسیم کیا جائے گا؟ تو انہوں نے فرمایا کہ میں وہی فیصلہ کروں گا جو نبی ﷺ نے کیا تھا۔ بیٹی کا نصف ہے، پوتی کا چھٹا حصہ (تکملۃ للثلثین) اور جو باقی بچا وہ بہن کا ہے۔ (بہار شریعت ۸/۲۰)

۲۸۳۴ : عَنْ قَبِیْصَةَ بْنِ ذُؤَیْبٍ قَالَ مُغِیْرَةُ بْنِ شُعْبَةَ : حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ اَعْطَاهَا (الْجَدَّةَ السُّدُسَ (مشکوة المصابیح ص ٢٦٤ باب الفرائض الفصل الثانی)

حضرت قبیصہ بن ذویب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر تھا حضور نے دادی کو چھٹا حصہ دیا تھا۔ (بہار شریعت ۲۰/۹)

۲۸۳۵: عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ قَالَ: اِذَا اسْتَهَلَّ الصَّبِیُّ وَرِثَ وَصُلِّیَ عَلَیْهِ.

(السنن للدارمی ۲/۲۸۳ باب میراث الصبی)

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب بچہ زندہ پیدا ہو تو اس پر نماز بھی پڑھی جائے گی اور اس کو وارث بھی بنایا جائے گا۔ (بہار شریعت ۲۰/۹)

۲۸۳۶: عَنْ قَبِیْصَةَ بْنِ ذُوَیْبٍ قَالَ: جَاءَتِ الْجَدَّةُ اِلٰی اَبِیْ بَکْرٍ تَسْأَلُهُ مِیْرَاثَهَا فَقَالَ لَهَا: مَالَکِ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ شَیْئٌ، وَمَالَکِ فِیْ سُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ شَیْئٌ، فَارْجِعِیْ حَتّٰی أَسْأَلَ النَّاسَ، فَسَأَلَ فَقَالَ الْمُغِیْرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: حَضَرْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَعْطَاهُ السُّدُسَ فَقَالَ اَبُوْ بَکْرٍ: هَلْ مَعَکَ غَیْرُکَ؟ فَقَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ مِثْلَ مَا قَالَ الْمُغِیْرَةُ فَاَنْفَذَهُ لَهَا اَبُوْ بَکْرٍ ثُمَّ جَاءَتِ الْجَدَّةُ الْاُخْرٰی اِلٰی عُمَرَ تَسْأَلُهُ مِیْرَاثَهَا فَقَالَ: هُوَ ذٰلِکَ السُّدُسُ فَاِنِ اجْتَمَعْتُمَا فَهُوَ بَیْنَکُمَا وَاَیَّتُکُمَا خَلَتْ بِهٖ فَهُوَ لَهَا. رواہ مالک واحمد والترمذی وابو داؤد والدارمی وابن ماجة (مشکوة المصابیح ص۲٦٤ باب الفرائض الجامع للترمذی ج۲/۳۱)

حضرت قبیصہ بن ذویب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ایک دادی نے حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنی میراث کے بارے میں سوال کیا تھا۔ تو آپ نے صحابہ کرام سے معلومات کی تو حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے میری موجودگی میں دادی کو چھٹا حصہ دیا تھا تو حضرت صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہی فیصلہ کیا اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس بھی ایک دوسری دادی نے اپنی میراث کا سوال کیا تھا۔ تو آپ نے فرمایا وہی چھٹا حصہ دادیوں کا ہے اگر دو ہوں گی تو دونوں اس میں شریک ہو جائیں گی اور ایک ہوگی تو اسے مل جائے گا۔ (بہار شریعت ۲۰/۹)

٢٨٣٧: قَالَ عُمَرُ : تَعَلَّمُوْا الْفَرَائِضَ فَإِنَّهَا مِنْ دِيْنِكُمْ

(السنن للدارمی ج٢/٢٤٧ باب فی تعلیم الفرائض)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ فرائض کو سیکھو اس لیے وہ تمہارے دین میں سے ہے۔ (بہار شریعت ج٢٠ ص٩)

٢٨٣٨: عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰى عَنْهُ قَالَ : فِيْ زَوْجٍ وَاَبَوَيْنِ لِلزَّوْجِ النِّصْفُ وَلِلْاُمِّ ثُلُثُ مَا يَبْقٰى (السنن للدارمی باب فی زوج وابوین ٢/٢٤٩)

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ جب کسی عورت کے مرنے کے وقت اس کا شوہر اور ماں باپ ہوں تو شوہر کو نصف ملے گا اور ماں کو باقی کا تہائی۔

(بہار شریعت ٢٠/٩)

٢٨٣٩: عَنْ عُثْمَانَ فِيْ اِمْرَأَةٍ وَاَبَوَيْنِ لِلْمَرْأَةِ الرُّبُعُ وَلِلْاُمِّ ثُلُثُ مَا بَقِيَ .

(السنن للدارمی ٢/٢٤٩ باب فی زوج وابوین وامرأۃ وابوین)

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ شوہر کے مرنے کے وقت جب اس کی بیوی اور ماں باپ ہوں تو بیوی کو چوتھائی اور ماں کو باقی کا تہائی۔ (بہار شریعت ٢٠/٩)

٢٨٤٠: عَنْ اَسْوَدَ بْنِ يَزِيْدَ قَالَ : قَضٰى مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ بِالْيَمَنِ فِيْ بِنْتٍ وَّاُخْتٍ فَاَعْطَى الْبِنْتَ النِّصْفَ وَالْاُخْتَ النِّصْفَ (السنن للدارمی ٢/٢٥٠ باب فی بنت واخت)

اسود ابن یزید سے مروی ہے کہ حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک بیٹی اور ایک بہن وارث ہونے کی صورت میں یہ فیصلہ کیا کہ بیٹی کو نصف اور بہن کو نصف ملے گا۔ (بہار شریعت ٢٠/١٠)

٢٨٤١: اَخْبَرَنَا عُبَيْدُ اللّٰهِ بْنُ مُوْسٰى عَنْ اِسْرَائِيْلَ عَنْ عَبْدِ الْاَعْلٰى اَنَّهُ سَمِعَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ يُحَدِّثُ عَنْ عَلِيٍّ فِي الرَّجُلِ يَكُوْنُ لَهُ مَا لِلرَّجُلِ، مَا لِلْمَرْأَةِ اَيُّهُمَا يُوَرَّثُ؟ فَقَالَ: مِنْ اَيِّهِمَا بَالَ. (السنن للدارمی ج٢ ص ٢٦٤ باب فی میراث الخنثی)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے خنثیٰ کے بارے میں کہ جب اس میں مرد و عورت دونوں کے اعضاء ہوں تو جس عضو سے پیشاب کرے گا اس کے اعتبار سے ترکہ

دیا جائے گا۔ (بہار شریعت ۲۰/۱۰)

۲۸۴۲: حَدَّثَنَا يَحْيَ بْنُ حِسَانِ ابْنِ اَبِي الزِّنَادِ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ خَارِجَةَ بْنِ زَيْدِ عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ قَالَ كُلُّ قَوْمٍ مُتَوَارِثُوْنَ عَنْ مَوْتِهِمْ فِيْ هَدْمٍ اَوْ غَرَقٍ فَاِنَّهُمْ لَايَتَوَارَثُوْنَ يَرِثُهُمُ الْاَحْيَاءُ. (السنن للدارمی ۲۷۳/۲ باب فی میراث الغرقی)

روایت ہے کہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ جب چند لوگ دیوار گرنے یا ڈوب جانے کی وجہ سے ایک ساتھ مرجائیں تو وہ آپس میں ایک دوسرے کے وارث نہ ہوں گے زندہ لوگ ان کے وارث ہوں گے۔ (بہار شریعت ۲۰/۱۰)

۲۸۴۳: عَنْ اَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ : اَلْخَالُ وَارِثُ مَنْ لَا وَارِثَ.

(السنن للدارمی ج۲ ص ۲۷۴ باب میراث ذوی الارحام)

دارمی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ماموں اس میت کا وارث ہے جن کا کوئی اور وارث نہ ہو۔ (بہار شریعت ۲۰/۱۰)

☆☆☆☆☆

S.No
مضمون
صفحہ نمبر
S.No
مضمون
صفحہ نمبر